بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورفعنا لک ذکرک

دو دفتر ودو چمن

جنان السیر

فی احوال سید البشر

(مصنفہ)

حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

ہمدرد بک ڈپو نیو مارکیٹ

بنگلور ۲

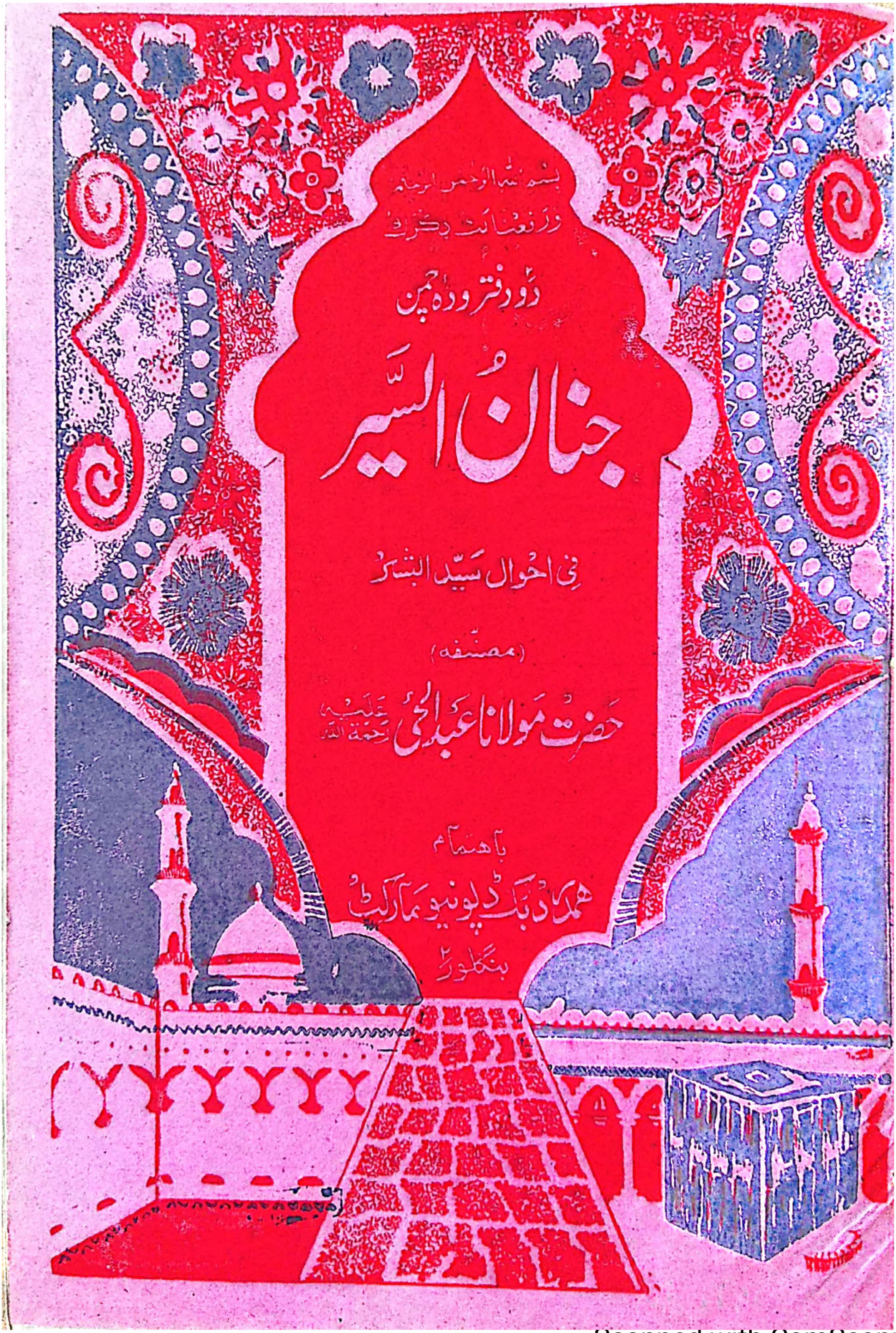
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ورفعنا لک ذکرک
دو دفتر و دہ چمن
جنان السیر
فی احوال سید البشر
(مصنفہ)
حضرت مولانا عبدالحی علیہ رحمۃ اللہ
باہتمام
ہمدرد بک ڈپو نیو مارکیٹ
بنگلور ۲

سرورِ کائنات

رسول اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں
خدا پیغام بن کر آئے گا بندے کے پیکر میں

نہیں فرق جہاں بانی غلامانِ پیمبر میں
لگا دو آگ تاجِ طغرل و خاقان و سنجر میں

چھڑا فاراں کی چوٹی پر جو نغمہ گونج اُٹھا آخر
حدودِ شش جہت میں، کائناتِ ہفت کشور میں

اِدھر آ چودھویں کے چاند آنکھوں میں تجھے رکھ لوں
کہ تو چمکا ہے صدیوں صحنِ ایوانِ پیمبر میں

وہ پا مرد اور وہ قانع وہ صابر اور بے پروا
کہ اک ٹھوکر میں دُنیا، مالِ دنیا ایک ٹھوکر میں

خمارِ بادہ سے انساں کو جب محوِ خودی دیکھا
نگاہِ مست نے سجدوں کا نشہ بھر دیا سر میں

نہ ملتا درس دُنیا کو اگر عرفانِ الٰہی کا
خدا رونما اک نیا ڈھلتا جہان شعبدہ گر میں

سلام اُس پر، صلوٰۃ اُس پر، درودِ کائنات اُس پر
خدا کی ترجمانی جس نے کی انساں کے پیکر میں

جنہیں سیماب ہے اُن کو ہے فکرِ جنت و دوزخ
ہماری کیا ہی بابا ہم نہ اس گھر میں نہ اُس گھر میں

سیماب اکبرآبادی

شہنشاہ دو عالم کا فرمان

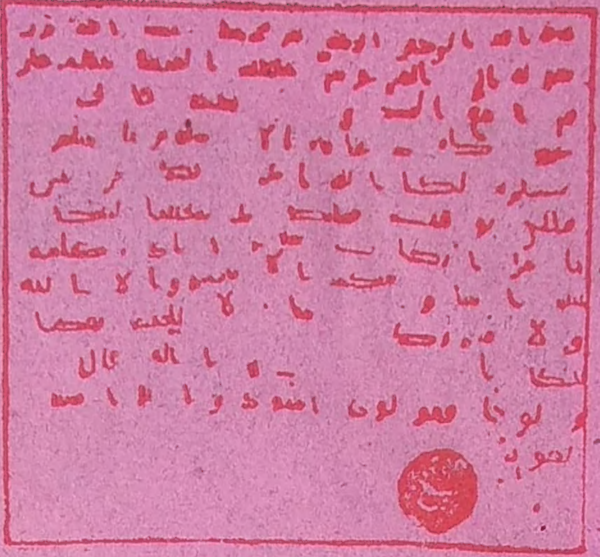

مقوقس شاہ مصر کے نام معہ مہر نبوت

نقل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَ
سُوْلِہٖ اِلَی الْمُقَوْقِسِ عَظِیْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ
الْھُدٰی ہ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ
تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْقِبْطِ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ
تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ
اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا
یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؕ

اللّٰہ
رسول
محمد

ترجمہ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے قوم قبط کے سردار مقوقس کی طرف۔

ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو! اما بعد میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تو نے اسلام قبول کر لیا۔ تو محفوظ ہو جائیگا اور خدا تجھے دگنا اجر دیگا۔ اور اگر تو نے اعراض کیا تو قوم قبط کا گناہ بھی تیرے سر لازم آئیگا۔ اے اہل کتاب! آؤ ہم ایک ایسی بات پر اتفاق کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے (یعنی) یہ کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھرائیں اور یہ کہ ہم سے کوئی کسی دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھے اگر وہ اعراض کریں تو کہدو کہ اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم تو اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں ہ

اللہ
رسول
محمد

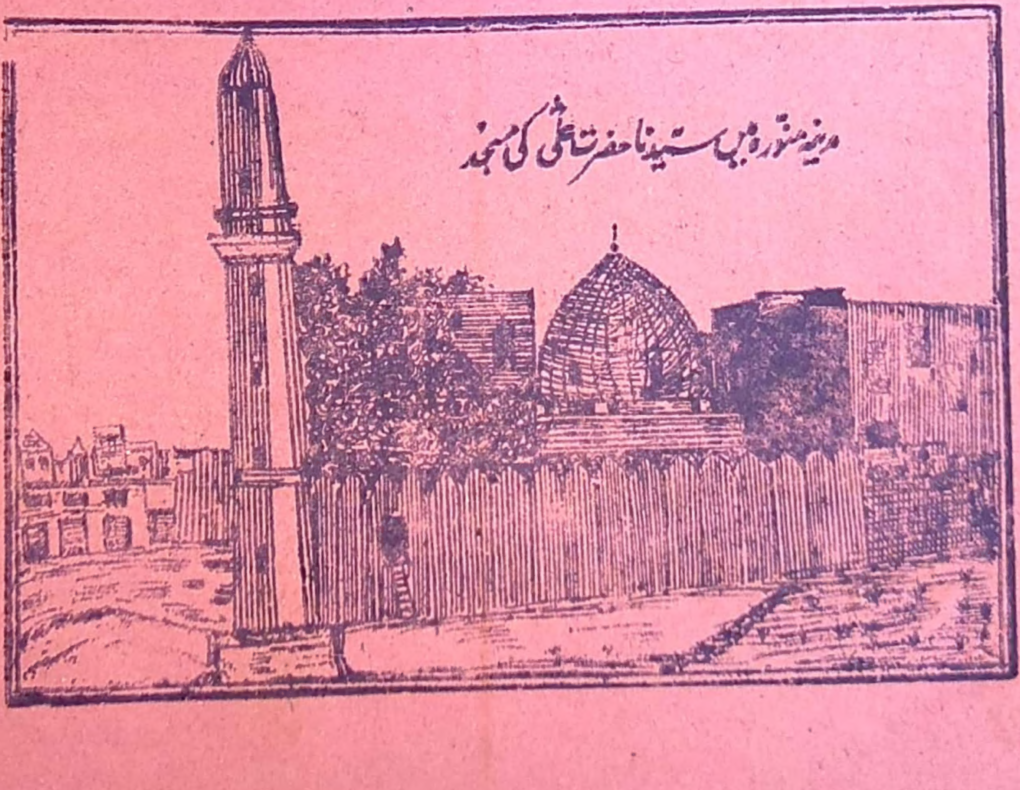

مدینہ منورہ میں سیدنا حضرت علیؓ کی مسجد

حرم شریف (مکہ معظمہ) کا ایک منظر

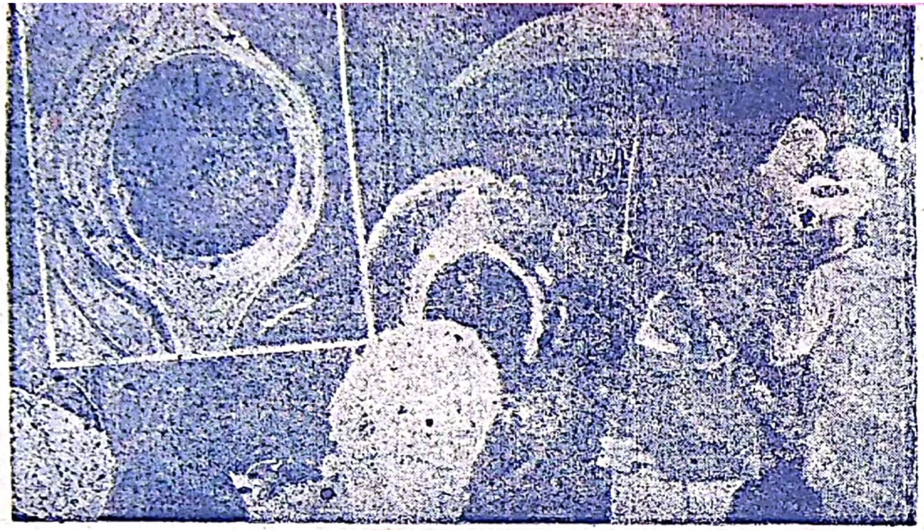

حجر اسود — جسے طواف میں بوسہ دینا یا استلام کرنا ضروری ہے

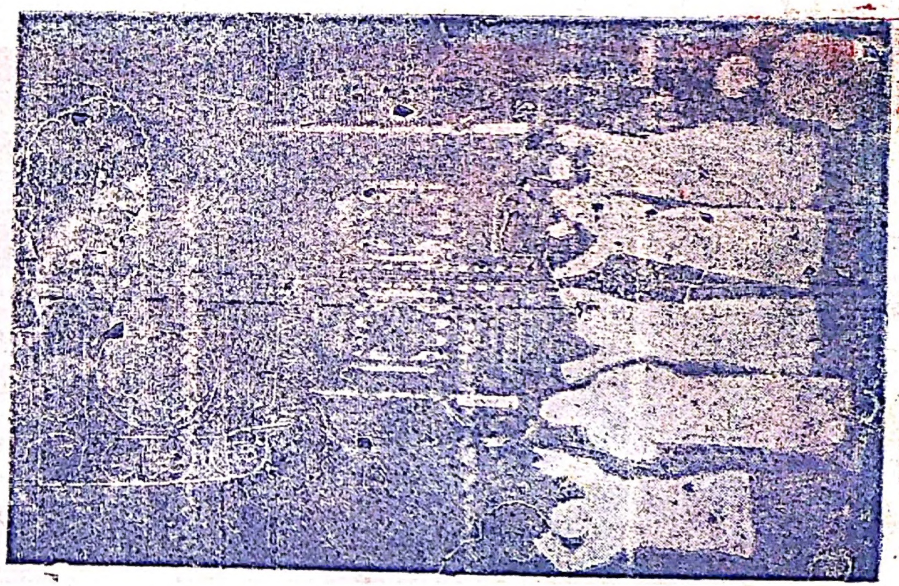

[illegible] پاکستانی [illegible] دروازہ [illegible]

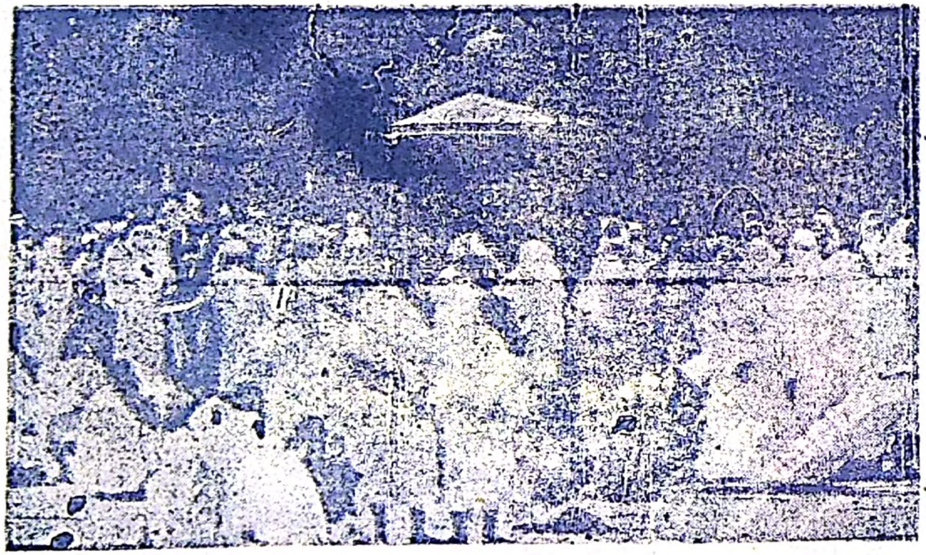

واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی

مقام ابراہیم — جہاں طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھی جاتی ہے

جنہیں بن قرآن کے ملی مختص حج

[illegible]

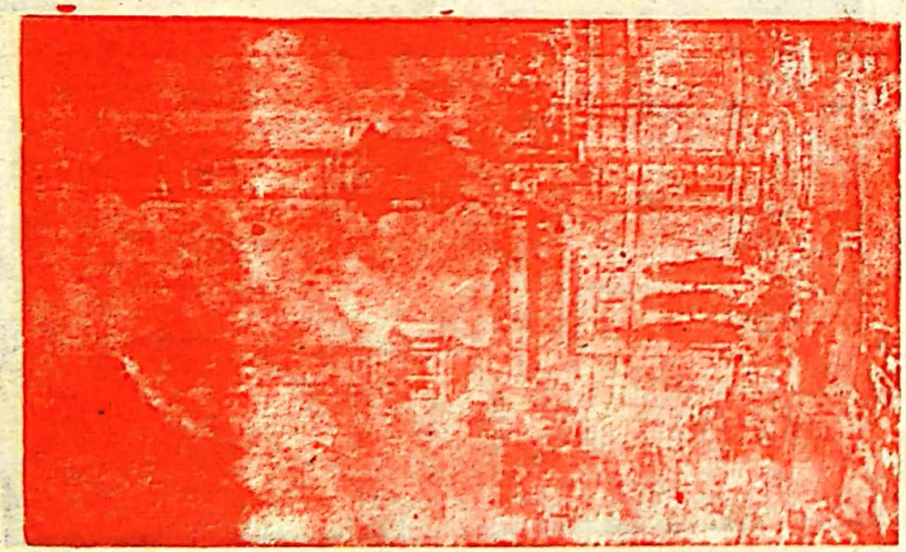

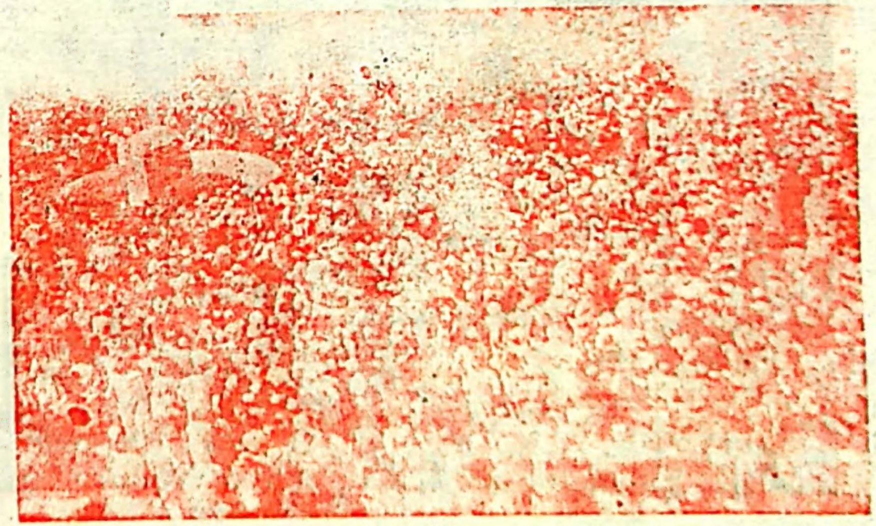

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اُوپر نبیؐ کے اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور سلام

دُرُوْدُ التَّاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ

اے اللہ رحمت کامل نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر کہ صاحب تاج اور معراج اور براق اور علم کے ہیں دفع کرنے والے بلا اور وبا

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط

اور قحط اور بیماری اور درد کے نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے اور قبول شفاعت کیا گیا۔ نقش کیا گیا لوح و قلم میں سردار ملک عرب و عجم کے

جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ

جسم ان کا نہایت پاکیزہ خوشبودار پاک اور روشن خانہ کعبہ و حرم میں آفتاب وقت چاشت ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور

الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ

راہ راست کے پناہ مخلوقات کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں کے مالک بخشوانے والے اُمتوں کے صاحب بخشش و کرم کے اور اللہ تعالیٰ نگہبان ہے

وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ

ان کا اور جبرئیلؑ خدمتگذار ان کا اور براق سواری ان کا اور معراج سفر ان کا اور سدرۃ المنتہیٰ مقام ان کا اور قاب قوسین کا اور مطلوب ان کا اور

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

مطلوب مقصود ان کا اور تمام مقصود موجود ان کے واسطے سردار رسولوں کے ختم کرنے والے انبیاء کے اور بخشنے والے گنہگاروں کے

اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ

غمخوار مسافروں کے کل رحمت انسانوں کے واسطے راحت دینے والے عاشقوں کے آفتاب خدا شناسوں کے چراغ سالکین کے چراغ مقربوں

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ط سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي

کے دوست رکھنے والے محتاج اور مساکینوں کے سردار جن و انس کے نبیؐ مکے مدینے کے امام بیت المقدس اور کعبے کے وسیلہ ہمارے

الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا

دنیا و آخرت کے جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں معشوق ربّ دو مشرق اور دو مغرب کے نانا امام حسنؓ و حسینؓ کے۔ آقا

وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يٰٓاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ

اور مولا جن و انس کے والد ماجد حضرت قاسمؓ کے جو حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹے عبداللہ کے اللہ کے نوروں میں سے جسم نور

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

اے عاشقانِ نور جمال آنحضرتؐ کے حضورؐ اور آلِ سردارؐ کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے

فہرست مضامین

جنان السیر فی احوال سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

دفترِ اوّل

مضامین — صفحہ

دیباچہ از منشی قلندر حسین اظہر بنگلوری ۱۷
دیباچہ ثانی از منشی محمد شہاب الدین سلیم ویلوری ۲۱
فضائل بسم اللہ ۲۳

چمنِ اوّل انوارِ نبوّت

فضائل بسم اللہ ۲۵ حمد و نعت ۲۶
منقبت محبوب سبحانی رض ۲۷
مع قدوۃ العارفین حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری ۲۷
فضیلت ذکر نبوی ۲۷
فرضیت و فضیلت ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷
نور اول نور خلقت محمدی کے بیان میں ۲۹
نور مقدس کے دس حصے ہونے اور لوح پر قلم سے پہلے بسم اللہ لکھنے کا بیان ۳۰
جواب سلام فرض ہونے اور آفتاب کی کیفیت اور
بہشت کی آراستگی پانچ چیزوں سے ہونیکا بیان ۳۱
ذکر کرسی آیت الکرسی اور نور مقدس کا شغل تسبیح و
تقدیس میں اور ظہور محمدی شکل طاؤس پر ہونیکا بیان ۳۲
چار خلیفوں کے چار نور اور شکل نبوی پر ارواح نظر آنا
نور محمدی کے حجاب اور اس کے غواصی دس دریا میں
اور بقا نور مقدس اور اس کا قیام عبادت میں، نماز
پنجگانہ فرض ہونے کی بنا اور نور محمدی کا قیام طویل ۳۴
ارکانِ نماز اور قطرات نور کے حصے کا بیان ۳۵
حضرت کے جسم شریف کی بنائے لطیف کا بیان ۳۶
حضرت کی طینت مبارک کو جلوہ گر کرنا اللہ تعالیٰ
حضرت آدم اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کے
نکالنے اور ان سے اپنی ربوبیت پر عہد لینے کا بیان ۳۷
ذریت کا ظہور اور ربوبیت کا اقرار ۳۸
ذریت کی صورتیں ۳۸

اللہ تعالیٰ تمام انبیاء سے آنحضرت کی رسالت و
نصرت اور بیعت پر عہد لینے کا بیان ۴۰
نور دوم آنحضرت کی خلقت جسم شریف وغیرہ کا بیان ۴۱
حضرت آدم کے جسد کو خاک سے اور جنات کو
آگ سے پیدا کرنا اور فرمانِ الٰہی سے سب
ملائک آدم کو سجدہ کرنے کا بیان ۴۲
ابلیس کی کثرت طاعت اور حضرت آدم کی
پیدائش وغیرہ کا بیان ۴۳
فضیلت علم اور فرشتے حضرت آدم کو سجدہ کرنیکا بیان ۴۴
ابلیس لعنتی ہونے اور آدم کو جنت میں لیجانے
اور آدم و حوا کے نکاح ہونے کا بیان ۴۵
ابلیس مکر سے جنت میں جانے اور آدم و حوا خوشہ
گندم کھانے اور ابلیس فریب سے گندم کھلانے کا بیان ۴۶
آدم ہر شجر سے پتے مانگنا اور آدم و حوا کو جنت
سے جانے کے لئے حکم ہونے کا بیان ۴۷
آدم ہمارے حضرت کو وسیلہ لانے اور آدم کو
جنت سے زمین پر روانہ کرنے کا بیان ۴۸
حضرت آدم کی گریہ و زاری اور توبہ قبول ہونے اور
آدم کے لئے کعبہ یاقوت نازل ہونے کا بیان ۴۹
حضرت حوا کے بیس حمل اور حضرت کا نور آدم سے
حضرت شیث کی پیشانی پر جلوہ گر ہونے اور نور نبی
پاک اصلاب سے پاک ارحام میں نقل کرتے آنے کا بیان ۵۰
نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم حضرت
ابراہیم کے جبیں پر جلوہ گر ہونے وغیرہ کا بیان ۵۱
حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو کعبہ
کے پاس لیجانے کا بیان۔ ۵۲
حضرت اسمٰعیل کا تشنگی سے بیتاب ہونا ۵۲

حضرت اسمٰعیل کے لئے آبِ زمزم ظاہر ہونا قوم جرہم
کے میں آ کے بسنا لمعہ حکم ہونا اللہ تعالیٰ کا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل کے ذبح پر ۵۳
حضرت ابراہیم کے جواب میں فرشتے آ کے کہنے
اور ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کیلئے لیجانے
کا بیان حضرت اسمٰعیل باپ سے وداع ہونے
وغیرہ کا بیان۔ ذبح اسمٰعیل کا قصہ ۵۴
دعائے ابراہیم اور حلق پر چاقو نہ چلنے کا بیان ۵۶
فدیہ اسمٰعیل کے لئے دنبہ جنت سے آنے اور ذبح عظیم
سے امام حسین مراد ہونے اور نکاح ذبیح اللہ کا بیان ۵۷
قصہ کعبہ یاقوت جو آدم علیہ السلام کیلئے آیا تھا
کعبہ یاقوت کیلئے پایہ کی بنا پانچ پہاڑوں کے پتھر
سے اور کعبہ یاقوت آسمانی پر جانا۔ حج موسیٰ علیہ السلام
ابراہیم کو تعمیر کعبہ کے لئے حکم آنے کا بیان
مقدار کعبہ سے آگاہ کرنے اور ابراہیم اسمٰعیل
کو کعبہ کی بنا کرنے کا بیان ۵۸
حضرت اسمٰعیل تین پہاڑ سے پتھر لانا و سنگ عظیم
ایک وہ پتھر جو خود بخود بلند اور پست ہوتا تھا ۶۰
دعا حضرت ابراہیم کی ہمارے حضرت کو مبعوث کرنے کیلئے
لمعہ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیم کا تمام
خلق کو حج کے لئے اور لبیک کہنا ان کا ۶۱
وفات ابراہیم اور عہد لینا اسمٰعیل سے نور محمدی
کی حفاظت کیلئے تابوت سکینہ و وصیت
ابراہیم و اسمٰعیل کا بیان ۶۲
ایک ظالم چاہ زمزم کو پوشیدہ کر دینے اور عبد المطلب کو
چاہ زمزم کے اظہار کے لئے حکم ہونے کا بیان ۶۳
ذبح کا قرعہ حضرت عبد اللہ کے نام پر پڑنا اور حضرت
کے فدیہ میں سو اونٹ پر قرعہ پڑنے کا بیان

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ کی حفاظت فرشتوں سے ۶۵
حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہؓ سے ہونیکا بیان ۶۵
نورچہارم حضرتؐ کے حمل شریف کے بیان میں ۶۶
عجائب حالاتِ شبِ استقرارِ حمل شریف ۶۷
لمعہ ارہاصات حمل شریف کے بیان میں
خواب بی بی آمنہؓ کا ایامِ حمل میں واقعہ
فیل اور ابرہہ کلیسا بنانے کا بیان ۶۸
کلیسا جل جانا اور فوج ابابیل نازل ہونیکا بیان
فوج ابرہہ ابابیل سے ہلاک ہونے اور قربِ ولادت کا بیان ۶۹

چمنِ دوم گلزارِ نبوّت

حمد و نعت غنچہ جنابِ رسالتمآب کا احوال صحیح پڑھنا اور
سننے کے آداب اور اسکی فضیلت و ثواب کے بیان میں ۷۱
پہلا گل آنحضرتؐ کے ولادت شریف کے بیان
میں ولادت باسعادت کی تاریخ ۷۲
شاخ دوم آنحضرتؐ کی رضاعتِ باکرامت کے بیان
میں ربیع الاول میں حضرتؐ کی ولادت شریف کی خوشی
کرنے وغیرہ کے جواز اور استحبات کی دلیلیں ۷۷
عملِ میلاد کی ابتدا چھٹویں صدی کے اخیر
سے ہونیکا بیان مولود شریف کی خوشی کرنے سے
حضرتؐ کے خوش ہونے کا بیان ۷۹
حکمِ میلاد شریف اور اس کے آداب ۸۱
ان ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرتؐ کے
ایام رضاعت میں ظاہر ہوئے ہیں ۸۲
حضرتؐ کا احوالِ فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان ۸۵
شقِ صدر پہلے بار ۸۶
دوسرا گل آنحضرتؐ کو حلیمہؓ آپکے والدہ ماجدہ کے
پاس پہنچانے اور حضرت آمنہ کی رحلت وغیرہ کا بیان ۸۷
وفات بی بی آمنہؓ اور وفاتِ عبدالمطلب کا بیان ۸۸
دوسرے بار گیارھویں سال میں شق صدر ہونیکا بیان ۸۹
تیسرا گل سفر کرنا آنحضرتؐ کا شام کے اطراف اور ملاقات
کرنا ایک راہب کا اور اسکا ایمان لانے کا بیان ۹۰
قصہ راہب جو ایمان لایا اور تبھی رحلت کیا ۹۱
زمان نبوت کے قریب حضرتؐ کی خلوت اور عبادت
کا بیان تیسرے بار کے شق صدر کا بیان ۹۳
حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کے ایمان لانے کا بیان

زیدؓ بن حارثؓ اور ابوبکرؓ کے ایمان لانے کا بیان ۹۶
شاخ بہار حضرتؐ کی بعثت سے خبر دینے اور
عبدالرحمن بن عوف کے ایمان لانے کا بیان ۹۷
ولادتِ مبارک حضرت فاطمہ زہراؓ ۹۸
چوتھا گل نبوت کے چوتھے سال کے احوال وغیرہ میں ۹۸
آنحضرتؐ اپنے خویشوں کو بلاکر دعوت کرنا ۹۹
نزول سورۂ تبت ۱۰۰
عقوبتِ زن بولہب کا بیان ۱۰۱
انواع بے ادبی و ایذائے کفار بجنابِ رسولِ مختارؐ ۱۰۲
پانچواں گل نبوت کے پانچویں سال کے احوال میں ۱۰۵
بادشاہ حبش نجاشی اور صحابہؓ میں قیل و قال ۱۰۶
گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیارؓ علمائے
نصاریٰ کے ساتھ اور ملزم ہونا ان کا ۱۰۷
چھٹا گل نبوت کے چھٹویں سال کے بیان میں ۱۰۸
گلدستہ چار فرشتوں کے نزول کے بیان میں
آنحضرتؐ کے حضور میں ہلاکت کفار کے لئے ۱۰۹
گلدستہ بیان میں خطبہ پڑھنے ابوبکر صدیقؓ کے اور ظاہر
کرنا توحید کا اور رنج دینا کفار عنید کا صدیق اکبرؓ کو ۱۱۰
گلدستہ ایمان لانے میں حضرت فاروقؓ کے
کفار قتل نبیؐ کی تدبیروں میں رہنے کا بیان
عمر فاروقؓ کی تکریم کے لئے فرشتے آنیکا بیان ۱۱۱
ساتواں گل نبوت کے ساتویں سال کے احوال میں
قصہ ظلم کفار پر اہل غار
اللہ محمدؐ کے نام کو چھوڑکر تمام عہدنامہ کو
کیڑا کھا لینے کا بیان
آنحضرتؐ مع صحابہؓ غار سے تشریف لانا
گلدستہ روم پر فارس کے غلبے سے کفار قریش فال لینا ۱۱۶
تب سورۂ روم نازل ہونے کا بیان
ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی وفات کا بیان ۱۱۹
دس خصائص بی بی خدیجہؓ کے ۱۱۹
ظلم کفار قریش کا اور تشریف لیجانا حضرتؐ
کا طائف کو اور ظاہر کرنا دعوتِ اسلام
عداس کے ایمان لانے کا بیان ۱۲۱
چھ لاکھ جنات ایمان لائے اور ابلیس کا پوترا
ایمان لانے کا بیان
بشارت دینا جنات کا بعثت سے آنحضرتؐ کے سوالا

بیہودہ کرنا کفار قریش کا جنابِ رسالتمآب میں شرف
نزول آیتِ قرآن مذمت میں کافروں کے
آٹھواں گل نبوت کے گیارھواں سال کے
احوال میں بیعت عقبہ اولیٰ و خاتمہ ۱۲۴

چمنِ سوم بہارِ نبوّت

حمد و نعت معراج شریف کا بیان ۱۳۱
حاضر ہونا جبرئیلؑ کا حضورؐ پر لوزمیں اور لیجانا
آپؐ کو مسجد اقصیٰ تک ۱۳۳
چوتھے بار شق صدر ہونے کا بیان ۱۳۴
احوال آسمان اوّل ۱۳۶
مومن کے قتل کی برائی ۱۳۹
نافرمان عورتوں کا عذاب منافقوں کے عذاب اور
ماں باپ کی نافرمانی کے گناہوں کا بیان ۱۴۰
احوال آسمان دوم و سوم اور چہارم ۱۴۱
عزرائیل اس امت پر زیادہ رحیم ہیں
احوال آسمان پنجم ۱۴۳
احوال آسمان ششم ۱۴۴
احوال آسمان ہفتم ۱۴۵
بیان تشہّد کا ۱۴۹
سلام سنّت اور جواب فرض ہونے کا بیان ۱۵۰
اللہ تعالیٰ امت کی شکایتیں کیا سو بیان ۱۵۲
شرک کے معنے اور شرک کے اقسام ۱۵۳
پانچ پیغام اللہ تعالیٰ کے جو بوساطت حضرتؐ
کے اس امت کو پہنچے اور خاتمہ کا احوال ۱۵۴

تکملۂ بہارِ نبوّت

سوالات حضرت رسالتمآب و جوابات و عطیات
رب العزّت کا بیان ۱۵۵ تا ۱۶۲
سیر گلستان جنت کی ۱۶۲
صفتِ جنت و نعمات کی ۱۶۳
ہشت و بہشت خلفائے راشدین کا بیان ۱۶۴
بسم اللہ کے چار حرف سے چار نہریں نکلے سو بیاں ۱۶۵
ملاقات ادریسؑ و جماعت کی فضیلت کا بیان ۱۶۶
ودرکات دوزخ ملاحظہ فرمانے کا بیان ۱۶۷
طبقاتِ دوزخ کا بیان ۱۶۹

Scanned with CamScanner

ذکر حضور آنحضرتؐ ازبارگاہ رب العزت تعالیٰ	۱۷۰
رسول مقبول صلعم کے شرف نزول کا بیان	
دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس آنحضرتؐ سے	۱۷۱
لقب صدیقؓ رضی اللہ عنہ	۱۷۲
معراج کی حکمت	۱۷۳
رفع حجابات کی تحقیق	۱۷۴
ضمیمہ ان فضیلتوں کے بیان جو آنحضرتؐ	
کو آخرت میں ملیں گے	۱۷۵
بیان ان عطیا و کرامات کا جو قیامت میں	
حضرت ہی کو عنایت ہوں گے	۱۷۸
مقام محمود و شفاعت محمدیؐ	
شفاعت کبریٰ اور دس قسم کی شفاعت و شفاعت	۱۷۹
صغریٰ و حوض کوثر کا بیان	۱۸۰
صراط اور میزان کا بیان	۱۸۱
چار سوال در حشر	۱۸۲
غالب ہونا پلہ میزان کا	
وسیلہ مقام و دیدار الٰہی جل شانہٗ کا بیان	۱۸۳ تا
خاتمہ	۱۸۴

چمن چہارم اخبار نبوتؐ

حمد و نعت و نبوت سے بارھویں سال کا احوال	۱۸۵
ایمان انصار و عہد پیمان درمیان آنحضرتؐ و انصارؓ	۱۸۷
حضرت عمرؓ کے ہجرت کرنے کا بیان	۱۸۸
مشورت کفار بر قتل آنحضرتؐ صلعم	۱۸۹
ہجرت شریف کا بیان	۱۹۰
احوال ہجرت شریف در آنحضرتؐ کے ساتھ رفاقت	
صدیقؓ کی غار میں صدیق اکبرؓ کے پاؤں کو	
سانپ کا ڈسنا اور جبرئیل شربت لے آنیکا بیان	۱۹۲
ڈھونڈنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلینؐ کو گھر میں	
صدیقؓ کے اور غار ثور تک جانے وغیرہ کا بیان	
حضرتؐ مدینے کی طرف عازم ہونے کا بیان	۱۹۳
سراقہ بن مالک کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا سو معجزہ	۱۹۵
بریدہ اسلمی حضرتؐ سے ملنے اور ایمان سے مشرف ہونیکا بیان	۱۹۶
شرف نزول رسول مقبولؐ کا قبا میں چودہ روز	
قبا میں امامت فرمانے اور مسجد کے بنانے وغیرہ کا بیان	۱۹۷
مسجد نبویؐ کی بنا کرنے کا بیان	۱۹۹
عبداللہ بن سلام کے ایمان لانے کا بیان	۱۹۹
سلمان فارسی کے ایمان لانے کا بیان	۲۰۰
حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان	۲۰۲
حضرت خاتون جنتؓ کے مہر کا بیان	۲۰۳
خاتون جنتؓ باندی کے عوض وظیفہ عنایت	
ہوا سو بیان	۲۰۵
تحویل قبلہ اور حکم جہاد کا بیان	۲۰۶
غزوہ بدر کا بیان	۲۰۸
ابو جہل کے مارے جانے کا بیان	۲۱۳
ابولہب خواری سے مرنے کا بیان	۲۱۴
غزوہ احد کا بیان	۲۱۷
حضرتؐ کے خواب کا بیان	۲۱۸
حنظلہ کی شہادت جس کو دو فرشتے غسل دیتے	
اور مصعبؓ کی شہادت کا بیان	۲۲۳
حضرت حمزہؓ کی شہادت کا بیان	۲۲۴
شہدائے احد کی فضیلت حمرا الاسد کے	
غزوے کا بیان	۲۲۹
عاصم بن ثابت کے سریہ کا بیان	۲۳۰
احوال خبیبؓ کا	۲۳۱
شہادت خبیبؓ کی	۲۳۲
ہجرت سے چوتھے سال کا احوال غزوہ کا بیان	۲۳۳
ستر قاریان قرآن کی شہادت، عامر بن فہیرہ	
کی لاش آسمان پر جانے کا بیان	۲۳۴
غزوہ بنی نضیر	۲۳۵
غزوہ بدر الموعد	
تاریخ تولد حسنینؓ کریمین کا بیان	
ہجرت سے پانچ سال کے احوال کا بیان	۲۳۶
غزوہ مریسیع	۲۳۶
افک و بہتان عظیم کے قصہ کا بیان	
اٹھارہ آیت تطہیر بی بی عائشہ صدیقہؓ کے شان	
میں نازل ہونے کا بیان	۲۳۹
غزوۂ خندق	۲۴۰
جابرؓ کے دو فرزند زندہ ہونیکا معجزہ	۲۴۳
غزوۂ بنو قریظہ	۲۴۵
ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال غزوۂ ذات الرقاع	
غزوہ بنو لحیان	
غزوۂ ذی قرد	۲۴۸
غزوۂ حدیبیہ	۲۴۹
بیعت الرضوان	۲۵۰
پروانجات آنحضرتؐ کے سلاطین کے طرف شرف	
صدور پانے کا بیان	۲۵۱
نجاشی کے نام کا پروانہ اور نجاشی کی عرضی کا مضمون	۲۵۳
قیصر روم ہرقل کے نام	۲۵۳
ہرقل آنحضرتؐ کا حال پوچھنے اور آپؐ کی	
رسالت کی تصدیق کرتے جانے کا بیان	۲۵۳
حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ	۲۵۵
بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ	۲۵۶
حارث کے نام کا پروانہ جو سرحد شام میں تھا	۲۵۷
ہجرت سے ساتواں سال کا احوال و غزوۂ خیبر کا بیان	۲۵۸
فتح قلعۂ خیبر بدست علی کرم اللہ وجہہ	۲۵۹
قضا نماز کی اذان میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف	۲۶۰
حضور عمرۃ القضا کیلئے مکہ معظمہ تشریف لیجانیکا بیان	
ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال	۲۶۱
ان تینوں چیزوں کا بیان جن سے اگلے گناہ مٹیں	
محلم کو زمین قبول نہ کرنا	۲۶۳
جنگ موتہ کا بیان	۲۶۴
شہادت جعفر طیارؓ کی	۲۶۵
حضرت جعفرؓ طیار ہونے کا بیان	
ذات السلاسل کا غزوہ	۲۶۶
فتح مکہ کا بیان	۲۶۷
پانچہزار غازیاں حضورؐ کو گھیرے ہوئے لے	
چلنے کا بیان	۲۶۹
حضرت حمزہؓ کا انتقام جیسا حضورؐ فرماتے تھے	
حق تعالیٰ ستر قریشیوں سے لیا	۲۷۰
حضورؐ کے معجزہ سے بتاں ٹوٹ پڑنے کا بیان	
کعبے کے بتاں ٹوٹنے اور حضورؐ کا دست مبارک	
جس نے کو لگے اس پر آتش کا اثر نہ ہونے کا بیان	۲۷۱
کعبہ کی کنجی شیبہ برادر عثمان کو عنایت	
کرنے کا بیان	۲۷۲
بلالؓ کے لئے آیت نازل ہونا	
عورات سے بیعت لینے کا بیان	۲۷۳
عکرمہ بن ابو جہل کا ایمان لانا	۲۷۴

Scanned with CamScanner

وحشی کے سوال پر آیت نازل ہونیکا بیان	۲۷۶
وحشی کے ہاتھ سے مسیلمہ کذاب مارے جانیکا بیان	۲۷۶
ہندہ زوجۂ ابوسفیان کے ایمان لانیکا بیان	۲۷۷
عزادیوتن خالدؓ کے ہاتھ سے مارے جانیکا بیان	۲۷۸
نوح علیہ السلام کے وقت کے پانچ بتان طوفان	
میں زیر زمین ہونے اور ابلیس لعین عربوں کو ان	
کے نشان دینے کا بیان	۲۷۹
غزوۂ حنین کا بیان	۲۸۰
حضرتؐ کی جود وبخشش کا بیان	۲۸۲
مسجد نبویؐ میں منبر بنانے کے آگے ستون حنانہ پر	
خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بنا حضرتؐ اس پر سوار	
ہوئے اور ستون حنانہ بلند آواز سے رونے کا بیان	۲۸۳
حضرتؐ کے منبر کے طول وعرض کا بیان	۲۸۴
سنگ وشجر آب وآتش ہر چیز کو ایک روح ہے	۲۸۵
ہجرت سے نویں سال کا احوال	۲۸۶
حضرت صدیق اکبر اپنا سارا مال راہ خدا میں	
خرچ کرکے فقیر ہونے اور حق تعالیٰ ان کو	
سلام کہلا بھیجنے کا بیان	۲۸۷
ایک عاشق رسول صلعم عبداللہ ذوالبجادین نوجوانی	
میں محض اللہ کے لئے ترک دنیا کئے سو بیان	۲۹۰
تین صحابیؓ بلا عذر صحیح غزوۂ تبوک میں حضرتؐ	
کے ہمراہ رکابؐ نہ ہوئے اس لئے معرض عتاب	
آنے کا بیان	۲۹۱
کعبؓ بن مالک کا قصہ	۲۹۲
صداقت کے سبب کعبؓ. مرارہؓ. ہلالؓ کا	
توبہ قبول ہونے کا بیان	۲۹۴
ابولبابہؓ سے اقتضائے بشریت کے سبب خدا اور	
رسولؐ کی ایک خیانت سرزد ہونے وغیرہ کا بیان	۲۹۵
حضرتؐ اپنے ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک	
ایلاء کرنے کا بیان	۲۹۶
ازواج مطہراتؓ دنیا پر آخرت کو اختیار کرنیکا بیان	۲۹۷
حضرتؐ کی بی بیوں کی سخاوت اور زہد و	
قناعت کا بیان	۲۹۸
ہجرت سے دسویں سال کا احوال	۲۹۹
حضرت علیؓ فاطمہؓ وحسنینؓ کو لے کر حضرتؐ	
مباہلہ کے لئے نکلنے کا بیان	۳۰۱

حضرت علیؓ کو علم قضا حاصل ہونے کا بیان	۳۰۲
مضمون خطبۂ عمرؓ	۳۰۳
آنحضرتؐ کے ہاتھ سے ذبح ہونے کیلئے ہر اونٹ	
دوڑ کر آنے کا بیان	۳۰۴
آثار شریف صحابہ کرامؓ پائے سو بیان	۳۰۵
حضرتؐ سے منسوب ہیں سو چیزوں کا بیان	۳۰۶
حضرت علیؓ کو مولا کا خطاب بخشنے کا بیان	۳۰۷
ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال	۳۰۷
آغاز ذکر وفات شریف	۳۰۸
ارسال رسل سے مقصود	۳۰۹
مغفرت سے مراد عصمت یا تنبیہ امت ہونیکا بیان	۳۱۱
حضرتؐ صحابہؓ کو نصیحت کرنے کا بیان	۳۱۲
حضرتؐ اخیر وصیت کرنے کا بیان	۳۱۳
حضرت صدیق اکبرؓ کو امام بنانے کا حکم فرمانیکا بیان	۳۱۴
حضرتؐ کے جود وکرم کا بیان	۳۱۵
اہل بیت کی محبت مقامات شفاعت	۳۱۶
خاتون جنت کو ارشاد ہونے کا بیان	۳۱۷
عزرائیلؑ حاضر حضور ہونے اور جبرئیلؑ بشارتیں	
لے آنے کا بیان	۳۱۸
حضرتؐ اپنی وفات کے وقت تین مقصود اللہ تعالےٰ	
سے اپنی امت کے لئے چاہنے کا بیان	۳۱۹
حضرتؐ حالت سکرات میں اپنی امت کی	
سکرات کی آسانی کے لئے دعا فرمانے اور ندبۂ	
خاتون جنت کا بیان	۳۲۰
ندبۂ عائشہ صدیقہؓ اور فرشتے تعزیت اہل	
بیت سے ادا کرنے کا بیان	۳۲۱
صدیق اکبرؓ کی خلافت نص واجماع سے	
ثابت ہونے کا بیان	۳۲۳
حضرتؐ کے غسل وتکفین اور جنازے کی نماز کا بیان	
دفن کے وقت لب مبارک سے امتی امتی صادر	۳۲۴
قبر شریف میں حضرتؐ حیات حقیقی سے زندہ	
رہنے کا بیان	۳۲۵
زیارت شریف کی فضیلت	۳۲۹
تحفۂ صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض حال	
حضرتؐ کے جناب میں	
خاتمہ وتاریخ تکمیل تصنیف کتاب	۳۳۲

دفتر دومؓ

چمن پنجم بشارات محمدیؐ

حمد ونعت	۳۳۴
موسیٰؑ کی دعا امت محمدیؐ میں ہونے کی	۳۳۶
یہود کا عالم حضرتؐ کی رسالت پر گواہی دینا	۳۳۷
باوجود آج بھی تصحیف وتحریف نصاریٰ کے	
ذکر محمدیؐ توریت میں ہونے کا بیان ،	
فاران سے مراد مکہ معظمہ ہے	۳۳۸
یہود کا رد توریت سے	
نصاریٰ کا رد توریت سے	۳۴۰
کافروں سے جہاد میں حکمت مضمر ہے	۳۴۲
بشارات زبور	۳۴۳
بشارات انجیل	
فارقلیط کا معنیٰ	۳۴۴
ہمارے حضرتؐ کے نام اگلے کتب میں آئے ہیں	۳۴۵
یحییٰ کی بشارت	۳۵۰
یہود ونصاریٰ کے علماء حضرتؐ کی رسالت کا اقرار	
آپؐ کے بشارات کے اظہار کرنے کا بیان	۳۵۱
زمانۂ جاہلیت میں مدینے کا نام یثرب تھا	۳۵۲
روایت عمرؓ	۳۵۴
تمیم داری خبر دینا	۳۵۶
روایت صدیق اکبرؓ	۳۵۷
روایت کعب احبارؓ	۳۵۸
فضائل اسمائے محمدیؐ	۳۵۹
ماحی کے معنیٰ	۳۶۱
احمدؐ ومحمدؐ کے معنیٰ اور حضرتؐ کے یہ ہر دو	
نام ہونے کا سبب	۳۶۲
حضرتؐ کے اسماء کے عجائب بالائے آسمان ہیں	۳۶۳
حضرتؐ کے اسماء کے عجائب زمین کے چیزوں میں	۳۶۴
حکایت درخت عجیب	۳۶۴
خاتمہ	۳۶۷
فضیلت اسم محمدؐ واحمدؐ کے نام رکھنے کی	۳۶۸

چمن ششم شمائل محمدیؐ

حضرتؐ کی شادمانی کی حالت	۳۷۰
جسم مبارک و بصارت شریف اور مژگان	
مبارک کا بیان	۳۷۰
سماعت مبارک و جبین مبارک و بینی شریف و	
لب و دندانِ مبارک و لعاب مبارک اور حضرت	
کے ہنسنے اور رونے اور سر و موئے مبارک کا بیان	۳۷۱
سر میں بال چھوڑنے اور نکالنے کا حکم	۳۷۲
مہر نبوت کا بیان	۳۷۳
قامتِ مبارک اور رنگ مبارک کا بیان	۳۷۴
طہارت فضلۂ مبارک و خون مبارک کا بیان	۳۷۵
وہ حدیث طویل جو سیرت کے بیان میں	
آتی ہے	۳۷۵
سکوت و نسق کا بیان	۳۷۶
مدخل شریف و مخرج شریف کا بیان	۳۷۷
افعال و اطوار شریف کا بیان	۳۷۸
صحابہؓ کے اوصاف و آداب	۳۷۹
خاتمہ	
چمن ہفتم عباداتِ محمدیؐ	
حمد و نعت	۳۸۲
وضو کے معنی اور فضیلت کا بیان	۳۸۳
مسواک کا بیان	
آب وضو کی مقدار	۳۸۴
مسح سر میں چار اماموں کا مذہب	۳۸۶
اذکارِ وضو کا بیان	۳۸۷
مسح خفین کا بیان	۳۸۸
تیمم کا بیان	۳۸۹
غسل کا بیان	۳۹۰
کتاب الصلوٰۃ	۳۹۱
فضیلت نماز وقت ظہر کا اختلاف	۳۹۲
وقتِ عصر وقتِ ظہر وقت مغرب اور	
وقتِ عشا کا بیان	۳۹۳
حضرتؐ کا وظیفہ وقت استراحت و وقت صبح	۳۹۴
وقتِ صبح میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف	
اذان کا بیان	۳۹۶
مشروعیتِ اذان بعد ہجرت کا بیان	۳۹۷

حضرتؐ کے نماز کی صفت اور نیت کا بیان	۳۹۸
بسم اللہ آہستہ یا پکار کر بولنے کا اختلاف	۳۹۹
قرأت مسنون کا بیان	۴۰۰
رفع یدین رکوع و بعد رکوع مذہب شافعی و	
عدم رفع یدین قبل رکوع مذہب حنفیہ	
کا بیان	۴۰۱
اسناد رفع یدین سجود و تعدیل ارکان و جلسہ	
استراحت کا بیان	۴۰۲
کیفیت قعدۂ تشہد	۴۰۴
تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان	۴۰۵
درود بعد تشہد	۴۰۶
نماز میں آنکھ بند کرنے کا حکم	۴۰۷
وہ اذکار و دعوات جو حضرتؐ بعد نماز پڑھتے تھے	۴۰۸
سجدۂ سہو	۴۰۹
سجدۂ تلاوت	۴۱۰
سجدۂ شکر	۴۱۱
فضیلت جمعہ و نماز جمعہ	۴۱۲
غسل جمعہ و روز جمعہ و زیارت قبور کا بیان	۴۱۳
خطبہ جمعہ کا بیان	۴۱۴
خطبہ میں عصا پکڑنے کا حکم	۴۱۵
نماز تہجد کا بیان	۴۱۶
کیفیت نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱۷
بیان قنوت	۴۱۸
وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان	۴۱۹
نماز اشراق و ضحیٰ کا بیان	۴۲۰
شعبان کی پندرھویں رات کی فضیلت	
اور نماز کا بیان	
نماز خسوف و کسوف	۴۲۲
نمازِ قصر	۴۲۳
سفر میں دو نماز ایک وقت جمع کرنے	
کا بیان	۴۲۴
عیدین کی نماز کا بیان تکبیریں راہ میں کہنے	
کا بیان	۴۲۵
عیدگاہ میں منبر بنانے کا جواز	۴۲۷
عیادتِ بیمار و نماز جنازہ	۴۲۸
جنازے کے ساتھ پیدل چلنے کا بیان	۴۲۹

جنازے کے ساتھ جانے کا طور	۴۳۰
سنن روایت کا بیان	۴۳۱
زکوٰۃ کا بیان	۴۳۳
عشر کا بیان	۴۳۵
کتاب الصّوم	۴۳۶
فضیلت روزہ رمضانِ شریف	۴۳۷
صیام نافلہ کا بیان۔	۴۳۸
بیس رکعت تراویح کی سند	۴۳۹
کتاب الحج	۴۴۰
مضمون خطبۂ حج الوداع	۴۴۳
فضیلت روز عرفہ	۴۴۴
حج نیابت کا بیان	۴۴۵
نصائح و وصایائے آنحضرت صلعم	۴۴۶
آدابِ زیارتِ مرقد آنحضرت صلعم	۴۴۸
خاتمہ	۴۵۱
چمن ہشتم معجزاتِ محمدیؐ	
حمد و نعت	۴۵۲
منقبت پیر و استاد و تقدیس استاد قدس سرہٗ	۴۵۴
سبب تنظیم اس رسالہ	۴۵۵
تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادات	۴۵۷
آنحضرت صلعم کا بڑا معجزہ جو قرآنِ کریم ہے	۴۵۸
معجزہ معراج شریف	۴۵۹
معجزہ شق القمر	۴۶۰
معجزہ جو انگشت مبارک سے نہریں	
پانی کی جاری ہوئیں	۴۶۱
وہ معجزہ جو کھانے میں کثرت و برکت ہوئی	۴۶۲
وہ معجزہ جو حضرتؐ سے حیوانات کلام کئے	۴۶۴
وہ معجزات جو نباتات حضرتؐ سے اطاعت کئے	۴۶۶
وہ معجزہ جو جمادات حضرتؐ سے کلام کئے	۴۶۷
بیماروں کو اچھا کرنے اور مردوں کو زندہ	
کرنیکے معجزے	۴۶۹
وہ معجزے جو آنحضرت علیہ التحیۃ والتسلیم	
نے لوگوں کو زندہ فرمایا	۴۷۰
وہ معجزے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	
کی دعائیں فوراً قبول ہوتی ہیں	۴۷۱

وہ معجزے جو اتصال جسم وجسمانیات سے آنحضرت صلعم کے واقع ہوئے ۴۷۳
بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دئے گئے ہیں ویسے ہی ہمارے حضرت کو دئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھ کر ۴۷۷
حضرت کے ایسے معجزے جن کو خصائص کہتے ہیں کہ کوئی نبی کو ان میں شرکت نہیں ۴۷۸
وہ فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو فردائے قیامت ملیں گے ۴۸۲
خاتمہ وتضرع وابتہال بہ بارگاہِ ایزد ومتعال عز اسمہٗ ۴۸۳
تاریخ اختتام رسالۂ معجزات ۴۸۴
قصیدہ نعتیہ ازجناب صوفی خلف الصدق حضرت مصنف ۴۸۵

چمن نہم آثار نبوت

حمد ونعت ۴۸۶
معجزات عقلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۴۸۷
دلائل عقلیہ بر نبوت ۴۸۸
معجزات حسیہ ۴۹۰

چمن دہم اطوار نبوت

حمد ونعت
مقدمہ ۴۹۱
معنی خلق عظیم ۴۹۲
آنحضرت صلعم کی وصیت جو آپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو فرمائی ۴۹۳
آنحضرت کے صبر وحلم کا بیان ۴۹۴
آنحضرت کی تواضع کا بیان ۴۹۵
حضرت کی خوش طبعی کا بیان ۴۹۹
آنحضرت کی جود وسخا کا بیان ۵۰۰
آنحضرت کی شجاعت کا بیان ۵۰۳
آنحضرت کی شفقت ورحمت کا بیان ۵۰۳
آنحضرت کی صدق وعدالت اور عفت کا بیان - جھوٹ کی مذمت ۵۰۴
غیبت کی برائی
غیبت کا معنیٰ
غیبت کا علمی علاج
غیبت کا عملی علاج
غیبت کا کفارہ ۵۰۷
آنحضرت کے زہد وایثار کا بیان ۵۰۸
خوف وخشیت الٰہی کا بیان ۵۱۰
خاتمہ
قصیدہ از طرف مصنف علیہ الرحمۃ ۵۱۲

فہرست مضامین
تمام شد

وہ اشعار جو منشی اطہر صاحب نے شرحِ صحیح بخاری کے دیباچہ میں نظم کیا تھا یہاں درج کئے جاتے ہیں

کرے کیا کوئی وصف طبع واعظ
عطا وہ فہم ہے اسکو خدا سے
دلِ اس کا مشرق خورشید عرفاں
صدف سا وا دہاں ان کا اگر ہو
یہ ہے کہ وعظ میں شانِ علا ہے
مرے کہنے پہ جس کو شبہ آئے
کبھے دوگاہ سہ گاہ چار رکیاں
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے
تو صدہا آپکے لینے کو آتے

دلِ توصیف میں ہے ربع واعظ
رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے
زباں گویا زبانِ شمعِ ایقاں
تو گوشِ سامعانِ کانِ گہر ہو
کہ گویا فیض روح القدس کا ہے
وہ چاہے جس طرح سے آزمالے
ہوئے ہیں وعظ میں انکے مسلماں
یہ ہمراہ رکاب انکے رہا ہے
بسا اعزاز وحرمت سے لیجاتے

کرے اخبار سے جو اخذ مضمون
نصائح میں زباں جب کھولتا ہے
یہ حالی وعظ میں ہے رتبہ اُن کا
وہ بہرِ وعظ جاں کرسی نشیں ہو
اگر روح القدس دنیا میں پیدا
جو ذکرِ شادی وغم لب پہ آیا
غرض اس طرح سے اہلِ ہدایت
باستدعائے سکّانِ بلد ھا
خداوندا یہی شوکت عطا کر

کہ وہ ہے خاص فیضِ رب بیچوں
فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے
فلک ہے منبر تو درجہ ان کا
زمیں انکی سپہر ہفتمیں ہو
جو ہوتا آپکی صورت میں ہوتا
تماشا برق و باراں کا دکھایا
غنیمت ہے غنیمت ہے غنیمت
کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا
جو ہے وہ فاضلِ یکتا مفخر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ

سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ

اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ لَا

یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَآ اِکْرَاہَ فِی

الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی

لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

تقریظ

از نتائج افکار رفعت پیرا و سخن طراز نکتہ آرا حقائق شناس معنی پرور فصاحت گستر

عالیجناب منشی قلندر حسین اطہر مرحوم و مغفور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیابانِ سخن میرابی ثنا سے اس بہار پیرا کے شاداب ہے کہ گلستانِ کَائن وَمَن کَان جس کے شمال مہب نوال سے نضارت یاب ہے۔ چنار اس کے سوزشِ غم سے شرربار۔ شقائق اس کے آتشِ الم میں داغدار گل اس کے گنجینۂ عالم نواز سے زر در کنار اور بلبل اس کے کارگاہ برگ و ساز سے نغمہ در منقار، دہانِ غنچہ تسبیح نیایش میں اس کے گویا لبِ شگوفہ تہلیلِ ستایش میں اس کے وا

قطعہ

نوالِ مرغانِ چمن مضرابِ سازِ وصفِ او	دستکِ بال و پرِ طائر جلاجل می زند
در قعود شِ حجرہ آرا ہجومِ مرتاضی حباب	در سجود ش موجِ دریا سر بہ ساحل می زند

قطرۂ زبانِ خامہ ثنا میں اس جوہرادل کے ہے جو سالار جمیع مرسل کے ہیں۔ ہادم اوثان ان کی کتاب ہے ناسخ ادیان ان کا فصل الخطاب ہے۔ موردِ برق و علم کوئی ایسا نہیں مہبطِ اطلاقِ اعم کوئی ان کے سوا نہیں اپنے نورِ شمعِ جمال سے ظلمتِ غوایت کو دور کیا، پل میں اس جہاں سے طرف لامکاں کے عبور کیا

غزل

سروِ بُستانِ اصطفا ہے وہ
مومنو اُس کی ناؤ چلتی ہے

نازِ پروردۂ خدا ہے وہ
بحرِ رحمت میں ناخدا ہے وہ

مرسلِ خاصِ کبریا ہے وہ
سر کے بل چاہیئے وہاں جانا

بندہ ہے لیک باخدا ہے وہ
زائرو تم کو دیکھتا ہے وہ

بعد ازیں یہ گلزار ہمیشہ بہار سیر کہ جس میں چمن چمن گلہائے بوقلموں شگفتہ اور تر ہے شیفتگانِ گل باصنوبر کبھی گلزار نظر فریب جنت کو ایک نظر دیکھے پھر نہ پوچھے کہ گل باصنوبر چہ کرد۔ اور شیدائیانِ مجمع الاشعار کہیں اس حدیقۂ خوش اور روضۂ خرم و دلکش کا مشاہدہ کریں اور دیگر نہ سوچے کہ کجا رباعی اور کدام فرد غزل

جو ہیں اہلِ دل و دماغ سیر
عاشقینِ رسولِ یزداں کو
ظلمتِ جہل سے نکل باہر

وہ کریں آکے سیرِ باغ سیر
کبھی حاصل نہیں فراغ سیر
ہاتھ میں لیکے شب چراغ سیر
کر جنانِ سیر کی بنظر اطہر

نورِ رحمت سے منتضئ ہے وہ بزم
اسکی کیفیتوں کا اُن کو مذاق
شکر للہ جنابِ عبد الحی
بیٹھے بیٹھے ملی سراغ سیر

جس میں روشن ہوا چراغِ سیر
جو ہیں صہبا کشِ ایاغ سیر
مومنوں پر کیا بلاغِ سیر

جہے کتابِ کامل النصاب کہ جس کی ہر بیت بابُ الرحمۃ ہے اور ہر باب بیت المکرمۃ۔ حروف نہیں اشجارِ وادی ایمن ہیں، نقطے نہیں ازہار و انوارِ ارم گلشن ہیں ہر صفحہ صفحۂ ماوا۔ بین السطور انہارِ نور، پیغمبرِ خدا کی داستان ہے، معقول کبریا کا بیان ہے، ساقی و صہبا کی کیفیت نہیں، ساقی کوثر کی صفت ہے شاہدِ قمر طلعت کی مدحت نہیں صاحبِ شق القمر کی معرفت ہے غزل

گل کا ہنسنا کہیں غنچے کا چٹکنا دیکھو
سرمگیں سرمۂ مازاغ سے آنکھیں جنکی
ہاں غزل اور قصائد جو پڑھو خوش الحان
خوب پڑھتے ہو میاں مثنوی خاقانی
مثنوی میر حسن کی اجی پڑھنے والے
خاک دکھلائے ہے کیا دو بدن کلکتے کی

بلبلو آکے یہ گلشن کا تماشا دیکھو
رونمائی کو لے آئی نرگسِ شہلا دیکھو
کیسا یہ نظم ہے حاجت نہیں نغمہ دیکھو
عرش اور زنگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو
کسی محفل میں یہ پڑھکر تو ذرا سا دیکھو
اسمیں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو
داستاں ہے یہ مگر اپنے رسول اللہ کی

والضحیٰ غازہ ہے حسنِ چہرۂ نورانی کا
چمن و باغ کے وہ کبکِ خراماں کا ہر
پیچ طغرا کے ہیں جو کھولنے والے استاد
چمنستانِ مسرت میں تو پیارے ہو
بیٹھے اُٹھتے جو بھرتے ہو دمِ شاہِ ہدا
شعلۂ طور میں تنویر شرر کی بھی نہیں
تم بھی اطہر پڑھو یا اسکو سنو یا دیکھو

گرکے ہیں رخنۂ گلِ ورد کو صدقہ دیکھو
چشمِ دل کھول کے گلزارِ سیر کا دیکھو
پڑھ کے اس بندِ مثنوی کا نتیجہ دیکھو
آگے پرواز کرو طوبیٰ و سدرہ دیکھو
کوئی دم اسکو کبھی سائیں اجی مولا دیکھو
ذکرِ نورِ نبوی میں ہے یہ نسخہ دیکھو

سبحان اللہ عجب گلزارِ عبرت فزا کہیں چکورِ روایت سے معجزۂ شق القمر اظہار ہے، چاند کا کھیت کرنا اس چمن میں نمودار ہے بلبلِ خبر سے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی کی صدا آتی ہے اور صلصلِ اثر دَنٰی فَتَدَلّٰی کی مدا سناتی ہے۔ کہیں طوطئ آیت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کی تفسیر معائنہ کرتی ہے۔ کہیں قمری حجت طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا کی تقریر سرائینہ کرتی ہے۔ کہیں ارہاصاتِ رضاعت کا چمن پھولا ہے۔ معجزاتِ نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہے قطعہ

ہر دشت باہشت اسیہی ان الیسیر اندر | آگاہ ہے پوچھے تو ہیں واعظ کو دکھا دوں | جاگے نہ کبھی صورِ سرافیل کے دم سے | یک پھول ہی سوہن باغ سے فتنہ کو سنگھا دوں

کہ جس کو واعظِ مواعظِ رموزِ حقانی. ناصحِ نصائحِ حدیث و قرآنی. ضرب المثلِ مثالانِ حقائق فقید المثالِ نکتہ شناسانِ دقائق. مؤیدِ سنت و بدعت شکن. مشیدِ وحدت کثرت فگن. حسانِ بلاغت سحبانِ فطانت سراپا فضل ہمہ تن بذل۔

پیرِ روشن ضمیر عبد الحی | ہادیٔ دستگیر عبد الحی | سب تفاسیر کا وہ مجمع ہے | اور احادیث کا وہ مرجع ہے
اور رموزِ مفسرینِ ہمام | انکی ہے ذات پاک میں وہ تمام | وعظِ قرآں شروع اگر وہ کرے | ملاءِ اعلیٰ درود پڑھنے لگے
جس کو فاروقِ دیں پناہ لکھا | اظہر انکو پھر تو کیا سمجھا | محیِ دیں سے ہی استفادہ کیا | ہاتھ پر انکے خرقہ تازہ کیا
محیِ دیں آنکہ آفتابِ علا | قطبِ دوراں امامِ راہِ ہدیٰ | شمع کاشانۂ مقامِ قدس | مہرِ قرب و مہِ تمامِ قدس
آشنائے محیطِ رمزِ الٰہ | خاصِ درگاہِ سرِ حق آگاہ | عصر کا اپنے شیخِ اکبر ہے | سیرتِ مصطفیٰ کا مظہر ہے
انکی صحبت میں ہی خدا ملتا | مجھ سے مت پوچھو کہ کیا ملتا | خاص اسرارِ حق بھی ہے ملفوف | انکی ہے ذاتِ پاک پر مکشوف
جو کہ انکا عدو ہے ناہنجار | اس نے اللہ سے کیا پیکار

مہبطِ اسرارِ الٰہی، رموزِ انوارِ نامتناہی فخرِ واصلین شرفِ عارفین شہنشاہِ حفاظِ کرام. ملکُ الافاضلِ علامِ قافلہ سالارِ کاروانِ حجاجِ بیت اللہ مقدمۃ الجیش عساکرِ زوارِ روضۂ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حنفی المذہب صوفی المشرب ویلوری مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین لقب سید **عبد اللطیف** نام کہ اس ملکِ کرناٹک میں آپکا وہ جنابِ آسمان قباب ہے جیسا سند الاولیا والعلماء حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں زبان مقصر ہے ویسا ہی حضرت کی توصیف میں لسان متعذر العرض

قطبِ دوراں کا یہ خلیفہ ہے | نائبِ خاصِ بو حنیفہؒ ہے | وعظِ قرآں سنے تو انسے بنے | اور حدیثیں سنے تو انسے سنے
ہاتھ میں اس نے جب لیا قرآں | ہوا تفسیرِ غیبی کا ساماں | کیسے کیسے ہیں خوبیاں ان میں | گر نہ باور ہو آئیں اور دیکھیں
لیک دل بھی حسد سے ہوئے پاک | ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک | کوئی لکھے جو زلف و خط میں غزل | جیسے سودا و میر متکمل
لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں | نیک و بد میں تمیز رکھتے ہیں | وصف کرتا ہوں ایک ذیشان کا | فاضل و مولوئی دوراں کا
اسکو اپنی نظر سے دیکھینگے | کیوں نہ در در گہر سے دیکھینگے | ہاں خبردار کیا کہا اظہر | تو کہاں اور شیخِ بحر و بر
ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے | زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے | ایسی خوبی سے اس نے کی تصنیف | حرزِ جاں کرتے ہیں وضیع و شریف

قبل ازیں کئی مطابع میں مطبوع ہوئی آفاق میں دل پسند و مطبوع ہوئی. الحال فرخندہ مآل مصنف مدظلہ العالی کی پیرایۂ تزاید و تصحیح سے یہ خریدہ رعنا متجلی ہوئی. از سرِ نو زیورِ تحقیق و تنقیح سے متحلی ہوئی **غزل**

شاہدِ حجلۂ خیال ہے یہ | گُلِ گلزارِ حوریاں ہے یہ | دُرِّ رخشانِ بحر و کاں ہے یہ | مہرِ تابانِ آسماں ہے یہ

اسمیں ہے ذکرِ پاکِ نورِ نبیؐ / شمعِ بزمِ جنان وجاں ہے یہ
اسمیں ہے حالِ صاحبِ معراج / سُلَّمِ اوجِ آسماں ہے یہ
اسمیں غزوات ہیں پیمبرؐ کے / کہ مصافِ مجاہداں ہے یہ
اسی گلبانگ میں سرائر ہیں / مرغِ لاہوت آشیاں ہے یہ
اسکے پڑھنے میں حرزِ شیطاں ہے / مقرعۂ پشتِ دشمناں ہے یہ
اسمیں اعمال کے ہیں ترغیبات / ہادیٔ جادۂ جناں ہے یہ
مراۃِ معجزات وارہاصات / عقل حیراں ہو وہ بیاں ہے یہ
اسمیں کذب وکجی کو راہ نہیں / ذکرِ اسرارِ داستاں ہے یہ

دفترِ اول منقسم بہ چہار چمن ہے عشرتِ ارم وعدن ہے چمنِ اول مسمیٰ بہ **انوارِ نبوت** کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن مفتعیل اور وزن اس کا مخزنِ اسرارِ خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملا جامی کا ہے۔ چمنِ دوم مشہور بہ **گلزارِ نبوت** کہ جس کا وزن فاعلاتن فعلاتن فعلن بحو سبحۃ الابرار مولانا جامیؒ کا ہے۔ چمنِ سوم موسوم بہ **بہارِ نبوت** کہ مانندِ طریقۂ حکیم سنائی اور ہفت پیکر خواجۂ نظامی جو وزن میں فاعلاتن مفاعلن فعلن کے منظوم ہے چمنِ چہارم معروف بہ **اخبارِ نبوت** بہ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کہ جس میں منطق الطیر شیخ فریدالدین عطارؒ ومثنوی مولانا رومؒ ہے

غزل

ذکرِ خیرِ بشیر جنان سیر / دافعِ اثم وشر جنان سیر
دُرِّ کانِ سیر جنان سیر / کانِ لعل وگہر جنان سیر
ابرِ رحمت مطر جنان سیر / بحرِ رافت اثر جنان سیر
نگہی یک نظر جنان سیر / ہست نور البصر جنان سیر
سالکانِ سبیلِ عقبیٰ را / زادِ راہِ سفر جنان سیر
معطی اہلِ قراءتؐ وسامع / اجرِ بے عدّ ومر جنان سیر
ہوسِ روئے مصطفیٰ داری / چشم بکشا نگر جنان سیر
گر بجانِ تو آرزو داران است / جاں بسپار در بر جنان سیر
اے مناجاتیانِ عرشِ بہشت / دارد از خلد اثر جنان سیر
والۂ یار مژدہ باد کہ ہست / شاہدِ عشوہ گر جنان سیر
ہاں جوانانِ باغ وبستاں سیر / ہست گلزارِ تر جنان سیر
یادگارِ جنابِ عبدالحیؒ / نامۂ مفتخر جنان سیر
از پئے عاشقِ رسول اللہؐ / وردِ شام وسحر جنان سیر
ہادیٔ جادۂ ہدیٰ اطہر / شد جنانِ سیر جنان سیر
سالِ طبعش چہ گفت ملہمِ غیب / قصۂ معتبر جنان سیر

ایضاً اطہر

کرے اخبار سے جو اخذ مضموں / کہ ہیں وہ خاص فیضِ ربِّ بیچوں
کرے کیا کوئی وصفِ طبعِ واعظ / دل توصیف میں ہے ربعِ واعظ
نصائح میں زباں جب کھولتا ہے / فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے
عطا وہ فہم ہے اس کو خدا نے / رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے
یہ عالی وعظ میں ہے رتبہ انکا / فلک ہے منبرِ ثانی درجہ انکا
دل اس کا مشرقِ خورشیدِ عرفاں / زباں گویا زبانِ شمعِ ایقاں
وہ بہرِ وعظ جاں کرسی نشیں ہو / زمیں پر انکی سپہرِ ہفتمیں ہو
صدف سا وا دہاں انکا اگر ہو / تو گوشِ سامعاں کانِ گہر ہو
اگر روح القدس دنیا میں پیدا / جو ہوتا آپ کی صورت میں ہوتا
یہ اس کو وعظ میں شانِ علا ہے / کہ گویا فیضِ روح القدس کا ہے
مرے کہنے پہ جس کو شبہ آئے / وہ جائے جسطرح سے آزمائے

جو ذکرِ شادی و غم لب پر آیا — تماشا برق و باراں کا دکھایا
غرض اس طرح کے اہلِ ہدایت — غنیمت ہے غنیمت ہے غنیمت
با سند علمائے ارکانِ بلند ہا — کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا
خداوندا ایسی شوکت عطا کر — جو ہے وہ فاضلِ یکتا مفخر
حجتِ مشربِ مسلماناں — قدوۂ جمعِ مسلکِ عرفاں
ناقلے راوئے سیر رقمے — ہادیٔ رہبرے ملک شیمے
نیک فالے ہدایت آمائے — خوش خصالے درایت آرائے
لب جو تذکیر میں وہ کھولے ہے — تازے تازے شگوفہ پھولے ہے
گرچہ بہ سترِ حدیث بیش کیا — حرفِ کم تک کبھی نہیں نکلا
بنگیا اس نے جبکہ دی آواز — پردۂ گوش تھا کہ پردۂ راز
قابَ قوسین کی کہی تفسیر — قلب سے پار ہو گیا اک تیر

گہے دوگانہ گہ چار یکساں — ہوئی ہیں وعظ میں انکے مسلماں
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے — یہ ہمراہِ رکاب انکے رہا ہے
تو صدہا آپ کے لینے کو آتے — بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے

ایضاً از اطہر

آئینہ خاطر آئینہ طلعت — جوہرِ کانِ فطرت و خبرت
ناظمے ناثرے زباں دانے — فاضلے قارئے خوش الحانے
وعظ گوئے لطیفہ انگیزے — شعلۂ درد در جگر بیزے
کیا کہوں کیا وہ منہ سے بولے ہے — درِ مکنوں صدف سے رولے ہے
انجمن میں وہ جبکہ در آیا — ایک دولاکھ میں نظر آیا
صدر ہے یا خزینۂ اسرار — جس سے نکلے ہے لولوئے شہوار
دامِ طوطی دمِ شکر شکنش — نمکِ زخمِ دل بود سخنش

تقریظ ریختۂ خامۂ سحر نگار اعجاز بیان جناب منشی محمد شہاب الدین صاحب سلیم مرحوم دہلوی

حمدِ باری بہارِ گلشنِ خیال و نعتِ نبیؐ زینتِ بوستانِ کمال ہے۔ مگر باغبانِ خرد و ہوش اپنے چمن کو اس بہار و زینت سے خنداں و مزین کر سکے کیا مجال ہے، وہ ایک ہمائے بلند پرواز ہے اور وسعتِ فکرِ بلند آسماں پیوند تنگ، یہ ایک عرصۂ دراز ہے، اور گلگونِ یاد پیمائے طبعِ عرش پیما لنگ

غزل

بیاں ہو مجھ سے کچھ حمدِ خدا کیا — بھلا میں کیا مری طبعِ رسا کیا
محمدؐ کا خدا خود مدح خواں ہے — زباں کیا ہے قلم کیا مرتبہ کیا
خدا اک عارفِ ذاتِ نبیؐ بس — نبیؐ سے اور مداحِ خدا کیا
اگر ہو معرفت سر اک کو انکی — خدا و مصطفےٰؐ پر پھر رہا کیا
ملک جن بحر میں بے دست و پا ہیں — سلیم اس میں تمہارے دست و پا کیا

امابعد مشتاقانِ سیرِ جنانِ سیرِ محمدیؐ کو نویدِ تازہ بہار و عاشقانِ نظارۂ گلِ شمائلِ احمدیؐ کو مژدۂ سیرِ گلزار ہو کہ وہ چمن رشکِ عدن کہ جسکا سایۂ دیوار موجبِ راحتِ دارین اور وہ گلستانِ غیرتِ جنان جسکی موجِ ہوا سلسلۂ نجاتِ کونین ہے

رباعی

گل گل میں رنگ و بوئے رسالتمآب ہے — ہر باب اس کا گلشنِ جنت کا باب ہے

ہیں اس چمن پہ شمس و قمر رات دن نثار
رنگِ رخ بہار میں وہ آب و تاب ہے

بصد انتظار دیدہ براہ طلبگار ہے کہ کسکا توسنِ خیال اس سیرگاہِ روح افزا میں سکتاز او رکون اپنے نظارۂ جمالِ جہاں آرا سے ممتاز ہو **قطعہ**

حوروں کا خاک گلشنِ جنت میں دل لگے
باغِ جہاں سے کیوں نہ خفا عندلیب ہو
بامِ فلک سے سیر کو آئیں نہ کیوں ملک
اک باغ رشک خلد بریں جب نصیب ہو

واقعی جنان سیر میں عجیب سیر جنان ہے کیوں نہو مطلوب خدا کی داستان ہے جس نے اس گلزار ہمیشہ بہار کی سیر کی ہر شب اسکی شب برات ہر روز اسکا عید ہے جسکی نظر ایک دفعہ اس عروس زیبا نگار سے لڑی اس کا محو جلوہ اسی شاہد کا شہید ہے سبحان اللہ گلشن دہر میں باد بہاری آوان فرحت آفتران نے عجب گل کھلایا ہے جسکی شمیم روح پرور سے مشام جان عالم روح ور والی معطر ہے جسکی نکہتِ جاں بخش سے دماغ سلسلہ جنبانِ عشقِ گیسوئے حبیب خدا لخلخہ مشک و عنبر۔ بارک اللہ گلشن گیتی میں نخلبندِ ایام فرحت انجام نے طرفہ شجرِ راحت مآل و درخت طوبیٰ مثال جمایا ہے اکہ جس کا بر و بار عدیم المثال لذت بخشِ مذاقِ طالبانِ حالاتِ خیر البشر ؐ اور ہر شاخ پر برگ و بہار ساحتِ امیدِ عاشقانِ مناقبِ نبی ؐ پر سایہ گستر **غزل**

رشکِ باغِ جناں جنانِ سیر
اس سے کہتے ہیں مشرک و بدیں
کیوں نہو نورِ ذکرِ حضرت ؐ سے

رو کشِ بوستاں جنانِ سیر
غنچۂ جاں ستاں جنانِ سیر
رونقِ بزمِ جاں جنانِ سیر
سیر اسکی کریں سلیم کہ ہے

مردہ دل پڑھکے ہوتے ہیں زندہ
لاتی ہے ہر دلِ پریشاں میں
بھرے دامنِ طلب میں گہر
گلشنِ بے خزاں جنانِ سیر

روح بخشِ جہاں جنانِ سیر
فرح و تاب و تواں جنانِ سیر
موجۂ دُرفشاں جنانِ سیر

کیوں کہ کثیر التصانیف والتوالیف فہامۂ یگانہ علامۂ زمانہ فاضلِ شہیر واعظِ پرتاثیر شریعت پناہ فضیلت دستگاہ مولانا مولوی شاہ عبد الحی قادری نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ کی تصنیف سے ہے **غزل**

عالم ذی وقار عبد الحی ؒ
تھے فدا انکے وعظ پر واعظ

فاضلِ ہوشیار عبد الحی
مہرِ انجم نثار عبد الحی
چھوڑ سوئے جناں گئے ہیں سلیم

کیا شگوفے کھلائے ہیں اسمیں
گلشنِ ملتِ محمد ؐ میں
واہ کیا یادگار عبد الحی ؒ

باغ دین کی بہار عبد الحی
نخل پُر برگ و بار عبد الحی

اس عروسِ رعنا و شاہد زیبا کو مشاطۂ طبع مطبوع طبائع عام و خاص نے عجب زیب و زینت سے سنوارا ہے نہایت ہی دلکش زیورِ حسنِ قبول پہنایا ہے کہ

قطعہ

شرما رہا تھا ماہ خجل مہر بھی ہوا
دونا ہے حسنِ چہرۂ زیبا نگار سے

ہاں خوش نصیب زیرِ فلک ہیں وہی سلیم
جو شاد گھر میں بیٹھے ہیں دیدارِ یار سے

اس بار کے طبع میں اگلے اغلاط کی تلافی ہے گزشتہ طبع کے خطایا کی صحت شافی ہے خوب اہتمام ہے درستی مالاکلام ہے **قطعہ**

اغلاطِ طبع داغ ہیں تصنیفِ خوب کو
جب پڑ گیا گہن نور رہا حسنِ ماہ کیا
صحت کی جیسی دولتِ بیحد نہیں سلیم
گر یہ نہیں تو کیا ہے فقیر اور شاہ کیا

واہ واہ عجب ماہِ عید ہے ہر سو اس کی دید واد ید ہے اب اس رشکِ ماہ کا حسن کامل ہے ہر ایک اس پہ مائل ہے۔ ہر سو اس کی طلب کی ترجیح ہے، یہ اس کا قطعۂ تاریخ ہے **قطعہ**

جب نسیمِ طبع سے خنداں ہوا باغِ نسیم
ہو گیا مطبوعِ عشاقِ حبیبِ ذوالجلال
ہے بہارِ جانفزا سے اسکی روشن یہ سلیم
خوب ہے گلزارِ جاں شمعِ شبِ افروز سال

فضائلِ بسم اللہ از حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سب میں ہے یکتا یہ دُرِ بے نظیر
تین یہ اسمائے مبارک ہے یاں
پہلے جو اسباب ہیں اس کام کے
دوسرا اسباب وہ باقی رہے
تیسرا ثمرات و نتائج بھی تب
اور جو ہے بسم اللہ کا اجر و ثواب
غرق کا تھا اسکے خطر انکو جب
حرمت و برکات سے اسکے خدا
نصف میں جب اسکے ملی ہو نجات

قلزمِ قرآں کا ہے دُرِ یتیم
جیسے ستارہ و نہیں ہے بدرِ منیر
اسلئے فرمائے ہیں جاں اختیار
ان کو بلاشبہ فراہم کرے
انتہا تک کام کے آغاز سے
جو کہ ہیں اس کام کے ہاتھ آئیں سب
اور برکات اسکو نہیں ہے حساب
کشتی ہلائے ہیں یہ پڑھ فقرہ تب

جتنے جواہر کہ ہیں قرآن میں
اس میں ہیں جو سب اسمِ خدائے کریم
دنیا و عقبیٰ کے ہیں جتنے امور
اسمِ مبارک جو ہے اللہ کا
یہ تو ہے رحمٰن کا ہی مقتضا
یہ تو رحیمی کی صفت کی ہے شاں
کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام

جتنے ہیں روشن گہرِ اِس کا نہیں
آئے ہیں اللہ و رحمٰن رحیم
انکے لئے تین ہیں چیزیں ضرور
اسکے تصرف سے ہی یہ ہو ویگا
اس سے ہے وابستہ بقا خلق کا
سعی نہ بندوں کی کرے رائگاں
جب ہوئے کشتی میں سوار اے ہمام

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا

غرق سے اس کشتی کو سالم رکھا
پس جو مسلمان عقیدت کے ساتھ

دیکھئے بسم اللہ کے جب نصف میں
نیک ہر اک کام کے آغاز میں

رکھیں ہوں اللہ نے یہ برکتیں
بسم اللہ پورا جو تلاوت کریں

دیویگا البتہ انہیں حق نجات
صدق سی بسم اللہ جو مومن پڑھے
درجے لکھیں اسکے لئے چار لک
نیکو نہیں نام اسکا لکھے باوفاق
اگلے گنہ بخشیگا اس کے خدا
حضرت عیسیٰ کا کہیں در سفر
حضرت عیسیٰ ہیں اسے دیکھکے
دیکھنے کیا ہیں کہ وہ شخص ای عجب
انکو کہا حق نے کہ جب یہ موا
پایا ہے طاقت وہ تکلم کی جب
طفل بھی استاد کبھی اور باپ ماں
کہ کئے ارشاد وہ سالار دیں
ایک روایت ہی کہ بخشیں اے یار
فقر سی حق اسکو بچا دیگا جان
نقل ہے جب خواب میں دیکھی عیاں
پڑھئے بہت آپ اے شاہ کریم
دیکھے عذاب کو نہیں ہے وہ مبتلا
کہ پڑھو دس بار بلطف عمیم
از پئی خدمت وہیں اسکے حضور
عرض کئے حور اے شہ کائنات
اور اہی بسم اللہ کی حرفوں سے چار

آتش دوزخ سے ترحم کے ساتھ
ذرہ گنہ اس کا نہ باقی رہے
اور گنہ اس کے مٹے چار لک
دور کرے اس سے کبھی کفر و نفاق
ایسے ثواب اسکے ہیں بے انتہا
قبر اوپر ایک ہوا ہے گزر
کہتے ہیں اس جائے سی آگے چلے
داخل جنت ہے بفرمان رب
اسکی جو عورت تھی اسے حمل تھا
پڑھنے لئے بھیجی ہے ماں اسکی تب
بخشنے گئے یمن سی اسکے ہی جاں
بسم اللہ جب لڑکا پڑھیگا یقیں
طفل و معلم کی بھی بخشیں جہاں
سختی سے فاقہ کے بھی بخشے اماں
بی بی خدیجہ کو شہ دو جہاں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
چاہیے کریں اس کیلئے نادعا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
آئے کئی حور بحکم غفور
حشر ہیں کر غسل بہ بحر الحیات
بہتی ہیں جنت میں جو نہریں چہار

ایک صحیح آئی ہے ایسی خبر
اور کئے ارشاد پڑھے جو سلیم
اور کبھی فرمائے ہیں خیر الانام
اور کہے بسم اللہ جو مومن لکھے
اور حکایت بھی یہ مشہور ہے
دیکھے ہیں اس قبر میں بے ارتیاب
بعد کئی سال کے عیسیٰ نبی
دیکھکے وہ عرض خدا سے کئے
ایک پسر اُس سے ہی پیدا ہوا
درس معلم نے دیا اے سلیم
اور یہ حکایت یہ مؤکد صریح
اسکے تب استاد بھی اور والدین
اور یہ فرمائے ہیں خیر الانام
اور پھر لقمہ پڑھے جو ضرور
پوچھے کہ کیا تحفہ تمہارے لئے
مروی ہے یکبار رسول خدا
ایسے میں جبریل آ حاضر ہوئے
تب پڑھے دس بار وہ عالیجناب
پوچھے وہ حور نسی شہ انس و جاں
لوگ جو جنت میں چلے جائینگے
نسخہ معراج میں ہے بسط سے

کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شخص جو بسم اللہ پڑھیگا تمام
اور اسے اچھا لکھے تعظیم سے
بعضے کتابوں میں بھی مسطور ہے
ہوتا ہے مُردے کو نہایت عذاب
گزرے اُسی قبر پہ پھر اے ذکی
داخل جنت یہ ہوا کس لئے
جب وہ پسر چار برس کا ہوا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہیگی یہ حضرت کی حدیث صحیح
چھوٹینگے دوزخ سے بلا ریب و مین
جو پڑھے بسم اللہ بوقت طعام
تن میں طعام اسکے وہ ہو جائے نور
لاؤں وہ تب عرض نبی سے کئے
قبر پہ یک مُردے کے گزری ہیں جا
عرض یہ سالار امم سے کئے
حق نے تبھی اس سے اٹھایا عذاب
کب تلک اے حور رہو گے یہاں
تب تلک ہم ساتھ ہیں اس شخص کے
کیسے فضائل ہیں یہ بسم اللہ کے

تمت

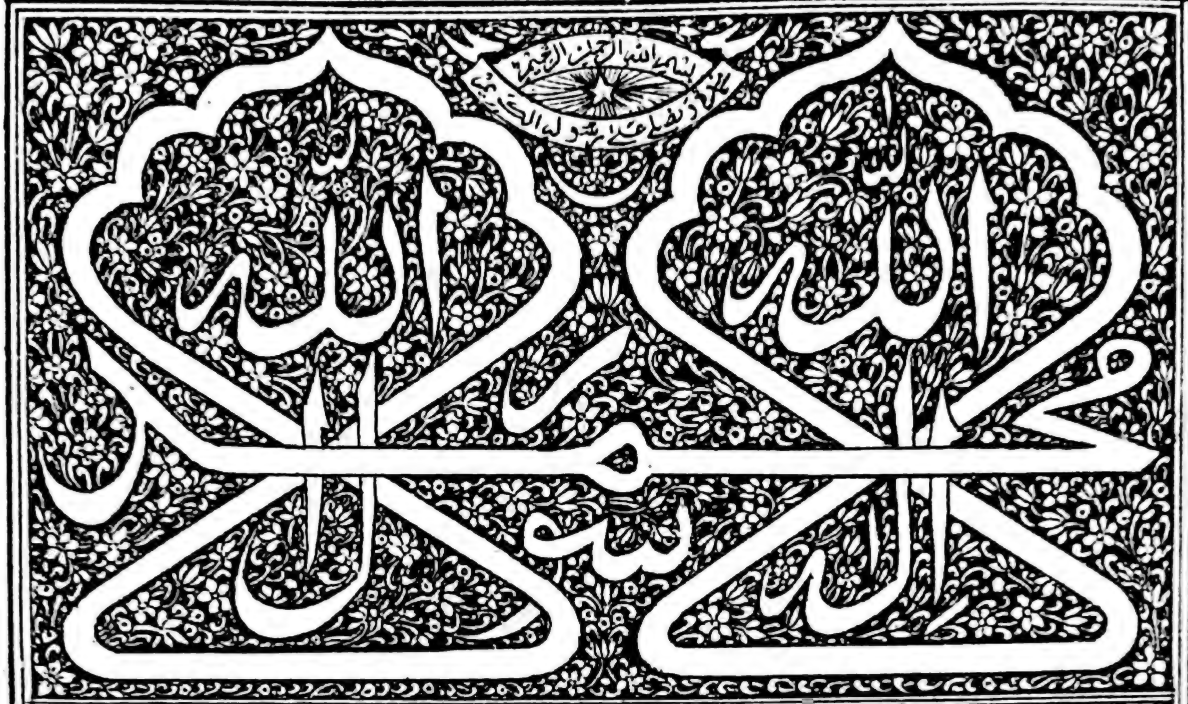

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجملِ قرآں ہے یہ لاکلام
یوں ہے حدیث اسکو پڑھے یکبار
چار ہزار اسکے مٹا دیوے شر
جانیں ملک ایک ہزار اسمِ یاں
تین سو توراۃ میں آئے ہیں یہاں
آئے ہیں نود یہ نو اسماء رب
اور یہ سر نامۂ قرآن میں
گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نام
جمع ہیں وہ سب اسی قرآں میں
جتنے علوم آئے ہیں در فاتحہ
بسملہ کے با میں جو اسرار ہیں

مطلعِ انوارِ کتابِ کریم
اسکی ہی تفصیل ہے قرآں تمام
صدقِ دلی سے جو صداقت شعار
واسطے ہر حرف کے اے باخبر
ایک ہزار اسم بھی پیغمبراں
تین سو انجیل کے ہیں درمیاں
خلق کے ہیں علم میں یہ نام سب
آئے جو سہ اسم اس عنوان میں
وہ جو ہیں سہ الف پڑھا دن تمام
ہیں وہ جواہر سب اسی کان میں
ہیں وہ سب بھی مندرجِ بسملہ
اس سے جو عارف ہیں خبر دار ہیں

جان یہ دروازۂ قرآن ہے
جتنے مضامین ہیں قرآن میں
دفترِ اعمال میں حق بے گماں
جانئے اللہ تعالیٰ کے نام
اور ہیں سماوی جو کتابیں چہار
تین سو آئے بزبور اے امیں
اور ہے یک نام بہ علمِ خدا
یعنی ہے اللہ و رحمان رحیم
اور روایت ہے کہ جتنے علوم
اور ہیں قرآن میں جتنے علوم
اور ہیں بسم اللہ میں جتنے علوم
اسلئے فرمائے علیؓ ولی

مژدہ دہ رحمتِ رحمان ہے
درج ہیں وہ سب اسی عنوان میں
چار ہزار اُس کے لکھے نیکیاں
مروی ہیں اور تین ہزار اے ہمام
آئے ہیں ان چاروں میں سب ایکہزار
اور بقرآنِ معظم یقیں
خلق سے وہ نام ہے پنہاں سدا
جو پڑھے یکبار اسے اے فہیم
آئے ہیں ان تینوں کتب میں عموم
سورۂ الحمد میں ہے انکی دھوم
حرف میں وہ یا کے کئے ہیں ہجوم
گر لکھوں تفسیر میں بسم اللہ کی

ہووےگا ہفتاد ہزار اس کا بار
رفعِ درکات ہمیں ہوں یوں بشمار

اور کلمات اسکے سمجھ ہیں چہار
اور گنہ کے بھی ہیں انواع چہار

یعنے گنہ ہووے جو در روز و شب
ظاہر و باطن کے ہوے چار سب

جو پڑھے اسکو بخلوص ایکبار
ہووینگے مغفور یہ انواع چار

حرف جو انیس ہیں اس کے سبھی
ہیں ملک اتنے ہی جہنم کے بھی

یُمن سے ہر حرف کے یوم الحساب
ہو نہ وہ انیس ملک کا عذاب

اور کہے ہیں کہ شب و روز میں
جانئے چوبیس ہیں جو ساعتیں

پانچ نمازوں کیلئے اے امیں
پانچ ہیں ساعات مقرر یقیں

ساعتیں انیس جو باقی رہے
حرف یہ انیس ہیں ان کیلئے

حمد ترا اسم سے ہو کیونکر ادا
شکر یہ نعمت کا بھی اے کبریا

مصحفِ اشرف جو تری ہے کتاب
بسملہ اسکا جو معظم ہے باب

دیتا ہے رحمت سے تری خوشخبر
بس ہے یہ امید ہمیں بیشتر

گرنہ ہمیں غایتِ رحمت کیساتھ
حشر میں ہوئیگا سقر سے نجات

گرچہ نہ بخشش کے ہیں ہم سزاوار
پر تری رحمت کے ہیں امیدوار

ہم عدمِ محض تھے سب اے ودود
بس ہمیں رحمت سے دیا تو وجود

شکر ہمیں صورتِ انسان دیا
عقل دیا جسم دیا جان دیا

شکر مسلمان بنایا ہمیں
خلعتِ ایمان پہنایا ہمیں

اور کیا ہم کو خیرِ امم
پھر امم جو ہے امیرِ امم

اور ہمیں یک نعمتِ عظمیٰ دیا
سب سے بڑی دولتِ کبریٰ دیا

ایسی وہ نعمت ہے عظیم و جلیل
کہ نہیں نعمت کوئی اسکے عدیل

یعنے ہمیں ایسے کے تابع کیا
جسکے ہیں تابع رسل و انبیا

مالکِ دیں بہترِ کل بہتراں
ختمِ رسل خاتمِ پیغمبراں

جنبشِ اول زمحیطِ قدم
سلسلہ جنبانِ وجود از عدم

رحمتِ عالم ہے یقیں جسکی ذات
جسکی ہے رحمت بہمہ کائنات

فضل سے قرآں میں اے ربِ کریم
نام لیا اس کا رؤف و رحیم

جسکی اطاعت ہے اطاعت تری
جسکی محبت ہے محبت تری

ذات تو ہے تری رؤف و رحیم
پھر اپیمبر بھی رؤف و رحیم

جبکہ ملیں ہمکو یہ دو رحمتیں
ہمکو ہے امید نہو زحمتیں

جوں تری رحمت سے ہمیں اے کارساز
ہمکو اس امت سے کیا سرفراز

یونہی اس امت میں دے موت و حیات
حشر اس امت میں بھی کر دے نجات

اور پیمبر سے ہمارے کبھی
ہمکو جدائی بھی نہ دیجے کبھی

آپکی الفت میں ہمیں کر فدا
پیروی میں آپکی ہی رکھ سدا

ذکر میں رکھ آپکے ہم کو مدام
برکتیں ان ذکر کی دے صبح و شام

کر ہمیں اس شہ کی زیارت نصیب
دونوں جہاں بیچ شفاعت نصیب

زیرِ لوا آپکے دے ہم کو جا
خلد میں ساتھ آپکے ہم کو لیجا

حمد میں ہم سب تری قاصر ہیں جیں
نعتِ پیمبر میں بھی قاصر ہیں دوں

ہم سے تحیات صلوٰۃ و سلام
بھیج تو لکوک اس شہِ دیں پر مدام

آپکی سب عترت و اصحاب پر
اکملِ اتباع و احباب پر

خاص جو ہیں انسے خلیفے چہار
ملتِ اسلام کے عنصر ہیں چار

حضرتِ بوبکر و عمر با فتوح
موردِ تشبیہ براہیم و نوح

حضرتِ عثمان و علیِ جلیل
لوط کے ہارون کے سرور مثیل

بنتِ نبی خیرِ نسائے امم
لختِ دلِ سیدِ عرب و عجم

نورِ بصر جس کے حسین و حسن
ہر دو شہادت کے ضیائے چمن

پاک یہ سبطین کی اولاد سے
آلِ پیمبر کی وہ امجاد سے

ایسے ہوئے دین کے رکنِ رکیں
جن سے کیا زیب یہ دینِ متیں

ایسے ائمہ کو اور افراد کو
اکملِ اقطاب کو اوتاد کو

فضل سے حق نے ظاہر کیا
جن کو ہدایت کا مظاہر کیا

آلِ اسرائیل کے نبیوں کے سات
جنکو ہے تشبیہ زروئے صفات

رشکِ ملائک ہیں بیقیں جنکی ذات
اور دمِ عیسیٰ ہے بیقیں جنکی بات

سیدِ شہدا کا خلف باصفا
نام علی حضرتِ زین العبا

باقر و جعفر دو گرامی گہر
اوجِ امامت کے ہیں شمس و قمر

چشمۂ جود و کرم مرتضےٰ
قطبِ جہاں کاظم و موسیٰ رضا

قدوۂ ابرار تقی و نقی
زبدۂ اخیار تقی و نقی

منبعِ اسرار حسن عسکری
ملکِ ولایت میں جنہیں سروری

عالمِ طفلی میں دیا تھا خدا
خوف سے خالق کے تھے لرزاں سدا

اور ابوالقاسم والا نسب
نام محمد ہے و مہدی لقب

سارے یہ اقطاب ہیں اوتاد ہیں
سیدِ شہدا کے سب اولاد ہیں

اور بہ اولادِ امامِ حسن
ایسے ہی افراد ہوئے پاک تن

منقبتِ غوث الثقلین غوث الاعظم محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ

خاص وہ محبوبِ خدائے کریم
جسکو ولایت میں ہے شانِ عظیم

غوثِ جہاں فخرِ زمین و زماں
سیدِ اقطاب سرِ سروراں

مطلعِ انوارِ رموزِ خدا
مجمعِ اسرار کنوزِ خدا

افسرِ زیبائے سرِ غوثیت
بلبلِ شیدائے گلِ قربیت

خسروِ اربابِ ولایت ہے وہ
بادشہِ ملکِ کرامت ہے وہ

جسکا ہے ہر نائب ذی عز و شاں
فخرِ جہاں شیخ شیوخِ زماں

مدحِ قدوۃ العارفین عمدۃ المعاصرین شیخی و سیدی مولوی حافظ حاجی محی الملۃ والدین حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری قدس سرہ العالی المتعالی

خاص مرا شیخ ہے شیخ الشیوخ
قدوۂ اربابِ وثوق و رسوخ

اوجِ حقائق کا ہے بدرِ منیر
ملکِ معارف کا امیرِ کبیر

ملتِ اسلام کا رکنِ رکیں
صاحبِ دل حامیٔ دیں محیِ دیں

عالمِ فاضل ہے شریعت میں وہ
عارفِ کامل ہے طریقت میں وہ

شیخِ محقق خلفِ بوالحسن
نیرِ اوجِ شرفِ بوالحسن

اسمِ شریف اسکا ہے عبد اللطیف
محیِ دیں ہے عرف لقب اے شریف

پدری حسینی حسنی مادری
مذہب ہے مشرب حنفی قادری

سلسلۂ قادریہ عالیہ
مجھکو دیا وہ یمِ اجلالیہ

پس ہے مرا شیخ مقدم وہی
رہبرِ اول ہے معظم وہی

اسکی وساطت سے ہی مجھکو خدا
غوث کے خدام میں داخل کیا

مسندِ ارشاد یہ لیل و نہار
فیضِ رساں اسکو رکھے کردگار

فضیلتِ ذکرِ نبوی و سیرِ مصطفوی اور سببِ تنظیم اس کتابِ واجب التعظیم کے بیان میں

دیکھئے آئی ہے حدیثِ صحیح
سرورِ عالم نے کہا ہے صریح

جو کہ رکھے دوست کسی کو بہت
یاد کریگا وہ اُسی کو بہت

ذکر ہے محبوب کا پس ہر گھڑی
اسکی محبت کی علامت بڑی

تذکرہ محبوب کا ہو جس قدر
اصلِ محبت ہو تو ہی اُس قدر

اور بھی فرمائے شہِ بحر و بر
کہ نہ رکھے ہو کہ مجھے دوست تر

بچوں سے اور باپ سے ماں سے زیاد
جسم سے اور جاں سے بھی اپنے زیاد

تو وہ مسلماں نہوا ہے ابھی
صاحبِ ایماں نہوا ہے ابھی

پس ہوا معلوم کہ حبِّ رسول
شجرۂ ایماں کی ہے اصلِ اصول

اور محبت کی قوی منزلت
جان تو موقوف ہے بر معرفت

معرفتِ حضرتِ خیر البشرؐ
جان ہے موقوف بر علمِ سیر

ہے سیرِ احوالِ شریف آپ کا
جو کہ صحیح نقل سے ثابت ہوا

یعنے ز قرآن و حدیث و اثر
اور سماویہ کتب سے دگر

جانئے پس آپ کے حالات کچھ
اور فضائل و کمالات کچھ

نور سے اس شاہِ اممؐ کے غفول
جو کہ کیا سارے جہاں کا ظہور

حمل و ولادت میں بھی جو آپ کے
حق کیا ظاہر جو بہت معجزے

کر انہیں مبعوث بہ عرب و عجم
ختمِ رسالت سے کیا جو علم

گرچہ عدو آپ کی تھی سب جہاں
لیک رکھا آپکو حق در اماں

درجۂ معراج دیا آپ کو
اشرفِ عالم ہی کیا آپ کو

مکہ میں دیں آپکا تھا جوں ہلال
بدر مدینہ میں کیا ذوالجلال

عرصۂ دس سال میں جو اس کا نور
شرق سے تا غرب کیا ہی ظہور

آپ کے اعدا کو خدا خوار کر
اُنپہ دیا آپ کو فتح و ظفر

اور سلاطین ہوئے تابعاں
جو ہوئے سرکش ہوئے پائے اماں

آپ نے توحید کا برپا علَم
کر کے کیا شرک کو سب منہدم

جور و جفا آپ بہت سہہ لئے
چو طرف اسلام کو پھیلا دئے

شہرۂ توحید کی دینے کو داد
راہ میں مولیٰ کی کئے ہیں جہاد

آپ کے اصحاب بھی اسی لئے
راہ میں مولیٰ کی بہت جاں دئے

دین خدا جبکہ یہ کامل ہوا
اور یہ قرآن سبھی نازل ہوا

تب گئے دنیا سے شہِ دیں وفات
آپ پہ ہو حق سے سلام و صلوٰۃ

نور کے پس ذکر سے لے تا وفات
جاننا احوالِ شہِؐ کائنات

لابد و لازم ہے مسلماں تمام
شاہ و گدا مرد و زن خاص و عام

ذکر میں اس شاہؐ کے رہنا سدا
ہے وہ یقیں باعثِ قربِ خدا

فرض ہے امت پہ وہ سرورؐ کا ذکر
سیدِ کونین پیمبرؐ کا ذکر

ذکر میں ہیں شاہؐ کے پیغمبراں
رہتے تھے سب صبح و مسا تر زباں

کر کے وہ ابلاغِ رسالت ادا
انکی دیتے تھے بشارت سدا

ذکر سے اس شہؐ کے بدرگاہِ رب
لاتے تھے بے شبہ توسل وہ سب

جبکہ ہو اسطرح رسولوں کا حال
دوسرے کیا چیز ہیں کیجے خیال

شکرِ خدا ہم کو کرم سے خدا
آپکی امت میں ہے داخل کیا

کیوں نہ رہیں ذکرِ نبیؐ میں سدا
ذکرِ نبیؐ عین ہے ذکرِ خدا

ذکر کی کثرت تو بلا قال و قیل
کثرتِ اُنست پہ قوی ہے دلیل

پس ہوا امت کو ہے لازم سبھی
صبح و مسا کثرتِ ذکرِ نبیؐ

ہووے جہاں تذکرۂ صالحین
اُترے وہاں رحمتِ حق بالیقیں

ذکرِ شہنشاہِ رسلؐ ہو جہاں
رحمتیں حق کیسے اتارے وہاں

جن کے سیر اور شمائل کا ذکر
عادت و اخلاق و فضائل کا ذکر

افضلِ کل نفل و عبادات ہے
اعظمِ قربات و ثوابات ہے

در عربی فارسی اے باصواب
شہؐ کی سیر میں ہیں بہت سے کتاب

لیک ہے ہندی میں بہت کم تو جاں
اسلئے کم جانے سیر ہند یاں

عالمِ علامہ وحیدِ زماں
باقرِ آگاہ فضیلت نشاں

در سیرِ شاہِ بشیرؐ و نذیر
آٹھ رسالے ہے لکھا بے نظیر

ہشت بہشت اس کا سزاوار نام
دیوے جزا اُس کو خدائے انام

لیک وہ احوال شہِؐ کائنات
نور کی تخلیق سے لے تا وفات

تین رسالوں میں لکھا مختصر
کیونکہ وہ علامۂ نیکو سیر

شہؐ کے بشارات بھی اور معجزات
اور خصائص بھی شمائل صفات

اور محبت کا نبیؐ کے بیاں
پانچ رسالوں میں لکھا ہے میاں

اِسی لئے نور سے لے تا وفات
ذکر وہ اجمال کے لایا ہے سات

جانئے اندیشۂ تطویل سے — لایا وہ احوال نہ تفصیل سے
ایک رسالہ میں لکھا در سیر — مستند و معتبر و مختصر
اس سے کبھی سیراب نہو تشنگاں — تشنۂ تفصیل ہیں از شوق جاں
کہ ابھی اجمال کی تفصیل میں — شاہ کے احوال کی تطویل میں
یُمن سے سالارِ اُمم کے خدا — جلد یہ بر لائے مِرا مدعا
از فنِ تفسیر و حدیث و سیر — ہیں وہ یہی یاد رکھ اے باخبر
اور سیر میں عربی لے بسر — ما ثبت اوّل ہے مواہب دگر
روضۂ احباب و معارج ہے جاں — اور شوارع و مدارج ہے جاں
باقرِ آگاہ فضیلت مآب — خوب کہا ہے یہ سخن با صواب
دُوسری کتابوں سے بھی انکے سوا — میں نے لیا انکی سند لاؤنگا
ہے مجھے مقصود کہ سمجھے عوام — شعر کی ہرگز نہ نزاکت سے کام
دے مجھے ہر کام میں یا رب خلوص — نظم میں اس چار چمن کے نصوص
ہر گل و غنچے کو بہ یُمنِ رسولؐ — اس کو عطا کیجئے رنگِ قبول
اور اسے انوارِ نبوت لقب — کیجئے سزاوار تو لے پاک رب
جلد دے انجام اسے باکمال — بدر بنا دے یہ منور ہلال
نورِ نبوت کے لئے ای کریم — کیجئے روا سب کو بفضلِ عمیم
ذکر میں رکھ اپنے مجھے اے خدا — اور ترے ذکرِ نبیؐ میں سدا

اس ہی لئے بعض احبا مرے — جبکہ بہت شوق و تمنا کئے
نور سے تا رحلتِ شاہِ اُمم — ذکر وہ نسخے میں کیا میں رقم
اسلئے یہ عزم کیا ہوں صمیم — کرکے توکّل بہ خدائے کریم
چار چمن چار رسالے لکھوں — وزن کو ہر اک کے جدا ہی کہوں
اسمیں کتابوں کی جو لاؤں سند — فارسی ہیں اور عربی معتمد
پہلی تفاسیر میں فتح العزیز — شرح بھی مشکوٰۃ کی ای باتمیز
فارسی میں ہیں وہ کتابیں چہار — آئینے ہیں گویا سیر کے جو چار
چار وہ بھی عمدہ ہیں گرچہ قوی — لیک ہے تحقیقِ مدارج بڑی
گرچہ یہ چاروں بھی ہیں بس معتبر — لیک مدارج کو ہے شانِ دگر
اب جو ہے اِس ملک میں ہندی زباں — کرتا ہوں میں اسی زباں پہ بیاں
پاوے اگر اسمیں تو سہو و خطا — کیجئے اصلاح بہ کلکِ عطا
جلد دے ہر ایک چمن کو بہار — شجرِ مناجات کو دے میرے بار
مطلعِ انوارِ نبوت کا تاب — کیجئے عطا پہلے چمن پر شتاب
ذکر سے اس نور کے اے کبریا — دیجئے اس پہلے چمن کو ضیا
میری جو حاجات ہیں ستر و عیاں — سب ہیں عیاں تجھ پہ نہیں کوئی نہاں
بندۂ احقر کو تو اے کارساز — بخششِ عصیاں سے کر آب سرفراز
پیروی میں اسکے مجھے رکھ مدام — کیجئے شہادت پہ مِرا اختتام

ختم دعا کرکے یہاں احقرا — لکھ چمن نورِ نبیؐ الوریٰ

نورِ اوّل خلقتِ نورِ محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ مدارج میں حدیثِ صحیح — کہ کئے ارشاد پیمبرؐ صریح
پہلے خدا چیز جو پیدا کیا — نور ہے بے شبہ وہ جانو مِرا
روضۂ احباب میں اے باخبر — ذکر ہے اس طرح کیا مختصر
حاصل اب ان سارے روایات کا — ذکر یہاں کرتا ہوں دیکھو ذرا

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

کیفیتِ خلقتِ نورِ نبیؐ — مجملِ تشریحِ ظہورِ نبیؐ
کہ ہوا پیدا جو پیمبرؐ کا نور — اسمیں روایات ہیں آئے وفور
حضرتِ خلّاقِ جہان ذو الجلال — خلق کے سب آگے کئی الف (ہزار) سال

یعنے بنا تھا نہ ابھی آسماں
اور نہ تھے حور و ملک انس و جاں
سجدہ میں رکھتا تھا کبھی اسکو حق
اور ہر اک پردے میں وہ ذوالجلال
جبکہ وہ پردوں کو سبھی طے کیا
صالح و صدّیق و شہیدوں کے تب
اور کئی اس نور کے حصّے کیا
شمس و قمر اور نجوم آشکار
اور ہر اک طبقے میں ربّ العلا
حق نے اُسی نور سے اے یارِ نیک
پانی رواں تھا وہ برس ایکہزار
حصۂ دوم سے بنایا قلم
ہیں دو کنارے جو ہیں اس لوح کے
حکم کیا پس وہ قلم کے تئیں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور کئی سال تلک سربسر
جمع ہوئے ہر دو بہ حکمِ صمد
اس ہی لئے حق نے کہا از کرم
گر پڑھے یک بار بہ قلبِ سلیم
سات سو برس نہیں غرض اے اہتمام

اور نہ پیدا تھے زمین و زماں
حق کے سوا تھا نہ کسی کا نشاں
اور کبھی تسبیح کا دینا سبق
رکھا ہے وہ نور کئی الف سال
نورِ مقدّس وہ کئی دم لیا
روح مسلمانوں فرشتوں کی سب
اس سے یہ چیزوں کو بنایا خدا
کوہ و بیاباں و ریاح و بحار
خلق کی اک ایک جماعت رکھا
جوہرِ پاکیزہ بنایا ہے ایک
لمحہ بھی یک جا نہیں پایا قرار
تیسرے سے لوح بنایا بہم
سرخ فرتن ہیں وہ یاقوت سے
لوح یہ لکھ عرض کیا وہ وہیں
یہ کیا آغاز قلم اے فہیم
تھا وہ پڑا لوح پہ ہے ڈال سر
گزرے برس اس کیلئے بعثِ صمد
عزّت و اجلال کی میرے قسم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جبکہ یہ بسم اللہ ہوا نے تمام

لوح و قلم کرسی و عرشِ بریں
نورِ مقدّس کو نبیؐ کے خدا
اور بنایا ہے خدائے قدیر
نورِ شریفِ نبویؐ شاد شاد
پس اسی انفاس سے پیدا کیا
سب ہیں اُسی نور سے پیدا ہوئے
عرشِ بریں کرسی و لوح و قلم
ارض و سما بعد ہی پھیلا دیا
اور معارج میں سُن اے باصفا
اُسپہ وہ قدرت کی نظر یک کیا
حصے پھر اس پانی کے حق دس کیا
درِّ سفید ایک سے ربّ العلا
عرض کو اس لوح کے وہ ذوالجلال
کیا میں لکھوں لوح پہ اے دادگر
نام وہ اللہ کا جس دم لکھا
پہلا وہ شق لکھنے کو رحمٰن کے
ایک روایت ہے برس ایکہزار
مژدہ ہو یا ذان مرے بندوں سے جو
سات سو برسوں کی عبادات کا
حضرتِ مولیٰ کی طرف سے قلم

جنّت و دوزخ بھی نہیں تھی یقیں
فضل سے تب اپنے ہی پیدا کیا
واسطے اس نور کے پردے کثیر
کرتا تھا تسبیح سی تب حق کو یاد
اکمل ارواح ہمہ انبیا
عالمِ ہستی میں ہویدا ہوئے
ارض و سما جنّت و دوزخ بہم
سات طبق بعد ہر اک کے کیا
نقل کیا از شرفِ مصطفےٰ
جلد وہ جوہر وہیں پانی ہوا
عرش بریں ایک سے پیدا کیا
جاننے اس لوح کو پیدا کیا
پیدا کیا ارض و سما کے مثال
بولا یہ عنوان سے آغاز کر
ہیبتِ مولیٰ سے قلم شق ہوا
دوسرا شق لکھنے رحیم آن کے
لکھنے کو بسم اللہ ہیں گزرے ایام
اُمتی وہ احمدِ مرسل کا ہو
اجر وہ بندے کو کرونگا عدل
لوح پہ یہ جانو یہ کیا ہے رقم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَآئِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَآئِيْ وَشَكَرَ عَلٰى نَعْمَآئِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ كَتَبْتُهٗ صِدِّيْقًا وَّبَعَثْتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَآئِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَآئِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَآئِيْ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِيْ فَلْيَتَّخِذْ اِلٰهًا سِوَآئِيْ

یعنی میں کرتا ہوں یہاں ابتدا — نام خدا سے جو ہے رب العلا
کہتا ہے حق ہو نہیں اللہ خلق کا — کوئی نہیں معبود ہے میرے سوا
امر پہ جو کوئی مرے گردن رکھا — اور بلا پہ مرے صابر ہوا
اسکو میں صدیق کہوں لطف سے — ساتھ انہوں نکے بھی اٹھاؤں اسے
اور نہ بلا پر مرے صابر رہے — اور مری نعمت پہ نہ شاکر رہے
چاہیئے کر لیوے وہ پس اختیار — میرے سوا دوسرا پروردگار
بعد قلم لوح پہ لکھا انتساب — سارے یہ اشیائے جہاں کا حساب
اور عدد اشجار کے اوراق کا — اور عدد خلق کے ارزاق کا
اور جب اس لوح کے اوپر قلم — نام محمد کا کیا ہے رقم
بعد یہ مدت کے قلم سر اٹھا — لیکے وہی نام شہ انبیا
شاہ کی جانب سے خدائے انام — بولا جواب اس کا علیک السلام
حصۂ چہارم سے بنا ماہتاب — حصۂ پنجم سے ہوا آفتاب
حق نے وہ دریا کے تئیں در ہوا — اپنی ہی قدرت سے معلق رکھا
شمس و قمر کے تئیں رب العلا — جانو وہ دریا میں ہے جاری کیا
جانو وہ دریا کا مقرر حجاب — گر نہ رکھا جاتا تھا بر آفتاب
اور وہ دریا کا نقاب و ستر — گر نہ رکھا ہوتا بروئے قمر
لطف سے ہر جس کو بچاتا خدا — بچتا وہی بندہ نہیں دوسرا
ہووے جو فرسنگ سمجھ چار لک — اس سے بھی زائد ہے وہ تو یاد رکھ
اور اسے ہر روز بھی اے باصفا — دیتے ہیں اک تازہ حرارت جدا
حشر کے دن اسکے وہ انوار سب — نقل کریں عرش ہیں اے باادب
دھر کے پھر جرم میں لائیں اسے — دھر کی تا اور حرارت بڑھے
تھوڑا یہاں کیجیئے پس تم خیال — گرمی سے کیا اسکی ہو لوگوں کا حال
الغرض اس نور کے حصوں سے رب — پانچ وہ چیزوں کو بنایا ہے جب

ہے وہی اللہ و رحمٰن رحیم — خلق پہ سب جسکی ہے رحمت عمیم
اور محمد جو ہے میرا رسول — خلق پہ سب اسکو کیا میں قبول
اور میرے انعام پہ شاکر رہے — اور مرے حکم پہ راضی ہوا
اور جو بندہ کہ قضا پر مرے — اپنی اطاعت کی نہ گردن رکھے
اور نہ راضی ہو مرے حکم پر — ویسے کو کہتا ہوں غضب سے مگر
حالانکہ معبود کوئی اس کے سوا — نہیں ہے وہی رب ہے سبھی خلق کا
مینہ کے قطروں کا عدد لاکلام — ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام
حشر تلک ہوینگے جو آشکار — کر دیا اس لوح پہ سب کا شمار
جلد ہوا ساجد پروردگار — گزرے وہ سجدہ میں برس یکہزار
شوق سے بھیجا ہے تحیات نیک — یعنی کہا شہ پہ سلام علیک
اس لئے سنت ہے خطاب سلام — اور ہوا فرض جواب سلام
یک بڑی دریا جو ہے زیر سما — اسکا عمق تین ہے فرسنگ کا
یونہی وہ محفوظ و معلق وہیں — قطرہ بھی یک اس سے ٹپکتا نہیں
بولے نبی ہے قسم اللہ کی — ہاتھ میں ہے جسکے یقین جاں مری
کوہ و شجر جتنے زمیں پر ہیں عیاں — سارے وہ جل جاتے بغیر گماں
لوگ ہو مفتوں دل و جاں سے — جان کے معبود اسے پوجتے
اور یہ لایا بہ ریاض اے میاں — دھر کی چوڑائی ہے اتنی پچھاں
عرش کے انوار سے بس ایک نور — ڈھانکے ہے ہر روز اسے باظہور
دوسرے دن پھر وہ حرارت نکال — اس سے جہنم میں وہ دیتے ہیں ڈال
اور وہ حرارت بھی خورشید کے — جتنے جہنم میں فراہم ہوئے
خلق کے لائیں اسے بالائے سر — ہووے جہنم گر کے وہ مقدار پر
دیوے پینہ اس سے ہمیں کردگار — بہر نبی شافع روز شمار
حصۂ ششم سے بنایا بہشت — سونے بیلے کے ہیں لگے جسکو خشت

اور وہ جنت کو سنوارا ہے جہاں
تیسری سخاوت ہے بلا ارتیاب

ذکر کرسی و آیت الکرسی

حصۂ ہفتم سے ہوا روز جہاں
کرسی وہ ایسی ہے بڑی آسماں
اور وہ کرسی کے یمین و یسار
امتِ احمدؐ میں سدا مومناں
کرسی کے اطراف پہ اے باصفا
وزن پہ کرسی کے بروزِ حساب
حصۂ دہم سے وہ ربُّ الورا

نورِ مقدس کا شغل تسبیح و تقدیس میں

روحِ نبیؐ کو تھا وہی اشتغال
نور وہ سرورؐ کا اے نیکو نہاد
ہر دم و ہر آں بدرگاہِ رب
بولینگے تسبیح اے پروردگار
عاصیاں امت کی جو ہیں اے خدا
صاحبِ تفسیر کبیر اے امیں
کہ بہ ازل حضرتِ ربُّ العُلا

ظہور نور محمدی بشکل طاؤس میں

نورِ مقدس کو نبیؐ کے خدا
اور وہ طاؤس کو ربُّ العُلا
آئینہ اک شرم کا پیدا کیا
شکل کو دیکھ اپنی کیا وہ حیا
فرض کیا اپنے نبیؐ پر مدام
ہیبتِ حق سے وہ کیا پھر حیا
لوح و قلم کرسی عرشِ عظیم

پانچ یہ چیزیں جو نسے خدائے جہاں
چوتھی کبائر سے سدا اجتناب
حصۂ ہشتم سے ملائک یہاں
ساتوں سمٰوٰت کو گھیرے جہاں
کرسیاں ہیں دو سرے دس ہزار
پڑھتے ہیں جو آیتِ کرسی یہاں
آیت کرسی کو وہ ربُّ العلا
کفۂ حسنات میں اس کے ثواب
روح کو اس شاہؐ کے پیدا کیا
گزرے ہیں اس طرح سے چار الف سال
کرتا تھا تسبیح سے مولیٰ کو یاد
کرتا تھا اللہ سے بخشش طلب
میں نے کیا تھا جو برس چار ہزار
انکو وہ بخشش طلبی دے چکا
رازیؒ علامۂ دیں فخرِ دیں
ایک بنایا ہے شجر خوشنما
شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا
اپنی ہی تسبیح میں صبح و مسا
حق نے وہ طاؤس کے آگے رکھا
حق کو وہیں پانچ ہیں سجدے کیا
آپکی امت پہ بھی بس صبح و شام
جلد سراپا ہی پسینہ کیا
شمس و قمر اور نجوم اسے سلیم

امرِ بمعروف ہے اوّل یقیں
پانچویں حدود ہیں خدا کے مدام
حصۂ نہم سے ہی کرسی اے نیک
حلقے کی نسبت ہی بیاباں سے جوں
کرسی پہ ہر ایک ملک بیٹھ کے
انکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیاب
اپنے ہی قدرت کے قلم سے لکھا
غایت الطاف سے حق دیویگا
سیدھے طرف عرش کے رکھا اسے
دوسری روایت ہے کہ چار الف سال
بائیں طرف عرش کے چار الف سال
حشر کے دن حضرت خیر البشرؐ
بخش دیا میں نے یقیں اسکو اب
اپنے کرم سے اے خدائے مجیب
اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر
شجرِ یقیں نام رکھا اسکو جہاں
اور دُرِ روشن و شفاف کے
رکھا یقیں سال ہے ستر ہزار
دیکھا اس آئینے میں جب اے بشر
پس اسی سجدوں کے بدل کردگار
نورِ مقدس کے وہ طاؤس پر
سر کے پسینے سے ہے اسکے خدا
اسکی پیشانی کے پسینے سے جاں

نہی ز منکر ہے دوم اے امیں
اپنے[12] دل[12] و جان سے کرنا قیام
دانۂ لولو سے بنایا ہے ایک
نسبتِ افلاک ہے کرسی سے وہ
آیت کرسی کو تلاوت کرے
سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب
پس جو مسلماں اسے پڑھتا رہا
اس سے وہ مسرور بہت ہوویگا
شغل میں تسبیح کے تقدیس کے
سیدھے ہے طرف عرش کے بی قیل و قال
نورِ مقدس وہ پھر آیا کمال
باندھیں شفاعت کیلئے جب کمر
نیکو نکے نیکیں اپنی ہی امت کو سب
کر ہمیں سرورؐ کی شفاعت نصیب
نام دقائق ہے جسے مشتہر
چار رکھے اس جھاڑ کے بیچ ڈالیاں
نور کے پردے میں رکھا پھر اسے
کرتا تھا تسبیح وہ لیل و نہار
آئی ہے یک شکل پیاری نظر
پانچ یہ وقتوں کی نماز آشکار
خالق متعال کیا ایک نظر
سارے فرشتوں کو ہے پیدا کیا
پیدا کیا خالق کون و مکاں

اور ہوئے جتنے ہیں پیغمبراں
اور شہیداں صلحا عالماں

جو کہ تھا چہرے پہ پسینہ تمام
اس سے اس امت کو بنایا تمام

اور نصارا کے بھی ارواح کو
اور جو ہوں ویسی ہی اے نیکخو

اور جو کچھ اس میں ہے اے باصفا
حق نے اسی عرق سے پیدا کیا

نور پیمبر کو وہ دیکھا ہے تب
اپنے وہیں روبرو از حکم رب

چاروں خلیفوں کے تھے وہ نور جاں
حضرت صدیقؓ و عمرؓ اے میاں

اور رہا سال وہ ستر ہزار
حق کی ہی تسبیح میں باانکسار

بعد رسولوں کے ان انوار پر
حضرت خلاق نے کی اک نظر

کلمہ طیب وہ کہے ہیں تمام
انپہ ہو سب حق سے صلوٰۃ و سلام

ایسی وہ شفاف تھی اے باشہود
جسکا بطوں ہووے ظاہر نمود

اور کیا قندیل میں قائم اسے
جونکہ نمازوں میں ہی رہتے کھڑے

شغل میں تہلیل کے تسبیح کے
مدت لک سال وہ مشغول تھے

اس سر اشرف پہ کیا جو نگاہ
جان وہ دنیا میں ہوا بادشاہ

چشم مبارک پہ نظر جو کیا
وہ یہ جہاں حافظ قرآں ہوا

اور جو دیکھا ہے مبارک بھواں
جان وہ نقاش ہوا در جہاں

بینی اقدس کو جو دیکھا سلیم
ہووے وہ عطار و طبیب و حکیم

منھ کو جو دیکھا سو وہ صائم ہی جاں
دانت کو دیکھا سو سفیر شہاں

دیکھا ہے جو ریش نبی کو وہاں
ہووے وہی شخص مجاہد یہاں

دونوں جو مونڈھوں پہ کیا ہے نظر
صاحب شمشیر ہوا وہ بشر

اس کے کف راست کو دیکھا ہے جو
ہو یہاں صراف وہ اے نیکخو

دیکھا جو کوئی ظاہر دست میں
ہووے وہ رنگریز جہاں میں یقیں

جو کوئی دیکھا ہے وہاں انگلیاں
راقم و کاتب وہ ہوا در جہاں

سینۂ اشرف پہ نظر جو کیا
مجتہد و عالم دیں وہ ہوا

سینے کے ہی عرق سے ہاں اسکے اے یار
پیدا کیا حضرت پروردگار

عرق سے کانوں کے کیا ہے نمود
جانئے ارواح مجوس اور یہود

پاؤں کے بھی عرق سے اسکے یقیں
شرق سے تا غرب ہوئی ہے زمیں

پھر کہا اللہ نے طاؤس کو
دیکھئے کیا ہے یہ ترے روبرو

اور پس و پیش و یمین و یسار
نور نظر آئے ہیں اس کو چہار

حضرت عثمانؓ و علیؓ ولی
ان پہ ہو رضوان بہتر و جلی

بعد یہ مدت کے رسولوں کے نور
نور محمدؐ سے لئے سب ظہور

پس اسی انوار سے ارواح سب
ہوگئے مخلوق بہ فرمان رب

بعد بنایا وہ خدائے مجیب
سرخ ہے قندیل عقیق اک عجیب

صورت اصلی کو پیمبر کے رب
جیسی تھی دنیا میں بنایا ہے رب

اور بلاشبہ وہ روحیں تمام
گرد وہ صورت کے تھیں پھرتے تمام

پس یہ ہوا حکم ان ارواح پہ
صورت نبوی پہ کرو اب نظر

اور پیشانی کو جو دیکھا خبیر
ہووے جہاں بیچ وہ عادل امیر

کان جو دیکھا سو سنے نیک بات
اور قبول اس کو کرے صدق و ثبات

جس نے دو رخسار کو دیکھا وہاں
عاقل و محسن وہ ہوا در جہاں

اور لب اطہر کو جو دیکھا خبیر
ہووے وہ مرد دلے حسینؓ وزیر

حلق مبارک پہ نظر جو کیا
وہ یہاں واعظ یا مؤذن ہوا

گردن اطہر پہ نظر جس نے کی
پیشہ تجارت کا کرے ہے وہی

سیدھے جو مونڈھے کو ہے دیکھا وہاں
ہاں وہ لگاتا ہے یہاں سینگیاں

دیکھا دونوں ہاتھ کو جو اے سلیم
ہووے وہ دنیا میں سخی اور کریم

پشت ید چپ کو جو دیکھا رذیل
ہووے وہ دنیا میں لئیم اور بخیل

بلکہ چپ و راست کی انگلیانکی جو
دیکھا سو وہ درزی و لوہار ہو

پشت مبارک پہ نظر جو کیا
شرع کی تعظیم وہ لاوے بجا

اور وہ محکوم ہے شرع کا — پہلو کو دیکھا سو وہ غازی ہوا
جو کہ دو زانو گو ہے دیکھا وہاں — راکع و ساجد ہوا وہ در جہاں
دیکھ کے جو پھیر لئے منہ وہاں — وہ تو یہود اور نصارا ہیں جہاں

نورِ محمدی کے حجاب

تھی جو دقائق کی حدیث اے میاں — ترجمہ اسکا ہوا آخر یہاں
اور جو تفسیر ہے بحر العلوم — جس میں اشارات کا آیا ہے فہوم
رازی کی بھی مرصاد میں اے باصفا — نقل ہی دیکھ روایت کیا
واسطے اس نور کے بارہ حجاب — حق نے بنایا یہی اے باصواب
منت و رحمت و سعادت کا بھی — پردہ ششم تھا کرامت کا بھی
اور نبوت کا تھا پردہ نہم — پردہ تھا رفعت کا مقرر دہم
اور ہر اک پردہ میں بارہ ہزار — سال تلک نورِ نبی کو اے یار
جب یہ حجابوں سے وہ نورِ شریف — آیا ہے باہر بظہورِ لطیف

نورِ محمدی دس دریا میں

بحر سمجھ پہلی شفاعت کی تھی — بحرِ نصیحت کی بھی تھی دوسری
اور تھی دریائے یقین ساتویں — حلم کی دریا تھی سمجھ آٹھویں
بحرِ شفاعت میں برس ایک ہزار — نور وہ تھا ذاکرِ پروردگار
یونہی وہ ہر بحر میں مولا کی یاد — کرتا تھا اک الف برس تک زیاد
ذکر تھا ہر بحر میں اس کا جدا — ہر جگہ اک اسم تھا اللہ کا

مقاماتِ نورِ مقدس

سات زمیں اور یہ سات آسماں — جتنا بڑا انکا ہے مقدار جاں
اور بنایا ہے خدا نے انام — نور کے اس فرش پہ ہے مقصد مقام
تیسرا ایمان کا تھا اے میاں — اور تھا اسلام کا جو تھا تو جاں
ایسے ہی تھے اور مقام اے خبیر — اور تھا محبت کا مقامِ اخیر

قیامِ نورِ محمدی عبادت میں

گزرا مقام سو نسے وہ حبیب باصواب — درگہِ مولیٰ سے یہ آیا خطاب
تو ہے مرا خالق و پروردگار — تو مرا رزاق ہے سرورِ جہاں
خوب تمہیں بھیجا نا مجھے لا کلام — اب تو عبادت میں مری کر قیام

اور جو دیکھا ہے مبارک شکم — زہد و قناعت میں کھا وہ قدم
پاؤں کو دیکھا سو شکاری ہوا — تلوے کو دیکھا سو وہ ماشی ہوا
اور جو نظر اس پہ کیا ہی نہیں — دعویٰ خدائی کا کیا وہ لعین

روایت

عالمِ علامہ دینِ متین — اس میں روایت یہ لکھا نجم دیں
آگے کئی لاکھ برس کے خدا — نورِ پیمبر کو جو پیدا کیا
پہلا جو پردہ تھا وہ قدرت کا تھا — پردہ عظمت تھا سمجھ دوسرا
منزلتِ پاک کا تھا ساتواں — اور ہدایت کا تھا بس آٹھواں
پردہ تھا ہیبت کا سمجھ گیارہواں — پردہ شفاعت کا بھی تھا بارہواں
اپنی ہی تسبیح میں حق نے رکھا — ہر جگہ تسبیح تھی اس کی جدا
اس کو یہ دس بحر میں ربِ کریم — بخشا ہے غواصی بلطفِ عمیم
شکر کی اور صبر و سخاوت کی بھی — اور یہ ششم تھی انابت کی بھی
اور قناعت کی تھی دریا نہم — اور محبت کی تھی دریا دہم
بحرِ نصیحت میں بھی دو الف سال — ذکرِ خدا کا تھا اسے اشتغال
تا کہ یہ دریائے محبت اے یار — ذکر کیا حق کا برس دس ہزار
گوشہ دریائے دہم پر خدا — فرش ہی اک نور کا بچھو دیا
اُن کے تھا ہفتاد برابر عیاں — نور کے اس فرش کا انداز جاں
پہلا مقام اس میں تھا توحید کا — معرفتِ حق کا بھی تھا دوسرا
خوف کا تھا اور رجا کا مقام — شکر کا اور صبر کا اے نیک نام
نورِ شریفِ نبوی نے قیام — الف برس تک ہی کیا ہر مقام
کہ اے مرے نورِ حبیبِ کریم — کون ہوں میں تب وہ کہا اے رحیم
تو ہی جلاوے تو ہی مارے مجھے — حکم یہ تب حق سے ہے آیا اسے
کیونکہ پچھانت کی نشانی عظیم — شغلِ عبادت ہے بوجہِ صمیم

سنتے ہی یہ حکم وہ نورِ نبی
جلد عبادت میں کھڑا ہے تبھی

پیشِ خدا تھا بہ قیام آشکار
سال اسے گزرے ہیں ستر ہزار

نور کا اک اپنے ہے پرتو خدا
ڈالا ہے اس نور پہ اے باصفا

نورِ محمد نے بہ شکرِ خدا
سجدہ تحیت کا کیا اک ادا

حق کی وہ سجدے پہ ہوئی نظرِ خاص
قرب سے پایا ہے وہ تب اختصاص

پس اسی سجدے کے بدل کارساز
فرض کیا صبح کی بیشک نماز

بر شہِ کونین محمد نبی
آپکی سب امتِ اکرم پہ بھی

پھر اسی مدت تلک اے نیکنام
نورِ معظم وہ کیا ہے قیام

نور سے ایک دوسری خلعت خدا
فضل سے پھر اسکو عنایت کیا

شکر میں پھر اس کے خدا کے تئیں
دوسرا سجدہ وہ کیا ہے وہیں

پس اسی سجدے کے بدل با نیاز
فرض ہوئی ظہر کی بیشک نماز

اور کیا ہے وہ قیامِ دگر
مدت ہفتاد ہزار اے پسر

خلعتِ نور اس کو دیا پھر خدا
شکر کا اک سجدہ وہ لایا بجا

کرتا تھا ہر بار وہ یونہی قیام
مدتِ مذکور تلک لاکلام

ملتی تھی اک خلعتِ نورِ الٰہی ایں
کرتا تھا ایک سجدہ وہ حق کے تئیں

خلعتِ نور ایسے ہی پروردگار
اسکو عنایت ہے کیا پانچ بار

پھر وہ کیا پنج سجودِ نیاز
فرض ہوئیں اس سے یہ پانچوں نماز

لطف سے اس نورِ معظم کو تب
ایک دوگانے کا کیا حکم رب

بس وہ پڑھا ایک دوگانہ نماز
آسمیں اسے گزری ہے مدت دراز

پہلی ہی تکبیر میں اے کامگار
اسکے تئیں گزرے برس یک ہزار

اور برس ایک ہزار اے ہمام
گزرے ہیں بے شبہ اسے در قیام

اور ہزار ایک برس در رکوع
ہے وہ گزارا بہ خضوع و خشوع

اور برس ایک ہزار اے میاں
قومہ کے اندر وہ گزارا ہے جاں

جلسے میں ہر سجدے میں ایک ایک ہزار
سال اسے گزرے ہیں تب در شمار

رکعتِ دوم بھی وہ بہرِ خدا
جانیے ایسا ہی کیا ہے ادا

اور تشہد میں بھی اک الف سال (ہزار ۱۲)
گزرے ہیں اس نور کو بے قیل و قال

اور تعقیبیں اس کو بہ درود و سلام
گزرے ہیں دو الف برس اے ہمام

جب وہ فراغت سے ہوا کامیاب
درگہِ مولیٰ سے یہ آیا خطاب

کہ تو یقیں اے مرے نورِ نبی
اچھی عبادت یہ کیا ہے مری

چاہ جو چاہتا ہے تو میرے سے اب
نورِ پیمبر یہ کیا عرض تب

علم جو یہ مجھ کو دیا اے خدا
کہ مجھے دنیا میں کرے مقتدا

اور تو یک قوم کو ستر و عیال
تابعاں میرے بھی کریگا وبال

اور اس ارکان میں تو اے کارساز
فرض کیے پانچ جو ان پر نماز

از رہِ بشریت اے ربِ غفور
ان سے اگر اس میں ہو سہو و قصور

یعنی جو آداب و سنن اس کے ہو
گر نہ ادا اچھی طرح ان سے ہو

میں نے عوض اس کا یہ کہے کے نماز
چاہتا ہوں بخشش کا انہیں برگ و ساز (سامان)

تب یہ خطاب آیا ز درگاہِ رب
بات یہ بہتر ہی کیا تو طلب

میں نے پسند اسکو کیا اے رسول
اور کیا عرض کو تیری قبول

نورِ نبی نے یہ عنایاتِ رب
دیکھنے کی فرحت و وجد و طرب

اس سے وہیں نور کے قطرات پاک
ٹپکے ہیں از حکمِ خدا ایک لاک

اس سے وہ اک قطرے پہ گر کے نظر
اس کے ہی دس قسم کیا دادگر

بس اسی اک قسم سے ربُّ العلا
حضرتِ جبرئیل کو پیدا کیا

کافلِ ارزاق کو دوسرے سے جاں
اور سرافیل کو تیسرے سے جاں

اور ملک الموت کو ربِّ ودود
قسمِ چہارم سے دیا ہے وجود

عرشِ معلیٰ کے جو ہیں حاملاں
پانچویں حصے سے کیا ان کو جاں

حصۂ ششم ہی سے رضوان کو
ساتویں سے عرش کے سکان کو

آٹھویں سے دردِ دل اے نیک نام
اس کے بھی دس قسم کیا ہے یقیں
حصّۂ ہفتم سے بہشت اے میاں
حصّۂ نہم سے بنایا ہے رب
حصّۂ دہم سے وہ بروجہِ نیک
اسکی بھی چوڑائی بھی آہی قدر
منشعب اس سے ہوئی دریا بھی
پھر وہیں پارے میں ہو آیا قرار
بعد اسی کف سے خلائے ہیں
اور منتر اکم ہوبں امواج جب
سنگ میں آہن کا ہوا اصیطِ کاک
سات طبق پھر یہ زمیں کے کیا
اور تصرف میں ہی جنوں کے تب
جو ہے زمیں ساتویں اے باخبر
نورِ پیمبرؐ کو ہوا حکمِ ربّ
کرتا تھا تسبیحِ خدا شاد و شاد
کرسی پہ بس آنکے پنچ الف سال
آیا ہے فرمان یہ جبرئیلؑ کو
یعنی مدینے میں بغیرِ گماں
حکم ملائک کو ہوا ہے یہ جب
شکر بجا لائی بہت خوش ہوئی
حضرتِ جبریل یہ اس خاک سے
لیجئے کافور زدارِ جناں

نویں سے ہے راس ہدیٰ لاکلام
ایک سے بنوایا ہے عرشِ بریں
ششم و ہفتم سے مہر و مہر جاں
آٹھ خلیفوں کو بھی رضواں کے تب
جوہرِ بخشندہ بنایا ہے ایک
بعد وہ جوہر یہ کیا ایک نظر
پھر وہ لگے مارنے امواج بھی
آب پر آتش ہوئی غالب اے یار
جانئے موجود کیا یہ زمیں
اس سے بنائے ہیں پہاڑونکو سب
اس سے فروزاں ہوئی بے شبہ آگ
خلق ہر اک طبقے میں رکھا جدا
دی ہے خدا نے یہ زمین جا سب
نیچے بنایا ہے اُسی کے سقر
ساق پہ تیا عرش کے وہ آوے اب
اور اُسے تہلیل سے کرتا تھا یاد
پھر وہ درخشاں تھا بنورِ جلال
کافِل ارزاق و سرافیلؑ کو
قبرِ پیمبرؐ کی بنیگی جہاں
آئے ہیں وہ جلد مدینے کو تب
شوق تمنا سے وہیں پھٹ گئی
لیگیا مقدار یہ مثقال کے
مشک بھی جنت کا لے اور زعفراں

حصّۂ دہم کے اُوپر پھر خدا
دوسرے سے کرسی کو اے محترم
آٹھویں حصّے سے سمجھ لاکلام
اور خلیفے کے ہر اک تا بعد از
اسکی درازی کی مسافت بھی جاں
جلد وہ جوہر کو ہوا اضطراب
اور اُس امواج کی حرکات سے
آب وہ پھر جوش ہی کرنے لگا
کف سے بخار ایک چڑھا بعد از آں
برقِ درخشاں ہوئی عزت کی ایک
مادّہ دوزخ کا اُسی سے بنا
اور اسی آگ کے شعلات سے
چرخ پہ بھی ساتویں اے باصفا
شمس و قمر اور ستارے بھی سب
عرش کے اس ساق پہ ہفت الف سال
لوح پہ پھر آن کے وہ آشکار
کرتا تھا تسبیحِ خدا بار بار
چرخ سے دنیا میں کرو تم نزول
لاکے اسی جائے سے خاکِ شریف
حکم یہ پہنچا ہے زمیں کے تئیں
اب کی ہے کچھ خاک وہاں پا امید
حکم یہ جبریلِ امیں کو ہوا
ما معیں لیجیے اور چشمۂ سلسبیل

اپنی ہی قدرت کی نظر ایک کیا
تیسرے حصّے سے ہی لوح و قلم
حق نے بنایا ہے ستارے تمام
پیدا فرشتے ہوئے اَسّی ہزار
راہ برس چار ہزار اے میاں
آدھے سے آتش ہوئے آدھے سے آب
بالے بہت زور سے بہنے لگے
ایک کف اس پانی پہ ظاہر ہوا
اس سے ہی پیدا ہوا یہ آسماں
اس سے معادن ہوئے پیدا اے نیک
پھیلا دیا پھر یہ زمیں کو خدا
پیدا کیا فوجوں کو جنات کے
جنتِ ماوی کو بنایا خدا
اور کیا پیدا خدا روز و شب
پس وہ چمکتا رہا بے قیل و قال
اس پہ چمکتا تھا برس پنچ ہزار
بعد ازیں از درگہِ پروردگار
جائیو بر موضعِ قبرِ رسولؐ
جسمِ نبیؐ اس سے بنا دیں لطیف
جبکہ بشارت یہ سنی تب زمیں
اور تھی وہ کافور کے مانند سفید
جلد تو اب جنتِ ماوی میں جا
سنبل و تسنیم کا آبِ جلیل

خاکِ معظم سے یہ خمیر ملا ‏ دیکھئے ترتیب اسے باصفا
عرض کیا حق سے وہیں جبرئیلؑ ‏ اسمیں ہے کیا حکمت اے ربِ جلیل
حق نے کہا اسکو اے روح الامیںؑ ‏ بوجھ رکھا نورِ بہشتِ بریں
پیدا کرونگا میں لعبۂ گِلاں ‏ جسمِ پیمبرؐ کے لئے استخواں
اور مبارک رگ و پے اسکے یہاں ‏ جان بناؤنگا میں از زعفراں
مشک سے بنواؤنگا خونِ شریف ‏ اور زرِ سنبل بنے موئے لطیف
اور بناؤنگا میں از سلسبیل ‏ احمدِ مرسل کے سبھی قال و قیل
اور بناؤں رۂ تکریم سے ‏ اسکی عبارت کو میں تسنیم سے
خلق کا سب اسکو بناؤں شفیع ‏ دونگا اسے عزت و شانِ رفیع
حضرتِ جبرئیلؑ بہ فرمانِ رب ‏ ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب
مادۂ دُرِ وجودِ شریف ‏ جب ہوا تیار لطیف و نظیف
حکم ہوا خلد کے انہار میں ‏ اس کو کئی سال تلک غوطہ دیں
جونکہ ہوا حکم خدائے جلیل ‏ غوطہ دیا یونہی اُسے جبرئیلؑ
اور یہ فرمان ہے آیا وہیں ‏ اس دُرِ روشن کو اے روح الامیںؑ
پھیرئیے اطباقِ سموات پر ‏ اور ملائک پہ بھی کر جلوہ گر
بحر و بر و ارض و فلک پر بھی اب ‏ کیجئے ظاہر اسے عالم پہ سب
اور ندا کر کہ ہے یہ باصفا ‏ طینتِ فرخندہ حبیبِ خدا
حشر میں ہوویگا وہی بالیقیں ‏ شافعِ افواجِ ہمہ مذنبیں
اور وہی مشہور ہے فی الاولیں ‏ اور وہی مذکور ہے فی الآخریں
پس دُرِ روشن کو وہ ربُّ الوریٰ ‏ نور کی قندیل میں تب اک رکھا
عرشِ بریں سے اسے لٹکا دیا ‏ اس کو مقر نورِ نبیؐ کا کیا
خلقتِ آدمؑ تلک اے باشعور ‏ یونہی تھی آویزاں وہ قندیلِ نور
حق نے جب آدمؑ کو ہے پیدا کیا ‏ ایک گڑھا اسکی پیشانی پہ تھا
اس دُرِ روشن کو رکھا اسمیں وہیں ‏ اس سے کیا اسکی منور جبیں
مختلف ایسے ہی روایاتِ نور ‏ آئی ہیں بے شبہ کتب میں وفور
لیک روایات یہ سب اے میاں ‏ متفق اس بات پہ ہیں بیگماں
کہ شہِ کونین محمدؐ رسول ‏ خلقتِ عالم کا ہے اصلِ اصول
ہے ابوالارواح بلاشک وہی ‏ جوں ابوالاجساد ہے آدم صفیؑ
ہے وہی اشیائے جہاں کا سبب ‏ ہستئ این کون و مکاں کا سبب
جو کہ ہوئے عالمِ ہجدہ ہزار ‏ اور جو ہوئے نوعِ بشر آشکار
اُنسے ہی مقصود وہی شاہِ دیں ‏ سب یہ طفیلی ہیں اُنہی کے یقیں
ذکر یہ ترتیب سے تفصیل وار ‏ گرچہ ہے دشوار برائے ہوشیار
سلسلۂ خلقتِ اکوان پر ‏ جب تو تامل سے کریگا نظر
ہوویگا مکشوف یہ رازِ نہاں ‏ لیکن اب اس فن کے ہیں شائق کہاں
آہ کسے علمِ سیر کا ہے شوق ‏ کون یہ باتوں سے اٹھاتا ہے ذوق
طالبِ احوالِ پیمبرؐ کہاں ‏ عاشقِ این عشقِ مطہر کہاں

اللہ تعالیٰ کا حضرت آدمؑ اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کا نکالنا اور انسے اپنی ربوبیت پر عہد و میثاق لینا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ (اعراف)

دیتا ہے حق اپنے نبیؐ کو خبر ‏ اے مرے محبوبؐ تو وہ یاد کر
پشتوں سے سارے بنی آدم کے جب ‏ ذریتیں انکی نکالا ہے جب
انکے سب اولاد کو بے اشتباہ ‏ انکو کیا جانوں پر انکے گواہ
پھر کیا حق ذریتوں کو خطاب ‏ کہ وہ اب اس بات کا دیویں جواب

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

ذریتِ آدم کا ظہور اور ربوبیت کا اقرار

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظِ بلیٰ سارے کہے آشکار

حضرتِ آدمؑ کو خدائے کریم
پیدا کیا جبکہ بلطفِ عمیم

حضرت آدمؑ نے کہا تو نے رب
پوچھا ترا کون ہے رب بول اب

حضرت آدمؑ وہیں سجدہ کئے
عجز و نیاز اپنا ہویدا کئے

کہ بنِ عباسؓ سے آیا ہے حال
اور سُدی کی بھی روایت ہے مآل

ہر برس یکبار بہ حکمِ خدا
کعبے کا حج کرتے تھے آکر ادا

تھے وہ صفیؑ خواب کی حالت میں جب
پشت پہ حق انکے رکھا ہاتھ تب

یعنی سب اولاد بھی اُن کی یقیں
ہوویگی دنیا میں جو تا یومِ دیں

داہنے بازو کے تھے اُجلے تمام
اور سیہ بائیں طرف کے تمام

پیدا ہوں دنیا میں وہ جس طرح پر
جد سے پدر اور پدر سے پسر

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظِ بلیٰ سارے کہے اک بار

جیسا کہ فرمایا ہے ربِّ کریم
آیتِ قرآن میں یہ اے فہیم

یعنی کہے ہاں تو ہمارا ہے رب
ہم ترے بندے ہیں بلاشبہ سب

آیا ہے تب درگہِ حق سے خطاب
پیدا کیا کون تجھے کہہ شتاب

بولے مرا رب ہے تو اے دادگر
حق نے کہا پس تو مجھے سجدہ کر

اور جو ذریتِ آدمؑ سے رب
عہد لیا اس کا بیان سن تو اب

حضرت آدمؑ کو زِ خلدِ بریں
بھیجا ہے جب حق نے بروئے زمیں

ایسا ہی اکبار وہ کر حج ادا
وادیٔ نعمان میں لیٹے ہیں آ

لگتے ہی اللہ کی قدرت کا ہاتھ
ہوگئے پیدا وہیں سب ذریات

مورچۂ خُرد کے مانند تب
ہوگئے ظاہر وہ بلاشبہ سب

حق نے دیا نطق و حواس و شعور
پھر ہوا ترتیب سے انکا ظہور

پس ہے لیا عہد انہوں سے خدا
یعنی خطاب انکو ہے ایسا کیا

عہد کیا نیکوں نے فرحت کیساتھ
اور بدوں نے بھی کراہت کیساتھ

وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا (آل عمران)

صاحبِ تفسیرِ معالم سُن اب
لایا روایت کہ کہا اُن کو رب

ایک تمہارا ہوں میں پروردگار
رب نہیں دُوسرا تمہیں ستر و جہار

شرک کرے شخص جو کوئی میرے ساتھ
اور نہ ایماں پہ کریگا ثبات

اور رسولوں کو مرے باشرف
بھیجونگا دنیا میں تمہارے طرف

تم پہ کتابیں مری پاویں نزول
پس کرو تم دولتِ ایماں حصول

جانیو اے بندو کہ میرے سوا
اور کوئی معبود نہیں دوسرا

نیس مرے ساتھ کسی کو شریک
تم کرو توحید پہ ہی رہیکے ٹھیک

دونگا میں سخت اسکو عذابِ الیم
ڈالونگا مشرک کو بہ نارِ جحیم

عہد مرا اے مرے پیغمبراں
یاد دلاوینگے تمہیں جاوداں

جب وہ سنے حکمِ خدائے انام
ایسی شہادت وہ دئے ہیں تمام

شَهِدْنَا أَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ

پس لیا اِشہاد پہ پروردگار
سب بنی آدم سے ہے عہد و قرار

تا کہیں انکار اس اقرار کا
وہ نہ کریں آہ بروزِ جزا

حضرتِ آدمؑ ہوے بیدار جب
دیکھے ہیں پس سیدھے طرف اپنے تب

پوچھے ہیں یہ کون اے روح الامیں
بولے یہ اصحابِ یمیں ہیں یقیں

ہووینگے پیدا یہ تری نسل سے
شاخ اُگیں گے یہ تری اصل سے

حکم فرشتوں کو کیا اپنے رب
تم رہو بے شبہ گواہ اسپہ اب

پس انہیں قائم کیا دو قسم کر
حضرتِ آدمؑ کے چپ و راست پر

لوگ تھے نورانی بہت باشرف
اور تھے جبریلؑ کھڑے اس طرف

سارے مقرب ہیں یہ اللہ کے
سارے یہ مقبول ہیں درگاہ کے

ایسے میں آئی یہ ندا غیب سے
حق کے دہیں درگہِ لاریب سے

ہوئے

هٰؤُلَاۤءِ فِی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ

یعنے بہشتی ہیں یہ بندے یقیں	کچھ مجھے پروا نہیں پروا نہیں	بائیں طرف دیکھا ہے آدم نے جب	لوگ تھے ظلمانی بری شکل سب
پوچھے ہیں جبرئیل سے جب انکا حال	اسنے خبر دی یہ ہیں اہل شمال	دور ہیں یہ رحمت حق سے سدا	ایسے ہیں درگاہ سے آئی ندا

هٰؤُلَاۤءِ فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ

یعنے یہ ہیں اہل سقر بے گماں	کچھ مجھے پروا نہیں سر عیاں	نقل ہے آدم کی یقیں ثبت سے	پہلے جو نکلے وہ رسول اللہ ہی تھے
سارے رسولوں سے مقدم مگر	احمد مرسل تھے شہ بحر و بر	کہتے ہیں درگاہ سے حق کے خطاب	آیا ہے حضرت کو دہیں باصواب
کس نے کہا بولئے پیدا تجھے	بولے تو ہی پیدا کیا ہے مجھے	پوچھا ہے پھر کون ہے کہہ رب ترا	عرض کئے تو ہی ہے بس رب مرا
حق نے کہا ہیں تو مجھے کر سجود	سجدہ کئے پھر کہا رب الودود	لیتا ہوں میں تیرے سے عہد و قرار	پہلے بلی آپ کہے آشکار
حکم فرشتوں کو خدا نے کیا	خلد سے وہ سنگ لے آویں اٹھا	کہ جو ہے اب کعبہ کی دیوار میں	اور حجر اسود اسی کو کہیں
حکم ہوا ہاتھ رکھو اس سنگ پر	ہاتھ تب اس پر رکھے خیر البشر	سو اسی میثاق سے اللہ نے	دی خبر اس آیت قرآن سے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ

یعنے یہ فرماتا ہے حضرت کو رب	ہم نے لیا عہد رسولوں سے سب	تیرے سے اور نوح و براہیم سے	موسیٰ و عیسیٰ سے بھی ہم لے چکے
کہ کریں اللہ کی وہ بندگی	خلق کو بلوائیں اسی پر سبھی	ایک نبی دوسرے نبی کی مدام	دیوے بشارت کرے تصدیق تمام
جب ہیں اولو العزم وہ پیغمبراں	اسلئے تخصیص یہ انکی ہے جاں	پہلے لیا عہد وہ حضرت سے سب	بعد لیا عہد رسولوں سے سب
اور کیا انکو بھی مسلم سجود	سجدہ کئے سارے بحکم ودود	اور وہ ذریت آدم کو رب	پشت سے سب انکے نکالا ہے جب
ان میں نظر آتے تھے پیغمبراں	مثل مصابیح و چراغ اے میاں	دوسری روایت میں ہے اے باصواب	نور تھا حضرت کا ہی جوں آفتاب
دوسرے پیغمبران کرام	ماہ و ستارہ سے تھے روشن تمام	شمع کے مانند علما تھے عیاں	زاہد و عابد تھے چراغوں سے جاں
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومنیں	چہرے سفید انکے تھے روشن یقیں	اور جو ہیں کفا ضلیل و تباہ	تھے وہ بری شکل کے سب رو سیاہ
حق کہا نیکوں کو یہ ہیں جنتی	بولا بدوں کو یہ ہیں سب دوزخی	نقل ہے ذریت آدم سے سب	عہد ہے اس روز لیا جبکہ رب
خلد سے جب لائے حجر کو وہاں	اسکے تھے اس روز دو چشم و دہاں	حکم ہوا اس کو کہ منہ کھول اب	کھولا ہے منہ جلد حجر اپنا اب
اسکی دہاں ہیں وہی حجت رکھے	اور اسے حکم تب ایسا کئے	عہد یہ دنیا میں وفا جو کرے	حشر کے دن اسکی گواہی تو دے
آئی صحیح یک حدیث آکر بسیر	حشر کے میداں میں یقیں وہ حجر	دیکھ کے پہچانیگا ان کے تئیں	آپ کو بوسہ دے جو مومنیں
حق میں انھوں کے یہ بحضور خدا	شاہدی بے شبہ وہ آدیوےگا	اپنے کرم سے وہ خدائے مجیب	کیجے انہیں حج و زیارت نصیب

چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم	گر تو برانی بکہ رو آوریم	پیش تو گر بے سر و پا آمدیم	ہم بہ اُمیدِ تو خدا آمدیم

لمعۂ عہد و میثاقِ خلاقِ علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سیدِ انفس و آفاق کی رسالت و نصرت و تبعیت پر

لکھتا ہے اسطرح مواہب میں دیکھ	اور مدارج میں بھی بروجہ نیک	آیا ہے اخبار میں اے باصفا	نورِ نبیؐ جبکہ ہے پیدا ہوا
اور سب اربابِ رسالت کے نور	نور سے اس شاہؐ کے پائے ظہور	حکم ہوا شاہ کے تب نور پر	تاکرے انوارِ رُسُل پر نظر
نورِ نبیؐ ایک نظر کرتے ہی	ڈھپ گئے انوارِ رسلؑ وہ سبھی	عرض کئے سب کہ اے رب الغفور	ڈھانپ لیا ہمکو یہ کس کا ہے نور
حق نے جواب اُن کے تئیں یہ دیا	نور ہے یہ سیدِ کونین کا	جانیو تم اس کا محمدؐ ہے نام	ہے وہی محبوب مرا لاکلام
اس پہ تم ایمان اگر لائیں گے	درجہ نبوت کا یقیں پائینگے	بولے وہ سب لائے ہم ایماں اے رب	اس پہ بھی اور اسکی رسالت پہ اب
	جیساکہ اس آیتِ قرآں میں	حق وہی ارشاد کیا دیکھ لیں	

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

یعنی کہا اے مرے پیغامبرؑ	اے مرے محبوب اے خیر البشرؐ	جبکہ خدا نے ز ہمہ انبیاؑ	عہد یہی باب میں تیرے کیا
کہتے ہیں جب عہد رسولوں سے لیں	اسمیں شریک انکی ہیں سب اُمتیں	عہد کا مضمون یہی تھا وہ جاں	کرتا ہے اللہ خود اس کا بیاں

لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ

جو کہ اُتارونگا میں تم پر کتاب	کھولونگا پھر تم پہ میں حکمت کا باب	یعنی کتابیں جو تمہیں دیونگا	فہم بھی اس کا میں کرونگا عطا

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

آدیگا پھر ایک رسولِ کریم	تم پہ بصد عزت و شانِ عظیم	یعنی وہ بیشک ہے محمدؐ رسول	جسکو کئے خلق سے ہم سب قبول
اور وہ پیغمبرِ آخر زماں	شاہِ رسلؐ خاتمِ پیغمبراں	سچ انہیں بتلائیگا بس بے ہراس	جو کہ بلا شبہ تمہارے ہو پاس
انکو وہ سچ کر سبھی بتلائیگا	راستی اُن سب کی وہ دکھلائیگا	اسکا جو انکار کریں کافراں	رد انہیں کردیویگا وہ بیگماں
جونکہ علانیہ یہودانِ خام	حضرتِ عیسیٰؑ کے ہوں دشمن تمام	اسکی نبوت کے وہ منکر ہوئے	اور وہ انجیل کو جھٹلا دیئے
جب ہوا مبعوث وہ شاہِ خیار	رد وہ یہودوں کا کیا آشکار	اسکی نبوت بھی وہ ثابت کیا	اور مُصدِّق ہوا انجیل کا
اور نصاریٰ و یہودِ لعیں	ہوگئے جب منکرِ آں شاہِ دیں	دیکھئے انجیل و تورات سے	موسیٰؑ و عیسیٰؑ کی بشارات سے
اپنی رسالت کا کیا ہے ثبوت	اُن سے نہ بن آیا بغیرِ ثبوت	بولا غرض حق نے رسولوں سے سب	پاس تمہارے وہ نبیؐ آئے جب

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

لائیو ایمان تم اُس پر ضرور
اُسکی نہ نصرت میں بھی لاؤ قصور

ورنہ صفات اسکی بیاں کیجیو
اس سے امم کو بھی نشاں دیجیو

آئے زمانے میں تمہارے اگر
تن سے کرو اُس کی مدد بیشتر

تاکہ محمدؐ پہ وہ ایمان لائیں
اسکی اعانت سے سعادات پائیں

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

بعد یہ میثاق کے ربّ الورا
سارے وہ پیغامبروں سے کہا

کہ کریں اس عہد کو میرے وفا
اسکو دل و جان سے لائیں بجا

کیا کئے اس بات پہ تم سب قرار
عہد کئے میرے سے کیا استوار

عرض کئے ہیں ہاں سارے رسولؑ
کہ کئے ہم حکم کو تیرے قبول

اور کئے ہم سبھی عہد و قرار
اور یہ پیمان کئے استوار

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (آلِ عمران)

حق نے فرشتوں کو کیا حکم تب
جا یقیں شاہد رہو تم اسپہ سب

اور میں ہوں خالقِ کُل کائنات
میں بھی گواہوں سے تمہارے ہوں ساتھ

صاحبِ تفسیرِ معالم یقیں
نقل کیا ہے تو سمجھ لے امیں

اور نہیں لایا ہے ذکرِ امم
وجہ یہی اسکا ہے اے محترم

جبکہ رسولوں سے یہ میثاق لیں
ہمیں شریک اُنکی ہوئیں امتیں

احمدِ مرسل کی بشارت دئے
اور یہ اقرار بھی اُن سے لئے

آپ ہیں پس سرورِ کُل سروراں
سرورِ پیغمبر و پیغمبراں

اور شبِ معراج بھی ظاہر ہوا
کہ وہ رسولوںؑ کی امامت کیا

نوحؑ و براہیمؑ کے یا وقت پر
موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بھی وقت اگر یہ بسیر

لاویں وہ حضرت پہ ہی ایمان سب
اور مدد آپ کو دیں روز و شب

ہر دو جہاں پرتوِ نورِ ویست
کون و مکاں بہرِ ظہورِ ویست

نورِ خدا ظاہر ازیں نور شد
ماتمِ ہر طالب ازیں سور شد

یا وہ رسلؑ پر ہوا حکمِ الٰہ
ایک دگر پر رہو تم سب گواہ

حضرتِ عبداللہ بن عباسؓ سے
یعنے بن آدم بشرِ ناس سے

باب میں اِس عہد کے ربّ العلا
ذکرِ رسلؑ پر ہی کیا اکتفا

عہد جو متبوع سے لیں پس یقیں
مشترک اس عہد میں ہوں تابعیں

اور اسی تفسیر میں ہے اے ہمام
اپنے امم کو بھی رسولانِ تمام

کہ کریں تصدیق وہ حضرتؐ کی سب
آپکی تائید کریں روز و شب

ہووے عیاں امر یہ روزِ جزا
زیرِ لوا انکے ہوں سب انبیاؑ

لاتے تو تشریف وہ خیر البشرؐ
حضرتِ آدمؑ کے زمانے میں گر

فرض رسولوں پہ یہ ہوتا تمام
انکی امم پر بھی یقیں لاکلام

چشم کشا نورِ محمدؐ ہمیں
قاعدۂ دولتِ سرمد ہمیں

نورِ نبیؐ لمعۂ نورِ خدا است
لمعۂ ہر نور از وے جدا است

نورِ دوم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقتِ جسمِ شریف و عنصرِ لطیف کے بیان میں

جسم کی تخلیق کا نسخہ کے بیاں
روضۂ احباب میں لایا جہاں

مرقدِ اشرف سے لجا تھوڑی خاک
اور ملا اُس کو بہ آبِ نورِ پاک

نہرِ میں جنت کے اسے غوطہ دے
کر دیا سب خلق پہ ظاہر اسے

دیکھ تو اس طرح لکھا ہے یہیں
حکم سے جب حق کے وہ روح الامیں

آب سے تسنیم کے تخمیر کی
شکل وہ تب اک دُرِ بیضا کی لی

خلق سبھی تا اسے پہچان لیں
آگے ہی آدم کے اُسے جان لیں

امانت سپرد ہونا انسان کو

خلق کو سب اسکی پہچانت ہوئی ارض و سموات میں شہرت ہوئی
اور لکھا بر سرِ عرش اُس کا نام نام کے ساتھ اپنے خدائے انام

پھر کیے ہو احکمِ خدائے متیں سونپیے امانت یہ کسی کے تئیں
سُنکے فرشتوں نے یہ سب خلق پر کر دیا اُس نور کو بس جلوہ گر

تا اُس امانت کے اٹھانے لئے خلق میں سب گر کوئی قابل رہے
رکھے یہ میدانِ طلب وہ قدم لیوے امانت یہ وہی محترم

علوی و سفلی میں و لیکن سبھی قابلیت اس کی کسی کو نہ تھی
ارض و سموات کے عالم تمام عجز کا سر اپنے جھکا لا کلام

اسکے اٹھانے سے کئے ہیں اِبا کہ نہیں طاقت وہ ہمیں اے خدا
عالمِ اعیاں میں مگر اے امیں صورتِ علمیہ آدم وہیں

آپ اٹھانے کو یہ بارِ گراں کھولی اجابت میں سے اپنی زباں
اہلِ اشارات اِن آیات سے ہیں اسی معنی پہ اشارہ کئے

(انکار) (یعنے اعیان ثابتہ) (یعنے آدم کی وہ صورت جو علم الٰہی میں تھی ۱۲)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ترجمہ ہم نے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس ناداں

ف حضرت آدمؑ کے جسد کو خاک سے اور جنات کو آگ سے پیدا کرنا اور فرمانِ الٰہی سے سب ملائکِ کرام آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور ابلیس لعین کا سجدہ نہ کرنے سے اسکو لعنتی کر دینا اور آدم علیہ السلام کو عزت و احترام سے جنت میں داخل کرنا پھر جنت سے دنیا میں واپس بھیجنا

قالبِ آدمؑ کے بھی آگے خدا آگ سے جب جان کو پیدا کیا
کنیت اسکی ہے ابو الجن پہچاں اسکی ہی اولاد میں سب جنّیاں

جنیان اس جان کی اولاد سے جبکہ زمیں پر ہیں زیادہ ہوئے
اُن کو کیا حکمِ عبادت خدا ایک شریعت سے مکلف کیا

ایک وہ مدت تلک اے نیکنام تابعِ فرمان رہے صبح و شام
بعد لگے کرنے کو ظلم و فساد خون بھی کرنے کو لگے بد نہاد

خلقتِ جنات سے تب تک اے یار گزرے تو ثابت ہے تھے دورے چہار
سال ہر اک دورے کی اے باصواب لکھتے ہیں چھتیس ہزار از حساب

دورۂ چارم وہ ہوا جب تمام چاہا سزا اُن کی خدائے انام
ایک جماعت کو ملک کی خدا پہلے سما سے ہی روانہ کیا

بس وہ فرشتے ہیں سزا آدیے قتل وہ جنوں کو بہت سی کئے
بھاگ گئے اُن سے جو بعضے بچے تھوڑے پہاڑوں میں پناہ جا لئے

بعضے تو دریا کے جزائر میں جا رہنے لگے لیکے وہیں آسرا
اور انہیں جنات سے ابلیس تھا علم و عبادت میں تھا سب سے بڑا

ظلم و جفا میں شریک اُنکا تھا بلکہ جماعت سے ہوا اُنکے جدا
غار میں اک کوہ کے رہتا تھا جا ذکر و عبادت میں ہی مشغول تھا

اسلئے جھوٹے ہیں جو اُسے لاکلام اسکا تھا اس وقت عزازیل نام
نام خبیث اسکے ہے تھا باپ کا کہتے ہیں وہ شیر کی صورت پہ تھا

بھیڑیے کی شکل تھی اسکی ماں نام تھا نبلیث اسی کا یہ پہچاں
الغرض اشرار سے جنوں کے سب روئے زمیں پاک ہوئی ہے یہ جب

اور جو ملک آئے تھے از آسماں حکم یہیں رہنے ہوا انکو جاں
ساتھ ہوا ابلیس بھی اُن کے سدا کرنے لگا طاعت و ذکرِ خدا

کہ

ابلیس کی ترقی بسبب طاعات

کثرتِ طاعت پہ نظر اسکی کر
چاہے ملک حق سے کہ اے دادگر

ایسا عبادت میں عجب شاغل ہے
چاہئے املاک میں داخل ہے

کرکے قبول انکی دعا کو خدا
پہلے سما تک ہے ترقی دیا

پہلے سما پردہ گیا جلد تر
باندھا عبادت میں خدا کی کمر

ایسی وہ عبادت کیا سالہا
شہرہ ہوا اسکا ملک میں بڑا

تاکہ ملک چرخِ دوم کے جو تھے
بار گہِ حق میں سفارش کیے

انکی بھی مقبول ہوئی جب دعا
چرخِ دوم پر ہے ملی اس کو جا

یونہی سنو ساتوں سمٰوات پر
خلد تلک بھی ہوا اس کو گذر

کرتا تھا طاعت وہ کبھی زمیں
گہ بہ فلک گاہ بہ خلدِ بریں

آخر اسے اپنی عبادات پر
غرّہ یہ پیدا ہوا بس زشت تر

کہ کوئی اب میرے برابر نہیں
علم و عمل میں مرا ہمسر نہیں

اور یہ سمجھا کہ زمیں پر تمام
اپنا تصرف ہی رہے بالدّوام

اور خلافت کیلئے سزاوار
اپنے سوا کوئی نہیں زینہار

وہ نہیں سوچا کہ یہ کبر و غرور
اسکو کرے درگہ مولا سے دور

کثرتِ طاعات بھی اسکے تمام
تھی وہ سب اس طرح یہ ہی لاکلام

ایسی بُری طمع کے طاعات سے
اور بُرے خطرات سے نجات سے

ہمکو نہ دیوے کرم سے خدا
حرمتِ سالارِ امم سے سدا

العرض آدمؑ کو بنانے کا جب
لایا ارادہ ہے دو عالم کا رب

اپنے ملائک پہ ہی ظاہر کیا
جیسا کہ قرآن میں سبق یہ دیا

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ

یعنی بناؤں میں زمیں کے اوپر
ایک خلیفہ کو ز نوعِ بشر

بولے فرشتے کہ زمیں پر اے رب
ایسوں کو کیا پیدا تو کرتا ہے اب

کہ وہ کریں روئے زمیں پر فساد
اور کریں خون اے ربّ العباد

یہ جو فرشتے کہے اے حق شناس
وہ کئے جنات کے اوپر قیاس

وہ نہیں ایراد کے تھا راہ پر
بلکہ یہ مقصود تھا اُن کا مگر

حکمتِ حق ہمیں ہر کیا جان لیں
وجہ خلافت کی بھی پہچان لیں

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ)

حضرت آدم کی پیدائش اور ان کو اسماء کی تعلیم

ہم تجھے تسبیح کرتے ہیں یاد
ساتھ تری حمد کے با انقیاد

اور تری کرتے ہیں پاکی بیاں
تب کیا ارشاد خدائے جہاں

جانتا ہوں میں جو تم جانتے
اس کی جو حکمت ہے نہ پہچانتے

پس یدِ قدرت سے وہ ربّ العلا
خاک سے آدمؑ کو ہے پیدا کیا

اور گلابہ بھی اس خاک کا
کعبۂ اقدس کی جگہ میں ہوا

اور تبھی اُن کی جبیں کو خدا
نورِ محمد سے درخشاں کیا

اور سب اعضا میں بحکمِ خدا
نورِ مقدس وہ سرایت کیا

اسکی ہی برکت سے خدائے انام
اسکو سکھایا ہے سب اشیا کے نام

جیسا کہ اس آیتِ قرآن میں
حق نے خبر اس سے دیا جانیں

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

یعنی ہے سکھلا دیا آدمؑ کو رب
نام بلا شبہ وہ چیزوں کے سب

جتنی کہ چیزیں ہیں ارض و سما
جانے ہیں وہ نام ہر یک چیز کا

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (بقرہ)

بعد وہ سب چیزوں کو ربّ العلا
سارے ملائک پہ ہے ظاہر کیا

پس کہا مولا نے فرشتوں سے تب
دو خبر ان چیزوں کی ناموں سے اب

دعوے میں تم اپنے ہو سچے اگر — طعن کئے جو کہ خلیفے اوپر
جبکہ ملائک کو نہیں تھی خبر — نامونسے ان چیزونکے آگہ دو القدر
طمعِ خلافت ہے گر اپنے لئے — علم خلیفے کو تو بس چاہئے

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (بقرہ)

علم نہیں ہم کو مگر اے خدا — علم کرم سے جو ہمیں تو دیا
عرض کئے سارے فرشتے اے رب — پاکی ہے ثابت تجھے عیبوں سے سب
توہی ہے تحقیق علیم و حکیم — حکمت و قدرت ہے تری بس عظیم

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ (بقرہ)

حکم کیا حضرتِ آدمؑ کو رب — نامونسے دے انکے خبر انکو سب
حق نے کہا پس وہ فرشتوں کے تئیں — کیا نہیں بولا تھا تمہارے سے میں
تم جو علانیہ و ظاہر کریں — اپنے دلوں میں بھی جو مخفی رکھیں
جبکہ خلیفہ کا یہ رتبہ بڑا — علم سے تم سب پہ ہی ثابت ہوا
اسکا بس اکرام بجا لاؤ تم — سجدہ تحیت کا کرو اس کو تم
دیکھئے اب غور سے اے حق شناس — رتبہ ہے کیا علم کا مولا کے پاس
عزت و حرمت ہی بڑی علم کی — شانِ فضیلت ہی بڑی علم کی
ایک شرفِ علم کے باعث وُدود — اُنسے ہے آدمؑ کو کرایا سجود
اسلئے عالِم کی فضیلت بڑی — ایسی ہے عابد پہ کہے ہیں نبیؐ
چاہئے طاعات بھی ساتھ علم کے — ورنہ فقط علم ہی کیا نفع دے
الغرض آدمؑ شرفِ علم سے — جبکہ ہیں مسجودِ ملائک ہوئے
جبکہ غرض حکم کیا ہے ودود — کہ کریں آدمؑ کو فرشتے سجود
لیک مواہب میں کیا نقل ہے — جعفرِ صادقؓ سے اے فرخندہ
کا نقلِ ارزاق و سرافیل بھی — پھر ملکُ الموت کیا اے زکی
پر نہیں ابلیسِ شقی نے کیا — اس لئے وہ کافر و ملعون ہوا
رتبہ فرشتے کا وہ پایا تھا بس — فضل بڑا پاتا تھا وہ لایا تھا بس
گاہ عبادت کیلئے بر فلک — جاتا کبھی جنت ماوی تلک

دی خبر آدمؑ نے ملائک کو جب — نام سے اُن چیزوں کے بے شبہ سب
ارض و سماوات کے جو ہیں غیوب — جانوں میں اُن سبکو بلا شبہ خوب
وہ سبھی میں جانتا ہوں خوب تر — مجھکو ہے ہر چیز کی بیشک خبر
حق میں تمہارے وہ خلیفہ مرا — مرشد و استاد کی جا پر ہوا

ف

چیز کوئی علم سے برتر نہیں — کوئی شرف اس کے برابر نہیں
ذکر و عبادت سے خدا کے ملک — خالی نہیں مارے تلک یک پلک
کثرتِ طاعت سے یہ پس اے باوداد — علم کی بیشک ہی فضیلت زیاد
جیسی فضیلت مری اے مومنو — ایک مرے امتی ادنیٰ پہ ہو
علم کے ہمراہ جو ہووے عمل — اجرِ فراواں کا وہ دیویگا پھل
علم کا رتبہ ہے بڑا جانیو — فضل و شرف علم کا پہچانیو
سارے ملک ارض و سمٰوات کے — حضرتِ آدمؑ کو ہیں سجدہ کئے
پہلے جو آدمؑ کو ہے سجدہ کیا — حضرتِ جبرئیلؑ ہے اے باصفا
بعد مقربِ جو ملک تھے تمام — بعد کئے سجدہ فرشتے تمام
اصل میں تھا گرچہ وہ از جنیاں — علم و عبادت کے مگر درمیاں
اسکو تو تھا املاکِ زمیں سے نشاں — بلکہ تو تھا ان سے بھی زیادہ ایار
جو ہیں ملک پہلے سما کے اگر — حکم انہیں ہوتا کسی کام پر

فضیلت علم

فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا

دورنا

دوڑتا تھا جلد نزر آگئے وہی
کرتا تھا سبقت بھی سبھوں سے وہی

جبکہ فرشتوں کا وہ کرتا تھا کام
رہتا فرشتوں میں زمیں کے مدام

جبکہ نہ وہ تابعِ فرماں ہوا
غرہ کیا اور تکبر کیا

فضل کا تب کھینچے ہیں اس سے لباس
لعنت و نفریں کا پنائے پلاس

ہانک دئے ساتوں سموات سے
سارے فضیلت کے مکانات سے

چرخ سے یک بحر میں وہ آگرا
مدتِ صد سال وہاں غرق تھا

آگے بڑا حسن میں تھا مشتہر
اور دُر و یاقوت کے اکثر تھے پر

نفخ تلک صور کے عمرِ طویل
عجز سے چاہا ہے ز ربِ الجلیل

جب بنی آدم سے یہ ستر و عیاں
حق کو تھا منظور سمجھ امتحاں

لیک ہدایت کا بھی ساماں خدا
خلق کے خاطر ہے مہیا کیا

اور وجود علما و صالحیں
درس و مواعظ کتبِ علمِ دیں

الغرض ابلیس کو ربِ جلیل
جب کیا اس طرح سے خوار و ذلیل

حُلّۂ جنت دے بہ حکمِ خدا
لائے ہیں ہفتاد عدد پُر ضیا

پٹکا بھی ایک باندھ کمر پر دئے
تھا وہ مرصع دُر و یاقوت سے

تخت پہ بٹھلا کے ملک باشرف
لیکے چلے جنتِ ماوا طرف

ایسے تجمل سے غرض لائے ہیں
خلدِ بریں میں انہیں پہنچائے ہیں

حور و ملک جو تھے بدار السلام
کرتے تھے آدمؑ کا بہت احترام

پر کوئی ہمجنس نہ تھا انکا جب
دل پہ تھا اس بات کا انکے تعب

سوتے تھے یک روز وہ ای باصفا
انکے وہیں پہلوئے چپ سے خدا

پوچھے کہ تو کون ہے جب انکے تئیں
حوا کہے آپ کی زوجہ ہوں میں

جبکہ سنے حضرتِ آدمؑ یہ راز
اُن پہ کئے ہاتھ کو اپنے دراز

پوچھے کہ کیا مہر ہے کہہ جو زود
بولے محمدؐ پہ پڑھو دس درود

خطبہ پڑھا آپ ہی رب العلا
پاک کلام اپنے سے اے باصفا

طبعِ خلافت سے وہ کرتا تھا کام
طبع دریا کی تھی وہ طاعت تمام

سجدے کا جب حکم ملک کو ہوا
وہ بھی پس اس حکم میں داخل رہا

کافر و ملعون کہا اس کو حق
لعنت ابدی کا ہوا مستحق

دور کئے بارگہِ قرب سے
دور اسے دائرِ خیال سے کئے

سنگ سے لعنت کے اسے سنگسار
کرکے ملک پھینک دئے جب یار

بعد یہ مدت کے اٹھایا وہ سر
شکل ہوئی اس کی سیہ زشت تر

بعد ہوئی شکل ہے ایسی بری
دیکھے جو مرجائیگا ڈر سے تبھی

تا بنی آدم سے کرے دشمنی
انکی رہِ دیں میں کرے رہزنی

کرکے خدا اس کی اجابت دعا
ڈھیل دی دنیا میں ہے اسکو دیا

یعنے اتارا کتب باشرف
بھیجا رسولوں کو خلائق طرف

سب ہدایت کا ہی ساماں ہے
حشر تلک باقی یہ فیضان ہے

حکم کیا اپنے ملائک کو رب
داخلِ جنت کرو آدمؑ کو اب

حضرتِ آدمؑ کو وہ پہنا دئے
تاجِ مکلل بھی ہیں سر پر رکھے

حُلّۂ جنت و کمربند پر
کلمۂ طیب کا تھا نقش ایسے

اور پس و پیش یمین و یسار
ہر طرف املاک تھے ہفصد ہزار

جبکہ ہوئے داخلِ جنت بخیر
کرنے لگے سیر خوشی سے وہ سیر

نعمتیں جنت کے جو ہیں بے حساب
انسے تھے ہر آن دو زماں کامیاب

چھپتے تھے یک خلد میں ہمجنس کو
ذکر ہیں تا حق کے انہیں چین ہو

پیدا کیا حضرتِ حواؑ کو جاں
بسکہ جمیلہ و شکیلہ جواں

لینے کو سات آپکے مجھکو خدا
آپکے پہلو سے ہے پیدا کیا

بولے ملائک کہ خبردار یہاں
پھر و نکاح پہلے ہے لازم یہاں

پس وہ درود انبیہ پڑھے بافلاح
حق نے وہ دونوں کا ہی باندھا نکاح

پھر کہا دونوں کو خدائے جہاں
کھاؤ پیو خوش رہو ہر دو یہاں

ابلیس لعین کی برائی

حضرت آدم کا جنت میں داخلہ

نکاح حضرت آدم و حوا

Scanned with CamScanner

جو کہ ہے جنّت میں گیہوں کا شجر
اُنپہ حسد آہ وہ ملعون کیا
عرصۂ ستّی صد برس وہ نابکار
بعد اِس عرصہ کے نزدِ خلد بریں
چہنچا ہوں آب دُر میں جنات میں
خلد میں گر مجھکو تو لیجائے سات
پوچھا وہ طاؤس کہ یہ سچ ہی کیا
ہاں مگر اب جاکے کہہ سانپ سے
سانپ کو ابلیس نے پھسلا دیا
اور بھی رضوان ہے حاضر سدا
سانپ لے جنّت میں گیا اسکو تب
ہاتھ رکھو اس سے کہ اہل امر میں
پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہے
موت سے تم دونو کبھی مر جائینگے
پھر کہا آکے وہ بارِ دگر
حق کی قسم کھاکے کہا وہ لعیں
تب وہ لعیں جھاڑ کے نزدیک جا
کہنے لگا تب وہ لعیں کرکے آہ
کھانے لگا تب وہ قسم زار زار
پانچ دیئے خوشے ہیں آدمؑ کو لا
اور تمنا دل کیے اُسکو تبھی
حضرت آدمؑ کو کہا تب خدا
دھوکا ہوا بات پہ حوّا کے ہی

جاؤ نہ نزدیک تم اس کے مگر
چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا
کھینچتا اس جا پہ رہا انتظار
آیا ہے طاؤس یک اہلِ دیں
دیکھوں جو میں حق کی وہاں نعمتیں
تجھکو سکھا دونگا میں اب تین بات
کھایا قسم تب وہ لعیں بر خدا
اسکی وہ تدبیر بھلا کچھ کرے
دام میں وسواس کے اپنے لیا
سنکے یہ ابلیس نے اُس کو کہا
پہنچی خبر خضر نہ جنّت کو جب
درج ہماری ہیں کئی حکمتیں
رونا یہ بس حیلۂ تلبیس ہے
تم سے یہ سب نعمتیں چھٹ جائینگے
تمکو دکھاتا ہوں یہاں ایک شجر
بولا بھلائی کو تمہاری یقیں
بسکہ خوش آوازہ ہو گانے لگا
کہ میں تمہارا ہوں یقیں خیر خواہ
کھایا قسم حق کی وہ ہفتاد بار
اور بیاں لذّت کا کیئے ہیں بڑا
وہ نہیں معدے میں گیا تھا ابھی
کیا میں تجھے منع نہیں تھا کیا
اور کبھی سوگند وہ کھایا تری

پس لگے رہنے کو بہ فرح و طرب
پس وہ زمیں سے وہیں پرواز کر
تا کوئی باہر نکل آئے وہاں
بولا لعیں اس سے کہ میں تھا ملک
دیکھنے سے تا کہ وہ نعمات سے
جس سے نہ بوڑھا ہو نہ بیمار ہو
بولا وہ طاؤس کہ طاقت نہیں
سانپ کو طاؤس بشارت یہ دے
سانپ کہا کیوں تجھے لیجاؤں میں
کھول تو منھ اپنا وہ کھولا دہاں
چاہیے کہ دور اسکو کریں خلد سے
رونے لگا جاکے وہ آدمؑ کے پاس
بولا تمہارے لئے روتا ہوں میں
بول کے اس طرح چلا وہ گیا
کھاؤگے گر اس کو تم اے نیکنام
روبرو اس شجرۂ گندم کے ہاں
سننے کی رغبت ہوئی حوّاؑ کو جب
گر یہ گیہوں نوش کریں غیرِ شک
دھوکا قسم پر وہ تبھی پائے میں
منع جو فرمایا تھا آدمؑ کو رب
کپڑے جو جنّت کے انہیں تن پہ تھے
حضرتِ آدمؑ کئے یوں عرض تب
میں یہی سمجھا کہ ترے نام پر

آدمؑ و حوّاؑ وہاں از حکمِ رب
پہنچا ہے جا جلد درِ خلد پر
کرتا ہوا سیر زِ دارِ جناں
ذوقِ عبادت سے نہ تھا آن یک
رغبتِ طاعت ہو زیادہ مجھے
خلد سے باہر کبھی نہ ہو تو کبھو
تا تجھے لیجاؤں بہ خلد بریں
لاکے ملایا ہے پس ابلیس سے
خلد کے املاک نگہبان ہیں
بیٹھا وہ ملعون تب اسمیں نہاں
حکم کیا اُن کو تب اللہ نے
پوچھا کہ کیوں روتا ہے کہہ سے سرِ اس
تخمِ الم دل میں یہ بوتا ہوں میں
بات کا یہ اُن کو خلش یک رہا
جیتے رہیں مثلِ ملائک مدام
جانتی تھیں حوّا جو کہیں تا کہاں
جھاڑ کے نزدیک گئیں آہ تب
تم ہوں زن و مرد مقررِ ملک
توڑ کے دو خوشے وہیں کھائیں
بھول گئے حضرتِ آدمؑ وہ تب
آپ سے ہی آپ وہ گرنے لگے
اے مرے خلّاق مجھے آہ اب
جھوٹی قسم کھائے نہ کوئی بشر

سر پہ صفیؑ اللہ کے جو تاج تھا
مثل پرندے کے وہیں اُڑھ گیا

جبکہ نظر آدمؑ و حواؑ کئے
آپ کو پائے ہیں برہنہ ہوئے

ہوتا تھا دور انسے وہیں وہ شجر
ایک شجر سے لگے جب ہوئے سر

ہوؤنگا عاصی میں ترے سایہ ہاں
تب کہا آدمؑ نے اماں الاماں

حق نے کہا رنج و کدورت یہ سب
شامتِ عصیاں سے ہے تیری ہی اب

اور وہ جنت میں زہے ہر شجر
مانگتے تھے برگ کریں تا ستر

حق نے کہا اُس کو کہ تو کیوں دیا
تب وہ شجر عرض خدا سے کیا

اُسپہ نظر ہے مری اے کردگار
اسکو تو ضائع نہ کرے زینہار

پہلی یہ ہے سارے شجر بے گماں
لاتے ہیں اوّل ہی یقیں کلیاں

اور کرامات و خواص دگر
یٰسین کی تفسیر سے معلوم کر

عود کے تب جھاڑ کو حق نے کہا
برگ تو جب میرے صفیؑ کو دیا

پر تو بلا حکم دیا جب مرے
آگ میں جبتک کہ نہ تجھکو رکھے

بعد ازیں حضرتِ ربّ العلا
حکم یہ جبریلؑ امیں کو کیا

انکو اور اعدا کو بھی بس انکے سب
خلد سے دنیا میں لیجا جلد اب

ہوکے صفیؑ لطف کے اُمیدوار
کہنے لگے اے مرے پروردگار

مجھسے ہوئی سہو سے زلت صدور
مجھکو نہ کر جنتِ ماویٰ سے دور

کھینچا فرشتوں نے پکڑ ہاتھیں
تب وہ پکڑ دوسرے شجر کے تئیں

مجھپہ تو کر رحم اے ربِّ رحیم
دور نہ کر مجھکو زدارِ نعیم

پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر
آہ پکڑ پھر بھی وہ دوسرا شجر

نسل سے ہووینگے ترے انبیا
انمیں کئی ہونگے رسلؑ باصفا

انکی تو برکت سے اے ربّ الورا
بخش مجھے اور نہ یہاں سے لیجا

پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر
عرض کئے تب وہ پکڑ ایک شجر

اپنا امیں ٹھیراؤنگا اس کو خلیلؑ
اسکا پسر میرا ذبیحِ جلیل

جلد تر آ پہنچ کے روح الامینؑ
انکی کمربند کو کھولے وہیں

بس ہیں لگے دوڑنے غیرت سے آہ
لیتے تھے جس جھاڑ کی جا کر پناہ

بولے تب آدمؑ کہ مجھے چھوڑ دے
جھاڑ کہا چھوڑوں اگر میں تجھے

آہ برہنہ ہوں اے ربِّ قدیر
شاخ شجر میں بھی ہوا ہوں اسیر

حضرتِ مولا سے یہ سنکر جواب
آہ کئے رونے لگے ہیں شتاب

برگ نہیں کوئی شجر بھی دیا
جھاڑ سے انجیر کے آخر ملا

گرچہ ہے آدمؑ سے ہوا اب گناہ
پر تو دیا پہلے اُسے عزّ و جاہ

حق کہا اس جھاڑ کو تب کر پسند
بخشونگا میں تجھکو کرامات چند

میوہ تو پہلے ہی مگر لاوے گا
پھل ہی ترا پہلے نظر آئیگا

بعضے روایات میں وارد ہوا
برگ دیا ان کو شجر عود کا

خلق کو خوشبوئی سے تیری تمام
جان معطر میں رکھونگا مدام

تیرے سیے خوشبوئی نہ ہووے عیاں
آگ میں جلنا ہے ترا تیری جاں

جبکہ کئے آدمؑ و حواؑ گناہ
انکو نہ جنت میں ہوئی جائے پناہ

حکم فرشتوں کو کیا ذوالجلال
جھاڑ سے آدمؑ کے چھڑا دیجو بال

تو یہ قدرت سے بنایا مجھے
سجدہ فرشتوں سے کرایا مجھے

اور یہ درگاہ سے آیا خطاب
کہ مرے بندے کو لیجاؤ شتاب

عرض لگے کرنے کو پھر زار زار
تیری جدائی سے ہوں میں بیقرار

پھر یہ ہوا حکم ز ربِّ ودود
کہ مرے بندے کو یہ لیجاؤ زود

رونے لگے زار و کہے اے خدا
مجھسے تو یہ وعدہ کیا کیا نہ تھا

دونگا میں ادریسؑ کو عالی مکاں
نوحؑ کو طوفان سے دونگا اماں

پھر ہوا یہ حکم ہے درگاہ سے
جلد یہ بندے کو لیجاؤ مرے

کیا تو نہیں میرے سے وعدہ کیا
نسل سے ایک تیرے نبیؐ لاؤنگا

اور ہو تری نسل سے موسیٰؑ کلیم
اس سے کروں بات بشانِ عظیم

انکی تو برکت سے پس اے کارساز
رحمت و بخشش سے مجھے اب نواز

کھینچے ملک اور انہیں آن کر
آہ پکڑ دوسرا پھر اک شجر

کہ میں کروں نسل سے تیری عیاں
شاہِ رسل خاتمِ پیغمبراں

اسم شریف اس کا محمدؐ رسول
خلق سے سب اسکو کیا ہو قبول

تب کیا یہ حکم ملائک کو رب
نرمی کرو تم مرے بندے پہ اب

حضرت آدم کو ہوا حکم تب
جائے مرے بندے زمیں پر تو اب

اور بسے تیرے بسیے روئے زمیں
قصر و عمارات بنے ہر کہیں

حق نے کہا ہاں کہ تجھے لاؤنگا
لطف و کرم تجھ پہ میں فرماؤنگا

پوچھے ہیں جبریلؑ سے آدم صفی
مجھکو لیجاتا ہے کہاں اے اخی

پوچھا ابد کیلئے یا چند روز
بولا یہ معلوم نہیں ہے ہنوز

حضرت آدمؑ کو ہوا پھر الم
درد پہ درد اور ہوا غم پہ غم

بولے یہ عصیاں سے ہیں اے باصفا
سارے سمٰوات میں رسوا ہوا

روحؑ امیں نے کہا تب آہ آہ
جان اے آدم تری بوئے گناہ

آہ سنے حضرت آدمؑ یہ جب
رونے لگے درد سے اسقدر تب

پس کہا آدمؑ نے کہ اے جبرئیلؑ
چھوڑ مجھے اور ذری دے تو ڈھیل

پس وہ مخاطب ہوئے ملک سے تمام
بول کے یہ کرنے لگے ہیں سلام

عاصیٔ عامد نہ کہو میرے تئیں
آہ یقیں عاصیٔ ناسی ہوں میں

لینے یہ جنت سے اتارو ابھی
آدمؑ و حواؑ کو وہ تینوں کو بھی

کرکے جدا ان کو سب از یکدگر
بھیجیو دنیا میں تم اب جلد تر

ہند میں آدمؑ نے کیا ہے نزول
کوہِ سراندیپ پہ زار و ملول

اور وہ طاؤس حبش میں گرا
کوئی کہے کابل میں گرا ہے وہ جا

حق کہا اب تم سبھی با یکدگر
ایک ہیں دوسرے کے عدو سر بسر

حضرت آدمؑ کو وہاں چھوڑ تب
قصد کئے جانے کا جبریلؑ جب

پھر یہ ہوا حکم ز درگاہِ رب
جلد لیجاؤ مرے بندے کو اب

عرض لگے کرنے کو رُو رُو کے تب
کیا نہیں وعدہ تو کیا تھا اے رب

پس وہی ذیشان ہے میرا حبیب
صاحبِ قرآن ہے میرا حبیب

یُمن سے اب اسکے بہ فضل عمیم
رحم تو کر مجھ پہ اے ربِّ کریم

لایا مرے پاس وہ اس کو شفیع
جسکو دو عالم میں ہے شان رفیع

اِس ہی لئے میں تجھے پیدا کیا
کہ تو زمیں پر ہو خلیفہ مرا

عرض کئے تب کہ میں جاتا ہوں اب
کیا تو مجھے پھر یہاں لاوے اے رب

خلد سے باہر ہوئے آدمؑ ہیں جب
روحؑ امیں بھی ہوئے ہمراہ تب

بولے لیجاتا ہوں وہاں میں تجھے
کہ ہوا مخلوق تو جس جا سے

پوچھے کہ پھر کون ہے ہمرہ مرے
بولے گیہوں جو کہ کھلایا تجھے

ایک تو وہ دوست سے فرقت ہوئی
دوسرے دشمن سے بھی قربت ہوئی

یارے زمیں پر بھی فضیحت نہ کر
دے نہ کسی کو یہ گنہ سے خبر

ارض و سما کیا ہے زعرشِ بریں
پھیل گئی تحت ثریٰ تک یقیں

جسکا بیاں آوے نہ تحریر میں
عرصۂ تحریر نہ تقریر میں

تا میں فرشتوں کو وداع اب کروں
کہ نہیں معلوم کہ پھر کب ملوں

آہ کہ ہوتا ہوں میں تم سے جدا
خیر کرے خیر کرے اب خدا

پھر ہوا از بارگہِ کبریا
اِھبطُوا مِنہا بھی جمیعاً ندا

یعنی کہ اس سانپ کو طاؤس کو
اور وہ ابلیسؑ کو مایوس کو

حکم بجا لائے ملائک تبھی
جلد وہ دنیا میں گرے ہیں سبھی

حضرت حواؑ از بہشتِ بریں
آن کے جدے میں گری ہیں حزیں

ایلہ میں ابلیس گرا اے میاں
سانپ گرا آن کے در اصفہاں

سانپ میں انساں میں شیطان میں
اس ہی لئے دشمنی ہے جانیں

عالمِ تنہائی پر اپنے وہیں
حضرت آدمؑ ہو بہت ہی حزیں

بولے مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب / آہ چلا جاتا ہے پھر آئے کب
تب وہ کہے ہم ہیں خدا کے ملک / بندۂ عاصی ہے تو بے شبہ و شک

جان لے تو ہم وہی کرتے ہیں کام / حکم کرے جو کہ خدائے انام
بول کے اسطرح گئے بر سما / درد و غم آدم کا زیادہ ہوا

رونے لگے کہنے لگے اے خدا / میری کنہ جبریل نے پروا کیا
چھوڑ دیا مجھ کو وہ تنہا یہاں / تو ہوئے عالم میں اب تہ و بال

خاک اٹھا سر پہ وہ تب ڈال کر / گریاں و لرزاں تھے بہ خوف و خطر
اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو / خوف سے قہار کے بیجان ہو

آہ وہ تین صد برس اے اہلِ راز / عذر کا رکھ سر بزمینِ نیاز
خوف سے روتے تھے بہت بیکراں / اور نہ نظر کرتے تھے بر آسماں

مسعودی اسطرح کہا اے ہمام / خلق کے گر جمع ہوں آنسو تمام
حضرتِ آدمؑ کے ہوں آنسو زیاد / آیا ہے اخبار میں رکھ اسکو یاد

پیدا ہوئے اشک سے آدمؑ کے جاں / عود و رطب صندل و سونٹ اے میاں
اور بھی انواع کی خوشبوئیاں / پیدا ہوئیں روئے زمیں پر عیاں

حضرتِ حواؑ کے مگر اشک سے / لونگ بھی اور گرم مصالح ہوئے
گزرے ہیں جب یونہی برس تین سے / بعد ازاں آدمؑ نے بہت عجز سے

نورِ محمدؐ کا وسیلہ کیا / توبہ کیا عفو کی مانگی دعا
توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال (یعنی مولا) / یہ کلمات انکے دیا دل میں ڈال

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ — سورۂ اعراف

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور رحم نہ کرے ہم پر تو ہم ہوویں ٹوٹے والوں میں ١٢ (حاشیہ)

حضرت آدمؑ کی گریہ وزاری و قبولِ توبہ (حاشیہ)

اس کو پڑھا حضرتِ آدمؑ نے جب / بخشدیا حرمتِ احمدؐ سے رب
شکر کرو محو رکرو بھائیو / حق سے ڈرو خوفِ خدا لائیو

ایک جو آدمؑ سے وہ زلت ہوئی / باعثِ ایں کربت و زحمت ہوئی
سہو سے جب یک ہوئی زلت صدور / انکو کیا حق نے ہے جنت سے دور

تم تو ہزاروں سے گناہاں کریں (یعنی لغزش) / آرزو جنت کی بھی دل میں دھریں
توبہ کرو اپنے گناہوں سے اب (یعنی لغزش) / رو رو کرو عجز بدرگاہ رب

لمعہ کعبۂ یاقوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدمؑ ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

حضرت آدمؑ کیلئے کعبۂ یاقوت نازل ہونا (حاشیہ)

حضرت آدمؑ کو غرض کارساز / خلعتِ بخشش سے کیا سرفراز
حکم یہ فرمایا پھر اُن کو خدا / کعبے کو جا کر تو طواف اب ادا

عرش کے اطراف ملک جس طرح / کرتے ہیں کر تو بھی طواف اسطرح
اور وہاں کر تو نماز و دعا / تاکہ ہو مقبول تری التجا

اور وہ زلت تری مغفور ہو / حج ترا مقبول ہو مبرور ہو
بھیجا ہے تب ایک ملک کو خدا / تا انہیں کعبے کو بتائے لیجا

ہند سے تب انکو ملک باشرف / لیکے چلا کعبۂ اشرف طرف
راہ میں جس جا وہ اترتے کہیں / ہوتی تھی سرسبز وہاں کی زمیں

ان کے میانِ دو قدم راہ بھی / ہوتی تھی طے ایک شب و روز کی
پہنچے ہیں کعبے کی زمیں پر وہ جب / دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جگہ پہ تب

دانۂ یاقوت سے ہے ایک گھر / بھیجا ہے جنت سے خدا نو تر
خانۂ کعبہ کے ہی مقدار ہے / اس میں قنادیل پُر انوار ہے

اور ہیں دو در اس کو لگے خوب تر / ایک درِ شرقی ہے غربی دگر
ہے وہی کعبہ سنو اے اہلِ دیں / پہلے نمودار ہوا بر زمیں

قصۂ آں کعبہ عجیب و غریب / آئیگا گر چاہے خدا عنقریب
روحِ امیں آن کے آدمؑ کو تب / حج کے مناسک جو ہیں سکھلائے سب

کوہ پہ عرفات کے جب وہ چڑھا / حضرتِ حواؑ بھی ملیں اس سے آ
برسوں سے آدمؑ کو جو تھی ڈھونڈ (تفتیش) / جانیو اس روز سے آکر ملیں

انکی جدائی سے تھا آدمؑ کو غم / خوش ہوئے جب دونوں ملے ہیں بہم
مغفرتِ حق سے ہوئے شادماں / حکم سے پھر آئے بہ ہندوستاں
بولا مجاہد نے کہ کوئی دواب / انکی سواری کی نہ رکھتا تھا تاب
کعبۂ اقدس کے سوائے میاں / جنتِ ماویٰ سے جو آیا تھا جاں
ہو گئی اولاد انہوں کو کثیر / تن سے بسی ہے یہ جہاں اے خبیر
جنتی تھیں ہر حمل میں وہ یک پسر / اور بھی یک دخترِ روشن گہر
باندھتے آدمؑ تھے نکاح اے میاں / یونہی ہوئے دو دو ولد انکو جاں
حضرتِ آدمؑ سے محمدؐ کا نور / شیثؑ پیمبر میں کیا ہے ظہور
حضرتِ آدمؑ غرض اس طرح سے / شیثؑ پیمبر کو وصیت کئے
منتقل اب تیرے میں وہ ہو چکا / کر تو بہت اس کی حفاظت سدا
اور وہ ممتاز رہیں از نکاح / کہ نہ لگی ان کو بوئے سفاح
یونہی وصیت تھی وہ جاری سدا / در ہمہ اجدادِ رسولِ خدا
کرتا رہا نقل بہ فضلِ خدا / حق ہی نگہبان تھا اس کا سدا
آئی روایت ز علیؓ ولی / کہ کئے ارشاد پیمبر جلی
حضرتِ آدمؑ کے زمانہ سے لے / عصر تلک بھی مرے ماں باپ کے

حدیث

ہوتے تھے دو شعبے جہاں بیچ جب / شعبۂ بہتر میں میں رہتا تھا تب
اور دلائل میں یقیں بو نعیم / لایا روایت یہ صحیح اے سلیم
مجھ سے کہا روح امیں نے بخیر / شرق سے تا غرب کیا میں نے سیر
اور بنی ہاشم سے بھی بہتر کہیں / کسکی بھی اولاد کو پایا نہیں
آیتِ قرآں کی یہ تفسیر میں / لایا ہے اس معنی کو تحریر میں
ایک نبیؑ سے بہ نبیؑ دگر / لایا ہے حضرت کو خدا نقل کر
یونہی رسولوں میں وہ آیا سدا / تا بہ اسمٰعیلؑ ذبیحِ خدا

دونو بجا لائے ہیں شکرِ خدا / اور دونو مل کے کئے حج ادا
ہند سے آدمؑ نے پیادہ ہی جا / کہتے ہیں چالیس کئے حج ادا
کہتے ہیں اس وقت بروئے زمیں / شہر و عمارات نہیں تھے کہیں
آدمؑ و حوا بہ سرور و طرب / جو کہ سراندیپ میں رہتے تھے تب
نقل ہے اسطرح سے سن اے امیر / حمل ہوئے حضرتِ حوا کو بیس
لڑکے سے یک حمل کے اے باخبر / جانئے یا دخترِ حملِ دگر
شیثؑ کو واحد ہی جنی وہ مگر / کہ ہے وہی جدِ شہِ بحر و بر
اس ہی سبب پائے تولد وہ ایک / نور وہ تا دو میں تھا مشترک
نورِ شہنشاہِ رسل اے پسر / جو تھا پیشانی میں مرے جلوہ گر
پاک ہی عورات میں اسکو رکھیں / یعنی وہ عورات موحد رہیں
شیثؑ بھی ایسا ہی وصیت کئے / اپنے پسر کے تئیں تاکید سے
پاک ہی اصلاب سے وہ نورِ جاں / پاک ہی ارحام میں در ہر زماں

حدیث

حق نے کیا میرا ظہور از نکاح / دور رکھا میرے سے بوئے سفاح
پاک کہا مجھکو مرا رب یقیں / اور ہے یہ دوسری خبر آئیں
لایا مجھے قادرِ علام پاک / پاک ہی صلبوں سے بہ ارحامِ پاک

حدیث

کہتی ہیں یوں عائشہؓ پاک ذات / کہ کئے ارشاد شہِ کائنات
بیس میں محمدؐ سے تو فاضل بڑا / پایا کسی کو بھی نہیں کوئی جا
اور بنِ العم وہ شہِ ناس کا / یعنی پسر حضرتِ عباسؓ کا

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ

نبیوں کے اصلاب سے کرتے عبور / وہ کئے ماں باپ سے اپنے ظہور
بعد ذبیح اللہ کے اے مومنو / سرورِ عالمؐ کے تھے اجداد جو

تھے وہ سبھی حسب و نسب میں نفیس — رہتے تھے وہ عصر میں اپنے رئیس
صاحبِ توحید و مسلمان تھے — دینِ براہیمؑ میں ذی شان تھے
یونہی سبھی شاہ کے تا والدین — صاحبِ توحید تھے بے ریب و مَین
ہے مگر اس مسئلہ میں اختلاف — تین ہیں مذہب تو یہاں جان صاف
نفی کئے بعضے بھی بعضے ثبوت — اور کیا بعضوں نے اچھا سکوت
عالمِ علّامۂ عبدالعزیز — عارفِ فہّامۂ عبدالعزیز
لکھکے وہ دو فرقونکی نفی و ثبوت — کہتا ہے اصل ہی یہاں ہے سکوت
حافظ و علامہ سیوطی نے بھی — لاکے بہت سی سندیں بس قوی
سر بسر اس بات میں اس امر کے — لکھے رسالے کئی تحقیق سے
اور سوا ان کے بہت عالماں — لائے دلائل بہ ثبوت ایماں
شارحِ مشکوٰۃ جو ہے دہلوی — کرکے وہی نقل دلائل قوی
بولا احادیثِ ثبوت اے امیں — گرچہ نہیں پائے ہیں متقدمیں
لیک اسے پائے ہیں متاخریں — حصہ یہ اُنکا ہی تھا بیشک یقیں
پاکے دلائل کو لکھے وہ بجا — خیر جزا دیوے انہوں کو خدا
میں نے بہ اثباتِ ہمیں مدعا — دیکھ رسالہ ہی جدا ایک لکھا
نظم ہے تنویرِ عقول اس کا نام — اسمیں ہیں اسنادِ ثبوتے تمام
معترضین کے بھی ہیں اسمیں جواب — دیکھ کہ تا رفع گماں ہو شتاب
جبکہ وہ اقاویل میں ہے اختلاف — بس تو نہ کر نفی کا ہی اعتراف
قوت اگر رکھے نہ وجہِ ثبوت — بارے یہاں کر تو ادب سے سکوت
حدِ ادب سے نہ بڑھا تو قدم — حال ترا نا ہو خموشی سے کم
رکھ قلم اس بحث سے تو اقترا — بس سرِ مطلب پہ ہی اب آ ذرا

نورِ سوم نورِ معظم حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبینِ ابراہیمؑ پر پھر منتقل ہونا پیشانی پر اسمٰعیلؑ کے پھر ابراہیمؑ ہاجرہ اور اسماعیل کو مکے میں لاکر چھوڑنا اور زمزم ظاہر ہونا

نقل ہے وہ نورِ رسولؐ خدا — نقل جو کرتا رہا در انبیاؑ
جبکہ براہیمؑ کی پیشانی پر — نورِ مقدس وہ ہوا جلوہ گر
یُمن سے اُسکے ہی انہیں کارساز — منصبِ خُلّت سے کیا سرفراز
آہ انہیں کافرِ نمرود نے — ڈالا ہے جب آگ میں مردود نے
یُمن سے اُس نورِ مقدس کے رب — نار وہ گلزار کیا اُن پہ تب
بعد براہیمؑ خلیلِ کریم — شام میں آ جبکہ ہوئے ہیں مقیم
اہلیہ دو آپ کی تھیں باصفا — ایک تو سارہؓ تھیں دگر ہاجراؓ
ہاجرہؓ خاتوں کے شکم سے خدا — جبکہ اسمٰعیلؑ کو پیدا کیا
اُن کی پیشانی پہ محمدؐ کا نور — فضل سے مولا کے کیا ہے ظہور
سارہ جو تھیں لاولد اور انکو تب — تھی نہ امید اسکی بھی بس اِس سبب
رشک بہت لائی وہ بر ہاجرہؓ — دیکھ سکی ہی نہیں اسکو ذرا
بولے براہیمؑ کو اس طرح تب — ہاجرہؓ اور اُس کے پسر کو بھی اب
ایسی جگہ بیچ لجا چھوڑ دو — جس میں عمارات و زراعت نہو
اور نہو پانی کا بھی نام و نشاں — تاکہ اکیلی ہی رہے وہ وہاں
پلتا تھا تب دودھ ذبیحِ خدا — سُن وہ براہیمؑ تامل کیا
وحی براہیمؑ پہ کی تب نزول — جو کہی سارہؓ تو اُسے کر قبول
تب ہو براہیمؑ سوارِ بُراق — ساتھ لے دونکو وہ آیا وفاق
جلد نکل شام سے پہنچے بہم — آ بہ زمینِ حرمِ محترم
کعبہ یاقوت زدارِ جناں — واسطے آدمؑ کے جو آیا تھا جا
نوحؑ کے طوفاں میں بحکمِ خدا — ساتویں پھر چرخ پہ جاتا رہا

پانی بھی تھا بس ٹیک ہی اس جا پر
ہاجرہ خاتوں کو یہ توشہ دیئے
ہاجرہ تب ہو کے بہت بیقرار
آہ یہ جنگل ہے بیابان ہے
اور نہیں پانی کا بھی نام و نشاں
کچھ نہیں فرماتے تھے اسکا جواب
تب کہے بی بی کو براہیم ہاں
کچھ نہ کہیں لوٹ گئیں بیچ صحرا میں

چھوڑ وہاں دونوں کو وہ نامور
دونوں کو بس حق کے حوالے کئے
پیچھے لگے چلنے ہو بس زار زار
اور نہ یہاں مسکنِ انسان ہے
کیوں میں رہوں آہ اکیلی یہاں
جاتے تھے خاموش وہ عالیجناب
حکم ہے ایسا ہی مجھے حق کا جاں
بیٹھ گئیں آ کے وہیں طفل پاس
کرکے وہ منہ کعبۂ اشرف طرف

بستہ کھجوروں کا بھی یک مشک آب
مکے کے اُس دشت و بیاباں سے
کہنے لگے مجھ کو اکیلی یہاں
اور نہیں جھاڑ کا سایہ کہیں
اور مِرا طفل ہے یہ شیر خوار
پوچھے ہیں پھر ہاجرۂ باصفا
حکمِ خدا کر کے سنے ہیں وہ جب
دودھ پلانے ہیں لگے اسکو تب
پس یہ دعا کرنے لگے باشرف

ساتھ جو لائے تھے وہ عالیجناب
آپ نکل شام طرف چل دیئے
چھوڑ کے فرماؤ چلے ہو کہاں
آہ نہیں قوت کا مایہ کہیں
کیوں میں اسے سنبھالوں اے کردگار
حکمِ خدا آپ کو ایسا ہے کیا
دل کو دیئے اپنے تسلی وہ تب
غیب ہوئے سنتے براہیم جب

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (سورۂ ابراہیم)

ہاجرۂ پاک کو حق کے طفیل
پانی بھی ختم ہوا آخر وہ جب
رونے لگے تڑپنے لگے ہیں بخاک
ہر طرف وہ کرنے لگی ہیں نظر
کوہ سے اُتری ہیں وہ بس بیقرار
کوہ سے غمگیں ہو آئیں اُتر
اتری ہیں پس کوہِ صفا سے وہ جب
بطن میں وادی کے اسی خوف سے
یونہی صفا مروہ پہ وہ دل فگار
اور وہ ہر بار بھی آ طفل پاس
دیکھ لے پھر کے وہیں چشمِ تر
دیکھنے کیا ہیں کہ وہ روح الامیں

آہ وہ توشہ جو دیئے تھے خلیل
تشنگی غالب ہوئی دونوں پہ تب
دیکھ یہ سینہ ہوا بی بی کا چاک
تا نظر آئے انہیں کوئی بشر
اور ہوئیں مروہ کے اوپر سوار
اور چڑھیں کوہِ صفا کے اوپر
دل میں انہیں خطرہ یہ آیا ہے تب
ہاجرہ خاتون لگیں دوڑنے
اترے بھی اس روز چڑھے سات بار
دیکھ بہت ہوتے تھے اسکو اداس
ساتویں بار آئیں جو وہ مروہ پہ
بچے کے پاس اپنے کھڑی ہیں یہاں

پانی بھی اور خرما مادہ اے دلفروز
آہ ذبیح اللہ ہو بے تاب ہو
دیکھ کے یوں طفل کو بیخود ہوئے
تا کہیں پانی کا وہ پائیں نشاں
اور لگے دیکھنے ہر سو وہاں
چڑھتی تھیں کوہ پہ اُس ہی قدر
دور رہونگی میں اگر طفل سے
جبکہ پسر پر انہیں پڑتی نظر
بین صفا مروہ وہ یقیں جا بجاں
بار انہیں گئے وہ جب سینہ چاک
ایک منادی سے سنے تب ندا
مارتے ہیں ایڑی زمیں کے اوپر

آیا انہیں کام وہاں چند روز
مضطرب و بے چین ہوئے بے خواب ہو
جلدی سے جا کوہِ صفا پر چڑھے
پر نہ کچھ اُن کو نظر آیا وہاں
پانی کا پانی نہیں ہرگز نشاں
اپنا جگر بند تا آئے نظر
اسکو درندے کہیں لیجائینگے
کرتے تھے آہستہ زمیں پر گذر
دوڑتے ہیں یہی لئے اسے میاں
پائے پسر کو ہیں قریب الہلاک
تھا یقیں آواز وہ جبریل کا
دوڑتے تب آئے وہ نزد پسر

زیرِ قدم انکے وہ دیکھے وہاں
پانی کا اک چشمہ ہے نکلا وہاں

اپنے پسر کا نہ تو اندیشہ کر
تیر البسیر اور بھی اس کا پدر

حشر تلک خلق ہزاروں ہزار
اسکا طواف آکے کریں بار بار

ختمِ رُسل جس کا محمد ہے نام
سارے رسولوں کا وہی ہوا امام

بھر لئے یک مشک وہ پانی تبھی
کرنے لگا جوش وہ بس اور بھی

مثل چبوترے کے وہ جب ہو چکا
پانی اُسی جا پہ ٹھہر ہی گیا

قصہ یہ کرتے تھے نبی جب بیاں
کہتے تھے اس طرح سے بس شادماں

باندھ نہ اطراف چبوترہ شتاب
چھوٹتی اس طرح سے ہر گز وہ آب

توشہ نہ کچھ رکھتی تھیں جب ہاجرہ
حق نے وہ پانی میں اثر یہ دیا

اصل میں وہ پانی بھی اے اہلِ دل
رکھے مزہ شیرِ شتر کا یقیں

اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں
بس یہی دونوں وہیں رہتی تھیں جاں

پاکے مصیبت کوئی آوارہ ہو
آئے یمن سے وہ بیابان کو

کہنے لگے دیکھ کے با یکدگر
ہووے پرندوں کا یہی جا گذر

ہم تو گئے بارہا اس جا گذر
آدمی پانی نہیں آیا نظر

غیب سے یک چشمہ ہوا ہے عیاں
عورت و یک طفل ہیں بیٹھے یہاں

چاہیے اجازت کہ رہیں وہ وہاں
دی ہے اجازت وہ انہیں شادماں

شرط کو یہ کر وہ جماعت قبول
سب کئیے فرحت سے وہاں آ نزول

اُنسے ہی بس مکہ بسا ہے تو جاں
باندھے عمارات کئی تب وہاں

روح ہیں آنکھ سے غائب ہوئے
ہاجرہ ہاتف سے ندا یہ سنے

کعبۂ اقدس کی کرینگے بنا
حشر تلک اس کو رکھیگا خدا

نسل سے اس تیرے پسر کے اے جاں
ہوویگا پیغمبرِ آخر زماں

جب یہ بشارت کو سنیں ہاجرہ
پھول مسرت کی چُنیں ہاجرہ

مٹی و پتھر بھی اٹھا جلد تر
باندھ دئے پانی کے اطراف پر

پانی کا یک چشمہ بنا وہ وہیں
چشمۂ زمزم ہے وہی بالیقیں

مادرِ مذبوحِ خدا پر مدام
لطف سے رحمت کرے ربِ انام

چشمۂ زمزم وہ یقیں لاکلام
نہر رواں ہوتی زمیں پر تمام

بھوک بھی اور پیاس کرے دفع زود
کھاتیں ہر دو رکھے مثلِ دود

کرتے تھے بس نوش وہ پانی سدا
ہاجرہ خاتوں بھی ذبیحِ خدا

بعد کئی روز کے اے باشکوہ
قوم سے جرہم کے نکل اک گروہ

روبرو کعبہ کے نظر جب کئے
دیکھے پرندوں کے تئیں اُڑتے ہوئے

جسمیں ہو آبادی زِ نوعِ بشر
اور بھی پانی رہے اس جائے پر

بھیجے تب یک شخص کو لانے خبر
بس وہ کہا آکے تبھی دیکھ کر

پہنچی ہے ان لوگ کو جب یہ خبر
ہاجرہ خاتون سے ملے آن کر

لیک وہ پانی کا یقیں اختیا
آپ ہی رکھے نہ وگر زینہار

اور اہالی و موالی کو سب
رہنے لگے اپنے وہیں کر طلب

قوم سے جرہم کے خدا کے ذبیح
سیکھ زبانِ عربی بس فصیح

پائے فضیلت میں ہیں شانِ جلیل
فہم و فراست میں ہوئے بے عدیل

لمعہ حکم ہونا حضرت ربُ الجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے پر اسمٰعیل کے علیہما السلام

سال میں یکبار خلیلِ خدا
یا کہ وہ ہر ماہ میں اے باصفا

جا نشت کا کھاتے تھے یہاں ہی طعام
شام کو جاتے تھے وہ پھر سوئے شام

تھی مہِ ذوالحج کی وہ شب آٹھویں
خواب میں یوں دیکھے ہیں اپنے تئیں

شام سے خود ہو کے سوارِ بُراق
آتے تھے مکہ کے تئیں باوفاق

سیزدہ سالہ ہوئے فرزند جب
آئے تھے مکہ کو براہیم تب

سوتے ہیں خود اپنے سرہانے پہ آ
ایک فرشتہ ہے معظم کھڑا

حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں فرزند کو ذبح کرنے کا حکم ملنا

سوتے ہیں پھر گود میں اپنے ذبیح — کہتا ہے تب یوں وہ فرشتہ صحیح
میں ہوں ملکِ حق کا یقیں لاکلام — لایا ہوں حق کی طرف سے پیام
کہ یہ پسر کو اے خلیلِ خدا — کیجئے قرباں بہ سبیلِ خدا
خواب سے ہشیار ہوئے آہ جب — فکر و تردد میں پڑے ہیں عجب
کیا یہ یقیں واقعۂ رحمان ہے — یا کہ دغا بازیِ شیطان ہے
پس وہ اسی فکر میں حیران رہے — اور بہت مضطرب و ترساں رہے
باقیِ شب کو بہ دعا و نماز — ہیں وہ گزارے بہ خضوع و نیاز
دوسری شب کو بھی وہی آ ملک — وہ ہی کہا خواب میں بے شبہ و شک
تیسری شب کو بھی آ لایا پیام — کہ کہا اللہ نے تجھکو سلام
اور کہا اٹھ کے یہ فرزند کو — کیجئے قرباں یہ دلبند کو
خواب میں پس انکو خدا کے خلیل — ذبح کیجئے در رہِ ربِّ جلیل
دسویں تھی ذیحج کی وہ شب آئیں — پایا براہیمؑ نے پورا یقیں
بیٹے کی قربانی پہ جازم ہوئے — ذبح پہ دلبند کے عازم ہوئے
صبح کو دسویں کے جو ہے روزِ عید — ہاجرہ خاتوں سے کہے وہ سعید
جلد یہ فرزند کا تو دھو کے سر — بال کر آراستہ اور شانہ کر
اور لباس اس کو پنہا فاخرہ — حکم بجا لائی وہ سب ہاجرہ
پوچھی لیجاتے ہو کہاں اب اسے — بولے ملانے مرے اک دوست سے
اور کہے فرزند کو اے من حسن — ساتھ لے اک چاقو بھی اور اک رسن
حکم سے وہ چاقو رسن کو لئے — پوچھے یہ کس واسطے تب وہ کہے
مندیکے نزدیک بیابان میں — چل تو اے فرزند کہ قرباں کریں
راہ میں وہ پوچھے اے میرے پدر — مجھکو لیجاتے ہو کہاں دو خبر
دوست کی مہمانی کو بولے آ جاں — پوچھے کہ اس دوست کا گھر ہے کہاں
بولے مرا دوست وہ ایسا ہے جاں — کہ ہے مبرّا ز جہات و مکاں
چرخ کا ایواں ہے بنایا وہی — فرش زمیں کا ہے بچھایا وہی
پوچھے کہ وہ دوست تونگر ہے کیا — بولے کہ ہاں ہے وہ تونگر بڑا
ملک بھی ملکوت کے ستر و عیاں — سارے خزانے ہیں اُسی کی یہاں
پوچھے کہ وہ دوست اکرو الانعام — کھائیگا کیا ساتھ ہمارے طعام
بولے کہ کھاتا نہیں کھاتا ہے وہ — سارے خلائق کو کھلاتا ہے وہ

حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ کا ذبح کے لیے لے جانا

نقل ہے ابلیس سرِ اشقیا — جا کے لگا کہنے کو با ہاجرہ
کہ ترے فرزند کو اے باخبر — بول کہاں لے گیا اسکا پدر
بولیں ملانے کو ہے اک دوست کے — بولا نہیں لے گیا اس واسطے
ذبح اُسے کرنے مگر لے گیا — بولی ہیں یہ سُن کے اُسے ہاجرہ
باپ تو فرزند پہ ہے مہرباں — بیٹے کو کیوں قتل کریگا عیاں
بولا یہ سن کہتا ہے اسکا پدر — حق سے ہوں ماموریں اس ذبح پر
سنتے ہی یہ اس سے کہیں ہاجرہ — ذبح کا گر حکم کیا ہو خدا
ہم تو دل و جاں سے کرینگے قبول — ایک سرِ مو نہ کرینگے عدول
سن کے یہ مایوس ہوا وہ لعیں — پدر و پسر پاس گیا ہے یقیں
بولا پسر سے کہ یہ تیرا پدر — قصد کیا ہے ترے اب ذبح پر
بولے ذبیح اللہ جہاں ہیں کہیں — ذبح پسر باپ سے ہوتا نہیں
کہنے لگا سن کے وہ ملعون تب — زعم ہے اس کو کہ ہے یہ حکمِ رب
بولے وہ گر ہووے یہ حکمِ خدا — میرا دل و جان ہے اُس پر فدا
اس سے بھی مایوس ہوا وہ ذلیل — کہنے لگا جا کے بہ نزدِ خلیلؑ
سمجھے ہوا شیخ کہ شاید یہ اب — ذبحِ پسر پر ہے تمہیں حکمِ رب
آپ کو بولا سو فرشتہ نہیں — بلکہ وہ بولا سو ہے شیطاں یقیں
سمجھا براہیمؑ نے جب شک و ریب — آیا ہے ابلیس یہ دینے فریب
بس وہیں یک اُس پہ وہ نعرے کئے — رفع وہ ملعوں کے شبہیں کر دیے

جبکہ براہیمؑ چڑھے کوہ پر
کہنے لگے دیکھو یہ حکمِ ربی
عالمِ رویا میں آج دیکھا ہوں میں
بولے سمٰعیلؑ ہے گر حکمِ رب
بس کہے اے باپ جو حکمِ خدا
صبر کرو ذبح پہ میرے یقیں
چھوڑ کے دنیا کی سبھی لذتیں
ہوتی اگر اس سے مجھے اطلاع
بولے پھر میری طرف سے سلام
اور کہے باپ کو اے باصفا
تا نہ محبت مری غلبہ کرے
حق کی طرف لائے وہ روئے نیاز
میں ہوں گنہگار مجھے دے پناہ
فضل سے اب اپنے اے ربُ العلا
دیکھے سب کھولے ہیں بابِ فلک
اور بدرگاہِ خدائے ودود
کہتے ہیں اس طرح ملائک اے رب
رحم وہ دونوں پہ تو کر اے خدا
ہوکے بہت بیخود بے انبیا
جن و ملک اور وحوش و طیور
آپکو جو حکم کیا ہے خدا
آہ پسر کو وہ سُلائے ہیں تب
ذبح تری راہ میں کرنے اسے

ذبح کرے تاکہ انہیں جلد تر
ذبح کرے ایک نبیؑ کو نبیؐ
ذبح کیا بہرِ خدا تیرے تئیں
اسکو قبولا میں دل و جان سے اب
آپکو ہے جلد کرو اب ادا
مجھکو بھی بس پاؤ گے از صابریں
پاؤنگا جنت کی بہت نعمتیں
کرنا نہ ماں کو میں اپنی وداع
اور انہیں پہنچاؤ یہ میرا پیام
باندھیو اب جلد مرے دست و پا
ذبح بھی تب کر نہ سکو گے مجھے
جلد پڑھے ایک دوگانہ نماز
اور یہ لڑکا ہے یقیں بے گناہ
دے تو مجھے صبر دریں ابتلا
دیکھتے ہیں ہو متحیر ملک
کرتے پرندے ہیں ہوا میں سجود
سر بہ زمیں ایک پیمبرؐ ہے اب
رنج و مشقت سے انہوں کو بچا
روتے یہاں تک ہیں وہ تب زار زار
رونے لگے دیکھ کے اے باشعور
جلد تر اب کیجئے اس کو ادا
حلق پہ ہاتھ انکے پھرائے ہیں تب
خواب میں جو حکم کیا تو مجھے

آئے ہیں لرزے میں زمین و فلک
بولے براہیمؑ خلیل اے پسر
حکم ہوا مجھ کو یہی خواب میں
کہتے ہیں مسرور رہے اس قدر
آگ میں ڈالا انہیں نمرود جب
ہوتا ہوں ماں باپ سے گرچہ جدا
آہ وہ پھر کہنے لگے باپ سے
خیر مرا خون بھرا اے پسر ہیں
میری جدائی پہ نہ غم کیجیو
اور مرے ذبح کے بھی وقت پر
سُن یہ براہیمؑ ہوئے اشکبار
کرنے لگے عرض ز ربِ کریم
بخش مجھے اور اسے اے خدا
بعد لگے کہنے اے میرے پدر
دیکھ تعجب سے ہیں بیقرار
آئے ہیں لرزے میں پہاڑاں تمام
ذبح اسے کرنے ترے نام پر
جبکہ براہیمؑ سنے یہ کلام
ارض و سما اور پہاڑاں بہم
پھر وہ لگے کہنے اے حق کے خلیلؑ
چاقو کو یوں تیز کئے تب خلیلؑ
اور کئے عرض کہ یہ اے خدا
نیتِ صادق سے یقیں اسکے تئیں

حضرت اسمٰعیلؑ کا باپ سے وداع ہونا

رونے لگے ساتوں سما کے ملک
نورِ بصر اے مرے لختِ جگر
کہہ تری کیا رائے ہے اس باب میں
دیکھ لگے کرنے تعجب پدر
صبر کئے تب ہوا خوشنود رب
جاتا ہوں لیکن بہ حضورِ خدا
آئے ہو جب گھر سے لے باہر مجھے
دیکھو لجا اس کو تم اے پدرِ من
راضی رضا پر ہی خدا کے رہو
کیجئے چہرے پہ نہ میرے نظر
آپ کو باقی نہ رہا اختیار
بخش بڑھاپے پہ مرے اے رحیم
بعد ذبیحُ اللہ نے کی یہ دعا

قصۂ ذبح اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ کا بیان

کیا نہ کیئے چرخ کی جانب نظر
کرتے ہیں تسبیحِ خدا بار بار
ہم سے ہیں اقرب کریں وہ کلام
سر پہ کھڑا اُس کے پیمبرؐ دگر
ان کو گلے اپنے لگا وہ ہمام
عرشِ بریں کرسی و لوح و قلم
وقت نہیں ڈھیل کا کیجے نہ ڈھیل
شعلۂ آتش کے ہوئی وہ مثیل
لختِ جگر نورِ بصر ہے مرا
ذبح تری راہ میں کرتا ہوں میں

ذبح میں اب اس کے اے رب الجلیل
مجھکو عطا کیجیے صبر جمیل
چاقو کو پھر حلق پسر پہ رکھے
اور یہ اس وقت دعا بھی پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاَجِرْنِیْ وَعْدِیْ فِیْہِ یَوْمَ لِقَائِکَ ترجمہ یعنے ذبح کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالیٰ کے اور کمک سے اس کے اے پروردگار قبول کر میرے سے اور کر وعدے کو میرے جو اس میں ہے روز قیامت میں پورا۔

منہ کو لگا منہ سے وہ دلبند کے
تجھکو وداع آہ میں کرتا ہوں اب
عرض کئے باپ سے وہ ذوالوفر
کیونکہ مجھے خوف ہے اس بات کا
راضی قضا پہ ہوں تری کر قبول
کھولدو اس وقت مرے دست پا
آنکھوں پہ اک اپنے پٹی باندھ کے
حلق پہ پس وہ نہ چلی تھی ابھی
آئے شتابی سے وہیں جبرئیل
پدر سے پھر عرض کئے باادب
حلق پہ پس انکے چلائے خلیل
وونہی براہیم کئے بار بار
خم گئی لیکن وہ چلی ہی نہیں
کرتے ہو یوں مجھپہ غضب کسلئے
بولے اُسے حکم نہ حق کا ہوا
سنکے یہ حیران ہوئے وہ باصفا
کردیا ظاہر یہ گلو نے ذبیح
تب یہ ندا آئی ز درگاہِ رب
خواب میں دیکھے تھے خلیل اس نمط
اس ہی لئے حق سے یہ آئی ندا

اور پیشانی پہ وہ بوسہ دیے
روز قیامت میں ملاویگا رب
کیجیے اب صبر اے میرے پدر
ہووں عقوبت میں کہیں مبتلا
ذبح مرا میں نہیں ہرگز ملول
تا یہ اطاعت مری دیکھے خدا
حلق پہ فرزند کے چاقو رکھے
حکم ہوا روح امیں کو تبھی
پھیر دیے اس کو ز دستِ خلیل
اور یہ چاقو کو کرو تیز اب
پھیر دیے چاقو کو پھر جبرئیل
تب بھی وہ چاقو نہ دھنسی زینہار
غصے سے پھینکے ہیں اسے برزمیں
کیا مری تقصیر ہے فرمائیے
بولی وہ چاقو اے خلیلِ خدا
کیا ہے دریں باب رضائے خدا
اس لئے چاقو نہ چلی اے فصیح
راست کیا خواب کو تو اپنے اب
ذبح پسر کو وہ کئے ہیں فقط
خواب کو تو راست ہے اپنے کیا

اور گلے اپنے لگا کر وہ نیک
بولے کہ یہ ابر سا روئے ہیں وہ
کیجیے تعجیل بہ فرمانِ رب
بعد ازیں پھر عرض کئے اے خدا
بعضے روایات میں آیا ہے جا
پدر نے اس بند کو کھولے وہیں
بول کے تکبیر خلیل اے امیں
جلد براہیم کے تو پاس جا
زور بہت گرچہ کئے وہ ادا
تیز کئے خوب اسے وہ وہیں
بولے ذبیح اللہ براہیم سے
زانو کو پھر قبضہ پہ اسکے رکھے
چاقو کو اللہ نے دی تب زباں
آپ کو جب آگ میں ڈالے لعیں
حکم ہوا مجھکو بھی ہشتاد بار
ایک روایت ہے کہ پروردگار
دوسری روایت ہے کہ کٹتا بھی تھا
صاحبِ تفسیرِ حسینی یہاں
پر نہ بہا خون وہ دلبند کا
حق نے کہا بس نَجْزِی الْمُحْسِنِیْن

بولے اے فرزند سلامٌ علیک
اشک سے منہ اپنا بھی دھوئے ہیں وہ
اور نہ کرو اسمیں ذری ڈھیل اب
نفس کو اپنے میں کیا ہوں فدا
بولے وہ اے باپ مرے مہرباں
منہ کئے دلبند کا سوئے زمیں
حلق پہ چاقو کو چلائے وہیں
چاقو کا منہ پھیر دیے اے باصفا
پر نہ کٹا ایک سرِ مو گلا
شعلۂ آتش سے بنی وہ یقیں
حلق میں نوک اسکی دھنسا دیجیے
اور اُسے دابے ہیں بہت زور سے
صاف وہ یوں کہنے لگی اس زماں
کسلئے وہ آگ جلائی نہیں
تا نہ رواں ہو وہ نہیں اب یہاں
تانبے کا اک حلقہ بہت استوار
لیک اسی وقت وہ ملتا بھی تھا
نقل کیا ہے ز وسیط اے میاں
بس وہی بیداری میں ظاہر ہوا
بعد کہا اس کے بلاءِ مبین

یعنی کہا حضرتِ ربُّ الورا
جبکہ براہیمؑ دریں ابتلا
یعنی وہ فرزند کے بدلے خدا
کہتے ہیں جنّت کا جو ہے مرغزار
پاس براہیمؑ کے وہ آ کھڑا
اور کہا چاہیے جو تو کرے دعا
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومناں

نیکوں کو ہم دیتے ہیں یونہی جزا
راست ہی نکلے ہیں بشانِ علا
دنبۂ جنّت کو روانہ کیا
اس میں تھا چہل سال چرا تھا اے یار
اُس کو براہیمؑ نے قرباں کیا
جلد وہ مقبول کو ہوگا خدا
بخش اے رب سب کو یہ ستر دعیاں

لطیفہ شریفہ

ذبحِ عظیم اس کو کہا ہے جو رب
بحرِ امامت کا دُرِ بے بہا
بولے کیا اس کا ہے مجھکو سبب
تیرے پسر میں ہے یقیں سلسلانو
سُن یہ براہیمؑ نے چاہا ہے تب
دیکھے ہیں تب سیدِ عالم کو وہ
آپکے احفاد میں ہے شبہ و مثین
بولے محمدؐ کا نواسا ہے یہ
میرے پسر سے بھی ہے زائد عزیز
بس نہ فَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیم
رہ گئے براہیمؑ غرض چند روز
قوم کا سردار جو تھا با فلاح
عمرِ شریف ابنِ براہیمؑ کی
کعبے کی تعمیرِ مقدّس کو تب
نوحؑ کے طوفاں میں بحکمِ خدا

لکھتے ہیں علما کئی اس کے سبب
جعفرِ صادقؑ سے روایت کیا
بولا براہیمؑ کو اس طرح رب
نسل سے وہ اس کے کریگا ظہور
دیکھے وہ تا احمدِؐ مرسل کو اب
آپ کے درجاتِ معظم کو وہ
آئے نظر اُن کو امامِ حسینؑ
حیدرؓ و زہراؓ کا دلاسا ہے یہ
حق نے کہا اسکو تب اے باتمیز
بوجھ عبارت ہے حسینِؑ کریم
بعد ہوئے شام کو رونق فروز
ابنِ براہیمؑ کا عقدِ نکاح
نقل ہے جب چاردہ سالہ ہوئی
آیا براہیمؑ کے تئیں حکمِ ربّ
ساتویں وہ چرخ پہ جانا رہا

اور براہیمؑ سے ستر دعیاں
فضل سے تب اپنے خدائے کریم
نقل ہے ہابیل جو قرباں کیا
لائے ہیں ایک پل میں اسے جبرئیلؑ
بروحِ امیں جلد تب اے ارجمند
اُنکا سرِ پاک زمیں پر ہی تھا
حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول
آپ کے فدیہ کو خدائے کریم
سارے وجوہات میں وجہِ شریف
پوچھا براہیمؑ نے اے رب مرے
ہوئے جو پیغمبرؐ آخر زماں
اسلئے میں اُن کا نگہباں ہوا
حکم سے تب خلق کے ہوا ہے شتاب
آل و صحابہؓ کو بھی سرورؐ کے سب
اُن کے مدارج کو بھی وہ دیکھکر
بولے براہیمؑ کہ اے کردگار
فدیئے میں فرزند کے تیرے نہ بھول
ذبحِ عظیم آیا جو قرآن میں
شہر میں مکّے کے تب اے باصفا
دخترِ اطہر سے ہے اپنی کیا
حضرتِ سارہ کے شکم سے خدا
عصر میں آدمؑ کے زدارِ خیال
اُس کا نشاں باقی جو تھا بر زمیں

تھا یہ بڑا حق کا یقیں امتحاں
بولا فَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیم
ہے وہی دنبہ تھا جو بھیجا خدا
فدیہ کے خاطر بجنابِ خلیلؑ
ابنِ براہیمؑ کے کھولا ہے بند
ہاتھ اُٹھا اپنے کئے یہ دعا
تیری دعا جو ہے سعادت شمول
بولا فَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیم
ہے یہی تو بوجھ یہ رمزِ لطیف
منع کیا ذبحِ پسر جو مجھے
ختمِ رسلؐ سرورِ کل سروراں
اس کے بدل فدیہ روانہ کیا
چشمِ براہیمؑ سے عوض رفعِ حجاب
دیکھے براہیمؑ بلا شبہ جب
پوچھے یہ ہے کون گرامی گہر
مجھکو یہ فرزند یہ ستر جہاں
میں نے بس اسکو ہی کیا ہو قبول
حق نے کہے بخشش کی ایک شان میں
قوم وہ جرہم کی بسی تھی جو آ
ایسے میں رحلت بھی کئے ہاجرہؑ
شام میں اسحاقؑ کو پیدا کیا
کعبۂ یاقوت جو آیا تھا جاں
کرتے تھے خلق اس کی زیارت یقیں

فدیہ اسماعیلؑ کیلئے دنبہ جنت کا آنا

ذبحِ عظیم سے مراد امام حسینؓ

نکاحِ ذبیح اللہ

عصرِ براہیمؑ تلک جاوداں
حضرتِ آدمؑ کو خدائے متیں
انکو تھی وحشت سو کئے یوں دعا
صوت تری حمد کا تسبیح کا
خانۂ معمور کا اور عرش کا
اور یہاں پر نہیں کوئی یک مکاں
ذکر و تسبیح کریں یاں گے مری
خانۂ معمور سا اور عرش سا
عرض کئے آدمؑ اے ربِ جہاں
اور وہ مٹی بھی سمجھ اے امیں
عرض کی آدمؑ نے کہ اے رب مرے
مار کے پس اپنے وہ پر سے وہاں
ساتویں طبقے سے زمیں کو دیا
ایسا تھا ہر سنگ بڑا اے انیس
پہلا ہے کوہِ طور فضیلت نشاں
معدنیات اور نباتات سے
اس کے سوا رتبہ ہے ایک اور بڑا
بعد بھی موسیٰؑ بہ تمنائے جاں
طاعت و اسرارِ کلیمی کا نور
دوسرا ہے زیتون کا جبل با شرف
حشر کے دن لوگ اسی جائے سے
مسجد اک اس کے پاس ہے اے باوقار
تیسرا ہے وہ کوہِ فضیلت اساس

تھا یہی معمول سمجھ اے میاں
خلد سے جب بھیجا بروئے زمیں
کہ میں اکیلا ہوں یہاں اے خدا
چرخ پہ املاک سے میں سنتا تھا
کرتے فرشتے ہیں طواف اے خدا
انکو کہا خالقِ ہر دو جہاں
اور عمارات بنا دیں گے ابھی
جائے طواف اور اسے قبلہ بنا
تیرے لئے گھر میں بناؤں کہاں
بسکہ چہل سال پڑی تھی وہیں
کیجئے اس جائے سے آگاہ مجھے
ساتوں زمیں تک بھی ہیں اسکے نشاں
باندھتے آئے ہیں وہ پایہ یقیں
کہ نہ اٹھا جسکو سکے شخص تیس
مصر و مدین کے ہے بیچ در میاں
قسم سے حیوان کے بھی جاتے
موسیٰؑ پہ حق اسپہ تجلی کیا
جا کے دعا کرتے تھے اکثر وہاں
الغرض اس پر ہی کیا ہے ظہور
بیتِ مقدس کے ہے مشرق طرف
جنت و دوزخ کی طرف جائینگے
اوپر ہے اس کوہ کے پاس ایک غار
کوہِ حرا جو کہ ہے مکہ کے پاس

اسکا یہ قصہ ہے کہا بیہقی
جبکہ تھی تنہائی انہیں اے میاں
کوئی نہیں طاعت میں ہے میرا شریک
پر یہاں آواز وہ سنتا نہیں
دیکھتا ہوں میں کہ زمین پر کہیں
تھوڑے ہی عرصے میں تری نسل سے
لیک تو اوّل ہی مرے نام سے
بعد مکاں باندھ تو اپنے لئے
بولا کہ ہم خاکِ بدن کو ترے
اور یہ زمیں کو بھی ملک سب باصفا
روحِ امیں کو کیا پس حکمِ رب
حکم فرشتوں کو کیا پھر خدا
جبکہ زمیں پر وہ ہوا ہے نمود
سنگ وہ سب پانچ پہاڑوں کے تھے
سینا و سینین اور فلسطین بھی
جن میں عجائب ہیں بس ایسے کثیر
رتبہ کلیمی کا وہیں پائے ہیں
کھینچے ہیں وہ چلّے بہت اسمیں جا
جامعیت ایسی فضائل کی جب
رکھتا ہے یک عزت و شان یہ پہاڑ
عیسیٰؑ اسی پہ سے گئے چرخ پر
اسکی زیارت لئے خلقِ کثیر
اسمیں ہے اک غار وہاں مصطفیٰ

ارزقی بھی وہب سے ہی نقل کی
اور نہ زمیں پر بھی تھا کوئی یک مکاں
تا کریں طاعت تری سب ملک ٹھیک
اس لئے رہتا ہوں ملول و حزیں
جائے طواف ایسی کسی جا نہیں
لوگ یقیں پیدا بہت ہو وینگے
خانۂ پاک ایک بنا کیجئے
اپنے سب اولاد کے بھی واسطے
لطف سے جس جا سے گِلابہ کئے
ہم نے اسی جا سے ہی پھیلا دیا
کہ وہ جگہ انکو دکھا دیجئے اب
کہ وہ کریں پایہ وہیں سے بنا
لائے ہیں ایسے بڑے پتھر وہ زود
عزت و شاں جسکو دی اللہ نے
کہتے ہیں در عرفِ لغت اسکو ہی
جسکا نہیں دوسری جا عشر عشیر
تختیاں تورات کی ہاتھ آئی ہیں
اسمیں کئے طاعت و ذکرِ خدا
اسکو ملی کہا یا قسم اسکی رب
اسپہ ہے خرنوب کا بس ایک جھاڑ
مصعدِ عیسیٰؑ ہے وہی اے بشر
جاتے ہیں اکثر زا امیر و فقیر
جا کے کیا کرتے تھے ذکرِ خدا

ہوگئی وہ بس آپکی خلوت کی جا — وحی وہیں پہلے ہے بھیجا خدا
جو تھا ہے جودی کا پہاڑ اے میاں — نوحؑ کی کشتی کا ہے جائے اماں
جائے نجات ایسے ہمسر کی جو — ہووے سو کیا اسکو فضیلت نہو
وہ بھی معظم ہے کہ اکثر وہاں — اولیا کھینچے ہیں ریاضت جاں
کعبے کے پائے کو بنائے زمیں — محکم و مضبوط کئے اے امیں
رکھے اسی پایہ پہ اس کو لے آئے — حکم پس آدم کو کیا یوں خدا
اور حجرِ اسود لے نیکو سرشت — رکھے وہ کعبے میں لے آ از بہشت
وقت میں طوفاں کے ملائک اسے — بر فلکِ ہفتم اٹھالے گئے
مکّے میں اس کعبے کی جگّہ پہ لیک — رہگئی اس پائے کی یک سرخ ٹیک
کرتے طواف اسکا اور اس جائے میں — کرتے دعا اور طلب حاجتیں
نزدِ حرم آتے وہ جب بالضرور — پاؤں سے نعلین کو کرتے تھے دور
موسیٰ کلیم آئے وہاں ایکبار — سرخ ہے ایک اونٹ پہ ہوکر سوار
کرکے وہ پائے کا طواف اے میاں — دوڑے صفا مروہ کے بیچ درمیاں

لَبَّیْکَ عَبْدِیْ اَنَا مَعَکَ

حضرتِ عیسیٰؑ کے بھی حواریاں — حج و زیارت نئے آئے وہاں
الغرض اس پایہ کا جو تھا نشاں — کرتے تھے لوگ اسکا ہی حج جاودان
تا یہ شرف باقی رہے در جہاں — حشر تلک انکے ہی درخانداں
مکہ اشرف کو چلے شام سے — اور ذبیح اللہ کو وہاں ساتھ لے
ہوکے براہیمؑ بہت شادماں — مکے کو ساتھ انکے ہوئے ہیں رواں
کعبے کی مقدار سے ہونے خبیر — ابر کو یک بھیجا ہے ربِّ قدیر
کہتے ہیں اس ابر کو تھا ایک سر — مثلِ سرِ شیر بھی منہ تھا دگر
ابر وہ درگاہ میں آیا پسند — حق نے کہا اسکو تب اے ارجمند
صاحبِ لولاک شفیعِ امم — ختم کریں اس پہ نبوّت کو ہم
آئے ہیں اس غار میں روح الامیں — پائی ہے حضرت نے رسالت وہیں
مدتِ ششماہ جو طوفاں میں تھی — آخر اسی کوہ سے ہے جا لگی
پانچواں لبنان کا پہاڑ اے ہمام — کہتے ہیں واقع ہے وہ در ملکِ شام
الغرض ان پانچ پہاڑوں سے ہی — لاکے فرشتے بڑے پتھر تبھی
خانۂ معمور جو تھا چرخ پر — جائے طوافِ ملک اے باخبر
کعبۂ یاقوت ۱۲
کہ تو طواف اس کا کیا کر مدام — اور نماز اس کے ہی طرف دوام
نوحؑ کے طوفاں تلک اے باصفا — کعبۂ یاقوت وہ اسی جا پہ تھا
رکھدی کعبے کے مقابل ہر صاف — کرتے رہیں تا ملک اسکا طواف
آتے تھے لوگ اسکے ہی پاس اہیں — نذر و ہدایا بھی لے جاتے وہیں
آگے کے پیغامبرانِ کرام — آتے تھے حج کیلئے اُس ہی مقام
اپنی سواری سے اتر کر بہم — بہر ادب ہوتے برہنہ قدم
تب دو گلیم آپ تھے باندھے ہوئے — رو جامیں احرام تھے باندھے ہوئے
کہتے تھے لبّیک بہ صدق و صفا — حق سے یہ تب آئی ہے انکو ندا
اسکی ہو لذّت سے وہ مضطر وہیں — کرتے ہوئے سجدہ گرے بر زمیں
آلِ اسرائیل سے مردانِ پاک — آتے تھے وہاں حج کیلئے لاک لاک
جاتا ہے بس حضرتِ ربِّ الجلیل — کعبے کی تجدید ز دستِ خلیلؑ
حکم ہوا حق سے یہ جبریلؑ پر — ساتھ براہیمؑ کے تا جلد تر
کعبۂ اقدس کو بنائے وہیں — لائے ہیں جب حکم یہ روح الامیںؑ
مل کے پسر سے یہ بشارت دیئے — سنکے ذبیحؑ اس کو بہت خوش ہوئے
ابر وہ تب اُنکے ہوا سایہ یاں — کعبے کی مقدار یہی اے میاں
بات وہ کرتا تھا براہیمؑ سے — کعبے کی مقدار کی تعلیم سے
شہر تو مکّے میں ہی تا عنقریب — ہوویگا مکّے میں مرا ایک حبیب
ابر وہ مرفوع غرض جب ہوا — مکّے کے سرحد میں ہی ٹھہرا رہا

آگے نبوت کے وہی ابر تھا
اس شہِ عالم پہ جو سایہ کیا

ایک روایت ہے کہ روح الامیں
کعبے کے مقدار پہ ہی بزر میں

ایسا ہی لکھا ہے بہ فتح العزیز
عارفِ علامۂ عبد العزیز

آئی ہے اور ایک روایت اے نیک
کہ اسی میدان میں مکڑی نے ایک

اسکو کہا حضرتِ ربِّ الجلیل
قبلۂ پاکاں کی ہوی جب دلیل

غار میں پس تھوڑے کے تھے جب نبیؐ
آگے وہی مکڑی تھی جالا تنی

ساری روایات پہ اے باشعور
ہو سکے تب پائے رہیں گے ظہور

پس اسی پائے پہ بفضلِ خدا
کعبے کی تعمیر کئے ہیں بنا

حکم براہیمؑ پسر کو کئے
سنگ پہاڑوں سے لے آیا کرے

بوقبیس و رقان و کوہِ حرا
مکے میں ہیں کوہ یہ اے باصفا

کہتے ہیں دیوار ہوئی ہے بلند
جب قدِ آدمؑ سے بھی اے ارجمند

ڈالوں یہ دیوار میں چڑھ اسپہ واں
بوقبیس اور وہ گئے لانے تب

آؤ مرے ساتھ لے جاؤں تمہیں
سنگِ معظم دو دکھاؤں تمہیں

خوف سے طوفان کے اسرافیل نے
دفن اُسے اِس کوہ میں یاں کیا

بوسہ دیں تا پہلے اُسے حاجیاں
پھر طوافِ آغاز کریں بعد ازاں

کہے خلیل اللہ یہ پتھر سیاہ
اس کو لگا دیجو بہ بیتِ الٰہ

دوسرے پہ چڑھ کے خلیلِ خدا
کرتے تھے دیوار بلند اے فتا

چاہتے گر نیچے اترنا خلیلؑ
پست وہیں ہوتا وہ سنگِ جلیل

خوب نظر آتا تھا اس سنگ پر
موم میں جسطرح سے آوے نظر

اور حجرِ اسود اے نیکو سیر
اُس سے بھی تھا نور بڑا جلوہ گر

حدِ حرم باندھے وہاں تک خلیلؑ
دور تھی تھا رخشندہ وہ عکسِ جلیل

مروی ہے اس سنگ کشی بیچ ٹھیک
حکم سے تھے حق کے ملک بھی شریک

بیست و پنجم کو اسی ماہ کے
پورا ہوا افضل سے اللہ کے

نقلِ معارج میں یہ مذکور ہے
دوسری کتابوں میں بھی مسطور ہے

کھینچے ہیں ایک اپنے وہ پر کی لکیر
اُسپہ بنا بیتِ خدائے کبیر

روایت

آن کے یک جا لا نتی جلد تر
کعبۂ اقدس کے ہی مقدار پر

تو ہی یقیں ہوگی بصد افتخار
غار میں اسرار کے یک پردہ دار

یہ بھی معارج میں لکھا ہے میاں
اور کتابوں میں بھی آیا ہے جاں

کعبے کے مقدار سے بے قال و قیل
جبکہ خبردار ہوئے ہیں خلیلؑ

کام میں کعبے کے ذبیح اللہ بھی
باپ کے تھے ساتھ بصدقِ دلی

جبکہ ذبیح اللہ وہیں بیدرنگ
تین پہاڑوں سے لے آتے تھے سنگ

لائے سمٰعیلؑ تھے کیچڑ پتھر
اور اُسے باندھ رہے تھے پدر

حکم براہیمؑ نے ان کو کیا
پتھر اک ایسا بڑا لے آؤ جا

رہ میں ملے روحِ امیں اُنسے آتے
اور لگے کہنے اے ذبیحِ خدا

لائے تھے جنت سے جو آدم صفیؑ
اُن میں بلا شبہ ہے برکت بڑی

ایک ہے وہ سنگ کہ اُسپر چڑھیں
دوسرا لگانے کو ہے دیوار میں

لائے وہ دو سنگ پس ابنِ خلیلؑ
انکے ہی ساتھ آکے کہے جبرئیلؑ

پس رکھے دیوار میں کعبے کے جاں
وہ حجرِ اسودِ دارِ جناں

ہوتی تھی دیوار وہ جیسا بلند
ہوتا تھا پتھر بھی وہ ویسا بلند

اور خلیل اللہ کے پاؤں کا نقش
ایڑیوں کا انکے اور انگلیوں کا نقش

چھپنے لگے لوگ وہ پتھر کو عجب
خوب نمایاں نہیں وہ نقش اب

چار طرف کعبے کی تاباں ہوا
اور جہاں تک وہ درخشاں ہوا

آہ گنہگاروں کے چھونے سے ہی
ہونے لگی نور میں اُس کے کمی

غرۂ ذیقعدہ کو اے باصفا
کعبے کی آغاز ہوئی تھی بنا

کعبہ سبھی جبکہ مرتب ہوا
پدر و پسر دو کرے یہ دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

خلاصۂ ترجمہ

کیجئے مقبول تو اے ربّنا	ہم نے جو اس گھر کی تیرے کی بنا	نیت و یہ عرض یقیں اے کریم	جاننے سے تو ہی ہے سمیع و علیم
اور تو کر ہمکو اے ربِّ قدیر	اپنے سب احکام کے فرماں پذیر	اور تو ہم دونوں کی اولاد سے	ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھے
کہ وہ مطیع تیرے رہیں اے خدا	کرتے رہے حج یہ حرم کا ادا	ہم کو مناسک تو دکھا اے کریم	تو ہی ہے توّاب تو ہی ہے رحیم
اور تو اس عرض کو فرما قبول	انسے ہی بھیج انمیں ایک ایسا رسول	کہ وہ نبی تیرا تری آیتیں	کرکے تلاوت وہ سنائے انہیں
اور تری انکو سکھاوے کتاب	کھولے یقیں انپہ وہ حکمت کا باب	پاک کرے انکو زِ خلقِ ذمیم	ہے تو ہی تحقیق عزیز الحکیم
بس یہ دعا حق نے کیا ہی قبول	مکّے میں مبعوث کیا ایک رسول	یعنی وہ ہے سرور سرِ دو جہاں	حضرتِ پیغمبرِ آخر زماں
نسلِ سماعیل میں ان کے سوا	کوئی نبی دوسرا انمیں پیدا ہوا	اسلئے فرمائے وہ شاہِ جلیل	ہیں ہوں بلاشبہ ہے دعائے خلیل
اور مناسک کے دکھانے لئے	والد و فرزند دعا جو کئے	بھیجا ہے حق روحِ امیں کو تبھی	کے مناسک وہ سکھائے سبھی
یعنے کہ احرام سے تا حلق سر	حج کے مناسک جو ہیں آیا خبر	سب زِ براہیمؑ کرائے ادا	باپ کے تھے ساتھ ذبیح خدا

لمعہ مرتّب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیمؑ کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبّیک کہنا انکا اور وفات پانا جنابِ سارہؑ کا اور تولیت کعبے کی تحویل ہونا اسماعیل کے علیہما السلام

نقل ہے جب کعبہ مرتّب ہوا	والد و فرزند بہ حکمِ خدا	کرکے طواف اس کا بہت باادب	حج کے مناسک بھی بجالائے سب
پھر لگے براہیمؑ ہیں عرفات پر	مکّے کے وادی پہ کئے ہیں نظر	خشک بھی پُر سنگ تھی جنگل میں	حال پہ پُر درد ہوے اندوہگیں
حق میں کئے اپنے پسر کے دعا	حق نے قبول انکی کیا یہ دعا	اور سماعیلؑ کو حق کے خلیل	کعبے پہ متولّی کئے ہیں جلیل
قصد کئے شام کے جانے کا جب	انپہ خدا وحی یہ بھیجا ہے تب	دعوتِ حج خلق کو سب کے تو اب	عرض براہیمؑ کئے ہیں اے رب
کہ مری آواز وہ کیونکر سنیں	حق نے کہا ہم ہی سناویں انہیں	پس وہ ندا یوں کئے سب لوگ کو	کعبۂ اقدس کا طواف آکرو
خلق جو موجود تھے تب در جہاں	دیتے ہیں لبّیک وہ سب اس زماں	صلب میں باپوں کے بھی جو تھے یقیں	ماؤں کے ارحام میں بھی جو رہیں
سارے وہ آواز سنے ہیں شتاب	لبّیک جو لبّیک دئے ہیں جواب	حج سے وہی لوگ ہی آکے نیاز	ہوتے ہیں دنیا میں یقیں سرفراز
بعد براہیمؑ نے اے باصفا	مکّے میں بیٹے کو خلیفہ کیا	آپ روانہ ہوے پھر سوئے شام	دوسرے پھر سال میں اے نیکنام

Scanned with CamScanner

سارہ و اسحٰق کو بھی ساتھ لے	آئے براہیم جو حج کیلئے	پس کہ ذبیح اللہ بہت فرح سے	انکی تکلف سے ضیافت کئے
دیکھ کے سارہ یہ بہت خوش ہوئے	شام کو تشریف وہ پس لیگئے	آتے تھے اسحاق نبی ہر برس	حج کیلئے مکہ اقدس کو ہیں
	یکصد و سی سال ہوئی عمر جب	حضرتِ سارہ کئے رحلت ہیں تب	

وفات حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اور عہد لینا حضرت اسمٰعیل سے آنحضرت کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ وعلیہما الصلوٰۃ والسلام

عمر دو صد سال میں رحلت کا جام	پائے براہیم علیہ السلام	نقل ہے تابوتِ سکینہ جلیل	پائے تھے آدم سے جو حق کے خلیل
وقتِ وفات اپنے وہ منگوائے ہیں	روبرو اپنے اُسے کھلوائے ہیں	جس میں تھی تصویر ہمہ انبیا	سبز زبرجد کے گھروں میں بجا
خانۂ آخر میں تھی مرقوم جا	صورتِ پیغمبرِ آخر زماں	چاروں خلیفوں کی تصاویر چار	اسکے تھے منقوش عجب نوربار
اور تھے اطراف میں اے نیکنام	صورتِ انصار و مہاجر تمام	حکم کئے اپنی سب اولاد پر	کہ یہ تصاویر پہ کیجو نظر
دیکھکے معلوم کئے ہیں وہ تب	نسل سے اسحاق کے ہونگے سب	ایک مگر خاتمِ کل انبیا	ہووے ز اولادِ ذبیحِ خدا
دیکھ براہیم یہ اے باادب	بولے ذبیح اللہ کو اسطرح تب	حکم خدا کا ہی ہوا میرے تئیں	عہد قوی لیوں یہ تیرے سے میں
کہ تری اولاد سے ہی بیگماں	ہووے یہ پیغمبرِ آخر زماں	نور کو تو اس کے حفاظت کرے	پاک ہی عورات میں اسکو دھرے
پاک ہی عورات سے کیجے نکاح	دور رہیں دور ز عیبِ سفاح	عہد یہ فرزند سے وہ جب لئے	انکو وہ تابوتِ سکینہ دئے
بعد یہ میثاق کے وہ باشرف	نقل کئے جنتِ ماویٰ طرف	اُنپہ نبی پر بھی ہمارے مدام	ہووے سدا حق سے صلوٰۃ و سلام
ابنِ براہیم سن اے بافلاح	نقل ہے ہالہ سے کئے جب نکاح	دخترِ حارث تھی وہ قدسی مآب	اکملِ عوراتِ زماں بالصواب
اس سے ہوا ایک پسر اے ہمام	جسکا بلا شبہ ہے قیذار نام	نورِ شہنشاہِ رسل پاک تر	اُس کی پیشانی پہ ہوا جلوہ گر
اس کو سماعیل ذبیحِ خدا	مثلِ براہیم وصیت کیا	نور وہ قیذار سے اے نیک پے	بیٹے میں جب اس کے گیا نقل ہے
وہ بھی کیا اس کو وصیت وہی	یونہی وصیت ہی وہ جاری رہی	تا کہ ہوا نورِ نبی جلوہ گر	عبدِ مطلب کی ہے پیشانی پر
اس کا پسر جو کہ تھا عبداللہ نام	والدِ ذی شانِ رسولِ انام	حضرتِ سالارِ دو عالم کا نور	اسکی پیشانی پہ کیا تھا ظہور
	اسکو بھی کہتے ہیں ذبیحِ خدا	وجہ یہ اسکی ہے سن اے باصفا	

چشمۂ زمزم کو جو ایک ظالم نے بے نشان کر دیا اور عبد المطلب کو اس کے کھودنے پر حکم ہونا اور حضرت عبداللہ کا ذبح

جبکہ ذبیح اللہ بھی اے نیک ذات	عالمِ دنیا سے کئے ہیں وفات	کعبۂ اقدس کی ولایت خدا	انکی ہی اولاد میں جاری کیا
بعد کئی سال کے پھر اے خبیر	آپ کی اولاد ہوئی جب کثیر	بعد وہ مکے سے نکل سربسر	ہوگئے اطراف میں سب منتشر
قوم وہ جرہم کی جو مکے میں تھا	اُنپہ ہی مکہ کی حکومت رہی	بعد کئی روز کے اے باوفا	بیٹا جو حارث کا عمر نام تھا

کہتے ہیں مکے میں وہ حاکم ہوا
اور بڑا فاسق و ظالم ہوا
کرنے لگا خلق پہ جور و ستم
آہ کیا ظلم کا برپا علم

آتے تھے کعبہ کے ہدایا جو تب
کرنے لگا صرف وہ خود بے ادب
چند قبائل ز رعب ذی وفاق
کرکے بلاشبہ سبھی اتفاق

قوم سے جرہم کے کئی ہیں جدال
بھاگے وہ آخر کو نہ پاکر مجال
آ۔ وہ ظالم نے تب اے باخبر
رکن سے کعبہ کے نکالا حجر

سونے سے تصویرِ ہرن دو بنا
اور بہت اُس میں جواہر لگا
ہدیۂ کعبہ کیلئے آشکار
بھیجا تھا فارس سے جو اسفندیار

اور جو اسباب تھا کعبہ میں تب
سونے روپے اور جواہر کا سب
چاہ میں زمزم کی یہ ڈالا سبھی
چاہِ مبارک کو وہ ڈھانپا تبھی

چاہ وہ تب سے ہی ہوئی بے نشاں
کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ ہے کہاں
شامتِ این ظلم سے تب یک بلا
آئی وہ سب اسمیں ہوئے مبتلا

بعضے ہلاک اس ہی بلا میں ہوئے
بعضے نکل مکے سے جاتے رہے
قوم سمیت اسکی وہ ظالم کو جب
دور کیا شہر سے مکے کے رب

آن کے اولادِ ذبیحِ خدا
مکے کے حکام ہوئے پھر سدا
انہیں سے پس جسکی ہے پیشانی پر
رہتا تھا وہ نورِ نبیؐ جلوہ گر

رہتا تھا سردار وہی اہلِ صدر
کرتے تھے شاہانِ زماں اسکی قدر
یونہی حکومت ہی وہ جاری رہی
ایک کے بعد ایک کی باری رہی

چاہ تھی زمزم کی مگر بے نشاں
اسپہ بٹھائے تھے بتاں مشرکاں
عبدِ مطلب غرض اے باصفا
مکے کا جس وقت کہ حاکم ہوا

چشمۂ زمزم کے پس اظہار پر
حق کا ارادہ جو ہوا سر بسر
حکم ہوا عبدِ مطلب کو تب
خواب میں تا کھودے وہ زمزم کو اب

اسکی علامات کے تئیں ڈھونڈ کر
کھودنے پر اس کے ہیں باندھے کمر
کہتے ہیں اس چاہ پہ تھے دو بتاں
چاہ وہ دونو کے ہی تھی درمیاں

منع کئے انکو قریش اسکے تب
کرنے لگے اُن سے جدال آہ سب
عبدِ مطلب کا پسر اے ہمام
ایک تھا اس وقت کہ حارث تھا نام

باپ کی تائید وہ کرنے لگا
دیکھ اسے باپ کا دل خوش ہوا
نذر کئے حق سے اے ربِ خلیل
نکلے اگر چشمۂ زمزم جلیل

اور اگر ہو ویں مجھے دس پسر
ذبح کروں ایک ترے نام پر
جونکہ براہیمؑ یقیں جدِ مرا
بیٹے کو تجھ نام پہ قرباں کیا

نذر یہ مقبول کیا ہے خدا
غلبہ قریشوں پہ پس انکو دیا
تھوڑی زمیں کہتے ہیں کھودے وہ جب
نکلے ہرن اور وہ اسباب سب

اور بھی کھودے ہیں وہ جب باصفا
چشمۂ زمزم وہیں ظاہر ہوا
عبدِ مطلب ہوئے پس اس سے شاد
خلق میں انکی ہوئی عزت زیاد

جبکہ خدا دس پسر اُن کو دیا
کعبے کے نزدیک وہ یک رات جا
سوتے تھے تب خواب میں کوئی آ کہا
نذر تری بہرِ خدا کر وفا

بھولے تھے اس نذر کو اپنی مگر
ذبح کئے ایک غنم جلد تر
اور مساکین کو کھلائے طعام
دیکھے ہیں پھر بارِ دگر در منام

حکم ہوا اس سے بڑا ذبح کر
پس وہ اٹھے ذبح کئے یک بقر
اور انہیں حکم ہوا ہے بخواب
اس سے بڑا کیجئے قرباں شتاب

نحر کئے ایک شتر جلد تر
پھر ہوا حکم اس سے بڑا ذبح کر
نحر کئے دس شتر اے باخبر
پھر کہا اس سے بھی بڑا ذبح کر

پوچھے کہ وہ کون ہے اس سے بڑا
حکم ہوا نذر جو تو نے کیا
ایک پسر کیجئے قربان اب
نذر وفا کر بہ دل و جان اب

دیکھ کے یہ خواب وہ حیران ہوئے
مضطر و غمگیں بدل و جاں ہوئے
جمع کر اولاد کو پس اپنی سب
صورتِ احوال کہے ان سے جب

سن کے یہ سب عرض کئے اے پدر
راضی ہیں ہم دل سے سب اس حکم پر
سبکو بھی گر ذبح کروگے بہم
ہونگے فدا نام پہ اللہ کے ہم

عبدِ مطلب نے یہ دیکھا انقیاد
اپنے دل و جان سے ہوئے انپہ شاد
ڈالے ہیں تب قرعہ وہ آیا صفا
نام پہ عبد اللہ کے قرعہ پڑا

ذبح کا قرعہ حضرت عبد اللہ کے نام پر پڑنا

حسن میں بیمثل تھے سب سے وہی
باپ کے تھے سب سے پیارے وہی
اور پیشانی پہ انھیں کے وہ نور
سرورِ عالم کا کیا تھا ظہور

عبدِ مطلب نے پکڑا اُن کا ہاتھ
چاقو بھی لے ہاتھ میں وہ نیکذات
لائے ہیں جب ذبح کی جا آشکار
دیکھکے سب خلق ہوئی بیقرار

منع لگے کرنے کو سب مکیاں
خاص جو عبد اللہ کے تھے ماموں
کیونکہ وہ سب خوف کئے دلمیں آج
ہووے بنا گر یہ عمل کا رواج

لوگ یہ دشوار بہت ہوویگا
ذبح سدا اپنی ہی اولاد کا
کاہنہ یک رہتی تھی تب در حجاز
عقل و فراست میں بہت سرفراز

بولے کہ چلو پاس اس عورت کے اب
صورتِ احوال کہیں ہم یہ سب
کہتی ہے اس بات میں وہ کیا بھلا
بولے غرض پاس اس عورت کے جا

بولی کہ کل پاس مرے آؤ سب
جن مرا کہتا ہی دیکھوں یہ شب
چرخ پہ تب جاتے تھے جنات سبھی
منع نہ تھا انکو وہ جانا ابھی

دوسرے دن پاس گئے اسکے جب
پوچھی وہ تب اُنسے اے جمعِ عرب
تم میں ہے کیا خونبہا یک شخص کا
بولے کہ دس اونٹ ہے وہ خونبہا

بولی وہ دس اونٹ کہیں یکطرف
انکے مقابل وہ پسر باشرف
ڈالئے تب قرعہ بغیرِ خطر
گر پڑے گا قرعہ وہ دس اونٹ پر

اونٹونکو تب دے عوضِ آں پسر
نحر بلاشبہ کرو جلد تر
قرعہ وہ فرزند پہ ہی گر پڑے
اور بھی دس اونٹ زیادہ کرے

اس ہی طرح قرعہ وہ اے باوقار
ڈالتے ہی جائیے بس بار بار
اونٹ زیادہ کرے ہر بار دس
قرعہ پڑے اونٹوں پہ ہی تاکہ بس

عبدِ مطلب نے یہ سن بے ہراس
آئے تب کعبۂ اقدس کے پاس
در عوضِ آں پسرِ باوقار
رکھکے وہ دس اونٹ کو بس آشکار

ڈالا ہے وہ قرعہ جب اے باصفا
نام پہ عبد اللہ کے قرعہ پڑا
اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا
نام پہ پھر اس کے ہی قرعہ پڑا

یونہی وہ دس اونٹ بڑھاتے گئے
تاکہ وہ سو پورے برابر ہوئے
قرعہ پڑا تب وہی سو اونٹ پر
دلکو ہوئی انکے نہ تسکیں مگر

حضرت عبد اللہ کے فدیہ میں سو اونٹ پر قرعہ پڑنا

ڈالے ہیں پھر قرعہ وہ دو تین بار
دلکو ہوتا اپنے سکون و قرار
اونٹوں پہ ہر بار پڑا قرعہ جب
عبدِ مطلب ہوئے دلشاد تب

حمد و ثنا شکر و سپاسِ خدا
اپنے دل و جاں سے کئے ہیں ادا
اور وہ سو اونٹ کو قرباں کئے
سارے قبائل کو بھی مہماں کئے

تب سے ہی اک شخص کا بس خونبہا
ٹھہرا ہے سو اونٹ عرب میں بجا
اور بھی اسلام میں بے قیل و قال
اسکو ہی شرع نے رکھا ہے بحال

پدرِ پیمبر کو خدائے جہاں
ابنِ براہیم کے مانند جاں
ذبح سے اسطرح کرم سے بچا
فدیے میں سو اونٹ مقرر کیا

پس ہیں حقیقت میں وہ ہر دو ذبیح
اسلئے فرمائے پیمبر صریح
کہ میں ذبیحین کا فرزند ہوں
اور میں خلیلین کا دلبند ہوں

حضرت عبد اللہ کا نکاح آمنہ خاتون کے ساتھ

والدِ سرور کے تئیں ذو الجلال
بخشا تھا بس غایتِ حسن و جمال
عقل و فراست بھی دیا تھا بڑی
ہر کہیں شہرت تھی بڑی حسن کی

ذبح کے اس قصۂ نادر سے بھی
اور بھی شہرت ہے زیادہ ہوئی
اسلئے عورات بہت نامدار
عشق میں تھیں انکے بس جاں نثار

پر انہیں محفوظ رکھا ہے خدا | پردۂ عفت میں صباح و مسا
کیونکہ پیشانی پہ تھا یہ جلوہ گر | نورِ محمد شہِ جن و بشر
آگئی چاہتے تھے ہلاکت وہ سب | تا نہ ہو پیدا وہ رسولِ عرب
شام سے تب ایک جماعت بڑی | آئی اتری دشت و بیاباں میں تھی
قصد کئے آہ وہ سب بد سیر | تاکہ انہیں قتل کریں جلد تر
دیکھا وہب نے غیب سے آئے سوار | دور کئے ہیں وہ جماعت کو مار
جبکہ اس حالت کو ہے دیکھا وہب | شام کو گھر اپنے جو آیا وہب
کہ مری دختر کو بفوز و فلاح | دیویں عبد اللہ کو کر کے نکاح
عبدِ مطلب کو بھی تھی جستجو | کہ ہو کوئی دخترِ فرخندہ خو
بنتِ وہب آمنہ پاکذات | جب تھی یقیں متصفِ ایں صفات
عبدِ مطلب نے سنا اس سے جب | آمنہ خاتون کے اوصاف سب
جبر بھی یک انکو دیا تھا خبر | جبکہ یمن کا وہ کئے تھے سفر
نورِ نبی اس سے کریگا ظہور | یاد تھی اُن کو یہ خبر پر سرور
محفلِ تزویج طرف جب چلا | ساتھ لے عبد اللہ کو لے با صفا
جو ہیں سماوی کتب اے نیکنام | بھائی سے اپنے وہ پڑھتی تھی تمام
ملکے ز عبد اللہ کہی عجز سے | بیچئے تزویج میں اپنی مجھے
سنکے جواب اس نے دیا ہے یہ جب | دیکھئے والد کے ہوں ہمراہ اب
پہنچا وہ جب جا کے بصد ابتہاج [فرحی ۱۲] | اسکا وہ مجلس میں ہوا ازدواج [نکاح ۱۲]
نورِ نبی سیدِ عالی وقار | آکے وہ خاتون میں پایا قرار
بولی ہے عبد اللہ کو ام القتال | آہ تر انور کیا انتقال [نقل ۱۲]

حکایتِ عورتِ شامیہ

فنِ کہانت میں بڑی حاذقہ | علم و فراست میں بڑی کاملہ
شان و تجمل سے بہت آئی میاں | وادیِ مکہ میں تھی اتری عیاں

اور جو اُس وقت تھے اہلِ کتاب | دشمنِ جاں آپکے تھے بے حساب
سمجھے تھے وہ ہوئے یہی بیگماں | والدِ پیغمبرِ آخر زماں
نقل ہے اک روز وہ عالی تبار | آئے تھے اک دشت میں بہرِ شکار
سارے کتابی تھے وہ اہلِ ستم | ہاتوں میں تلوار تھے انکے علم
کہتے ہیں اُس روز وہب بن مناف | آیا تھا اُس دشت میں اسپیہ مصاف
آئے تھے تب وہ جو سوارانِ غیب | سب وہ ملائک تھے بلا شک و ریب
دی خبر اِس بات کی عورت کنیں | اور کہا دل سے یہ چھپتا ہو نہیں
عبدِ مطلب کے وہ پاس لے پیام | جلد یہ بھیجا ہے مبارک پیام
اور عفیفہ ہو شریف النسب | اور جمیلہ ہو منیف الحسب
ہالہ جو تھی عبدِ مطلب کی زن [بیبی ۱۲] | آمنہ خاتوں کی چچیری بہن [بنت عم ۱۲]
پاک یہ پیغام اجابت کیا | اور بہت فرح و بشاشت کیا
کہ وہ کرے اپنے پسر کا نکاح | بنتِ وہب سے یقیں با فلاح
عبدِ مطلب نے غرض لے غیر | ساتھ لے یک اپنی جماعت کثیر
خواہرِ ورقہ جو تھی ام القتال | رکھتی تھی ہر وصف میں از بس کمال
جانتی تھی اِس بات کو وہ با خبر | کہ ہے وہی والدِ پیغامبر
قدر یہ تھا سو اونٹ تر اجو یقیں | دیتی ہوں سو اونٹ وہیں ابھی میں
اسکا جواب آکے کہوں بعد از آں | بول کے اسطرح ہوا وہ رواں
اور اسی شب میں ہوا ہے زفاف [خلوت ۱۲] | آمنہ پاک سے بے اختلاف
نقل ہے پس روزِ دوم لے سراس | جب وہ گیا خواہرِ ورقہ کے پاس
تھا مرا مقصود وہی بالیقیں | اب مجھے تزویج کی حاجت نہیں
شام میں تھی ایک زنِ نامور | اشہر و ذی حشمت و ذی مال و زر
وہ کبھی یقیں کرکے تمنا یہی | شام سے ہے واردِ مکہ ہوئی
اونٹ تھی اور گھوڑے بہت اسکے ساتھ | لائی بہت باندی غلام اپنے ساتھ

حضرت عبداللہ کی محافظت دشمنوں سے

حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے

کرتی تھی عبداللہ کی وہ جستجو ۔ ایسے میں یک روز وہ پاکیزہ خو
آئے اہی دشت میں بہر شکار ۔ دور سے جب دیکھی وہ عفت شعار

انکی پیشانی پہ چمکتا ہے نور ۔ نورِ نبی شافعِ یومِ نشور
آگے گئی آپ کے اقدام کر ۔ لائی بہت عزت و اکرام کر

اور سرِ مسند پہ بٹھا کر وہیں ۔ کہنے لگی عجز سے یوں آہ میں
کر تو قبول اپنے نکاح میں مجھے ۔ کرتی ہوں میں نذر یہ حشمت تجھے

سنکے کہے اسکو وہ عالیجناب ۔ پدر سے میں پوچھکے دونگا جواب
دوسرے دن انکا ہوا ہے نکاح ۔ آمنہ خاتون سے اہی با فلاح

نقل ہے پس بعدِ نکاح و وصال ۔ پدر سے اس زن کا کیے عرض حال
کرکے بہت عجز اجازت لئے ۔ اور تبھی خیمے کو اُس کے گئے

دیکھی نہیں آہ جبیں پر وہ نور ۔ آہ نہیں سلک چرخِ بریں پر وہ سُور
پوچھی اے عبداللہ کہاں ہے وہ نور ۔ جھپ پہ جو تیرے کیا تھا ظہور

بولے مرا کل ہی ہوا ہے نکاح ۔ آمنہ اس نور سے پائی فلاح
بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے ۔ آہ میں غافل رہی کل رات سے

بولی نکاح کل ہی جس میں چاہی تھی ۔ نور ہی مقصود مرا تھا وہی
نور وہ تا مجھکو ملے سر بسر ۔ ہووے یقیں تیرے سے مجھکو پسر

اسکو خدا دیویگا شانِ جمیل ۔ جسکا دو عالم میں نہیں کوئی عدیل
ہر چہ ز بیگانہ بخیل تو اند ۔ جملہ دریں خانہ طفیلِ تو اند

خطِ فلک خطۂ ایوانِ تست ۔ گوئے زمیں در خمِ چوگانِ تست
اب مجھے عقد کی حاجت رہی ۔ تا بہ لبِ گور یہ حسرت رہی

بولکے اسطرح گئی سوئے شام ۔ اسہی تاسف میں رہی صبح و شام
نقل ہے جب شب میں ہوا ہے زفاف ۔ آمنہ خاتون کا اے سینہ صاف

رشک سی لاریب دو سو عورتیں ۔ درد سے بس مرگئیں اس رات میں

نورِ چہارم حضرتؐ کے حمل شریف کے بیان میں

حملِ نبی سیدِ والا تبار ۔ لیلِ رغائب میں ہے پایا قرار
اوّلِ شب جمعہ کی ماہِ رجب ۔ لیلِ رغائب ہے وہی جانِ اب

نورِ نبی سیدِ والا نسب ۔ آمنہ خاتوں میں کیا نقل جب
ملک میں ملکوت میں اس شب ندا ۔ یوں دی ملائک نے بحکمِ خدا

کہ سبھی عالم کو منور کریں ۔ اور بشارت سے مبشر کریں
علوی و سفلی کے تھے جتنے ملک ۔ کرنے لگے فرح بارض و فلک

حکم ہوا خازنِ جنت کو تب ۔ کھولدیں جنات کے ابواب سب
اور وہ جنات سنوارے تمام ۔ خلق کو عالم کو سنگارے تمام

خلد کے باغات کی خوشبوی سے ۔ سارے عوالم کو معطر کرے
سائرِ اطباقِ سماوات میں ۔ ساتوں زمیں کی بھی یہ طبقات میں

مرکزِ ابن خاک سے تا عرشِ پاک ۔ عرشِ معلّٰی سے بھی تا فرشِ خاک
شرق سے تا غرب کئے یہ ندا ۔ نورِ نبی سیدِ کل انبیاؐ

صلب سے آدم کے کئی سال سے ۔ آتا تھا کر نقل جو اجلال سے
صلب سے عبداللہ کے اب با وقار ۔ در شکمِ آمنہ پایا قرار

ہے وہ بلا شبہ خدا کا حبیبؐ ۔ اب ہے بہت اُس کا زمانہ قریب
جانوراں مکہ کے جو تھے تمام ۔ یوں لگے آپس میں وہ کرنے کلام

آجکی شب آمنہ فاضلہ ۔ سرورِ عالم سے ہوئیں حاملہ
ہوئے زمیں کا وہ امیں ہے گماں ۔ اور بلا شک بہ سراجِ زماں

کعبے کہ رب کی ہے قسم لا کلام ۔ ہے وہ نبی ساری جہانکا امام
اور چراغ اہلِ زمیں کا ہے سب ۔ ختم کیا اُسپہ نبوت کو رب

ایک روایت ہی کئے یہ کلام
آتی تھی یہ ارض و سما سے ندا
کیوں نہو یہ بات کہ سرورکی ذات
اور وہی مطلعِ انوار ہے
درگہِ خلاق کا ایسا حبیب
نقل ہے جس شب میں یہ عزّ و وقار
اُلٹا ہے ابلیس کا تخت اس ہی شب
اور بہت وجد میں تھی جبرئیل
اور کئی سال سے قحطِ عظیم
فضل سے اللہ کے بارش ہوئی
ہر شجرستاں میں شجر لایا بار
منبرِ ہر گل پہ ہر اک عندلیب
از زراں ہوا جلے سے زیادہ نباج
یُمن ہے اس شاہ کے یہ کیا عجب
جب تلک اس شہ کو نہیں تھا وجود
چوں ز وجودش علم آوازہ یافت
تا بعدم داشت وجودش درنگ

جانوراں روئے زمیں کے تمام
ہو تمہیں یہ مژدہ اے خلقِ خدا
سیدِ لولاک پیمبر کی ذات
اور وہی منبعِ اسرار ہے
ہوتا ہے اب جلوہ فزا عنقریب
حملِ شریف آپ کا پایا قرار
تخت سلاطیں کے بھی اُلٹے ہیں سب
فرح و مسرت سے بشانِ جلیل
ملک عرب میں تھا بہت اے فہیم
خلق سے وہ تنگی و عسرت گئی
ہر چمنستان میں آئی بہار
فرح و بشاشت کا ہوا تھا خطیب
خلق لگے کرنے بہت ابتہاج
جب ہے وہ ایجادِ جہاں کا سبب
عالمِ اکواں کو کہاں تھا نمود
نسخہ ہستی رقمِ تازہ یافت
بود جہاں بر ہمہ تاریک و تنگ

اور وہ بی بی سے ہے منقول جا
حضرتِ بوالقاسمِ والا حشم
مصدرِ خیرات و کرامات ہے
مبدءِ پیدائشِ عالم وہی
کیوں نہ ہو مسرور زمین و زماں
صبح کو اس شب کے بتاں سب یقیں
جتنے زمیں پر بھی مکانات تھے
ایک علَم سبز بھی لا اس ہی شب
شہر و بیاباں میں تھے سوکھے شجر
ہوگئے سرسبز بیاباں تمام
ہر گلِ گلزار بھی خنداں ہوا
فرح سے اُس سال کے سارے عرب
جو تھے مساکین تونگر ہوئے
عرصہ ہستی میں رکھا جب قدم
نقشِ وجود از ہمہ بیگانہ بود
سایۂ رحمش کہ ز گردوں گذشت
نورِ وجودش بہ جہاں نور داد

حمل کے ہر ماہ میں بھی بیگماں
لاتا ہے دنیا میں قریب اب قدم
چشمۂ فیضِ ہمہ برکات ہے
اصلِ اصولِ بنی آدم وہی
کیوں نہ کریں فخر مکین و مکاں
اوندھے گرے سارے بتانِ زمیں
نور سے وہ سارے درخشاں ہوئے
کعبۂ اقدس پہ کئے تھے نصب
ہوگئے لاغر تھے سبھی جانور
اور ضیا بخش گلستاں تمام
فرح سے بس چاک گریباں ہوا
نام رکھے تھے سنِ فرح و طرب
صاحبِ اموال وہ اکثر ہوئے
قحطِ عدم اس سے ہوا منعدم
ہستئ او تا بہ عدم خانہ بود
رزق رساں ہمہ آفاق گشت
مائمیاں را خبر از سور داد

لمعہ ارہاصاتِ حملِ شریف کے بیان میں

آمنہ کہتی ہیں ز حملِ نبی
حمل کی بے ذوقی مجھے کچھ نہ تھی
میں نہیں بولی وہ کہا سر بسر
آکے وہی شخص کہا ہے کہ خواب
خواب سے بیدار ہوئی ہوں میں جب

مجھکو نہ چھ ماہ تلک خبر تھی
اور نہ کچھ مجھکو ہوا درد بھی
تو ہے یقیں حاملِ پیغامبر
ایک پسر اب تو جنیگی شتاب
بولی ہو اعذرات سے یہ حال سب

ہاں کہ نہیں مجھکو تھا عذرِ زناں
خواب میں یک شخص کہا مجھکو آ
حمل ترا آیا ہے مجھے تب یقیں
حقکی پنہ میں دے اسے لے ہمام
سنتے ہی دو حلقے وہ لائے تبھی

اس کے سوا اور نہ تھا کچھ نشاں
حمل کو یہ تیرے ہی جانی تو کیا
پھر بھی تولد کے قریب آ ایں
اور محمد بھی تو رکھ اسکا نام
ڈالے مرے کانیں گر نہیں بھی

خواب بی بی آمنہ کا ایام حمل میں

غیب سے پھر شخص وہی جلد آ
حلقے وہ دو دور فرشتے کیا
جان تو اس رمز کو اے اہلِ دیں
رسم وہ تھی جاہلیت کی یقیں
زشت رسوم ایسے جہاں سے ضرر
جسکے پسر سے سبھی ہوئینگے دور
دیکھیو اب غور و تامل سے تم
امتی ہو ایسے پیمبر کے تم
مروی ہے از آمنہ اے باصواب
حمل کے آغاز میں دیکھی ہو خواب
چار مہینے کا ہوا حمل جب
والدِ ماجد شہِ عالم کے تب
مکۂ اشرف کو پھرے وہاں سے جب
راہ میں بیمار ہوئے آہ تب
آہ گئے تک وہ شتابی کیسات
پدرِ پیمبر نے کیا تھا وفات
حضرتِ عباس کا جو ہے خلف
اس سے ہے منقول یہ اے باشرف
انکو کہا حضرتِ ربّ الجلیل
میں ہوں سدا اسکا نصیر و کفیل

تنبیہ

مادرِ سرور سے وہ اے ارجمند
حق نے نہ زنہار کیا ہے پسند
حکم کیا ایک ملک کو خدا
حلقے وہ تا دور کرے جلد جا
تم نکرو ایسے رسوم اے جہول
جسکے اٹھانیکو ہیں آئے رسول
ایک درخشاں ہوا جسسے نور
آئے نظر بصرے کے محل و قصور
کہتے ہیں مکے سے مدینہ گئے
اور وہاں تو نشونما کئی دن رہے
عبدِ مطلب یہ سنے جب خبر
بھیجے وہاں اپنے پسر کو دگر
عمر تھی عبد اللہ کی تب تیس سال
اور کہا بعضوں نے تھی پچیس سال
بولے ملک درد سے تب اے کریم
تیرا نبی آہ ہوا تب یتیم
بھیجیو تم اُسپہ سدا صبح و شام
تحفۂ برکاتِ صلوٰۃ و سلام

واقعۂ فیل

ابرہہ کا کلیسا بنانا

حمل سے اس شاہ کے اے باصفا
آٹھویں جب ماہ کی تھی ابتدا
ابرہہ ملعون شقی بے حیا
کہ جو وہ محکوم نجاشی کا تھا
حج کے وہ ایام میں دیکھا اے یار
خلق چلے کعبے کو ہیں بیشمار
بولے کہ کعبہ کی زیارت لیئے
جاتے ہیں ادراکِ سعادت لیئے
حکم کیا شہر میں اپنے تبھی
ویسا ہی یک خانہ بناویں ابھی
اور در و دیوار کو وہ بے حیا
سونے جواہر سے مرصع کیا
چند مکاناتِ مزین سرا
گرد کلیسے کے ہے بنوا دیا
دلمیں بہت اس سے عقیدہ دھریں
آکے ز اطراف زیارت کریں
مکے میں یک شخص تھا بس ہوشیار
قومِ کنانہ سے تھا وہ نامدار
خدمتِ جاروب کشی اسکی میں
پایا کلیسے کی ہے وہ پیش میں
جلد ہوا شب کو وہاں سے فرار
صبح کو یہ بات ہوئی آشکار
ایسے میں پھر ایک علاوہ ہوا
طرفہ عجب اور بھی یک گل کھلا

واقعۂ فیل تبھی رو دیا
قصہ یہ ہے اسکا سن اے باوفا
والی ہوا ملکت یمن کا وہ جب
بلدۂ صنعا میں رہا آکے تب
نذر و ہدایا بھی لیجانے وہاں
پوچھا کہ جاتے ہیں یہ عالم کہاں
سنتے ہی اس بات کو وہ ذی شعور
لایا بہت نخوت و کبر و غرور
حکم ہے بس اسکے ز سنگِ رخام
ایک کلیسہ ہے بنا اس مقام
اور بتاں اس میں بٹھایا ہے وہ
انکو جواہر بھی پنہایا ہے وہ
اُسپہ بھی چھڑکا کے وہ عطر و گلاب
حکم کیا سب کو وہ خانہ خراب
بات یہ بس شاق ہوئی بر قریش
اس سے بہت تلخ ہوا انپہ عیش
جلد نکل ملکِ یمن کو گیا
اور وہ ملعون کا نوکر ہوا
قابو وہ پایا ہے یقیں ایک شب
کرکے وہ پاخانہ کلیسے میں تب
ابرہہ یمن کے پھرا ہے بہت
دلمیں وہ شرمندہ ہوا ہے بہت
مکہ سے آ ایک وہاں کارواں
اُترا تھا اس شہر کے باہر عیاں

آگ جو سلگائی تھی وہ رات ایک
زیور و پوشاک جواہر وہی خام
جو در و دیوار تھے بازیبُ زین
قصد کیا مکے کو جائیں شتاب
کونسا فیل بھی تھے چار ہزار
کرتا تھا اقدام وہ ہاتھی جدہر
تکیاں وہ فوج ہوئے دیکھ دنگ
ابرہہ ملعون سے ملے ہیں وہ جا
عبدِ مطلب نے تب اس سے کہا
چاہیے تڑانا تو تڑا دیگا وہ
کرتا نہ تھا سجدہ وہ ملعون کو
جلد وہ پھر کعبے کے نزدیک آ
آہ یہ آئی ہے جو فوجِ عظیم
گریہ و عازاری سے اور عجز سے
کعبہ طرف انکو چلاؤ ابھی
بیٹھ گیا جلد زمیں کے اوپر
گرچہ بہت مارے اسے وہ لعین
ابرہہ یہ دیکھ کے حیراں ہوا
عبدِ مطلب بھی ادہر دل فگار
عبدِ مطلب نے کہا اس کو دیکھ
کہتے ہیں وہ آنے لگے جو ق جوق
جان وہ کنکر تھا بقدرِ نخود
ڈالتے کنکر تھے جب اک بر سوار

اس سے ہوئی شہر یہ وہ گھات ایک
جو کہ بنائے تھے بتوں کو تمام
سارے سیاہ ہو گئے بے ریب و مین
کعبۂ اشرف کو گرائیں شتاب
اونٹ و نکا گھوڑ و نکا نہیں تھا شمار
جانتے وہ فتح و ظفر ہی ادہر
پائے نہ زنہار وہ امکانِ جنگ
عبدِ مطلب کی وہ عزت کیا
کعبہ کا مالک ہی بلا شک خدا
چاہے تو بچانا تو بچا دیگا وہ
دوسرے فیلوں کی طرح پر کبھو
کعبہ پہ رکھ ہاتھ کئے یہ دعا
ہمکو نہیں طاقتِ جنگ اے کریم
وہاں سے نکل ایک جبل پر گئے
اور اسے جلد ڈھلاؤ ابھی
کعبہ طرف ڈالدیا اپنا سر
تب بھی وہ زنہار ہلا ہی نہیں
کشف میں اس بھید کے نادال ہوا
نصرتِ غیبی کے تھے امیدوار
فتح کی اب ہمکو ہے امید نیک
اڑنے لگے سارے وہ لشکر کے فوق
زہر کی تاثیر تھی اسمیں نمود
پیٹ سے ہاتھی کے وہ ہوتا تھا پار

بارے سے اس آگ کی چنگاریاں
سب کو جلا پل میں وہ اک آن کی
ابرہہ اس بات کو سنکر شتاب
ساتھ لیا لشکر سے صد ہزار
انمیں تھا اک فیل جو محمود نام
اترا وہ جب کعبہ کے نزدیک آ
چھوڑ کے وہ مکہ بیاباں گئے
بولا کہ ہم تم سے نہ چاہتے ہیں جنگ
کوئی بشر کا نہیں خانہ ہے وہ
فیل سفید اسکا جو محمود تھا
ابرہہ بس چڑھ گیا یہ دیکھ کے
گھر ہے یہ بے شبہ ترا اے خدا
ہم تو اب اس امر میں لاچار ہیں
ابرہہ یہ حکم کیا ہے تبھی
فیل جو محمود تھا اے باادب
اسکو سر مارتے تھے بہت فیلباں
بیٹھ گیا ہاتھی یہ جب یوں وہاں
بسکہ اُدھر فوج کا وہ حال تھا
ایسے میں اک نور ہوا جلوہ گر
بس اسی اثنا میں خدائے قدیر
اپنے دو پنجوں میں دو کنکر لئے
سارے وہ آئے تھے زد ریا سے شور
آئی ہے بس قہر کی یہ فوج جب

پہنچے کلیسے کے ہی وہ درمیاں
اور وہ کفار کے دل چاک کی
ہو گیا جل بھون کے مثلِ کباب
انمیں بہت اسکے تھے جنگی سوار
پیش رو فوج تھا وہ لاکلام
مکہ دو فرسنگ وہاں سے رہا
عبدِ مطلب ہی مگر یک رہے
توڑینگے کعبے کو مگر بیدرنگ
صاحبِ این خانہ یگانہ ہے وہ
عبدِ مطلب کو آ سجدہ کیا
عبدِ مطلب وہیں رخصت لئے
تو ہی نگہبان ہے اسکا سدا
گھر ہی ترا تو ہی بچا سکے نہیں
جلد وہ فیلوں کو سنوار و سبھی
فوج کے آگے ہیں کئے اسکو تب
نیک جگہ سے نہ ہلا اے میاں
بند رہے پیچھے سبھی ہاتھیاں
سارے اُن اشرار پہ جنجال تھا
گھیر لیا کعبے کو سب سر بسر
بھیجا ابابیل کی فوجیں کثیر
چونچ میں کنکر بھی تھا اک جانئے
حق نے عجب انکو دیا ایسا زور
پل میں وہ نابود ہوئی فوج سب

فیل جو محمود تھا اے باصفا
فضل سے مولا کے وہی یک بچا

بیٹھ لگا اسکی پرندہ بھی ایک
بھاگتا تھا اور بھی یہ اسکو دیکھ

اور وہ ابھی گھوڑے سی اترا نہ تھا
سر پہ پرندہ وہ تھرکتا ہی تھا

ایک پرندہ کہ جو تھا اسکی ساتھ
اُسکو بتایا یہ اٹھا اپنا ہاتھ

جبکہ ہوئی فوج یہ سب پائمال
پائے قریش انکا سبھی نقد و مال

الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی
مکے میں مُردوں کی ہی بدبو اٹھی

لاش وہ ناپاک سبھی بہہ گئے
سارے عرب شکر الٰہی کئے

کرنے سلاطین لگے انکا پاس
دلمیں بہت رکھتے تھے انسے ہراس

اور وہ کنکر جو تھے مثل نخود
مکے میں موجود تھے ای اہل سود

قصہ یہ ہے جو کہ عجیب و غریب
شہ کی ولادت کے ہوا ہے قریب

فیل کی سورۃ میں خدائے جہاں
قصہ یہ قرآن میں کیا ہے بیاں

انکو تو یوں خوار کئے ہم قریب
جبکہ معظم ہے ہمارا حبیب

واقعہ کے بعد یہ اے دل فروز
گذرے تھے پنجاہ یہ بس پانچ روز

سرور عالم کی ولادت ہوئی
سارے خلائق کو بشاشت ہوئی

یونہی اسی وقت میں سب انبیا
پائے ولادت ہیں بہ حکم خدا

اکثر اوقات شہ نامدار
رہتے تھے دو شنبہ کے دن روزہ دار

کہ میں اسی روز میں پیدا ہوا
وحی بھی اس روز ہی بھیجا خدا

شہ کی ولادت کا مقدس بیاں
قصہ معراج تلک اک میاں

خاتمہ

جو کہ تھا آغاز مثال ہلال
بدر بنایا ہے اسے ذو الجلال

چار چمن سی ہے یہ پہلا چمن
بس اسے شاداب رکھے ذو المنن

اسمیں ہوی ہو وے کہ جو سہو و خطا
عفو کرے اسکو بلطف و عطا

اپنے پیمبر پہ سدا صبح و شام
بھیجے اس آخر سی صلوٰۃ و سلام

ابرہہ مردود نے یہ دیکھ کے
طرف حبش کے ہے لگا بھاگنے

پہنچا ہے جب جا کے حبش کو وہ خر
اور نجاشی کو دیا یہ خبر

سن کے نجاشی متحیر ہوا
بولا پرندہ وہ کہاں ہے دکھا

ڈالا پرندہ نے ہے کنکر وہیں
مرگیا سر پھوٹ وہیں وہ لعیں

تھے جو قریشوں میں بہت مالدار
اسکا سبب ہی یہی اے ہوشیار

عبد مطلب تبھی کعبے میں آ
مانگے دعا مینہ پڑا تب ہوا

حادثہ یہ جبکہ ہوا در زماں
پائے قریش اس سے بہت عز و شاں

کعبے کی عزت بھی ہوئی ہے زیاد
خلق کو سب اس سے ہوا اعتقاد

بعثت سالار تلک بھی یقیں
دیکھے ہیں اصحاب بہت ای امیں

حمل کے برکات ہیں اسکے جاں
داخل ارہاص ہے یہ اے میاں

اسمیں اشارہ ہے یہ اے اہل دیں
کعبے کی چاہے ہیں ہتک جو لعیں

اسکے بھی جو ہو دیں عدو نابکار
انکو بھی کردینگے ہم خوار و زار

پیر کے دن صبح کو اے اہل دیں
تھی یہ مولود کی جو بارہویں

آگے طلوع ہونیکے بس آفتاب
پائے ولادت شہ عالیجناب

پیر کا جو روز ہے پاکیزہ تر
اسکو فضیلت ہے سب ایام پر

پوچھا صحابہ نے جب اسکا سبب
انکو یہ ارشاد کئے شاہ تب

اس ہی لئے جان تو اے با ادب
پیر کا روزہ ہے ہمیں مستحب

دوسرے نسخہ میں اگر چاہے رب
لاؤنگا تفصیل سے میں با ادب

شکر ہے از فضل خدائے انام
پایا رسالہ ہے یہ اب اختتام

در شب آدینہ یہ بدر منیر
کامل انوار ہوا بے نظیر

اسکو کرے فضل سے اپنے قبول
اور کرے مقبول جناب رسول

نور مہ و مہر رہے جب تلک
نور یہ نسخے کا رہے تب تلک

تمت

۱ قصۂ فیل ... ابابیل سے ہلاک ہونا

۲ قرب ولادت شریف

یعنی دفتر اول کے چار چمن سے یہ پہلا چمن ۱۲

گلزارِ نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کر ادا حمدِ خدا نعتِ رسول
پہلے نسخے میں کیا میں اتمام
اور نبوت سے لے تا گیارہ سال

لکھوں احوالِ رسولِ مقبول
جسکا انوارِ نبوت ہے نام
بھی لکھوں کچھ وہ مبارک احوال
مومنو اسکو دل و جاں سے سنو

خلقتِ نورِ نبی کا مذکور
اب یہ لکھتا ہوں ولادت کا بیاں
اس رسالے کا یہ اکرام تمام
گل یہ گلزار سے ایماں کے چنو

اور ارہاصِ حمل بھی پُر نور
آپکی وحی و رسالت کا بیاں
جانو گلزارِ نبوت ہے نام

غنچہ جنابِ رسالتمآب کا احوال صحیح پڑھنے اور سُننے کے آداب اور آپکی فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفلِ ذکرِ نبی کے آداب
ذکرِ میلاد کی ہے جو محفل
صالحین کا ہو یقیں ذکر جہاں
ہو جہاں ذکرِ حدیثِ میلاد
جو محدث و محقق تھا بڑا
کہ میں جب مکہ میں تھا اے اکمل
ذکرِ میلادِ رسول اللہ کا
کر وہ مجلس سے عجائب انوار
کہ وہ انوار ملائک کے تھے
یہ تھی مجلس سے ملائک مانس

اور کچھ اُس کی فضیلت و ثواب
اسمیں ہوتے ہیں فرشتے نازل
رحمتیں حق کی اُترتی ہیں وہاں
کیوں نہ ہو رحمتِ حق حد سے زیاد
وقت میں اپنے شہیر و یکتا
در مہِ پاکِ ربیع الاوّل
تب وہ محفل میں پڑھا جاتا تھا
لگے ہونے کو بلند اے ہشیار
ویسی مجلس میں جو حاضر ہووے
سب ہیں حسنِ ادب سے جالس

پہلے لکھتا ہوں بطورِ مجمل
ہے صحیح ایک خبر میں آیا
صالحین کی ہو یہ جب ذکر کی بات
شیخِ دیں قطبِ زماں علّامہ
یوں لکھا ہے بہ فیوضِ الحرمین
موضعِ مولدِ اشرف ہی جہاں
میں بھی اُس محفلِ اقدس میں گیا
دیکھیں اسمیں تامل جو کیا
اور تھے رحمتِ حق کے انوار
یعنے سب لوگ متودب بیٹھیں

تا کریں پیر و جواں اُسپہ عمل
کہ شہِ کون و مکاں فرمایا
کیا نہ ہو ذکرِ نبی کے برکات
شہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ
اپنا مکشوف وہ بے شبہ و مین
منعقد محفلِ مولد تھی وہاں
حق تعالےٰ نے مجھے بتلایا
حق تعالیٰ نے مرے پر کھولا
جو اُترتے تھے وہ مجلس میں آئے
دل لگا خوب سُنیں اور سمجھیں

بے لوث ہو کر یہ آپس میں بات ۔ اور نہ بیہودہ کریں کچھ حرکات
روشنی بھی کبھی ایسی نہ کرے ۔ کہ وہ اسراف کے حد کو پہنچے

فسق و بدعت سے بھی مجلس رہے دور ۔ شرع و سنت سے رہے فائضِ نور
اور جو پڑھتے ہیں صحیح ہو حالات ۔ نہ ہو بے اصل غلط کوئی بات

مولوی باقرِ آگاہ اے نیک ۔ نسخۂ ہشت بہشت اندر دیک
کئی بے اصل غلط نسخوں کا ۔ نام لے صاف ہی اس طرح لکھا

کہ بلا اصل و غلط جو ہے کلام ۔ پڑھنا اور سننا بھی اسکا ہے حرام
خاص در ذکرِ رسولؐ والا ۔ متفق اسپہ ہیں سارے علما

پس میں لکھتا ہوں وہ احوالِ رسولؐ ۔ معتبر جو ہے کتب میں منقول
اور وہ مشہور کتابوں کے نام ۔ جابجا آگے کرونگا ارقام

جسکو اس باب میں کچھ شک آوے ۔ ان کتابوں میں بلا شک دیکھے
ذکرِ میلادِ پیمبرؐ یا رب ۔ کروں آغاز یہاں سے میں اب

پڑھنے اور سننے بھی والونکو تمام ۔ اور مجھے بخشدے اے ربِ انام
بھی ہے امید کہ رحمت کا نزول ۔ ہووے از برکتِ این ذکرِ رسولؐ

پہلا گُل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے بیان میں

آمنہ سے ہے روایت سن اب ۔ کہ پیمبرؐ کی ولادت کی شب
میں جو تھی اپنے مکاں میں تنہا ۔ سنی ناگاہ یک آواز بڑا

بس وہ آواز مہیب ایسا تھا ۔ کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا
دیکھی تب ایک پرندہ اُجلا ۔ آکے پر اپنا مرے دل پہ مَلا

اسکے ملنے سے وہ سب خوف گیا ۔ یک پیالہ وہاں شربت تھا دھرا
تھا وہ اُجلا میں کی نوش اسکو ہیں ۔ پائی تب اس سے قرار و تسکیں

اور میں دیکھی تب ایک نورِ بلند ۔ اور عورات بھی بیٹھی تھیں چند
قد بلند انکے تھے با حسن و جمال ۔ دیکھ حیراں میں ہوئی ہوں ملال

وہ کہے خوف نہ ہم سے کیجو ۔ مریمؑ و آسیہ ہیں ہم ہر دو
اور حوراں ہیں یہ جنت کی تمام ۔ آئیں از حکمِ خداوندِ انام

بس لگی سننے کو میں آوازیں ۔ ایک سے ایک بڑی تھی انمیں
تھان ایک دیبا کا دیکھی اُجلا ۔ درمیاں ارض و سما کے لٹکا

اور ہوا میں تھے بہت سے مرداں ۔ آسماں اور زمیں کے درمیاں
چھاگلیں روپے کے تھے انکے ہاتھ ۔ اور میرے حجرے میں دیکھی اس رات

غیب سے آئے پرندے بسیار ۔ تھے زمرد سے سب انکے منقار
اور یاقوت سے تھے ان کے پر ۔ یعنے وہ حق کے ملک تھے یکسر

کہ جناح انکے یقیں یعنے پر ۔ دیکھ قرآں سے ہیں ثابت اشہر
پس پرندونکو جو دیکھی بی بی ۔ وہ بلاشبہ فرشتے تھے سبھی

اور کبھی مشرق و مغرب کو تمام ۔ مجھکو دکھلایا خداوندِ انام
اور جھنڈے مجھے تین آئے نظر ۔ ایک مشرق میں تھا مغرب میں دگر

بامِ کعبہ کے اُپر تھا تیسرا ۔ شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا
پس ہوا سیدِ عالم پیدا ۔ اشرفِ عالم و آدم پیدا

انبیاؑ کا ہوا سرور پیدا ۔ اصفیا کا ہوا افسر پیدا
باعثِ خلقتِ اکواں پیدا ۔ ابرِ احساں یمِ فیضاں پیدا

حق کا مطلوبِ معلّا پیدا ۔ خلق کا مقصدِ اقصیٰ پیدا
فاتحِ بابِ صفوت پیدا ۔ خاتمِ ملکِ رسالت پیدا

مطلعِ مہرِ ہدایت پیدا ۔ منبعِ چشمۂ رحمت پیدا
سب رسولوں کا مبشّر پیدا ۔ دورِ آخر کا پیمبرؐ پیدا

ہوا پیدا گُلِ گلزارِ خلیلؑ ۔ دُرِ یکتائے یمِ اسماعیلؑ
فاتحِ بابِ شفاعت پیدا ۔ قاسمِ کوثر و جنت پیدا

حق کا محبوبِ مکمل پیدا ... حضرتِ احمدِ مرسل پیدا
کہی بی بی وہ ہوا جب پیدا ... حق تعالیٰ کو تبھی سجدہ کیا

ہر دو انگشتِ شہادت اشرف ... وہ اٹھایا تھا یقیں چرخ طرف
اور کہا لا الٰہ الا اللہ ... بھی کہا انی رسول اللہ وہ شہ

ایسا چمکا ہے مرے سے یک نور ... شام کے جسمیں نظر آئے قصور
نقل ہے عبدِ مطلب سے یہ بات ... تھا میں کعبہ میں تولّد کی رات

نیم شب جبکہ ہے گزری کعبہ ... حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
بول تکبیر وہ اس طرح کہا ... کہ محمد کا ہے معبود بڑا

شکر ہے پاک کیا مجھکو رب نے ... بت پرستی کی نجاست سے اب
ایک آواز ہوئی غیب سے تب ... کہ محمد کو جنی آمنہ اب

اور بتاں جتنے تھے کعبہ میں کھڑے ... اوندھے وہ سارے زمیں پر ہیں گرے
اور صفیہ جو پھپھی تھی شہ کی ... اس طرح سے ہے روایت لائی

کہ ہوئے شاہِ زماں پیدا جب ... آمنہ کے ہیں مکاں آئی تب
دیکھی میں نورِ شہِ عالم کا ... نور پر شمع کے بس غالب تھا

شمع کا نور نہ آتا تھا نظر ... نور سے انکے ہی تھا روشن گھر
چاہی نہلاؤں اسے با اکرام ... کوئی کہا غیب سے لے میرا نام

کہ یہ محنت نہ اٹھا تو اِس دم ... غسل دیکر اسے لائے ہیں ہم
اور وہ تھے ناف بریدہ از غیب (نال کٹی ہوتی) ... اور پیدا ہوئے مختوں بے ریب

اور کی پشتِ مبارک پہ نظر ... نقش تھا مہرِ نبوت انور
کلمہ طیبہ تھا اس میں لکھا ... پانچ آثار میں دیکھی اس جا

اور عثمان بن العاص کی ماں ... نقل اسطرح سے کی ہے اُسے جاں
جب ہوئے پیدا رسولِ فاخر ... آمنہ کے تھی میں گھر میں حاضر

دیکھی میں نور ہوا ایک تاباں ... ہو گیا جس سے ہے روشن وہ مکاں
اور دیکھی ہوں نظر سے میں ٹھیک ... کہ ہوئے تارے زمیں کے نزدیک

تب یہاں تک ہے گماں مجھکو ہوا ... کہ وہ گر جائینگے اب مجھ پر آ
عبدِ رحمان بن العوف جو تھا ... اپنی مادر سے روایت یہ کیا

والدہ اسکی صحابیہ رضی تھی ... نام تھا اسکا شفا وہ بولی
کہ ہوئے سرورِ دیں پیدا جب ... اپنے ہاتھوں آپ میں لی آپکو تب

اور میں آواز سنی ایک بڑا ... کہ کوئی یرحمک اللہ کہا
شرق سے غرب تلک تھا پُر نور ... شام کے اسمیں نظر آئے قصور

دیکھ اس حال کو میں گھبرائی ... نور پھر سیدھے طرف یک دیکھی
پوچھا اس نور کو یوں کوئی تب ... لیگیا تھا تو کہاں اسکو اب

کہا میں لیگیا مغرب کی طرف ... ان مکانات میں جو ہیں اشرف
بعد یک نور ہوا پھر پیدا ... بائیں جانب کوئی اسمیں پوچھا

لیگیا تھا اسے اب بول کہاں ... کہا مشرق کی طرف اے ذیشاں
سب مکاناتِ معظم اوپر ... لیکے گذرا ہوں اسے میں خوشتر

اسکو بتلایا براہیم کو میں ... خوش ہوا دیکھکے وہ اسکے تئیں
اور کیا اپنے وہ سینہ سے لگا ... خیر و برکات و طہارت کی دعا

اور اس طرح سے کہتی ہے شفا ... کہ مرے دلمیں تھی یہ بات سدا
جبکہ مبعوث ہوئے شاہِ جہاں ... ہیں تبھی صدق سے لائی ایماں

حضرتِ آمنہ اس طرح کہی ... جب ولادت شہِ عالم کی ہوئی
دستِ پاک اپنا زمیں پر رکھا ... اور سر اپنا کیا سوئے سماں

انگلی کلمہ کی اٹھایا تھا وہ ... انگلیاں دوسری کھینچا تھا وہ
پیوستا تھا لے انگوٹھا وہ دہاں ... دودھ آتا تھا انگوٹھی سے جاں

اور کعبہ کی طرف سے آگہہ ... حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
اور ہوا پیدا وہ جب جانِ جہاں ... نور میرے سے ہوا ایک تاباں

Scanned with CamScanner

اُسمیں دیکھی میں عماراتِ شام
فتح سے بے کی ہے دُسر البصرا
اور یک غیب سے تب آئی ندا
اور بنا ملتِ حنفی کا لباس
بحر یوں میں سبھی اس شاہ کا نام
اور یک لحظہ گیا جبکہ گذر
کنبلیاں ہاتھ میں تھیں اسکے تین
مخزنِ باد کی تسری کنبلی
اس سے مردونکی سنی میں باتیں
اسکو اطرافِ زمیں لیجاؤ
اتو لا ابر وہ اُجلا آ کے
بعد اس شاہ کو پھر لائے ہیں
قطرۂ آبِ زلالِ بہتر
حکم سے حق کی یقیں ساری جہاں
ایک چھاگل تھا لیا روپے کی
گوشے چار اسکو تھے ہر گوشہ پر
طشت میں ہاتھ رکھا شاہِ ہدا
تیسرا آیا تھا جو مردِ خبیر
طشت لایا تھا نفر جو دوسرا
سات بار اس کے تئیں غسل دئیے
اور جو لایا تھا حریر اس کو اٹھا
بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخر
بوسہ دے اسکی پیشانی پہ بھی
اور بصریٰ کے مکانات تمام
کہ ہوئی وقتِ عمرؓ اسکی بنا
کہ اسے مشرق و مغرب میں لجا
اسکو لیجاؤ براہیم کے پاس
بسکہ مشہور ہو ماحی اے ہمام
لائے پھر میں نے نظر کی اسپر
کوئی یوں کہنے لگا ہے اس عقیق
کنبلیاں تینوں لیا ہے یہ نبی
طیر اور گھوڑوں کی بھی آوازیں
اور سب روحوں پہ ظاہر کیجو
شہ کو غائب جو کیا تھا مجھ سے
پاس میرے اُسے دکھلائے ہیں
تھے ٹپکتے ہیں نظر کی اس پر
آوے اس شاہ کے زیرِ فرمان
بوئے مشک اس سے بہت آتی تھی
تھا لگا دُرِ سفید یک خوشتر
غیب سے میں نے سنی تب یہ ندا
ہاتھ میں اس کے لپیٹا تھا حریر
شہ کو اس طشت میں وہ بٹھلایا
اور دئیے بوسہ سر و پا یہ اُسے
ایک گھڑی اپنے پروں میں رکھا
لایا ہے اپنے پروں سے باہر
کہتا ہو تجھکو بشارت ای نبی
ضم کر ہے بے کی یہ بُصرا اے حبیب
بعد یک ابرِ سفید آ کے وہیں
ہر نبی کی جو ولادت کی ہے جا
کرو دریاؤں پہ اسکو ظاہر
یعنے ہے شرک مٹانے والا
صوف پہنائے تھے اسکو اُجلا
ایک کنبلی یہ نبوت کی ہے
ابر ایک ایسے میں آیا دیگر
لیگیا شاہ کو یہ ابر بھی آ
بحرِ اخلاقِ رسلؑ میں بھی سب
اور پھر لانے کو عرصہ جو لگا
ایک پیچیدہ حریری پارہ
پھر وہ بولے یہ شہِ موجودات
بعد ازاں آئے ہیں شہ شخص جمیل
ہاتھ میں اپنے لیا تھا دوسرا
بولے دنیا کی یہ حدیں ہیں چار
کہ مقرر یہ ہے کعبے کو لیا
ایک خاتم جو تھی اس میں پُر نور
اور وہ روپے کی چھاگل سے شتاب
غسل کے بعد بغیر تاخیر
یوں کہا حضرتِ عباسؓ کے جا
اور کیا کان میں اسکے باتیں
کہ یقیں علم رسولوں کا تمام
شہر وہ شام سے ہی جان قریب
لیگیا اس شہِ عالم کے تئیں
اُسپہ اب پہنچاؤ باشانِ علا
بحر یاں تا کہ ہوں اس سے ماہر
سارے عالم سے بتائیدِ خدا
اور بچھائے تھی حریر ایک ہرا
دوسری کنبلی یہ نصرت کی ہے
ابرِ اوّل سے بڑا تھا انور
اور اس طرح کوئی کہتا تھا
غوطہ دیکر اسے لے آؤ اب
دوسرا عرصہ تھا اس سے بڑا
دستِ اطہر میں وہ سرور کی تھا
لایا ہے ساری جہاں اپنے ہاتھ
مہر سے نور فشاں تھی بے قیل
خوشنما طشت زمرد کا ہرا
لیجئے چاہے جو اے پاک شعار
ہم کئے قبلہ اسی کو اس کا
وہ نکالا ز حریرِ خند کوز
ڈالنے اسپہ لگے ہیں تب آب
اس شہِ دیں کو لپیٹے یہ حریر
تھا وہ داروغہ جنت رضواں
کچھ مجھے وہ نہیں معلوم ہوئیں
ہیں عطا تجھکو کیے با اکرام

بر

اب ترے علم و شجاعت کا علم
کیئے عزت سے نصب اے اکرم

ذکر تیرا جو سنیگا اے رسولؐ
دل میں تب اسکے ہو ہیبت کا نزول

بی بی کہتی ہیں کہ کوئی سر اب
شاہ کے لب پہ رکھا اپنا لب

کہ کوئی شئی وہ اسے دیتا تھا
شاہ رغبت سے اسے لیتا تھا

وہ کہا تجھکو بشارت ہو اب
نیک اخلاق دیئے تجھکو سب ۱

پھر اٹھا لے اسے غائب وہ ہوا
درد و غم اس کا بہت مجھکو ہوا

تھی اسی درد و الم میں ہر آں
لائے ایسے میں اسے پھر مجھ پاس

لیگیا تھا جو اسے تب وہ کہا
سینہ میں پر اسے ظاہر میں کیا

اور دعا اسکو وہ برکت کی کر
بولا ہو تجھکو بشارت اے پسر

آمنہ کہتی تھیں پھر شہ کو میں
دے میرے گود میں بولا وہ امیں

جو کوئی پکڑیگا تیرا داماں
اور بجا لاویگا تیرا فرماں

ایسے میں عبد مطلب یہ خبر
سنکے خوش ہو کے مرے آئے گھر ۲

کہ میں کعبے میں ہی تھا کل کی شب
دیکھا ناگاہ یہ حالات عجب

حالت اصلی پہ پھر باز آیا
بول تکبیر وہ یوں کہنے لگا

اور ہبل جو ہے صنم ایک بڑا
دیکھا میں جلد زمیں پر ہے گرا

ابر رحمت کو بھی باعز و قبول
لطف و رحمت سے کئے اسپہ نزول

خلق کو حق کی مدد سے وہ نبی
کنج غفلت سے نکالیگا سبھی

اور سب خلق طرف بانکیں
یہ نبی ہو ویگا مبعوث یقیں

تم گواہ ہوئے فرشتو میرے
ہم کلید اسکو خزانوں کی دیے ۳

جو ہے دروازہ بنی شیبہ کا
اس سے بطحا کی طرف میں آیا

اضطراب اور تھا مروہ کو بڑا
دیکھ میں اسکو ترے گھر آیا

اور مکے کے پہاڑاں بھی سب
نور سے اسکے درخشاں تھے تب

تیرے گھر آنے مجھے منع کیا
کچھ نہیں تاب و تواں مجھمیں رہا

کھلیاں ہی تجھے نصرت کے دیے
اور دلوں میں تری ہیبت ڈالے

گرچہ وہ تجھکو نہ دیکھا ہو کبھی
خوف تیرا کرے غیبت میں بھی

جیونکہ بچے کو کبوتر اپنے
مہر و الفت سے کھلائے دانے

کرتا انگلی سے اشارہ بھی تب
یعنی کرتا تھا زیادہ وہ طلب

روغن اس کے سر و چہرے پہ ملا
اور اسے سرمہ لگا شانہ کیا

میں کہی آہ اکیلی ہوں یہاں
اب گئے آہ مرے لوگ کہاں

چاندسی اسکے تھی چہرے میں چمک
مشک کی اس سے تب آتی تھی مہک

لیگیا تھا اسے نزد آدمؑ
اپنے سینے سے لگایا وہ بہم

میری اولاد کا سرور ہے تو
انبیا کا سبھی افسر ہے تو

مژدہ ہو تجھکو اے مقبول خدا
عروۂ وثقیٰ کو اب تو پکڑا (استوار دامن)

وہ ترے ساتھ ہی ہوگا محشور
اور جاویگا بہ جنت مسرور

واقعہ ایک وہ جو دیکھے تھے
یوں بیاں اسکا کئے ہیں ایسے

ہے مقام اک جو خلیل اللہ کا
کعبۃ اللہ وہاں سجدہ کیا

کہ کیا پاک محمدؐ کا رب
رجس سے وثن و صنم کے مجھے اب

غیب سے ایک ندا میں نے سنی
آمنہ ایک پسر کو ہے جنی

طشت بھی قدس کا اب لیکے
اسکو اس طشت میں ہیں غسل دیے

اور ہدایت میں انہیں لاویگا
راہ مولا انہیں بتلاویگا

وہ زمیں پہ ہے سراج ایک منیر
نام صبح و داعی بشیر اور نذیر

ہیں یہ سنکر ہوا حیراں بسیار
کہ ہوں میں خواب میں یا ہوں بیدار

ناگہاں کوہ صفا کو دیکھا
کہ ہوا میں ہے اترتا چڑھتا

یک پرندہ بھی سپید آیا نظر
کہ ترے گھر پہ بچھایا تھا پر

اور معلق مجھے آیا ہے نظر
ایک سپید ابر ترے گھر اوپر

پھر میں بیٹھا ہوں ہیں یک ساعت
بعد آیا ہوں یہاں کر جرأت

کی ہے پھر عبد مطلب نے نظر
بولی اے پدر مجھے حمل جو تھا
سُنکے بولا کہ تولّد کا اثر
طیر اُجلا جو تمہیں آیا نظر
تب کہا عبدِ مطلب نے اسے
کہا سہ روز تلک رہ ہشیار
کہا کیا آہ تجھے قتل کردں
ہے فلاں حجرے میں وہ نورِ بصر
زجر کر عبدِ مطلب کو کہا
پائے امکان نہ یہ کوئی بشر
آیا باہر وہیں کچھ دیر نہ کر
تین دن تک زباں اسکی کھلی
دوسرے ملکوں میں نزدیک اور دور
زلزلہ قصر میں کسریٰ کے پڑا
چشمہ اون کا وہیں سوکھ گیا
اور رہا ہس عجائب اکثر
اور بعثت سے نبیؐ کے اشہر
دن بدن ایسے عجائب ظاہر
تھے پیدا جو نبیؐ اے فیروز
واقعہ فیل سے فرحت اندوز
وقتِ اسکندرِ رومی سے بس
وقتِ موسیٰ سے بقدر دو ہزار
وقت سے نوحؑ نبی کے یکصد

آمنہ بی بی کی پیشانی پر
ایک فرزند ہوا ہے پیدا
کچھ نہیں تیرے سے آتا ہے نظر
ہے نہ جھگڑتا ہی مجھ سے آ کر
کہ وہ فرزند کو تہلاتو مجھے
نہ دکھا اس کو کسی کو زنہار
یا ہلاک آپ کو ہی اب کرلوں
پس اگر چاہیں تو جا کیجے نظر
اے فلاں جلد یہاں سے پھر جا
کہ کرے اس شہِ عالم پہ نظر
تا قریشوں کو سنائے یہ خبر
سات دن تک کہے بعضے اور کی
ایسے ہی پائے عجائب ہیں ظہور
گر پڑے ہیں سب کنگورے ایوان
کافروں کی وہ پرستش کی تھی جا
ایسے ہی خلق کو آئے ہیں نظر
وہ عجائب سبھی دیتے ہیں خبر
نظر آتے تھے تواتر کے ساتھ
صبح صادق تھی بھی تھا پیر کا روز
جانے گذری تھے تب پچپن روز
گذرے تھے ہشت صد و بیس برس
تین سو سال تھے گذری بشمار
گذرے تھے چار ہزار و نود

نہیں وہ نور نبیؐ تھا رخشاں
ہیں بہت اس سے عجائب دیکھی
کیوں ہیں باور کروں تیری بات
شیر اب اسکو پلانے میں آمیر
کہی یک شخص اُسے غیب سے آ
جب سنا عبدِ مطلب یہ بات
دیکھی جب آمنہ یہ جوشِ غضب
در پہ حجرے کے وہ جا کر دیکھا
جب تلک عقل کی ملائک ہے ہمام
ہوگیا عبدِ مطلب لرزاں
ہوگئی بند وہیں اسکی زباں
آئے ایسے ہی عجائب ہیں کثیر
تھے بتاں جتنے کہ برروئے زمیں
آگ گبروں کی بجھی ہے بھی تبھی
سب سلاطیں کی زباں بند ہوئی
دال وہ کفر کی تحقیر پہ ہیں
بلکہ از حمل و ولادت خوشحال
سب وہ بعثت سی خبر دیتے تھے
بارہویں تھی ز ربیع الاول
اور زمانے سے سمجھ عیسیٰؑ کے
وقت داؤد نبیؑ سے اے یار
اور از وقتِ براہیم خلیلؑ
وقتِ آدم سے سمجھ اے خوشحال

پوچھا اے آمنہ وہ نور کہاں
پھر بیان اسکا ہے تفصیل سے کی
کہی واللہ یہ سچی ہے بلند
چھپتا ہے آپ ہی پلوادے شیر
غسل ہے طشت بھر دیں دیلو
تیغ کو کھینچا ہے غصے کی سات
ہوکے ناچار کہی ہے یوں تب
تیغ لی ہاتھیں ہے کوئی کھڑا
دید سے اسکے نہ فارغ ہوں تمام
ہاتھ سے اسکے گری تیغ وہاں
بات کرنیکا نہیں تھا امکاں
ہوئے مکہ میں جو ظاہر ہے عجیب
سب گرے اوندھے زمیں ہی یقیں
نہ بجھی الف برس سے تھی کبھی
تین دن تک وہ رہے گنگ سبھی
اور اسلام کی توقیر پہ ہیں
تا چہل سال بلا قیل و مقال
ذکر کچھ آئیگا انکا آگے
دوسری بعض کہے اک اکمل
ششصد و بیس برس گزرے تھے
گذرے تھے ہشت صد و یکہزار
سات سو تین ہزار ہیں بے قیل
چھ ہزار و ہفت صد و پنجاہ سال

اور اُترنے سے صفی جنت سے	چھ ہزار ایک صد و ترسٹھ تھے	ابن عباس سے کر نقل صحیح	یونہی لایا ہے مدارج میں صریح
ہے روایت کئے احبار یہود	شہر مکے میں جو تھے تب موجود	شاہ عالم کی تولد کی شب	خبر اسطرح دئے ہیں وہ سب
یہ پیمبر کے تولد کی ہے رات	یونہی ہیں پائے ہیں ہم از تورات	عصر آخر کا پیمبر ہے وہی	انبیا کا سبھی افسر ہے وہی
نقل ہے عبد مطلب اے جاں	بعد سہ روز کے آیا جولاں	اور درخواست کیا خاتوں سے	کہ وہ سالار جہاں کو دیکھے
آمنہ اسکو دکھائی ہے لیجا	دیکھ از بسکہ وہ خوشحال ہوا	گود میں اپنے لیا جلد اٹھا	اور مسرت سے بہت پیار کیا
بعد ازاں اپنے سلایا تھا جو تم	کعبۃ اللہ میں لے آیا خوشتر	حمد اور شکر و ثنائے حق میں	فرح و بہجت سے پڑھا ہے بیتیں
آمنہ پاس ہے پھر لے آیا	اور اس طرح اُسے فرمایا	کہ بہت اسکی حفاظت کیجیے	اور بہت اس سے بشاشت کیجیے
اس پسر سے ہے یقیں رب کریم	دیویگا ہم کو سبھی شان عظیم	کل اشراف صنادید عرب	تہنیت اسکی بجالائے سب
نحر ایک اونٹ کو با فرحت	وہ تکلف سے کیا ہے دعوت	پوچھے کیا نام رکھا ہے اے ہمام	وہ کہا اس کا محمد ہے نام
بولے آبا میں تیرے اے مخدوم	کوئی محمد سے نہیں تھا موسوم	کیا سبب اس کا رکھا تو یہ نام	یوں جواب انکو دیا تب وہ ہمام
میں نے چاہا کہ ہے یہ مولود	بالیقیں ارض و فلک میں محمود	آمنہ سے بھی کہا ہاتف غیب	کہ وہی نام رکھے وہ بے ریب

شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعت باکرامت کے بیان میں

شاہ عالم کو پلائی ہے دود	آمنہ سات ہی دن اے مسعود	سات دن بعد ثویبہ دلشاد	بولہب کی وہ کنیز آزاد
چار دہ روز کے بعد اے بھائی	تھی پیمبر کی حلیمہ دائی	ہوئے جس شب کو پیمبر پیدا	بولہب پاس ثویبہ نے جا
یوں کہی آمنہ خاتوں کے گھر	ہوا فرزند تولد خوشتر	بولہب اس سے بہت ہو دلشاد	کر دیا اس کو اسی دم آزاد
حکم آزادی کا جب اسکو دیا	انگلیوں سے ہے اشارہ وہ کیا	یوں روایت ہے ز عباس اے جاں	بولہب جبکہ موا بے ایماں
اسکو میں خواب میں دیکھا اک شب	پوچھا کیا حال ہے تیرا کہہ اب	وہ کہا آتش دوزخ میں سدا	مجھکو رکھا ہے عذابوں میں خدا
حال یا مگر پیر کی شب جب آوے	ہووے تخفیف عذابوں میں مجھے	اس سبب سے کہ پیمبر حق کا	پیر کی شب کو ہوا جب پیدا
دی ثویبہ نے مجھے آ کے خبر	اسکو آزاد کیا میں خوشتر	اور آزاد کیا جب میں نے	کیا انگلیوں سے اشارہ اپنے
اس مسرت کے عوض رب غفور	پیر کی شب کو کرے ہے مسرور	یعنی دو انگلیوں سے اے گیانی	مجھکو ہوتا ہے میسر پانی
	مجھکو کرتا ہے وہ پانی سیراب	دور ہوتا ہے مرے سینے تپ و تاب	

ربیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکر الٰہی بجالانے اور حضرت کا احوال صحیح پڑھنے کے جواز و استحباب کی دلیلیں جو محدثین کبار

و ائمہ نامدار صحیح حدیثوں سے قیاس کرکے ثابت کئے ہیں

صاحبِ حصنِ حصین شمس الدیں
آئی ہے جسکی ہدی در قرآں
جو موحد ہے مسلماں دیندار
کیا جزا اسکی نہ دیویگا کریم
اور ایسا ہی بہت اہلِ کمال
خاص در ماہِ ربیع الاوّل
صاحبِ شرحِ بخاری اے ہیر
کہ مدینے کی طرف جب آئے شریف
سبب اس روزے کا اُنسے پوچھے
اور موسیٰ کو کیا پار ہے ہم
پس وہیں آپنے روزہ رکھا
نہیں ہر سال میں آتا ہے اے ہیر
اس سے معلوم ہوا یہ اے فہیم
جبکہ اُس روز کا آویگا نظیر
پس اُسی دن کرے وہ کام ادا
اور پروا نہیں یہ بھی سمجھو
خیر و برکات جو اسمیں ہونگے
جیسے سجدہ ہے نماز اور صیام
اور ابن الحاج امامِ والا
تشاہِ عالم نے جواب اسکو دیا
جو فضیلت کے دگر ماہوں میں
اچھے ہے مسلم میں کہ از شاہِ عرب

کہ ہے جزری سے جو مشہور تریں
یعنی در سورۂ تبت آ جہاں
اُمتی سرورِ عالم کا اے یار
پس جزا اُسکی ہے جناتِ نعیم
اس خبر سے ہیں کئے استدلال
بالتعیّن ہے روا اے اکمل
عسقلانی جو محدث ہے شہیر
لائے ہیں سرورِ عالم تشریف
تب یہود آپ سے یوں عرض کئے
پس رکھے شکر کا روزہ یہ ہم
اور امت کو بھی سب حکم کیا
بلکہ اُس روز کا آتا ہے نظیر
کہ کسی روز خداوندِ کریم
تو وہی شکر کرے عود اے ہیر
جس سے ہوتا ہے ادا شکرِ خدا
کہ کسی روز مہینے میں ہو
چاہیے حسنِ عمل سے پاوے
اور صدقات بھی اطعامِ طعام
دیکھئے نسخۂ مدخل میں لکھا
کہ میں اُس روز ہوا ہوں پیدا
کثرتِ طاعت و خیرات کریں
پیر کے روزے کا پوچھے ہیں سبب

عرفِ تعریف میں لکھا اے یار
شاہِ عالم کی ولادت کی خوشی
جب کیے اسکی ولادت کا سرور
ناصر الدین دمشقی بھی لکھا
اور حضرت کی ولادت کی خوشی
گر احادیثِ صحیحہ سے قیاس
اس تعیّن کے روا ہونے پر
تب یہودونکو مدینے میں جو تھے
آج فرعونِ شقی کو مولیٰ
نے کیے ساتھ کلیم اللہ کے
عسقلانی یہاں کہتا ہے یہ بات
جبکہ در روزِ نظیر اے دلبر
کسی بندے کے تئیں یک نعمت
ہوا جس روز ظہورِ حضرت
تا کہ وہ قصۂ موسیٰ کے ساتھ
بلکہ وسعت ہے برس میں یک روز
سمجھ یہ بات بھی اب شکرِ خدا
اور پڑھنا بھی درود و قرآں
کہ کوئی شخص نہ سالار ہُدا
پس شرف روزِ ولادت کا ہاں
اس مہینے میں بھی پس صبح و مسا
نے کیے میں ہوا اس دن پیدا

بولہب ایسا تھا کافر بدکار
ویسے کافر کو بھی جب فائدہ دی
مال بھی خرچے بحسبِ مقدور
دعوتِ صابی میں اپنے ایسا
گرچہ لازم ہے سمجھ ہر دم بھی
کئے ثابت علمائے وسواس
یہ صحیحین کی لایا ہے خبر
دیکھئے عاشورہ کا روزہ رکھے
قہر سے نیل میں ہے غرق کیا
ہم زیادہ تر احق ہیں تم سے
کہ ہے موسیٰ کا جو وہ روزِ نجات
شکر یہ روزہ رکھے ہیں سرور
دیوے یا دفع کرے یک آفت
کونسی اس سے بڑی ہو نعمت
ہو بلا شبہ برابر یہ بات
کرے مولد کی خوشی اے فیروز
ہووے انواعِ عبادت سے ادا
اور احادیث و سیر کا تبیاں
پیر کے دن کی فضیلت پوچھا
شاملِ ماہِ ولادت بھی ہے جاں
ویسے ہی نیک عمل لاوے بجا
وحی حق مجھپہ اسی دن بھیجا

امام جزری کا استدلال تعین کی بابت
شیخ ابن حجر عسقلانی کا قیاس صحیحین کی حدیث سے
امام عبدالرحمن ابن الحاج کا قیاس صحیح مسلم کی حدیث سے

اور حدیث آئی شہ با اجلال
دیکھئے پیر کے دن شاہِ عباد
نہیں ہر ہفتے میں آتا اے خبیر
گئے ثابت بھی لکھے ہیں فتوٰی
حُسنِ مقصد میں تو دیکھ اپنے لکھا
اور عقیقہ تو نبیؐ کا فیروز
اور عقیقہ تو سمجھ دوسرے بار
کہ کیا آپ کو پیدا حق نے
پس ہوا ہم کو بھی مندوب آخر
کہا مندوب جو وہ عالیشان
فرحِ میلاد کی بزمِ عالی
اور وہ خاتمۃ المجتہدین
اور استادِ امامِ نووی
مالکیہ سے سمجھ بوالخطاب
اجتہادِ جزئی کا رتبہ
اور احناف سے شیخ عبدالحق
کہ محدث جو محقق تھے بڑے
ابتلک عصر سے انکے اشہر
عسقلانی کا قیاسِ مذکور
بس قیاس انکا یقین جان لئے
اور سیوطی کا بھی وہ استدلال
اور کوئی مجتہد ہے با انصاف
نہیں حالانکہ سوا ایسا بھی

حکم اسطرح کئے ہیں بہ ہلال
رکھتے تھے روزہ بہ شکرِ میلاد
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر
اسکی تجویز بھی اے اہلِ وفا
بیہقی سے یہ خبر نقل کیا
بس ولادت سے یقیں ساتویں روز
نہیں کرنے کی ہے حاجت اے یار
رحمتِ خلق و کرم سے اپنے
شکرِ مولد کریں شہ کا ظاہر
سو وہ مندوبِ قیاسی ہے جان
منکرِ شرعی سے جب ہو خالی
شیخ ابنِ حجر علامۂ دیں (یعنی ہیتمی ۱۲)
کہ ابو شامہ ہے کنیت جسکی
دوسرے اور کئے فضل نصاب
سب وہ رکھتے تھے سمجھ اے آگاہ
کہ محدث جو بڑا تھا الحق
آئیگا انکا بیاں کچھ آگے
علما سے کوئی انکا ہمسر
اور بن الحاج کا اے اہلِ شعور
اپنے نسخوں میں اُسے نقل کئے
اور قیاس اسکا بھی ہے بابِ کمال
نہ کیا ہے اُن ائمہ کا خلاف
لا یجوز ہووے وہ کیونکر اے زکی
نا جائز ۱۲

روزہ مت چھوڑ تو دو شنبے کا
اور صحابہؓ کو بھی یہ حکم کئے
کر قیاس اس ہی خبر سے علما
نویں صدی کا مجدد (حدیث ۱۲) امام
کہ نبیؐ بعد نبوت کے ادا
اسکا جد عبدِ مطلب سنئے
دوسرے بار جو کہ شہؐ نے کیا
جو نکہ وہ ختمِ رسلؐ اے مسعود
نیک اعمال سے اے نیک انجام
اور وہی شیخ سیوطی والا
بدعتِ حسنہ مندوب ہے وہ (مستحب ۱۲)
نعمۃ کبریٰ میں ایسا ہے لکھا
اور ابو ذرعہ امامِ اشہر
حنبلیہ سے بھی شیخ ابنِ رجب
مجتہد اُنسے کوئی فی المذہب
شہ ولی اللہ بھی شہ عبدِ رحیم
اور ائمہ دی حدیثوں سے قیاس
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
قسطلانی و سیوطی اے ذکی
اور جزری کا بھی بیشک وہ کلام
کئے تسلیم نہ انکار کئے
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
ہاں وہ محفل میں کئے زشت نہاں

کیونکہ اس دن ہے تولد میرا
اصلِ میلاد کا دن تو گاہے
وہ تعین بھی مہِ مولد کا
شیخ و علامہ سیوطی اے ہمام
کئے بے شبہ عقیقہ اپنا (محدث ستہ ایک حدیث ۱۲)
شہرِ مکے میں کیا تھا پہلے
تھا وہ اظہارِ سپاسِ مولا
ذاتِ پاک اپنی پہ پڑھتے تھے درود
اب ہوا قول سیوطی کا تمام
دیکھ مصباحِ زجاجہ میں لکھا
فعلِ مشروع و مرغوب ہے وہ
قسطلانی بھی مواہب میں کہا
شافعی تھے یہ ائمہ یکسر
تھے محدث و ائمہ یہ سب
فی المسائل تھا کوئی با منصب
اور اخلاف بھی انکے اے فہیم (فرزندان)
کم کئے ہیں جو صحیح ہے وسواس
کہ قیاس انکا خطا پر ہی گیا
اور شیخ ابنِ حجر مکی بھی
یونہی وہ مان لئے تینوں امام
مستبد اسکی بھی ہیں لیتے آئے
معتلمہ شبہ یہ خلافی ہوتا
فسق و بدعات کئے ہیں ایجاد

جیسے شہ عبدالعزیز محمد شہ وغیرہ

علما انکی برائی کا بیاں
فاکہانی بھی وہ بدعات کو دیکھ
ہے سیوطی نے لکھا اس کا جواب
فرحِ میلادِ نبی میں داور
قسطلانی نے مواہب اندر
کھانا کھلواوے بھی خیرات کرے
فضل سے حق کے بشارت ہی آوے
صاحبِ سیرتِ شامی آگاہ
عالمِ خواب میں میں نے ایکبار
کہے حضرت جو خوشی ہم سے کرے
کہ مرا پدر ولی اللہ نے
ماہِ مولد میں رکھا تھا معمول
ماحضر گھر سے منگایا اپنے
اور اسی شب میں وہ در عالمِ خواب
اپنے دو دستِ مبارک میں رسول
قال اب شاہ رفیع الدیں کا
اولیاؤں کے تو سچے ہیں منام
وہ جو ہے حضرتِ عباس کا خواب
خاصگوں کے ہیں صحیح ہونگے خواب
عاتکہ جو تھی پھپھی حضرت کی
جو تھے لنتے میں اگر چاہے خدا
آگے بعثت کے بھی چھ مہینے
اور احادیث بہت آئے صحیح

کرتے آئے ہیں بلا شک و گماں
اصلِ مولد کو کیا منع اے نیک
اصلِ مولد کیا ثابت بہ صواب
خیر و برکات رکھا ہے اکثر
نعمتِ کبریٰ میں شیخ ابنِ حجر
اور احوالِ ولادت کا پڑھے
جلد بر آویں مقاصد اس کے
نقل لایا زا ابو عبد اللہ
پایا ہوں ختمِ رسل کا دیدار
ہم بھی خوش ہوتے ہیں جانو اس سے
بعضے تصنیف میں لکھا اپنے
کہ پس از ذکرِ رسولِ مقبول
تب کچی بھین بھنے اے چنے
دیکھا ہے احمدِ مرسل کا جناب
وہ چنے لیکے طبق ہی مقبول
ہو آخر اسے حق دیوے جزا
خواب انکے رکھے حکمِ الہام
مستند ہے وہ بلا شک بصواب
اعتبار انکو بڑا ہے در باب
خواب کیا بدر کے آگے دیکھی
انکے خوابوں کا بیاں آئیگا
دیکھے حضرت نے منامات ایسے
حق میں رویائے صحیحہ کے صریح

جو بن الحاج وہ سب منع کیا
پر وہ بدعات سے جب اے عاقل
چاہئے منع وہ بدعات کریں
تجربہ جو کہ بزرگوں نے کیا
لکھا ہے فرحتِ میلادِ نبی
پاوے برکات وہ بے شبہ و گماں
اور مولد کی خوشی میں اے جاں
اور سنا ہے وہ ابو موسیٰ سے
جو کرے فرحتِ مولد ہر سال
اور مولانا رفیع الدیں نے
کہ مرا والد ماجد اے فہیم
کھانا لوگوں کے تئیں کھلواتا
پس مقرر بہ جمیع حضار
کہ ہیں تشریف رکھے وہ شہ دیں
زیر و بالا اسے کرتے تھے تب
چند خوابوں کا ہوا یہ جو بیاں
اور جو ہیں سرورِ دیں کے اصحاب
دیکھئے کیسے ائمہ ذی شاں
آگے ہجرت کے وہ خوابِ صدیق
بعض اصحابِ احد کے آگے
دیکھئے خوابِ براہیمِ خلیل
عالمِ خواب میں دیکھے جیسا
یہ حدیث آئی انہیں سے در باب

اصلِ مولد کی فضیلت لکھا
اصلِ مولد نہیں ہوتا باطل
فرحِ مولد سے نہ انکار دھریا
دیکھئے اپنی کتابوں میں لکھا
پاک نیت سے کرے گر کوئی
اسکو اس سال میں حق دیوے اماں
مصطفیٰ کی بھی خوشی ہی پہچاں
ابو موسیٰ نے کہا یوں سنئے
کیا اس باب میں تب میں نے سوال
ایک فتویٰ میں لکھا ہے اپنے
شیخ علامہ دیں عبدِ رحیم
ایک سال ان کو میسر نہ ہوا
کیا تقسیم آئی کو ناچار
اور حاضر رہے چنونکی وہ سیں
اس سے ظاہر تھا عجب سرور طرب
سرسری انکو تو ہرگز مت جاں
معتمد کیسے نہوں انکے خواب
مستند اسکو کئے ہیں اے جاں
ہوا کیسا ہے مبشر بتحقیق
کیسے رویائے صحیح دیکھے
اور یوسف کا بھی رویا بتفصیل
ہونا بیداری میں ظاہر دیکھا
کہ جو ہے مومنِ صالح کا خواب

امام سیوطی کا قول فرحِ مولد سے خیر و برکات

مولد کی خوشی کرنے سے حضرت خوش ہوتے ہیں

چہل و ششم جزوِ نبوت سے یقیں
کیونکہ اس شاہ نے یوں فرمایا
کیونکہ شیطاں کو نہیں یہ طاقت
اور جنوں کو وہ رسولِ والا
جونکہ بر جنگِ تبوک اے ذیشاں
خاص عثمانِ غنی اے فاخر
دس ہزار اور بھی دینار وہ لا
منقلب اسکو وہیں کرنے لگے
اور در سیرتِ شامی اے فتا
لیک ہی شرط وہ مجلس میں آیا
اور بے شرع ہیں اس میں باتیں
اسکو اسطرح سے پڑھتے ہیں عوام
یہ تو ہے کفر نہیں اسمیں شبہ
اور الفاظ نہ ہوتے معلوم
پڑھنے سننے میں کہاں ایسے ثواب
پڑھنا سننا نہیں اس کا ہے روا
اور مجلس نہ سنوارے ایسا
اصلِ مقصود یہی ہے ہر حال
صدقہ و طاعت و اطعامِ طعام
ہادیِ پیر و جواں عبدِ عزیز
ایک سائل کو لکھا جو بجواب
فسق و بدعت سے رہیگی جب پاک
یعنے ہر سال ہوے دو محفل

ایک حصہ ہے شبہ اس میں نہیں
کہ مجھے خواب میں جس نے دیکھا
کہ مری ہووے مثالی صورت
جو کئے ہاتھوں سے زیر و بالا
جب کئے قصد وہ سالارِ جہاں
جلد تر لا کے کیا ہے حاضر
سامنے سرورِ دیں کے ڈالا
اور اسطرح دعا حق سے کئے
اور کئی خواب ہیں ویسے ہی لکھا
کام بے شرع نہووے زنہار
نام اس شعر کا مولد رکھیں
راگ گاتے ہیں وہ گویا اے ہمام
اس سے مومن کو خدا دیوے پناہ
غیرِ آواز نہ ہو کچھ مفہوم
بلکہ ہے جرم و گناہ ہونکا نصاب
گرچہ قرآں میں ہو پھر شعر ہے کیا
کہ ہو لوگوں کو تماشے کی جا
کہ ہو معلوم نبی کا احوال
وعظ و تذکیر درود اور سلام
عارف و قطبِ زماں عبدِ عزیز
اسمیں اسطرح لکھا ہے دریاب
ہے بلا ریب وہ جائز بے باک
ہوتے ہیں سیر یہاں اے کامل

اور حضرت کو جو دیکھیگا بخواب
جانیو مجھکو ہی دیکھا وہ یقیں
جب حدیث ایسی صحیح یہ آئی
یہ نشانی ہے سمجھ فرحت کی
جو مجاہد تھے مساکین و فقیر
مع سامان شتر ایک ہزار
شاہ خوش ہوکے بہت وہ دینار
اے خدا راضی تو رہ عثماں سے
اس سے معلوم یہ ہوتا ہے نہ بھول
کئی بے علم جو شعرا ہیں آہ
نہ تو ہے مولدِ سرور کا بیاں
کھینچے اس طرح سے اللہ کا نام
کرتے ہیں نامِ نبی میں ٹھہرے
راگ کا شوق ہے کر اسمیں ادا
گر صحیح شعر بھی اس طرح پڑھے
ہاں صحیح شعر کا پڑھنا ہے جواز
زیب و زینت میں ہی شاغل ہو کے
اور اکرامِ مہِ مولد کا
مخزنِ علمِ حدیث و تفسیر
ایک مکتوب ہدایت اسلوب
مجلسِ اقدسِ میلادِ نبی
کچھ نہیں اسمیں قباحات و خلل
در مہِ پاکِ ربیع الاول

ہے یہ حضرت کا ہی دیکھا وہ جناب
اسمیں کچھ شبہ نہیں شبہ نہیں
پھر ہے کیا شبہ کی جا اے بھائی
اور علامت ہے قبولیت کی
مدد انکی کئے اہلِ تیسیر
اور ہفتاد تر نگِ رہوار
اپنے دو دستِ مبارک سے ای یار
میں بھی راضی ہوں تو نیک عنواں سے
فرحِ مولد ہے نبی کی مقبول
لکھے اشعار غلط خاطر خواہ
نہ تو اخلاقِ مطہر کا بیاں
جسکا معنی ہو یقیں استفہام
اور کئی ہوتے ہیں اس کے گڑبڑے
لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا
کہ کبھی راگ کے حد کو پہنچے
پھر نہ ہو راگ کا اسمیں انداز
اصلِ مقصود نہ کھو دیں گا ہے
نیک اعمال سبھی لائے بجا
فردِ علامہ و فیاضِ کبیر
اندریں باب بہ وجہِ مرغوب
خواجۂ خلق محمدِ عربی
اور سبھی ایسی ہی برسے عمل
بزمِ میلادِ رسولِ اکمل

تسبیں تذکیرِ احادیث و سیر ۔ معجزات اور شمائل خوشتر
اور اخلاق و فضائل کا بیاں ۔ ہووے سالارِ دو عالم کا عیاں
اور محرّم میں بروزِ عاشور ۔ دوسری بزم ہے اسمیں مذکور
ہووے اخبارِ شہادت بے مَیں ۔ کہ جو وارد ہے بشانِ حسنینؓ
اور مناجاتِ کدورت اندوز ۔ جو کہ دیکھے ہیں صحابہؓ اُس روز
درد و غم روحِ نبیؐ کا وافر ۔ بالیقیں جس سے کہ ہووے ظاہر
آتے ہیں شرح و بیاں اندر جب ۔ ہوتی حضار کو ہر رقّت تب
لا یجوز ہوتے اگر ایسے کام ۔ میں کبھی اسپہ نہ کرتا اقدام
اب ہوا حاصلِ مکتوب آخر ۔ اور لکھے یونہی بہت آ فاخر
اور یہ مطلب کے دلائل ہیں کثیر ۔ طول ہو نسخہ کروں گر تحریر
آب ہی شہ کی رضاعت کا بیاں ۔ جو تھا آغاز میں لکھتا ہوں یہاں
وہ ثویبہ کہ رسول اللہ کو ۔ سات دن دودھ پلائی تھی جو
جب خدیجہؓ کے مکاں آتی تھی ۔ عزّ و انعام بہت پاتی تھی
کرکے خاتون بہت عزّ و وقار ۔ مال و زر دیتی تھی اسکو بسیار
اور حضرتؐ بھی شفقّت کی نظر ۔ اُسپہ رکھتے تھے بہت شام و سحر
جنگِ خیبر سے پھرے جب سرور ۔ تب سُنے موتِ ثویبہ کی خبر
پوچھے لوگوں سے ہو غمگیں زیاد ۔ اسکے کیا باقی ہیں کوئی اولاد
تا کرے لطف و کرم اسپہ وہی ۔ بولے اب کوئی نہیں ہے باقی
اور بہ اسلام ثویبہ لے جاں ۔ مختلف آئیں روایات یہاں
الغرض اس نے بہ بختِ فیروز ۔ دودھ اس شاہ کو دی سات ہی روز
بعد مکّے کو حلیمہؓ آئی ۔ شاہِ عالم کی ہوئی ہے دائی
دودھ اس شہ کو پلانے کا بیاں ۔ دیکھ آغاز میں کرتا ہوں یہاں

اُن ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرتؐ کے ایامِ رضاعت میں ظاہر ہوئے

شہرِ مکّے میں ہوا گرم تھی جب ۔ مکّے والوں کی یہ عادت تھی تب
کہ وہ بچوں کو مقرر اپنے ۔ دائیوں کے تھے حوالے کرتے
گرد طائف کی تھے قریے اکثر ۔ معتدل انکی ہوا تھی خوشتر
دائیاں پس انہیں قریوں سے ایک ۔ سال میں آتے تھے مکے کو دو بار
اس ہی عادت پہ حلیمہ اس سال ۔ آئی مکّے کے طرف ہے خوشحال
ہے وہ بی بی سے روایت منقول ۔ قبلِ میلادِ رسولِ مقبول
قحط تھا ملکِ عرب میں ہر جا ۔ تھی مجھے فاقہ کشی صبح و مسا
پیتا جنگل کا ہی میں کھاتی تھی ۔ شکر مولا کا بجا لاتی تھی
آہ یکبار مرے پر یہ الم ۔ تین دن رات تھا فاقہ پیہم
حمل تھا مجھکو میں جنگل میں تھی ۔ ہوئی بیہوش مجھے نیند آئی
دیکھی یک شخص کو آیا در خواب ۔ اور دیا مجھکو وہ غوطہ در آب
پانی وہ دودھ سے بھی تھا اُجلا ۔ مجھکو اُس شخص نے اس طرح کہا
نوش اس پانی کو تو اب کیجے ۔ تا ترا دودھ زیادہ ہووے
دیوے حق عزتِ دارین تجھے ۔ اور ملے دولتِ کونین تجھے
پانی پیتی تھی میں وہ خوش ہوکے ۔ جہد سے اور پلاتا تھا مجھے
پوچھا وہ مجکو تو کیا پہچانی ۔ میں کہی تجھکو نہیں میں جانی
وہ کہا شکر ہوں بیشک میں ہی ۔ تو جو محنت میں بجا لائی تھی
جب تو مکّے کو یہاں سے جائے ۔ رزق کی اپنے کشائش پائے
نور ملک ہووے وہاں سے پنہاں ۔ اس نے کچھ ساتھ ترے آوے یہاں
اور یوں مجھکو کہا وہ آگہ ۔ واقعہ یہ تو کسی سے مت کہہ
اور سینے پہ مرے مارا ہات ۔ ہوئی بیدار میں فرحت کی ساتھ
بھوک اور پیاس گئی ہے میری ۔ اور بہت دودھ مجھے آیا تبھی

اس عجب خواب کی تعبیر کا نور
دمبدم کرنے لگا مجھ پہ ظہور

چہرۂ خوش پہ ترا آتا ہے نظر
ہے کسی شاہ کی گویا دختر

دائیاں ایسی میں قریہ سے مرے
حسبِ معمول جو مکے کو چلے

ساتھ تھے میرے دو مرکب لاغر
اونٹنی یک دگر مادۂ خر

قافلے ساتھ میں ملنا تھی
لیک عاجز تھی نہ مل سکتی تھی

اے حلیمہ یہ بشارت ہو تجھے
خیر و برکت ہو بشاشت ہو تجھے

مادۂ خر وہ جو تھی میرے ساتھ
اسکے مارا ہے شکم پر وہ ہاتھ

اور کیا حکم مجھے وہ دادار
ہانکوں تیرے سے شیاطیں کو مار

سبز یک خواب میں دیکھی میں شجر
ڈالیاں تھے وہ شجر کے اکثر

عورتیں جتنی بنی سعد کی تھیں
سب کھڑی تھیں وہ مجھے گھیری

اور بہت سے تھے لگے اسکو رطب
یک گرا خرما مری گود میں تب

تھی حلاوت مجھے اسکی تبتک
سروریں تھا مرے گھر جبتک

دائیاں میرے سے آگے جاکر
لئے اطفالِ عرب کو یکسر

جب یتیمی تھی نبی پر اے فہیم
نا سمجھ رتبۂ آن دُرِ یتیم

میں بھی تلاش بہت کی سو ہر جا
کوئی بچہ بھی نہیں مجھ کو ملا

پہلے جا اس سے ملی میں اے ہمام
اور اکرام سے کی اسکو سلام

دیکھی اس بی بی کو تھی شانِ کبیر
چہرۂ پاک تھا جوں بدرِ منیر

کہی سنہ روز کی آگے کوئی آ
غیب سے مجھکو یہ تاکید کیا

بستے میں سن کے کہی شکرِ خدا
ہے وہی قوم و قبیلہ میرا

لائی اس گھر میں جہاں تھا سرور
صوف اجلا تھا اڑائے اس پر

خواب میں تھا وہ شہِ موجودات
اسکے سینہ پہ رکھی ہو نہیں ہاتھ

نور وہ جبکہ ہوا ہے تاباں
جلوہ گر اس سے ہوا ہے وہ مکاں

شہ کو لے گود میں جب بیٹھی دی دودھ
وہ پیا داہنے جانب سے ہی

بولتے لوگ مجھے تھے دُبلی
بلکہ بکبک آج ہی اس طرح چلی

جبکہ تھا منع کیا وہ فاخر
خواب کو اپنے نہ کی میں ظاہر

تب نکل میں بھی چلی انکے ساتھ
تھا مرا امر دبھی تب میرے ساتھ

چل نہ سکتے تھے وہ دونوں بھی راہ
تھی ہمیں فاقہ کشی شام و پگاہ

چلی ہر حال سے افتاں خیزاں
سنی یک غیب سے آواز وہاں

کوہ سے آیا تب یک مردِ جلیل
قد و قامت میں بلند اور جمیل

اور بولا اے حلیمہ سن اب
کہ بشاشت تجھے بھیجا ہے رب

اتری پھر آگے منزل میں جا
مکہ اس جا سے دو فرسنگ پہ تھا

وہ کیا سایہ مرے سر اوپر
اور خرمے کا بھی تھا ایک شجر

اور وہ کہتی تھیں مجھکو خوشتر
ملکہ تو ہے ہماری بخیر

اور اٹھا لیکے اسے کھائی میں
شہد سے شیریں اسے پائی میں

واقعہ یہ نہ کسی سے میں کہی
پیر کے روز بمکہ پہنچی

حمل جب چار مہینوں کا تھا
تھا پدر شاہ کا تب نقل کیا

دائیوں نے نہ لیا تھا اس کو
بے نصیب انکو رکھی طمع کی خو

اور سنی عبدِ مطلب کو مگر
کسی دایہ کی ہے تلاش اکثر

دیکھکر وہ مجھے مسرور ہوا
آمنہ سے وہ ملایا لیجا

عاقلہ اور خلیقہ تھی وہ
پاک خو پاک سلیقہ تھی وہ

قوم سے سعد کے از آلِ زہیب
دائی اس طفل کی ٹھہرا لے رہیب

مرحبا کہتی ہوئی خوش ہو اٹھی
اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی

اور ایک سبز بچھائے تھے حریر
بوئے مشک اس سے مہکتی تھی کثیر

کھول آنکھیں وہ تبسم ہی کیا
نور یک اس سے پڑا تب چمکا

دودھ جو مجھکو نہایت کم تھا
غیب سے جوش وہیں کرنے لگا

بائیں جانب سے میں دی وہ نہ پیا
میرے بچے کیلئے چھوڑ دیا

بس یہی اسکا تھا معمول سدا
عالمِ حمل و ولادت میں بھی
آمنہ سے بس اجازت پائی
فربہ ہونے بھی لگی مادۂ خر
حملِ مولد کے عجائب فیروز
سبز پوشاک تھا پہنا خوشحال
ہو کے بیدار میں دیکھی یہ جب
ہوئیں اس طفل سے برکات و نور
باب میں اس شہِ دین کے بی بی
گود میں لیکے نبیؐ کو بہ وقار
ہمرہاں میرے لگے کرنے عجب
تب خدا اس کو کیا ہے گویا
کون ہے دیکھئے اب مجھپہ سوار
جبکہ پہنچی ہوں وطن کو جاکر
اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
شست و شوئی بھی نہ تھی اسکو ضرور
نور یک مہر کے مانند اکثر
اور دو اجلے پرندے فیروز
ایک دن گود میں میری وہ تھا
اور تھی بھی شہِ عالم کی
ہوا دو مہ کا جب وہ پاک صفات
اسپہ جب گذرے مہینے ہیں چار
ہوا چھٹے ماہ کا جب شاہِ جہاں

عدل یہ اسکو سکھایا تھا خدا
جو عجائب کہ بہت دیکھی تھی
اپنی منزل کی طرف میں آئی
برکتیں آئیں بہت میرے گھر
مجھسے کرتی تھیں بیاں وہ ہر روز
اس سے ظاہر تھا جمال اور جلال
مرد کو اپنے جگائی ہوں تب
مفلسی ہوگی ہمارے سے دور
عہد لی چند وصیت بھی کی
اپنے مرکب پہ ہوئی جبکہ سوار
اور اسطرح لگے کہنے تب
یوں فصاحت سے وہ مرکب بولا
شاہِ لولاک رسولِ مختار
ہوئی گھر میرے ترقی اکثر
اس سے کرتا تھا سخن ماہِ فلک
غیب سے پاک ہی رہتا پُر نور
بس اُترتا تھا ہمیشہ اُس پہ
غیب سے آتے تھے اُسپر ہر روز
راہ سے بکروں کا منہ اگر گزرا
دوسرے بچوں کے مانند نہ تھی
رینگنے کو ہے لگا بچوں سا نہ
تب لگا چلنے پکڑ کر دیوار
ہر طرف ہوتا تھا تب جلد رواں

میں بخوشی اُس سے اجازت چاہی
آمنہ نے کہے تھوڑے ایسے
اونٹنی کو جو نہ تھا میری شیر
تین دن کے میں تھی میں مسرور
ماجرا انکی یہ ہے شب کا نادر
بیٹھا اس شہ کے سرہانے اوپر
وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو
تین دن بعد غرض میں جاکے
اور وہ مجھکو بہت دی انعام
کرکے سہ بار طوافِ کعبہ
کہ یہ مرکب تو وہی ہے دُبلا
کہ دیا آج خداوندِ کریم
میں جہاں رہ میں اترتی تھی کہیں
دیکھتی تھی میں عجائب ہر روز
اور نہ کرتا تھا کبھی بول و براز
کپڑا زانو سے سرکتا تھا اگر
اور اُس شاہ کو بوسہ دیکر
اور گریباں میں نبیؐ کے جاتے
شہ کو آ سجدہ کیا یک بکرا
وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
ہوا سہ ماہ کا جب وہ شہِ دیں
جبکہ وہ پانچ مہینوں کا ہوا
اور ہوا سات مہینے کا جب

تاکہ منزل میں مری جاؤں ابھی
کہی آئندہ کہونگی دوسرے
دودھ اس روز سے ہی دی میں کثیر
جاتی ہر روز تھی خاتونکے حضور
غیب سے شخص ہوا ایک ظاہر
بوسہ دیتا تھا اُسے ہو خوشتر
اور کہا یہ نہ کسی سے کہہ تو
بولی خاتوں سے اجازت دیجے
کی ہے رخصت بھی مجھے بااکرام
کیا کعبہ کو وہ مرکب سجدہ
جو قدم ایک نہ چل سکتا تھا
لطف سے اپنے مجھے شانِ عظیم
سبز و شاداب وہ ہوتی تھی زمیں
اور حالاتِ غرائب فیروز
فرش میں اپنے شہِ پاک انداز
جلد آتا تھا غضب میں سرور
ہوتا تھا پھر متجلّی بکثیر
غیب ہوتے نہ نظر پھر آتے
بعد ازاں مند کے ہمراہ چلا
بلکہ اعجاز و کرامت کی تھی
تب کھڑے رہنے لگا ہی زمیں
تب لگا چلنے کو دیوار ہوا
ہر طرف ہی وہ لگا دوڑنے تب

وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب
جبکہ آغاز کیا بات وہ شاہ
اور جب چلنے لگا وہ مقبول
اور کہتا تھا یقیں ہمکو خدا
شیخ ابوالقاسم تیمی کی کتاب
کہ روایت ہے نبی کے آپاس
تھے جب گہوارے میں آپ اے سرور
قصد کرتا تھا میں جب رونے کا
اور ہے مروی کہ کہے شاہِ عرب
جتنی سبزی کہ زمیں پر ہے اب
یا نبی چشمِ مبارک سے ترے
کرکے اُست یہ میں شفقت فی القول
عمر حالانکہ چہل روز کی تھی
جو کہ لکھتا تھا میں اُسکی آواز
سنکے عباسؓ ہوئے ہیں حیراں
شہ کہے اسکی قسم میری جاں
کوئی طفلی میں نبوت اپنی
کیا کہوں اس سے عجب اور زیاد
کردیا ساتؐ پہاڑوں کو خدا
حشر تک ہو کہ کریں وہ تسبیح

تب کلام اسکا سمجھتے تھے سب
تب کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کھیل بازی میں نہ ہوتا مشغول
کھیل خاطر نہ کیا ہے پیدا
نام ہے جسکا وہ آئل درباب
ایک دن کہنے لگے یوں عباسؓ
چاند آتا تھا بلاتے تھے جدھر
چاند آ منع مجھے کرتا تھا
قصد رونے کا کیا میں نے جب
جائیگی نیچے زمیں کے وہ سب
ایک قطرہ بھی گرے گر نیچے
قصد رونے کا نہ لایا میں اوس
کہے عباسؓ سے اس طرح نبیؐ
خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ راز
اور ارشاد کئے شاہِ جہاں
دستِ قدرت میں ہے جسکے ہر آں
غیرِ عیسیٰؑ نہیں جانا ہے نبیؐ
وہ کہے ہاں تو کئے شہ ارشاد
سات اطباقِ سما میں پیدا
انکی تسبیح کا سب اجرِ صحیح
بھیجیگا صدق سے مجھ پہ درود

ہوا نو ماہ کا جب پاک صفات
اور الحمد سے کھولا ہے زباں
اور جو کھیلتے رہتے طفلاں
ہیں بہت ایسے عجائب مسطور
اس سے لایا ہے معارج میں مگر
آپکے جو ہیں نبوت کے نشاں
شاہِ عالم نے کہا تب اے عم
نزد گہوارہ وہ کرتا تھا سجود
ماہ بولا کہ ترے اشک سے گر
دوسرے بار میں رونا چاہا
اور کوئی سبزی بھی تا روزِ شمار
کہے عباسؓ تعجب کے ساتھ
ہے قسم حق کی بلاشک اے عم
عرش کے پاس جو کرتے تھے سجود
کیا کہوں اس سے عجب تر اے عم
کہ وہ پیدا جو کیا ہے دادار
دو سہر اتیسر ابرار زادہ
کہ ہیں پیدا جو ہوا پیر کی شب
اُن پہاڑوں پہ ملک ہیں اتنے
دیوے اُس بندۂ مومن کو رب
رحمتِ حق کا وہ پاوے مقصود

تب فصاحت سے لگا کرنے بات
کہتا بسم اللہ بھی ہر کام پہ جاب
اُنسے لیتا تھا کنارہ ہر آں
پائے جو شہ سے رضاعت میں ظہور
ذمہ صحت کا ہے بس راوی پر
اُنسے ہے ایک نشاں یہ بھی عیاں
ہم دونو کرتے تھے باتیں باہم
اسکی آواز میں سنتا تھا زود
گرے یک قطرہ زمیں کے اوپر
چاند تب مہر سے یوں کہنے لگا
اس زمیں سے نہ اُگیگی زنہار
آپکو کیوں ہوئی معلوم یہ بات
لوحِ محفوظ پہ اس وقت قلم
جہر و سہ حق کو وہ سنتا تھا زود
کہے فرمائے اے بحرِ کرم
انبیا ایک لکھ چوبیس ہزار
یعنی میں جانتا ہوں از فضلِ الٰہ
جانے بیشک و رب اُس ہی شب
غیرِ حق جانے نہ کوئی ہیں کتنے
کہ مجھے یاد کریگا وہ جب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حضرت سیدِ انام کا احوالِ فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کچھ احوالِ فطام
چار سالہ سا وہ آتا تھا نظر

جو عجائب کہ میں دیکھی اُس سے
ہیں وہ برکات کو رکھ پیشِ نظر

مصلحت جانی نہیں ہیں تو سوا اس
الغرض اس سے میں رخصت لیکر

کیا لکھوں حالِ ترقی اپنی
چارویں سال فرشتے آکر

وہ سدا دشت کو اپنے گھر سے
ایسے میں آئے پرندے دو ہاں

کوہ پر ایک لیجائے ہر دو
چاک پھر اسکو گئے واہر دو

کہ یہ خون حصۂ شیطانی ہے جاں
پس ملک ایک وہ دوسرے سے کہا

آبِ ژالہ سے بھی دل کو دھوئے
پھر کہا ایک نے دوسرے سے تب

شکمِ اطہر کو جو وہ چیرے تھے
سینۂ پاک سے حضرت کے عیاں

اور وہاں سینہ بھی چیرے جو بہم
جسکو سنتے ہی وہ چھوٹی بیہوش

دیکھ رقت سی بہت رونے لگی
میں قدم پر ترے قربان ہوئی

سنکے یہ قصہ وہ حیران ہوئی
یعنے وہ دودھ چھڑائی اے ہمام

دودھ اس عمر میں چھڑوا دیکر
اور برکات مرے گھر میں ہوئے

تھی جدائی سے جو اسکے مضطر
چند روز اور رہے میرے پاس

لائی اس شاہ کو پھر اپنے گھر
کردیا ہم کو غنی ربِّ غنی

شق کئے شاہ کا صدرِ انور
سینۂ مبارک

جایا کرتے تھے چرانے بکرے
شکلِ کرگس سے ملک تھے وہ جال

اور سرور کو لٹائے ہر دو
اسمیں تھا خون سیہ بستہ جو

رہتے ہر دل میں وہ انساں کے نہاں
کہ تو اب برف کا پانی لے آ

پھر فرشتے وہ سکینہ لائے
اس دلِ پاک کو تو سی دے اب

کردئے جلد برابر بھی اسے
نظر آتا تھا وہ سیون کا نشاں

دودھ بھایوں نے یہ دیکھا جسدم
ساتھ لے مرد کو دوڑی پرجوش

ہوش کو اپنے وہیں کھونے لگی
میں تصدق بدل و جان ہوئی

پس اٹھا لیکے وہ حضرت کو گئی
اور حلیمہ سے ہے سُن یوں منقول

آمنہ پاس اُسے لائی ہیں
کی ہیں تفصیل سے سب انکا بیاں

کی ہوں تب ایک بہانہ ایسا
عرض اس طرح سی جب میں نے کی

پھر عجائب و غرائب بسیار
نقل ہے عمر نبی سے خوشحال

یعنے بچے جو حلیمہ کے تھے
شاہ دیں انکے ہی ہمرہ بیرون

ایک دوسرے سے وہ پوچھا میاں
پھر پنج سے شکم مبارک چیرے

پس نکال اسکو تبھی پھینک دئیے
آپکے دل سے نکالا ہم نے

لایا ہے برف کا پانی وہ بھی
تھا وہ مانندِ سفوفِ اطہر

سیکے پھر مہرِ نبوت سے ہی
خادمِ خاص انس بن مالک

الغرض جب وہ فرشتے آکر
روتے اور دوڑتے آئے مضطر

دیکھی حیراں ہیں کھڑے شاہ ہدیٰ
اے میرے لختِ جگر میں صدقے

حال سے اپنے مجھے دیکھو خبر
اور حفاظت میں لگی سب اوقات

ہوئی دو سال کی جب عمرِ رسول
اُس سے انعام بہت پائی ہیں

آمنہ سنکے ہوئی بس شاداں
کہ ہے مکہ کی بڑی گرم ہوا

آمنہ پاس وہ مقبول ہوئی
نظر آتے تھے ہمیں لیل و نہار

فضل سے حق کے ہیں گذرے سہ سال
دودھ بھائی و بہن حضرت کے

ہوئے جنگل کی طرف جلوہ فروز
کیلئے ہی شخص ہے وہ بولا ہاں

دل نکالے ہیں وہیں سینے سی
اور یوں عرض پیمبر سی کئے

تا نہ وسواس کو جا ہو اُسکے
دھوئے اس پانی سی وہ شکم نبی

چھڑکے ہیں اسکو نبی کے دل پر
مہر اُس پر وہیں دوسرے نے کی

سیکو دیتا تھا خبر وہ سالک
لیکے حضرت کو گئے کوہ اُپر

اور دئے بی بی حلیمہ کو خبر
رنگ بھی آپکا ہے سبز ہوا

اے مرے نورِ بصر میں صدقے
ماجرا سارا کہے ہیں سرور

مثلِ سایہ کے رہی شاہ کے ساتھ

چار بار عمر میں آنحضرت کے　　شق کئے صدر فرشتے آکے
آگے آئیگا وہ ہر سر کا بیاں　　ایک حکمت تھی ہر یکبار میں جاں
بار اول میں جو حکمت تھی خفی　　یوں ہی تفسیر عزیزی میں لکھی
یعنے عمر میں سمجھ اطفال کے سب　　بالیقیں چار برس کی ہوں جب
دلمیں ہوتا ہے تب انکے پیدا　　کھیل بازی کا بس شوق بڑا
اسلئے دھوئے مبارک دل کو　　کھیل کی تا کہ نہ رغبت ہو کبھو
بس اسی واسطے وہ شاہ خیار　　طفلگی میں بھی نہ کھیلے زنہار
الغرض ایسے عجائب حالات　　جبکہ دیکھی ہے حلیمہ دن رات
خوف تب دل میں بہت کچھ لائی　　شہ کو لے جلد بہ مکہ آئی
آمنہ پاس ہوئی ہے حاضر　　شہ کا احوال سبھی کی ظاہر
دئے خاتون اُسے مال و زر　　لے حلیمہ وہ گئی ہے مسرور

گلدستہ

نقل ہے بعد نبوت یک بار　　آکے مکے کو حلیمہ ناچار
فقر و فاقے کی شکایت اپنے　　کی ہے اظہار جب آنحضرت سے
تب دے اسکو خدیجہ مکرم　　یک شتر نقد بھی چالیس درم
اور یہ ایمان حلیمہ اے میاں　　مختلف آئے روایات ہیں جاں
اسکو اور مرد کو اسکے اے یار　　کیا اصحاب سے بعضوں نے شمار
اور عبداللہ حلیمہ کا پسر　　جو تھا ہمشیر نبی کا اشہر
وہ نہ پایا ہے زمان بعثت　　کر چکا قبل نبوت رحلت
اور اس شہ کی رضاعی خواہر　　نام شیما ہے جسے اے ماہر
بہن تھی ایک حلیمہ کی جو　　پائے ایمان سے شرف بہ ہر دو

دوسرا گل بیان میں پہنچا دینے حلیمہ کے اس سید الناس کو آپکے والدۂ ماجدہ کے پاس اور حضرت آمنہ کی رحلت اور عبدالمطلب کی کفالت اور عبدالمطلب کی رحلت اور ابوطالب کی کفالت بموجب وصیت عبدالمطلب کے

جب غرض شہ کو حلیمہ دائی　　آمنہ پاس جو لا پہنچائی
شاہ کے والد ماجد کی کنیز　　آمنہ پاس تھی یک باتمیز
ام ایمن تھا سمجھ اُس کا نام　　شہ کی خدمت وہی کرتی تھی مدام
یوں وہ کرتی ہے روایت اے یار　　شہ کی خدمت میں تھی ہر لیل و نہار
بھوک اور پیاس کا شکوہ زنہار　　نہیں کرتے تھے کبھی وہ سالار
صبح کو پیتے تھے زمزم وہ مدام　　اسپہ کرتے تھے قناعت تا شام
دیتے ہم کھانے کی جبکہ رغبت　　بولتے مجھکو نہیں ہے حاجت
آمنہ شاہ کو لے چھٹویں سال　　جب گئیں سوئے مدینہ خوشحال
یک مہینہ تھے مدینے میں ہم　　تیرنا سیکھے وہیں وہ اکرم
بعد مکے کے طرف جبکہ پھرے　　اور آ منزل ابوا پہنچے
آہ بیمار ہوئی ہے خاتون　　شاہ بیٹھا تھا سرہانے محزون
یک بیک اسکو ہوئی بیہوشی　　بعد پھر ہوش میں آکر دیکھی
کہ وہ بیٹھا ہے سرہانے غمگیں　　دیکھکر اسکو لگی رونے وہیں
پس کئی بیت پڑھی وہ پُرغم　　مشعر بعثت سالار امم
حق کی توحید سے تھی وہ مشحون　　بت پرستی کی بدی سے مقرون
خوبی دین براہیم خلیل　　تھی وہ بیتوں میں صریحاً یہ قلیل
پس وہ خاتون کی تقریر جلیل　　اسکے ایمان پہ ہے بے شبہ دلیل
اور والد بھی نبی کا یونہی　　سارے جدات اور اجداد نبی

تھے مسلمان موحد اس شہر
مجتہد شرع کے علمائے فحول
ابن شاہین و سیوطی اے میر
وہ بہت لائے دلائل مقبول
لائے ہیں اس میں احادیث صحیح
اندریں باب رسالہ میں ایک
الغرض حضرت خاتون بہیات
یوں تھا مذکور ان ابیات اندر
اُمِ ایمن جو تھی ہمراہ رکاب
اسکو جب عبد مطلب دیکھا
شاہ جب سات برس کا ہے ہوا
بو قبیس ایک جو ہے کوہ بڑا
ہمن سے سرورِ عالم کے خدا
شاہ کو اپنے بٹھا سینے پر
عمر ہے میری صد و بیس برس
اب میں چلتا ہوں کہ جانو یہ قلیل
آپکی حق دیوے تجھے عمرِ طویل
یوں کہا عبد مطلب در حال
یونہی سب شہ کے چچایاں چاہے
باب میں سرورِ دیں کے اے یار
ابو طالب سے کہا بس وہ ملول
بس پکڑ ہاتھ نبی کا بیہات
نے سر دار و بہ نبی کے بوسے

وفات بی بی آمنہ
ساتواں سال
آٹھواں سال
وفات عبدالمطلب

تھے وہ سب دینِ براہیم اوپر
اور حفاظِ احادیثِ رسول
قرطبی ابنِ حجر شیخِ کبیر
کہ مسلمان تھے سب آبائے رسول
رد کئے قولِ مخالف کو صریح
لکھا تنویرِ عقول اسکو دیکھ
کی ہے ابوا میں انہی روز وفات
کہ ہوئی والدۂ پیغمبر
دیتی تھی شہ کو تسلی دریاب
لگا رونے کو گلے اپنے لگا
شہرِ مکے میں بڑا قحط پڑا
اُسپہ تب عبد مطلب نے چڑھا
تب ہی برسات بہت برسایا
آہ رویا ہے بہت ہو مضطر
دلمیں کچھ صبر نہ باقی ہے ہوش
کون ہو اسکا مرے بعد کفیل
دیکھے تا شاہ کی تو شانِ جلیل
گرچہ ہے تجھکو بہت مال و منال
کہ ہمیں اسکی کفالت دیجے
لطف سے کرکے وصیت بسیار
کہ وصایا کو مرے کر تو قبول
ابو طالب کے دیا ہاتھ میں ہاتھ
ذائقہ اسکے لیا خوشبو سے

گرچہ ہیں مختلف اس میں اقوال
حق دیا جنکو مدارج عالی
شیخ حفاظ محدث سبکی
مستقل اسمیں رسائل مبسوط
اور مواہب معارج میں بھی
کہ دلائل جو ہیں اس مطلب کے
کہتے ہیں آہ بہت سے جنات
تھا بہت سرورِ عالم دلگیر
بس حفاظت سے بمکہ لائی
اُسپہ الطاف بہت دھرتا تھا
لوگ سب عبد مطلب سے کہے
شاہ کو اپنے بٹھا کندھے پر
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب
خویش و اولاد ہوئے جمع تمام
شوق دلمیں تھا یہی شام و سحر
بولہب پسرِ کلاں اسکا تب
کیجیے اب اسے میرے تحویل
سخت بے رحم ہے پر تیرا دل
ابو طالب کے سوا وہ دانا
اُسکو ہے شہ کی کفالت بخشا
وہ کہا ہاں کہ قبول اے پدر
اور لگا کہنے کو ہو کر شاداں
شہ کی ہی مدح تھی جاری بزباں

پر صحیح قول یہی ہے بے قال
اولاً قدوۂ دیں غزالی
اور سوا انکے بہت علما بھی
بھی لکھے ہیں وہ مطول مضبوط
اور مدارج میں بھی لائے یونہی
تجھپہ بے شبہ وہ ظاہر ہووے
اُس کے نوحہ میں تھے تب ابیات
کہ ہوا آہ یتیم اور اسیر
اُسکے جد پاس اسے پہنچائی
اُسکی دلجوئی بہت کرتا تھا
کہ دعا مینہہ کے خاطر کیجے
حق سے مانگی ہے دعا وہ بہتر
ہوئی موت عبد مطلب کی قریب
یوں لگا درد سے کرنے وہ کلام
کہ میں کچھ دیکھوں عروجِ سرور
یوں کیا عرض کہ اے میرِ عرب
تا دل و جاں سے رہوں اسکا کفیل
کیوں یتیموں کا تو ہووے کافل
نہ کسی کو ہے مناسب جانا
مایۂ گنجِ سعادت بخشا
ہے گواہ خالقِ یکتا اے میر
کہ ہے اب موت مرے سر پر آئی
دارِ دنیا سے سدھارا وہ جاں

Scanned with CamScanner

ام ایمن کہی سرور گریاں
پیچھے تھا اسکے جنازے کے رواں

پس چچا شہ کا سگا بوطالب
دل دیا اس سے لگا بوطالب

دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز
خرقِ عادات نبی سے فیروز

ابن حبان بھی حاکم ایسے
یوں روایت یہ سے دیتے ہیں خبر

شاہ فرمائے مثال آنکی کہیں
خوبرو میں کسے دیکھا ہی نہیں

یعنی یک انسے ملک تھا جبریل
اور تھا دوسرا ملک میکائیل

بعد ازاں چیرے ہیں وہ میرا شکم
خون نکلا نہ ہوا کچھ بھی الم

ایک دوسرے سے کہا دل کو چیر
دور کر غل و حسد کو اے خبیر

چیر کر دل کو مرے پس وہ ملک
جوں وہ بولا تھا کیا بے شک

پس پکڑ ٹیر انگوٹھا وہ کہے
جا تو اب فرح و سلامت سے رہے

حکمت اس شرح صدر کی اے پیر
یوں ہے تفسیرِ عزیزی اندر

اقتضا کی ہے خدا کی حکمت
کہ جو ہے زنگِ غضب اور شہوت

بارہویں سال کا احوال

قافلے ساتھ تجارت کیلئے
عازمِ شام ہوا مکے سے

اسمیں رہتا تھا بحیرا راہب
جو کہ مدت سے تھا شہ کا طالب

کر سفر آوے یہاں تک یکبار
پس اسی واسطے وہ نیک اطوار

دیکھا جب قافلہ بوطالب
جلد آ شہ سے ملا وہ راہب

ہو ویگی ختم نبوت اس پر
سب رسولوں کا یہی ہے سرور

اور کہا شاہدی دیتا ہوں بحق
کہ ہے تو حق کا رسولِ برحق

اس پیمبر کی نبوت بے شک
پھیلے گی شرق سے لے غرب تلک

پس کیا شہ کے چچا سے اظہار
شام تک اسکو نہ لیجا زنہار

جو میں جانا ہوں وہ جانینگے اگر
چاہینگے اسکی ہلاکت یکسر

پھیر بحیرا سے وہ لیکر رخصت
کیا مکے کو وہیں سے رجعت

دفن حجون میں کئے اسکو لجا
مقبرہ تب وہی کے کا تھا

دل سے اس شہ کو بہت چہیتا تھا
خدمت اسکی وہ بجا لاتا تھا

جب پیمبر کو ہوئے گیارہ سال
شقِ صدر اسکو ہوا خوش منوال

شاہ یکروز تھے جنگل میں کہیں
آئے اس جائے پہ دو مردِ حسیں

عطر سے انہیں تھی زائد خوشبو پاس
تھا بہت پاک و نفیس ان کا لباس

مجھکو وہ دونوں لٹائے ایسا
کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا

طشتِ زریں میں تھا یک لاتا آب
دوسرا دھوتا تھا سامان شتاب

خونِ بستہ کو تو کر دل سے دور
مہر و شفقت سے بھی کر اسکو پر

خشک تھا ایک سفوف انکے پاس
دل پہ چھڑکے مرے وہ پاک اساس

شہ کہنے تب سے ہی شفقت اکثر
خلق پر پاتا ہوں دل کے اندر

کہ جب ایامِ بلوغیت کے
شاہِ کونین کے نزدیک ہوئے

جو جوانی کے لوازم ہیں وے
تا کہ ہو دور نبی کے دل سے

بارہویں سال میں اے نیک صفات
شاہ کو لیکے ابو طالب سات

کوفہ اور بصرہ کے درمیاں یکجا
صومعہ ایک تھا مشہور بڑا

وہ کتابوں میں تھا دیکھا اکثر
دورِ آخر کا جو ہے پیغمبر

ہوکے اس شاہ کا مشتاقِ لقا
آکے اس صومعہ میں رہتا تھا

کرکے آثار یہ سرور کے نظر
بولا یہ ہو ویگا سچ پیغمبر

اور جب مہرِ نبوت دیکھا
اسپہ رو رو کے بہت بوسے دیا

پس یہ اقدامِ شریفِ سرور
بوسے دے کہنے لگا ہو نو شتر

اور اس سرورِ عالم کا دیں
ہو ویگا ناسخِ ادیان یقیں

کیونکہ سب قومِ یہودِ مردود
دشمنِ سخت ہیں اسکے یہود

ابو طالب نے یہ سن خوف کیا
مال بصرے میں ہے اپنا بیچا

چودہویں سال میں اے اہلِ ادب
حرب فجار ہوا تھا بہ عرب

جاہلیت میں ہوا تھا وہ جدال
ہے معارج میں مفصل یہ حال

طول ہے وہ نہ ضرور اس کی تفہیم
اسلئے میں نثر لکھا ہوں ای فہیم

ہفدہ سالہ ہوئے وہ جبکہ بخیر
تب چچا اس شہ عالم کا زبیر

جب تجارت کو یمن کی نکلا
سرور دیں کو بھی ہمراہ لیا

یمن برکت سے نبی کے کرتار
منفعت اسکو دیا ہے بسیار

اس سفر میں بھی کرامات وفور
پائے ہیں سرور عالم نے ظہور

ہوئے انیس برس کے وہ جب
عازم شام ہوئے شاہ عرب

پر مواہب میں کہا ہے یہ سفر
بیسویں سال کئے ہیں سرور

تھا ابو بکرؓ بھی شہ کے ہمراہ
عمر تب اسکی تھی ہیجدہ سالہ

بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا
رہ میں تشریف رکھے شاہِ بدر

ایک راہب جو وہاں رہتا تھا
وہ ابو بکرؓ سے مل کر پوچھا

بولے کون محمد ہے وہ
کہا بوبکرؓ محمد ہے وہ

کہا راہب نے قسم کھا حق پر
کہ وہ اس عصر کا ہے پیغمبر

کیونکہ پہنچی ہے خبر مجھکو صحیح
کہ یقیں کوئی بشر بعد مسیح

نیچے اس جھاڑ کے نا بیٹھے گا
اے ابو بکرؓ پیمبر کے سوا

بس سنتے ہی صدیقِ رفیق
شاہِ دیں کی کیا دل میں تصدیق

تھا وہی صدق ترقی میں سدا
تا وہ ایمان کی دولت پایا

اور اسی سال میں اس سرور کو
نظر آتے تھے فرشتے خوش رو

اور رسالت سے نبی کی اکثر
وہ ملک دیتے تھے آپسمیں خبر

تیسرا اگلا سفر کرنا سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا ایک راہب کا اور ایمان لانا اُس کا حضرت پر اور تزویج آنحضرت صلعم کی اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ پچیس برس کے جو ہوئے
تب خدیجہؓ سے نکاح اپنا کئے

مختصر قصہ وہ سن لکھتا ہوں
کہ تھی مکہ میں خدیجہؓ خاتوں

ذی نسب پاک حسب خوب خصال
صاحبِ مال جمال و اجلال

کوئی تونگر نہ تھا اُس کا ہمسر
ملکہ تھی وہ عرب کی اشہر

قافلے اپنی تجارت کے مدام
بھیجتی تھی وہ بہت جانبِ شام

مرد بی بی کا کیا تھا رحلت
کرتی تھی خفگی بہت وہ طاعت

آسمانی تھی کتب سے آگاہ
پڑھتی توراۃ کو تھی شام و پگاہ

اور انجیلِ مقدس بھی تمام
خوب جانتی تھی کبھی پڑھتی تھی مدام

خواب میں دیکھی تھی اپنے چندر
آیا تھا اُسکے اتر گود اندر

گھر ہوا نور سے اسکے معمور
پس کیا ساری جہاں کو پُر نور

ایک راہب یہ کہا تھا تعبیر
جو ہوئے پیغمبرِ این عصرِ اخیر

وہ تجھے عقد میں اپنے لاوے
پہلے دیں اُس کا ترے گھر آوے

سارے عالم میں کرے بعد ظہور
سن یہ تعبیر ہوئی وہ مسرور

اور تھی مشتاق دل و جان سے سدا
تا اس امید کو بر لاوے خدا

جبکہ تھا شاہ کو پچیسواں سال
وہ لگی سننے بہت اُسکے کمال

جو علاماتِ رسالت اکثر
ذاتِ اقدس میں تھے شہ کے اشہر

یعنے تن کا نہیں پڑتا سایہ
جسم ہے نور کا ہی سرمایہ

اور اس شہ کے مبارک تن پر
نہ ہے مکھی کا مچھر کا گذر

ابر اس شہ کے مبارک سر پر
دھوپ کے وقت ہی سایہ گستر

اور سدا بول و برازِ شہ دیں
غیب ہوتا نظر آتا نہ کہیں

جب اوصاف وہ سننے کو لگیں ۔۔۔ پھول تسکین کے چننے کو لگیں
اندنوں لکھتے ہیں یوں اہلِ سیر ۔۔۔ بہت افلاس تھا بوطالب پر
اندنوں ہی میں خدیجہؓ ایجاں ۔۔۔ جہیتی تھی ایک امینِ ذی شاں
تھی بہت شہ میں امانتداری ۔۔۔ تھی سزاوار انہیں سرداری
جب خدیجہؓ نے سنی یہ حالات ۔۔۔ اور بھی آپ کے پاکیزہ صفات
نفع میں حصہ وہ اپنا لیوے ۔۔۔ اور مجھکو بھی جو چاہے دیوے
کیونکہ اجداد جو تھے اسکے تمام ۔۔۔ ہوتے آئے ہیں رئیسانِ کرام
دیکھ سرورؐ نے چچا کا افلاس ۔۔۔ چاہا کرنا یہ سفر بے وسواس
عزم با جزم یہ دیکھ آخرِ کار ۔۔۔ ابوطالب بھی قبولا ناچار
کرکے آراستہ وہ اپنا مکاں ۔۔۔ فرش یک عمدہ بھی بچھوائیں وہاں
اور مسند پہ انہیں بٹھلا کر ۔۔۔ لگی تورات میں کرنے کو نظر
قافلے کی دے حکومت فی الحال ۔۔۔ بھیجی ہے شام کو وہ نیک خصال
دی ہے دونوکو وہ کر تابعدار ۔۔۔ تا رہیں شاہؐ کے فرماں بردار
اور کی حکم کہ کر شہؐ کو سوار ۔۔۔ میسرہ لیکے چلے ہاتھ مہار
الغرض مکے سے جب شاہِؐ انام ۔۔۔ رونق افروز ہوئے جانبِ شام
صومعے پاس ہی اُسکے جاکر ۔۔۔ قافلہ جبکہ ہے اُترا یکسر
دیکھ یہ دور کے راہب آیا ۔۔۔ کر سلام آپ کو یوں عرض کیا
مجھکو عیسیٰؑ ہی دیا تھا یہ خبر ۔۔۔ کہ محمدؐ ہے رسلؑ کا سرور
سو کبھے یک جھاڑ تلے بیٹھیگا ۔۔۔ جھاڑ اُس وقت ہرا ہو دیگا
یہاں یک آوے گروہِ تجار ۔۔۔ اُنکا بیشک وہ رہیگا سردار
اور تب کیجو ضیافت اُسکی ۔۔۔ اور بجا لائیے خدمت اُسکی
وہ جنازیکے پڑھے تیرے نماز ۔۔۔ کفن اور دفن سی دیویگا نواز
شہؐ نے کی عرض قبول اسکی جب ۔۔۔ قافلے کو وہ کیا مہماں سب

کہ جو ہے خواب کی اپنے تعبیر ۔۔۔ سو ظہور اسکا ہے اب بے تاخیر
فکرِ ترویج میں سرور کے مدام ۔۔۔ تھا شب و روز بہت بے آرام
تا اُسے ساری حکومت دیکے ۔۔۔ قافلہ شام کو اپنا بھیجے
آپکو ملکِ عرب بیچ یقیں ۔۔۔ کہتے تھے آگے نبوت کے امیں
پاس اس شہؐ کے یہ بھیجی پیغام ۔۔۔ کارواں ساتھ لیجاوے تا شام
ابوطالب کو سنائے شہِؐ دیں ۔۔۔ سن یہ پیغام ہوا وہ غمگیں
کیوں کرے شاہؐ کو پس تابعِ غیر ۔۔۔ جسکے تابع ہیں دو عالم بالخیر
تا وہ افلاس چچا سے ہو دور ۔۔۔ تھا یہی سرورِ دیں کو منظور
جب خدیجہؓ نے سنی ہے یہ خبر ۔۔۔ شہؐ کو بلوائیں بہت ہو خوشتر
لائے تشریف وہ جب با اجلال ۔۔۔ با ادب آئی ہیں خود استقبال
جو کہ تھی ختمِ نبوت کی نشاں ۔۔۔ پائی وہ شاہؐ میں بے ریب گماں
میسرہ ایک غلام اُسکا جو تھا ۔۔۔ بھی خزیمہ تھا سگا یک اسکا (قرابتدار)
دیکے یک عمدہ لباس اُنکے پاس ۔۔۔ کہی پہنائیو شہؐ کو یہ لباس
خرقِ عادات جو دیکھیں رہ میں ۔۔۔ وہ بیاں آکے سبب سے کریو
راہب یک راہ میں تھا اہلِ کمال ۔۔۔ سن زیادہ اسکی تھی از ششصد سال (سنہ ۶۰۰)
سو کبھے یک جھاڑ تلے بیٹھے نبیؐ ۔۔۔ جھاڑ سر سبز ہوا ہے وہ بھی
آپ ہو ختمِ رسلؑ عالی شاں ۔۔۔ منتظر آپکا ہی تھا میں یہاں
گذرے چھ سو سے زیادہ کئی سال ۔۔۔ آوے کیا رہ یہاں وہ خوشحال
ابر کا سایہ ہو سر پہ اُس کے ۔۔۔ سایہ اُسکا نہ زمیں پر بھی پڑے
ذات میں جسکے تو پاوے یہ نشاں ۔۔۔ جلد لا اُسپہ تو دل سے ایماں
تو پڑھے کلمہ شہادت جس آں ۔۔۔ کرے پرواز ترے جسم سے جاں
خدمتِ عالی میں تو اُسکے سلام ۔۔۔ پہنچا جانب سے مرے با اکرام
جبکہ فارغ ہوئے کھانے سے تمام ۔۔۔ روبرو شاہؐ کے آکر وہ ہمام

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا
قافلہ شام کو پس جب وہ گیا
نفع اسکا بھی زیادہ دو چند
قصر پر اپنے خدیجہؓ خورسند
دو ملک اُڑتے ہوے آتے تھے
الغرض آن کے بی بی کے حضور
دستِ پاک اپنا رکھے اُنپہ نبی
قصہ راہب کا بھی بولے یکسر
چاہی تزویج میں شہؐ کی آوں
مال و زر رکھتی تھی اور جود و کرم
کئی اُمرا و سلاطین ذی نام
دیکھی جب شہؐ میں نبوت کے نشاں
میں کبھی نزدِ نبی جاؤں ابھی
ابو طالب اُدھر اس شہؐ کا چچا
ہوگئے تزویجِ خدیجہؓ کے ولی
تین جامے تھے نفیس اے ہشیار
تھا دیا آپ کی تزویج لیے
اور خدیجہؓ بھی روانہ کی تب
قیمتی تھاں بہت اے دمساز
شاہ تشریف بہا جب لائے
رونق افروز ہوے جب سالار
مہر خاتوں کا باصد اجلال
اور خدیجہؓ بھی تکلف سے تمام

مرغِ جاں جسم سے پرواز کیا
یمن سے شہؐ کے بہت نفع ملا
پائے مکہ میں ہوے سب خورسند
بیٹھی تھی ساتھ لیے عورات کو چند
سایہ سرور کے اوپر ڈالے ہوے
ملیسرہ اور خزیمہ مسرور
جلد اُٹھ چلنے لگے راہ بھی
سُن وہ خاتون ہوئی بس مضطر
میں ہی اول یہ سعادت پاؤں
عقل و علم و ادب و نیک شیم
کیئے تزویج کا اُس کے پیغام
آپ سے چاہی نکاح اے ذیشاں
اسکو اسبات پہ لے آوں ابھی
ہوا داعیٔ نکاح والا
شہؐ کو بلوائے ہیں باعیشِ ولی
مول ہر اک کا تھا پانصد دینار
شاہ پہنے وہ لباس اُس سے لے
بادشاہانہ لباس ایک عجب
کردی حضرت کیلئے پا انداز
وارئیے اسکو قدم پر اُن کے
کیئے خدام وہ طبقوں کو نثار
چار سو زر کے ہیں باندھے مثقال
اہلِ مکہ کو ہے کی دعوتِ عام

پڑھ جنازے کی نماز اسکو وہیں
پس مع الخیر یہ مکہ آئے
ہے روایت کہ شتر پہ ہو سوار
شاہِ عالم پہ پڑی اسکی نظر
دیکھ خاتوں یہ ہوی پھر دلشاد
بولے دو اونٹ بہت سُست ہوے
اور کرامات جو اس سرور سے
اور کی جزم و یقیں دل اندر
نقل کرتی ہے نفیسہ ہے میں
اور تھا اسکو بڑا حسن و جمال
پر وہ خاتوں نہ قبولی حاشا
عزمِ دل پھیر کے تب بولی وہ
پس وہیں شاہ کی خدمت میں گئی
اور خاتوں کا چچا جو تھا عمر
تب ابو بکرؓ گیا ہے حاضر
الف دینار بھی لایا خوشحال
مال بوبکرؓ کا ہی وہ سب تھا
بادشاہانہ لوازم سے بھی
اور جواہر سے طبق بھر کے گئے
غرض اس عزت و شوکت کیسا تھ
خطبۂ عقد پڑھا عمِ رسول
سب قبائل کے رئیس و اُمرا
مال خیرات کی اس روز زیاد

دے کفن دفن گئے سیر درِ دیں
جنس کچھ شام سے بھی تھے لائے
واردِ مکہ ہوئے جب سالار
سایۂ ابر سے دیکھی سر پر
معتقد شہؐ کی ہوی او زیاد
راہ میں یک جگہ بیٹھ گئے
دیکھے تھے رہ میں ہیں سب وہ
اِس زماں کا ہے یہی پیغمبر
کہ خدیجہؓ تھی نجیب الطرفین
زن نہ تھی عصر میں کوئی اسکی مثال
دل نہ تھا بیاہ پہ ہر گز اُس کا
مجھ سے یہ رازِ نہاں کھولی وہ
اور ترغیبِ نکاح اسکو دی
ابنِ عم ورقہ بھی نوفل کا پسر
واسطے شہؐ کے لباسِ فاخر
بولا یہ عبد مطلب کا ہے مال
دفعِ منت کیلئے یوں وہ کہا
گھر کو آراستہ وہ کروائی
بولی ہاں اپنی کنیزوں کو سے
خویش اور یاروں کو لے اپنے ساتھ
بعد ورقہ بھی پڑھا ہے مقبول
تہنیت ہر دو طرف لائے بجا
ساز بجے ہر دوں کو بھی کی ہے آزاد

اور وہ مال ومتاع اپنا سب
نذر حضرتؐ کے ہی کر دی بہ طرب

تا نہو شاہؐ پہ اپنا احساں
آپ ممنون رہے سر و عیاں

پر تھا کب مال سے اس شاہؐ کو کام
دو جہاں جس کے دل و جاں سے غلام

ذات میں جسکی تھی استغنائی
مالِ دنیا سے تھی بے پروائی

اور جب عمرِ شہِ عالم کی
تیس پر پانچ برس کی ہے ہوی

تب نئے سر سے عرب بے تاخیر
کعبۃ اللہ کی کئے ہیں تعمیر

کام میں اسکے تھے حضرتؐ بھی دخیل
مثلِ جد اپنے براہیمؑ خلیل

حجرِ اسود کے لگانے کو اُٹھا
کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا

سب قبائل میں عرب کے در حال
تب بہت آیا خلاف اور جدال

تا کہ آپس میں انہوں کے بلوا
پہنچی ہے نوبتِ جنگ و پیکار

ہر قبیلے کا یہی تھا دعویٰ
سنگ دیوار میں ہم دیویں لگا

متفق ایسے ہوئے سب باہم
کہ محمدؐ ہوں ہمارے میں حکم

جو کرے حکم کریں سب وہ قبول
پس کئے حکم یہ اُن سبکو رسولؐ

کہ بڑی ایک بچھادیں چادر
اور رکھیں اسمیں مبارک وہ حجر

شخص ہر ایک قبیلے سے یک
کے چادر کو وہ پکڑے بیشک

پاس دیوار کے وہ لائیں اٹھا
سب قبائل بھی وہ لائے گویا

کریں سب مل کے وکیل اپنا مجھے
میں ہی دیوار میں رکھ دونگا اُسے

حکم حضرتؐ کا کئے سب وہ قبول
سنگ ہیں آپ لگائے ہیں رسولؐ

غایتِ عقل پہ شہؐ کی بے قیل
علما بولے یہ قصہ ہے دلیل

عمرِ پچیس ٢٥ برس سے اے عفیف
سال چالیس تلک عمرِ شریف

غیب کی سنتے تھے آواز نبیؐ
پر نہ آتا تھا نظر شخص کوئی

تینتیس پر تین سے لے تا چالیس
شاہؐ کو دکھتے تھے انوار نفیس

گیارہویں سال سے تھا تا تینتیس ٣٣
ساتھ اس شاہؐ کے جبرئیلؑ امیں

اور ز تینتیس ٣٣ چہل ٤٠ تک بثقیل
تھا رفیق آپکا بس اسرافیلؑ

کہا حضرتؐ نے کہ خلاقِ صمد
کی مری چار وزیروں سے مدد

آسماں کے دو وزیران جلیل
ایک جبرئیلؑ دگر اسرافیلؑ

دو وزیرانِ زمیں نیک سیر
ایک ابوبکرؓ عمرؓ ہے دیگر

چھ مہینے ز نبوت آگے
خواب سوتے تھے نبیؐ کو سچے

دیکھتے خواب میں یعنے جیسا
پاتے بیداری میں اسکو ویسا

زمانِ نبوت کے قریب حضرتؐ کی خلوت اور عبادت کا بیان

جب نبوت کے مبارک ایام
ہوئے نزدیک آں شاہِ انام

خلق سے خوش نہیں آتی صحبت
خلوتِ خفی سے ہی پاتی الفت

غار میں کوہِ حرا کے شہِ دیں
جاکے تب ہونے لگے گوشہ نشیں

ذکر اور فکر میں رہتے شاغل
ذکرِ لب گاہ کبھو فکر بدل

تھے کبھی ذاکرِ سبحان اللہ
اور کبھی لا الٰہ الا اللہ

رہتی عزلت کبھی یک ماہ تمام
کم بھی کرتے تھے کبھی چند ایام

ہوئے پھر مکے میں رونق افروز
خانۂ پاک میں رہ یک دو روز

توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ
پھر اسی غار کو جاتے تھے شاہؐ

اسی خلوت کے دنوں میں یکروز
تھے لبِ آب پہ جلوہ افروز

یکبیک ایسے میں اے اہلِ نیاز
یا محمدؐ سے ہوئی ایک آواز

دیکھے سر اپنا اٹھا تب سرورؐ
کچھ بلندی میں نہ آیا ہے نظر

یونہی آواز دوبارا اور ہوئے
چوطرف جلد نظر کرنے لگے

تھی بہت شاہؐ کو تب حیرانی
شخص یک ایسے میں بس نورانی

تاج یک نور کا تھا سر پہ دھرا
سبز پوشاک بھی وہ پہنا تھا

مثلِ خورشید کے بشکلِ بشر
میں ہوا جبرئیلِ امیں آ کے ورود
یک روایت ہے کہ جبرئیل تبھی
اور کیا عرض کہ پڑھئے شہِ دیں
صورتِ حرف نہیں ہے معلوم
کہ بہت شہ کو ہوئی ہے تکلیف
دابتے ہی اثر یک شہ پائے
عائشہ سے ہے روایت آئی
طشتِ زریں میں ز آبِ زمزم
دلکو پھر اسکے ہی جگہ میں رکھے
جیسے برتن میں کسی چیز کو رکھ
حکمت اس شقِ صدر کی یونہی
وحی کا بار اٹھانے کیلئے
ہے روایت کہ تبھی روحِ امیں
شہ کو جبرئیلِ امیں بتلائے
پیر کا روز تھا وہ اے اکمل
الغرض شام تلک شہ کو وہی
اور خدیجہ کو کہے اے باہوش
پوچھی بی بی نے کہ کیا ہے احوال
عرض کی بی بی نے اے سالار
جو ضعیفوں پہ ترحم سر آں
اور ایسے ہی صفاتِ اقدس
ہیں امیدِ قوی مجھکو ہے اب

آ گھرا جلد بہ پیشِ سرور
آپ اس عصر کے ہو پیغمبر
نامہ یک لاکے دکھا پیشِ نبی
شہ کہے اسکو کہ اے روحِ امیں
اور نہ نامے میں بھی ہے کچھ مرقوم
اور بہت غرق کیا جسمِ شریف
پانچوں آیت بھی فصاحت سے پڑھے
کہ خبر مجھکو پیمبر نے دی
دھوئے ہیں دل کو مرے وہ اسلام
اور سینے کو مرے وصل کئے
منقلب کرتے ہیں اسکو بیشک
ہے یہ تفسیرِ عزیزی لکھی
تنقیہ سرورِ دیں کا ہووے
مارا ہے اپنے قدم کو بہ زمیں
سورہ الحمد کا بھی سکھلائے
دوسری تھی ز ربیع الاول
شکلِ جبرئیل نظر آتی تھی
کہ اڑھا جلد مجھے بالاپوش
شاہ تفصیل سے بولے سب حال
خوف و اندیشہ نہ کیجے زنہار
اور خویشوں سے سلوک و احسان
ذات میں آپکی ظاہر ہیں سب
کہ کرے خیر ہی بس آپکا رب

شہ نے تو کون ہے اسکو پوچھا
لایا پانچ آیتِ اقرأ وہ امیں
تھا وہ نامہ ز حریرِ جنت
لکھنے پڑھنے سے نہیں مجھکو خبر
شہ کو جبریل نے سینے سے لگا
یونہی دابا وہ نبی کو سہ بار
نقل ہے شہ کو تبھی اے ہوشیار
آکے جبریل بھی اور میکائیل
دل سے کچھ پھیر کے نکالے باہر
دست و پا پھیر کے پکڑ کر بہ ادب
پس کئے مہر مری پشت اوپر
کہ نبوت کا گرامی منصب
قوتِ تازہ بھی پاوے سرور
چشمہ پانی کا ہوا ایک ظاہر
اور دو رکعت بھی پڑھائی ہیں نماز
یک روایت ہے کہ تھی وہ مہموم
اور لرزاں تھا بہت جسمِ شریف
پس لحاف یک اڑھائی وہ لا
اور کہا خوف ہے اب تیرے تئیں
کیونکہ رحمت کی صفات اپنی خدا
اور مہمانوں کی مہمانی بھی
رحم جو خلقِ خدا پر لاوے
اپنے ہمراہ وہ پس شاہ کو لی

عرض خدمت میں وہ اس طرح کیا
اور کیا عرض کہ پڑھ اے شہِ دیں
دُر و یاقوت سے اسکی تھی بنت
میں تو امی ہوں پڑھوں پس کیونکر
زور و قوت سے تب ایسا دابا
پس کیا عرض کہ پڑھ اے سالار
شق ہوا صدر کا بھی تیرے بار
شق کئے سینہ کو میرے بے قیل
کچھ نہ پہچانا میں اسکو آخر
ہر دو گردش میں دئے مجھکو تب
قلب میں جسکا میں پاتا ہوں اثر
جب دبا شہ کو خدا چاہا تب
تا گراں بار اٹھاوے سرور
غسل و استنجا و ضوئے طاہر
ہوکے جبریل امام اے ذیشاں
اور بعضوں نے لکھا تھی وہ دہشت
گھر کو پس اپنے لے آئے تشریف
لرزہ پس جبکہ وہ موقوف ہوا
نا ہلاکت ہو یہ صدمے سے کہیں
ذاتِ والا میں کیا ہے پیدا
اور تائید بھی محتاجوں کی
رحمت اسپر بھی خدا فرماوے
پاس ورقہ بن نوفل کے گئی

جو تھا بی بی کا چچیرا بھائی
علما میں تھی اسے یکتائی

دینِ عیسیٰ پہ تھا وہ اہلِ کمال
اس سے خاتوں یہہ کہی سب احوال

وہ کہا حق کی قسم اے شہِ دیں
وہ جو آیا تھا ہے جبریلِ امیں

آپ مرسل ہو خدا کے تحقیق
میں دل و جاں سے کیا ہوں تصدیق

کاش تب تک میں ہوں گر جیتا
آپکو نصرت و یاری دونگا

نقل ہے تھوڑی ہی گزری مدت
کیا دنیا سے بھی ورقہ رحلت

پہنکر سبز لباسِ جنت
تھا وہ جنت میں بہت با فرحت

جلد ورقہ کی ہوئی جو رحلت
کہتے ہیں حق کی یہی تھی حکمت

راہباں یونہی بہت احبار
شہ کی بعثت کا کئے ہیں اقرار

خوب تورات سے انجیل سے بھی
آگہی اور خبر اسکو تھی بھی

پوچھا حضرت سے بھی ورقہ نے تب
آپ تفصیل سے فرمائے وہ سب

سب رسولوں پہ وہی آتا تھا
وحی مولیٰ سے وہی لاتا تھا

مشرکاں آپکے ہونگے دشمن
پس اسی واسطے چھوڑو گے وطن

دست و پیشانی پہ بوسہ دیکے
رخصت اس شاہ کو دی ورقہ نے

علما اس کو گنے در اصحاب
اسکو دیکھے ہیں پیمبر در خواب

گرچہ دعوت کا نہ پایا وہ زماں
پر وہ لایا ہے بلاشک ایماں

کہ نہ لاوے کہیں کفار گماں
کہ وہ سکھلاتا ہے شہ کو قرآں

جو کہ اس فن میں کتابیں ہیں طویل
انمیں مذکور ہے انکی تفصیل

مختصر اب میں وہ لکھتا ہوں بیاں
لائے جو شہ پہ صحابہ ایماں

اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک خلعت
شہ کو پہنایا خدا باعزت

کیا شرف اسکو دیا ہے داور
کوئی نہ اس امر میں اسکا ہمسر

کیا لکھوں اسکے مقاماتِ جلیل
کیا کہوں اس کے کرامات جلیل

مومنہ پہلی و سیّدہ ہے وہ
اور ہے پہلی صحابیہ وہ

ایکدن شاہ سے جبریلِ ہمام
آ کہا حق سے ہے خاتوں کو سلام

گر خدیجہ نے ہی سب سے تقدیم
پائی ایمان کی اوّل تکریم

سابقہ سارے وہ سبّاق کی ہے
سیدہ انفس و آفاق کی ہے

پہلی زوجہ ہے وہی اس شہ کی
پہلی محبوبہ حبیب اللہ کی

جس سے پیدا ہوئی زہرائے جمیل
بس یہی اسکی فضیلت پہ دلیل

مرتبہ بی بی کا بس عند اللہ
ہووے کس درجہ میں سبحان اللہ

تا ابد اسپہ سلام و رضواں
حق تعالیٰ سے ہو ہر آن و زماں

امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتوں کے بلاشبہ علی
لائے ایمان بہ تصدیقِ دلی

ہے روایت کہ وہ تھے سن میں صغیر
ابوطالب کو علائق تھے کثیر

ابوطالب کو عیال و اطفال
ہیں بہت وہ نہیں رکھتے ہیں مال

منگے ایک ایک پسر کو لیوے
خرچ اطفال کا تا کم ہووے

ابوطالب نے کہا بے وسواس
کہ عقیل ایک کو چھوڑو مجھ پاس

شاہ مبعوث ہوئے پیر کے روز
لائے منگل کو وہ ایماں فیروز

قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
کہے عباس کو یوں تب سالار

قحط سالی ہے بڑی اب اے عم
چاہیئے انکی مدد کریں ہم

حکم سرور کا قبولے عباس
پس کہے جا کے ابوطالب پاس

باقی جتنے ہو جسے لیجا اب
کیا عباس نے جعفر کو طلب

اور حضرتؐ نے علیؓ کو ہے لیا　　زینت کرنے لگے صبح و مسا
دیکھے یک روز کہ پڑھتے ہیں نماز　　مصطفیٰؐ اور خدیجہؓ بہ نیاز
اے علیؓ تجھکو بھی اس دین طرف　　میں بلاتا ہوں تو لے اس سے شرف
پس علیؓ شہ کے بجائے فرزند　　تھے دل و جاں سے نہایت خورسند
پوچھے سرور سے یہ کیا ہے فرما　　کہا حضرتؐ نے ہے یہ دینِ خدا
ہے خدا ایک نہیں اسکو شریک　　مجھکو اسکا ہی نبی جان تو ٹھیک
پس یہ سنتے ہی علیؓ نبی سے کر آز　　ہوئے ایماں سے مشرف اے یار

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

بعد ازاں زید نے لایا ایماں　　متبنّیٰ پسرِ شاہِ جہاں
جب تجارت کو گیا تھا وہ بہ شام　　شام سے لایا تھا وہ چند غلام
وہ خدیجہؓ سے کہا ہو خورسند　　لے غلاموں سے جو ہو تجھکو پسند
کرکے آزاد دہیں اسکو رسولؐ　　کئے فرزندی میں اپنے مقبول
جب خبر پہنچی ہے اسکو آخر　　کہ ہے نزدیکِ رسولِ فاخر
اسکو سینے سے لگا کر اپنے　　بوسے دے دیکے لگا ہے رونے
کہ اگر چاہے یہیں رہ جاوے　　ورنہ اب باپ کے ہمراہ جاوے
باپ کے ساتھ کی ہی دولت سے　　پس نہ ہوؤنگا جدا حضرت سے
وحی جب شاہ پہ کی شرفِ نزول　　دینِ اسلام کیا جلد قبول
اسکا قصہ ہے یہی سن اے فہیم　　تھا بھتیجا جو خدیجہؓ کا حکیم
تہنیت واسطے خاتوں کے شریف　　لے گئی اُس کے مکاں کو تشریف
زیدؓ کو حضرتِ خاتوں لیکر　　نذر کی ہے بہ جنابِ سرورؐ
اور حارث جو پدر زید کا تھا　　ڈھونڈھتا اس کو بہت پھرتا تھا
جلد خدمت میں نبیؐ کی آیا　　اور فرزند کو اپنے پایا
دیکھکر شاہؐ نے یہ درد و ملال　　اختیار اسکو دیا ہے فی الحال
عرض کی زیدؓ نے اے خیرِ بشر　　آپکی مجھکو غلامی بہتر
عذر کر باپ کو پس بھیجدیا　　قصہ یہ آگے نبوت کے تھا
زید ہی مومنِ سوم ہے جاں　　رکھکے ایماں یہ تینوں لیا نہاں
وادیٔ مکہ میں با شاہِ ہدا　　خفیہ کرتے تھے نمازوں کو ادا

جناب امیر المومنین افضل الخلائق بعد المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

زیدؓ کے بعد ہی صدیقِ عتیق　　ہوئے ایماں سے مشرف تحقیق
دیکھے بوبکرِ مکرمؓ یہ خواب　　کہ گرا کعبے کے اوپر مہتاب
یونہی اک ماہ کا مبارک ٹکڑا　　گھر میں صدیقِ معظمؓ کے گرا
ٹکڑا ایک گھر میں جو صدیقؓ کے تھا　　انکے ہی گھر میں رہا وہ نہ گیا
پھر کئی روز کے بعد از وہ ہمام　　جب تجارت کو گئے جانبِ شام
شہرِ مکے میں قریب آ ماہر　　ہوویگا ایک پیمبر ظاہر
تم وزیر اسکے رہیں حینِ حیات　　اور خلیفہ ہوں یقیں بعدِ ممات
آگے بعثت کے سمجھ اے بھائی　　عمر تھی بیسؓ برس جب انکی
ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پھر اسکے تبھی　　منتشر ہوگئے مکے میں سبھی
بعد ازاں ٹکڑے وہ پھر جمع ہوئے سب　　مثلِ اول کے گئے چرخ پہ تب
ایک روایت ہے وہ ٹکڑے دیکھکر　　جمع ہو آئے ہیں صدیقؓ کے گھر
مل بحیرا سے کہے اپنا خواب　　یوں کہا اسکی وہ تعبیر شتاب
بالیقیں اسکی ہدایت کا نور　　سارے مکے میں کرے شرف ظہور
یوں ابوبکر کہے ہیں پہچاں　　کہ میں اس خواب کو رکھتا تھا نہاں

Scanned with CamScanner

بیان ایمان لانا حضرت عثمانؓ کا ترغیب سے حضرت ابوبکرؓ کی

جب سنا شہ کی رسالت کی خبر
آپکے پاس گیا میں خوشتر

شہ کہے خواب کی تیرے تعبیر
کہ بحیرا جو کیا تھا تقریر

آپکو کس نے خبر دی یہ یقیں
شہ نے فرمایا کہ جبریل امیں

بس پڑھے کلمہ شہادت کا وہیں
لائے ایمان بصد صدق و یقیں

بے تامل تبھی لائے ایماں
کچھ نہ چاہے ہیں دلیل و برہاں

نیچے یک جھاڑ کے میں بیٹھا تھا
شاخ اس جھاڑ کی یک جھکتی آ

اسپہ ایمان تو لا با اکرام
میں کہا کیا وہ نبی کا ہے نام

جبکہ حضرت نے نبوت پائی
پھر اسی جھاڑ سے آواز آئی

جاہلیت میں کبھی ہے نیک اندیش
تھے ابوبکرؓ ز اعیانِ قریش

فرد ایسا ہو مسلماں اول
جب ہوا دیں کا معاون اکمل

اسکی ترغیب مدد ہی سے شتاب
لائے ایمان بہت سے اصحاب

سب صحابہؓ پہ فضیلت اسکی
ہوگئی شرع میں ثابت ازکی

بنتِ صدیقِ معظم اسما
رضی اللہ تعالے عنہا

گھر کو آئے ہیں بہت با فرحت
دین کی ہمکو کرے ہیں دعوت

انکی ترغیب سے اسدن ہی شتاب
لائے ایمان بھی پانچ اصحاب

بعد ازاں اور بہت سے یاراں
اسکی ترغیب سے لائے ایماں

نسخۂ ذکرِ صحابہ میں ہے جاں

جب کہے مجھکو وہ دعوت تفصیل
میں کہا کیا ہے رسالت کی دلیل

کیا تجھے وہ نہیں کافی ہے دلیل
میں کیا عرض کہ اے شاہِ جلیل

میں کہا کوئی دلیل اس کے سوا
آپ سے اور نہ چاہوں اصلا

یک روایت ہے کہ وہ باعزت
سنتے ہی سرورِ دیں سے دعوت

اور دیتے ہیں خبر وہ فیروز
جاہلیت کے دنوں میں یک روز

کہی ہے مجھ سے کہ یک حق کاہنی
بالیقیں ہوویگا مکے میں ہی

کی وہ بس نام سے مجھکو آگاہ
کہ محمدؐ ہے بنِ عبداللہ

کہ محمدؐ ہوا مبعوث عیاں
جلد جا اسپہ تو اب لا ایماں

مرجعِ خلق تھے ہر کام میں وہ
معتمد خاص میں اور عام میں وہ

جان اور مال سے بر وجہِ سدید
جب لگا دین کی کرنے تائید

جبکہ سابق میں انہی سے اشہر
نفع اسلام کو پہنچا اکثر

روایت

اس طرح بولتی ہیں اے فیروز
لائے بوبکرؓ ہیں ایماں جس روز

لائے ایمان نہ ہم سب جبتک
وہ نہ مجلس سے اٹھے ہیں تبتک

سعدؓ اور طلحہؓ زبیرؓ و عثماںؓ
اور پسر عوف کا عبدالرحمنؓ

وجہِ ایمان کی اُن کے تفصیل
یک بڑی چہتی ہے طورِ طویل

گر خدا چاہے لکھونگا وہ بیاں

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

اپنے ایماں کا سبب اے ذیشاں
اس طرح کہتا ہے عبدالرحمن

عسکلاں نام تھا یک حبرِ کبیر
کہ یمن بیچ تھا وہ پیرِ شہیر

ہر ملاقات میں وہ نیک شعار
مجھ سے کرتا تھا یہی استفسار

یا مخالف ہو تمہارے دیں کا
کہتا تھا میں نہ ہوا کوئی ایسا

جمع کر اپنے وہ اولاد کو سب
قوم اور خویش و احفاد کو سب

کہ بہ تقریبِ تجارت بہ یمن
میں گیا قبلِ نبوت ز وطن

جب یمن کا میں سفر کرتا تھا
اول اس سے ہی میں ملتا تھا جا

کہ تمہارے میں ہوا کوئی پیدا
جسکو ہو شہرت و اکرام بڑا

جب گیا تھا میں یمن کو اس بار
ضعف تھا اسکو ز اول بسیار

مجھکو پوچھا کہ نسب کیا ہے ترا
میں تمام اپنا نسب اس سے کہا

Scanned with CamScanner

سب سنا پس وہ کہا یہ کہہ کے ... ایک خوشخبری میں دیتا ہوں تجھے
گئے مہینے میں ہوا ہے رسولؐ ... سارے عالم سے کیا اُسکو قبول
بُت پرستی کو وہ رد کرتا ہے ... دینِ حق ایک نیا لایا ہے
میں کہا اسکو کہ وہ پیغمبر ... کس قبیلے سے ہوا اے مہتر
اسکو تو مخبرِ صادق ہے جان ... اُسکا ہونا صرف تابع ہے قرآن
تین ابیات مقرر اُن سے ... ہیں شواہد و معارج میں لکھے
اے محمدؐ تو نبی ہے خلق کا ... کہ خبر جسکی دیا تھا موسیٰؑ
تو دکھا خلق کو راہِ اسلام ... کر شفاعت میری در روزِ قیام
جبکہ میں مکے کو آکر پہنچا ... پہلے بوبکرؓ سے یہ حال کہا
جلد جا پہنچ تو اب اس کے حضور ... اُسنے لا صدق سے ایمان بہ ضرور
اور بولے کہ ترے سے فی الحال ... خیر کی پاتا ہوں امید کمال
شعر و پیغام کو سب سُنوایا ... تب ہی حضرتؐ پہ میں ایمان لایا
بعد ازاں تین برس تک اے جان ... فترتِ وحی ہوئی ہے پہچان
شاہ پس غارِ حرا میں جاکر ... ہوتے تھے گوشہ نشیں شام و سحر
کیونکہ وہ وحی سے پائے تھے ذوق ... غلبہ جب کرتا تھا بس اسکا شوق
آتے اُس حال میں جبریلِ امیں ... اور دیتے یہ قرار و تسکیں
ہوا ایسا ہی کئی بار اے یار ... دی ہے جبریلؑ نے تسکین ہر بار
اور تین سال تلک دعوتِ دیں ... علی الاعلان کئے شاہ نہیں
اور بروقتِ نبوت بے قیل ... جو پڑھاتے تھے دو رکعت جبریلؑ
اور پوشیدہ ہی کرتے تھے ادا ... مصطفٰےؐ اور صحابہؓ بھی سدا

کہ تری قوم سے حق اے ماہر ... یک پیمبر کو کیا ہے ظاہر
اُسپہ بھیجا ہے خدا ایک کتاب ... سب کتب کی ہے وہ ناسخ دریاب
پڑھ سناتا ہے وہ یک خوش کلام ... کرتا ہے دعوتِ دینِ اسلام
وہ کہا ہے وہ بنی ہاشم سے ... جلد جا دیکھ قدم تو اُس کے
یہ کئی بیت مرے اب تو لیجا ... خدمتِ عالی میں اُس کے پہنچا
انکا حاصل ہے یہی سن اے جاں ... کہ خدا ایک ہے بے شبہ و گماں
اب میں لایا ہوں ترے پر ایماں ... تیری تصدیق کیا سر و عیاں
جب یہ سنیں وہ مرے ہاتھ دیا ... لیکے میں جلد وہاں سے نکلا
وہ کہا ہاں کہ خداوندِ جہاں ... کیا مبعوث محمدؐ کو یہاں
شاہ تب گھر میں خدیجہؓ کے تھے ... میں گیا دیکھ کے وہ مجھکو ہنسے
وہ کہا کیا وہ کہے شاہِ انام ... کس کا لایا ہے تو پہنچا پیغام
اور اُسی سال ہوئی ہیں پیدا ... فاطمہؓ بنتِ نبی خیرِ نساء
یعنے اللہ کی طرف سے بتقیل ... وحی حضرتؐ پہ نہ لائے جبریلؑ
منتظر وحی کے رہتے ہر حال ... اور اِس بات کا رہتا تھا ملال
کوہ پر جاتے تھے وہ شاہِ ہدا ... تا ہلاک آپ کو کر دیوے گرا
آپ بے شبہ خدا کے ہو رسولؐ ... پس نہ ہو وحی نہ آنے سے ملول
بعد تین سال کے خلاقِ ورا ... لطف سے سورۂ مدثر بھیجا
بلکہ تھی دعوتِ خفیہ جاری ... شہؐ کو ایسا ہی تھا حکمِ باری
پس یہی فرض تھے دو رکعت جاں ... صبح اور شام کو بے شبہ و گماں
شبِ معراج میں یہ پنج نماز ... فرض ہو لائے کیا اے دمساز

ولادتِ مبارک فاطمۃ الزہراؓ

تین سال تک دعوتِ خفیہ بعد اعلان

یہ چوتھا گل نبوت کے چوتھے سال کے احوال میں اظہارِ دعوت آنحضرتؐ کی آیاتِ بینات سے قرآن مجید کی

سالِ چارم میں بلا شک بر رسولؐ ... آیتیں پائے ہیں یہ شرفِ نزول

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

یعنے اظہار کر اے پیغمبرؐ ... حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر

اور منھ پھیر لے اے پیمبر نبیؐ
بعدازاں کوہِ صفا پر آئے
کیا کبھی جھوٹ سُنے ہو مجھ سے

مشرکوں سے تو بلا شبہ سبھی
سب قریشوں کو وہاں بُلوائے
بولے واللہ کبھی ہم نہ سُنے
تمہہ سمجھا ہے کرو دل سے قبول

کہتے ہیں آن کے مسجد میں نبیؐ
جب ہوئے جمع قبائل یکسر
شاہ فرمائے کہ اب میرا رب
پس لگے پڑھنے اس آیت کو رسولؐ

دعوتِ دیں کئے ظاہر تب ہی
تب یہ فرمانے لگے ہیں سرور
دے رسالت کا مجھے پاک منصب

قُلْ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَانِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

یعنی کہدے میں خدا کا ہوں رسولؐ
کوئی نہ معبود سوا ہے اس کے
وہ پیمبر ہے نبیِ اُمّی
اسکے تابع بدل و جان ہو وُ
یوں لگا کہنے وہ بے شرم و حیا
اور جب آیتِ اَنْذِرْ کامل
شاہ تب کوہِ صفا پر آئے
حق کی توحید سُنائے اُن کو
عقل ہیں وہ نہ تمہارے آوے
اور اس کوہ کے پیچھے ہے کھڑا
کیونکہ یکبارگی بھی جھوٹی گا ہے
کہ میں دوزخ سے ڈراؤں تمکو
اور مجھے جانیو تم اُس کا رسولؐ
ورنہ آئیگا یقیں تم پہ عذاب
حق اِنذار جو نبھالائے بجا
نام ہر ایک قبیلے کا لے
اے بنی عبدِ مناف و ہاشم

لوگو تم سب کی طرف کیجو قبول
وہی بے شبہ جِلاوے مارے
غیب سے پایا فیوضِ علمی
شاید اُس وقت میں تم رہ پاؤ
کہ بھتیجا مراد یوا نہ ہوا
شاہِ عالم پہ ہوئی ہے نازل
سب اقارب کو وہیں بلوائے
اور دوزخ سے ڈرائے اُن کو
عقل اُسکو نہ تمہاری پاوے
چاہتا ہے وہ تمہیں لوٹے آ
آپ سے ہم نہ سنے ہیں آرے
تم جہنّم کے عذابوں سے ڈرو
اور اطاعت بھی کرو میری قبول
پاؤ گے اپنا کیا تم بہ شتاب
یوں روایت ہی کہ مسلم نے کہا
شہ پکار اُن کو یہ فرماتے تھے
اے بنی عبد مطلب سالم

وہ خدا جسکی حکومت ہے بدوام
لاؤ ایمان پس اب اے مردم
لاتا ایمان ہی خدا پر وہ رسولؐ
بولہب کافرِ ملعون بدکار
مت کرو بات کوئی اسکی قبول

آسماں اور زمیں پر ہے تمام
حق پر اور اُس کے پیمبر پہ تم
اور کلام اُسکا بھی کرتا ہے قبول
جب اس آیت کو سنایا ہے بیاں
بات یہ سُن کے ہوئے شاہ ملول

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

جمع کر خویش و اقارب کو تمام
اور فرمانے لگے اُن کو نبیؐ
جیسے گر تمکو کہوں گا ایسا
تم یقیں اسکو کروگے کہ نہیں
سُن یہ حضرتؐ نے اُنہیں فرمایا
لاؤ اللہ پہ ایماں اب ٹھیک
اور قرآن پہ لاؤ ایماں
غرض اُس روز یہاں تک حضرتؐ
شہ کے اجدادِ قریب اور بعید
کعب و مرہ کے سبھی اے اولاد
اپنی جانوں کو بچالیجو تم

شہ کئے دعوتِ دینِ اسلام
میں کہوں تم سے اگر بات ایسی
ایک لشکر یہاں آیا ہے بڑا
سب کہے ہم اُسے جانینگے یقیں
کہ ہے اب حکمِ خدا کا آیا
ایک ہے کوئی نہیں اُسکا شریک
اور عمل اُسپہ کرو از دل و جاں
عام اور خاص کئے ہیں دعوت
جو قریشوں سے تھے مشہور بڑے
عبدالشمس کے بھی اے اولاد
نارِ دوزخ سے اے سارے مردم

اللہ اللہ دو لقب بشیر اور نذیر
کئے اُس روز یہاں تک تنذیر
آپ کے جو تھے چچا اور پھپھی
یعنے عباسؓ و صفیہ کو بھی

یوں ہی عمات اور اعمام کو سب (پھوپھیاں، چچایاں)
اور اولاد کو بھی اُن کے نسب
نارِ دوزخ سے ڈرائے ہیں بہت
حق کی تعذیب سنائے ہیں بہت

بلکہ انذار کئے حق کے نبی
اپنے اولادِ مطہرہ کو بھی
فاطمہؓ دخترِ آں شاہِ انام
حق کیا نارِ سقر جن پہ حرام

انکو بھی بولے اے میری دختر
جان کو اپنی بچالے ز سقر
کہ میں اللہ کے عذابوں سے سنو
نہیں مالک ہوں تمہارا جانو

یعنے بے اذنِ خدا سے عیاں
نہ تصرف کا ہے مجھکو امکاں
ہاں مگر رحم و قرابت کا حق
مجھ پہ ثابت ہو تمہارا الحق

کہ کروں تم سے میں نرمی و رأفت
صلہ رحمی بھی کروں میں تم سات
جانئے غایتِ انذار ہے یہ
خوف میں حق کے سزاوار ہے یہ

کیونکہ دیکھ حق کی جلال و عظمت
ہوئے نیکو نکو بھی خوف و دہشت
لااُبالی یہ ہی کر حق کے نظر
خاصگاں بھی ہیں رہیں در خوف و خطر

الغرض آئی ہے جب وہ آیت
اور تنذیر کئے ہیں حضرت
بولہب کافرِ ملعون اشقیا (بدبخت)
کہ جو حضرت کا تھا بیاد چچا

بھڑکی ہے اُسکی وہیں نارِ غضب
اور یاری ہے حماقت کی لہب
پس بہت غصہ میں آ وہ مردک
حق میں حضرت کے کہا تبّاً لک

یعنے اس طرح کہا ہووے ہلاک
اے محمد کہ تو ہو جائے ہلاک
کیا کیا جمع نہیں اس ہی لئے
پس تجھے جلد ہلاکت ہووے

شہ کا دل سنکے یہ آزردہ ہوا
حق نے پس سورۂ تبت بھیجا
حق نے لفظ اسکا اُسی پہ پھیرا
اور خبر اُس کی ہلاکت سے دیا

الغرض بولہب اور اُسکی زن
ابوسفیان کی تھی جو کہ بہن
باندھے حضرت کی عداوت میں کمر
آپکو دینے لگے رنج اکثر

بولہب شہ کو ستاتا ہی رہا
رنج پر رنج دیا کرتا تھا
قتل حضرت کا بھی چاہتا تھا وہ
اسکے قابو میں ہی رہتا تھا وہ

پر خدا آپ کا حافظ تھا دوام
شر سے محفوظ رکھا اُسکے مدام
جب وہ دونوں کی مذمت میں خدا
کہتے ہیں سورۂ تبت بھیجا

اسکی زن جبکہ سنی ہے یہ خبر
آئی ہے لیکے بڑا ایک پتھر
کہتے ہیں نزدِ رسولؐ فاخر
تھے ابوبکرؓ بھی اُس دم حاضر

عرض حضرت سے کئے دیکھ اُسے
کہ یہ آتی ہے بہت غصے سے
ہے یہ گستاخ بڑی بد اطوار
اور ہے کلہ دراز و بدکار

بے مناسب کہ یہاں ہوں اس سے
بے ادب آپ سے تانا ہووے
کہا حضرت نے یہ سن اے صدیق
کہ نہ دیکھیگی وہ مجھکو تحقیق

آنکر ایسے میں وہ پہنچی ہے
اور ابوبکرؓ سے یوں پوچھی ہے
کہ اے صدیق ترا یار کہاں
دیکھئے اب تو مجھے اسکا نشاں

یہ خبر پہنچی ہے اب میرے تئیں
کہ مری ہجو کیا ہے وہ یقیں
کہا صدیق نہ شاعر ہے نبی
شعر کہتا نہیں ہرگز وہ کبھی

جانے ہجو کسی کی زنہار
نہیں پیغمبرِ حق کا ہے شعار
سن یہ خاموش گئی وہ ابتر
عرض صدیق نے کی اے سرور

وہ نہیں آپکو دیکھی ہے مگر
کہا حضرت نے کہ ہاں اب داور
یک فرشتے کو یہاں بھیجا تھا
پر سے وہ اپنے مجھے ڈھانپا تھا

اور حضرت کی جو تھیں دو دختر
اُمِ کلثومؓ بھی رقیہؓ دیگر
آگے لعنت کے وہ دونوں کے تئیں
اُس کے بیٹوں کو دئے تھے شہِ دیں (دو دختریاں)

انکا عتبہ اور عتیبہ تھا نام
وہ ملاعین بھی تم لائے اسلام
بولہب کافرِ ملعون ناداں
جب ہوا دشمنِ سالارِ جہاں

نزولِ سورۂ تبت

اپنے بیٹوں کو تب اسطرح کہا
ورنہ جبتک میں رہونگا جینا
پور جو تھا وہ لعیں کا چھوٹا
بے ادب ہو کے کیا زشت کلام
ایک کتے کو ترے کتوں سے
انہیں ایام میں وہ زشت انجام
بد دعا شہ جو کئے تھے اسکے حق
اسکے اطراف بھی سوئے ہیں سب
اُس شقی پاس وہیں آیا ہے
یونہی ماں باپ کو بھی اسکے خدا
جیسا حق سورۂ تبت اندر
مال اسکا نہ اُسے کام آیا
اور زن اُسکی بھی ہوا اُسکی رفیق
یہ عذاب اُسکا ہے بدلہ بے ریب
خار ماد امن اشرف میں لگیں
اور اُس پشتہ کی لبی رسی
یک فرشتے کو کیا حکم خدا
اور باقی ہے عذاب محشر
خوار کر ڈالا انھوں کو مولا
الغرض بولہب اور اُس کی زن
کافراں دیکھے کہ دعوت دیں کی
ابوطالب کی حمایت سے مگر
عتبہ و شیبہ و بوجہل لعیں

کہ اگر جیتے ہو تم میری رضا
منہ تمہارا نہ کبھی دیکھونگا
وہ نہیں شرم و حیا چھوڑ اٹھا
ہوئے رنجیدہ بہت شاہ انام
اس شقی پر تو مسلط کر دے
قافلے ساتھ گیا جانب شام
حق میں تھا اُسکے بڑا اسکو خطر
ناگہاں آیا ہے اک شیر بہ شب
اور اُسے پھاڑ ہیں کھایا ہے
دو جہاں میں ہے ہلاکی بخشا
دیتا ہے انکی ہلاکی سے خبر
اور جو کچھ کہ کسب اُس نے کیا
آویگی حشر میں در نار حریق
کہ یہ دنیا میں سدا وہ پُر عیب
آپکے پائے مبارک میں چبھیں
اپنی گردن میں ہے وہ پیٹی تھی
پیٹھ کے پیچھے دیا اس کو گرا
آہنی سلسلۂ نار سقر
دو جہاں میں بھی ہلاکی بخشا
ایسا حضرت کو دیئے رنج و محن
کیا کرتے ہیں علانیہ نبی
کچھ نہ کر سکتے تھے وہ زشت سیر
مشرکاں اور بہت سے بیدیں

جلد یہ رشتہ وصلت توڑ دو
وہ جو عتبہ تھا بڑا اُس کا پسر
آیا ہے نزد حبیب خلاق
خفگی درگاہ میں اُٹھا دست دعا
ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا
ایک جنگل میں وہ پہنچے ہیں جب
جمع کر سب کا وہ ساماں یکسر
سونگھتا سب پہ گیا ہے وہ گذر
الغرض حق نے ہلاک اسکو کیا
کہ وہ حضرت کے ہوئے تھے دشمن
کہ ابولہب لعین و ناپاک
پس وہ مرتے ہی اُسے بے تاخیر
ہے وہ ہیزم کی اُٹھانیوالی
جمع کر کانٹے جو لے آتی تھی
پشتہ ہیزم کا وہ یک روز بڑا
سنگ پر ایک اُتاری ہے اسے
پڑ گئی سخت گلے میں پھانسی
یونہی جو کافر و مشرک بد فن
اور رہا غلبہ نبی کو اپنے
ایک حضرت نہیں دعوت چھوڑے
آپکے ہو گئے دشمن وہ تمام
کہتے ہیں جمع ہو سب بد اندیش
متفق ہو کے سبھی پُر وسواس

سر دو دختر کو نبی کے چھوڑ دو
بسکہ خاموش رہا یہ سُنکر
اور دیا آپ کی دختر کو طلاق
بد دعا ایسی کئے ہیں اے خدا
حق تعالیٰ اُسے مقہور کیا
اُترے سب خیمہ وہاں کر کے نصب
پس عتیبہ کو سُلائے اُس پر
اور کسی کو نہ دیا رنج و ضرر
کہ دیا تھا وہ نبی کو ایذا
اور دیئے آپکو تھے رنج و محن
ہو گیا آپ تباہ اور ہلاک
خوار کر ڈالینگے در نار سعیر
رنج دوزخ میں ہے پانیوالی
رہ میں حضرت کے بچھا دیتی تھی
سر پہ رکھ اپنے لے آتی تھی اٹھا
تا کچھ آرام و تسلی پاوے
اسی حالت میں وہ دوزخ میں گئی
آہ حضرت کے ہوئے تھے دشمن
دن بدن چمکا یا دین کو اسکے
بلکہ اظہار میں ہی تھے اس کے
اور ہوئے دشمن اصحاب کرام
یک جماعت ز رئیسان قریش
آئے غصہ سے ابوطالب پاس

عقوبت زن ابی لہب

انواع طرح سے اذیت و ایذاے کفار بجناب رسول ثقلین

یوں لگے کہنے تو ہی میر عرب
عمرو دانائی میں ہے پیر عرب

ہم ہیں ہر کام میں تیرے منقاد
اب بھی لائے ہیں ہم سب فریاد

کہ بھتیجے نے ترے اے آگاہ
یہ محمد پسر عبد اللہ

عقل و اخلاق میں ہے گرچہ طاق
سب فضائل میں شہیر آفاق

پر نیا دین وہ یک لایا ہے
قوم سے اپنی وہ باز آیا ہے

باپ دادوں کے ہمارے دیں کو
سب ہمارے یہ قدیم آئیں کو

کفر اور شرک ہی رکھا ہے نام
اور بتوں کو بھی ہے دیتا دشنام

کہتا ہے ایک جہاں کا ہے خدا
طاعت اسکی ہی کرو دل سے ادا

تین سو ساٹھ خدا کے چھوڑو
سر بسر ان سے عقیدہ توڑو

ہم کو اس بات کا ہے رنج و الم
کر نصیحت تو اسے اے اکرم

ابو طالب نے سنا جب اے یار
انکی بیہودہ سرائی ناچار

آتش فتنہ بجھانے کو مگر
انکو بھیجا ہے تسلی دیکر

انکی فریاد کو پر وہ ہشیار
نہیں حضرت کے کیا گوش گزار

دیکھا کفار نے پھر آنحضرت
ترک کرتے نہیں ہرگز دعوت

ابو طالب کے مکاں پھر آئے
شاہ عالم کی شکایت لائے

جد و کد گرچہ کئے وہ بیحد
تا کرے ترک وہ سرور کی مدد

ابو طالب نے مگر اے اکرم
نہیں چھوڑی ہے اعانت کوئی دم

ابو طالب سے ہوئے جب نومید
ہو سکے ناچار وہ کفار عنید

باندھے حضرت کی عداوت کی کمر
آپکو دینے لگے رنج اکثر

بہت اس شہ کو ستانے کو لگے
آپکے دل کو دکھانے کو لگے

کہتے کوئی آپکو شاعر ہے یہ
کہتے کوئی کاہن و ساحر ہے

کوئی کہتے تھے کہ دیوانہ ہے
اور کلام آپ کا افسانہ ہے

کوئی بولے کہ نہیں حق کے نبی
اور نہیں وحی کلام اللہ بھی

رہ کو کوئی آپکے دیتا گالی
جبرئیل اور فرشتوں کو بھی

اور کوئی مٹی اڑاتا سر پر
آپ پر پھینکتا کوئی پتھر

راہ میں کانٹے بھی دروازے پر
ڈالتے خون و نجاست لاکر

شہ کے ہمسائے میں تھے جو کفار
دیتے اقسام کے رنج و آزار

رات کو شاہ گزرنے کی جا
ڈالتے لاکے بہت سا کچرا

کہتے ہیں جب وہ شہ خلق نواز
جاتے مسجد کی طرف بہر نماز

راہ سے وہ خار و خسک سرکاتے
اور نرمی سے تھے یوں فرماتے

کیسی ہمسائگی ہے یہ ہیہات
کہ ادا کرتے ہیں جو سیر کے سات

ظلم کفار میں ایک قصہ عجیب
کی بخاری نے روایت اے لبیب

ایک دن شاہ ہدا سر افراز
روبرو کعبے کے پڑھتے تھے نماز

وہاں بیٹھی تھی جو یک جمع قریش
انہیں کہنے کو لگا یک بد کیش

اونٹ کاٹے ہیں قبیلہ میں فلاں
کون ہے تم میں کہ اب جاوے وہاں

اونٹ کا پوٹھا اٹھا لے آئے
اور محمد کے اوپر رکھ دیوے

عقبہ یک کافر بد بخت جو تھا
جا کے وہ پوٹھا اٹھا لے آیا

جب گئے سجدے میں وہ شاہ ہدا
آپکی پشت پہ وہ رکھ ہی دیا

کافراں دیکھکے یہ ہنستے تھے
ہنستے اور ایک پہ یک گرتے تھے

شہ کے تھا پیٹھ پہ ہی وہ پوٹھا
نہ سر سجدے سے اٹھائے اپنا

فاطمہ ایسے میں اس جا آئیں
دور اس بوجھ کو حضرت سے کیں

کر نماز اپنی تمام آنحضرت
یہ دعا انپہ کئے بارقت

اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ

خاص اور چند لعیں پر بھی کئے
کہ ابوجہل بھی بیگا اُن سے

ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا
انکو سب بدر میں حق نے مارا

دیتے تھے ایسی ہی ایذا کفار
صبر کرتے تھے رسول مختار

بلکہ

لیک دعوت سے نہ باز آتے تھے ۔۔۔ حق تبلیغ بجا لاتے تھے
طارقی اس طرح کہتا ہے پُرسوز ۔۔۔ میں تھا بازارِ عرب میں یکروز
اَیُّہَا النَّاس نہ ہو تم گمراہ ۔۔۔ بولیو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
پاؤں کو شہ کے نکھے لگتے تھے ۔۔۔ اور کہتا تھا یہی وہ ابتر
شاہ اِس بات پہ ہوتے تھے ملول ۔۔۔ اور دعوت میں ہی تھے بس مشغول
تھے شکایت میں ہی حضرت کی تمام ۔۔۔ آئے ایسے میں وہ سالارِ انام
تب جو کفار وہاں بیٹھے تھے ۔۔۔ ناسزا شاہ کو کچھ کہنے لگے
دوسرے تیسرے طواف اندر بھی ۔۔۔ ناسزا اُنکی وہی سُن کے نبی
گر قبولوگے نہ تم میرا دیں ۔۔۔ ذبح بکروں سا کروں تمکو یقیں

روایت

کہتا ہے روز جب آیا دُسرا ۔۔۔ کعبۃ اللہ میں میں بیٹھا تھا
کل مذمت وہ جو کرتے تھے ہم ۔۔۔ آئے ایسے میں محمدؐ جس دم
وہ خدایوں کو ہمارے دشنام ۔۔۔ دیکھو دیتا ہے علانیہ مدام
لائے ہیں ایسے میں تشریف وہ شہ ۔۔۔ اور لگے کرنے طوافِ کعبہ
کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد ۔۔۔ سب خدایوں کو ہمارے بیحد
گرچہ کفار رہے سب خاموش ۔۔۔ ایک کتے نے کیا لیکن جوش
کرکے غصہ بہت اُس ملعون پر ۔۔۔ شہ سے دور اسکو کیا وہ رہبر
تمپہ لایا ہے وہ حق سے قرآں ۔۔۔ ایک کہتا ہے خداوندِ جہاں
لیک صدیق کو وہ سب بد ذات ۔۔۔ دیئے تکلیف بہت کچھ ہیہات
سنکے زنہار نے وہ تدبیریں ۔۔۔ آگہی روتی ہوئی از شہِ دیں
کافراں قتل کیجو تھے خواہاں ۔۔۔ دیکھ حضرت کو ہوئے بے امکاں

شاہتِ الوجوہ

الغرض شہ کی ترقی فیروز ۔۔۔ دیکھی کفار نے جب روز بروز

روایت

شاہ تمکین سے چلے جاتے تھے ۔۔۔ اور لوگوں کو یہ فرماتے تھے
بولہب شاہ کے پیچھے تھا رواں ۔۔۔ پھینکتا جاتا تھا پتھر ناداں
کہ محمدؐ کی نہ کیجو تصدیق ۔۔۔ بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق
اور کفارِ صنادیدِ قریش ۔۔۔ جمع کعبے میں تھے یکدن بدکیش
رکن کا کرکے اداس وہ شہ ۔۔۔ جب لگے کرنے طوافِ کعبہ
شہ کی پیشانی پہ تب اے ماہر ۔۔۔ ہوئے آثار کراہت ظاہر
یوں کہے کہ انکو اے جمع قریش ۔۔۔ کفر کا ترک کرو یہ بدکیش
یہ سنتے ہی وہ لرزاں ہوئے تمام ۔۔۔ لگے کرنے کو تملق سے کلام
عمر بن عاص کا بیٹا آگاہ ۔۔۔ نام تھا جس کا یقیں عبداللہ
جمع کفار وہی ہو یکسر ۔۔۔ اس طرح کہتے تھے بایک دیگر
بند ناگہ ہوئی ہم سب کی زباں ۔۔۔ بات کرنے کا نہیں تھا امکاں
آج بے شبہ اگر وہ آئے ۔۔۔ ہم سے ہاں کل کا وہ بدلہ پائے
آہ کفار وہ سب جمع ہوے ۔۔۔ سنکے سب آپکو آگھیر لئے
شہ کہے ہاں کہ میں کہتا ہوں بجا ۔۔۔ اور کہتا ہی رہوں یونہی سدا
ڈالا اُس شاہ کی چادر پر ہاتھ ۔۔۔ تھا ابوبکرؓ جو تب شاہ کے ساتھ
یوں کہا اور وہ سب گمرہ سے ۔۔۔ بے ادب مت ہو رسول اللہ سے
سنکے بوبکرؓ سے اس بات کو سب ۔۔۔ وہ مزاحم ہوئے شاہ کے تب
نقل ہے جمع ہو یکدن وہ لئام ۔۔۔ قتلِ سرور کی کئے فکر تمام
شاہ بس سنتے ہی یہ بات اُٹھے ۔۔۔ اور طرف کعبۂ اقدس کے چلے
خاک ایک مٹھی پیمبر نے اٹھا ۔۔۔ پھینک کر اُنپہ پڑھی ہے یہ دعا
جتنے کفار پہ پہنچی وہ خاک ۔۔۔ وہ ہوئے بدر کے غزوے میں ہلاک
ہے تزاید میں جماعت اُسکی ۔۔۔ عزت و حرمت و شوکت اُسکی

پشیماں ۱۲ — زیادتی ۱۲

مشورت ایسی کرے سب اشرار   کہ کوئی شخص بڑا ہو ہوشیار
شعر اور سحر میں ہووے یکتا   اور کہانت میں بھی ہووے یکتا
اور تقریر میں ہووے مشہور   بھیجیں ایسے کو پیمبر کے حضور
تا کسی وجہ سے وہ باز آوے   شہ کو اس کام سے اب لا دے باز
متفق ہو کے کہے سب گمراہ   شخص ایسا ہے مقرر عتبہ
تھا عرب میں وہ بڑا ہی عاقل   تھا ہر ایک فن میں بڑا ہی کامل
بھیجے پس اس کو حضورِ سرور   شہ سے وہ کہنے لگا یوں آکر
اے بھتیجے مری سن عرض یہ اب   تیرا عالی ہے حسب اور نسب
اختیار ایسا کیا تم نے کام   جس سے گمراہی کا آوے الزام
باپ دادوں پہ ہمارے بے ریب   کب روا انکو لگانا یہ عیب
لوگ کرتے ہیں ملامت یہ مجھے   کہ میں سمجھاؤں تمہیں اب جا کے
گر کریں کام یہ شہوت کے سبب   ہووے عورت جو پسند آپکو اب
تو زاشرافِ قریش اے اکرم   میں کرا دیتا ہوں تزویج بہم
زر ہے مطلوب تو دوں اپنا مال   آپ ہو جائیں تونگر فی الحال
سلطنت آپکو گر ہے مقصود   بادشہ اپنا بنا دیں ہم زود
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق   تو میں لاتا ہوں طبیبِ حاذق
شاہِ دیں نے یہ جب اس سے سنے   سورۂ فصلت آغاز کرے
بیٹھ پر باندھ کے وہ ہاتھ اپنے   غور سے اسکو لگا ہے سننے
شاہِ عالم نے شروعِ سورت   پہنچے جس وقت کہ تا ایں آیت

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ

یعنی منہ پھیریں یہ کفار اگر   بول انکو اے مرے پیغمبر
کہ ڈرایا ہوں تمہیں میں عذاب   سخت بیہوش ہو کر دیوے شتاب
مثلِ آں سخت عذاب اے لوگو   آیا تھا عاد و ثمود اوپر جو
عتبہ یہ سنتے ہی مبہوت ہوا (حیران ہوا)   ہکا بکا ہی کہنے لگا
یوں ہوا ہے اثرِ قرآنی   کہ اسے ہو گئی یک حیرانی
بات کرنے کی نہ پایا طاقت   ہو کے خاموش پھرا با حیرت
قوم سے اپنے کہا جا کے تمام   میں محمد سے سنا ایسا کلام
جسکی عظمت ہی مجھے یاد ابھی   میں کسی سے نہ سنا تھا یہ کبھی
اب اسی میں ہے صلاح اے لوگو   اسکی ایذا میں نہ زنہار پڑو
حال پر اس کے اسے تم چھوڑ دو   رشتہ خویشی کا نہ اس سے توڑ دو
اسپہ تم ہو دینگے غالب گر زود   پائیں بے رنج تم اپنا مقصود
تم پہ گر ہووے وہ غالب بیشک   ملک اسکا بھی تمہارا ہے یک
اسکی عزت سو تمہاری عزت   اسکی حرمت سو تمہاری حرمت
یوں مجھے دکھتے ہیں آثار اسکے   دن بدن اسکو ترقی دیوے
غلبہ آخر اسی کو ہو گا   دین چمکیگا جہاں میں اس کا
کافران سن کے کہے عتبہ کو   کہ محمد نے کیا ہے جادو
کہا عتبہ نے کہ مختار ہو تم   رائے میری یہ کہا اے مردم
کہتے ہیں جیتا تھا جبتک اے یار   ابو طالب بصد اعزاز و وقار
پائے امکاں نہیں کفار یکسر   کہ رسول اللہ کو پہنچا دیں ضرر
اور اشرافِ صحابہ کو بھی سب   قوم و خویشوں کی حمایت کے سبب
رنج و تصدیع نہ دے سکتے تھے   دشمنی دل میں بہت رکھتے تھے
مفلس اور جو تھے صحابہ میں مگر   باندھے تھے انکی اذیت میں کمر
ایک کافر کا امیہ تھا نام   تھا بلالِ حبشی اس کا غلام
جبکہ حضرت پہ وہ ایمان لایا   بت پرستی سے بدل باز آیا
جب امیہ کو ہے پہنچی یہ خبر   باندھا ہے اسکی عداوت میں کمر
کہا اسلام سے تو اب پھر جا   وہ کہا میں نہ پھرونگا حاشا

بت

تب وہ ملعون بہت ہو برہم
ہے لگا کرنے بہت ظلم وستم

تھے وہ ملعون کے یارؓ جو غلام
حکم یہ کرتا تھا وہ امیہ نام

ایک لمحہ نہ ہو موقوف آواز
رہے مظلوم وہ در سوز و گداز

گرم کنکروں پہ ہی بس سلواتا
آگ بھی ہر دو طرف سلگاتا

ایسی حالت میں بلالؓ آگاہ
بولتے ایک ہے اللہ اللہ

ناگہاں ایسے میں اس جگہ پر
ہوا صدیقِ معظمؓ کا گذر

اور کیا جرم و گنہ اس کا ہے
اس قدر ظلم جو تو کرتا ہے

تب لگا کہنے کو وہ زشت انجام
اے ابوبکرؓ یہ میرا ہے غلام

تب ابوبکرؓ نے خوش ہو کے کہا
بول اب اسکی تو قیمت ہی کیا

اور خدمت میں نبیؐ کے لائے
ماجرا اس کا سبھی عرض کئے

خوش بہت ہو کے کی شاہِ ہدا
حق میں صدیقِ معظمؓ کے دعا

اپنے رضواں کی بشارت سے دیا
اور امیہ کی مذمت بھی کیا

کہ نبیؐ دیکھے ہیں در عالمِ خواب
خلد میں اپنے ہی ہمراہِ رکاب

آسرا آ کے وہ کعبہ کا لئے
آہ کفار وہیں قتل کئے

اور اسی سال میں از پیغمبرؐ
ہو چکا معجزۂ شقِ قمر

نہیں تفصیل کا اس کے امکاں
اس سے تھوڑا بیاں کرتا ہوں بیاں

کہ اسے قمچیوں سے ماریں سب
ایک کے بعد ہی اک ساری شب

دن کو پھر دھوپ بہت گرم ہو جب
ہاتھ اور پاؤں کو باندھ اسکے تب

اور سینہ پہ بڑا ایک پتھر
لا کے رکھواتا وہ ملعون ابتر

اور ایسا ہی بہت سخت عذاب
ایکدن دیتا تھا وہ زشت صفات

دیکھ یہ حال امیہ سے کہے
اس قدر ظلم نہ اس پر کیجے

وہ تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے
یہ تو سچ ہے نہیں اس میں شک ہے

رحم گر اس پہ تجھے کچھ آوے
مول لے اس کو کہ دیتا ہوں تجھے

مول جو اس کا وہ ملعون بولا
دے کے صدیقؓ نے تب اسکو لیا

اور کئے عرض کہ اسکو دلشاد
یا رسول اللہؐ کیا میں آزاد

مدح میں حضرتِ صدیقؓ کے رب
بھیجا ہے سورۂ واللیل کو تب

فضل سے حق کے بلالؓ فاخر
پایا یہ رتبہ اعلیٰ آخر

اور عمار کے ماں باپ کو آہ
جب بہت رنج دئے وہ گمراہ

ہیں اس امت میں وہی پہلے شہید
دیوے حق ان کو جزائے جاوید

معجزہ شقِ قمر کا پُر نور
شمسِ تاباں سے ہے زائد مشہور

پانچواں گل نبوت سے پانچویں سال کے احوال میں ہجرت صحابۂ کرام کی طرف حبش کے

پانچویں سال میں کفارِ عرب
رنج دینے کو لگے بے حد جب

اور ان سب سے ہوا ہے عثمانؓ
ساتھ لے حضرت رقیہؓ کو رواں

تھا نجاشی جو حبش کا سلطاں
انکی تعظیم کیا ستر و عیاں

کہ کئے صلح نبیؐ سے کفار
آئے مکے کو یہ سنکر یلغار

پس بفرمانِ رسولِ مختار
پھر گئے دوسری ہجرت ناچار

سب کو بھیجے یہ حبش سیدِ ناس
رہے بوبکرؓ و علیؓ حضرت پاس

کہا ہم جا کے حبش جب پہنچے
عیش و راحت سے وہاں رہتے تھے

اپنے یاروں کو حبش بھیجے نبیؐ
تھے اٹھارہ وہ زن و مرد سبھی

تھے گئے لوٹ کے بعد عثمانؓ ہی
کیا ہجرت ہی لے ہمرہ بی بی

پائے آرام وہاں خاطر خواہ
سنے ایسے میں خبر یہ ناگاہ

صلح کی پر جو سنے تھے وہ خبر
تھی حقیقت میں غلط وہ یکسر

نکلے سات انکے بہت سے اصحابؓ
وہ سبھی اسی پہ دو تھے بحساب

ان مہاجر کا تھا جعفرؓ سردار
ابو طالب کا پسر نیک شعار

کافراں مکے کے جسدم یہ سنے
غم کی آتش میں جلے دل انکے

داستانِ شاہِ حبش نجاشی اور صحابہ میں قیل و قال

پس بہت تحفے نجاشی کیلئے
اور امیروں کیلئے بھی اُس کے

طارقہ نام جو تھا ایک امیر
جلد جا اُس سے ملے بے تاخیر

تحفے لائے سو وہ سب پہنچائے
اور احوال سب اظہار کئے

دل میں سمجھا ہے وہیں وہ آگاہ
کہ یہی ختمِ رُسُلؐ ہے واللہ

تب نجاشی نے عمرو سے پوچھا
کونسا دین ہے اِن لوگوں کا

تب نجاشی نے کہا اُن کے تئیں
جنکا معلوم نہ ہو مذہب و دیں

غیر دریافت میں کیوں اُنکو دوں
بلکہ اُنکو بھی بلا کر پوچھوں

لیکے ہمراہ صحابہؓ کو سبھی
آئے ہیں جعفرِ طیارؓ تبھی

غیرِ حق کو نہ کریں ہم سجدہ
یوں پیمبرؐ نے ہمیں حکم کیا

اور فی الفور اٹھا کر تقدیم
اسکے علما بھی کئے سب تعظیم

بولیو کیا ہے تمہارا احوال
تب کہے جعفرِ فرخندہ خصال

بت پرستی میں ہی تھے خاص و عام
اور مُردار بھی کھاتے تھے تمام

اپنے افضال و عنایت سے خدا
یک پیمبرؐ کو کیا ہے پیدا

بہ امانت و دیانت موصوف
سب کمالوں میں نہایت معروف

حکم کرتا ہے نمازوں کو پڑھو
صلہ رحمی بھی قرابت سے کرو

اسلئے لوگ ہوئے سارے دشمن
ہمکو پس دینے لگے رنج و محن

جب نجاشی نے سُنا یہ احوال
بولا جعفرؓ سے کہ اے با اجلال

تب لگے پڑھنے کو جعفر آیتیں
سورہ مریم کا ز قرآن میں

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا

اُتنا روئے علما بھی اُس کے
کہ کتب بھیگ گئے ہیں اُنکے

پایا سُنّیؓ نے جو مشکوٰۃ سے نور
یہ بھی پایا ہے وہ مشکوٰۃ سے نور

کر دیا تحفے سب اُنکے واپس
ہو کے شرمندہ اٹھے وہ ناکس

امّ سلمہؓ نے روایت یوں کی
کہ مہاجر میں تھی داخل میں بھی

عمرو بن عاص و عمارہ کیساتھ
دیکے بھیجے ہیں حبش کو بد ذات

اور رسالت سے اسی کے وہ سب
پس نجاشی سے ملے جا کر تب

پڑھا تھا جبکہ نجاشی انجیل
سنتے ہی نام محمدؐ بتقبیل

الغرض بول وہ احوال کو سب
اہلِ ہجرت کو کئے اُس سے طلب

پسرِ عاص عمرو بولا تب
کہ نہیں اُنکو مقرر مذہب

ویسے لوگ آکے مِرے ملک اندر
جب پناہ میری لئے ہوں یکسر

علما کو سبھی کر اپنے طلب
اور صحابہؓ کو بھی بلوایا سب

نہ نجاشی کے تئیں سجدہ کئے
پوچھا جب اِس کا سبب بعض بولے

بس یہ سنتے ہی نجاشی اے یار
رعب و ہیبت میں پڑا ہے بسیار

سب مہاجر کو بااکرام بٹھا
اِس طرح حضرتِ جعفرؓ سے کہا

اے ملک (بادشاہ) قوم ہماری یکسر
جاہلیت میں پڑی تھی اکثر

ہم تھے سب کھیلتے جوا بسیار
اور بہت ایسے ہی تھے بد اطوار

بسکہ ممتاز ہے وہ قوم میں سب
از رہِ شرفِ نسب اور حسب

حق کے ہی طاعت و توحید اوپر
وہ بلاتا ہے سبھونکو اکثر

لائے ہم اُسپہ بلا شک ایماں
اُنکے محکوم ہوئے از دل و جاں

ظلم ہم اُن کا نہ سہہ کر واللہ
لئے اِس ملک میں آپ کے پناہ

کہ پیمبرؐ پہ تمہارے جو کتاب
آئی ہے پڑھ کے سُنا مجکو شتاب

جب اِس آیت پہ وہ پہنچے اے یار
لگا رونے کو نجاشی بسیار

اشک سے ریش ہوئی اسکی تر
شوقِ احمدؐ سے ہوا بس مضطر

پس لگا کہنے نجاشی اُسدم
ہے وہ واللہ رسولِ اکرمؐ

پس عمرو اور عمارہ سے کہا
جائیو تم نہ میں اُنکو دونگا

بولا جعفرؓ کو نجاشی بہ طرب
رہو خوش حال تم اِس ملک میں اب

جب بنِ عاص عمر اٹھ کے چلا
راہ میں غصّے سے یوں کہنے لگا

کہ نجاشی سے کہونگا یکبات / جس سے اُن لوگ پہ سب آوے گھات
باب میں حضرت عیسیٰؑ کے بھی / ہیں تمہارے بھی مخالف یہ سبھی
پس بہت زور سے جا دسرِ روز / یوں نجاشی سے کہا ہے پرسوز
پوچھا بلوا کے نجاشی اُس حین / پڑھا جعفرؓ نے اس آیت کو وہیں

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

یعنی عیسیٰؑ جو ہے مریم کا پسر / وہ خدا کا ہے یقیں پیغمبر
سن نجاشی نے کہا تب واللہ / راست یہ بات ہے بے شک و شبہ
میں یہ دیتا ہوں گواہی وہ نبی / ہے بشارت دیا عیسیٰؑ جسکی
اور وہ ایک کلمہ ہے اُس کا / جس کو مریم کی طرف ڈالدیا
آفریں تم پہ ہوئے جمع عرب / اور ہمیں یہ تمہارے خوش سبب
بولا جعفرؓ کو رہو تم خوش حال / ملک میں میرے نہیں تمکو ملال

گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علمائے نصاریٰ کے ساتھ اور ملزم ہونا اُن کا

علما جمع ہوا اُس کے یکبار / آ نجاشی سے کہے یوں گفتار
جمع احبار کو کروا کے سبھی / اور بلا جعفرؓ طیار کو بھی
بحث کروا تو ہمیں جعفرؓ سے / جھوٹ سچ تا سبھی ظاہر ہووے
بحث کروایا نجاشی اُس دم / اُن کو جعفرؓ نے کیا سب ملزم
آیتیں پائی تھیں یہ شرفِ نزول / تھوڑے عرصے کے ہی آگے برسول

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۞ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰٮةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ هٰۤاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۤءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَـكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَـكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞

ترجمہ کہو اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے او تمہارے درمیانکی کہ بندگی نہ کریں مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹہراویں اسکا کسی چیز کو اور نہ کریں آپس میں ایک ایک رب سوائے اللہ کے پھر اگر وہ قبول نہ رکھیں تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیمؑ پر اور توریت و انجیل تو اُتریں اُن کے بعد کیا تم کو عقل نہیں سنتے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس باب میں تم کو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تم کو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے

آیتیں بھیجے تھے یہ خیر الناس / بہ حبش جعفرؓ و اصحاب کے پاس
بحث میں جعفرؓ فرخندہ صفات / جب فصاحت سے پڑھے یہ آیات
سارے احبار ہوئے ہیں خاموش / پھر اس آیت کو پڑھا وہ باہوش

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞

نہ تھا ابراہیمؑ یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شرک کرنے والا

تب نجاشی نے کہا ہے کفیل / کہ بلاشبہ براہیمؑ خلیل
نہ نصاریٰ ہی تھے یقیں اور نہ یہود / سچ یہ فرماتا ہے وہ ربِّ ودود

جب یہ اقرار نجاشی نے کیا
وہیں جعفرؓ نے اس آیت کو پڑھا

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ
لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیمؑ سے اُن کو تھی جو اُسکے تابع تھے اور اِس نبیؐ کو اور ایمان والونکو اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا

جب نجاشی نے اس آیت کو سنا
صدق و اخلاص سے یوں کہنے لگا
اے خداوندِ کریم بے چوں
مستحق اب میں براہیمؑ کا ہوں

کیا ظاہر وہیں اپنا اسلام
اور بھیجا ہے نبیؐ کو پیغام
بعد ازاں جلد حبش سے اے امیر
علما بیش نصاریٰ کے شہیر

آئے در خدمتِ سالارِ جہاں
انکو حضرتؐ نے سنایا قرآن
روئے اسقدر وہ قرآن سنکر
داڑھیاں ہو گئیں ہیں انکے تر

لائے ایمان بھی سیکھے قرآں
جا نجاشی سے کئے سب وہ بیاں

چھٹا گل نبوت سے چھٹویں سال کے احوال ہیں اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہؓ کا

سالِ ششم میں بصد عزت و شاں
حضرتِ حمزہؓ نے لایا ایماں
اُسکے ایمان کا سبب اے دلبر
لکھے اس طرح سب اربابِ سیر

کہ ابوجہل لعینِ بدکار
ایک دن شہؐ کو دیا تھا آزار
آکے تب گوشۂ مسجد میں رسولؐ
آہ بیٹھے تھے ہوکے بہت ملول

کہتے ہیں حضرتِ حمزہؓ اے یار
گیا اُس روز تھا از بہرِ شکار
ایک آہو یہ چلایا وہ تبر
حق دیا اس کو زباں تا بخبر

پھر کے حمزہؓ کی طرف وہ آہو
یوں فصاحت سے کہا ہے اُسکو
کرتے ہیں قتل نبیؐ کی تدبیر
آہ اب مکے میں کفارِ شریر

کاش گر انیہ چلاتا تو تیر
پاتا دو جگ میں سعادت اے خبیر
مجھسے بے جرم کو گر تو مارے
نفع کیا تجکو ملیگا یارے

سن حیران ہوا وہ فی الحال
جلد آ مکے کو پوچھا احوال
ظلم بوجہل کا ہے جب وہ سنا
تب حمیت سے غضب میں آیا

جا ابوجہل کو ایسا مارا
سانت جا سر پہ اُسے زخم لگا
آیا پس نزدِ رسولِ مقبول
شاہ تب بیٹھے تھے مسجد میں ملول

وہ سلام آکے کیا دو سہ بار
ملتفت شہ نہ ہوئے ہیں زنہار
پس لگا کہنے کو یا ابنِ اخی
کہہ جو چھپتا ہے نہ رکھ اب مخفی

شاہ تب یوں ہی سے فرمائے ہیں
چھوڑ دے مجھکو کہ بیکس ہوں میں
آہ میرے نہیں پدر و مادر
ہے یتیمی و بیسیری مجھ پر

آہ زندہ نہ رہا میرا جد
کرے اس حال میں تا میری مدد
نہ چچا ہے نہ برادر میرا
حق سوا کون ہے یاور میرا

تب قسم کھاکے ہے حمزہؓ نے کہا
بدلہ میں آپکے دشمن سے لیا
شاہِ عالم نے کہا تب اے عم
خالق ارض و سما کی ہے قسم

کہ نہ ایمان کا پاکر منصب
گرچہ کفار کو تو مارے سب
نفع کچھ تجھکو نہ دیوے وہ جدال
شرطِ ایماں ہے اوّل نہ قتال

وہ کہا میں نے سنا ہو اے رسولؐ
آپ پڑھتے ہو کلامِ مقبول
صید کرتے ہو دلوں کو اُس سے
کیا ہے وہ اور لئے وہ کس سے

کہا حضرتؐ نے وہ ہے حق کا کلام
وہ کہا اُس سے سنا کچھ اے امام
پڑھکے بسم اللہ رسولِ اکرم
پڑھے یہ آیت قرآں اُسدم

حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ

نجاشی کا ایمان لانا

حضرت حمزہؓ کو رغبت دینی

ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا صاحب کسی کی بندگی نہیں سوائے اسکے اسی کی طرف پھر جانا ہے

سن اس آیت کو کہے حمزہ تب
اس سے معلوم ہوا آپ کا رب
بخشنے والا نہیں کا ہے گناہ
جو کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

شاہ تب آپکو کہے ہاں اچھا
وہی توبہ بھی قبولے اُن کا
عرض کی حمزہ نے پھر یوں اے شاہ
کلمہ لا الہ الا اللہ

نہ پڑھے جو کہ بتصدیق شتاب
دیویگا اسکو خدا سخت عذاب
شاہ عالم نے کہا ہاں اچھا
وہ کہا اور بھی کچھ پڑھکے سنا

کر شروع سورۂ طٰہٰ کو نبی
پڑھ سنا ہیں یہ آیات تبھی

طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی

اس واسطے نہیں اوتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت میں پڑے مگر نصیحت کیواسطے جسکو ڈر ہے اوتارا ہے اس شخص کا جسنے بنائی زمین اور آسمان اونچی وہ بڑے مہر والا ہے عرش پر غالب ہوا اسیکا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اور ان دونوں کے بیچ اور نیچے گیلی زمین کے

عرض کی حمزہؓ نے پھر اے سالار
کہیں گھر میں بتاں ڈیڑھ ہزار
تین سو ساٹھ ہیں کعبے میں کھڑے
ایک بالشت نہ حکم انکا چلے

آپ کہتے ہو کہ در ارض و سما
ہے جو کچھ سب ہے وہ میرے رب کا
کہے حضرت کہ ہے ایسا ہی ہاں
بلکہ ہے اُس سے زیادہ پہچاں

تب ہی حمزہ کے ہوا دل کو اثر
عرض یوں کرنے لگا اے سرور
فکر میں آج کروں باول و جاں
اور کل آپ پہ لاؤں ایماں

گلدستہ بیان میں نزول چار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے ہلاک کفار کے

شاہ کے پاس اسی روز خدا
نقل ہے چار فرشتے بھیجا
عرض کی ایک نے اے پیغمبر
کہ موکل ہوں میں دریاؤں پر

حکم اب آپکا گر میں پاؤں
تو ابھی نوح کا طوفاں لاؤں
منکراں آپکے جو دشمن ہیں
سبکو یک پل میں ڈبا ہی دوں میں

دوسرا عرض کیا اے سرور
میں موکل ہوں یقیں باد پر
حق میں اعدا کے اگر ہو ارشاد
قوم سا عاد کی کر دوں برباد

تیسرا عرض کیا اے سرور
کہ موکل ہوں میں سورج اوپر
حکم گر ہو اُسے اے حق کے حبیب
سر کفار کے لے آؤں قریب

تا کہ سر پھوٹ ہی جاوے انکے
مغز ٹکڑے ہو گریگا نیچے
عرض کی چوتھے نے اے شاہ انام
میں موکل ہوں پہاڑ دنیہ تمام

حکم گر ہو تو پہاڑ اک لاؤں
سر پہ کفار کے اُسکو ڈالوں
حکم یہ ہمکو کیا ہے وہ رب
آپ کا حکم بجا لاویں سب

سنکے فرماتے ہیں یوں شاہ ہدا
بولو آمین میں کرتا ہوں دعا
بس دعا کرنے لگے اے وہاب
دور کر خلق سے تو قہر عذاب

قوم کو میری ہدایت دیجے
نہ انھیں آفت و زحمت دیجے
ہیں رسالت سے مری وہ انجاں
اسلیئے لائے نہیں وہ ایماں

حسب فرمان ملائک وہ یقیں
عجز سے کہتے تھے آمین آمین
بس لگے کہنے کو یا شاہ امم
مرحبا مرحبا اے بحر کرم

انبیا جبکہ ہوئے تھے مضطر ہمکو بھیجا تھا خدا نے اُن پر | قوم پہ اپنی وہ جب چاہے عذاب قوم مقہور ہوئی اُن کی شتاب
آپنے قوم کی یوں بخش خطا چاہے پھر اُنکی ہدایت زخدا | شہ کہے خلق کی رحمت کیلئے آیا ہوں میں نہیں زحمت کیلئے
الغرض جبکہ وہ گذرا ہے روز شب فیروز ہوئی جلوہ فروز | جب دلِ پاک شہِ عالم کا متعلق تھا بہ ایمانِ چچا
شب گزارے ہیں تمامی بہ نماز اور کرتے تھے دعا بھی بہ نیاز | ابن مسعودؓ کہا ہے یہ بات کہ یقیں حضرتِ حمزہؓ اُس رات
در پہ سرور کے بہ حبِّ وافر آپ جہل بار ہوا ہے حاضر | پھر جب سے ہوئی روشن یہ جہاں پھر ایماں سے ہو روشن جوں جاں
آئے حمزہ بہ حضورِ سرور یوں کہے اُن کو رسولِ رہبر | اے چچا تم نے کیا تھا اقرار کہ میں کل پاؤنگا ایماں سے وقار
اُسنے کی عرض کہ اے شاہِ جہاں آج بھی اور سنا کچھ قرآں | شاہِ دیں سورۂ الرحمٰن سے تب یہ آیات پڑھے قرآں سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَلرَّحۡمٰنُ ۝ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ۝ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۝ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ۝ اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۝ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ۝ رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی کو پھر سکھایا اس کو بات، سورج اور چاند کو ایک حساب ہی بیلدار اور جھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدے میں

لگے کہنے کو کہ جیسی جیسی یعنے بس مجھکو یہ اے خفگی تھی | عقل کرتی ہے دلالت آرے کہ یقیں نجم و شجر یہ سارے
غیرِ حق کو نہ کریں سجدہ کبھی بس پڑھے کلمہ شہادت کا تبھی | دین کو اُنسے ہوئی نسبت زیں ہوگیا روز وہ کفار پہ رین

گلدستہ بیان میں خطبہ پڑھنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحیدِ ربّ الوحید کا اور رنج دینا کفارِ عنید کا اُس صدیق رشید کو

نقل ہے اُسکے ہی یکدن آگے عرض صدیق نے کی حضرت سے | کہ مسلماں ہیں قریب چالیس ہم کریں دین کو ظاہر اے رئیس
کہے بوبکرؓ سے تب یوں حضرت ہمکو پورا نہ ابھی ہے قوت | پر بصد جِدّ و کد اُس شاہ کو لے کعبۃ اللہ میں صدیق آئے
اور پڑھے خطبۂ غرّا و فصیح اُسمیں تھی دعوتِ اسلام صریح | کافراں سنتے ہی ہو شل کباب سب گرے آکے بصدیق شتاب
چہرۂ پاک پہ وہ ناکارے آہ اُس روز یہاں تک مارے | چہرہ بینی سے لئے تا پیشانی سوجکر بجسیاں ہوا ہے گیانی
سُنکے اِس صدمے کو اپنا اے تمیم آ چھڑا اُن کو زاعدائے لئیم | لے گئے اُنکو اُٹھاکر اسدم تھے وہ مرنے کے قریب اے اکرم
شام تک یونہی پڑے تھے مدہوش آخرِ روز میں جب پائے ہوش | تھی وہ اول جو کئے بات ہی بھی بولو مجھ سے کہ ہے کیا حالِ نبی
ہاتھ رکھ حاضراں منھ پر اپنے یوں لگے اُن کو ملامت کرنے | جس کے خاطر تو اٹھایا یہ الم مارتا ہے تو ابھی اُس کا دم
انکی ماں آئی ہے لیکر کھانا تا کھلاوے تو کہے وہ دانا | جب تلک شہ کا نہ معلوم ہو حال نکروں کھانیکا اگر میں خیال
بس وہ دریافت بہت کی جاکر بولی بوبکرؓ سے پھر یوں آکر | دارِ ارقم میں شہنشاہِ عرب خیریت سے ہیں تو کھا کھانا اب

اپنی مادر سے کہنے تب صدیقؓ
کہ میں نے نذر کیا ہوں تحقیق

دیکھوں جبتک نہ نبیؐ کے اقدام
نہ کروں نوش میں کچھ آب و طعام

دن گزر جاکے جب آئی ہی شب
انکو کھاندنیہ اٹھا لیکر تب

لائے در خدمتِ سالارِ امم
شاہ دیکھ انکو کئے چشم کو نم

بعد ازاں انکو لگا اپنے گلے
جوشِ الطاف سے بوسہ بھی دئے

اقتداءِ شہ کا صحابہؓ بھی کر
بوسہ انکے دئے سب اعضا پر

درد و رقت سے لگے رونے کو
اشک سے منہ کو لگے دہونے کو

شہ سے صدیقؓ نے پھر عرض کیا
دید سے آپکے سب رنج گیا

اب یہی عرض ہے ای شاہِ ہدا
ماں میری آئی ہی بس کیجے دعا

تا کہ حق اس کو مسلمانی سے
بہرہ دے خلعتِ ایمانی سے

شہ دعا حق میں کئی تب اس کے
اور اسے دعوتِ اسلام کئے

بس وہیں جلد وہ ایمان لائی
دو جہاں کی ہی سعادت پائی

ہے روایت کہ اسی روز عیاں
لائے ہیں حضرتِ حمزہؓ ایماں

مومناں جو تھے ملول و رنجور
ہو گئے اس سے زیادہ مسرور

گلدستہ ایمان لانے میں حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے

بعد سنہ روز عمرؓ بن خطاب
ہوئے ایماں سے مشرف بہ صواب

وجہِ ایماں ہیں عمر کے اے میر
ہیں روایات و حکایاتِ کثیر

مختصر ایک روایت کا بیاں
نقل کرتا ہوں مدارج سے یہاں

ہے روایت کہ وہ سالارِ ہدا
حق تعالیٰ سے کئے تھے یہ دعا

یاالٰہی یہ عمرؓ بن خطاب
یا عمر ابنِ ہشام اے تو شتاب

دینِ اسلام کو بس غالب کر
کیونکہ وہ دو نو قوی تھے اظہر

ہے ابوجہلِ لعین ابنِ ہشام
تھا شقی وہ تو ازل کا ناکام

حق میں کیونکر ہو دعا اسکی قبول
ہوگئی حق میں عمرؓ کے مقبول

جاہلیت میں بھی ہر گز وہ کبھو
رنج و ایذا نہ دیا تھا شہ کو

بہن و بہنوائی عمر کے پنہاں
لائے تھے سرورِ دیں پر ایماں

فاطمہ اس کی سمجھ بہن کا نام
تھی بڑی عابدۂ نیک انجام

اسکا بہنوائی جو تھا سعدؓ ایار
جسکو ہے عشرۂ مبشر میں شمار

جبکہ اسلام سنے ان کا عمرؓ
جلد تر آن کے وہ بہن کے گھر

پوچھے اسطرح سنا ہوں میں یقیں
باپ داداؤں کا تو چھوڑی ہے دیں

ہوی خاموش نہ کی وہ انکار
تب کئی بہن کے سر پر ایک وار

آہ سر پھوٹ کے تب اسکا وہیں
منہ ہوا خون سے اس کے رنگیں

تب وہ کہنے کو لگی باتوفیق
میں مسلماں ہوی ہوں تحقیق

تو جو چہتا ہے سو کر مجکو قبول
ہے خدا ایک محمدؐ ہے رسول

بہن کی جب یہ دلیری دیکھے
ہوکے ناچار اسے چھوڑ دئے

کہتے ہیں سو رہے وہ رات کو جب
بہن بہنوائی ہو بیدار یہ شب

کئے قرآں کی تلاوت آغاز
پڑھتے تھے سورۂ طٰہٰ بہ نیاز

سنے جب اسکو عمرؓ ہو بیدار
ہوگئے سنتے ہی بے صبر و قرار

بہن کے پاس کہے آکے شتاب
دے مجھے دیکھوں یہ کیسی ہے کتاب

وہ کہی ہاں یہ کتابُ اللہ ہے
جو منزل بر رسول اللہ ہے

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

بے وضو اسکو نہ چھونا ہے روا
وصف میں اِس کے ہی فرمایا خدا

شرک کی تو ہے نجاست میں بھرا
دو نہیں کس طرح تیرے ہاتھ بھلا

بس وہیں جلد عمرؓ غسل کئے
آکے پھر بہن سے اپنی مانگے

وہ کہی ہے یہ کتابِ مولیٰ
بے ادب اِس کو کہیں تو ہوگا

تب عمرؓ عہد کئے کھاکے قسم
ہاتھ میں انکے وہ دی اے ہمدم

پس وہ طٰہٰ سے لگے ہیں پڑھنے
جب اس آیت پہ ہیں آکر پہنچے

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

اور اگر بات کہے پکار کر تو اس کو خبر ہے چھپی بات کی اور اس سے چھپی کی اللہ ہے جسکے سوا نہیں اسکے ہیں سب نام خاصے

پس لگے کہنے کو رو رو وہ تمام
کہ ہے بے شبہ خدا کا یہ کلام

پس تھے کلمہ شہادت کا یقیں
اور پوچھے کہ کہاں ہیں شہِ دیں

ہے روایت کہ رسولِ یزداں
دارِ ارقم میں ہی تھے تب پنہاں

کیونکہ سب جمع ہو کفارِ عرب
قتلِ سرور کی ہی تھی فکر میں تب

ڈھونڈتے بھی تھے صحابہؓ کو تمام
تا ہلاک انکو کریں وہ ناکام

اسلئے سارے صحابہؓ ذی شاں
تھے حفاظت میں نبیؐ کی ہر آن

اور پوشیدہ ہی پڑھتے تھے نماز
ظلمِ کفار سے سب اے دمساز

یونتو اصحاب ہیں مظلوم اِدہر
اور کفار کا ہے دھوم اُدہر

یعنے سب جمع ہو کعبہ میں شریر
کرتے ہیں قتلِ نبیؐ کی تدبیر

اور بجاتے تھے طبل وہ بے دیر
قتل پر خلق کو کرتے تھے دلیر

یہ فقیرانِ شکستہ خاطر
یہ انیسانِ رسولِ فاخر

جب لگے سننے وہ آوازِ طبل
سب کے سب ہوگئے مضطر بیکل

جاں فدا کرنے پہ حضرت کیلئے
ہوئے تیار شہادت کیلئے

عرض یوں کرنے لگے ہیں آکے
یارسول اللہ اجازت دیجے

تاکہ اس گوشہ سے اب جا باہر
دینِ اسلام کریں اب ظاہر

اور علانیہ زباں سے یکبار
یوں پڑھیں کلمۂ طیّب کو پکار

پہنچے آواز ہماری یکساں
تا بہ ملکوتِ معلّٰے اس آں

پڑھکے یوں کلمۂ طیّب یکبار
جان و تن اپنے کریں بعد نثار

روبرو اپنے شہادت پاویں
مایۂ فخرِ سعادت پاویں

شاہ تب انکو دیے یوں تسکیں
اے فقیران و مساکینِ غمگیں

مطمئن دل کو کرو صبر کرو
اور امیدِ قوی حق سے دھرو

جس نے موسیٰؑ کو کیا نیل سے پار
اور براہیمؑ پہ آتش گلزار

اور حلقومِ ذبیحِ اسمٰعیلؑ
ذبح سے جس نے بچایا بتعجیل

وہی قادر ہے یقیں سرّ و جہار
کہ رکھے تمکو نگاہ از اشرار

روایت

یک روایت ہے کہ جب پیغمبر
دیکھے یوں یاروں کو اپنے مضطر

ختمی درگہ میں دعا کرنے لیئے
عجز و زاری سے بہت جلد اُٹھے

سر سے عمامہ اُتار اپنے وہیں
ڈال چادر کو گلیمیں شہِ دیں

یوں لگے کہنے اُٹھا عجز کے ہات
اے خداوندِ مجیب الدعوات

بندگاں تیرے یہی انتالیس
اہلِ توحید ہیں اور میرے انیس

سارے بیکس ہیں مساکین و دریش
سر بسر سارے ہیں غمگین و دلریش

جب وہ کرتے ہیں عبادت تیری
دل سے رکھتے ہیں محبت تیری

کوئی سوا تیرے انہیں یار نہیں
کوئی معاون و مددگار نہیں

اشکِ غم آنکھوں سی انکے ہیں رواں
سوزشِ دل سی ہیں بے تاب و تواں

اپنے ایک فضل کی کر انپہ نگاہ
شر سی کفار کے دے ہمکو پناہ

ان ضعیفوں کی مددگاری کو
انکی غمخواری و دلداری کو

کوئی جوانمرد کو بھیج ایسے رب
دین کو جس سے ہو قوت یارب

تھے اسی عرض میں وہ شاہِ ہدا
آئے ہیں ایسے میں وہ پیکِ خدا

یعنے جبریلِ معظم آئے
شہ کی خدمت میں بشارت لائے

یوں کیے عرض کہ اے ختمی رسول
کی دعا آپ کی مولا نے قبول

دین اسلام کی اب کرنے کمک
آپ جو مانگے جوانمرد کو یک

کہ کھڑے ہو دیں وہ از بیت حرم
صف بصف تا بہ سرائے ارقم

آسمانوں کے فرشتوں کو تمام
اس طرح حکم کیا رب انام

اپنے محبوب مکرم کے پاس
سید عالم و آدمؑ کے پاس

اے ملک سر کرم اب عرش سے
طرقوا طرقوا سب کہتے ہوئے

یا نبیؐ دیکھئے آتا ہے عمرؓ
شرف ایمان کا پاتا ہے عمرؓ

تھے اسی بات میں جبرئیلؑ ابھی
آئے ایسے میں عمرؓ در پہ تبھی

ڈالے اس زور سے خوش ہو بسیار
کہ گری دست عمرؓ سے تلوار

شاہ خوش ہو کے کہے تب تکبیر
اور صحابہ بھی کہے سب تکبیر

تھے جو اصحاب نبیؐ انتالیس
ہوئے فاروقؓ سے پورے چالیس

پھر عمرؓ عرض کئے اے سالار
لات و عزیٰ کی پرستش کفار

ساتھ حضرت کو لئے پس اس ہی روز
سب چلے کعبے کو فرحت اندوز

اور عمرؓ پیچھے تھے آگے کرار
سب کے ہاتھوں میں علم تھے تلوار

حضرت حمزہ علیؓ اور عمرؓ
کر کے حملات وہ کفار اوپر

انکا سردار جو تھا ایک لعین
اسکو فاروقؓ گرائے بزمیں

دیدے حدقے سے گرے جب باہر
تب کیا شور بہت وہ کافر

لے صحابہ کی جماعت کو سب
ظہر مسجد میں گزارے شہؐ تب

پس عمرؓ عرض کئے ہیں اے شہ
چاہیں کیا جانا درون کعبہ

کعبۃ اللہ میں تب جو تھی بتاں
یوں عمرؓ کہنے لگے ان کو عیاں

گر پڑھے جلد بتاں اوندھے سب
تبھی بھیجا ہے اس آیت کو رب

اے نبی کافی ہے اللہ تجھے
اور جو تابع ہیں مسلمانوں سے

لائے جب حضرت فاروقؓ ایماں
دین اسلام کیا عزت و شاں

دین اسلام کی عزت شوکت
دن بدن پانے لگی ہی شہرت

حق نے اس عرض کو مقبول کیا
حکم اس طرح فرشتوں کو دیا

لیویں ہاتھوں میں متیں پر انوار
تا بہ تکریم کریں اسکو نثار

دیکھو تم اے ملائک میرے
ہم جوانمرد کو یک بھیجیں گے

تاکریں دین متیں کی یاری
دیویں دل ریشوں کو وہ دلداری

اس جوانمرد کو اب رہ دیکھو
پاس احمدؐ کے اسے لیجاؤ

ہمنے بھیجا ہے اسے ہو خوشحال
تو بلا اسکو کر اب استقبال

آن کے سرور دیں استقبال
ہاتوں کو ان کے کمر اندر ڈال

سر جھکا اپنا عمرؓ با آواز
پس پڑھے کلمہ شہادت بے نیاز

سب لگے کرنے سرور و شادی
اور لگے دینے مبارکبادی

بولے جبرئیلؑ ز ایمان عمر
خوش ہوئے اہل سماء اے سرور

کیا کرتے ہیں بلاشبہ عیاں
چھپکی طاعت کریں کیوں ہم نہاں

شاہ کے سیدھے طرف تھے صدیق
ڈانویں جانب میں تھے حمزہ تحقیق

آئے کعبے کو بصد عزت و شاں
دیکھ کفار ہوئے سب حیراں

منتشر انکی جماعت کو کئے
داد مردی و شجاعت کی دئے

چڑھکے سینہ پہ بصد خشم دلی
اسکی آنکھوں میں ہیں ڈالے انگلی

جلد آ اسکو چھڑائے کفار
چھوڑ کعبے کو ہوئے سارے فرار

ہے وہی اول روز اے پر نور
جو ہوا دین مقدس کا ظہور

کہے ہاں پس پکڑ اس شاہ کا ہاتھ
لیگئے کعبے میں وہ اپنے ساتھ

اے بتاں آیا ہے یہ خلق کا نبی
جلد تم سجدہ کرو اسکو ابھی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اہل تفسیر کہے ہیں رکھ یاد
تا بعد ازاں رہی ہے فاروقی مراد

کافراں ہو گئے سارے عاجز
قوت ظلم نہ پائے ہرگز

کافروں اور مسلمانوں کے
درمیاں فرق جو آیا ان سے

	ہوا فاروق لقب جانو تم	رضی اللہ تعالےٰ عنہم	

ساتواں گل نبوت سے ساتویں سال کے احوال میں قطعِ رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرورِ عالم اور حضرتؐ کے صحابۂ کرامؓ سے اور حضرتؐ مع صحابہ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفارِ اشرار کعبۃ اللہ پر ایک عہد نامہ جو لٹکائے تھے غیب سے ایک کیڑا وہاں آنا اور کھا جانا اُس مضمونِ بد کو اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لایا حضرتؐ کا

ساتویں سال میں کفار تمام	دیکھے جب رونقِ دینِ اسلام	دن بدن سرورِ دیں کی رفعت	اور صحابہؓ کی ہمیشہ کثرت
اور حبش انکو ہے ہجرت کی جگہ	راحت و عشرت و فرحت کی جگہ	ابوطالبؓ کی حمایت ہے ادھر	بنی ہاشم کی اعانت ہے اُدھر
دو جوانمرد شجیعان عرب	یعنے حمزہؓ و عمرؓ پاک نسب	بھی مسلمان ہوے از دل و جاں	جن سے اسلام کو ہے رفعت و شاں
اور حضرتؐ کی نبوت کی خبر	چوطرف پائی ہے شہرت اکثر	ہر قبیلے میں عرب کے سرجا	دینِ اسلام نے پایا چرچا
سارے کفار لگے جلنے کو	ہاتھ حسرت کے لگے ملنے کو	باندھکر سارے عداوت میں کمر	ابوطالب سے کہے یوں آکر
کہ یہ دو کام سے کر تو یک کام	یہی مقصود ہمارا ہے تمام	کہ بھتیجے کو ترے ہم کو دے	قتل کردینگے بے شبہ اُسے
یا تو کر منع اُسے جلد ابھی	تا خدایوں کو ہمارے وہ کبھی	بد نہ بولے بھی اہانت نہ کرے	بت پرستوں کی شناعت نکرے
یہ سخن گر نہ کریگا وہ قبول	ہوگا ہاتھوں سے ہمارے مقتول	بس یہ بولے سو اوٹھے سب وہ شتاب	تاکہ کل دیوے ضرر ۱۲ اسکا جواب
ابوطالب جو سُنا قتل کی بات	فکر اور غم میں پڑا کہ ہیہات	شاہِ عالم کو وہیں بلوائے	بات کفار کی وہ سنوائے
پر لگا کہنے کو اے نور العین	تیری دعوت سے یقیں حق لیکن	بر ہیں کفار شقاوت معمور	پُر جہالت ہیں ہدایت سے دور
دشمنِ جان ہوے ہیں تیرے	فکر بس اِسکی ہے دل میں میرے	رحم کر اپنے تو جاں پر اسدم	اور اس بوڑھے پہ کر لطف و کرم
انکے معبودوں کی مت کر توہین	فتنہ برپا نہ کریں تا وہ کہیں	یوں جواب اسکا دئے شاہِ انام	اے چچا میں یہ جو کرتا ہوں کام
حکم سے حق کے یہی بس کرتا ہوں	لَومِ لائم سے نہیں ڈرتا ہوں	قوم و خویشونکی رعایت کے سبب	کافرو تم بھی یہ عداوت کے سبب
کسطرح ترک کروں حکمِ خدا	حکم پر اسکے مری جان ہے فدا	تو بھی ابلاغ رسالت میں مرے	گر مدد اپنے دل و جاں سے کرے
ہے یقیں اسمیں سعادت تیری	گرنہ ہوویگی اعانت تیری	مجھکو تائیدِ خدا کافی ہے	اُسکی نصرت ہی مجھے وافی ہے
جبکہ ارشاد کیے سرورِ دیں	جلد مجلس سے اٹھے سرورِ دیں	جبکہ یہ بات سُنا ابوطالب	درد و رقت ہوئی اُسپر غالب
شاہِ عالم کو وہ پھر بہلا کر	اسطرح کہنے لگا رو رو کر	ہے دل و جان مری تجھپہ فدا	کر ادا تجھکو جو ہے حکمِ خدا

بستنلک جاں مرے تن میں رہے
دشمناں کر نہ سکینگے کچھ گھات
بنی ہاشم کا قبیلہ ظاہر
متفق ہو سبھی کفارِ قریش
قطع کر دیویں سلام اور کلام
اُنسے کوئی شئی نہ خریدیں ہرگز
عہد نامہ اسی مضموں کا لکھے
اسکو لٹکائے ہیں پھر کعبے پر
ابوطالب سے یہ سُن اے اکرم
بولہب کافرِ ملعون اصلا
غار سے گر کوئی آتا باہر
ملکیوں سے تو یقیں بیع و شرا
گرچہ بس آتے نہیں تھے وہ مگر
تاجروں کو بھی ڈرانے کو لگے
آہ گر دیکھتے کفار کنحصن
آہ پھرتے تھے صحابہ محروم
انکے اطفال جو تھے بیخور و خواب
ہے روایت کہ حکیم خوش خو
دیکھ بوجہل اسے تنگ کیا
بولا بوجہل کو وہ اے ابتر
اور ایک رات ہشام ابن عمر
بولا اب کیجئے تقصیر معاف
پھر گئے تنگ اسے مردوداں

تیری الفت بھی مرے تن میں رہے
مثل سایہ کے رہوں تیرے ساتھ
اور بنی عبدمطلب بھی دگر
اسطرح عہد کئے بد اندیش
نہ رکھیں اُنسے بھی ہرگز کچھ کام
اُنکو کوئی چیز نہ بیچیں ہرگز
شخص چالیس بھی مہر اسپہ کئے
ہے روایت کہ جو ملعون ابتر
جمع کر دونوں قبیلوں کو بہم
نہیں وہ ہر دو قبیلوں میں ملا
رنج دے اسکو ستانے کافر
بسبب عہد کے موقوف ہی تھا
سال بھر اسمیں ہی کرتی وہ گذر
تا نہ کوئی چیز انھوں کو بیچے
کہ خریدیں ہی کوئی مومن
یونہی رہتے تھے ہمیشہ مظلوم
اسقدر روتے تھے ہو کر بے تاب
کہ خدیجہؓ کا بھتیجا تھا جو
بلکہ وہ اُس سے بہت جنگ کیا
صلۂ رحمی کو تو اب منع نکر
تین مزدور پہ ساماں لیکر
اور آئندہ کرونگا نہ خلاف
دیکھ تب اُنکو کہا بوسفیاں

میں مددگار رہونگا تیرا
آہ جب دیکھے ہیں کفارِ قریش
ابوطالب کے ہی تابع ہو تمام
کہ بنی عبدِمطلب کے ساتھ
صلۂ رحمی کا شیشہ پھوڑیں
بیٹا بیٹی بھی نہ دیویں لیویں
اور لپیٹ اسکو حریر اندر تب
عہد نامہ وہ لکھا تھا اجہل
شتہ کو اور یاروں کو اُسکے لیکر
کہتے ہیں غار تھی جا کفار
حج کے موسم کے سوا کوئی ایجاں
حج کو تجار جو آیا کرتے
دیکھ یہ حال ابوجہل لعیں
اُنکو دیوینگے اگر تم سودا
جمع کفار وہاں ہو دو چار
رنج کیا اُنکا لکھوں میں اے یار
شور اور غل سے کہی بس انکے سب
سر پہ مزدور کے دے کچھ اسباب
دیکھ اس حال کو تب ابن ہشام
تب بھی مانا نہیں وہ ناکارا
جانب غار چلا جاتا تھا
دوسری شب کو بھی لے دو مزدور
صلۂ رحمی وہ بجا لاتا ہے

یارِ غمخوار رہونگا تیرا
ابوطالب کی مدد بیش از بیش
شہ کی تائید میں رہتے ہیں مدام
بنی ہاشم سے بھی اے نیک صفات
سب رہے ورہم قرابت چھوڑیں
چھوڑ تا مکہ وہ جنگل میں بسیں
موم سے اسکو کئے محکم تب
حق تبھی ہاتھ کیا اسکا شکل
جا لگا رہنے کو یک غار اندر
ہو گئے آہ محاصر اشرار
باہر آنے کا نہ پاتے اُمیکا
چیز ہیں کچھ انسے لیا کرتے تھے
اور کئی دوسرے مشرک بدیں
لوٹ لے جاوینگے تم اب بیکے دغا
اسکی قیمت کو بڑھاتے بسیار
تھی اونھیں فاقہ کشی لیل و نہار
مکے والونکو نہ تھی نیند یہ شب
جلد جاتا تھا وہ بی بی کے جناب
گرچہ تھا وہ بھی عدو بد انجام
پس ابوجہل کو آ وہ مارا
مشرکاں دیکھ گئے ہیں بلوا
جانب غار وہ کرتا تھا عبور
اور بھلے کام طرف جاتا ہے

Scanned with CamScanner

عہد نامہ کو کیڑے کا کھانا اور ابوطالب کا قریش کو دکھانا

ہے بھلا اِس پہ یہ سختی نہ کرو
اسقدر اِس سے کرختی نہ کرو
پس حکیم اور دگر ابنِ ہشام
جو کئے رحم یہ اصحابِ کرامؓ

بالیقیں موجبِ ارحم ترحم
پائے اسلام کا وہ ملک وحشم
خیر خواہی جو کیا بوسفیاں
اسقدر پایا وہ شرفِ ایماں

اور ابوالعاص نبیؐ کا داماد
مردِ زینبؓ کا جو تھا نیک نہاد
کئی شتر بھر کے گیہوں اور کھجور
گاہ گہ لاتا تھا شب شہؐ کی حضور

ہوکے مسرور بہت شاہِ ہدا
حق میں بوالعاص کے کرتے تھے دعا
الغرض آہ بصد رنج و ملال
غار میں گزرے ہیں یونہی تین سال

ایک دن حضرتِ سالارِ اُمم
یوں لگے کہنے چچا سے اے عم
عہد نامہ وہ جو لکھوائے قریش
اور اُسے کعبہ پہ لٹکائے قریش

حق نے کیڑے کو وہاں یک بھیجا
عہد نامے کو وہ سب کھا ہی لیا
نامِ اللہ کا اور میرا نام
چھوڑ مضموں لنا کو کھایا ہے تمام

ابوطالب نے کہا ہو حیراں
یہ خبر کون دیا تجھکو یہاں
بولے جبریلِ معظم آیا
وحی یہ حق کی طرف سے لایا

ابوطالب نے کہا اے شہِ دیں
تو بھی سچا ہے ترا رب بھی یقیں
پس جماعت کو لے اپنے ہمراہ
آیا وہ کعبے کو باعزت وجاہ

ابوطالب کو جو دیکھیں قریش
سمجھے ناوانی سے یوں وہ بدکیش
غار میں رنج بہت پایا ہے
پس محمدؐ سے وہ باز آیا ہے

اُسکو تکریم سے بٹھلائے لجا
ابوطالب نے یہ تب اُنسے کہا
عہد نامہ وہ تمہارا لاؤ
وہ تبھی لائے بہت ہی خوش ہو

پوچھے تم کہہ گئے تھے جیسا
کیا ہے ویسا ہی کہے ہاں ویسا
پس وہ کفار سے اِسطرح کہا
دیا آگاہی محمدؐ کو خدا

غیب سے کیڑے کو یک بھیجا رب
کھایا مضمون وہ نامے کا سب
کچھ بھی اُس نامے میں باقی نہ رہا
نامِ حق نامِ محمدؐ کے سوا

گر نہ سچا ہو سخن یہ بے قیل
شہؐ کو کرتا ہوں تمہارے تحویل
اور اگر ہووےگی یہ سچی بات
عہد سے تم اب اٹھا دیکھو بات

بات یہ سُن کے کہے سب کفار
کہ ہے انصاف یہی بے تکرار
کھول نامے کو کئے جبکہ نظر
پائے سچ مخبرِ صادق کی خبر

سارے کفار وہ شرمندہ ہوئے
قطع رحمی کو تمہی قطع کیے
پر ابوجہل و توابع اُس کے
توڑنے عہد کو راضی نہ ہوئے

الغرض اٹھکے ابوطالب تب
ساتھ لے اپنے رفیقوں کو سب
آکے کعبے میں اٹھا دستِ دعا
یہ دعا کر کے سوئے غار گیا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ اَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مَا یُحَرَّمُ عَلَیْنَا

یعنے بارِ خدایا نصرت دے ہمکو اُنپر جو ظلم کئے ہمارے پر اور کاٹے ہمارے ارحام کو اور حلال کئے وہ چیز کو جو حرام تھی ہمارے پر

حضرت صلعم کا غار سے تشریف لانا

پس دو فرقے ہوئے کفارِ قریش
ایک ابوجہل و توابع بدکیش
عہد شکنی یہ نہیں چاہیے کبھی
لیک چاہی ہے جماعت دوسری

توڑنے عہد جو چاہی ہے گروہ
وہی غالب ہوئی باشان و شکوہ
پس وہی لوگ ہو سب باہتھیار
آئے ہیں جلد وہیں جانبِ غار

معذرت کر کے بہت کچھ ظاہر
لائے ہیں غار سے سب کو باہر
سال دسواں ہے ہوا جبکہ شروع
واقعہ جان یہ پایا ہے وقوع

گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفارِ قریش فال لینا تب نازل ہونا سورۂ روم کا کہ بضع سنین میں رومیاں غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانوں کا اُس خبر سے

اور اسی سال میں در فارس روم
جب مچی جنگ و جدل کی یک ہوم
فارس والے ہوئے غالب آخر
یہ خبر سن کے عرب کے کافر

یوں لگے کہنے بہت ہو خوشحال
مومنوں سے کہ لئے ہم یک فال
فارس والے تو نہیں اہلِ کتاب
ہوگئے جنگ میں غالب وہ شتاب

روم کے لوگ ہیں سب اہلِ کتاب
اور تم سب بھی ہیں جب اہلِ کتاب
اور کتابی تو نہیں ہم یکسر
ہم بھی ہو جائینگے غالب تم پر

اہل اسلام ہوئے سن یہ ملول
پائی آیت یہ تبھی شرفِ نزول

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ (سورۂ روم)

دب گئے روم لگتے ملک میں اور وہ اس دبنے پیچھے اب غالب ہونگے کئی برس میں

یعنی فرمایا خدائے وہاب
فارسی گرچہ ہوئے اب غالب
آگے دس سال کے در بضعِ سنین
طاق بر مومنیں ہی یعنی یہ یقین

رومیاں ہوویں گے غالب تحقیق
سنکے اس وعدۂ حق کو صدیقؓ
بولے کفار کو تب یوں جا کے
دیدیے تا ہو دیں تمھارے بخشے

آگے دس سال کے بیشک واللہ
روم کو فارس پہ ہوگا غلبہ
سنکے اس بات کو مردود اُبی
جبکہ صدیق کو جھٹلایا ہے

اس سے اقرار کئے تب صدیقؓ
کہ اگر بات نہ ہو یہ تحقیق
سو شتر آپ اُبی کو دیوے
ورنہ سو اونٹ اُبی سے لیوے

تب ہوئے شرط دو طرف ضامن
پس حدیبیہ کی جب صلح کے دن
روم کی فتح سنے جب تحقیق
لئے سو اونٹ جنابِ صدیقؓ

جب اُبی جنگ احد میں آیا کار
ہو کے مقتول گیا تھا فی النار
وارثاں اس کے وہ سو اونٹ دئیے
انکو تب سرورِ دیں فرمائے

کہ ان اونٹوں کو تو کر دی خیرات
وہ تصدق کئے تب فرح کیسا
جانِ صدیقؓ کا تو وہ اقرار
پہلے تھا بعد ہے تحریمِ قمار　شرط بازی ۱۱

اور در دارِ حرب بے وسواس
بوحنیفہؒ و محمدؒ کے پاس
عقد فاسد ہیں روا فقہ میں دیکھ
یونہی لایا یہ مدارج اے نیک

اور دسویں برس آیا عزت
ابوطالب کی ہوئی ہے رحلت

ابوطالب کی رحلت

غار سے نکلے کہ بعد از وہ رئیس
آٹھ مہینے ہی رہا دن اکتیس
موت کے وقت میں سب اسکے خویش
اور حاضر تھے صنادیدِ قریش

وہ بنی عبدِ مطلب کو تمام
بنی ہاشم کو بھی اے نیک انجام
شاہ کی حفظ و حمایت کیلئے
اور امداد و اعانت کیلئے

کیا تاکید و وصیت بسیا
اور قریشیوں کو بھی سب وہ ہشیا
اسطرح کہنے لگا اے مردم
بات یہ یاد رکھو میری تم

کہ محمد کو یقیں ربِ کریم
دیویگا جانیو تم شانِ عظیم
علما اور سلاطینِ فحول
اسکی دعوت کو کریں دل سے قبول

شرق سے غرب تلک بھیجیگا نور
ہوویگا اسکی رسالت کو ظہور
ہو سعادت سے دو جگ کے ہمدوش
یک جہاں اسکی رہے حلقہ بگوش

سرکشی اس سے کرے جو پر کین
ہوویگا خوار و ذلیلِ دارین
تم کو کرتا ہوں وصیت یہ صاف
مت کرو اس سے بدی اور خلاف

پاوینگے اسکی اطاعت سے امن
دیکھینگے اسکی عداوت سے محن
گویا آنکھوں سے یقیں اپنے ابھی
دیکھتا ہوں میں یہ حالات سبھی

تم بھی جب دیکھوگے وہ سب حالات
تب مری یاد کروگے یہ بات
ہے روایت کہ رسولِ اکرم
بیٹھ کر اسکے سرہانے اس دم

اسطرح کہنے لگے ہیں اے چچا
کہ تجھے دیوے خدا نیک جزا
کیا بچپن میں کفالت میری
اور جوانی میں حمایت میری

شاد کر اب مجھے از ایک کلمہ
لا الٰہ کہو اور الا اللہ
تا کروں تیری شفاعت اے عم
حشر میں نزدِ خدائے اکرم

ابوطالب نے کہا اے سالار
خیر خواہ ہے تو مرا سر و جہار
کیا کروں خوف یہی اب ہے مجھے
سرزنش خلق کرینگے یہ مجھے

موت سے ڈر کے چچا نے تیرا
آخری وقت میں ایمان لایا
خوف گر یہ نہیں رکھتا واللہ
کہہ کے البتہ وہ کلمہ اے شاہ

چشم کو تیرے خنک کرتا میں
کر کے خوش دل کو ترے مرتا میں
شاہ اس بات سے غمگین ہوا اٹھے
اور اسطرح سے تب فرمائے

مغفرت تیری خدا سے چاہوں
جب تلک منع کیئے نا جاؤں
ابنِ اسحاق سے سن اے بھائی
اسطرح ایک روایت آئی

دیکھا جسوقت جنابِ عباس
ابوطالب کی طرف لے وسواس
دمِ آخر وہ ہلاتا تھا لب
سن کے عباس[1] کہی شاہ سے تب

اے نبی بھائی مرا یہ واللہ
آپ بولے سو پڑھا ہے کلمہ
اہلِ سنت کی یہاں پر آئیں
یہ روایت ہوئی ثابت ہی نہیں

کہ معارض ہیں روایات دگر
اور مخالف ہیں دلائل اکثر
ہے از انجملہ علی فرمایا
جا کے حضرت سے یہ میں عرض کیا

یا نبی یہ جو چچا آپ کا تھا
آہ دنیا سے ہی گمراہ گیا
سن کے یہ رونے لگے پیغمبر
اور یہ حکم کیئے اے حیدر

غسل دے کفن بھی اسکو پہنا
اور کر دفن اسے جلد تو جا
پھر میں اس شاہ سے یہ عرض کیا
یا رسول اللہ وہ مشرک سے مرا

پھر مجھے حکم کیئے پیغمبر
یا علی جا کے اسے دفن تو کر
اور کہا اسکو خدا بخشے اب
اور رحمت بھی کرے اس پر رب

ہے روایت کہ نبی ہو گریاں
پیچھے تھے اسکے جنازے کے رواں
اور کہتے تھے کہ اے میرے چچا
صلہ رحمی کو تو لایا ہے بجا

حق میں میرے نہ کیا کچھ تقصیر
دیوے حق خیر جزا تجھکو کثیر
اور چچا سے جو کیئے تھے اقرار
کہ کروں تیرے لیئے استغفار

کئی دن آئے نہ باہر سرور
مغفرت خواہی میں تھے شام و سحر
کئی اصحاب بھی یہ دیکھ اے یار
آپ بھی کرنے لگے استغفار

اپنے ماں باپ کے حق میں یکسر
موت تھی جنکی ہوئی کفر اوپر
مغفرت باپ کی اپنے جو خلیل[4]
چاہے تھے نزدِ خداوندِ جلیل

اس سند سے ہی ابوطالب کی
مغفرت خواہی کیئے تھے نبی
تب ان آیات کو حق بھیج دیا
شہ[3] کو اور یاروں کو وہ منع کیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ الآیۃ

نہیں پہنچتا نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی اگرچہ وہ ناتے والے ہوں، جب کھل چکا ان پر کہ وہ دوزخ والے ہیں اور بخشش مانگنا ابراہیم اپنے باپ کے واسطے سو نہ تھا مگر وعدے کے سبب وعدہ کر چکا تھا اس سے

علما لکھتے ہیں یہ آیت بھی
اِسی قصے میں نبی پر اتری

له إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

له ترجمہ: تحقیق تو نہیں ہدایت کرتا جسکو چاہے اور لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے وہی خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو ۱۲ یہاں ہدایت سے مراد مقصود تک پہنچانا ہے ورنہ انبیاء ہدایت کیلئے ہی مبعوث ہیں ۱۲

آیتیں جبکہ یہ آئیں آیار — شاہ موقوف کئے استغفار
کہ خدا اسکی نہ بخشش چاہا — اُنکی بخشش طلبی منع کیا

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

جب بچے شرک سے با ایمان ہو — اُسکے مغفور سبھی عصیاں ہو
ہے روایت کہ جناب عباسؓ — ایک دن عرض کیا آشہ ناس
دی ہے کچھ نفع اسے کیا وہ ملک — شہ کہے نفع دیہی ہاں وہ بیشک
آگ ٹخنوں ہی تلک ہے اُسکے — جوش کرتا ہے دماغ اب اس سے
بھی روایت ہے کہے پیغمبر — کہ قیامت میں عذاب کمتر
مغزِ سر جوش کریگا اُس کا — اور اِسطرح سے وہ سمجھیگا
واسطے تیرے نبی کے یارب — نارِ دوزخ سے بچا ہمکو سب
پر بہت شہ کی کیا وہ خدمت — اور رکھتا تھا دِل وہ اُلفت
اسکا لازم ہے ہمیں حفظِ ادب — باعثِ حُبِ شہنشاہِ عرب
اور کیا نفع ہے ہمیں آیار — کام عقبیٰ کا تو بس اپنے سنوار

یاں مسلماں کو بشارت ہے لطیف — اہلِ ایماں کو اشارت ہے لطیف
مغفرت چاہنے مسلمانوں کی — جبکہ مامور ہوئے حق کے نبیؐ
پس ہے امیدِ قوی ربِ انام — بخشیگا اُنکے گناہونکو تمام
دیوے یا اسکو ندیوے ہی عذاب — ہے مشیت میں خدا کے دریاب
ابو طالب نے جو ہر امر میں ہاں — آپکی کی ہے مدد از دل و جاں
تھا وہ درکاتِ سقر میں نیچے — لایا باہر میں اُسے آتش سے
یک روایت ہے دماغ اسکا جاں — ہے طرف پاؤں کے کرتا سیلاں
ابو طالب کو رہیگا ہے میں — کہ رہیں آگ کے اُس کو نعلیں
کہ بڑا سخت اُسکو ہے عذاب — اور کسیکو بھی نہ ہوگا یہ عذاب
ابو طالب کا اگرچہ ایماں — نہیں ثابت بدلیل و برہاں
مال و جاں اپنا کیا شہ پہ نثار — اور کیا دین کی تائید آیار
کفر و ایماں کی یہاں لا تکرار — بے ادب اُس سے نہ ہو تو زنہار
یونہی آگاہ لکھائے ذیشاں — نسخہ تحفہ احباب میں جاں

اُمّ المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات اور فضائل و مناقب اُس زوجہ سیدِ کائنات کے

اور اُسی سال میں آئے صعوبات — ہو چکا بی بی خدیجہؓ کا وفات
بس تو دونوں کا بہت آئے اکرم — شاہِ عالم کو ہوا درد و الم
گھر میں خاتون چچا تھے باہر — مطمئن اُنسے تھی شہ کی خاطر
بو اُمامہ سے ہے مروی یہ بات — کہ وہ خاتون نے بوقتِ وفات
سنکے روئے ہیں بہت شاہِ ہدا — اور بی بی کے کیئے حق میں دُعا
تیری مشتاق ہے فردوسِ بریں — اور خاتوں ہے تو جنت کی یقیں
خواہراں تیرے ملینگے ہاں دو — مریم و آسیہ ہیں وہ خوشخو
خوف و ہیبت سے کبھی وہ کوئی دم — حق تعالیٰ نہیں کھائے قسم
نقل ہے جبکہ خدیجہؓ نے سنی — گرچہ سکرات میں تھی لیک ملتھی

تِسپہ کون بعد ابو طالب کے — گئیں فردوس کو وہ دنیا سے
کیونکہ تھے دونوں مددگار و معیں — دینے ہر امر میں شہؐ کو تسکیں
اسلیئے آپ بہت تھے مغموم — سال غم سے وہ برس تھا موسوم
موت کی کربت و سختی کا بیاں — عرض کی جبکہ زِ سالارِ جہاں
بعد حضرتؐ نے انھیں فرمایا — اے خدیجہؓ تو ہے سردارِ نسا
بہن اور ماں سے ملے اپنے جا — بہن سارہ ہے تری ماں حوّا
خلق میں مثل نتھے جن کے تئیں — پاک تھے عذرِ نسا سے وہ یقیں
حق بہت اُنکو دیا تھا عزت — سو کناں ہیں وہ ترے در جنت
اور یوں عرض وہ کی اے امجد — کہ ترا ہر دو مبارک باشد

بہرہ ور آپ سے حق اُن کو کرے
رشک سوکن کی نہو گی آن سے
پس کیا روحِ مقدس رحلت
اور اولاد یہ بھی اُس کے سدا
طول نسخہ ہو اگر تھوڑے لکھوں
تھی بہت اُنکی نبیؐ کو خاطر
بکر تھا جب کئے عقد اس کو نبیؐ
اور چوتھا یہ خصیصہ ہے جلیل
پانچواں یہ کہ جیتے تک وہ کبھی
دختراں چار پسر دو دلخواہ
ساتواں شہ کی ہیں جتنے اولاد
آٹھواں اُسکو دیا ربِّ انام
حشر تک جتنے ہوں عامل اُس کے
اجرِ اُمّت کا سبھی پس جتنا
بہرِ خوشنودیٔ خلّاق و نبیؐ
دیکھکر اُنکو نبیؐ تھے مغموم
اور ڈلوائی بڑی یک انبار
شخص تھا اُسکے جو یک جانب کر
جو کہ چاہے سو کرے ہی مختار
حق میں کرتے تھے بہت اُسکے دعا
آئی سوکن کی مجھے بس غیرت
اُس سی ازواج جوان بہتر
دیکھ وہ غصہ ہوئی ہیں لرزاں

خوش رہیں آپ بھی اُن ہر دو سے
اور ملالت بھی نہو دیگی مجھے
دارِ دنیا سے بسوئے جنّت
ہووے رضوان و تحیاتِ خدا
اکتفا دس یہ خصائص کروں
اُس سے رکھتے تھے محبت کا فزوں
یہ شرف پائی نہیں کوئی بی بی
بو سالت شہِ دیں کے جبریلؑ
ایک دم شہ کو نہ آزردہ کی
ایک قاسمؓ ہے دوم عبد اللہؓ
سلسلہ اُنکے نسب کا رکھ یاد
دولتِ سبقتِ دینِ اسلام
جسقدر اُنکو جزا حق سے ملے
ہووے بی بی کو ملیگا اُتنا
خرچ کرتی تھی بہت وہ بی بی
بات خاتوں کو ہوی یہ معلوم
تھے زرِ سرخ کے ہی سب دینار
دوسرے جانب میں آتا تھا نظر
شہؐ تصدق کئے وہ سب دینار
ذکرِ خیر اُس کا بھی کرتے تھے سدا
عرض کی شاہ سے میں کر جرأت
آپکو اب تو زیبا ہے داور
اور بیخود ہو گری ہو اُس آں

اور کی عرض وہ کر حمدِ الٰہ
خواہراں سے ہیں وہ بلکہ دو ہیں
حقتعالیٰ سے تحیات و سلام
بے نہایت ہیں فضائل اُس کے
پہلا جبتک کہ تھے زندہ بی بی
ہے خصیصہ یہ دوم اے بھائی
تیسرا اُس کو کہے ہیں سرورؐ
حقتعالیٰ کی طرف سے اے ہمام
چھٹواں یہ ہے کہ نبیؐ کو اولاد
دختراں اُنکی زینبؓ رقیہؓ
منتہی ہے اُنہی خاتوں سے جہاں
ہے خبر نیک چلن اے دوستاں
اُسقدر اجر و ثواب اے دلبر
جان نواں یہ خصیصہ ہے اے یار
قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
تب قریشونکو بلائی ہے وہ
کہا صدیقؓ نے تھا میں بھی وہاں
بولی تم لوگ گواہ ہو سبھی
دسواں یہ ہے کہ نبیؐ حینِ حیات
عائشہ بولی کہ وہ شاہِ عباد
یا نبیؐ وہ تو ضعیفہ ہو گی
آہ جب مجھسے ہوئی یہ جرأت
یوں دعا کرنے لگی میں اے رب

سوکناں سے ہیں کہیں وہ اے شاہ
اُنسے خوشنود رہونگی بس میں
روضۂ پاک یہ ہو اُس کے مدام
اور کمالات و شمائل اُس کے
دوسری نہ کئے عقد نبیؐ
شہؐ کے وہ پہلے نکاح میں آئی
ساری اُمّت کی زناں سے بہتر
بولا ہے حضرتِ خاتونؓ کو سلام
بطن سے اسکو ہوئے ہیں رکھ یاد
اُمِّ کلثومؓ و جنابِ زہراؓ
بسکہ عظمیٰ یہ خصیصہ ہے کو تھا
اوّلاً جو کہ کریگا آغاز
اُسکے بانی کو ملے در محشر
مال و زر رکھتی تھی خاتوں بسیا
خلق تھے رنج و الم میں بسیار
اور خزانے کو کھلائی ہے وہ
ایسی انبار بڑی تھی وہ عیاں
ہے یہ سب مالِ خدا ملکِ نبیؐ
اُس کے اور یاد رہا من بعدِ وفات
جب بہت کرتے خدیجہؓ کو یاد
یاد فرماتے ہو بس اُسکو ابھی
آئے غصے میں بہت ہی حضرت
جاوے گر تیرے سے نبیؐ کا یہ غضب

عہد کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی　نا کروں ذکرِ خدیجہؓ بہ بدی
پس کہے حق کی قسم شاہِ زمن　اُس سے بہتر نہیں پایا میں نے زن
لائی اوّل وہ مرے پر ایماں　کافراں جبکہ تھے سب لوگ عیاں
اور کی اُس نے مری تصدیق　لوگ تکذیب کئے جب تحقیق
اور دی مال مجھے وہ اکثر　لوگ محروم کئے جب یکسر
اور دیا مجھکو اُسی سے اولاد　کر بہت فضل و کرم ربِّ عباد
عائشہؓ کہتی ہیں از شاہِ عرب　میں سُنی اُس کے فضائل یہ جب
عزّت و قدر و بزرگی اُس کی　بالیقیں جائے مرے دل میں کی
پھر کبھی یاد نہ کی بے تعظیم　نام بھی اُس کا نہ لی بے تکریم

ظلمِ کفّارِ قریش کا اور تشریف فرمانا حضرتؐ کا طرف طائف کے اور ظاہر کرنا دعوتِ اسلام کا اور ظلمِ طائف کے کفّارِ بد انجام کا

نقل ہے جبکہ مُوا ابوطالب　بولہب شہ کی طرف ہو راغب
بولا سرور سے کہ تم مت ہو ملول　کام میں ہی رہو اپنے مشغول
ابوطالب کے ہی مانند یقیں　آپکا ہوں میں مددگار و معیں
جب لگا کرنے وہ سرور کی مدد　کافراں کرکے بہت مکر و حسد
اسکو بولے کہ کہے پیغمبرؐ　ہے مقرِ عبدِ مطلّب کا سقر
بس یہ سُنتے ہی نبی سے بدلا　ساتھ کفّار کے ہی جا کے ملا
متفق ہوکے تمامی کفّار　پھر لگے شاہ کو دینے آزار
اِسقدر جور و جفا آہ کئے　کہ نبیؐ مکہ میں ٹک نہ سکے
گئے طائف کی طرف مکے سے　دعوتِ دین وہاں کرنے لگے
اِک مہینا تھے بدعوت مشغول　پر نہ کفّار کئے کوئی قبول
جمع ہو وہاں کے بھی سارے کفّار　دئے حضرتؐ کو بہت کچھ آزار
تھے چلے راہ سے یک دن سرورؐ　آنچی بیٹھ لگے وہ ابتر
مثلِ کتوں کے وہ کرتے غوغا　پھینکتے تھے وہ بہت سنگِ جفا
پائے اشرف ہوئے جب خون آلود　پونچھتے خون کو اپنے وہ زود
نہ گرے خونِ نبیؐ تا بہ زمیں　صدمۂ قہر و عذاب آوے کہیں
زیدؓ متبنّٰی پسر حضرتؐ کا　جبکہ تھا ہمرہِ آں شاہِ ہدا
ہوتا اُس حال میں حضرتؐ کا سپر　لیتا تھا آپ پہ ہی وہ پتھر
زیدؓ کے سر کو بہت زخم لگے　اور بہت خون بہا ہے اُس سے
اُس مصیبت میں رسولؐ والا　درگہِ حق میں گئے مانگے دعا
یک دعا یہ بھی ہے اُس سے تلقیں　ہے یہ اُمت کے ضعیفوں کی تسکیں

اَللّٰهُمَّ اَشْكُوْ اِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَرَبِّيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ بَعِيْدٍ يَتَحَصَّنِيْ وَمَلَّكْتَهٗ اَمْرِيْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِيْ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ وَلٰكِنْ عَافِيَتُكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ يَّنْزِلَ بِيْ غَضَبُكَ وَيَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ یا اللہ شکایت کرتا ہوں میں درگہ میں تیرے اپنی قوت کے ضعف اور حیلے کی کمی اور ذلیل و خوار ہونے کی اپنے لوگوں کے پاس تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور تو پروردگار ضعیف کا اور میرا ہے

اور مجھکو کس پر چھوڑتا ہے ایسے دشمن دور طرف کہ جو مجھے دیکھتے ترشرو ہوتے اور تو اُسے میرے کام کا مالک گردانا ہو اگر غضب تیرا مجھپر نہو تو کچھ خوف نہیں کرتا ہوں میں لیکن عافیت تیری وسیع ہے پناہ لیتا ہوں نور وجہ سے تیری جس سے روشن ہوئے اندھارے اور درست ہوا کام دنیا اور آخرت کا اترنے سے تیرے غضب اور ناخوشی کے مجھپر تجھکو پہنچتا ہے عتاب کرنا آپ خوش ہوتے تک اور حول و قوت نہیں مگر تجھ ہی سے

یہ دعا آہ کئے جب وہ رسولؐ ... ہو گئی درگہِ حق میں مقبول
بھیجا تب ایک ملک کو داور ... جو موکل ہے پہاڑوں اوپر

اور کیا عرض کہ اے خیرِ وَرا ... آپکا تابع ہوں از حکمِ خدا
حکم گر آپکا ہو اے اکمل ... دو طرف مکے کے جو دو ہیں جبل

اُنکو ٹکرا دوں ابھی میں لا کر ... ہوں ہلاک آپکے دشمن یکسر
شہ کہے یہ نہیں چہتا ہوں میں ... بلکہ اُمید یہ رکھتا ہوں میں

اُنکے اصلاب سے شاید کہ خدا ... ایسی اولاد کریگا پیدا
وہ عبادت کریں مولا کی ٹھیک ... نہ کریں اُس سے کسی کو وہ شریک

الغرض شاہ بصد رنج و الم ... چلے طائف سے بمکہ جس دم
رہ میں یک باغ میں پہنچے ہیں آ ... باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا

آہ آثار پریشانی کے ... اور علامات بھی حیرانی کے
دیکھ کر چہرۂ اقدس پہ مگر ... لائے کچھ رحم قرابت شہ پر

ایک نصرانی جو تھا اُنکا غلام ... تھا جو عداس یقیں اسکا نام
ہاتھ دے اسکے طبق یک انگور ... جلد بھیجے ہیں وہ حضرت کے حضور

جب کہے خوشۂ انگور پہ ہاتھ ... کہے بسم اللہ شہِ موجودات
شہ کا منہ دیکھ کہا تب وہ غلام ... اس بلد میں میں کبھی ایسا کلام

نہ کسی سے بھی سُنا تھا واللہ ... کیا عجب ہے یہ کلامِ دلخواہ
پوچھے شہ کونسا ہے شہر ترا ... بول اور دین بھی کہتا ہی کیا

بولا ہے دین مرا نصرانی ... نینوا میرا بلد اے گیانی
شہ کہے قریۂ یونسؑ ہے تو ... پوچھا کیا جانتے ہو یونسؑ کو

کہے ہاں ہے وہ برادر میرا ... ہیں مانند پیمبر حق کا
پوچھا کیا آپکا ہے نامِ ہمام ... شہ کہے سید احمدؐ ہے نام

کہا توریت و انجیل میں صاف ... آپکے دیکھے ہیں میں نے اوصاف
آپکو مکے میں بھیجیگا خدا ... مکیاں آپکے ہونگے اعدا

اِسلئے آپ کرینگے ہجرت ... آپکو اُنپہ ہے آخر نصرت
آپکا دینِ مقدس پُر نور ... سارے آفاق میں پاویگا ظہور

ہاتھ اور پاؤں پہ شہ کے اُسنے ... جلد بوسہ دے وہ لایا ایمان
پس گیا عتبہ و شیبہ سر دو ... پوچھے کیوں بوسہ دیا تو اُسکو

وہ کہا حق کا ہے وہ پیغمبر ... لایا ایمان بدل میں اُس پر
الغرض آگے روانہ ہو رسولؐ ... بطنِ نخلہ میں کئے شرفِ نزول

ایک منزل ہے وہاں سے مکہ ... جب ہوی رات وہاں آ کے آگہ
ہو کے تب شاہ نے مشغولِ نماز ... جبکہ کی قرأتِ قرآں آغاز

ناگہاں پہنچے ہیں جنات وہاں ... نو نفر تھے وہ سبھی نیک عنواں
آئے تھے شہرِ نصیبین سے وے ... سبب آنیکا یہی ہے اُنکے

شہ کا دنیا میں ہوا جبکہ ظہور ... جن ہوے چرخ کے جانے سے دور
جانے اوپر سے وہ جب ہٹتے تھے ... رہتے تھے شعلۂ آتش پیچھے

مشورت یوں کئی جناں یکسر ... کچھ نیا حادثہ ہے جگ میں مگر
ہے شرق سے غرب تلک دیکھو جا ... وجہ کیا اسکا ہے تم پاؤ بھلا

اسلئے نکلے وہ جِناں اے یار ... ہر جگہ کرتے ہوئے استفسار
آئے اُس دشت میں اُس دن ناگاہ ... اور سُنے شہ سے کلامِ اللہ

عداس کا ایمان لانا

یوں لگے کہنے کو آپس میں تمام　ہم کبھی ایسا سنتے تھے نہ کلام
ہے یہی حادثہ دنیا میں نیا　شہ سے پوچھے وہ انہیں فرمایا
کہ یہ قرآں ہے کلامِ رحماں　میں بنی اسکا ہوں لاؤ ایماں
وہ تبھی دل سے مسلمان ہوئے　شہ پہ قربان بدل و جان ہوئے
اور جنات ملک پہ جانا　جو کہ موقوف ہوا اے دانا
اپنی تفسیر میں اے با تمیز　یوں لکھا قطبِ زماں عبد عزیز
کہ جہاں بیچ جو ہو دینگے کام　یک برس آگے وہ ہونے کی تمام
جو ملائک ہیں مدبر یہ فلک　انسے وہ سنتے ہیں آگاہ بیشک
ذکر رہتا ہے ملک میں اس کا　شہرۂ عام فلک میں اس کا
یونہی از پیشِ نزولِ قرآں　ذکر تھا اسکا فلک پر ہر آں
اقتضا حق کی یہ کی ہے حکمت　کہ نہ آیات میں ہووے سرقت
اسلئے چرخ پہ چڑھنے سے خدا　منع جنات کو سب کر ہی دیا
الغرض آئے تھے جو نو جنات　لاکے حضرت پہ وہ ایماں اُس رات
قوم سے اپنے کہے ہیں جا کر　چونکہ قرآن میں آئی یہ خبر

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝

ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجب بتلاتا نیک راہ پھر اُس پر ہم ایمان لائے اور ہرگز شریک نہ ٹھہرائینگے اپنے رب کا کسی کو

پس وہ جنات کی یک فوج بڑی　شہ سے ملنے کو بہ مکہ آئی
آگے حجون میں اُترے یکسر　تب حرم بیچ جو تھا ایک شجر
اُنکے آنے سے خبر شہ کو دیا　آئے مکہ سے بروں شاہِ ہدا
ابنِ مسعود بھی تھا تب ہمراہ　جبکہ حجون میں پہنچے وہ شاہ
دائرہ کھینچ کے تب یک اُس جا　ابنِ مسعود کو اس میں بٹھلا
بولے دیکھ انکو تو کچھ خوف نہ کر　دائرے سے بھی نہ باہر ہو مگر
ابن مسعود یہ دیتا ہے خبر　کہ وہ جنات پہ تھی میری نظر
ایک اک شخص قوی ہیکل تھا　اور سیاہ رنگ بہت تھا انکا
پس پیمبر ہوئے مشغولِ نماز　اور کئے سورۂ طٰہٰ آغاز
وہ بہت شوق سے ہی سننے لگے　اور سعادت کے بھی گل چننے لگے
جبکہ حضرت ہوئے فارغ ز نماز　لائے ایمان وہ سب نیک طراز
ہے روایت کہ وہ تھے سب چھ لک　الف بارہ تھے روایت سے اِک
نقل ہے چاہے وہ تب لائے گواہ　شاہِ عالم کی رسالت پہ گواہ
یک شجر ہو کے وہاں تب گویا　شاہدی شہ کی رسالت پہ دیا
بھی روایت ہی کہ وہ حضرت سے　تو شہ بر طورِ تبرک مانگے
واسطے اپنے وہ سب آئے ماہر　اپنے بھی جانوروں کے خاطر
کر دئے آپ مقرر یہ تب　استخواں انکے لئے زاد عجب
ہے حدیث آئی کہ جس ہاڑ اوپر　ہووے بولا گیا بسم اللہ اگر
اسپہ قدرت سے خدائے قادر　گوشت کرتا ہے ہویدا وافر
چارپایوں کے لئے انکے یقیں　بھی ہوا زاد مقرر سرگیں
تا کہ سرگین پہ ہو دانے پیدا　ذائقہ لیوے دواب اس سے سدا
یُمن سے شہ کے دعا کی کرتا　لذت ہر دو میں رکھا ہی بسیا
دیا سرور نے انھیں ایسا زاد　کام آتا ہے جو تا یوم تناد
پس اسی واسطے اے اہلِ صفا　منع ان چیزوں سے ہے استنجا
یونہی جنات بہت سے آئے　سرورِ دیں پہ ایماں لائے
اور فاروقِ معظم ذی شاں　اس روایت کا کیا یوں تبیاں

ابلیس کا پوتا ہامہ ایمان لانے کا بیان

کہ تھے ہم ہمرہِ سالارِ بشر　ایک دن کوہِ تہامہ اوپر

یک بیک ایسے میں تب یک بوڑھا — چلدیا ہاتھ میں لے اپنے عصا
آکے حضرت کو کیا جلد سلام — دے جواب اسکا کہے شاہِ انام
اسکا آواز ہے جن کا آواز — پوچھے نام اسکا شہِ خلق نواز
وہ کیا عرض مرا ہامہ نام — ہیم ہے باپ مرا عزیز کلام
ہیم کا باپ ہے بیشک لاقیس — باپ لاقیس کا ہوگا ابلیس
شہ کہے تیری اور ابلیس کے بین — پشت گزرے ہیں یہی دو بے مین
عمر گذری ہے تری کس مقدار — وہ کیا عرض اے سالار خیار
جیونگا آخر دنیا تک میں — طفلگی میری سنو اے شہ دیں
مارا ہابیل کو قابیل نے جب — بچپنا مجھکو تھا اے سرور تب
بات لوگوں کی سمجھتا تھا ہاں — اور پھرتا تھا پہاڑوں میں دواں
اور لوگوں کا طعام اور اناج — میں چرا تا تھا بہت اے سرتاج
ڈالتا لوگوں کے دلمیں وسواس — بدسلوکی تھی مری خلق کے پاس
شہ کہے تیری جوانی پیری — اور طفلی بھی بدی میں گزری
عرض یوں کرنے لگا حضرت سے — کہ مجھے اب نہ ملامت کیجے
توبہ کرنے کیلئے میں آیا — اور خدمت سے سعادت پایا
نوحؑ سے بھی میں ملاقات کیا — انکی مسجد میں بھی ساتھ انکے رہا
ہاتھ پر اُن کے کرا اول توبہ — تا بیک سال رہا در سجدہ
صحبتِ یوسفؑ و یعقوبؑ و ہودؑ — بھی کیا مجھکو میسر معبود
اور ہوسیٰؑ سے ملاقات کیا — اور توریت کو اُنسے سیکھا
اور تحیات و سلامِ موسیٰؑ — میں کہا ہوں بجنابِ عیسیٰؑ
اور عیسیٰؑ بھی تحیات و سلام — خدمتِ عالی میں بولے پیام
آپ سے عرض یہی کرتا ہوں — اور امید یہی دھرتا ہوں
یا رسول اللہ زقرآنِ کریم — مجھکو اب کیجئے کچھ یک تعلیم
اُسکو سکھلائیے رسولِ اکرم — سورۂ واقعہ اور سورۂ عم
کہے حاجت تجھے گر کچھ ہووے — آتو نزدیک بلاشک میرے

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سیدِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے

اور جنات بہت لوگوں سے — شہ کی بعثت سے بشارات دئے
ہے ازانجملہ سعید ابن عمرؓ — یوں روایت سے یہ دیتا ہے خبر
جاہلیت میں یقیں باپ مرا — نذر یک بت کی کیا تھا بکرا
پاس بت کے اُسے ذبح کیا — پیٹ سے اُس کے یہ آواز ہوا
کہ بنی عبد مطلب سے خدا — یک پیمبر کو کیا ہے پیدا
کردیا منع و حرام اس نے ٹھیک — نذر اور ذبح بتوں کے نزدیک
اور ممنوع ہوا اُس سے زنا — اور جنات فلک پر جانا
جب سنا باپ مرا یہ آواز — فکر و حیرت سے ہوا ہے دمساز
آیا مکے کو یہ کرنے تحقیق — جاکے پہنچا یہ جنابِ صدیق
کہے صدیق بلاشبہ و گماں — ہوئے مبعوث محمدؐ ہیں یہاں
آپ پر بھیجا ہے حق نے قرآں — لاؤ اب جلد تم اُس پر ایماں

روایت

نقل کرتا ہے زبابؓ اے اکرم — کہ مرے پاس بھی تھا ایک صنم
اسکا کرتا تھا میں پوجا ہر دن — اور یک دوست بھی تھا میرا جن
روز و شب ملکِ عرب کی اخبار — مجھکو پہنچاتا تھا اے ابرار
بت کے نزدیک میں سویا یکدن — یک بیک مجھکو پکارا وہ جن
لے مرا نام کیا مجھکو خطاب — کہ ہے نکلا بعرب ایک جناب
یعنے نکلا ہے محمدؐ مرسل — اُس کو قرآن دیا عز و جل

شہر مکے میں ہے دعوت اسکی | بسکہ سچی ہے نبوت اسکی
جو رسالت کا ہے اس کا منکر | جائے دوزخ میں یقیں وہ کافر
جب یہ آواز سنا میں اظہر | قوم کو اپنی دیا اس نے خبر
ایسے میں مکہ سے کوئی آیا | کیفیت سرور عالم کی کہا
بت کو پس اپنے وہیں پھوڑا میں | رشتہ کفر وہیں توڑا میں
اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوار | آگے پہنچا بہ حضور سالار
سرگزشت اپنی کیا عرض تمام | اور اسی دم تہیں لایا اسلام
ایسے ہی آئے ہیں قصے بسیار | ہیں تفاسیر و سیر میں آیا
یہ روایات ہوئیں جو مذکور | ہیں یہ تفسیر عزیزی مسطور
اور اسی سال ہے سودہ اے جاں | اپنی تزویج کئے شاہ جہاں
اور اسی سال میں با فوز و فلاح | عائشہ سے بھی کئے اپنا نکاح

طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

اور اسی سال طفیل ابن عمر | دوس کی قوم کا جو تھا بہتر
آیا جب مکے کو جا استقبال | یوں کہے اسکو قریش بد حال
کہ نہ مل شاہ سے نہ سن اسکا کلام | اسکے جادو کا پڑے تجھ پہ نہ دام
اسکو جب ہوتا تھا مسجد پہ گزر | اسلئے رکھتا تھا روئی کان اندر
نقل کرتا ہے طفیل فیروز | گیا مسجد میں میں ناگہ یک روز
شاہ تب پڑھتے تھے قرآں بہ نماز | کان میں میرے پڑا کچھ آواز
یک بڑی اس سے ملاقات و پایا | جلد پس شاہ پہ ایمان لایا
پس کیا عرض وہیں اے سرور | میں قبیلے کا ہوں اپنے بہتر
معجزہ ساتھ مرے یک ہو نشاں | دیکھ تا قوم بھی لاوے ایماں
دو دعا شاہ نے کی ہو رخصت | جب چلا سوئے وطن با سرعت
درمیاں میرے دو ابرو کی عیاں | ہو گیا نور عجب یک رخشاں
میں ڈرا قوم مری دیکھ اسے | کہیں آتش کا گماں نا لاوے
التجا حق سے تبھی میں لایا | نور وہ قمچی میں میرے آیا
مثل قندیل کے تھا پس رخشاں | لوگ وہ دیکھ کے ہوتے حیراں
جب پدر گھر میں ملا آئے پہلے | میں کہا دور تو ہو میرے سے
باپ حیراں ہو سبب کیا پوچھا | میں کہا کہ میں مسلماں ہوا
تو ہے کافر بھی ترا دیں باطل | دین سچا ہے مرا اور کامل
تب کہا باپ نے دیں ہے تیرا | میں بھی اب دل سے قبول اسکو کیا
غسل کر پاک وہ پہنا کپڑے | ہوا ایماں سے مشرف پہلے
پھر کہا زن کو وہ لائی ایماں | پھر مسلماں ہوئے سب خویشاں
اور قبیلے کو گیا جب دعوت | تھوڑے ایماں کی پائے دولت
بعد چند روز کے جا پھر شہ پاس | یوں کیا عرض کہ اے خیر الناس
قوم میں میرے ہوئے دو فرقے | نہیں ایمان قبولے بعضے
کیجئے انکی ہلاکت کی دعا | بد دعا پر نہ کئے شاہ ہدا
کر دعا انکی ہدایت خاطر | یوں کئے حکم مجھے وہ فاخر
جا تو کر نرمی سے دعوت اب واں | میں کیا یوں ہی وہ لائے ایماں
جب ہوا جا کے میں خیبر کو روز | شہ کی خدمت میں سعادت اندوز
تب مرے ساتھ تھے انہی گھر بار | مرد و زن لائے تھے ایمان بسیار
مجھکو یک قوم پہ بھیجے شہ نب | توڑ ڈالا میں بتاں انکے سب
آگ میں ان کو جلا ہی ڈالا | فتح و نصرت سے مدینے کو گیا

سوالات بیہودہ کرنا کفار قریش کا جناب رسالتمآب میں اور شرف نزول آیات قرآنی مذمت میں کافروں کے

اور اسی سال صنادید قریش | جمع ہو کعبے میں سارے بدکیش
یوں کئی عرض کہ اے شاہ انام | تم جو دیتے ہو بتوں کو دشنام

کفر سے کرتے ہو ہم کو منسوب　بولو کیا اس سے ہے اپنا مطلوب
مال و زر کی ہے طلب گر فی الحال　لیجے حاضر ہے ہمارا زر و مال
شاہی گر چاہتے ہو با عزت و جاہ　متفق ہو کریں ہم آپ کو شاہ
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق　ہم لے آتے ہیں طبیب حاذق
تم بہر حال ہمارے دین کو　مت کہو بد یہ قدیم آئین کو
شہ نے کہے مال تمہارا زنہار　میں نہ چاہتا ہوں نہ شاہی درکار
میں ہوں بے شبہ رسول داور　ہے بھلا لاؤ اگر تم ایماں
ورنہ میں صبر کرونگا آخر　حق جو چاہا سو کریگا ظاہر
سنکے یہ کہنے لگے وہ ابتر　کہ اگر حق کے ہو تم پیغمبر
چشمے پانی کے رواں کیجو آپ　تا کریں باغ و زراعت ہم سب
یا ملک ایک فلک سے اترے　اور رسالت پہ گواہی دیوے
یا تمہیں دیوے خدا اگر ہے پسند　مال و باغات و عمارات بلند
یا خزانے اور زمیں تم کو ملیں　تم ہی سب لوگ میں ممتاز بنیں
آپکو ایسی ہو جب شوکت و شان　آپ پر لاوینگے ہم تب ایماں
ایسے بیہودہ کئے جب وہ کلام　یوں جواب انکو دئے شاہ انام
تم جو چاہے سو ہیں سب اُسی کا کام　حقکی قدرت میں ہیں بیشک وہ تمام
صد ہزار ایسے اگر وہ چاہے　کہ عیاں پل میں ہی یک تبلاوے
پر مجھے حکم نہیں ہے از رب　ایسی چیزوں کو کروں اس سے طلب
ہے یہی حکم کہ احکام خدا　تمکو پہنچاؤں دکھاؤں رہ ہدا
بولے یہ چیزیں نہ گر تبلاویں　آپ پر ہم بھی نہ ایماں لاویں
کیجیو حق سے طلب ہم پہ عذاب　تب دیا شاہ نے یوں انکو جواب
حق ہے مختار وہی چاہے جب　جانو لے تنبہ عذاب آوے تب
سنکے یہ بات بھی وہ بد انجام　پھر کئے ویسے ہی بیہودہ کلام
شاہ عالم اٹھے تب ہو کے ملول　تب یہ آیات کئے شرف نزول

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا یعنے اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جبتک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے لئے ایک باغ کھجور اور انگور کا پھر بہاوے بیچ اسکے نہریں چلا کر یا گرا دے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن یا ہو جاوے ایک گھر سنہرا یا چڑھ جا تو آسمان میں اور ہم یقین نکرینگے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار لاوے ہم پر ایک لکھا جو پڑھ لیویں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا

ابو لہب بعث کا منکر ہو عیاں　کہتا تھا جسم کی جب جاوے جاں
پھر کے وہ جسم میں کیونکر آئے　جسم کو خاک تو سب کھا جاوے
ماسوا اس کے وہ اور اسکی زن　دیے حضرت کو جو کچھ رنج و محن
اور مذمت میں وہ دونوں کے خدا　بالیقیں سورۂ تبت بھیجا
اور ہلاکی وہ جو دونوں پائے　گزرا ذکر اسکا بہ تفصیل آگے
شہ کو اور ایک جو ستاتا تھا لعیں　چشم و ابرو کو ملا اپنے یقیں
اسکا منہ ہو گیا وہیں ٹیڑھا　حق نے بھی سورۂ ہمزہ بھیجا
عاص مقروض جو خباب کا تھا　قرض خباب جو اس سے مانگا

عاص بولا کہ تمہارا تو نبی	وعدہ جنت کا دیا تم کو سبھی	چاہیے جو چیز ملے وہاں ہر اک	بولا خباب کہ ہاں ہے بیشک
بولا وہ تجھکو ملے جب جنت	مجھکو تیری سے نہیں کم ثروت	میں بھی جنت میں کہ جب آؤنگا	قرض تیرا وہیں پہنچاؤنگا
	مسخری ایسی کیا جب وہ لعیں	حق نے بھیجا ہے در اس آیت کو ہیں	

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا

بھلا تو نے دیکھا جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا مجکو ملنا ہے مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لے رکھا ہے رحمن کے یہاں اقرار

بحث یکروز کیا شہ سے نضر	اور کفار تھے حاضر اکثر	شاہِ عالم نے دلائل سے بہم	کر دیا اس کو اسی دم ملزم

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ

کافراں ہو گئے شرمندہ تمام	تب اس آیت کو پڑھے شاہِ انام	یہ سبھی جائینگے در نارِ سقر	اور دوزخ میں تمہارا ہو گزر
یعنی اے کافرو تم روزِ جزا	اور تم پوجیں جسے حق کے سوا	کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا	کہ ملک اور عزیرؑ و عیسیٰؑ
جاز بعری سے کہے تب کفار	وہ کیا شاہ سے یوں تکرار	شہ کہے اپنی پرستش اوپر	جو ہے راضی سو وہ جاوے بہ سقر
جائینگے آتشِ دوزخ اندر	کہ انھیں پوجتے ہیں لوگ اکثر	بعد موت انکے وہ شیطانِ شریر	ایک ٹھہرا کے خیالی تصویر
انبیاؑ اور ملائک تو سبھی	اپنے پوجے سے نہ راضی ہیں کبھی	حشر میں بس انہی شیطانکے ساتھ	جاوے دوزخ میں وہ کرکے ہیہات
نام رکھ انکا عزیر و عیسیٰ	آپ کفار سے ہووے پوجا	یہ بیاں شہ سے سنے جب کفار	پائے ہرگز نہ مجالِ انکار
اور لے شبہ عزیرؑ و عیسیٰؑ	صدرِ جنت میں رہیں زیب افزا		
حسبِ تقریرِ رسولِ مقبول	تب اس آیت کا ہوا شرفِ نزول		

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى أُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

اور نضر جبکہ تجارت خاطر	ملکِ فارس کو گیا تھا فاجر	قصہ رستم و اسفند شہیر	لایا مکے کو وہ ملعونِ شریر
شاہ جب پڑھکے سناتے قرآں	لوگ سوتے تھے وہ سنکر قرباں	بعد ملعون وہ کر یک محفل	بس سناتا تھا وہ قصہ جاہل
چند اوباش ہو عاشق اس کے	فخر اس طرح کیا کرتے تھے	کہ نبی گر قصصِ عاد و ثمود	اور سلیمانؑ و شعیبؑ و داؤدؑ
پڑھ سنائے تو نضر ابہم	پڑھتے ہیں قصہ شاہانِ عجم	تب ان آیات کو جبریلِ امیں	لایا ہے حق سے برآں سرورِ دیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بچلاویں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراویں اسکو ہنسی وہ جو ہیں انکو ذلت کی مار ہے اور جب سنائے اسکو ہماری باتیں پیٹھ دے جاوے غرور سے گویا انکو سنا ہی نہیں گویا اسکے دو کان بہرے ہیں سو تو خوشخبری دے اسکو دکھ والے مار کی (لقمان)

اور ولید ابنِ مغیرہ بدکار	اسطرح کہتا تھا اکثر اے یار	کہ ہے مکے میں مرے سا مہتر	اور طائف میں ہے مسعود شہر

یہ تعجب ہی بہت پر وسواس
کہ نہ جبریل ہے آیا ہم پاس

ابو طالب کا جو ہے ایک یتیم
آئے کیوں اُسپہ یہ حیرت ہی عظیم

جبکہ قرآں کو وہ مردودِ لئیم
یوں کیا ہی دو بلد پر تقسیم

پس مذمت میں وہ ملعوں کی خدا
آیتِ پاک یہ نازل ہے کیا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور لگے کہنے کیوں نہ اترا قرآن کسی بڑے مرد پر ان دونوں بستیوں کیطرف کیا وہ بانٹتے ہیں ترے رب کی مہر ہم بانٹتے ہیں انمیں روزی انکے دنیا کی ہمنے اور اونچے کئے ہمنے درجے ایک کے ایک سے (سورۂ زخرف)

اور اُبی ابن خلف کافرِ دوں
ہار تو سیدہ اُٹھا کے ملعوں

پھونک دینا تھا رگڑ کر یہ ہوا
اور حضرت سے وہ یوں کہنا تھا

تم جو کہتے ہو کہ مُردوں کو خدا
حشر کے روز اُٹھاویگا جِلا

جبکہ اجزائے بدن گرد ہوں یوں
جان اُس گرد میں پھر آوے گی کیوں

جمع کر کے وہ سارے اجزا
اُسمیں پھر لاوینگے اُس جان کو کیا

شہ نے کہا ہاں کہ ترے سب اجزا
جبکہ گل جاویں تو اُن سب کو خدا

جمع کر جان پھر اُنجھکو اُٹھا
نارِ دوزخ میں یقیں بھیجیگا

حسبِ فرمانِ رسولِ اصدق
تب ان آیات کو بھیجا ہی حق

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہمنے اس کو بنایا بوند سے پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑا بولتا اور بٹھایا کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہاڑوں کو جب گھر کرے ہو گئے تو کہہ ان کو جلاوے جس نے بنایا ان کو پہلے بار اور وہ سب بنانے جانتا ہے (سورۂ یٰسین)

آکے عقبہ نے سفر سے یکبار
کیا اسبابِ ضیافت تیار

جبکہ سرور کو بھی وہ بلوایا
شہ نے اسطرح اُسے فرمایا

کلمہ جبتک نہ پڑھے تو یکبار
میں ترے گھر کو نہ آؤں زنہار

تب پڑھا کلمہ وہ کر حکم قبول
اپنے گھر تا کہ قدم لاوے رسول

جب اُبی ابنِ خلف ناہنجار
دوست عقبہ کا بڑا تھا اور یار

یہ خبر سن کے وہیں منھ موڑا
رشتۂ الفتِ عقبہ توڑا

وہ لعین عقبہ سے پھر یوں پوچھا
دینِ آبائی کو تو کیوں چھوڑا

وہ کہا میں نہیں چھوڑا ہوں اسے
پر ہے ہمسایہ محمد سے مجھے

میری مجلس میں نہ آنا اُس کا
مجھکو زنہار گوارا نہ ہوا

اسلئے کلمہ کہا ہوں مجبور
مجھکو اس بات میں رکھ تو معذور

یوں ہی عقبہ نے منایا بسیار
پر نہ مانا ہے وہ ملعون زنہار

بے ادب ہو کے بہت وہ احمق
بولا ایک بات بڑی نالائق

یعنے بولا وہ لعین عقبہ کو
دوستی گر مری چہتا ہے تو

روبرو جا کے محمد کے اے یا
تھوک کر آ تو ضرور اب اُنکا

آہ عقبہ نے کیا اس کو قبول
اور گیا جلد وہیں نزدِ رسول

سن وہ کافر کا کہا یہ کافر
آہ تھوکا ہے رکھ اسکی خاطر

جنت ہمیشہ سے کیا اے دلی
عقبۂ کافرِ ملعونِ شقی

وہیں از حکمِ خدائے قہار
تھوک ہو جا کے وہ شعلۂ نار

دو نو رخسار جلائے اُس کے
رہ تک اسکو وہ دو داغ رہے

غزوۂ بدر کے دن پس کر اَرْ
مار کر اُسکو کیا داخلِ نار

تھوک ناپاک سے ہو دو چگار یا — منہ کو جب اسکے جلائے ہیں عیاں
پس وہیں اسکی مذمّت میں خدا — شہ پہ یہ آیتِ قرآں بھیجا

یَوۡمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡہِ یَقُوۡلُ یَا لَیۡتَنِیۡ اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِیۡلًا یَا وَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا (سورۂ فرقان)

جسدن کاٹ کاٹ کھاویگا ظالم اپنے ہاتھ کہے گا کسی طرح میں نے پکڑی ہوتی رسولؐ کی راہ اے خرابی میری کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے فلانے کی دوستی اُسنے بہکا دیا نصیحت سے مجھ تک پہنچی پیچھے اور ہے شیطان آدمی کو قوت پر دغا دینے والا۔

اور صنادیدِ قریشِ ابتر — ایکدن شہ سے کہیں یوں آکر
پوجینگے آپ کے معبود کو ہم — شرط ہے آپ بھی اے شاہِ امم
سب خداؤں کو ہمارے پوجیں — نزعِ طرفین میں پھر کچھ نہ رہے
وہ ملاعین کہے جب ایسا — سورۂ کافروں تب حق بھیجا
یونہی تصدیقِ پیمبر کے یقیں — اور دردِ ذمِّ ضلیلانِ لعیں
بیشتر سورۃ و آیاتِ جلیل — بارہا پائے پیاپے تنزیل
دیکھ آیات کے اسبابِ نزول — کہ تفاسیر میں جو ہیں منقول
تا وہ احوال ہو تجھ پر مکشوف — کہ تفاسیر پہ ہے وہ موقوف

غنچہ

کوئی نبیؑ حق کا مصائب ایسی — نہیں پایا کہ جو حضرتؐ پائے
الغرض دین کے خاطر حضرتؐ — پائے کفّار سے کیا کیا زحمت
مکّے میں رہ نہ سکے تب ز خدا — حکم ہجرت کا مدینے کو ہوا
یاں تلک اُنکا ستم بڑھنے لگا — ظلم سے اُن کے شہر دوسرا
بعد ہجرت کے خدائے اکبر — جانئے عرصہ دس سال اندر
تیرہویں سال میں پس آنحضرتؐ — شہرِ مکّے سے کئے ہیں ہجرت
اُسکی تمہید ہی وہ ربِ علا — گیارہویں سال سے کرتا ہے بنا
سارے کفّار پہ غلبہ بخشا — شرق سے غرب تلک دین چمکا
یعنے لوگ آکے مدینے کے یہاں — تھوڑے تھوڑے لگے لانے ایماں

آٹھواں گُل نبوت سے گیارہویں سال کے احوال میں اور ابتدائے ایمانِ انصارِ کرام رضی اللہ عنہم

گیارہویں سال کے آخر اے یار — لائے ایمان چھ شخص از انصار
سب ایماں کا یہی ہے اُنکے — حج کے ایام جب آیا کرتے
قافلے حج و زیارت کیلئے — جو طرف سے جو وہاں آتے تھے
اُنکے تب جا کے نبیؐ استقبال — دعوتِ اسلام کی کرتے ہر حال
پس درین سال اُسی عادت پر — چڑھ کے اک ٹیلے کے اوپر سرور
دعوتِ دین میں سب شاغل تھے — آئے چھ شخص مدینے والے
رافع و اسعد و عوف و عقبہ — قطبہ جابر پسرِ عبد اللہ
پائے جب رویتِ سالارِ جہاں — اور سُنے آپ سے اُس دم قرآں
یوں لگے کہنے وہ آپس میں زود — کہ مدینے میں جو احبارِ یہود
برملا دیتے تھے اکثر یہ خبر — دورِ آخر کا جو ہے پیغمبر
جانو اولادِ لوی غالب سے — تھوڑے ایام میں ظاہر ہووے
لاوے یک حق کیطرف سے وہ کتاب — بُت پرستی بھی کرے منع شتاب
یہ ہو واللہ وہی پیغمبرؐ — اور وہی ہے یہ کتابِ داور
واقعی یہ نہیں انساں کا کلام — ہے بلاشبہ یہ رحمٰن کا کلام
چاہیئے لاویں ہم اِس پر ایمان — ہمہ قربان کریں ہم دل و جاں
تا مدینے کے سبھی لوگوں میں — ہم ہی سب سابق الاسلام رہیں

بیعت عقبۂ اولیٰ ۱۱

پس وہیں جلد وہ ایمان لائے
دولتِ سبقتِ ایمان پائے
یعنی اُس ٹیلے پہ ہی اے دمساز
ہوئے بیعت سے نبیؐ کے ممتاز

ہوئے یہ چھ ہی ز انصارِ کرام
سابقِ دولتِ دینِ اسلام
بیعتِ عقبۂ اولیٰ اے امین
بولتے ہیں اسی بیعت کو یقین

سیکھ کر شاہ سے دین کے احکام
جب مدینے کو گئے ہیں وہ کرام
چوطرف ڈالے ہیں اسلام کا غل
جوں گلستاں میں گلوں پر بلبل

ہوئے انوارِ نبوت روشن
پھولا ازہارِ نبوت کا چمن
سابقیں جیسے مہاجریں تھے
سابقین یہ بھی ز انصار ہوئے

پس یہ حرمین کے اگلے اصحاب
جو ہیں انصار و مہاجر بصواب
تابعیں اُنکے بھی تا یومِ قیام
جو کہ ہوویں گے ز اہلِ اسلام

ہیں اس آیت کے مبشر یکسر
کہ ہوا راضی اُنہوں سے داور
اور کیا اُنکے لئے حق تیار
نعمتیں دارِ جناں میں بسیار

اور خلود انکا ہے در دارِ نعیم
انکو ہے حق سے یہ بس فوزِ عظیم

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۂ توبہ) اور جو لوگ قدیم ہیں. پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اُن کے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ اُس سے اور رکھے ہیں انکے واسطے باغ نیچے آ بہتے ہیں نہریں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی.

ختمہ

شکر للہ یہ گلزار ہمام
اب لیا رنگ بہارِ انجام
جس سے گلزارِ نبوت کی نسیم
اور ازہارِ رسالت کی شمیم

مغزِ ایماں کو معطر ہے کرے
اور دل و جان کو معنبر ہے کرے
جس ہی احوالِ رسولِ اکرم
سیدِ عرب و عجم شاہِ اُمم

ہے ولادت سے یقیں تا معراج
جسمیں ہے کشورِ بعثت کا راج
حسنِ انجام کی پائی ہے ضیا
زنگ و بو ختم کی حق اسکو دیا

شہؐ کی ہجرت سے برس بارہ سے
ساٹھ پر پانچ برس تھی گزرے ۱۲۶۵
اسکے ابیات تمامی اے انیس
ایک ہزار اور ہوئے نو سو بیس ۱۹۲۰

ذکرِ معراج کا انشاء اللہ
اب لکھوں تیسرے چمن میں دلخواہ
اے خداوندِ کریم کرتار
بحرِ رحمت کو نہیں تیرے شمار

تیرا ایک بندۂ ادنےٰ ہوں میں
تیرے بندوں میں کمینہ ہوں میں
عمر میری ہوئی گرچہ ستّی سال
نہ ہوئے میرے سے کچھ نیک اعمال

میرے اعمال پہ مت کر تو نظر
کر نظر اپنی کریمی کے اوپر
بخشدے میرے گنہ سرّ و عیان
نام تیرا ہے رحیم و رحمان

اپنے الطاف و کرم سے یا رب
میرے حاجات روا کیجے اب
جب تلک ارض و فلک ہیں قائم
فیض تسبیح سے یہ پہنچا دائم

تو مرا ہو بھی مجھے تیرا کر
خاتمہ خیر پہ ہی میرا کر
مصطفےٰؐ واسطے اے رب انام
واسطے آل و صحابہؓ کے تمام

تیرے محبوبِ مکرم کے لئے
محیِ دینؓ غوثِ معظم کیلئے
ہے یہی عرضِ دعائے احقر
اب تو بر لا یہ رجائے احقر

بھیج میرے سے صلوٰۃ و سلام
تمت
روح پر سرورِ عالم کے مدام

چمنِ سوم در بیانِ بہارِ نبوت الموسوم بہ معراجِ شریف

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حمد اور نعت کرا دا اوّل
یہ بڑا معجزہ تھا حضرت کا
بارہواں سال تھا نبوّت سے
اور یہ رتبہ دلیل و برہاں سے

لکھوں معراجِ احمدِ مرسلؐ
اور خصایص سے اُس جناب کے تھا
بست و ہفتم رجب کی شب تھی یہی
ہوا ثابت حدیث و قرآں سے

رتبہ معراج کا کرم سے خدا
یہ خصیصہ وہ شاہِ دیں کے سوا
قول اکثر ہے عالموں کا یہی
حق تعالیٰ بہ سورۂ اَسرا

جو کیا شاہِ انبیا کو عطا
انبیا سے نہیں کسی کو ملا
اور سارے محدّثوں کا یہی
دیکھئے اس طرح سے فرمایا

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝ (سورۂ بنی اسرائیل)

تفسیر:- پاکی سزاوار ہے اُس ذاتِ پاک کیلئے جو سیر کروایا اپنے بندۂ اکرم یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شب مسجدِ حرام سے طرف مسجدِ اقصےٰ کے وہ ایسی مسجد ہے کہ برکت دی ہمنے اُسکے اطراف میں جو زمین شام ہے برکتِ دینی جو اُسکو ہم نزولِ وحی کی جگہ اور انبیا علیہم السّلام کی عبادت گاہ ٹھہرائی اور برکت دنیوی جو وہاں بہت سے اشجار اور باغات میوہ دار اور معیشت کی فراخی حاصل ہے ہم اپنے رسولِ مقبول کو وہاں لیگئے تا دکھلاویں ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں جو وہاں سب انبیائے عظام سے ملاقات ہوی پھر وہاں سے آسمانوں پر لیگئے اور عالمِ بالا کے عجائبات و غرائب بتلائے مقرر وہی ہے سننے والا. اور دیکھنے والا سُنایا اپنے حبیب کو اپنا کلام اور بتلایا اپنی قدرت کے نشان

ازحرم تا بہ مسجدِ اقصےٰ
اور سمٰوات کا جو سیر کئے

سیر سرور کو حق جو کروایا
ہوا ثابت وہ سب حدیثوں سے

نصِ قرآن یہ ہے گواہ اُسپر
وہ احادیثِ پاک ہیں مشہور

اِسکا منکر ہے کافرِ اکفر
جیسے کتب میں حدیث کے مسطور

Scanned with CamScanner

اس کا منکر ہے بدعتی گمراہ ہمکو اللہ اس سے دیوے پناہ

ہوا خبر احاد سے معلوم اس کا منکر ہے جاہل محروم

یہی قول صحیح ہے مشہور اور اسی پر ہیں متفق جمہور

یعنے بوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ چاروں میں مرتضیٰ علیؓ ہیں جان

ابن ادنیٰ و ابن عامر ہے بوہریرہ ہے اور جابرؓ ہے

اور حذیفہؓ جو ہے یمانی ہے جسکو حضرتؐ کی رازدانی ہے

مالکؓ و بوسعیدؓ اور بلالؓ اور عمرانؓ بن حصینؓ و ہلالؓ

ام کلثومؓ بنت پیغمبرؐ اور ابیؓ بن کعب انکو محضر

اور حضرت بہ عالم بالا دیکھے جو جو عجائبات علا

اور یہ معراج روح و تن کیساتھ حال بیداری میں ہوئی اس رات

اور معراج کی حدیث کے بھی تیس صحب کرام ہیں راوی

ابن مسعود اور ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ پاک سیر

اور ابوذرؓ زقوم غفاری ابو ایوبؓ جو ہے انصاری

اور عباسؓ عم مصطفویؐ اور انسؓ خاص خادم نبویؐ

ابو دردا و بوامامہؓ ہے ابو سلمہؓ ہے اور اسامہؓ ہے

عائشہؓ زوجۂ شہ دوران ام ہانیؓ علیہم الرضوان

حاضر ہونا جبرئیلؑ کا حضور پر نور میں سید المرسلینؐ کے اور لیجانا آپ کو مسجد اقصے تک

ہے روایت کہ پیر کی تھی شب بست و ہفتم تھی وہ زماہِ رجب

جلد از بارگاہ رب جلیل حکم ایسا ہوا ہے بر جبریلؑ

اور اطاعت کا رکھ تو سر پہ تاج آج کی شب ہے لیلۃ المعراج

کیل رزاق سے ذرا ہو باز خدمت احمدیؐ سے ہو ممتاز

ملک الموت کو بھی کہہ یہ بات قبض ارواح سے ذرا رکھ ہات

اور مالک کو بول کہ یہ بات بند دوزخ کے تا کرے درکات

اور دریا کو بول با فرحت موجزن تا نہووے یک ساعت

آسمانوں کو بول دیکھے اب باز گردش سے تا رہیں وہ سب

اور زیور سے انکو دے سنوار صف بصف سب کھڑے رہیں بقطار

چرخ اطلس کو خوب زینت سے تا مقدس لباس پہناوے

آدمؑ و نوحؑ اور خلیلؑ کو اب موسیٰؑ و عیسیٰؑ جلیل کو اب

اور روائح سے قدس کے یکسر انکی ارواح کو معطر کر

اور سن مرغزار جنت سے برق رفتار یک براق کو لے

حقنے تجھ کو سلام فرمایا اور درگہ میں اپنے بلوایا

کئے آرام پڑھ عشا سرورؐ ام ہانیؓ علیؓ کی بہن کے گھر

چھوڑ کر صومعہ عبادت کا اب کمر بند باندھ خدمت کا

اور دیکھے خبر بہ میکائیلؑ کہ وہ تیار ہووے با تعجیل

اور اسرافیلؑ کو یہ کہدیجے ایکدم ہاتھ صور سے رکھے

اور رضوان کو یہ کہدے اب تا سنوارے وہ جنتوں کو سب

شعلہ زن جو ہے آگ دوزخ کی بس بجھا دیوے جلد اسکو بھی

اور کہدے ہوا کو تا نہ چلے تھوڑا چلنے سے آج باز رہے

اور حوروں کو بول جنت کے پہن لیں تا لباس عزت کے

عرش کے حاملوں کو اے جبریلؑ بولدے جا کے اب تو با تعجیل

اور کرسی کو حکم یہ کیجے زیب دیں سر کو تاج اقدس سے

اور سب انبیائے اکرم کو اس بشارت سے کر مبشر تو

ساتھ ستر ہزار لیکے ملک اب تو جنت کو جا طرف بیشک

پاس میرے حبیب کے اب جا اور کر عرض یا رسول خدا

ہے تجھے آج یہ شب معراج ہو مبارک یہ منصب معراج

الغرض حکم سن یہ روحِ امیں
اور انکی پشیمانیوں میں تمام
پوچھے جبرئیلؑ کیا ہے غم کا سبب
آپکے شوقِ دید سے ہی یقیں
پس اُسیکے تئیں وہ اے فاخر
کرادا کرکے میں نمازِ عشا
دیکھا بستر سے اُٹھ کے باتعجیل
اور بولا کرامتیں ایسی
میں اُٹھا اور وضو بھی جلد کیا
مجھ کو جبرئیلؑ پیکِ ربانی
سرخ یاقوت کا بھی یک ٹیکا
چار سو دانہائے مروارید
آبِ زمزم سے کر وضو مطاف
لائے تھے وہ بہ کوزہ جوہر
اور وہ دستارِ پاک پر از نور
سطرِ اول میں یعنی اے آگاہ
اور حبیب اللہ اور خلیل اللہ
خلقِ ارض و سما کے آگے سے
لیا رضوان وہ عمامہ تب
پس مشرف تو کیجے آج کی شب
پس جو لائے تھے سلسبیل کا آب
اور اس نے دیا بہ عزرائیل
حکم حق نے کیا بہ حور العین

جبکہ پہنچے ہیں آ بہ خلدِ بریں
دیکھے مرقوم ہے محمدؐ نام
اس طرح کہنے وہ لگی ہے تب
تب سے ایسی کھڑی ہوئیں غمگیں
شہ کی درگاہ میں کئی حاضر
اُمِ ہانیؓ کے گھر میں خواب کیا
پاس میرے کھڑا ہے آ جبرئیلؑ
پاؤ گے اور نعمتیں ایسی
اور دو رکعت کیا نماز ادا
ایک چادر اڑھائے نورانی
اُسنے میرے کمر میں باندھ دیا
تھے منور لگے اُسے اے رشید
آکے کعبہ کا میں کیا ہوں طواف
طشتِ یاقوت بھی تھا یک احمر
چار سطریں تھیں باصفا مسطور
تھا محمدؐ لکھا رسول اللہ
تسری چوتھی میں تھا لکھا دلخواہ
وہ ملایک درود پڑھتے تھے
عرض حق سے کئے ملک وہ سب
اُسکی دیدار سے ہمیں یا رب
اُس سے حضرت وضو کئے ہیں شتاب
اُسنے پہنچا دیا بہ اسرافیل
تر کریں اُس سے اپنے منھ کتنیں

دیکھے اُس مرغزار میں مشتاق
پر بہت اُنمیں ایک براقِ حزیں
کہ ہیں گزرے چہل ہزار برس
داغِ عشقِ محمدیؐ بے قیل
ابنِ عباسؓ سے روایت ہے
قلب بیدار خواب میں آنکھیں
مجکو پہنچا طرف سے حق کے سلام
کوئی پایا نہ آپ سے آگے
میں جو فارغ نماز سے ہوکے
اور زمرد کے سبز لا نعلین
تازیانہ ھرا زمرد کا،
پس پکڑ جبرئیلؑ ہاتھ مرا
یک روایت ہے سلسبیل کا آب
اور سندس کا حلہ و دستار
تھا ہر ایک سطر میں محمدؐ نام
دوسری سطر میں گرامی جاہ
لایا رضوان اُسی اے پاک صفات
حکمِ حق سے بہ صاحبِ دستار
یا الٰہی بہ صاحبِ دستار
حق نے مقبول کرکے انکی دعا
پھر وہ پانی بحکمِ حق جبرئیلؑ
اور کیا وہ حوالۂ رضواں
تا زیادہ اِس آب سے ہووے

چر رہے ہیں چہل ہزار براق
سر جھکا اپنا ہی کھڑی غمگیں
سُنکے نامِ محمدؐ اقدس
دیکھے ہیں دلپہ اُسکے جب جبرئیلؑ
کہ کہے سرورِ رسالت ہے
آئی آوازِ روح ایسے میں
بعد معراج کا کیا پیغام
نہ کوئی بعد آپکے پاوے
آیا باہر جب اپنے حجرے سے
میرے پہنائے پاؤنمیں بلا زین
ہاتھ میرے ایک اُس نے دیا
گھر سے بیت الحرام میں لایا
لائے جنت سے تھے ملک دریاب
لائے تھے سبز رنگ پُر انوار
یک لقب بھی تھا اُسکے ساتھ ارقام
تھا محمدؐ لکھا نبی اللہ
اور ملایک چہل ہزار تھے ساتھ
پس وہ آئی جو رات جب ای یار
پڑھ رہے تھے درود ہم بسیار
پاس حضرت کے انکو سب بھیجا
لیکے پہنچا دیا بہ میکائیل
اور رضوان لے گیا بہ جناں
حسن اور نور منھ کا حوروں کے

[illegible] شقِ صدر بارِ چہارم حضرت کا

یوں ہی زہرآلریاض میں مذکور
تب یہ بیر دو فرشتگانِ جلیل
میرے دل کو نکال کر باہر
جو ہوا شقِ صدر یہ اے یار
سیرِ ملکوت اب تو کرنا ہے
اور ملایک بڑے قوی ہیکل
اور ایک قوتِ عظیم و فخیم
وہاں دیکھا کھڑے ہیں میکائیلؑ
وہ مجھے دیکھ سب سلام کیئے
پس دبایا رکاب کو جبریلؑ
منتظر آپکے ہیں اہلِ فلک
یعنے اسی ہزار سیدھے طرف
حکمِ حق کا ہوا بروحِ امینؑ
ایک پردے کو وہ اٹھائے تب
میں کہا یوں کہ اگرامی جاہ
کہ یہ میری بڑی سعادت ہے
پس کمالِ کرم سے اپنے رب
کودنے ہے لگی براق وہیں
پر حبیبِ خدا محمدؐ ہے
جلد اس قدر ہو گئی ہے خم
بیقین از چہل ہزار برس
بھی سواری ہے اپنے روزِ جزا
پھر روان یوں ہوئی براق اے یار

روضِ افکار میں بھی ہے مسطور
یعنے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ
طشت میں زر کے دہوئے وہ ہمہ
اس سنتِ انبیا کو جو تھے بار
عرش کے بھی پرے گزرنا ہے
اور عظیم و مہیب اے اکمل
قلب میں پاوے وہ رسولِ کریم
اور ہیں ساتھ انکے اسرافیلؑ
اور بہت سی بشارتیں بھی دئے
باگ پکڑا ہے اسکی میکائیلؑ
حور و غلمان مقربینِ ملک
اور اسی ہزار چپ کے طرف
کہ جو نورِ محمدی کو یقیں
ہوویں لے نور مشعلیں وہ سب
تم ہو بیشک مقربِ درگاہ
ایسی خدمت سے مجھکو عزت ہے
وہ عنایت کیا ہے آجکی شب
بولے یوں اسکو جبرئیلِ امینؑ
سرورِ انبیا محمدؐ ہے
کہ لگا اسکا جانز میں سے شکم
میں تھی مشتاق آپکی ہی بس
کیجئے عز و شان مجھ کو عطا
مثلِ بجلی کے اسکی تھی رفتار

الغرض مصطفےٰؐ نے فرمایا
حکمِ حق سے مجھے سلا بہ زمین
پھر رکھے دل کو اسکی جا میں جب
اسکی حکمت بھی کیجئے معلوم
اور انواع کے تجلیات
شاہِ عالم کو جبکہ آوے نظر
الغرض شاہِ دینؐ نے فرمایا
ساتھ ہر یک کے تھے ملک اے یار
اور میں دیکھا براق ہے حاضر
اور اس طرح وہ مرے سے کہے
میں ہوا ہوں براق پر اسوار
انکے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں تب
ہم رکھے ہیں ہزار پردو میں
ہاتھ رکھے رکاب پر جبرئیلؑ
پس نہ میرے ہو غاشیہ بردار
حق سے چہنا تھا میں کہ یکسیات
ایک روایت ہے وہ شہِ اکرمؐ
ہاں خبردار با ادب ہشیار
ہو گئی سن براق یہ لرزاں
یک روایت ہے آپ سے اے یار
شکر ہے آج فضلِ باری سے
الغرض عرض اسکی کرکے قبول
پکڑے اسدم رکاب نبیؐ جبرئیلؑ

جب میں بیت الحرام کو آیا
میرے سینے کو شق کیئے ہیں وہیں
وصل سینے کا کر دئے ہیں تب
یوں ہی فتح العزیز میں مرقوم
اور انوار دیکھنا اس رات
خوف و دہشت نہ آئے تا دلبر
بعد باہر حرم سے میں آیا
آئے ستر ہزار تک بہ شمار
لائے مجھ پاس اسکو وہ فاخر
ہو کے اسپر سوار اب چلیئے
تھے ملایک مرے یمین و یسار
نور سے عرش کی درخشاں سب
ایک پردے کو اب اٹھا دیویں
غاشیہ کو اٹھائے اسرافیلؑ
تب وہ میرے سے یوں کیئے اظہار
تا بجا لاؤں آپ کی خدمت
رکھے جب در رکاب اپنا قدم
کون ہوتے ہیں دیکھ تجھپہ سوار
عرق اسکے ہوا بدن سے رواں
کی وہ یوں عرض اے شہِ ابرار
لی شرف آپکی سواری سے
ہاتھ میں جب لیئے ہیں باگ رسولؐ
باگ پکڑے تھے اسکی میکائیلؑ

جب مدینے کے پاس جا پہنچے
پس دو رکعت اُتر نماز پڑھے
پڑھ دو رکعتیں یہاں بھی اُتر
پوچھے یہ کون ہے اے روحِ امیں
پوچھے یہ کون ہے کہے جبرئیل
یوں کہ ہیں سلام اے اکمل
کہے جبرئیل دو جواب سلام
سب جوانی گذر گئی اُسکی
ہے بھلا جو نہیں جواب دئے
اور مکر و فریب سے ابلیس
بھی روایت ہے شہ کہیں گذر
کہے اس شاہِ دیں یہ کر کے نگاہ
الغرض بعد ازاں نبی حقکے
پھر وہاں سے چلے رسولِ خدا
اب بھی باب محمدؐ اسکے تئیں
اور ملا ایک بہت سے با اجلال
اور اُس شاہِ دوسرا یہ تمام
پھر ہوئی ہے اذان بخوش آواز
یوں دئے ہیں خبر وہ خیرِ بشر
سرخ یاقوت سے تھا اُسکا پر
دو پراں سبز تھے زمرّد کے
ہر مقام ایسا تھا بڑا اچھو
اور ہر اک ملک کے تابعدار

عرض کی جبرئیلؑ نے شہ سے
اور مدین کو جبکہ آ پہنچے
پڑھے دو رکعتیں وہاں سرورؐ
بولے وہ آگے چلئے اے شہِ دیں
چلئے آگے یہاں نہ کریئے ڈھیل
السّلامُ علیک اے اوّل
تب دئے ہیں جواب شاہِ انام
عمر اتنی ہی اُسکی ہے باقی
آپ اُسکا جواب گر دیتے
کرتا گمراہ اُن کو پُر تلبیس
راہ میں جبکہ قبرِ موسیٰ پر
اَشہدُ اَنّکَ رسولُ اللہ
نیک و بد قوم پر کئے گزرے
پہنچے آکر یہ مسجدِ اقصےٰ
اسلئے ہی سمجھ تو کہتے ہیں
وہاں آئے تھے شہ کے استقبال
بھیجے ہیں صدق سے صلوٰۃ و سلام
اور اقامت ہوئی برائے نماز
کر میں فارغ نماز سے ہو کر
اور زمرّد کا سبز تھا دیگر
آسماں و زمین تھے جس میں چھپے
راہ ستّر ہزار سال کی ہو
بھی تھے ستّر ہزار اے ہشیار

آپکی ہووے گی یہاں ہجرت
کہے جبرئیلؑ اے رسولِ خدا
بعد اثنائے راہ اے بھائی
اور آگے بھی رہ میں اک اشرف
آگے گذرے جب اک جماعت پر
السّلامُ علیک اے آخر
کہا جبرئیلؑ نے کہ وہ بڈھیا
جو پکارا ہے آپکو اے رئیس
اُمّتی سارے آپکے اے رسولؐ
جو کئے وہ سلام آپ کو آ
قبر میں وہ نماز پڑھتے تھے
پہلے آکر کئے سلام وہ جو
اپنے اعمال کی جزا و سزا
بابِ مسجد کا ایک تھا حلقہ
آکے مسجد میں سرورِ اُمّت
اور پیغمبراں بھی سب آئے
فضل کا آپکے کئے اقرار
کئے اُس شاہِ انبیا کو امام
دیکھا مسجد سے جبکہ باہر آ
ایک پایہ تھا اس کا روپے کا
جانِ معراج ہے اُسی کا نام
اور ہر یک مقام پر بیشک
میری جانب بشارتیں کر کے

پڑھ ہوا سجا نماز دو رکعت
ہے یہ بیت لحم مولدِ عیسےٰ
اک طرف بوڑھی اک نظر آئی
کوئی پکارا نبیؐ کو ایک طرف
روبرو آپکے وہ تب آکر
السّلامُ علیک یا حاشر
جو نظر آئی ہے وہی دنیا
تھا وہ ملعون اور شقی ابلیس
کرتے دنیا کو آخرت پہ قبول
ہیں براہیم و موسیٰ و عیسیٰ
پس وہ فارغ نماز سے ہوکے
روح آئی مگر مجسّم ہو
اپنے برزخ میں پاتے تھے اُنجا
باندھے ہمکو براق اے آگہ
تب تحیت کے دو پڑھے رکعت
حق کی حمد و ثنا بجا لائے
اور بشارات بھی دئے بسیار
مقتدی تھے رسل ملک بھی تمام
کہ کھڑی اک سیڑھی ہے تا بہ سما
پایہ سونے کا اُسکا تھا دوسرا
کہتے ہیں اُسکے تھے پچاس مقام
تھا عیاں یقیں ملک یک یک
وہ بشارات سارے دیتے تھے

پس سواری ہی اُس براق کے جان
جبکہ اُسپر ہوا میں آگے رواں

سرپہ معراج کے نظر تھی کیا
یک معظم بڑا ملک ایسا

سات آسمان بھی سات زمین
ہاتھ میں اپنے وہ لیا تھا یقین

اُسنے آکر مجھے سلام کیا
اور اِس طرح سے کلام کیا

بیس پر پانچ ہزار سال آگے
میں مقرر یہاں ہوں آدم سے

منتظر آپ کا تھا تب سے مدام
بھیجتا آپ پر درود و سلام

شکر ہے فضل ہی خدا کے آج
کشورِ آرزو پہ پایا راج

اور میں اُس سے آگے جبکہ بڑھا
ایک دریائے قاصیہ دیکھا

وہ معلق وہاں ہوا میں تھی
اُسکی دو سو برس کی گہرائی

جانور خشکی اور تری کے کثیر
پیرتے تھے وہ بحر میں اے خبیر

نیلگوں رنگ تھا وہ دریا کا
آسماں پہ اُسی سے رنگ لیا

اور بھی اُس سے آگے جب میں بڑھا
خازنِ باد پر وہیں پہنچا

اُسکو ستر ہزار زنجیریں ،
تھے لگے بند تھا وہ باد اُسمیں

اور ستر ہزار حق کے ملک
اُسکی زنجیر پکڑے تھے ہر یک

رکھ کر اُس باد اوپر اپنا قدم
اُس فلک پر چڑھا ہوں میں اُس دم

مثل پردے کی تھا وہ یک دریا
آسماں پر فلک وہ پہنچا تھا

اور دامن زمیں کو اُسکا لگا
ہر سما کو فلک ہے یک ایسا

اور وہ بحرِ فلک میں میں دیکھا
پیرتے تھے ستارگانِ ہما

حکم حق کا ہوا اُسے یوں تب
اے فلک جلد ہو تو ساکن اب

وہ کھڑا اُسپہ میں قدم کو رکھا
جلد تر پہلے آسماں پہ گیا

احوالِ آسمانِ اوّل

حال پس آسمانِ اوّل کا
جو کئے ہیں بیاں رسولِ خدا

اُسکو لکھتا ہوں مجملاً بے قیل
پر معراج میں اُسکی ہے تفصیل

شاہ فرماتے ہیں کہ جب میں جا
پہلے اُس آسماں تک پہنچا

اُس کا دربان جو تھا اسمٰعیل
کون ہے پوچھا پس کہا جبریل

میں ہوں جبریل آگرامی ذات
اور محمد نبی ہیں میرے ساتھ

پوچھا وہ کیا انہیں بلایا رب
بولے ہاں حکم حق سے آئے ہیں اب

جبرئیل امیں پہ جب بولا
در کو وہ آسماں کے تب کھولا

دیکھا بارہ ہزار حق کے ملک
تابعاں اُس ملک کے تھے بیشک

اور ہر یک ملک کے تابعدار
تھے ملائک بھی اُتنے ہی بےشمار

حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے
اور وہاں میں ملا ہوں آدم سے

ہر دو جانب میں اُنکے تھے دو در
گاہ دیکھے اِدھر کبھی گاہ اُدھر

ہوتے مسرور دیکھ سوئے یمیں
ہوتے بائیں طرف وہ دیکھ حزیں

پوچھا یہ دیکھ میں نے اُسکا سبب
مجھکو جبریل نے کہا یوں تب

ہے بہشت اُنکے سیدھے جانب پر
اور بائیں طرف ہے اُنکے سقر

دیکھ جنت میں اپنے وہ اولاد
خوش ہوں دوزخ میں دیکھکر ناشاد

اور جماعت ملک کی یک دیکھا
کہ صفیں باندھی ہیں کھڑی اُسجا

مجھکو جبریل نے بشارت کی
یہی طاعت ہے اِن فرشتوں کی

مجھکو خوش آیا حق سے میں چاہا
فرض اُمت پہ تب قیام ہوا

پھر جماعت پہ گزرا ایک آگے
کہ کبھی تخم کو وہ بوتے تھے

ہوتے اُس تخم کے تھے جھاڑ تبھی
تبھی خوشے وہ کاٹتے تھے سبھی

یعنے بدلے میں ایک دانے کے
سات سو دانے اُنکو حاصل تھے

پوچھا جبریل سے میں اُنکا حال
کہے ان بندگوں کی ہے یہ مثال

صدقہ للہ جو یک درم دیویں
سات سو ایک کے عوض لیویں

یہ جو دیکھے وہ سیدِ اکواں
دیکھ امیر گواہ ہے قرآں

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے مثال اُن لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنا مال كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ جیسے اچھی زمین میں ایک دانہ بو دیویں اور اُس سے ایک جھاڑ اُگے اور اُسے سات شاخیں لگیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشے میں سات سو دانے رہیں پس ایک دانے کے عوض سات سو دانے حاصل ہوویں (سورۂ بقر)

میں کیا اور اک گروہ پہ نظر	کہ ملک اُنکے تھے کچلتے سر
کر رکوع و سجود میں جلدی	نہیں تعدیل کرتے ارکان کی
ابتو قرآن حدیث سے دریاب	ثابت ایسوں کا ہے عذاب و عقاب

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ

کہے حضرت مراد ساہوں سے	ہیں وہی لوگ بالیقیں سنئے
ویل سے ہے مراد سخت عذاب	ایسے لوگوں کو ہو جو روزِ حساب
کو وہ دنیا کے اسمیں گر ڈالیں	اسکی گرمی سے سارے گلجاویں
اور رسولِ خدا نے فرمایا	کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
ہانکتے تھے ملائکِ جبّار	اور لیجاتے تھے اُنکو جانبِ نار
دل کو اپنے نہ نرم کرتے تھے	مفلسوں پر نہ رحم کرتے تھے

کہے جبریل یہ کہالت سے	سُست تھے جمعہ اور جماعت سے
اور کرتے تھے سستی و تاخیر	یعنے پڑھتے نماز وقتِ اخیر
حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں	دیکھئے ایسے لوگ کی شانمیں
ویل ہے اُن نمازیوں کے تئیں	جو نمازوں سے اپنے غافل ہیں
کرادائے نماز میں تاخیر	کرکے سُستی پڑہیں بوقتِ اخیر
کہا بعضوں نے اسطرح سُن لو	ویل کہتے ہیں جان وادی کو
ویسے لوگونکو خالقِ اکوان	ڈالے اُس وادئ عذاب میں جان
اور یک قوم پر کیا میں گزر	بھوک اور پیاس سے تھے وہ مضطر
کہا روح الامیں نے میرے ساتھ	کہ ہیں یہ سب نہ دینے والے زکوٰۃ
کہا قرآں میں ربِ موجودات	شانمیں انکے جو نہ دیویں زکات

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورۂ آلِ عمران)

یعنے کہتا ہے قادرِ متعال	جنکو ہم فضل سے دئے ہیں مال
سو نہ سمجھیں وہ لوگ یہ اصلا	بخل یہ اُنکے واسطے ہے بھلا
ہوگا اک طوق مال و زر اُنکا	اور گلے میں لپیٹ لیوے گا
جب گلے کو لپیٹ لیوے گا	کاٹے گا اور عذاب دیوے گا
آئیں ایسی کئی حدیث اے یار	غرض ارشاد کرتے ہیں سالار
نعمتیں ایسی وہ نہیں کھاکے	گوشت مردار آہ کھاتے تھے
یونہی مردونکو چھوڑ کر عورات	آہ فعلِ زنا میں تھے دنرات

بخل کرتے ہیں اُسمیں وہ ذرت	یعنے دیتے نہیں ہیں اُنکی زکات
بلکہ یہ اُنکے واسطے ہے بُرا	کیونکہ نزدیک ہے کہ روزِ جزا
اور آیا حدیث میں اے یار	مال و زر انکا لیکے صورتِ مار
اور بولیگا میں ہوں تیرا مال	اور ترا کنز ہوں اے زشت خصال
کہ میں گذرا ہوں یکجماعت پر	نعمتیں اُنکے پاس تھیں بہتر
کہا جبرئیل یہ ہیں وہ بدحال	چھوڑ کر اپنی عورتانِ حلال
رکھ کے مالِ حلال بد انجام	کھایا کرتے تھے آہ مالِ حرام

Scanned with CamScanner

حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں — پس زناکار لوگ کی شانمیں
یعنے نزدیکی مت زنا کی کرو — کہ بہ تحقیق فاحشہ ہے وہ

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور بلا شبہ وہ بُری ہے راہ — دیوے حق اُس سیں مومنوں کو پناہ
اور جماعت پہ یک گیا میں گذر — تھے وہ آتش کے سولیوں اُوپر
سولیاں آتشیں تھیں وہ ایسے — رہ میں کانٹوں کے ہوں شجر جیسے
کہ وہ لوگوں کے پھاڑ دیں کپڑے — کہا روح الامیں نے میرے سے
بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا — آہ دیتے تھے خلق کو ایذا
اور کنایہ بھی طعن کرتے تھے — اور اشارے سیں گالیاں دیتے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ (سورۂ ہمزہ)

ویل یعنے کمالِ خواری ہے — اور خرابی عذابِ ناری ہے
واسطے اُسکے جو کہ طعن کرے — اور لوگوں کا عیب چیں ہووے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ (سورۂ اعراف)

یعنے ہر راہ میں نہ تم بیٹھو — کہ ڈراتے ستاتے لوگوں کو
اور فرمائے ہیں وہ خیرِ وریٰ — کہ وہاں سیں میں آگے جب گذرا
ایسے یک شخص کو وہاں دیکھا — بار تھا اُسپہ ہل نہ سکتا تھا
باوجود اسکے بولتا تھا پکار — اور میرے پہ لا چڑھاؤ بار
خلق کے رکھ حقوق اپنے سر
مجھکو روح الامیں نے دی ہے خبر — یہ امانت میں تھا خیانت گر
پھر کبھی کرتا تھا ظلم لوگوں پر

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ (سورۂ انفال)

یعنے اللہ نے کہا ہے سنو — مت خیانت کرو مسلمانو
حق تعالیٰ کی او نبیؐ کی کبھی — اور امانت میں ایک دوسرے کی
اور فرمائے سرورِ والا — میں وہاں ایک قوم کو دیکھا
کہ فرشتے خدا کے حکم سے تب — پس اُنہوں کے لب و زبان کو سب
کاٹتے تھے درست ہوتے تھے — یوں عذابوں میں عمر کٹتے تھے
کہا روح الامیں نے میرے سے — یہ امیروں کے پاس جاتے تھے
کرتے تھے اُنکے فعلِ بد پہ نظر — منع کرتے نہ تھے انہیں ڈر کر
بات بے شرع وہ جو کرتے تھے — اس کو سنتے تھے یہ خوشامد سے
یعنے وہ ہیں مشائخ و علماء — اور قضات طالبِ دنیا
جو امیروں کے تھے خوشامد گر — حق نہ کہتے تھے آہ اُن سیں ڈر
آدو ایک قوم کا تراش کے گوشت — تھے کھلاتے ملک انہیں کے دوست
دیا روح الامیں مجھے یہ خبر — کہ یہ غیبت گراں ہیں زشت سیر
دیکھو تشبیہہ زشت غیبت کی — لحمِ مردار ساتھ حق نے دی

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۝

کیا تمہارے سیں یہ رکھے کوئی دوست — کہ مرے بعد اپنے بھائی کا گوشت
نعش سے اسکے کاٹ کر کھاوے — تم ہی مکروہ بس رکھو گے اُسے
یعنے حاضر نہ بھائی جب ہوگا — وہ تو رکھتا ہے حکم مردے کا
بات ہرگز نہ وہ تمہاری سنے — پس بدی سیں جو اُنکو یاد کرے
تو جو مردار گوشت اُسکا ہے — کاٹ کھاتا ہے کاٹ کھاتا ہے
کئے ارشاد یوں خدا کے نبیؐ — کہ تو غیبت کبھی کرے جس کی
تیری سب نیکیاں اُسے جاوے — اور گنہ اُسکے سب تجھے آوے
اور فرمائے قوم یک دیکھا — چشم ازرق تھے مُنہ سیہ اُنکا
ہونٹ اوپر کے تھے لگے بر سر — ہونٹ نیچے کے انکے پاؤں پر
ریم اور خون وال تھا ہونٹوں سے — اہلِ دوزخ کا خوں وہ پیتے تھے

(پیپ ۱۲) (لہو ۱۲)

شور کرتے تھے وہ گدھوں سا تب / بولے جبریل یہ شرابی ہیں سب

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۂ مائدہ)

یعنے اللہ نے یہ فرمایا / کہ ہے قمار شراب اور جوا
اور کھڑا کر کے پوجے جو چیزیں / اور ایسا ہی فال کے تیریں
ہے پلید اور عمل ہی شیطاں کے / کرو پرہیز ایسی چیزوں سے
ان سے جب آپکو بچاؤ گے / دو جہاں میں فلاح پاؤ گے
چار چیزیں جو یہ ہوئیں مذکور / کرتے ہیں درگہ خدا سے دور
ایک کا بھی جو مرتکب ہوگا / سخت پاویگا وہ عذاب اسکا
الغرض وہ رسول جن و بشر / اور اس طرح سے دئے ہیں خبر
کہ ہیں دیکھا گروہ یک بدحال / کہ تھے سب انکی خوک سے اشکال
کہا جبریل نے یہ ناکارے / دیتے تھے جھوٹی شاہدی سارے
شاہدی جھوٹی جانئے دینا / شاہدی راست کبھی چھپا لینا

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (سورۂ زخرف)

ہیں کبیرہ گناہ یہ ہر دو / سخت اسکا عذاب ہے سمجھو
اور ہے ایک گروہ میں دیکھا / زرد تھا رنگ انکے چہروں کا
طوق گردنمیں ہاتھ میں تھے کڑے / اٹھتے اوندھے بھی منہ پہ گرتے تھے
شکم انکے پکھال سے تھے پھلے / سانپ اور بچھو انہیں بھرے تھے
نیچے اوپر عذاب میں تھے ذلیل / سود خواراں ہیں یہ کہا جبریل

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (سورۂ بقر)

یعنے جو لوگ کھاویں مال ربا / نہ کھڑے رہ سکینگے وہ سیدھا
مگر اسطرح وہ رہینگے کھڑے / خبط ہو جس کو مس شیطاں سے
یعنے آسیب جبکہ شیطاں کا / ہو کسی کو بہ عالم دنیا
کھڑے رہنے نہیں وہ سکتا ہے / جبکہ اٹھتا ہے گر ہی جاتا ہے
حشر کے روز اے نکو منوال / سود خواروں کا سب یہی ہو حال
شب معراج میں بھی سرور دیں / اسی حالت سے دیکھے انکے تئیں
ہے خبر سود خوار زشت خصال / جانیو بت پرست کے ہے مثال
سود کے مال سے بدن جس کا / جو کہ دنیا میں پرورش پایا
وہ نجاوے کبھی بہشت اندر / جبتک اس کو نہ کھاوے نار سقر
ایسی ہی آئی ہیں حدیث کثیر / الغرض یوں کہے رسول بشیر
اور جماعت کو میں نے دیکھا ایک / نشتر آگ سے انہوں کو ملک
مارتے خون سیہ نکلتا تھا / پھر جلاتا تبھی انہوں کو خدا
بولے جبریل یہ سب اہل جفا / خون ناحق کئے مسلماں کا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا (سورۂ نسا)

یعنے قصداً کسی مسلماں کو / قتل ناحق کرے کوئی بدخو
پس جہنم ہے جانو اسکی جزا / پاویگا وہ عذاب اس میں سدا
یعنے مومن کا قتل جان حلال / گر کرے قتل کوئی زشت خصال
تو ہمیشہ وہ کافروں کیساتھ / پاوے دوزخ میں رنج سب اوقات
گر کرے قتل پر نجانے حلال / ہے حرام و کبیرہ در ہر حال
تب خلود سقر سے اے دل شاد / ہووے گی مدت طویل مراد
اہل سنت کا ہے یہی مذہب / معتبر ہے کتب میں یہ مطلب
اور ہے یک جماعت عورات / کی نظر میں نے اس برائی کیسا

مومن کے قتل کی سزا

منہ تھے کالے بہت ہی اُنکے سبھی　اور آنکھیں تھیں گار لے اُن کی
خوک و سگ کے مثال زشت طراز　سب وہ روتے تھے کر بلند آواز

نافرمان عورت کا عذاب

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (سورۂ نسا)

کہے حضرت کہیں کیا ہوں نظر　کہ تھی دوزخ میں عورتیں اکثر
کہ وہ مردونکو دیتی ہیں گالی　اور کرتی ہیں اُنکی ناشکری
آور کہے قوم اِک نظر آئی　دنیا عقبیٰ کے درمیاں قیدی
دو ملک انکو حکم سے حق کے　مارتے تھے عمودِ آتش کے
اور ہر ایک شاخ ایسی تھی　راکھ کر دے گئے پہاڑ کو بھی
یعنے کہلاتے مومنِ ظاہر　اور باطن میں تھے یہ سب کافر
یعنے جگہ منافقونکی یقیں　ہے جہنم میں طبقۂ پائیں
دیکھا اور آگ میں جماعت ایک　تھے جلاتے جلاتے اُنکو ملک

انکو پہنا کے آتشی کپڑے　مارتے تھے بھی گرزِ آہن سے
بولے جبریل یہ ہیں وہ عورات　دیۓ مردونکو رنج جو ہیہات
چاہیۓ عورتوں کو ستر عیاں　رہیں مردوں کے تابعِ فرماں
پوچھا یاروں نے یا رسولِ خدا　کیا سبب اسکا ہے تو فرمایا
اس سبب سے ہی عورتیں اکثر　سخت پاویں عذابِ نارِ سقر
تھی معلق ہوا میں آویزاں　چشم و بینی سے جھڑتی آگ عیاں
اس کے ہر ایک عمود کو رکھ یاد　میں نے دیکھا کہ شاخ تھے بفساد
میں کہا کون ہیں کہے جبریلؑ　ہیں یہ سارے منافقانِ ذلیل

منافقوں کا عذاب

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورۂ نسا)

کہ ہے اس طبقے کا عذاب بڑا　الغرض شاہِ دیں نے فرمایا
کہا جبریلؑ نے کہ یہ ناداں　اپنے ماں باپ کے ہیں نا فرماں

ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (سورۂ بنی اسرائیل)

یعنے مولا نے تیرے حکم کیا　کہ کریں بندگی اُسی کی سدا
دیکھ طاعت کے ساتھ اپنے خدا　اُنکی نیکی کا حکم فرمایا
اور فرمائے ہیں رسولِ خدا　رنج ماں باپ کو جو دیوے گا
اور جب موت اسکی آوے یقین　اور مدفوں کرے اُسے بہ زمین
الغرض مصطفیٰؐ نے فرمایا　اور آگے وہاں سے جب میں چلا
ضرب کرتے تھے گرزِ آہن سے　سخت تڑپے عذاب پاتے تھے
ہے روایت انسؓ سے یہ رکھ یاد　کہ رسولِ خدا کئے ارشاد
اُس کے کانوں میں حشر میں مولا　شیشہ ڈلوا دیگا یقیں پگھلا
کہ خدا سے ہوا ہوں میں مامور　طبل و مزمار[1] توڑ دوں میں ضرور
ایک دیکھا بہت بڑا دریا　پانی اُسکا تھا دودھ سے اُجلا
پانی اسکا ہی حق نے برسا کر　مردگوں کو اٹھا دیگا یکسر

طاعتِ غیرِ حق کریں نہ کبھی　اور ماں باپ سے کریں نیکی
پدر و مادر کی پس حقوق کی شان　دیکھ کیسی بلند ہے ایجان
تو گنہگار وہ ہوا حق کا　اور اُس کے رسولِ برحق کا
قبر ایسا کریگی تنگ اُس کو　اُسکے ملجائیں پسلیاں ہر دو
پاس جماعت کے دیکھا سینے پہ　رکھ فرشتے طبقِ نارِ سقر
بولا روح الامیں نے میرے تئیں　کہ یہ گانے بجانے والے ہیں
جو کہ نزدیک گانیوالے کے　جاکے بیٹھے کہ راگ اُس سے سنے
ابن عباسؓ سے روایت ہے　کہ کہے سرورِ رسالتؐ ہے
آور شہِ انبیاءؐ نے فرمایا　کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
بولے اسطرح جبریلِ امین　بحرِ حیواں یہی ہے اے شہِ دیں
الغرض ہاں میں وہ بحر سے گذرا　دوسرے آسمان پر پہنچا

[1] باجے کی چیزیں

احوالِ آسمانِ دوم

آسمانِ دوم تھا یاں نور | کہ نہیں اس پہ ٹھیرتی تھی نظر
مثلِ دل کے جبرئیلِ امیں | اسکا دروازہ بھی کھلا کے یقیں
وہ بھی دراسکے تابعاں تھی تمام | جلد آکر کئے ہیں مجھکو سلام
کہ ملک جب سے یہ ہوئے پیدا | تب سے یونہی رکوع میں ہیں سدا
اور ملے مجھ سے عیسیٰؑ و یحییٰؑ | اور عجائب وہاں بہت دیکھا
تیسرے آسمان کا احوال | کئے حضرتؐ بیاں برین منوال
ہے بنایا اُسے وہ ربِّ وحید | جانئے از سفید مروارید
اسکے درباں کے تابعاں املاک | تھے بلا عدد یقیں کئے لاکھ
اور جانب سے حق تعالیٰ کے | مجھکو اکثر بشارتیں بھی دئے
بولے اسطرح مجھ سے روح امین | کہ یہی ہے عبادت انکی یقین
فرض ہیں دو سجود جو بہ نماز | وجہ اسکی یہی ہے اے دمساز
سر اٹھا وہ دئے جوابِ سلام | پھر وہ سجدے میں سر رکھے ہیں تمام
اور ملے مجھ سے یوسفؑ و داؤدؑ | جب وہاں سے چلا ہو آگے زود
کہ تھے ستر ہزار اسکو سر | اور تھے ستر ہزار اسکو پر
جانئے راہِ دو لک و نود | الف سالہ کرانکے تھے سب قد
ٹکڑے ٹکڑے ہی ہوتے تھے وہ بھی | پھر جلاتے ملک تھے انکو تبھی
حشر تک انکو یونہی ہو دعذاب | ایک دریا پہ پھر گیا ہیں شتاب
یعنے از شرق تا بہ غرب یقین | اور ساتوں یہ آسمان و زمین
اسی دریا کا ایک ذرہ سا آب | حقنے بھیجا تھا اس جہاں میں شتاب
چاروں آسمان کا احوال | کئے حضرت بیاں برین منوال
اس کو تھا نور کا ہی دروازہ | قفل تھا نور کا ہی اسکو لگا
در کو روح الامین نے کھلوایا | بس میں چڑھ کر اُس آسماں پہ گیا

حال یہ آسمانِ دوم کا | سرورِ انبیاء نے فرمایا
اس کا دروازہ ایک موتی کا | قفل یک نور کا تھا اسکو لگا
اُس کا درباں یک بڑا تھا ملک | تابعاں اسکے تھے ملک دو لک
یک جماعت رکوع میں تھی وہاں | مجھکو دی جبرئیل نے یہ نشاں
میں بھی طاعت وہ حق سے تب چاہا | فرض امت پہ یہ رکوع ہوا

احوالِ آسمانِ سوم

چرخ سوم پہ جبکہ میں آیا | در کو روح الامین نے کھلوایا
نور کا قفل اور نور کا در | نام زیلون اُسکا ہے اشہر
میں گیا ہوں سلام میں قدام | سب دئے وہ جواب با اکرام
یک گروہ ملک بھی دیکھا تب | کہ صفیں باندھے ہیں سجود میں سب
وہ بھی جب میں طلب کیا حق سے | فرض امت پہ دو ہوے سجدے
تھے جو سجدے میں وہ ملائک سب | کئے حضرتؐ سلام انکو جب
جب انہوں کے ہوے ہیں دو سجدے | فرض امت پہ دو سجود ہوے
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا | ایسی کرسی پہ ایک بیٹھا تھا
شرق سے غرب تک تھا ہر یک پر | اور ملک اُسکے پاس تھے اکثر
ایک جماعت کو مارتے تھے تب | لیکے آتش کہی عمود وہ سب
کہا روح الامین نے یہ بدکار | منکرِ حشر اور ہیں جبار
تھا وہ ایسا یقیں بڑا دریا | ساتواں حصہ ہو یہ سب اُس کا
کہا جبریل نوحؑ کا طوفاں | یا رسول اللہ جو ہوا بجہاں

احوالِ آسمانِ چہارم

جبکہ میں چوتھے آسماں پہ گیا | دیکھا وہ آسماں تھا درپے کہ
اور اُس قفل پر بھی تھا مسطور | کلمۂ طیبہ بہت پُر نور
اسکے خازن کا نام موضائیل | وہ ملائک تھے سر بہ تحصیل

فرضیت ارکوع

دو سجدے فرض ہونیکا سبب

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تھے جو تابع فرشتگاں اسکے
دے بشارت مجھکو بولے تب
درگہِ حق سے آپ کو جو ملے
آخر قعدہ کے فرض ہونیکا سبب
پھر ہیں آگے وہاں سے جبکہ چلا
پوچھا جبرئیل سے تو بولا تب
بعد ازاں آئے میرے استقبال
سیدھے بازو ملک تھے نورانی
تھکی تسبیح سب وہ کرتے تھے
اُسکے ہاتھونمیں ایک تختی تھی
گاہ دیتا ملک کو سیدھے طرف
کہ یہ آیا ہے احمدِ مرسلؐ
ملک الموت سے حضرتؐ کا استفسار
مرحبا مرحبا اے خیرِ بشرؐ
میں کہا انکو تب اے عزرائیل
ہے اجل نامہ کہ تختیٔ اطہر
سیدھے جانب ملک ہیں رحمت کے
دوسرے جانب لکھی سعادت ہے
موت آوے تو ٹوٹتا ہے وہیں "بیک نخی"
انکے ارواح کو میں لیتا ہوں
علم اتنا مجھے دیا ہے خدا
یونہی ہر اک کو آتے ہیں نازے
وہ کہا جب سے حق بٹھایا ہے
اور ہر ہر ملک کے تابعدار
ملک الموت کا پکڑ کر ہاتھ

چار لکھ تھے وہ سب ملے مجھ سے
یا محمدؐ حضور کی ہے یہ شب
حصۂ اُمت کا بھی طلب کیجے
اور ملائک کی اک گروہ دیکھا
کہ عبادت یہی ہے انکی سب
مریم و آسیہ بہت خوشحال
اور بائیں پہ اُسکے ظلمانی
آگ جھڑتی تھی انکے سب منہ سے
پس نظر اُسکی سب اُسی پر تھی
کبھی دیتا تھا اپنے چپ کے طرف
جلد اٹھا مسکرا کے وہ اکمل
اپنی اُمت امم سے ہے بہتر
خوش کیا تم نے اب مجھے بے قیل
اور ہے روزنامہ یہ دفتر
بائیں جانب عذاب و زحمت کے
یا لکھی انکی سب شقاوت ہے
اور گرتا ہے لوح پر یہ یقیں "بیک نخی"
سیدھے جانب ملک کو دیتا ہوں
قبض جاں کرنے ایک بندے کا
یونہی تا روزِ حشر آویں گے
نہ یہاں سے مجھے اٹھایا ہے
کبھی ہیں ستر ہزار اے سالارؐ
میں نے بولا کہ ہے مری یکبات

اور موسیٰ وہاں مرے سے ملے
اپنی اُمت کے ناتوانوں کو
اور تخفیف ہونے در اعمال
کہ دو زانو ادب سے بیٹھے تھے
آپ بھی چاہو حق سے میں چاہا
ملک الموت کو بھی میں دیکھا
سیدھے بازو پہ تھے ملک خوشخو
ملک الموت کے بھی پیشِ نظر
اسکے آگے تھا ایک جھاڑ بڑا
ڈر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا
مجھ سے تعظیم سے ملا بسیار
انکے ماننا ہے بھی شام و سحر
اب خبر دیجئے یہ کیا ہے حال
اور نشاں زندگی کا ہے یہ شجر
اور پتوں پہ جھاڑ کے یہ تمام
جبکہ بیمار کوئی ہووے فرد
یہ نشانی میں دیکھتا ہوں جب
میں نے پوچھا کہ کیا ملک کا عدد
جاتے رحمت کے ہیں ملک چھ لک
میں کہا قبض تو کرے ہے سبھی
ہیں ملک میرے تابعاں بسیار
کھینچ ارواح کو وہ لاویں جب
وہ کہا مجھکو جان و دل سے قبول

اور ملنے سے میرے شکر کئے
آج لطف و کرم سے مت بھولو
بارگاہِ خدا سے کیجے سوال
اور تسبیح حق کی کرتے تھے
فرض تب قعدۂ اخیر ہوا
کہ وہ کرسی پہ اپنے بیٹھا تھا
رُو سیہ زشت جانبِ چپ کو
طشت تھا یکطرف ابھی یک دفتر
چیز کچھ طشت سے اٹھاتا تھا
اُسکو روح الامین نے جاکے کہا
کہا آپ انبیاؑ کے ہو سردار
میں زیادہ رحیم ہوں اُن پر
وہ کہا طشت ہے جہانکے مثال
اور ملک جو ہیں سیدھے بائیں پر
ایک جانب لکھے ہیں خلق کے نام
نام کا اسکے برگ ہووے زرد
قبض کرتا ہوں اُسکی روح کو تب
وہ کہا حق ہی جانے اُن کا عدد
اور چھ لک عذاب کے بھی ملک
یا کہ ہے دخل دوسروں کو بھی
کہ ہے ستر ہزار ان کا شمار
قبض کرتا ہوں ہاتھ سے میں تب
کیا ہے فرمائیے اے خدا کے رسولؐ

میں کہا قبض جب کریں تم جان
میری اُمت کے کیجئے آسان

کہا کیجے نہ فکر اُن کی کبھی
ہے قسم اُنکی جو تھیں اے نبی

خلعتِ خمتیت پنہایا ہے
اپنی درگہ میں اب بلایا ہے

حکم کرتا ہے روز و شب میں سدا
مجھ کو ستر ہزار بار خدا

کہ محمدؐ کی خاص اُمت پر
رحم و آسانی اور شفقت کر

اسلئے اُنپہ ہوں زیادہ شفیق
اُنکے ماںباپ سے بھی بالتحقیق

بیتِ معمور میں وہاں دیکھا
کہ وہ کعبہ ہے سب ملائک کا

دو زمرد کے سبز دروازے
خانۂ پاک کو تھے اُسکے لگے

اور تھے آویزاں ایک ہزار اسمیں
لعل و یاقوت کے بھی قندیلیں

اور زرِ سرخ کا تھا ایک منبر
بھی روپیلی منار تھا انور

اور طولِ منار اے آگاہ
تھی یقیں پانسو برس کی راہ

اور جس روز وہ فدائے خبیر
کی وہ کعبہ کی اُس جگہ تعمیر

اُس کے ہر در سے دائماً ہر روز
عابدانِ ملائکِ فیروز

جا نو ستر ہزار جاتے ہیں
حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں

کہا روح الامیں نے میرے سے
یاں امامت ملک کی اب کیجے

پس دوگانہ پڑھا ہوں میں ہو امام
مقتدی تھے مرے ملک وہ تمام

اس جماعت کو میں نے دیکھا جب
آرزو دل میں یہ ہوئی ہے تب

کہ ہو امت میں میرے ایسا ہی
حق نے ارشاد یوں کیا تبھی

تیری امت میں بھی جہاں میں ضرور
ہووے ایسی جماعتوں کا ظہور

اِن فرشتوں کی طاعتوں کا ثواب
پاوے اُمت تری بجمعہ شتاب

اور اس آسمانِ چارم پر
دیکھے ہیں آفتاب کو سرور

ابنِ عباس کی روایت سے
لائے علما کتب میں ہیں اپنے

کہ ہے اس آفتاب کا مقدار
راہِ اسی ہزار سال کی یار

جبکہ پیدا کیا اُسے جبار
زورقِ زریں یک کیا تیار

تختِ یاقوتِ سرخ پہ بنوا
تین سو ساٹھ پائے اسکو لگا

اور اُٹھانے کو پائے کے ہر یک
ہے مقرر کیا ہزار ملک

بیچ زورق کے پھر کو رکھا
پھر وہ زورق کو تخت پر دھرا

بھی کیا حکم اُن فرشتوں کو
تین سو اور ساٹھ ہزار ہیں جو

اسکو بحرِ فلک میں لیجا دیں
اور ہر صبح شرق میں لادیں

یونہی ہر شام لاکے مغرب میں
غرق اِس آفتاب کو کر دیں

پھر اسی آسمان پر وہ سب
رہتے ہیں مشاغلِ عبادت رب

دوسرے دن پھر نئے ملک آ یار
تین سو ساٹھ ہزار پاک شعار

کرتے اس کام پر ہیں آکے قیام
رہے تا حشر بس یہ جاری کام

اور والشمس تجری اے ذیشان
جو کہ آئی ہے آیتِ قرآن

اسکی تفسیر میں اے نیک انجام
لکھتے بعضے مفسرینِ کرام

کہ مقر آفتاب کا اے فہیم
ہے بلا شبہ زیرِ عرشِ عظیم

عرش کے نیچے لاکے بعد غروب
اسکو سجدے میں ڈالتے ہیں خوب

صبح کے وقت شرق میں لادیں
غرب میں شام کو ڈبا دیویں

صاف ایسی حدیث ہے آئی
جو مدارک کے درمیاں لکھی

پانچویں آسمان کا حال یقیں
یوں کئی ہیں بیاں وہ سرورِ دیں

احوالِ آسمانِ پنجم

پانچویں آسماں پہ جبکہ گیا
سرخ یاقوت کا تھا وہ دیکھا

در کھلایا ہے اسکا پس جبرئیل
اُسکے درباں کا نام سقطائیل

اسکے محکوم پانچ لاکھ ملک
اور ہر سر کے تابع پنچ لک

اُس فرشتے کو جب کیا میں سلام
وہ دیا ہے جواب با اکرام

اور مجھ کو بشارتیں وہ دیا
پھر وہاں سے میں آگے جبکہ گیا

عزرائیل اس امت پر ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے

ملے مجھسے خلیلؑ و اسمٰعیلؑ
لوطؑ و یعقوبؑ و اسرائیلؑ
ایک جگہ تھی سب کیا میں سلام
سب دئے ہیں جواب باکرام

کر مصافحہ مرے سے ابراہیمؑ
کہے جیسا کہ ہے آگے کلیمؑ
اب تو جاتے ہو در حضورِ شریف
چاہو اُمت کے واسطے تخفیف

اور آگے مرا ہوا ہے گذر
پھر فرشتوں کی یک جماعت پر
تھے وہ تسبیح میں کھڑے یکسر
پاؤں کی انگلیوں پہ کرکے نظر

ہیں نے روح الامیں سے پوچھا جب
کہا طاعت یہی ہے انکی سب
آپ بھی چاہو حق سے میں چاہا
کی خشوع نماز حق نے عطا

جیسے قرآنِ پاک میں مولا
اَفلَحَ المُومِنُون فرمایا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (سورۂ مومنون)

یعنے وے مومنان بخیر و صلاح
پائے ہر دو جہاں میں فوز و فلاح
خوبیاں دو جہاں کے وہ پاویں
کہ نمازوں میں جو خشوع کریں

یعنے خوفِ خدا رکھے در دل
تاکہ ہووے حضورِ دل حاصل
اور معنے خشوع کے اے یار
یہ بھی لکھے مفسرینِ کبار

کہ چپ و راست کون ہیں اپنے
نہ وہ حالِ نماز میں جانے
اور ہو ساکن حواس و اعضا
دلمیں خطرات کو نہووے جا

اور فرمائے ہیں وہاں دیکھا
ایک عظیم و بڑا ملک ایسا
سب جہاں کو وہ اِک نوالہ کرے
پاس اسکے فرشتے ایسے تھے

سر تو انکے لگے تھے عرش کو جا
اور قدم انکے تھے بہ تحتِ ثریٰ
انکے ہاتھوں میں آگ کے تھے عمود
قوم قیدی تھی یک وہاں موجود

اُنکو اُلٹے وہاں تھے لٹکائے
جامۂ آتشیں بھی پہنائے
مارتے تھے عمود آتش سے
انکو بیحد عذاب دے دیکھے

ٹکڑے ٹکڑے بہت وہ ہوتے تھے
باہر آتی تھی آگ بھی اُن سے
بولے جبرئیل یہ نصاریٰ ہیں
سخت ہے یہ عذاب انکی تئیں

اس جماعت سے جبکہ میں گذرا
ایک دریائے آتشیں دیکھا
صاعقہ اور برق اے ماہر
اُسی دریا سے ہوتے ہیں ظاہر

گرج ۱۲ — بجلی ۱۲

احوالِ آسمانِ ششم

ذکر ہیں آسمانِ ششم کا
یوں کئے ہیں بیان رسولِ خدا
چھٹویں جب آسمان پر میں گیا
اسکو دیکھا کہ تھا وہ موتی کا

نام عادوس اس کا ہے بتقبیل
اسکے درباں کا نام رودعائیل
در کو اسکے کھلایا روحِ امینؑ
پس میں اوپر گیا ہو چڑھکے وہیں

اسکے درباں کو میں سلام کیا
تب وہ اکرام سے جواب دیا
تابعاں اسکے تھے ملک چالاک
اور سر ہر کو اتنے ہی افلاک

اور بھی آگے جب میں اسکے گیا
عابدوں کی گروہ یک دیکھا
باخضوع و خشوع تھے بہ قیام
طاعتِ حق میں شیفتہ تھے تمام (فرشتے ۱۲)

اور آگے چلا تو میں دیکھا
ایک کافور کا تھا در اُجلا
آستانہ بڑا تھا اُس در کا
عرشِ اعظم سے تا بہ تحتِ ثرا

آسمان و زمین کے مقدار
قفل اسکو لگا تھا اے ہشیار
دیکھ اسکو کیا ہوں میں نے عجب
جبرئیل امیں سے پوچھا تب

جبرئیل امیں نے مجھ سے کہا
بابِ ایماں ہے نام اُس در کا
حق نے دوزخ کو کرکے جب پیدا
اسمیں انواع کے عذاب رکھا

اور جو گنہگاریاں زادِ سفر
آگ میں لگے ہیں جب اکثر
آسمان و زمین کے املاک
چاہیے حق سے پناہ سب لے چاک

تب کمالِ کرم سے وہ رحمٰن
دوزخ و کافرانکے درمیان
در یہ کافور کا کیا حائل
تا نہ اُن سبھوں کو ہو حاصل

میں کہا تب کہ تو کھلا در
دار دوزخ یہ تا کروں میں نظر

کہا جبرئیل نے اے شاہ انام
دار دوزخ سے آپ کو کیا کام

یہ ہی شب آپکی کرامت کی
آپکی جاہ و عز و حرمت کی

اسکو بجز دیکھنا ہی میں چاہا
درگہ حق سے تب یہ حکم ہوا

تیری انگشت کے اشارے سے
اے مرے دوست در یہ کھل جائے

پس اشارہ کیا ہو میں نے جب
جلد دروازہ کھل گیا وہ تب

یک فرشتہ مہیب میں دیکھا
نہیں کوئی فرشتہ اس سے بڑا

اس ملک کا تھا منہ بہت ہی بڑا
یعنی مقدار ہفت ارض و سما

ایک لوہے کا تھا دھرا منبر
پائے اسّی ہزار تھے اس پر

اس پہ بیٹھا ہوا تھا غصے سے
اسکے آگے کئی فرشتے تھے

تھے سیہ پوش سب وہ خشم آلود
انکے ہاتھوں میں آتشی تھے عمود

حق کی تسبیح میں تھے وہ یکسر
اور جھڑتے تھے منہ سے انکے شرر

کوہ مانند تھے شرر اس کے
اور نکلتی تھی آگ بینی سے

شعلہ زن انکی چشم ایسی دراز
مثل دنیا کے جس کا تھا انداز

آیا حیرت میں دیکھ اسکو وہیں
میں نے پوچھا کہ جبرئیل امیں

کہا جبرئیل یا رسول خدا
نام مالک ہے اس فرشتہ کا

یہی داروغہ سقر ہے یقیں
جب سے پیدا ہوا ہنسا ہی نہیں

اس فرشتے کو میں سلام کیا
کام میں ہی وہ اپنے شاغل تھا

بولے جبرئیل اس کو میرا نام
سر اٹھا تب مجھے کیا وہ سلام

جلد اٹھ ہاتھ وہ مرا پکڑا
دے بشارات مجھکو کہنے لگا

گوشت اور پوست آپکا ای نبی
آپکے سارے تابعوں کا بھی

نار دوزخ پہ حق کیا ہے حرام
حکم مجھ کو کیا ہے رب انام

نہ ہوئے آپکے جو تابعدار
دوں میں انکو عذاب سخت بہ نار

اور دوار سقر کے سب درکات
سر بسر میں نظر کیا اس رات

دوزخی لوگ کو بھی سب دیکھا
اس سے فارغ ہو جب کہ آگے چلا

نوح و ادریس آملے مجھ سے
مجھ کو ملنے کا بس وہ شکر کیے

اور وہاں آملے ہیں میکائیل
یک ترازو تھا انکے پاس طویل

اس ترازو کا بس ہر یک پلڑا
تھا بلا شبہ مثل ارض و سما

اس ترازو کی جو کہ تھی ڈنڈی
شرق ہی سے تا بہ غرب تھی لمبی

اور وہاں یک حساب کا طومار
روبرو ان کے تھا دھرا اے یار

اس ملک کو میں جب سلام کیا
اٹھکے اس نے مجھے جواب دیا

ہاتھ میرا پکڑکے کہنے لگا
مرحبا مرحبا اے خیر الورا

دیا امت کو آپ کی جو خدا
برکتیں وہ نہیں کسی کو دیا

اور گراں تر ہے انکا میزان بھی
آپکے تابعوں کو ہووے خوشی

اور دریائے سبز نورانی
دوسرا بحر ایک ظلمانی

جاکے آگے گیا ہوں میں جو نظر
ان میں موجود تھے ملک اکثر

احوال آسمان ہفتم

ساتویں آسمان کا مذکور
یوں کیے ہیں شفیع روز نشور

ساتویں آسمان کا دروازہ
جبرئیل امیں نے کھلوایا

اوپر اسکے گیا میں اور دیکھا
وہ سما جوہر سفید کا تھا

اس کے خازن کا نام روحائیل
وہ کیا ہی بہت مری تبجیل

میں نے اسکو کیا سلام شتاب
بس خوشی سے دیا وہ مجھکو جواب

دیکھ مجھکو وہ خوش ہوا بیحد
اور بشارات بھی دیا بیحد

اسکے تابع ملک تھے ستر لک
اپنے ہی تابعان ہر یک کے ملک

ایک ایسا بڑا ملک دیکھا
عرش کے ساق کو سر اسکا لگا

Scanned with CamScanner

تھا زمیں ساتویں میں اُس کا قدم　　ایک لقمہ ہو اُس کا سب عالم
اور ہر ایک سر میں بھی اس کے　　جان ستّر ہزار تھے چہرے
اور ہر یک دہن کے بھی درمیاں　　بھی تھے ستّر ہزار اُس کے زباں
اور ہر آن ہر لغت سے سدا　　حق کی تسبیح بس وہ کرتا تھا
خلد کے نہرِ نور میں سو بار　　ڈوب کر وہ ملک بصد تکرار
جو ٹپکتے ہیں اس سے تب قطرے　　یک ملک ہووے ایک قطرے سے
اور میں یک ملک کو واں دیکھا　　چار منہ اُسکے تئیں دیا تھا خدا
حق کی تسبیح چار سے بھی تب　　کرتا اور رزق مانگتا تھا ز رب
اور ملک جنابِ ابراہیمؑ　　یوں کہے مجھ سے اے رسولِ کریم
پاک و سادہ زمیں ہے جنّت کی　　اور لائق ہے وہ زراعت کی
شجرِ تحمید و شجرۂ تکبیر　　انہیں بو دیں بہ اہتمامِ کثیر
شیخِ عارف محقِّق جامیؒ　　قدّس اللہ سرّہ السّامی
عرضِ فانی ہیں گرچہ یہ کلمات　　کہ نہیں ہے انہیں بقا و ثبات
لیویں جنّت میں صورتِ اشجار　　اور ہر ایک شجر بھی لاوے بار
مجھکو جبریل نے وہاں سے لجا　　سِدرۃ المنتہیٰ کو پہونچایا
بعض شاخ اسکے تھے زمرد اور ید　　سُرخ یاقوت کے تھے بعض سدید
تھی مقرر پچاس سال کی راہ　　جو تھے اسپر فرشتگانِ اِلٰہ
تھے ستاروں سے بھی وہ روشن تر　　سب یہ پڑھتے تھے آیتِ انور
آ زیارت کئے وہ میری تمام　　اور ادب سے کئے ہیں مجھ کو سلام
حشر تک اپنی طاعتوں کا ثواب　　میری اُمّت کو دیدئے بصواب
راہ تھی لاکھ سال کی اظہر　　برگ یک اُس کے ایسا تھا سر پر
سُرخ یاقوت کا بھی یک محراب　　اسپہ ایسا بلند تھا پُر تاب
اور وہیں تھا مقامِ روحِ امیںؑ　　اور کرسی بھی یک دھری تھی وہیں

اور ملک پر کیا ہوں ایک نظر　　کہ تھے ستّر ہزار اُسکو سر
اور ہر چہرے بیچ اسکے عیاں　　جان ستّر ہزار بھی تھے دہاں
اور ہر یک زباں میں تھی صفت یہ　　کہ وہ ستّر ہزار جانے لُغت
اور ستّر ہزار پر بھی خدا　　اُس فرشتے کو جانو بخشا تھا
اور ہر بار وہ ملک خوشحال　　جب جھٹکتا ہے اپنے سب پر و بال
جو ملک ہو دیں یونہی تا محشر　　حق کی تسبیح میں رہیں یکسر
آدمی کا بھی گائے کا دُسرا　　اور درندے کا مُرغ کا چوتھا
اُسکے ہی برکت و دعا سے خدا　　رزق اِن چار کو کرے ہے عطا
اپنی اُمّت کے تئیں ز بعدِ سلام　　کہو میرے طرف سے یہ پیغام
شجرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ　　اور تسبیح کے شجر دلخواہ

فائدہ

یوں لکھا اپنی مثنوی اندر　　سلسلہ جو ذہب کا ہے اشہر
پر خدا از کمالِ خلّاقی　　کرے اِن کو جواہر باقی
الغرض اس طرح کئے ارشاد　　سرورِ انبیا شہِ افراد
وہ شجر ایک ہے عظیم الشان　　سُرخ سونے سے اُسکے تھے شاخاں
اور کیتاک سبز تھے زمرّد سے　　جڑ سے لے شاخ تک سبھی اُس کے
اُن فرشتوں کا کوئی حساب و شمار　　حق سوا جانتا نہیں زنہار

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی　سورۃ النجم

اور دیے ہیں بشارتیں بسیار　　کئے طاعات اپنی مجھ پہ نثار
یک زمرّد کے سبز دانے کی　　یک بڑی شاخ اُس کو ایسی تھی
اسکی چوڑائی مثلِ ہفت سما　　فرش یک نور کا تھا اسپہ بچھا
کہ اٹھارہ ہزار سال کی راہ　　تھی درازی میں اسکے اے آگاہ
نام پر وہ دھری تھی سیر ہی　　اس پہ بیٹھا نہ تھا کبھی کوئی

ابیاتِ جامیؒ

اُس پہ بٹھلائے مجھ کو روح امین
اُن پہ توریت تھی تمام لکھی

کرسیاں تیسرے طرف میں بھی
سرخ یاقوت کے بہت رخشاں

گرد کرسی کے جانئے ہر یک
کہ دو رکعت یہاں دا کیجو

اور دیکھا بھی چار نہر وہاں
اور دنیا میں دو رواں ہیں عیاں

اُس پہ یاقوت اور زبرجد کے
آب تھا اس کا دودھ سے اجلا

دو جماعت وہاں بھی آئے نظر
بولے جبریل ہے یہ اُنکی مثال

تین کاسے وہاں رکھے مجھ پاس
دودھ اسلام ہے یہ بس آ نور

یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا
اور ہر موتی میں بحکمِ کریم

پُشت پر اُنکے تھا لکھا دلخواہ
آگے آدم کے دس ہزار برس

یوں تھا مشغول وہ بہ طاعت رب
آسمان و زمین کو ڈھانپ لیا

کہ دیا آپ کو خدائے جہاں
نور کے قفل لا کھ سر بسر پر

میں نے پوچھا تو وہ مرے سے کہا
از رہِ شان و عزت و تمکین

اُسکے دوسرے طرف بھی اُتنے ہی
تھے زبرجد کے سبز اُتنے ہی

بھی تھی چودہ ہزار کرسی جاں
پس مودب چہل ہزار ملک

تا کہ میرے مکاں میں برکت ہو
دو عیاں اور دو نہاں تھے رواں

یعنے وہ نیل اور فرات ہی جاں
اور موتی کے تھے ظروف ہرے

اور لذت میں شہد سے میٹھا
منھ سفید ایک اور سیاہ تھے دگر

اپنی امت میں کہ جو بد اعمال
شہد و شیر و شراب کی خوش باس

نوش فرمائے آپ ہی بہتر
قد و قامت میں تھا بہت ہی بڑا

یک رواں نور کا تھا بحرِ عظیم
کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کیا پیدا بقدرتِ اقدس
کہ نہ پایا خبر مری مطلق

پھر مجھے لے بغل میں وہ چوما
خیر و برکاتِ روزۂ رمضاں

تھے مجلا لگے ہوئے انور
جو ہیں اُمت کے آپ کے صُلحا

یک طرف اسکے تھے زمرد اید
کرسیاں سبز تھیں زمرد کی

تھی لکھی اُنپہ سب کتابِ زبور
اُنپہ لکھا ہوا تھا سب قرآں

تھے تلاوت میں مشتغل بے قیل
میں دو رکعت وہاں گذارا تب

میں نے پوچھا تو بولے روح امیں
اور یک نہر مجھکو آئی نظر

کہا جبریلؑ نے یہ ہے کوثر
اسکی خوشبوئی مشک سے تھی زیاد

روسیہ نہر میں وہ غسل کئے
کرتے ہیں پھر وہ لوگ جب توبہ

چھوڑ دونوں کو میں نے دودھ پیا
امتِ پاک آپ کی بدوام

اسکو ستر ہزار گیسو تھے
تیرتے اسمیں تھے کئے ماہی

مجھکو جبریل نے یہ دی ہے خبر
اب سلام اس کو اے نبی کیجے

اُس کو جبریل جاکے تب بولا
اور کہا آپ کو بشارت ہو

میں ہوا شاد اُس بشارت سے
پوچھا جبریل سے یہ کیا ہے تب

اُنکی سب آتشِ سقر سے نجات
کرسیاں دوسرے دس ہزار سفید

اُن پہ انجیلِ پاک لکھی تھی
جو تھے جانب میں اُسکے بس پُر نور

کرسیاں تھیں وہ بس عظیم الشان
بولے تب اسطرح مجھسے جبریلؑ

منتہی سدرہ کے تلے تھے سب
ہیں رواں دو نہاں نخلِ بریں

سبز بیٹھے پرندے تھے اُس پر
جو عطا آپ کو کیا داور

یک پیالہ پیا میں ہو کر شاد
منھ تھے اُنکے سب سفید ہوئے

پاک ہوتے ہیں یوں ز جرم و گنہ
دیکھ جبریل نے میرے سے کہا

رہے قائم بجادۂ اسلام
موتی ہر ایک میں بھی اُتنے تھے

سال دو سو کی اُنکی لمبائی
اِس فرشتے کو خالقِ اکبر

میں نے جاکر کیا سلام اُسے
میری تعظیم کو وہ پر کھولا

اور اپنی تمام اُمت کو
دو تھے صندوق اُسکے پاس دھرے

وہ کہے پوچھو اِسی سے اب
یہ دو صندوق ہیں بابرکات

یہ بشارت ہو آپ کو خوشتر
اور امت کو آپ کے یکسر

الغرض یوں کہے ہیں پیغمبرِ دیں
کہ پکڑ میرا ہاتھ روحِ امینؑ

اور رخصت کئی میں سے طلب
میں نے اس طرح ان کو بولا تب

بولے میرے سے جبرئیل وہاں
آگے بڑھنے مجھے نہیں امکاں

حق کی ہیبت سے وہ ہوئے لرزاں
اور یوں بولنے لگے گریاں

یک قدم آگے اور گر آؤں
ہیبتِ حق سے اب ہی جلجاؤں

تو جلا دیگا مجھکو شوقِ وصال
پس اشارہ کیا میں یک دنبال

قطع کر جبرئیل اس کو تمام
جلد پہنچے ہیں جاکے اپنے مقام

یک سے دوسرے حجاب تک مقدار
پانسو سال کی تھی رہ بشمار

مثلِ خورشید وہ منور تھا
ہو سوار اس پہ عرش تک پہنچا

آگے اس طرح ہی مرے سے کہا
کہ ہے اب وقت میری خدمت کا

آب و آتش کے پھر بہت دریا
اور بہت سے حجاب قطع کیا

رہ گئے تب وہاں ہی میکائیل
جلد حاضر ہوئے ہیں اسرافیل

کئے پردوں کو اور قطع کیا
سات دریا سے اور آگے گیا

ارض و افلاک سے زیادہ تھا
الغرض انسے جبکہ آگے گیا

تھا وہ آوازِ با صفا ایسا
کوئی ملک سے نہیں سنا ویسا

عظمتِ حق سے دو جہاں گویا
مضمحل ہوگئے ہیں کچھ نہ رہا

عمرِ دنیا تلک بھی وصف کرے
حرف اک اس سے نا ادا ہووے

وہ حجاباں جو لاکھ تھے آگے
جلد گذرے ہیں مجھکو لے انسے

جب کیا قطع دونوں با تعجیل
رہ گئے عذر کرکے اسرافیلؑ

کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
اور سُبحَانَ اللہ اے آگاہ

اپنے اوپر وہ مجھ کو بٹھلایا
ساق تک عرش کے ہے پہنچایا

ان حجابوں سے مجکو اے اشرف
لیکے گذرا ہے جلد تر رفرف

اور جو دیکھے عجائبات وہاں
ہے بہت اسکا طول شرح و بیاں

بڑھ چلے اپنے مقام والا سے
آخرِ سدرہ تک ہیں لے آئے

کہ اے میرے رفیق اہلِ وفا
کیا مجھے چھوڑتے ہو آپ تنہا

ہاتھ انکا پکڑ لے میں اُس دم
جبکہ آگے گیا ہوں ایک قدم

یا رسول اللہ جلد تر مجھ کو
میری اس جا پر ہی پہنچا دو

کہا میں سنکے بات یہ ان کی
پیچھے گر یک قدم ہٹوں میں بھی

راہ پانصد برس کی از سدرہ
یک قدم میں ہی ہیں جو آیا تھا

پھر چلا ہوں جو آگے میں تنہا
جلد ستر حجاب قطع کیا

پس اُسی جا پہ رہ گئی ہی براق
بھیجا رفرف کو تب وہاں خلاق

یک روایت ہے جس جگہ جبرئیل
رہ گئے تب ہی جلد میکائیل

میں نے اُسپر قدم کو اپنے رکھا
پس وہ آگے ہی جلد چلنے لگا

ایک پردے سے دوسرے تک بہ نگاہ
تھی مقرر ہزار سال کی راہ

شرطِ تعظیم وہ بجا لائے
اپنے بازو پہ مجھکو بٹھلائے

پاٹ ہر بحر کا وہ اے ہشیار
درجے ستر ہزار بے تکرار

وہاں تسبیح کی سُنی آواز
اور تہلیل کی اے اہلِ نیاز

اور میں اس مقام میں لاریب
اس طرح خلق سے ہوا ہوں غیب

ایسے پردوں پہ اور میں گذرا
اور عجائب بھی ایسے میں دیکھا

غرض اپنے پروں پہ اسرافیلؑ
مجھ کو بٹھلا بعز و شانِ جلیل

پھر ملا ہے حجاب قدرت کا
بعد اسکے حجاب عظمت کا

بھیجا رفرف کو جلد پھر یزداں
حلۂ نور سے تھا وہ زرفشاں

وہ جو کہتا تھا اسکی صوت سے تب
وہاں ملکوت گونجتا تھا سب

ایک حرکت میں عرش تک پہنچا
کئے پردے ہوئے وہاں پیدا

مجکو زر کے وہاں ملے جو حجاب
تھے وہ ستر ہزار تک بحساب

اور ستر ہزار نیلم کے — اور موتی کے بھی ملے اُتنے
اور ضخامت ہر ایک پردے کی — راہ ستر ہزار سال کی تھی
جانو ستر ہزار تھے وہ حجاب — اور اتنے ہی تھے ہر ایک کو طناب
انسے ہر ایک بڑا تھا ایسا ملک — ایک شانے سے اُسکے دوسرے تک
بعضے پردے تھے وہ نقرا زید — رنگ انکا بہت تھا خوب سفید
اور ملازم حجاب پر ہر یک — جان ستر ہزار بھی تھی ملک
جبکہ رفرف یہ سارے پردوں سے — جلد تر پار کر دیا ہے مجھے
میرے زیرِ قدم سے تب رفرف — ہوا ناگاہ غیب اے اشرف
یاد کرتا تھا حق کو پاکی سے — نور گرتا تھا منھ سے تب اُسکے
عرش کے ساق پر گیا ہوں شتاب — کبریائی کا اِک رہا ہے حجاب
حق کی درگاہ سے ہوے خطاب — کر گذر اس حجاب سے بھی شتاب
جب کیا قطع تھے میں وہ بھی حجاب — پھر یہ درگاہ سے ہوا ہے خطاب
جبکہ ایسا خطاب آتا تھا — میں قدم ایک یک اُٹھاتا تھا
اس زمیں سے وہاں تلک سُن تو — میں کیا تھا جو طے مسافت کو
پھر میں پہنچا دنیٰ کے رتبے کو — فَتَدَلّیٰ کے پایا درجے کو
ہوا اَوحیٰ کا پھر میں محرمِ راز — راز و اسرار سے ہوا دمساز
اور تشہد کا جو ہوا الہام — کروں اسکا بیان کچھ ارقام
وہیں پیچھے رہے تھے جو جبرئیل — اور ہمراہ ہوے تھے اسرافیل
راہ ہفتاد سال کی بہ شمار — اور دو پردونمیں اُسی مقدار
اور کئی اُنسے تھے زمرد کے — سیم کے اور زر کے تھے بعضے
اور فرشتوں کی فوج پاک صفات — بھی تھے ستر ہزار اُسکے ساتھ
کون ہے پردہ دار نے پوچھا — تب سرافیل اپنا نام لیا
کھول کر پردہ آگے ہاتھ پکڑ — بس خوشی سے مجھے لے گیا اندر

اُتنے ہی نور اور اندھیرے کے — آب و آتش کے اور پالے کے
ان حجابوں سے جبکہ میں گذرا — پردہ دارول پہ خوش کے پہنچا
اپنی گردن پہ وہ طناب ہر یک — لئے ستر ہزار بھی تھے ملک
راہ ستر ہزار سال کی تھی — انکے اجسام تھے بلند و قوی
سرخ یاقوت کے بھی تھے بعضے — اور کئے انہیں تھی جواہر کے
اور ہر اک ملک کے بھی تابع — تھے وہ ستر ہزار اے سامع
باقی پردہ ہی یک رہا ہے وہاں — میرے اور عرشِ پاک کے درمیاں
جلد بھیجا ہے تب وہ ربِّ وحید — خوشنما ایک اسپِ مروارید
پیٹھ پر اپنے مجھ کو کرکے سوار — کر دیا اُس حجاب سے بھی پار
ہوا ایسے میں غیب وہ رہوار — تب وہاں رہ گیا میں بے اسوار
میں وہاں جبکہ یک نگاہ کیا — یک نگہ میں گذر ہی اُس سے گیا
اُدنُ مِنّی اے میرے محبوب — یعنے نزدیک ہو میرے سے خوب
آئے ایسے خطاب یک ہزار — طے کیا میں مسافتِ بسیار
اسقدر ہی مسافت اے اکرم — قطع کرتا تھا میں بہ ایک قدم
قابَ قوسین کی جو تھی خلوت — اُس میں داخل ہوا میں باعزت

بیانِ تشہد

نقل ہے شاہِ دیں نے فرمایا — جب میں استارِ عرش کو پہنچا
پردے ستر ہزار میں دیکھا — دل تھا اُنسے ہر ایک پردے کا
بعضے یاقوت کے تھے وہ پردے — اور بعضے بھی تھے جواہر کے
اور ہر پردے پر بحکمِ خدا — یک معظم ملک موکّل تھا
پہلے پردے پہ پہنچا جب جا کے — اور سرافیل نے ہلایا اُسے
اور پوچھا ہے کون تیرے ساتھ — وہ محمد کہا ہے میرے ساتھ
اور بولے مرے سے اسرافیل — تھا مرا وعدہ گاہ یہی بقیل

پس وہاں سے ہیں پیمبر رخصت لے
پہلے پردے پہ باز گشت کئے

اور بلایا ہے جبکہ وہ پردا
کون ہے پردہ دار نے پوچھا

وہ کہا ہے محمدؐ مرسل
کھولا دروازہ جلد وہ اکمل

یونہی ستر ہزار پردوں سے
گذرا میں فضل سے ہی مولا کے

اور فرشتہ جو تھا وہ پردہ کا
لے گیا وہ پکڑ کے ہاتھ مرا

اور جو پائے لگے تھے کرسی کے
سرخ یاقوت کے مزین تھے

ہوا بیہوش مارے دہشت کے
کہ تھا گرنا قریب کرسی سے

پس وہ قطرے کو میں نے نوش کیا
پس وہ ایسا لذیذ و شیریں تھا

اُس سے کھولا ہے مجھ پہ ربِ انام
اوّلیں آخریں کا علم تمام

اور درگاہ سے یہ حکم ہوا
کہ بجا لاؤں اب ثنائے خدا

یک روایت ہے حق نے یوں پوچھا
کیا تو تحفہ مرے لئے لایا

حق تعالیٰ نے تب کہا آ نیک
اے نبیؐ ہے یہ السّلام علیک

تب کہے وہ رسولِ عالیجاہ
السّلام علینا یا اللہ

لفظ مفرد نہیں کہے تحقیق
یہ لطیفہ ہے اسمیں با تدقیق

بعد اسکے کہے ہیں پیغمبرؐ
حق کے سب بندگانِ صالح پر

ہوئے مبہوت اور بہت حیران
اور مدہوش ہوگئے اُس آن

صوت سے کلمۂ شہادت کے
صدقِ توحید اور رسالت کے

نقل اس طرح آئی ہے کہ خدا
جبکہ لوح و قلم کیا پیدا

لوح اوپر قلم لکھا اے یار
گذرے اسکو برس چہار ہزار

پس لکھا نامِ احمدِ مختار
گذرے اسکو بھی سال چار ہزار

بولا میرے حبیبؐ کا یہ نام
سرورِ انبیاؐ ہے خیرِ انام

کر نیابت نبیؐ کی ربِ انام
تب قلم کو دیا جوابِ سلام

شبِ معراج میں کرم سے خدا
یہ امانت نبیؐ کو پہونچایا

وہ فرشتہ ہی میرے ساتھ ہوا
دوسرے پردہ پہ لاکے پہنچایا

کہا نام اپنا وہ گرامی ذات
اور پوچھا ہے کون تیرے ساتھ

آکے پکڑا ہے ہاتھ کو میرے
لے چلا ہے وہاں سے پھر آگے

جبکہ پہنچا اخیر پردے پر
نور کا تھا وہ پردۂ انور

ایک کرسی پہ مجھ کو بٹھلایا
تھی وہ کرسی ز لولوئی بیضا

اور وہ پردے کے پشت سے اُسجا
یا محمدؐ کی آئی ایک ندا

قطرہ تب یک آبِ رحمت کا
عرشِ اعظم سے ناگہاں ٹپکا

اُس سے شیریں تر اور شئی کوئی
نہیں واللہ میں چکھا ہوں کبھی

اور وہ دہشت وہیں ہوئی زائل
اور ہوئی ہے طمانیت حاصل

پس بہ الہامِ ربِ موجودات
تب تحیات کے پڑھا کلمات

سرورِ دیں کمالِ عجز کے ساتھ
التحیات کے پڑھے کلمات

اور رحمت خدا کی اور برکات
اے نبیؐ ہووے تجھ پہ سب اوقات

یعنی تیرا سلام ہو ہم پر
جو کہے لفظِ جمع وہ سرورؐ

اپنی امتّ کے خاص و عام کو سب
اسمیں داخل کئے ہیں لطف سے تب

ملاءِ اعلیٰ کے جب ملک وہ تمام
ہوئے آگاہ ازیں جواب و سلام

غلغلہ یک پڑا ہے در ملکوت
ولولہ یک مچا ہے در جبروت

کہ مقرّب یہ حق کا ہے ایسا
کوئی محبوب پھر نہ ایسا ہوا

تب بہ فرمانِ بارگاہِ الٰہ
کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

پھر ہوا حکم حق کا اے آگاہ
کہ محمدؐ ہے لکھ رسولؐ اللہ

پس وہ پوچھا اے ربِ ارض و سما
نامِ نامی یہ کس کا ہے فرما

کہا مشتاق ہو قلم بے حد
السّلام علیک یا احمدؐ

اُس سلام و جواب کو کرتار
جو امانت رکھا تھا اے ہشیار

اِس لئے ہی سلام ہے سنّت
فرض اسکا جواب باعزت

اور بھی اسمیں ایک اشارت ہے
ساری اُمت کو یہ بشارت ہے

پس ہی ہمکو بھی یہ قوی اُمید
کہ کرم سے ہی اپنے ربِ وحید

پس ہمارے بھی سب درود وسلام
شہ کو پہونچائیگا بروزِ قیام

تو درود و سلام لا معدود
دمبدم صبح و شام لا محدود

نقل ہے حق کہا ز پیغمبرؐ
جب کرے کوئی مراجعت ز سفر

کہے حضرت جو کچھ عنایت ہو
میں لیجاؤنگا اپنی اُمت کو

اپنی اُمت کو دے انیک انداز
تا ہمیشہ پڑھا کریں یہ نماز

الغرض مصطفےٰؐ شہِ والا
جب معزز ہوئے بہ قربِ خدا

چشم سے سر کے پائے ہیں دیدار
اور سُنے گوشِ سر سی بھی اسرار

لب کشائی کا یاں نہیں امکان
عقل حیراں ہے بے زباں ہے زبان

اس لئے عالمانِ نیک اطوار
احتیاط اسمیں کرتے ہیں بسیار

پس مقفل یہ بابِ رازِ نہاں
کیوں کھلے آہ از کلیدِ بیاں

کئے انسے لطائف و نکات
لائے ہیں شرح اور بیاں کے ساتھ

ہے از انجملہ جو کہے سالارؐ
کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار

میں کیا عرض تو ہے دانا تر
دستِ بے کیف اپنا تب دادار

تب ترائی لطف و رحمت کا
اپنے سینے میں میں بہت پایا

پوچھا پھر مجھکو ربِ ارض و فلک
کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک

کہ وہ طاعات کونسے ہونگے
آدمی کے گناہ جن سے مٹے

میں کیا عرض حق ہی کفارات
ہیں بلا شبہ تین وہ طاعات

شوقِ دل سے بموسمِ سرما
تا ہو سختی بہ نفس صبح و مسا

اور فارغ ہوں ایک نماز سی جب
منتظر دوسرے کے رہنا تب

پاک ہو یوں گناہ سے گویا
کہ ہوا ماں کے پیٹ سے پیدا

بس کیا حکم یوں ملائک کو
پوچھو احمدؐ سے تم جو چھپتے ہو

کہ یقیں جبکہ وہ فدائے انام
نہیں ضائع کیا قلم کا سلام

ہم جو اُمت کے خاکسار ہیں
اُمتی ہیں شکر جاں نثاراں ہیں

یا الٰہی ز بندۂ احقر
خاکِ نعلینِ اُمتِ سرورؐ

بھیج اس بادشاہِ عالم پر
خاص اپنے حبیبؐ اکرم پر

تحفہ کچھ دوستوں کو لیجائے
کیا لیجاوے قوا ہی حبیبؐ مرے

حق کہا جو کہ آج میں نے کہا
اور ملک جو کہے بھی تو جو کہا

یہ تشہد تمہی سے اے رغب
ہو گیا ہے نماز میں واجب

آپ کا حق کیا بہت اکرام
اور بلا واسطہ کیا ہے کلام

شرح میں جسکی ہے زباں قاصر
حدِ بشری سی ہے یقیں باہر

آئے ہیں اس بیاں میں جو آیات
وہ بھی مبہم ہیں سب اے نیک صفات

مجملاً اس کی کرتے ہیں تفسیر
اور معین ہے لفظ بھی تحریر

لیک بعض عالموں نے بالتصریح
جو کہ پائے روایتیں ہیں صحیح

کئے اقوال انسے لاؤں بیاں
جو ہیں ثابت حدیث سے یکساں

پوچھا اس طرح حق نے میرؐ کو تین
کس بحث میں ملک جھگڑتے ہیں

دو نو شانوں کے درمیاں میرے
رکھا اپنے کمالِ رحمت سے

اور مجھے ہو گئے ہیں کشفِ غیوب
جو تھے ارض و سما کے درمیاں خوب

میں کیا عرض ہاں سو جانا ہیں
وہ کفارات میں بحث کرتے ہیں

حکم پس یوں کیا رب مجھکو
کیا عبادات ہیں وہ بول اب تو

پہلے آب وضو جو ہے اپنا
سب مقاموں پہ اُسکو پہنچانا

اور جماعت کیساتھ پڑھنے نماز
چل کے مسجد کو جاوے ہی بہ نیاز

کرے ان تین چیز پر جو قیام
دو جہانمیں وہ ہووے نیک انجام

کہا اللہ نے سن کے میرے سے
سچ کہا ہی تو اے حبیبؐ مرے

کہ یہ میرا حبیبؐ ذی اجلال
ہے یقیں مشکلات کا حلال

کھولئے ال ۱۲

ملائکوں میں پہلا لاکھ سال سے چہار مسئلوں کی بحث تھا آنحضرت نے انکا جواب دیئے

پس سرافیل آکے یوں پوچھا | کیا ہے کفارہ اب مجھے فرما
اے محمدؐ تو سچ کہا ہے قتیل | تب سوال آکیا ہے میکائیل
میں نے بولا کہ بھلانا ہے طعام | اور ایک دوسرے کو کرنا سلام
حق کہا سچ کہا تو یہ بھی یقین | تب کیا آسوال روح امین
میں کہا اسکو ہر زماں ہر آں | حق سے ڈر رکھنا ہے خوف سرّو عیاں
اور خوشی اور غضب کے حال اندر | راستی رکھنا اپنے پیشِ نظر
اے نبی مہلکات کیا ہیں یقین | میں کہا اس کو مہلکات ہیں تین
بخل خواہش پہ نفس کے دوم | نیک اپنے کو جاننا سوم
نقل کرتے ہیں پس یہ چار ملک | چار لک سال ہے یقیں بیشک
شبِ معراج میں سن ہے اکمل | شاہِ عالم سے ہو گیا ہے حل
ہے روایت ز حضرتِ زہراؓ | کہ نبی پوچھی ہوا از رسولِ خدا
کہے حضرت کہ حق نے میرے سے | کے شکوے کیا اس امت کے
میں یہی ہے شکایتِ اول | کہ کہا یوں خدائے عزوجل
تیری امت مری ضمانت پر | اعتمادِ دلی نہ کی ہے مگر
اور ارشاد یوں کیا ہے خدا | کیا ہم نے بہشت کو پیدا
پر بلاشبہ یہ تری امت | نہیں کرتی ہے خواہشِ جنت
اور دوزخ کو ہم کئے پیدا | انہیں داخل ہوتا ترے اعدا
یعنے ہوتے ہیں میرے نافرمان | خوف رکھتے نہیں سقر کا جان
شرم میرے سے کچھ نہیں کرتی | خوف خلوت میں کچھ نہیں دھرتی
پردہ میرے سے رزق برسوں کا | مانگتے ہیں بحرص صبح و مسا
پر مرے غیر کو مری طاعت | دیویگی گمرہی سے یہ امت

تنبیہ

شرک سر ہے تمام عصیاں کا | شرک ضد ہو نشانِ ایماں کا

میں نے اس سے کہا تو ہی سب چیز | تب کہا ہی مجھے وہ ربِ عزیز
یا نبی کون سے ہیں وہ اعمال | جن سے درجے بلند ہوں ہر حال
اور ادائے نماز کرنا تب | سو رہے ہوویں لوگ شب کو تب
کون سے ہیں عمل وہ نیک صفات | کہ عذابوں سے حق کے دیوے نجات
سبھی حالت میں ہو میانہ روی | فقر ہو یا فراغت اے بھائی
کہا حق نے تو سچ کہا ہے قتیل | تب سوال آکیا ہے عزرائیل
بخل کی انقیاد ہے اول | کہ کریں اسکے ہی کہے پہ عمل
بولا یہ بات سن کے ربِ انام | اے محمدؐ کہا تو سچ یہ کلام
بحث کرتے تھے اسکا وہ بصواب | پر نہیں جانتے تھے اسکا جواب
شہ کی معراج میں یقین کر تار | حکمتیں ایسی رکھا تھا بسیار
شبِ معراج میں اے بابا جان | باتیں کیا آپ سے کیا رحمن

اللہ تعالی امت کی شکایتیں کیا سو بیان

اے پیمبر تمام بندوں کا | ضامنِ رزق میں ہوں صبح و مسا
رزق کی فکر میں ہے وہ بسیار | رہتے ہیں بھول مجھکو لیل و نہار
واسطے تیرے اے حبیب مرے | واسطے اور تیری امت کے
یعنے کرتی نہیں عمل ایسے | جن کے باعث بہشت میں جاوے
تیری امت یقین شام و سحر | دل سے رکھتی ہے شوقِ دارِ سقر
اور فرمایا یہ تری امت | کرتی ہے بس گناہ در خلوت
اور کہا میں نے تیری امت سے | آج چھپتا نہیں عمل کل کے
اور کہا جو کہ انکی ہے روزی | غیر کو انکے میں نہ دیوں کبھی
غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک | دینِ اسلام پر نہ رہتے ٹھیک
شرک سارے گناہ سے ہے خراب | اور ہے سخت مشرکوں کو عذاب
شرک سے جاوے دولتِ اسلام | دارِ دوزخ ہے شرک کا انجام

نہیں مشرک کو رستگاری ہے	اُس کو دائم عذاب و خواری ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ

مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

حق نہ زنہار شرک کو بخشے	اور گنہ جو کہ شرک سے ہیں ورے
گر وہ چاہے تو بخشش دیویگا	پر کبھی شرک کو نہ بخشے گا
حق تعالیٰ کے جو ہیں خاص صفات	شرک ہے انکا غیر میں اثبات
درد و غم رنج و مرض اور زحمت	صحت و فرح و بہجت و راحت
خاص ہیں ایسے کام حق کو ہی ٹھیک	کوئی انمیں نہیں ہے اسکا شریک
کرے آگاہ بعضے غیبوں پر	دیا کرتے ہیں تب وہ اُن سے خبر
یہ نہ عادت ہی خرق عادت ہے	نہیں غیب اُنکو وہ شہادت ہے
غیرِ حق سے اُسے بجا لانا	ہو جبہ شرکِ جلی ہے اے دانا
ہے وہ ہر اک عبادت ایک جدا	ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا
جب ہے آداب سے زیارت کے	اور نہیں راہ سے عبادت کے

شرک کے انواع

شرک فی الذات و فی الصفات ہے جان	شرک فی الفعل تیسرا ہے پہچان
اور شرکِ جلی و شرکِ خفی	اور آیا ہے شرک اخفی بھی
حکم ہر شرک کا جدا ہے مگر	کوئی اکبر ہے اور کوئی اصغر
شرک اکبر تو کفر ہے بے مین	شرک اصغر کبیرہ ہے پُر شین
اس کے اقسام نام اور احکام	ڈھونڈئے معتبر کتب سے تمام
سارے اقسامِ شرک سے یارب	مومنوں کو پناہ دیجے سب
رہ گئیں جو شکایتیں باقی	اُس شراب بیاں کا ہو ساقی
سب کو دیتے ہیں ہم یقیں عزت	جانئے ہے غیر سے تری اُمت
پھر کہا حق گنہ وہ کرتے ہیں	نہیں کرتا شکایت اُنکی میں
مومنو اب تو غور و فکر کرو	ان شکایات کو نظر میں دھرو

نو شرطیں

کہیں نو شرطیں اے نبی ذیشان	تیری اُمت کے اور مرے درمیان
اسکی طاعت نہ رد کرونگا تب	حسبِ طاعت کرونگا اسکی طلب

شرک کے معنے

جیسے دینا کسی کو نفع و ضرر	مال و اولاد و رزق و روزی زر
مینھ کا آسمان سے برسانا	اور اُگانا زمین سے دانہ
ہاں پروردگار چاہے جب	انبیا اولیا کو اپنے تب
وحی و الہام اور کرامت سے	راہِ اعجاز اور فراست سے
اور اپنے لئے ہی ربِ انام	خاص فرما دیا ہے جو جو کام
جیسے سجدہ قیام اور رکوع	نذر و منت خضوع اور خشوع
پر زیارت میں مصطفےٰ کے قیام	دست بستہ خضوع با اکرام
ہے روا بلکہ مستحب اے میاں	پاس جا بر دل امام کے کبھی جاں
شرک کے جان چند ہیں اقسام	رکھئے ان سب سے احتراز مدام
شرک فی العلم شرک فی الطاعات	شرک فی القسم شرک فی العادات
اور ایسے ہی شرک کے ہیں نام	کتب اعتقاد میں ارقام
شرکِ اخفی ریا ہے جانئے ٹھیک	ہے وہ چیونٹی کے پاؤں سے باریک
شرک کوئی قسم کا ہو وہ خراب	کہ ہے مستوجبِ عذاب و عقاب
سر بسر وضع اس رسالے کا	بالیقیں اس بیان سے ہے جدا
احقر اب عنانِ اسپِ قلم	پھیلے میدان میں پھیر جلد بہم
الغرض شہ کہے کہ ربِ منیں	یہ شکایت کیا ہے پھر چھوٹیں
بعضے کہتے ہیں رزق و مال و منال	بادشہ ہی دیا ہمیں فی الحال
اور اگر اُن پہ کچھ بلا آئے	ہیں وہ میری شکائتیں کرتے
دلمیں خوفِ خدا رکھو بیحد	ان شکایات کے نہ ہو مورد
اور حضرت کئی ہیں یوں ارشاد	کہ کیا وحی مجھ پہ ربِ عباد
شرطِ اول جو امتی تیرا	جب عبادت مری کریگا ادا
اور جزا اسکی سب عبادت کا	قدرِ طاعت پہ ہی نہیں دونگا

بلکہ اُس کو مرے بہ قدرِ کرم
اور وہ اس گنہ سے ہو نادم
کہ گناہ ہی نہیں کیا گویا ،
مبتلا گر وہ سب گنہ میں رہیں
شرط چوتھی یہی ہے اے آگاہ
اسکے عصیاں پہ میں تبھی بہ کرم
دونگا بیماری اور رنج اُسے
سردی گرمی کے یعنے موسم میں
حشر میں پھر انہیں نہ ہو آفات
فضل سے ہی معاملہ میں کروں
گر عبادت زیادہ ہو اُن کی
آٹھویں اُنپہ مہ کئے فاضل
شرطِ نویں حساب بھی اُن کا

دونگا بیشک جزا بہ فضلِ اعم
اس سے بچنے کا ہووے گر عازم
پاک ایسا میں اسکو کردونگا
اور نیک انسے ہو عبادت میں
دل پہ بندے کے میں کرونگا نگاہ
عفو بخشش کا کھینچدونگا قلم
تا وہ کفارۂ گنہ ہووے
تا کہ دنیا کے ہی یہ عالم میں
ان دونوں کے عذاب سے ہو نجات
گر کرم اُن پہ عدل سے گزروں
دونگا اُنکو جزا بھی زائد ہی
نیک راتیں کرونگا میں نازل
میں بہ آساں ہی فضل سے لونگا

شرطِ دہم جو کوئی با ایماں
اسکے توبہ کو میں کرونگا قبول
شرطِ سوم ہی میں کرونگا نظر
تو بدل یک کے چھے کو بخشونگا
گر گنہ کر کے وہ پشیماں ہو
پانچویں گر گناہ پر بندہ
چھٹویں دوبارہ پر برس اندر
دوزخ و زمہریر کی تاثیر
ساتویں یہ کہ تیری اُمت سے
گر کروں فضل اُنکو ہووے نجات
اور گناہاں زیادہ ہوویں اگر
تا زیادہ اُنکے نیکیاں ہو کر
فضل سے اُنکے جرم کو بخشوں

گر ترا امتی کرے عصیاں
پاک اس طرح سے کروں اے رسولؐ
اے نبیؐ اسکے سات اعضا پر
سات دوزخ سے بھی بچاؤنگا
اور ندامت سے سر گریباں ہو
نا مُصر ہوئے گا شرمندہ
ہاویہ کا کھلاؤنگا میں در
پہنچے اُمت کو نیک یا تسیر
حشر کے روز تیری حرمت سے
ور کروں عدل پاوینگے آفات
تو رکھوں اُسکو اُنکی گردں پر
ہوویں غالب اُنہوں کے عصیاں پر
اُن کو رحمت سے خُلد میں پاؤں

پانچ پیغام حضرت ربُّ العلام کے جو بہ وساطت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اُمّت کو پہونچے

اور ایسا کہا ہے ربِ انام
کہ تم احسان کے سبب سے اگر
دوسرا یہ کہ گر کسی سے ڈریں
تیسرا امید گر کسی سے رکھیں
اور مانگو سدا مرے سے دُعا
رات دن اس سے ہوویں شرمندے
پانچواں گر کسی کی تم خدمت
جسم و جاں سے نہ اپنے ہو قاصر
شکر للہ یہ نسخہ والا
ذکر سیر جناں سے تا آخر
بھیج احقر سے اب درود سلام

یا محمدؐ یہ پانچ ہیں پیغام
دوست رکھتے کسی کو ہیں اکثر
تا کہیں اسکے نا غضب میں پڑیں
تا کہ اپنی مراد کو پہنچیں
حاجتیں میں کروں تمہاری روا
تو رکھو شرم مجھ سے اے بندے
مال و جاں سے کرینگے با خدمت

اپنی اُمت کو تو لے پہونچا
تو رکھو دوست مجھکو ستر و عیاں
تو ڈرو مجھ سے باطن و ظاہر
تو مرے لائق رکھیں مرے سے آب
اور پیغام ہے یہی چوتھا
ہے تو تم بھی بہت جفا کاری
تو کرو صرف میری راہ میں مال

انسے پیغام ہے یہی پہلا
کہ کیا تم پہ میں بہت احساں
کہ بہت کم پہ میں ہی ہوں قادر
میں ہی پہونچاؤنگا مرادیں سب
حق میں تم گر کسی کے کرتے جفا
ہوئی ہم سے بہت وفاداری
صرف میں اسکے کچھ نہ لاؤ ملال
میری خدمت میں ہی ہو حاضر
ختم اس ذکر پہ ہی اس کو کیا
اس رسالے کو کیجیے مقبول
بہ محمدؐ و آلؑ و صحبِؓ کرام

خاتمہ

جبکہ سیر جناں تلک پہنچا
تکملہ میں لکھونگا اے فاخر

میں یہاں خامۂ بیاں کو رکھا
یا الٰہی بہ یُمنِ جاہِ رسولؐ

تمت

تکملۂ بہارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات حضرت رسالتؐ و جوابات و عطیات رب العزت و سیر گلستانِ جنت و ملاحظۂ درکاتِ دوزخ و دیگر حالاتِ معراج مبارک کے بیان میں تا شرف نزول رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
دین کے سب دُرّ و جواہر خدا
کنگرۂ قرب پہ کرنے عروج
اور بلا شبہ یہی نردباں
اور شبِ معراج میں اُنکے تئیں
شکر ہے یارب بہ طفیلِ نبیؐ
درج ہیں ہر حرف میں اسکے یقین
جو تو پیمبرؐ کو ہمارے دیا
کر اُسے برہانِ نبوت مُدام
نعمتیں ایسی ہیں تری بیکراں

سُلّمِ معراجِ رسولِ کریم
قلزمِ قرآں سے نبیؐ کو دیا
واسطۂ نیک یہ سُلّم ہے بوج
راہ نما موصل و منزل رساں
دیکھے ہیں بے شبہ و گماں شاہِ دیں
تو نے ہمیں نعمتِ قرآن دی
جنکے کرامات کو غایت نہیں
اور ہمیں آپکے تابع کیا
آپکی اُمت میں رکھا لا کلام
اسکے ہمیں شکر کا یارا کہاں

قربِ الٰہی کے جو ہیں نعمتیں،
بسملہ یہ پایۂ قرآن ہے
اور اِسی مفتاح سے بے ارتیاب
نہریں بھی وہ چار ہیں جو خلد میں
جانو اگر چاہے خدائے مجیب
نعمتیں سب دین کے ایمان کے
ایسی کتاب اپنی جو ہے بیگماں
اور وہ قرآن کا بھی جاودان
اور اِس آیت کو سدا بالصواب
شکر و ثنا میں ترے عاجز ہیں ہم

درج ہے وہ سب اسی عنوان میں
اور یہ سرمایۂ فرقان ہے
دین کے ہر امر کا ہو فتح باب
حرف سے چار اسکے جاری ہی ہوئیں
آگے بیاں آئیگا اُس کا قریب
منزلتیں قُرب کے عرفان کے
جامعِ کُلِ کتبِ آسماں
معجزہ باقی تو رکھا در جہاں
سرو عیاں اُس سے رکھا فیض یاب
نعتِ نبیؐ میں بھی ترے دمبدم

بھیجئے ہم سب سے درود و سلام
آپ پر اور آل و صحب پر تمام

قصۂ معراجِ رسولِ خدا
دیکھے ہیں اُس شب جو شہِ انبیاؐ

تیرے حمین بیچ جو میں نے لکھا
ہمیں وہ تفصیل سے ہے آچکا

ساتوں سما کے وہ عجائب کثیر
جنّت و دوزخ کی مگر حالتیں

سدرہ کے اور عرش کے جتنے ضمیر
آپ جو دیکھے ہیں وہ باقی رہیں

اور سوالاتِ رسولِ کریم
لکھتا ہوں اس نسخۂ ثانی میں ہاں
اور جواباتِ خدائے علیم
تکملہ یہ تیسرے چمن کا ہے جہاں
از پئے قرآن و جنابِ رسولؐ
اور جو درگاہِ خدا سے رسولؐ
کر اسے مقبول تو اے میرے رب
واز پئے اولادؓ و صحابِ رسولؐ
عالمِ دنیا میں کئے ہیں نزول
اور روا کر مرے حاجات سب
آمین

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی

معنے میں اس آیتِ قرآن کے
کہ شبِ معراج میں از فضلِ رب
پہلے کیا عرض کہ اے دادگر
پاس مرے ایک ترا موئے سر
حشر کے دن کرنے شفاعت طلب
پس مرے نزدیک عزیز و جلیل
اور میں کیا عرض ز ربِّ ودود
نورِ مقدس ہی ترا جلوہ گر
نورِ محمدؐ کے بدل اے غفور
اور میں کیا عرض ز ربُّ الورا
تجھکو بھی اُمت کو ترے اے رسولؐ
احقرِ عاصی کو بھی آیا کہ ذات
کہ کئے ارشاد شفیعِ الورؐا
حق نے کہا اس سے بھی بہتر کہیں
سارے سمٰوات کے ابواب پر
نام پیمبرؐ کا ترے اے خدا
تا بہ اَبد کر نہ جدا اے قدیر
حق نے کہا اس سے بلند تر مقام
قربتِ قوسین اے مرے حبیبؐ
بعض مفسر نے لکھا بسط سے
پہنچا ہوں درگاہِ مقدس میں جب
تو دیا جبرئیلؑ کو چھ لاکھ پر
اُس پرِ تشتش لکھا ہے بھی ہر دو سطر
گیسوئے پاک اپنے تو کھولیگا جب
گیسو ترے پا ہیں پرِ جبرئیل
جو کئے آدمؑ کو ملائک سجود
تھا الیقیں آدمؑ کی پیشانی اوپر
دیکھے مرے چشمِ بصیرت کو نور
خلد میں آدمؑ کو تو داخل کیا
ہو دیگا جنت میں سمجھ جب دخول
خلد میں بھیجا بشر کے ساتھ
میں نے مرے رب سے کیا التجا
نعمتیں میں تجھکو دیا ہوں بالیقیں
جنتِ ماویٰ کے ہر اک باب پر
جوں نہ کیا نام سے اپنے جدا
اُس پہ مرا کیجے کلام اخیر
میں نے عطا تجھکو کیا لا کلام
خاص ہوی ہے یہ تجھی کو نصیب
کہ کئے ارشاد رسولِ خدا
میں جو کیا عجز سے کتنے سوال
اس کے مقابل تو مجھے کیا دیا
کھولے اگر اپنے پراں جبرئیلؑ
شرق سے تا غرب جو ہیں عاصیاں
احقرِ حیران کو بھی اے مجیب
اس کے عوض مجھکو عطا کیا کیا
اصل میں بیشک تو ہی مسجود تھا
تا کہ تری ذات ہی مشہود ہو
حق نے تب ارشاد کیا ہے مجھے
پھر نہ میں باہر انہیں لاؤں کبھی
اور خلف حضرتِ عباسؓ کا
تو یدِ قدرت سے بنایا اُسے
نام و نشاں بھی نہ تھا آدم کا جب
اور سُرادِق و حُجُب پر تمام
یونہی مرے دل سے وہ تو نام کو
اور کہا میں نے خدائے جہاں
یعنے عطا میں نے کیا تجھکو عروج
حاجتیں تیری میں کیا ہوں روا
ختمِ رسلؐ شافعِ روزِ جزا
مجھکو جواب اسکے دیا ذو الجلال
تب مجھے ارشاد خدا نے کیا
شرق سے ہو غرب تلک اے خلیل
بخشونگا میں اُن کو بہ بہتر و عیال
کیجے حضرتؐ کی شفاعت نصیب
خالقِ متعال نے تب یوں کہا
وہ تھا وسیلہ تو ہی مقصود تھا
غیر نظر سے مرے مفقود ہو
لے گیا باہر بھی لے آیا اُسے
بلکہ رکھو تا بہ اَبد اس میں ہی
دیکھئے اسطرح روایت کیا
سجدہ فرشتوں سے کرایا اُسے
تجھکو فرشتوں نے پہچانا ہے تب
قصر پہ ہر ایک لکھا تیرا نام
کلمۂ طیبہ کے سرانجام کو
تو دیا ادریسؑ کو عالی مکاں
وحدتِ ذاتی تلک اپنی عروج
اور تری اُمت کی بہ لطف و عطا

اور کیا دور بہت آفتیں / میں تری امت سے بڑی زحمتیں
ذکر کو میرے تیرے میں رفعت دیا / دیکھ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کہا
اور سدا ذکرِ نبی میں تیرے کر / دل کو مرے ذکر سے ہی انس دے
صدمۂ طوفاں سے بچایا ہی تو / لطف سے پانی پہ چلایا ہی تو
عرش سے تا فرش تو لمحے میں ایک / شرق سے تا غرب تو گذرا ہے دیکھ
جب ہو سقر حشر میں شعلہ فگن / قلزمِ آتش ہو بہت موجزن
اور مساجد کے تئیں انکے سب / نوح کی کشتی کے ہی مانند تب
صدمۂ طوفانِ عذاب و بلا / شعلۂ امواجِ یمِ ابتلا
کیا یہ بڑی یا ہے بڑی وہ نجات / یہ ہی کہاں اور کہاں ہے وہ بات
مسجدِ نبوی میں مجھے دخل دے / حشر میں کر پار وہ پل ہی مجھے
سرد تو گلزار کیا بے مثیل / اور کیا اسکو تو اپنا خلیل
گرچہ کیا اسکو ہیں اپنا خلیل / تجھکو کیا اپنا حبیبِ جمیل
اور براہیم کو اے مصطفےٰ[۱] / بعدِ عبادت کے ہیں خلت دیا
یعنے کریں بعدِ گنہ توبہ جب / دوست یقیں انکو ہیں رکھتا ہوں تب
بندۂ احقر کو یہ ترا اے خدا / جو ہے گناہوں میں سراپا بھرا
توبہ یہ کر اسکا کرم سے قبول / اپنے محبوں میں کر اسکا شمول
فدیہ بھی بھیجا تو اسے کر پسند / جنتِ فردوس سے یک گوسفند
گرچہ دیا فدیہ اسے گوسفند / روزِ قیامت میں بہ لطفِ دو چند
امتی یک یک کا ترے فدیہ کر / بھیجونگا در آتشِ دارِ سقر
احقرِ تشنہ کو بھی اے بے نیاز / زمزم و کوثر سے تو کر سرفراز
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا / صالح پیمبر کو تو ناقہ دیا
اور کیا مالِ غنیمت حلال / حب تری امت کے دیا دل میں ڈال
موت مجھے اسکے مدینے میں دے / چین و سکوں اسکے سکینے میں دے

گرچہ وہ ادریس کو عالی مقام / جسم سے میں اس کے دیا لا کلام
یمن سے اس ذکر کے اے میرے رب / ذکر میں رکھ اپنے مجھے روز و شب
اور کیا عرض مرے رب سے میں / نوح پیمبر کی وہ کشتی کے تئیں
حق نے کہا تجھکو دیا میں براق / طے کیا تو جس سے یہ نیلی رواق
اور مساجد تری امت کے تئیں / عالمِ دنیا میں دیا ہوں جو میں
تب تری امت کو اے میرے رسول / انکی مساجد میں ہی یوں دخول
قلزمِ دوزخ پہ کرونگا رواں / برق سے زائد وہ رہینگے دواں
انکو نہ پہونچیگا سمجھ کچھ وہاں / انکو یہ طوفاں سے دونگا اماں
احمدِ مرسل کے بدل اے کریم / شرع کے رکھ پل پہ مجھے مستقیم
اور میں کیا عرض کہ اے دادگر / آتشِ نمرود براہیم پر
حق نے کہا میں تری امت اوپر / آتشِ دوزخ کو کیا سرد تر
کیا وہ براہیم کی خلت بڑی / یا یہ محبت کی فضیلت بڑی
دونگا یقیں پر تری امت کے تئیں / بعدِ گنہ درجہ محبت کا میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ۞ سورۃ بقر

تیرے پیمبر کے جو ہیں نائباں / توبہ کیا ہاتھ پر انکے بجاں
اور کہے عرض میں حق سے کہا / تو نے ذبیح اللہ کو زمزم دیا
حق نے کہا اسکو ہیں زمزم دیا / تجھکو عطا کوثرِ اطہر کیا
ایک یہودی کو بلا شبہ و شک / ایسا ہی نصرانی کو بے شبہ شک
امتی کو تیرے یہ دارِ نعیم / بھیجونگا رحمت سے بہ فضلِ عمیم
صاحبِ آں زمزم و کوثر بدل / دے اسے جنت میں مقام و محل
حق نے کہا تجھکو مدینہ دیا / نقدِ سعادت کا خزینہ دیا
یمن سے اس تیرے نبی کے اے رب / کر تو اجابت یہ مری عرض اب
اور میں کیا عرض وہ دربار میں / لوط پیمبر کو شبِ تار میں

[۱] الحمد للہ کہ حضرت کی دعا قبول ہوئی ۲ رجب ۱۳۰۰ھ کو عازم حرمین شریفین ہوئے اور سرزمین مدینہ منورہ میں ۲۳ محرم الحرام ۱۳۰۱ھ کو وفات ہوگئی۔

اُمتِ حاسد سے دیا ہے نجات
احقرِ عاجز کو بھی اے کردگار
اور میں کیا عرض یہ معبود سے
حق نے کہا روزِ قیامت میں جب
کافرِ گمرہ کو سقر میں گرا
بات کیا اُس ہی سرِ طور پہ
اور میں کیا رب سے مرے التجا
اور میں کہا بحر سے اس کے تئیں
اُمتِ اطہر کا زے بس گذر
احقرِ عاصی کو اے ربِ کریم
اور رکھ دنیا سے چلاؤں اُسے
حق نے جواب اُس کا دیا یہ مجھے
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا
مجھکو کہا حق نے کہ در روزِ حشر
اور ملے اُنکو جنت شتاب
رحمتِ مخصوص سے اے ربِ العلا
حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے
اسکو زمیں کی ہے خلافت ملی
اپنی عبادت میں مجھے گرم کر
حق نے کہا مجھکو بصد مرحمت
اور میں کیا عرض اے ربِ الورا
حق نے کہا تجھکو بدوشِ ملک
سیرِ سلیماں کو یہ سرعت کہاں

مجھکو کہا خالقِ کُل کائنات
پہنچا تو وُہ اُس غار تلک ایک بار
باد کو تابع تو کیا ہود کے
بر سرِ کُل خلق سب آویں میں تب
پار سلیماں کو کریگا اُڑا
بات کیا تجھ سے سرِ لوز پر
اسکو توریت عنایت کیا
قوم سمیت اُس کے اُتارا یقیں
حشر کے دن ہوویگا جب بر سفر
رکھ تری توحید پہ بس مستقیم
کہ نہ قدم آب سے اسکے بھگے
درجہ شفاعت کا دیا میں تجھے
موسیٰ کو یک سنگ تو ایسا دیا
لاکھوں گنہگار چھٹینگے ز قہر
شیر و شہد آب و خمر بے حساب
حشر کے دن مجھکو وہ کوثر پلا
سورۂ انعام دیا میں تجھے
ہونگے خلیفے تری اُمت میں بھی
دل کو مرے ڈر سے ترے نرم کر
میں تجھے جنت کی دیا مملکت
باد کو تو اُن کا مسخر کیا
میں نے بٹھا مانے ملک یک یک
اور یہ رفعت بھی یہ قربت کہاں

تجھکو بھی محفوظ رکھوں غار میں
غار میں کبھی تب کے بس ہر زماں
سارے ہلاک اس سے ہوئے کافراں
قعرِ جہنم ہی چلاؤں گا باد
اور میں کہا تو کیا موسیٰ سے بات
تھی جبلِ طور پہ وہ بات جان
حق نے جواب اُس کا مجھے یوں دیا
انکے قدم کو نہ لگا اس کا آب
دامنِ ترا اُنکا تب اے مصطفیٰ
آیتِ کرسی کے بھی برکات سے
اور میں کہا اسکو دیا تو عصا
جس سے قیامت میں ہزاروں گناہ
بار اجھر ہوتے تھے جس سے رواں
اور وہ بیتاب رہیں تشنہ لب
کیا یہ مشاربِ ہیں معظم بڑے
اور میں کیا عرض زِ ربِ الغفور
زم کیا ہاتھ میں اس کے لُہا
حرمتِ انعام سے اے دادگر
اور میں کیا عرض. دیا اے کریم
دیکھ سلیماںؑ کی وہ دولت کہاں
ایک شب و روز میں بے اشتباہ
راہ کئے لاکھ برس کی بخیر
احقرِ ناداں کو بھی اے خدا

شر سے شریروں کے شبِ تار میں
تنگی و تعذیب سے دیجو اماں
راحت و آرام لئے مومناں
باد سے برباد ہو سب بدنہاد
حق نے کہا مجھ سے بلطف کیساتھ
بات یہ تیرے سے ہے در لامکاں
کہ میں تجھے آیتِ کرسی دیا
حق نے دیا مجھکو تب ایسا جواب
خشک نہو اس سے تو خوش ہوئیگا
اسکو بچا شر سے آفات سے
ساحروں کا سحر ہے جس سے گیا
ہوں تری اُمت کے فنا اور تباہ
بار اقبیلوں کیلئے بے گماں
کوثرِ پاک اُنکو پلاوے تو سب
یا ہیں بڑے سنگ کے بار اجھرے[۱۲]
تو دیا داؤدؑ نبی کو زبور
زم بھی اُمت پہ ترا دل کیا
مجھ پہ تری نعمتیں اکرام کر
تو نے سلیماںؑ کو ملکِ عظیم
اور یہ جنت کی ریاست کہاں
ہوتی تھی طے ایک مہینے کی راہ
اپنے کرم سے میں کرایا ہوں سیر
یمن سے اس سیرِ نبیؐ کے سدا

؎ ایک پہاڑ کا نام جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تھا ۱۲

یم

Scanned with CamScanner

سیرِ اِلَی اللہ وفی اللہ دے
حق نے کہا تری اُمت کے تئیں
بندۂ احقر کو بھی ربِ اجل
اور میں کیا عرض اے ربِ الورا
چشمۂ حیواں کہاں یہ کہاں
ذکر میں بھی اپنے اسے زندہ رکھ
حق نے کہا لطف سے تب یوں مجھے
طاعت و اخلاق میں اعمال میں
مجھکو کہا حضرتِ پروردگار
اے نبی اسبات سے رہ فرحمند
یُمن سے ان پانچ اذانوں کے رب
اور میں کہا مائدہ ان کو دیا
حشر لئے اس کو ذخیرہ کیا
مائدہ احقر کو تو عرفان کا
سر پہ یقیں ابر کا سایہ دیا
نعمتِ دارین دیا ہوں بہت
احقرِ عاصی کو بھی اے ذوالجلال
اور کہا آلِ اسرائیل میں
اور تری اُمت سے گنہ ہو اگر
دل کو بھی احقر کے بہ اوصافِ بد
کہ نہیں جسکی ہے کتب میں مثال
باپ سے اور ماں سے بھی اسکے شتاب
اسکو بھی ماں باپ کو اسکے نجات

سیرِ فنا سیرِ بقا دیجئے
قبر کی اور حشر کی آفت سے میں
ماہی گناہوں کی گئی ہے نگل
خضر کو تو چشمۂ حیواں دیا
یہ ہے حیاتِ ابدی بے گماں
نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ
سورۂ اخلاص دیا ہوں تجھے
اور سب افعال میں ہر حال میں
صبح و مسا نام ترا پنج بار
ذکر کو ہم تیرے کئے ہیں بلند
پانچ حواس احقرِ عاصی کے اب
حق نے یہ ارشاد مجھے تب کیا
نعمتیں ایسی نہ کسی کو دیا
دے اے خدا قوت ہو تا جان کا
اور من و سلوی بھی عنایت کیا
فضل و عنایات کیا ہوں بہت
رزق بلا واسطہ دیجے حلال
مسخ کیا لوگ کی ہیں صورتیں
شامتِ عصیاں سے انہوں کے مگر
بہرِ نبی مسخ نہ کر اے صمد
اسکو پڑھے جو بہ خلوصِ کمال
لطف سے تخفیف کرونگا عذاب
دیکھے جہنم سے تو رحمت کے ساتھ

میں کہا یونس کو بچایا ہے تو
پل کے بھی آفات سے دیوں بچا
بطن سے جلد اسکے تو باہر نکال
حق کہا جنت میں تجھے اے خلیل
قلب کو احقر کے بھی اے پاک ذات
اور میں کیا عرضِ جنابِ خدا
یُمن سے اس سورۂ اخلاص کے
اور میں کیا عرض کہ تو کر پسند
ساتھ مرے نام کے بس در اذاں
جسم کی پایا ہے بلندی مسیح
اپنی عبادت میں ہی مصروف رکھ
مائدۂ فضل اے میرے حبیب
مائدہ وہ عالمِ دنیا کا ہے
میں نے کہا آلِ اسرائیل کو
حق نے کہا تجھکو اے میرے حبیب
حشر میں بھی دونگا میں اُنکی تئیں
بہرِ نبی فضل کا سایہ ترے
یعنی کئے جب وہ گنہ بیکراں
مسخ نہ دنیا میں کرونگا شتاب
اور یہ ارشاد کیا حق نے مجھے
فضل سے ہیں اسکے بدن کو تمام
تن بھی احقر کے اے ربِ الانام
جنتِ ماوی میں عطا کر دخول

پیٹ سے ماہی کے نکالا ہے تو
داخلِ جنت کروں روزِ جزا
دودھ اسے عفو کا دے اپنی پال
دونگا میں وہ چشمۂ خوش سلسبیل
فضل کا دے اپنی تو آبِ حیات
عیسیٰ کو انجیلِ مقدس دیا
بندۂ احقر کو بھی اخلاص دے
لے گیا عیسیٰ کو بہ چرخِ بلند
لیوے بہ آوازِ بلند در جہاں
اسم کی ہے یہ تو بلندی صریح
خیر کے کاموں سے ہی مالوف رکھ
دونگا میں اُمت کو ترے عنقریب
مائدۂ فضل یہ عقبیٰ کا ہے
فضل سے اپنے ہی بہایا نمیں تو
اور تری اُمت کو بھی کر خوش نصیب
سایۂ ممدود بہ خلدِ بریں
رکھ دو جہاں بیچ تو سر پر مرے
خوک و بندر کے بنے صورتاں
حشر میں ہی اُن سے میں لونگا حساب
سورۂ الحمد دیا ہوں تجھے
آتش دوزخ پہ کرونگا حرام
فضل سے کر آتشِ دوزخ حمام
بہرِ رسول اور علی و بتول

روایت

خلد میں جب تک کرے تو خرام
سارے رسولوں پہ ہی جانا حرام

اور یہ ارشاد خدا نے کیا
میں تیری اُمت کو بہت میں دیا

عمرِ درازان کو میں بخشا نہیں
دل نہ ہو دنیا پہ تو محکم کہیں

روایت

میں نے کیا بخششِ اُمت طلب
حق کہا یک ثلث میں بخشا ہوں اب

پوچھا خدا اور تو کیا چاہیے اب
میں نے کہا بخششِ اُمت اے رب

اور کہا مانگ تو جو چاہیے اب
میں نے کیا بخششِ اُمت طلب

راوی کہا آپ کو درگاہ سے
ایسے خطاب آئے ہیں تب سات سے

حق نے تب ارشاد مجھے یہ کیا
کب تلک ایسا ہی تو مانگے بھلا

مجھکو تب اسطرح سے فرمایا رب
بخشوں اگر آج ہی اُمت کو سب

بخشونگا کر تیری شفاعت قبول
روزِ قیامت میں آ میرے رسول

آور یہ فرمائے نبی الورا
عرض کیا میں یہ حضورِ خدا

کہ میں تری عرض قبولا ہوں اب
اور میں کیا عرض کہ اے میرے رب

لطف سے یوں لونگا حساب اُنسے ہاں
کہ نہ خبر تجھکو بھی ہووے وہاں

حق سے جو باتیں ہوئیں معراج میں
کیجئے ارشاد کچھ اُن سے ہمیں

کہ وہ گنہ کرتے ہیں خلوت میں جا
اور عبادت مری جلوت میں آ

پوچھے علی آکے نبی کے حضور
کہ شبِ معراج میں ربّ الغفور

تب کئے ارشاد شہ انبیا
غایتِ رحمت سے خدا نے کہا

شامتِ عصیاں سے نہوں کے بس
میں نے دھسایا ہے بہ قعرِ زمیں

پر تری اُمت کے گناہوں کے تئیں
قعرِ زمیں بیچ دھساتا نہیں

اے نبی اُمت کی ترے بد عمل
کرتا ہوں حسنات سے آخر بدل

پر تری اُمت پہ بدلے میرے رسول
بعدِ گنہ ہوتی ہے رحمت نزول

اور شبِ معراج میں ربّ الورا
وحی وہ سالارِ اُمم پر کیا

جاوے نہ جبتک تری اُمت تمام
سارے اُمم پر بھی ہے جانا حرام

تا نہ قیامت میں ہو زائد حساب
دیونگا جنت میں بہت کچھ شتاب

اور کیا اُن کو میں خیرِ اُمم
قبر میں تا بکث رہے ان کا کم

کہتی ہیں یوں حضرتِ زہرا بتول
کہ مجھے ارشاد کئے یوں رسول

بخشونگا دو ثلث بروزِ قیام
اور یہ فرمائے رسولِ انام

مجھکو کہا لطف سے پروردگار
بخشا ترے واسطے ستر ہزار

فضل سے پھر مجھکو کہا کردگار
اور دیا بخشش میں ستر ہزار

آپنے ہر بار کیا ہے طلب
بخششِ اُمت ہی زدرگاہِ رب

میں نے کہا مانگنے والا ہوں میں
بخشنے والا ہی تو ہی اُنکے تئیں

ہو نہ عیاں بخشش و رحمت مری
خلق پہ سب عزت و حرمت تری

روایت

حشر میں اُمت کا حساب و کتاب
ہو مرے تحویل ہوا یہ خطاب

حشر میں اُمت کو فضیحت نہ کر
حق مجھے اسطرح دیا تب خبر

حضرتِ فاروق رضؓ نے دی ہے خبر
کہ میں کیا عرض اے خیر البشر

تب کئے ارشاد رسولِ خدا
حق نے اِس اُمت کی شکایت کیا

ڈھانکتا ہوں اُنکے گناہوں کے تئیں
اور نہیں سوا نہیں کرتا ہوں میں

لطف سے جو باتیں کیا آپ سے
اُس سے کچھ ارشاد ہمیں کیجئے

اُمتیاں اگلے گنہ جب کئے
قہر و عذاب اُنپہ تب ہی آگئے

قوم کو جوں عاد کے میں بے گماں
قعرِ زمیں بیچ دھسایا ہوں جاں

صورتیں ہیں اُمتِ داؤد کے
مسخ کیا شومیٔ اعمال سے

فعلِ گنہ جب کئے اگلے اُمم
برسے ہیں پتھر تب انہوں پر بہم

یعنے وہ جب جرم سے توبہ کریں
برسے وہیں اُنپہ مری رحمتیں

روایت

کہ شب معراج کے اسرار سے
اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے

ہووے اگر لائقِ نارِ سقر
تو وہ مرے پاس اے پیغامبر

حق میں اس امت کے بفضلِ کریم
آئے بشارات ہیں ایسے عظیم

خوف رکھیں حق کا بسر و جہار
اور رہیں فضل کے امیدوار

اصل میں امت کے خواص امیاں
ایسے بشارات کے مورد ہیں جاں

حال یہ خاصوں کے کریں کچھ نظر
خوفِ خدا رکھتے تھے وہ کس قدر

باپ مرے حضرتِ صدیقؓ جب
پڑھتے تھے قرآن بکمالِ ادب

کہتے تھے جب دیکھیں پرند گتیں
کہتیں کیہ سا ہو آہ میں

ہوتے تھے بیمار کبھی ایسے وہ تب
آتے عیادت کیلئے لوگ سب

اور تھے اک روز شتر پر سوار
سنکے اس آیت کو ہوئے بیقرار

اونٹ سے اترے ہیں عمرؓ جلد تر
جاکے گرے ایک وہ دیوار پر

روتے تھے عثمانؓ غنی اس قدر
ریشِ شریف ہوتی تھی بس انکی تر

نفس سے جب لیتے تھے اپنے حساب
درد سے روتے تھے بخوفِ عذاب

ایسا ہی اصحابؓ شہِ انبیا
ایسا ہی پُر خوف تھے سب اولیا

اور وہ چالیس برس کے میاں
آہ نہ دیکھے ہیں ہوئے آسماں

اور ہر اک آتمیں وہ پاکذات
دیکھتے چہرے پہ پھرا اپنا ہاتھ

خلق میں جب قحط پڑے یا بلا
بولتے اس طرح سے وہ برملا

موت مری آتی اگر آگے ہی
خلق ان آفات سے بچتے سبھی

اس طرح فرمائے رسولِ جلیلؐ
آئے نہ مجھ پاس کبھی جبرئیلؑ

پیدا کیا جبکہ جہنم کو رب
رونے لگے خوف سے املاک سب

کیونکہ وہ سمجھے کہ انہیں کیلئے
ہے یہ جہنم نہ ہمارے لئے

دلکو وہیں نکلے جو ہوتا تھا جوش
کوس تک سنتے تھے انکا خروش

حضرتِ صدیقہؓ قدسی مآب
آن کے کی آپ سے عرضِ جناب

آپؐ نے فرمایا کہ مجکو خدا
کر کے گنہ امتی کوئی تیرا

امتِ سابق کے بہشتی سے بھی
افضل و بہتر ہے کہاں جنتی

ایک نظر اس پہ کرے باشعور
لاوے نہ زنہار عمل میں قصور

جانیو ایمان بغیرِ گماں
خوف و رجا کے ہے یقیں درمیاں

اور طفیلی ہیں انہوں کے عوام
داخل ہیں امتِ خیر الانامؐ

آئی بخاری میں حدیثِ صحیح
عائشہؓ دیتی ہیں خبر یوں صریح

روتے تھے تب خوف سے یوں زار زار
چشم نہیں رہتے تھے در اختیار

سنتے تھے قرآن کی گر آیت عمرؓ
گرتے تھے بیہوش وہیں پُر خطر

اور رونے کے سبب سے کثیر
چہرے پہ تھے انکے سیہ دو لکیر

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ (سورۂ طور)

لوگ اٹھا لائے ہیں انکے مکان
ایک مہینہ رہے بیمار جان

رات کو محراب میں جاکر علیؓ
ہاتھ میں لے ریش مبارک کو بھی

یونہی امامین حسینؓ و حسنؓ
حقسے تھے یوں خائفِ سر و علن

شیخ عطا حق سے تھے خائف بڑے
وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے

چرخ پہ اکبار نظر جب کئے
بس وہیں دہشت سے زمیں پر گرے

شامتِ عصیاں سے بحکمِ خدا
چہرہ کہیں مسخ ہوا ہو دیگا

میرے گناہوں کے جو ہیں شامتیں
اسکے سبب سے ہی یہ ہیں آفتیں

ایسے ہی پُر خوف تھے سب اولیا
بلکہ مقرب ملک و انبیا

انکے بدن میں مگر از خوفِ رب
لرزہ بہت رہتا تھا بے شبہ تب

اور جب انسان کو پیدا کیا
چین و سکوں سارے ملک کو ہوا

اور براہیمؑ خلیلِ کریم
کرتے جب آغاز نماز اے فہیم

خود گی تھی حضرت یحییٰ کو جب
بیتِ مقدس میں وہ آروز و شب

حق کی عبادت میں ہی رہتے مدام
انکو تھی خواہش آب و طعام
کھیلنے گر اُن کو بلاتے شتاب
لڑکوں کو اس طرح سے دیتے جواب

کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کئے
پیدا کئے بلکہ عبادت لئے
آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوئے
خلق سے دنیا کے کنارہ لئے

رہنے لگے دشت و بیابان میں
ذکر میں طاعات میں ہر آن میں
اور وہ از خوفِ عذابِ خدا
روتے تھے اسطرح صباح و مسا

اشک کی کثرت سے انکو سیر
گوشت نہ باقی تھا دو رخسار پر
دانت نظر آتے زسوراخ جاں
بھرتی تھیں نی آہیں وہیں انکی ماں

جب ہو یہ حالِ ملک و انبیا
کیسا ہمیں چاہیے خوفِ خدا
خوفِ خدا چاہیے لیل و نہار
اور رہیں رحمت کے بھی امیدوار

کہتے تھے اس طرح عمرؓ باصفا
حشر کے دن گر یہ کرینگے ندا
آچکے دن جنتِ ماوی میں جا
ایک مسلماں ہی یقیں پائے گا

کرکے نظر فضل خدا پر وہیں
سمجھونگا وہ جنتی میں ہوں یقیں
اور منادی یہ کرے گر ندا
ایک ہی عاصی بہ سقر جائے گا

خوف سے تب حق کے ہراساں ہوں
دوزخی میں ہی ہوں گنہگار ہوں
جنّت و دوزخ کے نعیم و عذاب
رحمتیں اور زحمتیں ہیں بے حساب

جو نظر اس شب کئے حضرت وہاں
دیکھنے کرتا ہوں میں اُسکا بیاں

سیرِ گلستانِ جنّت

شہ نے خبر دی کہ کیا حکم رب
تیرے پہ بھی اور تیری اُمت پہ سب
فرض ہیں پنجاہ نمازیں دوام
سال میں چھ ماہ کے رکھنا صیام

میں نے کمی کیلئے تب عرض کی،
فرض نمازیں ہوئیں پانچ ہی
تین مہینے کے مقرر صیام
پوچھا ہے بس میرے سے ربِ انام

کیا تو کیا اسکو قبول اے رسول
میں نے کیا ہاں کہ کیا ہوں قبول
حق نے کہا جو مجھے جانیگا ایک
شرک سے اپنے کو بچاوے وہ نیک

اسکے لئے جنّتِ ماوی ہے گھر
جو کہ کرے شرک ہے اُسکو سقر
اور غضب پر ہے رحمت مری
جانئے سبقت کی اے میرے نبی

پاس مرے تو ہے گرامی زیاد
خلق سے سب اور تجھے یوم التناد
ایسی کرونگا میں عطا نعمتیں
خلق اُنہیں دیکھ تعجب کریں

تیرے لئے اور تیری اُمت لئے
نعمتیں جو ہم نے مہیا کئے
کیا تو اُسے دیکھنا چاہتا ہے اب
عرض کیا میں کہ ہاں اے میرے رب

حکم کیا حق نے سرافیل کو
حکم یہ پہنچائے جبرئیل کو
احمدِ مرسل کو بجنّت لجا
اسکے عجائب و غرائب دکھا

پس مجھے آ روحِ امیں لے گیا
جاکے میں جنت میں تماشا کیا
پانسو برس کی مسافت کا در
اسکو زر سرخ کا تھا خوب تر

اسکی درازی تھی رہ الف سال
خانہ بالا بھی تھا اک بے مثال
سال ہو پنجاہ ہزار اسکی راہ
قبر سے اٹھ کر کرے مومن نگاہ

دیکھے گا بے شبہ اُسے بالضرور
اور نظر آویں گے حور و قصور
ہیچ زمرد کے بھی موتی کے جان
چار صد اس در کو لگے تھے عیاں

حلقۂ یاقوت بھی تھا اسمیں ایک
قصر تھے چالیس ہزار اسمیں نیک
اور ہر اک قصر میں بے ریب و مین
کنگرے چالیس تھے بازیب و زین

اور ہر اک کنگرے میں باصفا
ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا
نور کے حلّے کے عجب دو طبق
ہاتھ میں ہر اک کے تھے حکمِ رب

پوچھا میں حال انکا کہے جبرئیل
کہ یہ فرشتوں کو نشانِ جلیل
آگے ہی آدم کے برس یک ہزار
پیدا کیا حضرتِ پروردگار

اور اسی خدمت پہ مقرر کیا — آپکی امت کو بروز جزا
تا کہ کریں اپنے طبق پہ نثار — عزت و شان انکی ہو تب آشکار
روح امین اسکو کہا میرا نام — سنتے ہی رضوان ہوا شادکام
اور کیا مجکو خوشی سے سلام — اور بشارت یہ دیا وہ ہمام
آٹھ خلیفے ہیں جو رضوان کے — آٹھ وہ دروازوں پہ جنت کے تھے
سیر مجھے جنت کا کرانے لگا — اور بشارات سنانے لگا
جنت ماوی کے جو دیوار ہیں — نور فزا مطلع انوار ہیں
لولوئے بیضا کی بھی اک خشت تھی — سبز زبرجد کی بھی تھی دوسری
اسکی جو چوڑائی ہے وہ ور شمار — راہ برس کی وہ ہے سی ہزار
اور مکانات بھی دیکھا وہاں — سرخ تھا یاقوت کا کوئی مکاں
بعضے محل روپے کے اجلے بھی تھے — سرخ تھے سونے کے اسے کنگرے
بعض محل انکے تھے جوں آفتاب — کنگرے گویا تھے اسے ماہتاب
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار — بھی تھے سرا جانو ز روی شمار
اور ہر اک خانے میں اک تخت تھا — زر کا کہیں اور کہیں یاقوت کا
فرش ہر اک تخت پہ ستھرا اچھا — اور ہر اک فرش نئی طرح کا
رنگ وہ حلے کا ہر اک تھا جدا — پوست بھی شفاف تھا یوں حور کا
مغز بھی تا تھا نظر جسم سے — تاج مرصع بھی تھے سر پہ دھرے
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار — نہریں مصفا تھیں رواں آشکار
مشک سے خوشبو میں زیادہ تھی سب — اور یہ چشمے بھی ہیں دیکھا ہوں تب
دیکھا شجر ایسے بڑے آشکار — سائے میں اک جھاڑ کے گر کوئی سوار
پیڑھ زر سرخ سے اشجار کے — ڈالیاں یاقوت و زبرجد کے تھے
ایک ہی پتے سے یہ سارا جہاں — ہوویگا پوشیدہ لغیب گماں
اور ہر اک میوے کی دانے کی جا — بیٹھی تھی اک حور جناں باصفا

بھیجیگا جب خلد میں از رحمت — کرکے ادا تب یہ ملک تہنیت
روح نے پس در کو ہلایا ہے جب — پوچھا ہے رضوان کہ ہے کون تب
فرح سے تحمید بھی بولا ہے وہ — پس در جنت وہیں کھولا ہے وہ
آپ کی اور آپ کی امت لئے — اکثر جنت ہی خوشی کیجئے
تابع تھے ہر اک کے ملک سات لاکھ — پس مجھے تکریم سے رضوان پاک

بیان صفت جنت

نعمتیں جنت کی جو ہیں بیکراں — گر گرو تا عمر نوح بیاں
سونے کی اک اینٹ ہے روپے کی ایک — سرخ ہی یاقوت کی اک خشت نیک
مشک بھی کافور کے گچ سے ہی — اسکے ہی دیواریں بنائے سبھی
اور اسے شفاف ہیں ایسے بنائے — ارض و سما عرش نظر جس سے آئے
کنگرے اس قصر کے سب خوشنما — لولوئے بیضا کے عجب خوشنما
بعض محل کا سرخ جواہر کے تھے — سبز زمرد کے جسے کنگرے
بعضے مکانات تھے مثل قمر — کنگرے تھے اسے ہر بس خوبتر
حجرے تھے اتنے ہی بہ ہر اک سرا — خانے بھی ہر حجرے میں اتنے بجا
اور کہیں موتی کے ہر اک تخت پر — خیمۂ زربفت کھڑا پاک تر
حور ہر اک فرش پہ زینت شعار — پہنی ہوئی حلے تھی ستر ہزار
گوشت تمام آوے نظر پوست سے — جسم بھی سب آوے نظر گوشت سے

انہار جنت

نہریں بھی جنت میں ہیں دیکھا یہاں — شیر و شہد آب و خمر خوشگوار
رنگ میں ہیں کافور سے زیادہ سفید — شہد سے شیریں ہے بہت آب سعید
ایک رحیق اور دوم سلسبیل — تیسری تسنیم ہے اور زنجبیل
تیز رواں ہوویگا ہفتاد سال — پہنچے نہ آخر کو بلا قیل و قال
برگ تھے سب سندس و دیباج کے — اور وہ پتے بھی تھے ایسے بڑے
اور ہر اک میوے میں اس خلد کے — حق رکھا ہفتاد عجب ذائقے
جنتی جب خواہش میوہ کرے — شاخ شجر منہ تلک اسکے جھکے

بہشتیں جنت

محلاتِ خلفائے راشدین رض

گوکہ شجر ایسا ہو بے قیل و قال
شتر کے مقدار طیورِ جناں
پاس بہشتی کے تبھی آئے گا
تیسری بہے جنتِ ماوی عظیم
ساتویں جنت ہے وہ دار القرار
روحؑ کہا ہے یہ فلاں کا محل
بولے اے بوبکرؓ میں تیرا مکاں
صاحبؐ ان قصر بھی اور قصر بھی
اسمیں بہت حوریں تھیں اے باصفا
اور کہے عثمانؓ ہے میں تیرا نام
اور علیؓ سے کہے خیر الورٰی
اے نبیؐ دیدارِ علیؓ کے ملک
تا کہ ملک اُس کی زیارت کریں
اور ترے قصر میں داخل ہوا
چہرے پہ وہ کھینچی تھی اپنے نقاب
کہ ہیں علیؓ آپکے جو ابنِ عم
شیر و شہد آب و خمر بہر چہار
اسکے کنارے تھے زبرجد سے ہی
ظرف رو پہلی تھے دہرے خوبتر
دارِ جناں میں نہیں کوئی بوستاں
روحِ امیں مجکو دئے یہ نشان

اسکی درازی ہو رہِ الفؓ سال
شاخ پہ تھیں لیتی خوش بولیاں
کھاتے ہی پھر جھاڑ پہ اڑ جائیگا
اور چہارم ہے بہشتِ نعیم
آٹھویں ہے خلد ہمیشہ بہار
اور یہ فلاں کا ہے دگر بے بدل
تھا زرِ احمر کا میں دیکھا وہاں
آپ پہ ہر دم ہو فدا اے نبیؐ
میں تری غیرت سے نہ اُس میں گیا
دیکھا سمٰوات پہ لکھا تمام
کہ تری تصویر کو اے مرتضیٰ
جبکہ ہیں مشتاق ہوئے بر فلک
فرح و طرب اُسکی زیارت سے لیں
پھل وہاں توڑا ہو نہیں اک جھاڑ
اسکو ہیں اس طرح کیا ہو خطاب
زوجہ ہو مومنیں اُنکی اے شاہِ امم
جاری تھے از قدرتِ پروردگار
اور تھے سنگریزے جواہر سبھی
جیسے ستارے ہیں لگے چرخ پر
نہر پہ لیکن اس سے تھی اُسمیں لعل
آپکے ازواجؓ کے ہیں یہ مکان

ہو وے ہر اک میوہ میں لذت عجب
چاہیگا جب کوئی بہشتی شتاب
جنتیں وہ آٹھ ہیں جانو یہی
پانچویں ہی جنتِ دار السلام
دارِ عدن میں ہی بہت نہریاں
چاروں خلیفوں کے بھی اپنے مکاں
اسکے لطائف بھی ہیں دیکھا ہوں سب
اور کہے فاروقؓ سے ہیں دُر جناں
سُنکے عمرؓ رونے لگے اور کہے
اور ترا قصر بھی اک اے امیں
چرخِ چہارم پہ نظر میں کیا
ایک فرشتے کو خدائے جہاں
اور میں جنت میں بھی اے مرتضیٰ
سونگھا ہیں اسکو وہ ہو اشتق وہیں
کسکے ہے تو ہاں سے کہد یجئے
اور عجب نہر بھی اک در جناں
بہتے تھے وہ چاروں بھی یکجائے پر
مٹی بھی عنبر سے تھی اُسکی وہاں
روحِ امین بولے ہے کوثر یہی
اور کنارے پہ بھی اُس نہر کے
اور میں نہار بھی دیکھا ہوں تب

کھانے سے تو بس جسکے ملے لب سے لب
ہو کے وہیں مرغ ہوا پر کباب
ایک ہے فردوس عدن دوسری
چھٹویں جو ہے دارِ جلال اُسکا نام
میرے صحابہ کے میں دیکھا عیاں
دیکھے بترتیب شہِ انس و جاں
حضرتِ صدیقؓ نے کی عرض تب
دیکھا ہوں یاقوت کا تیرا مکاں
سب سے بھی غیرت ہے سو آپکے
دیکھا ہے میں نے بہشتِ بریں
میرے سے جبرئیل امیں نے کہا
پیدا کیا شکلِ علیؓ پر یہاں
دیکھا ہوں اک قصر ترے نام کا
نکلی ہے حور اُس سے بس اک نازنیں
بولی ہے وہ حور تب اس طرح سے
دیکھا جو تھی عرشِ بریں سے رواں
اور نہیں ملتے تھے بایک دگر
اور گیاہ اُسکا تھا از زعفراں
جو کہ دیا آپ کو حق اے نبیؐ
خیمے کھڑے تھے دُر و یاقوت کے
ذکرِ اس آیت میں کیا جنکا رب

فِيهَآ أَنْهَٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ وَأَنْهَٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ
وَأَنْهَٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى
(سورۂ محمدؐ ۱۲)

شیر و شہد آب و خمر پاک تر
پوچھا میں جبرئیل سے انکی خبر
کیجئے درگاہِ خدا سے سوال
اور بہت اسکو تھے پر لا کلام
میں نے رکھا اسکے پروں پر قدم
محکلہ نظر آیا شجرِ اک بڑا
آویگا اس طرح سے جانو نظر
پس اسی قبّہ سے وہ نہریں جہاں
چلکے یہ قبّہ میں نظر کیجئے
کو نجی بھی ہے اسکی تو پاس آپ کے
میں نے پڑھا قفل وہیں کھل گیا
قصد میں رجعت کا وہاں سے کیا
کونے پہ اک میں نے کیا جب نظر
میم سے اس بسم کے بے ارتیاب
اور تھی رواں شہد کی نہرِ عظیم
جو کہ ترا امتی اخلاص سے
اور کہے جنت میں کیا میں نظر
کھولکے اسکو بھی گیا میں اندر
حق کے سر اسرے اٹھے حبیب
حلّے میں پیچیدہ عجب خرقہ ایک
میں نے کیا اسکو خدا سے طلب
دوست میں جس بندہ کو میرا کہوں

اور تھی ہر ایک بڑی اسقدر
آئیں کہاں سے یہ چلے ہیں کدہر
عرض میں کرنے کا کیا تب خیال
بولا ہی یوں کرکے وہ مجکو سلام
پس وہ فرشتے لے اڑا ہے بہم
قبّۂ دُر زیرِ شجر ایک تھا
بیضۂ اِک مرغ ہو جوں کوہ پر
بہتی تھیں از قدرتِ پروردگار
آب یہ تا اِسکی حقیقت کھلے
پوچھا میں کیا ہے وہ کہا تب مجھے
اسکے اندر جاکے نظر میں کیا
پھر وہ فرشتے نے مرے سے کہا
"بسم" تھا مرقوم وہاں خوب تر
حکمِ خدا سے تھی رواں جو آب
حکم سے خالق کے زِ میمِ رحیم
یاد یہ کلمہ سے کرے گا مجھے
قصر تھا یاقوت کا اِک سرخ تر
ایک تھا صندوق وہاں پاکتر
اک ہی یہ صندوق میں سِرِ عجیب
داخلِ صندوق تھا بروجہِ نیک
حکم ہوا مجکو ز درگاہِ رب
فقر اسی کو میں عنایت کروں

روبرو اِک نہر کے یہ سب جہاں
بولے وہ کوثر کی طرف ہیں چلے
ایسے میں اِک آیا فرشتہ بڑا
اپنے قدم بازو پہ اب رکھ مرے
جبکہ گیا ایک ہی لمحہ گذر
قبّہ وہ ایسا تھا بڑا لا کلام
سبز زبرجد کا تھا ایک اسکو باب
قصد میں پھرنے کا وہاں ہی کیا
میں نے کہا قفل ہے اسکو لگا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کونے سے اس قبہ کے چاروں وہاں
غور سے کچھ اور یہاں دیکھئے
دوسرے پہ "اللہ" لکھا اے سلیم
ہا سے وہ اللہ کے رواں جوئے شیر
قدرتِ حق کو میں تب دیکھا ہوں جب
چار یہ نہروں سے کبھی روزِ جزا
کھولکے دروازہ میں اندر گیا
پوچھا میں جبرئیل سے ہی آمیں کیا
چاہا میں دیکھوں تو بحکم خدا
مجکو ہوا درگہِ حق سے خطاب
اے نبیؐ یہ خرقہ ہے تیرے لئے
پاس مرے اے مرے پیغامبر
آہی لئے وہ شہِ عالی مکان

اک سرِ سوزن کے ہیں مانند عیاں
آئے کہاں سے نہ خبر ہے مجھے
جسکی جسامت کو نہیں انتہا
چشم بھی اب بند ذرا کیجئے
کھولکے آنکھیں میں کیا ہوں نظر
اسپہ لکھیں گر یہ جہاں کو تمام
قفل زرِ سرخ کا با آب و تاب
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
اِسکی ہے بے شبہ کلیدِ عظیم
چار طرف چار ہیں نہریں رواں
اور تامل سے نظر کیجئے
تیسرے پہ "رحمٰن" بہ چہارم "رحیم"
میم سے ہر رحمٰن کے خمر اے ضمیر
مجکو ہوا حکم ز درگاہِ رب
بس اسی سیراب میں کردیوں گا
خانہ تھا اک اسکے اندر دوسرا
مجکو خبر روحِ امیںؑ یوں دیا
خود ہی وہ صندوق وہیں کھل گیا
خرقہ ہے یہ فقر کا بے ارتیاب
اور تری امت سے ہی اسکے لئے
اس سے کوئی چیز نہیں دوستتر
دوست بہت فقر کو رکھتے تھے جان

تنبیہ

فقر کی تفصیل میں بس اے ضمیر
دیکھئے آئیں ہیں حدیثیں کثیر

زمرۂ اصحاب سے عالی وقار
جو کہ تھے فقرائے مہاجر اے یار

فقر کو جب دوست رکھے ہے خدا
اپنے رسولوں کو کیا ہے عطا

کافرِ فرعون کو۔ نمرود کو
اور بہت ایسے ہی مردود کو

مال کی اُلفت میں نہیں ہے اسیر
تو ہے حقیقت میں وہ بیشک فقیر

ایسی تھی ہر ایک میں وسعت عیاں
مشرق و مغرب کے جو ہیں درمیاں

سات قدم گر کوئی لیجائے گا
بہتریاں حشر میں وہ پائے گا

بولے بلا شبہ یہ پہنچائیے،
اور یہ بشارت کبھی نہیں دیجئے

اور وضو کرکے بعجز و نیاز
فجر کی پھر جلد گذارے نماز

اور کہا حضرت نے وہیں آن کے
مجھ سے ملاقات کی ادریسؑ نے

پھر میں کہا ان کے تئیں مرحبا
ایسے کمال بیچ تو پہنچا ہے آ

کاش کہ سب خلق کی سکرات بھی
پاتا میں سب ان کے صعوبات بھی

پوچھا میں کیا اسکا ہی فرما سبب
یوں کہا ادریسؑ نے میرے سے تب

ایک ندا مجکو یہ ہوتی ہے تب
کہ تو گذر جلد تر اس جا سے اب

اور مجھے ادریسؑ نے دی یہ خبر
کہ میں کیا ایک جبل پر نظر

مشک بھی عنبر سے بنا ہے تمام
اور ہیں لگے اسکو درِ سیمِ خام

برق سے مرکب یہ ہو کوئی سوار
پانسو برس ہوئے دوان برق وار

کہ یہ جبل کون ہے پیمبر کا ہو
یا کسی صدیق و ملک کا کہو

اُمتِ احمدؐ سے کوئی بانیاز
فجر کی بے شبہ دو رکعت نماز

کاش یہ ادریسؑ اے حبیبِ خدا
آپکی اُمت کو اگر دیکھتا

فقر کی ہے ایسی فضیلت بڑی
دیکھئے ثابت ہوئی قرآن ہی بھی

صاف و صریح اُنکے سبھی شان میں
آئیتیں آئیں کئی قرآن میں

صرف غِنا اُسکا ہے مبغوض جب
زمرۂ اعدا کو دیا اپنے سب

ہاں جسے اللہ دیا ہووے مال
خیر میں وہ صرف کرے بے ملال

اور کہے حضرت کہ بدارِ جناں
دیکھا میں سات ایسے بڑی پہاڑیاں

کہنے لگے روحِ امیں میرے ساتھ
کہ کسی اندھے کا پکڑ کوئی ہاتھ

پوچھا میں جبرئیلؑ سے اے باصفا
مژدہ یہ اُمت کو میں پہنچاؤں کیا

صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار
کلمۂ طیب کو پڑھے سات بار

خلد میں اتنی اُسے جائے ملے
مشرق و مغرب کو وہ سب گھیر لے

اور کہا مجھ کو ادب سے سلام
میں نے جواب اسکو دیا شادکام

سختیٔ سکرات سے پایا نجات
درد سے تب اس نے کہا میرے ساتھ

آپکی اُمت کی بھی دیدار سے
ہوتا مشرف تو بھلا تھا مجھے

میں کروں جب قصر کی جانب نظر
اور نظر میں کروں جب حور پر

کیونکہ یہ حصہ ہے بحسنِ عمل
اُمتِ احمدؐ کا ز روزِ ازل

کہ جبلِ رحمت اُسے بولتے
سر وہ جبل کا ہے اگا عرش سے

بارہ ہزار اسکے ہیں دروازے جان
اتنی مسافت ہے دو دو در کے میان

پہنچے نہ اک در سے دوم در کنتیں
اسکو غرض دیکھ کے پوچھا ہوں میں

آئی ندا اُن سے کسی کا نہیں
بلکہ یہ ہے کو وہ اُسی کے تئیں

ساتھ جماعت کے کریگا ادا
فضلِ خدا سے یہ جبل پاوے گا

انکے ہی زمرے میں ہو محشور کل
جنتِ ماویٰ میں یہ پاتا جبل

جماعت کی فضیلت

نقل یہ طبرانی کیا اوسؓ سے
اوسؓ نے بولا کہ نبیؐ یوں کہے

جاویگا جو نفل جماعت لئے
عمرے کا اک اجر ملے گا اُسے

فرض جماعت لئے جو جاوے چل
حج کا اسے اجر ملے بے خلل

احمدؒ و مسلمؒ نے ہیں عثمانؓ سے
لائے روایت کہ نبیؐ یوں کہے

الفقر فخری (حدیث)

وفات ادریس علیہ السلام

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پاوے جماعت سے عشا جو بہ ہام
رات کیا نصف وہ گویا قیام
صبح جماعت سے کیا پھر ادا
گویا وہ سب رات عبادت کیا

لایا ہے ماجہ کا یسر از عمرؓ
کہ ہمیں فرمائے ہیں خیر البشر
کوئی نمازیں پڑھے از بہرِ رب
ساتھ جماعت کی جو چالیس شب

رکعتِ اولےٰ ز نماز عشا
فوت نہ زنہار کبھی وہ کیا
اُسکے سبب اُسکو خدائے کریم
لکھے ہے آزادی ز نارِ جحیم

اور صحیحین میں آئی خبر
کہ کئے ارشاد شہِ بحر و بر
کہ ہیں کیا عزم یہ اے مومنو!
لوگ نہ آوینگے جماعت کو جو

اُنکے مکانوں کو لگا دیویں نار
دیوے پنہ اس سے ہمیں کردگار
آور بنِ عباسؓ کی خدمت میں آ
کہتے ہیں یک شخص سوال یوں کیا

کوئی رکھے دن کو ہمیشہ صیام
اور کرے شب کو ہمیشہ قیام
پر نہ جماعت سے پڑھے وہ نماز
ویسے کا کیا حکم ہے اے سرفراز

بولا انہوں نے کہ اگر وہ مرے
اپنی جگہ نارِ سقر میں کرے
الغرض ایسا کہے شاہِ جہاں
اور میں دیکھا ہوں بدارِ جناں

بیٹھا تھا رضوان جو اک تخت پر
گردِ ملک اسکے کھڑے تھے دگر
شرط وہ تعظیم کی لایا بجا
پوچھا میں رضوان کو اے باصفا

بولنے کیا ہے مری اُمت کا حال
تب کہا میرے سے وہ فرخندہ فال
حصے خدا تین کیا خلد کے
حصے ہیں دو آپ کی اُمت لئے

اُنکے سوا جو ہیں اُمم دوسرے
تیسرا حصہ ہے اُنہوں کیلئے
اور بہشتوں کی جو ہیں کنجیاں
روبرو رضوان کے دھرے تھے وہاں

پوچھا میں یہ کیا ہیں تو اُسنے کہا
اُمتی اِک صدق سے جب آپ کا
کلمۂ طیب کو پڑھے درجہاں
قصر بنے اُسکے لئے اِک یہاں

اور رضا قفل لگا دے اُسے
کنجی کرے اُسکی حوالے مرے
حشر کے دن جبکہ اُٹھے مومناں
قبر سے میں دوں اُنہیں کنجیاں

اور کہا حضرت نے کہ جب خیر سے
گلشنِ جنات کی ہیں سیر سے
فضل سے مولا کے لیا جب فراغ
حاضرِ درگاہ ہوا باغ باغ

حق نے کیا مجکو خطاب اے حبیب
آج مقاماتِ عجیب و غریب
اپنی جو اُمت کے تو دیکھا تمام
اپنے دل و جان سے خوش رہ مدام

میں کیا تب عرض اے ربّ الورا
میں ترا بندہ ہوں تو مولیٰ مرا
بندہ جو ہے اپنے خداوند سے
اپنے دل و جان سے نہ کیوں خوش رہے

تب مجھے ارشاد کیا از کرم
عزت و اجلال کی میرے قسم
جو ہیں دل و جان سے ترے دوستاں
اُنکے مقامات ہیں یہ بے گماں

اور جو عدو تیرے ہیں شر الانام
سب یہ مقامات ہیں اُنپر حرام
اب ترے اعدا کے مقامات بھی
دیکھئے دوزخ کے عقوبات بھی

درکاتِ دوزخ ملاحظہ کرنے کا بیان

سرورِ عالم نے کہا جبرئیل
مجھ کو بفرمانِ خدائے جلیل
لیگیا جب مالکِ دوزخ کے پاس
کہنے لگا میرے تئیں وہ حق شناس

زیرِ قدم دیکھئے اپنے یہاں
میں وہیں دیکھا تو پھٹا آسماں
آئی نظر مجکو زمین جلد تر
بیتِ مقدس بھی تب آیا نظر

اور جہنم کے بھی درکات سب
آئے نظر اہلِ عقوبات سب
نقل ہے فرمائے شہِ انبیاؐ
دارِ سقر پر میں نظر جب کیا

ایک فرشتے کو میں دیکھا عجیب
کہ تھا نہایت وہ طویل و مہیب
ارض و سما کے تھا کھڑا درمیاں
ہاتھ سے وہ آگ اچھالے عیاں

اِک سرِ سوزن کے ہی مقدار پر
کھولا ہے مالک نے جہنم کا در (دروازہ)
ہوگئی شق پہلی زمین ہگمیاں
دیکھا میں ہر جنس کی خلقت وہاں

چھیرے گئی بعد زمیں دوسری
پھٹ گئی بعد اس کے زمیں تیسری

چھیرے گئی چوتھی زمیں بعد ازاں
اسمیں تھی پتھر کے پہاڑاں کلاں

پھٹ گئی بعد اسکے زمیں پانچویں
اسمیں بہت سانپ بچھو تھے یقیں

پھٹ گئی بعد اسکے ہی چھٹویں زمیں
کہتے ہیں سجین اسی کے تئیں

حشر میں وہ انکو دئے جائینگے
دیکھ کے وہ روئیں گے پچھتائینگے

چیری گئی بعد زمیں ساتویں
نام اسی کا عجبا ہے یقیں

آپ سے دیکھ سکوگے نہ اب
کیونکہ اس امت کے گنہگار سب

آگ جہنم کی وہ آئی نظر
تھی شبِ تاریک سے تاریک تر

درمیاں دو در کے جو تھا فاصلہ
پانسے برس کی وہ ہوگئی راہ

طوق بھی زنجیر تھی وہاں نشیں
پہنائے جو دوزخیوں کے تئیں

کافر و مشرک کے جلینگے جو ساتھ
انکو نہ آتش سے کبھی ہو نجات

کاٹیں وہ بدکاروں کو روزِ شمار
زہر رہے انکا برس یک ہزار

نامۂ اعمال بہت بیکراں
اہلِ جہنم کے دہر تھے وہاں

کافر و مشرک کے بھی روحیں تمام
رہتے ہیں سجین میں ہی لاکلام

اسمیں تھے آتش کے ہی دریا بڑے
مالکِ دوزخ نے کہا تب مجھے

پاویں اسی طبقے میں رنج و نکال
کھولا ہے بس اک سرِ سوزن مثال

اور نظر آئے ہیں دوزخ کے در
بعضے تو نیچے تھے بھی بعضے اوپر

جب درِ اول پہ نظر میں نے کی
اسپہ تھی یہ آیتِ قرآں لکھی

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۔ (سورۂ ماعون)

یعنے کہا حق نے اے فرخندہ پے
ایسے نمازی کو یقیں ویل ہے

ویل کے معنے ہی عذابِ شدید
یا کہ ہے وہ چاہ عذاب رشید

اپنی نمازوں سے جو غافل رہے
کر نہ ادا وقت پہ سستی کرے

دوسرے دروازے پہ اسکے یقیں
ویل ہی مرقوم تھا للمشرکین

یعنے کریں شرک جو کوئی بے خبر
پاویں ہمیشہ وہ عذابِ سقر

وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ

اور درِ سوم پہ نظر میں نے کی
آیتِ قرآن یہ مرقوم تھی

یعنے جو ہے حکمِ خدا و رسول
اسکو جو جھٹلاویں نہ کرکے قبول

بابِ چہارم پہ تھی لکھی ہوئی
آیتِ پُر نور یہ قرآن کی

یعنے کوئی ماپ میں اور تول میں
حق سے نہ ڈر کر کم و زائد کریں

ڈالیگا دوزخ میں خدا انکو جال
تو لیں وہ آتش کے پہاڑاں وہاں

پانچویں دروازے پہ دیکھا بہم
آیتِ قرآن یہی تھی رقم

یعنے جو کوئی طعن و کنایہ کریں
اور اشارے سے بھی دشنام دیں

اور درِ ششم پہ نظر میں نے کی
آیت قرآن یہ مسطور تھی

یعنے کہ دل سخت ہوں جن لوگ کے
ذکر سے اللہ کے غافل رہے

اور درِ ہفتم پہ تھی اسکے لکھی
آیتِ قرآنِ معظم یہی

وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِينَ

انکو بھی دوزخ میں بلا ارتیاب
دیویگا حق سخت عذاب و عقاب

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ

لیویں زیاد آپ خریدیں اگر
دیویں کبھی کم اور کو بیچیں اگر

سخت عذابوں میں رہیں روز و شب
دیکھو مسلماں کو بچا اس سے رب

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

ڈالیگا دوزخ میں انہیں کردگار
سخت عذاب انکو رہے بے شمار

فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ (سورۂ زمر)

انکو بھی دوزخ میں کئے کردگار
پاویں عذاب اسمیں وہ لیل و نہار

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ (سورۂ بقر)

یعنی جو لکھ ہاتھ سے اپنے کتاب
کرتے تھے منسوب اسے سوئے رب

مالکِ دوزخ نے بہ فرمانِ رب
ہاویہ جو اسفلِ درکات ہے

پہلے یہ در مجکو نظر آیا جب
اور ہے ہامانِ لعیں اسکے ساتھ

آپکی امت کے منافق تمام
طبقہ پنجم ہے جحیم اسکا نام

اسکے بھی اتباع و مجوسِ لعین
طبقہ دوم تھا لظیٰ اشتہر

دوسرے درکات میں جو تھے عذاب
ایک میں گر ہفت زمین و سما

جوش و خروش اسکا بدنیا اگر
سر کو جھکایا ہے یہ سن پر ملال

اے نبی مالک سے کہا عذر خواہ
مالکِ دوزخ نے یہ سنکر وہیں

کیجیے امت کو نصیحت ضرور
اور نہ بوڑھوں پہ رعایت کروں

درگہِ حق میں بہ نیاز و خضوع
روحِ امین اور ملایک سبھی

تیری شفاعت میں کرینگا قبول
الغرض ارشاد کئی میں نے جب

اے نبی سب جنت و دوزخ کا حال
حق کی کتاب اسکو کہیں ناصواب

ہووے عذاب انکو وہاں روز و شب
پردہ جہنم کا اٹھایا ہے جب

اور وہی بائیں مقامات ہے
مالکِ دوزخ سے میں پوچھا ہوں تب

تھا جو وزیر اسکا شقی بدصفات
پاویں عذاب اسی جگہ پر مدام

بولا ہیں اسمیں ہی صابی تمام
انکے جو مانند ہوں بے عدل و دین

بولا نصاریٰ کا یہی ہے مقر
اسکے بہ نسبت تھی یہاں کم عقاب

ڈالکے گر بولے ملک کو خدا
آوے نہ جیتا رہے کوئی بشر

اور وہی اس سے کیا میں سوال
دے نہیں سکتا ہے جوابِ اسکا آہ

بولا ہے ناچار مرے سے حزیں
تا وہ رہیں آپکو دوزخ سے دور

اور نہ جوانوں پہ بھی شفقت کروں
گریہ و فریاد کیا میں شروع

جلد ہوئے میرے موافق تبھی
روزِ قیامت میں نہ رہ تو ملول

دیکھا جہنم کے وہ درکات سب
دیکھا تو کیا بول تمام و کمال

یعنی یہود اور نصاریٰ سدا
دوسری آئی یہ روایت جناب

اہلِ جہنم کے عذاب و عقاب
دوسرے درکات کے جو ہیں عذاب

قوم یہ منزل کی تو کہہ کون ہے
کافر نمرود بھی مغضوبِ رب

طبقۂ ششم جو ہے سجین یقیں
طبقۂ چہارم ہے منقر سعیر

طبقۂ سوم ہوا حطمہ نمود
طبقۂ اولیٰ کا جہنم ہے نام

بحر بڑے آگ کے ستر ہزار
ڈھونڈ وہ ڈھونڈیگا برس کئی ہزار

پوچھا میں کون اسمیں ہیں کہہ شتاب
بولا ہے مالک نے بہ روحِ امین

میں کہا کیا حال ہے کیجیے بیاں
آپکی امت کے ہیں جو عاصیاں

کہ میں کسی پر بھی بروزِ جزا
سنکے میں یہ بات ہوا بے قرار

عجز سے زاری سے بدرگاہِ رب
بارگہِ حق سے یہ آیا خطاب

بخشیں یہاں تک تری امت کو ہم
حاضرِ درگاہِ الٰہی ہوا

میں کیا تب عرض اے ربِ رحیم
حقلی کتابوں ہیں پڑھا اور گھٹا

کہ کئے ارشاد شہِ انس و جان
سارے نظر آئے ہیں مجکو شتاب

سخت ہیں ان سب سے وہاں کے عقاب
وہ یہ کہا منزلِ فرعون ہے

مائدۂ عیسیٰ کے بھی لوگ سب
بولا سبھی اس میں ہیں مشرکیں

منزلِ ابلیسِ لعینِ شریر
بولا کہ سب اسمیں رہینگے جحود

جبکہ میں اس طبقے میں دیکھا تمام
ایسے نظر آئے مجھے آشکار

پاوے نہ وہ اس کا نشاں زینہار
اسکا نہ مالک نے دیا ہے جواب

روحِ امین نے کہا بہتر نہیں
فکر مگر آج ہو آپکی یہاں

حشر کے دن ہوینگے داخل یہاں
رحم نہ زنہار کروں گا ذرا

جلد وہیں سر سے عمامہ اتار
کرنے لگا بخششِ امت طلب

اے نبی تیری ہی دعا مستجاب
کہ تو بدل ہودیگا راضی بہم

حق نے تب ارشاد مجھے یوں کیا
دیکھا میں دونوں کے عذاب و نعیم

طبقات درکات دوزخ

نعمتِ جنت کو نہیں ہے حساب	یونہی جہنم کے ہیں بیحد عذاب	جانے ہے ان دونو کا توہی شمار	توہی بچاوے زعقوباتِ نار
حق نے کہا جا کے تو دنیا میں اب	دیجے خبر خلق کو دونوں سے سب	جنت و ایمان سے ترغیب دے	معصیت و نار سے ترہیب دے
	پس مجھے رخصت دیا ربِ جہاں	اب سنو رخصت کا یہ تھوڑا بیاں	

ذکرِ رخصتِ آنحضرت از بارگاہِ ربُ العزت

سنہ کہے جب حق مجھے رخصت دیا	لطف سے تب چند نصیحت کیا	پہلی نصیحت ہے یہی جانو اب	اے نبی تو ہوویگا غمگین جب
یاد مجھے کیجے اے میرے حبیب	کہ نہیں تری جاں سے بھی ہوں قریب	دعوتِ مظلوم سے ڈر ہر زماں	اسکی دعا کے بھی مرے درمیاں
جانئے زنہار نہیں ہے حجاب	ہے مرے پاس اسکی دعا مستجاب	صبر مصیبت پہ تو کر جاوداں	دور تو رہ کبر سے در ہر زماں
اور نہ ہو دنیا پہ تو مغرور بھی	اور نہ آرام لے اُس سے کبھی	فخر نہ کر اُسپہ کہ ہے قیل و قال	وہ تو ہے غدار سریع الزوال
سُن یہ نصائح کو دل و جان سے	عرض کیا میں کہ اے خالق مرے	بندگی کرتا ہوں تری ہی مدام	اور میں ڈرتا ہوں تجھی سے دوام
رکھتا ہوں تیرے ہی سے اُمید بھی	اور سمجھتا ہوں یقیں میں یہی	کہ ہے توہی خالق و مالک مرا	میں ہوں دل و جان سے بندہ ترا
اور نبوت کے شرف سے یقیں	توہی مشرف کیا میرے تئیں	پھر کیا یوں حکم مجھے داد گر	کر تو نمازوں کو ادا وقت پر
امر و نہی خلق پہ کر بالدوام	دینِ متیں کا ہے اِسی پر قیام	اور جو دیکھا بھی سُنا آج شب	اُسکا بیاں کیجیے اُمت سے سب
میں کہا تصدیق کرے کون اے رب	بولا ابوبکر صداقت لقب	شرط میں تعظیم کی لا کر بجا	عزم جو رجعت کا وہاں سے کیا
تاب جدائی کا نہ باقی رہا	رونے لگا میں تو خدا نے کہا	کہ اے مرے دوست ازل سے ہی ہاں	ہمنے مقرر یہ کیا ہے تو جاں
کہ مرے اور بندوں کے سب درمیاں	واسطہ بس تیرا ہے درجہان	پس ہو یہاں کیونکہ اقامت تری	لیک ہے تو خوشنودی اسی میں مری
کہ مرے بندے زمیں پر رہے	راہ نمائی تو انہوں کی کرے	لیک مرا شوقِ لقا جب تجھے	عالمِ ناسوت میں مضطر کرے
تب تو ہو مشغولِ نماز و نیاز	پاویگا معراج کا تو اُس میں راز	تب میں کروں لطف سے رفعِ حجاب	خواب کے عالم میں بھی ہو کامیاب
پس یہی مولا مجھے رخصت دیا	درد سے ناچار میں رجعت کیا	عرش کے جب پاس میں پہنچا ہوں آ	اُس نے تحیت مری لایا بجا
بعد میں گذرا ہوں بکر و بیاں	اُترا باطباقِ سما بعد ازاں	پوچھا ہے موسیٰ نے علیہ السلام	مجھ سے ملاقات کر اپنے مقام
آپ پہ اور آپکی اُمت پہ رب	کیا ہی کیا فرض وہ فرماؤ اب	میں کہا پنجاہ نمازیں دوام	فرض ہوں سال میں شش مہ صیام
بولا ضعیف آپکی اُمت ہے سب	کیجیے تخفیف خدا سے طلب	پھر وہیں درگاہ میں مولا کے جا	عرض میں تخفیف کی خاطر کیا
حق کیا پچیس نمازیں مدام	فرض بھی ہر سال میں سہ مہ صیام	اور میں آیا تو کہے ہیں کلیم	یہ بھی اک اُمت پہ ہے بارِ عظیم
اور میں درگاہ میں حق کے گیا	عرض بہت عجز سے میں نے کیا	فرض کیا بیس نمازیں خدا	سال میں دو ماہ کے روزے سدا

اور

اور کہا موسیٰ نے مل مجسے تب / اہیں بھی کروائیے تخفیف اب
اور صیام اک مہِ رمضاں کے ہی / موسیٰ کہے چاہو کمی اور بھی
کرکے قبول اسکو جو ہیں آگیا / عرش سے تا فرش ہوی یہ ندا
پانچ نمازیں ہیں بہ لیل و نہار / اور مہِ رمضاں کے صیام آشکار
تو ہی پنجاہ کا پاوے ثواب / جسکا مقدر تھا ازل میں نصاب
ایک روایت ہے کہ دس ماہ کے / صوم کا حق اجر یقیں دے اُسے
اجر ہیں دس ایک ہی نیکی کو جب / صوم کا اک سال کے ہو اجر تب
یونہی کئے بار گیا بانیاز / تاکہ یہ معروض ہوں پنج نماز
میں کہا اب شرم ہے اے باوقار / عرض یہ کرنے کے لئے بار بار
فرض کیا حق نے محمدؐ پہ اب / اور مدام اسکی بھی اُمت پہ سب
تب یہ ہوی غیب سے مجکو ندا / پانچ نمازیں جو کرے یہ ادا
ایک مہینے کے جو روزے رکھے / اجر وہ چھ ماہ کا اسکو ملے
اور چھ روزے مہِ شوال میں / جب کوئی لِلّٰہ رکھے سال میں
ایسے عبادات و ثواب کثیر / کیجے عطا ہم کو اے ربِ قدیر

رسولِ مقبول کے شرفِ نزول کا بیان

اُترے جو دنیا میں شہِ دو جہاں / مختلف اسمیں ہیں روایات جاں
اک سے روایت ہو سوار براق / پہنچے سموات پہ اے باوفاق
تھی وہ کرامت کا نشاں شہ کی جاں / اور یہ تھی قدرتِ حق کی نشان
شکر کے سجدے میں رکھے سر وہاں / فرش پہ تھے سر جو اٹھائے یہاں
عرشِ معلیٰ تلک اُس فرش سے / ایک ہی دم میں گئے اور آگئے
بر پر جبرئیل وہ جھکے رسول / عالمِ دنیا میں کئے ہیں نزول
اور وہیں چھوڑ براق اے امین / شرفِ نزول آپ کئے برزمین
ایک روایت ہے کہ وہ لطفِ رب / دیکھے وہاں حق میں نبی اپنے جب
فرش بھی گرم تھا اُس شاہ کا / آبِ وضو آپکا جنبش میں تھا
جانا اور آنا تھا وہ اک آن کا / تھا یہ سفر بس کہ عجب شان کا

دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

مادرِ ہانی ہے کہی میرے گھر / پائے ہیں معراج وہ خیر البشر
کیجے نہ آپ اسکا کسی سے بیاں / تاکہ نہ تکذیب کریں کافراں
پس وہیں در مسجدِ بیت حرام / آکے بیاں اسکا کئے ہیں تمام
اور ابوجہلِ لعیں بد گہر / دوڑا ابوبکرؓ کے گھر جلد تر
کہتے محمدؐ ہیں کہ کل رات میں / آیا ہوں جا بیتِ مقدس تئیں
بیتِ مقدس کا ہی وہ ذکر تھا / تھا نہ ابھی ذکرِ سموات کا
ذکر ہے کیا بیتِ مقدس کا ہاں / گر کہیں جا آیا میں بر آسماں
پس کہا بوبکرؓ نے شہ پاس آ / میں نے سنا ہے اے رسولِ خدا
بولے نبی ہاں وہ کیا عرض تب / اسپہ بدل لایا میں ایمان اب
صبح کو جب اُسکا کئے ہیں بیاں / میں نے کی عرض اے شہِ ہر دو جہاں
آپنے فرمایا خدا کی قسم / میں اسے ظاہر ہی کرونگا بہم
سنکے اُسے ہنسنے لگے کافراں / اور بجانے کو لگے تالیاں
کہنے لگا کیا نہیں تمنے سنا / ایک غریب اور عجب ماجرا
قوم میں ہی اپنے ہو اب دیکھ لیں / کیسا گئے آئے ہوا اک رات میں
سنکے وہ دوڑا تھا ابوبکرؓ پاس / بولا ابوبکرؓ صداقت اساس
آپکی تصدیق کرونگا میں اب / ہوگیا بوجہل پشیمان تب
بیتِ مقدس تلک از حکمِ رب / لیگئے تھے آپکو بس کل کی شب
اور جو حالات ہیں تفصیل سے / اُسکا بیاں مجسے اب کیجئے

لقب صدیق

حال سموات کا شاہِ جہاں
دیکھ یہ فرمائے خدا کے نبیؐ
روحِ امیںؑ کو جو بلا شک خدا
وہ کیا معراج کی تصدیق جب
جمع ہو آئے گئے کفار تب
جو کہ گئے بار گئے ہیں بہ شام
آئی روایت کہ نبیؐ نے کہا
روحِ امیں مسجدِ اقصیٰ کو تب
پس میں نظر کرکے دمیں اُسپہ تب
قافلے مکے سے ہمارے اُدہر
جانیو یک قافلہ روحا میں تھا
قدح وہاں پانی کا تھا یک دہرا
نام ہے ذی مرّہ جو یک جا کا
ایک نفر اُن سے گرا بر زمیں
اونٹ تھا خاکستری[2] یکجا نبے
اُنپہ پٹے دار تھے دو قرجیاں
میری وہ آواز کچھانے ہیں تب
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ جہاں
مروی ہے فرمائے تھے خیر الوریٰ
کھینچے طنابیں ہیں زمیں کے وہیں
قید کیا تھا وہیں خورشید کو
قافلہ پہنچا ہے غرض صبحدم
آگے جو فرمائے تھے خیر الانام

جبکہ لگے کرنے کو یک یک بیاں
کیا کرے تصدیق تو ہر امر کی
چرخ سے لاوے بہ زمیں بارہا
تب سے ہی صدیق وہ پایا لقب
اور گئے عرض یہ حضرت سے تب
دیکھے ہیں وہ مسجدِ اقصیٰ تمام
بات یہ سن انسے میں غمگین ہوا
پر پہ لے اپنے وہیں از حکمِ رب
جو کہ وہ پوچھے سو کہا اُن سے تب
جو ہیں گئے دیکھیے اُن سے خبر
اُنسے وہاں اونٹ تھا یک گم ہوا
تب میں پیاسا تھا لے اسکو پیا
دیکھا وہاں قافلہ میں دوسرا
ٹوٹ گیا ہاتھ بھی اسکا وہیں
اُسپہ فلاں اور فلاں تھے چڑھے
اونٹ تھے وہ پیش رو[3] کارواں
پوچھو تم اُن سے یہاں آویں جب
آیا ابھی روز ہے وہ کارواں
صبح یہاں قافلہ وہ آئے گا
قافلہ تا جلد کرے طے زمیں
تا کہ طلوع اُسکا نہ تب جلد ہو
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ اُمم
راست تھے سچے تھے وہ باتیں تمام

کرکے وہ تصدیق دل و جان سے
بولے ابوبکرؓ اے مقبولِ رب
یونہی محمدؐ کو زمیں سے وہ رب
نقل ہے جب کہ یہ معراج کا
ہمکو نہیں آگہی از آسماں
اسکا بیاں کیجیے ان سے سبھی
کیونکہ مجھے یاد نہ تھے خوب تب
مکے میں لا جلد بلا قال و قیل
سن وہ علامات کو قایل ہوے

بیت مقدس کو جبرئیل پروں پر لانا

اُنکو تب ارشاد کیے شاہِ دین
قافلے والے سبھی حیران تھے
لوگ اُسے ڈہونڈ کے جب آئے ہیں
دو نفر ایک اونٹ پہ اسوار تھے
خاص تمہارا جسے وہ کارواں
اور تھے دو اونٹ سفید و سیاہ
اُنپہ گذر جبکہ ہوا ہے مرا
اور فلاں روز وہ آویں یہاں
پیشرو اُنکے تھے وہی اشتراں
قافلہ وہ گرچہ ابھی دور تھا
ایک روایت ہے کہ تھے بر آفتاب
اور زمیں کو تھے لپیٹے ادہر
قافلے والوں سے وہ کفار تب
قافلے والوں نے خبر یہ بھی دی

لب سے صَدَقتَ وَصَدَقتَ کہے[1]
کیوں نہ میں تصدیق کروں اسکی اب
چرخ پہ لیجائے تو کیا ہے عجب
مکے میں مشہور ہوا جا بجا
لیک یہ مکے کے کئی تاجراں
آپ وہاں تو نہ گئے ہیں کبھی
مسجدِ اقصیٰ کے علامات سب
اسکو رکھے نزدِ مکانِ عقیل
پھر وہیں میرے سے وہ حایل ہوے
قافلے تینوں ایسے میں دیکھا یقین
ڈہونڈ ہتے میں اسکے پریشان تھے
قدح میں وہ پانی نہیں پائے ہیں
دوڑا وہ مرکب کو مرے دیکھ کے
دیکھا میں تنعیم میں اُسکو عیاں
غلّہ لدا اُنپہ تھا لے اشتباہ
دیکھ سلام اُنکو وہاں میں کیا
منتظر اُسکے ہی تھے سب کافراں
جن پہ پٹے دار تھے دو قرجیاں
روحِ امیں جلد بحکمِ خدا
تھا جو موکّل ملک ای باصواب
پہنچے وہ جا قافلہ تا جلد تر
پوچھے ہیں تفصیل سے حالات اب
ایک بیاباں میں تھے ہم سبھی

[1] یعنی سچ کہا آپ نے سچ فرمایا آپ نے
[2] راکھ کے رنگ والا
[3] پیش رو۔ آگے آگے چلنے والا

دیکھے محمدؐ کی سواری وہاں / برق کے مانند ہوئی ہو رواں
جبکہ ان اخبار کو سچ پائے ہیں / ایماں کئی شخص تبھی لائے ہیں
سچ کہے اسکو شقاوت کے ساتھ / لائقِ دوزخ ہوئے لعنت کیساتھ
اور شبِ معراج کے بعد اے خلیل / دوسرے دن آکے بیقیں جبرئیل
دوسرے دن کعبہ کے پاس آ خبیر / پانچوں نمازیں پڑھے وقتِ ظہیر

اور کمان ہاتھ سے ایک شخص کے / جبکہ گری ہو وہ اٹھا کر دئیے
لیک ابوجہل لعین نابکار / تا ابد اسکے بھی جو تھے بد شعار
جو کہ ازل میں تھے سعید المیاں / وہ کئے معراج کی تصدیق جاں
ساتھ لے حضرت کو یہ پانچوں نماز / اول اوقات پڑھے با نیاز
اول و آخر وہ ہر یک وقت کا / تاکہ ہو ظاہر بر رسولِ خدا

معراج کی حکمت

حکمتیں اسمیں ہیں بہت جانیو / لکھتا ہوں اب اُن میں سے یہاں ایک دو
جو ہیں خزینے و دفینے نہاں / آگہی دیتے ہیں اُسے اُسپہ جاں
جیسا کہ آئی ہے حدیثِ صحیح / یوں کہی ارشاد وہ شہ در صریح
اس کے مشارق بھی مغارب گئیں / فضل سے اللہ کے دیکھا ہوں میں
اور سموات کے ملکوت بھی / کر دیا اس شاہ پہ ظاہر سبھی
حشر میں تا آپ شفاعت کریں / مومنوں کو داخلِ جنت کریں

اور سموات پہ اے باصفا / سیر ہوا شہ کو جو معراج کا
شاہوں کا معمول ہے اے باخبر / کہ وہ رکھیں دوست کسی کو اگر
یونہی پیمبر کو دکھایا وہ رب / پہلے خزینے جو زمیں کے ہیں سب
حکم سے مولا کے زمیں پہ سبھی / میرے لئے جانیو لپٹی گئی
بعد ازاں حضرتؐ کو خدا نے عروج / بخشا سموات پہ یہ سب تو لوج
جنت و دوزخ کی بھی کنجی خدا / اُس شہِ عالم کو عنایت کیا

حکمت دوم مناظرۂ آسمان و زمین

جب ہوئے پیدا یہ زمین آسمان / بحث ہوا دونوں کے ہے درمیاں
بولی زمیں بسط ہے میرے لئے / حق نے بساطاً کہا حق میں مرے
اس دُرِ پر آب کو لیتا ہوں جب / رکھتا نہیں بخش ہی دیتا ہوں سب
چرخ کہا کہ مجھے انوار ہیں / بولی زمیں کہ مجھے اسرار ہیں
تاروں سے ہی زیب و زینت مجھے / آیت زَیَّنَّا السَّمَاء دیکھئے
کیا تو نہ قرآن پڑھا ہے ابھی / کیا نہیں دیکھا ہے تو زینت مری
میرے پہ کیا خوشنما اشجار ہیں / گلشنِ خنداں گل و گلزار ہیں
منبرِ گل پر بھی ہر یک شاخ کے / خطبۂ خوش الحان سے بلبل پڑھے
باتیں یہ جب چرخ زمیں سے سنا / غصہ بہت ہو کے زمیں سے کہا
کیجے نظر فوجِ ملک کے طرف / دیکھئے عُبّادِ فلک کے طرف

اور بھی یہ حکمتِ معراج ہے / کہتے ہیں علما جو اے فرخندہ پے
چرخ کہا حق مجھے رفعت دیا / رَفَعْنَا قرآں میں کہا ہے خدا
آسماں پھر کہنے لگا میرے تئیں / جانئے یک دُر جو دیا کرتے ہیں
بولی زمیں کیسا ہی بارِ گراں / ڈالیں جو مجھ پر تو اٹھاتی ہوں جاں
آسماں بولا کہ ز شمس و قمر / روشن و پرنور ہوں میں خوبتر
اسکو زمیں بولی کہ اللہ نے / دی ہے نباتات سے زینت مجھے
مجھ پہ ہیں کس رنگ کے باغ و بہار / کیا نہیں دیکھا تو مرا لالہ زار
ہر گل و غنچے کا ہی یک طور ہے / رنگ و بو ہر ایک کی کچھ اور ہے
قمریاں اور دوسرے طیور آمیاں / ہیں یہ ہر یک صبح ترنم کناں
کہ تو پرندوں کے ہی آواز سے / کب تلک اس طرح لڑائی کریں
ذکر ہی اللہ کا صبح و مسا / کرتے فرشتے ہیں بہ سوز و ادا

شغل کہیں تسبیح کا تحمید کا ہے کہیں تہلیل کا تمجید کا
ذکر میں اللہ کے مشغول ہیں انکی سبھی طاعتیں مقبول ہیں
پس کہاں وہ صوتِ ملائک کا غُل گونجتے ہیں جس سے سموات کُل
گو گل و گلزار ہیں تیرے لئے مجھ پہ حدائق ہیں بس انوار کے
شکل ستارے کی ہر اک جدا ہی مختلف ہر اک کی ہے تاثیر بھی
پس کہاں یہ نور کے کوکب مرے اور گل و گلزار کہاں وہ ترے
دیکھے دیتا ہے فلک کیا بہار جسپہ ہو صد گلشنِ خنداں نثار
عالمِ ملکوت ہے عالم مرا عالمِ ناسوت ہے عالم ترا
چرخ سے باتیں سُنی جب زمیں ہو گئی شرمندہ بہت اور حزیں
بعد ازاں پیدا ہوئے وہ شاہِ دیں ختمِ رسل رحمۃ للعالمیں
خوش ہو زمیں سارے سموات پر فخر لگی کرنے کو یوں بیشتر
شان میں جنکے کہا لولاک رب جنکے لئے ارض بھی افلاک سب
لیک یقیں قالبِ پاک آپ کا خاک کے مرکز سے ہی پیدا ہوا
الغرض انہیں نسبتِ عالی سے ہی فخر زمیں اس طرح کرنے لگی
بارگہِ حق میں ہزاروں سے سال زاری کیا آہ بدرد و ملال
حق نے کیا اسکی دعا مستجاب اسکے یہ مقصد کا کیا فتح باب

ف

رفع حجابات کی تحقیق

آیا جو معراج میں اے باصفا ذکر و بیاں رفعِ حجابات کا
حق تو منزہ ہی بلا ارتیاب کہ اُسے ڈھانکے کبھی کوئی حجاب
جو کہ ہیں اسماء و صفاتِ خدا اور جو افعال ہیں اے باصفا
خلق سے ہر اک کو ہے بے ارتیاب ظلمت و انوار سے اک اک حجاب
حصہ بھی اک ایک سے اُن کیلئے معرفت و دانش و ادراک سے
جانئے اللہ کی عظمت کا نور اُسکے جلال اور مہابت کا نور

ایک وجب کی بھی جگہ اے زمیں خالی ملک سے ہو فلک پر نہیں
صومعے اُنکے ہیں ہر چرخ پر حق کی عبادت میں ہیں شام و سحر
تیرے پرندوں کا ترنم کہاں قمری و بلبل کا نغمہ کہاں
نور کے ہیں شاخ و گل و برگ سے پھولا ہے گلزار مرا دیکھئے
تجھ پہ ہیں جیسے کہ لگا رنگ گل میرے پہ ویسے ہی ستارے ہیں گل
چرخ کی ساحت پہ جب آیا خبر شبکو ستارے ہوں مرے جلوہ گر
پس کہاں گلزار کا میرے بہار اور کہاں وہ تیرا جو ہے لالہ زار
مجھ پہ ہے ارواح کا راز و نیاز تجھپہ ہی اشباح کا ہی تگ و تاز
آہ بھی خجالت میں ہزاروں سے سال گذرے ہیں بس اسپہ بدرد و ملال
باعثِ ایجادِ جہاں جسکی ذات سرورِ عالم شرفِ کائنات
کہ یہ نبی خاتمِ پیغمبراں جسکے طفیلی ہیں یہ کون و مکاں
گوہرِ پاک اُس شہِ کونین کا ارض و سما کے ہے اگرچہ سوا
میرے سے نسبت ہے بس اک آپ کی انکی بعثت بھی ہو میرے پہ ہی
آسماں بس ساکت و ملزم ہوا ہو کے خجل سر کو وہیں خم کیا
کہ قدمِ پاک سے اُس شاہ کے آپ کو اکبارگی عزت ملے
پس شبِ معراج نبی کو خبیر سارے سموات پہ بخشا ہے سیر
یہی مدارج میں ز بعض عارفین دہلوی یہ نقل کیا ہے یقین
حق ہیں وہ مخلوق کہ ہے اے میاں حق ہیں وہ خالق کہ نہیں پہچان
کیونکہ حجاب ہووے محیط اے عزیز ہووے محاط اسمیں جو دہتی ہی چیز
انکے معانی بھی جو ہیں باصواب خفیے وہی خلق کو ہوویں حجاب
اور اسی طرح سے اک اک مقام حق میں مقرر ہیں انہوں کے تمام
عرش کے اطراف ملک جو ہیں جاں اور مقرب جو ہیں کرّوبیاں
ہے وہی بے شبہ انہوں کا حجاب انہیں وہ محجوب ہیں اے کامیاب

مختلف انکے سبھی طبقات ہیں
اور خدا انکے مقامات ہیں

درجہ بھی ہر اک کا معین ہے جان
وہ اُسی درجے میں رہے جاودان

خلق ہیں محبوبِ خدا سے سبھی
مختلف انکے ہیں حجابات بھی

جانئے نعمت ہے کسی کے تئیں
ہوگئی منعم سے حجاب اے امیں

اور کوئی ایسا ہی سمجھ بگمان
علم و خرد سے ہو محبوب جان

اور کوئی شہوات مباحہ کیتشا
ساتھ معاصی کے کوئی بد صفات

کوئی باولاد و زر و نقد و مال
جانئے محبوب ہے در کلِ حال

دنیا وہ عقبیٰ میں ہمیں آپ سے
لطف سے محبوب خدا نا کرے

خاتمہ

شکر ہے صد شکرِ خدائے انام
کر لیا یہ تکملہ حسنِ ختام

حق کرے مقبول بجاہِ رسولؐ
از پئے اولادِ بتولؓ و بتولؓ

از پئے اصحابؓ ہمہ اولیا
و ز پئے اتباع و ہمہ اتقیا

خاتمہ بالخیر ہمارا کرے
غایتِ الطاف و عنایات سے

بھیجے اِس احقر سے درود و سلام
دمبدم اُس سرورِ دیں پر مدام

ضمیمہ

اُن فضیلتوں اور نعمتوں کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمِ آخرت میں دیئے جائینگے

گلدستہ

اس بیان میں کہ بعث و نشر و اعطائے کسوت و دخول جنت میں حضرت کو سب انبیا پر اولیت ہے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ

جانیو سب خلق سے پہلے خدا
روح کو حضرت کی ہے پیدا کیا

خلق کے ارواح کو سب بعد ازاں
پیدا کیا اپنی ہی قدرت سے جان

بعد کیا انکو خطاب آشکار
کیا میں تمہارا نہیں پروردگار

لفظ بلیٰ بولے سب ارواح تب
یعنے کہے تو ہی ہمارا ہے رب

پہلے دیا ہے جو جواب اے میاں
احمدِ مرسل کا ہی ہے روحِ جاں

اور لیا عہد جب از انبیاء
عہد وہ سرور سے ہی پہلے لیا

عالمِ ارواح میں بیشک سبھی
اولِ پیغامبراں ہے وہی

جیسی ہے یہ اولیت آپ کی
اولیت روزِ قیامت میں بھی

دیویگا ہر امر میں پروردگار
اُس شہِ دیں کو ہی عز و وقار

آئیں ہیں اسباب میں دیکھو صریح
سرورِ عالم سے حدیثیں صحیح

آئی انسؓ سے یہ روایت یقیں
کہ کئے ارشاد شہِ مرسلیں

قبروں سے جب اپنی اُٹھیں مردگاں
پہلے اُٹھوں میں ہی سمجھو نے عیاں

اور بدرگاہِ خدا آویں جب
میں ہی خطیب انکا رہوں جانو تب

اور وہ مایوس ہوں اُس روز جب
جانو مبشر میں انھوں کا ہوں تب

اور لوا حمد کا اے اہلِ دیں
ہاتھ میں میرے ہی رہیگا یقیں

اکرمِ اولاد ہوں آدم کا میں
پاس مرے رب کے یہ کچھ فخر نہیں

یعنے نہیں کہتا ہوں یہ فخر سے
واقعی ہیں سب یہ فضائل مرے

آئی ہے اور ایک روایت اے یار
کہ کئے ارشاد شہِ با وقار

انکا میں قاید ہوں بروزِ نشور
جمع وہ جب آئینگے حق کے حضور

اور خطیب انکا ہوں میں نزدِ رب
ہوونگے جس وقت وہ خاموش سب

Scanned with CamScanner

اور شفیع انکا ہو نہیں لا کلام
خوبرو خدام یقیں اک ہزار
جنتِ ماوی کے بھی بھیجے طرف
اور کہے حضرت کہ اٹھاؤنگا میں
میرے لئے جنتِ ماوی کا در
جتنے رہیں اوّلیں اور آخریں
اور میں پہنائے بھی جاؤں لباس
دوسری حدیث آئی ہے اک حق شناس
پس مجھے اعزاز سے بلوائیں گے
پس مجھے بٹھلائیں بعزّ و شرف
بات یہ لازم نہیں آتی کبھی
اور ہے اس بات کا بھی احتمال
حلّۂ جنت انھیں پہنائیں جو
اور ملے گا جو براہیم کو
پوشش پوشاک میں بھی ہے انیس
ظالم و نمرود لعیں نابکار
اور ہو آسیب میں زا ابن عمر
نزد بقیع[1] آؤنگا میں بعد ازاں
مکّے مدینے کے ہی ہیں درمیاں
حضرتِ صدیقؓ و عمرؓ باشرف
اور ہے مروی تو حسن کے آباد فاق
ناقے دو حضرت کے جو تھے اے ہمام
ناقۂ جنت پہ کسے باکمال

قید کئے جاوینگے جب وہ تمام
وہ بصدف ہوں دُرِ ناسفتہ وار
تب میں کھڑا ہوؤنگا آبا شرف
حشر کے دن حمد کے جھنڈے کے تلے
جانئے کھلجائے گا جب جلد تر
فخر نہیں انمیں ہوں کرم یقیں
اس سے ہوا ظاہر اے نیکو اساس
پہلے براہیمؑ کو دیویں لباس
حلّۂ جنت مجھے پہنائیں گے
کرسی پہ وہ عرش کی سیدھی طرف
کہ یہ فضیلت نہیں حضرت پہ بھی
کہ شہِ کونین بلا قیل و قال
واسطے تکریم کے ہے جانیو
برہنگی کا ہی سبب جان تو
پوشش سرور ہو نہایت نفیس
ڈالا تھا جن اُن کو برہنہ بناز
مروی ہے فرمائے شہِ بحر و بر
سارے وہاں کے بھی اُٹھیں مردگاں
ہوئنگا محشور بغیرِ گماں
آپ کے تھے داہنے بائیں طرف
ہوئنگے محشور نبیؐ بر براق
غضبا و قصوا ہی یقیں جنکا نام
ہو کے سوار آئینگے اُس دن بلالؓ

ہاتھ میں میرے ہو کرم کا لِوا
اور شہِ ابرارؐ خبر یہ دئے
میرے سوا خلق میں سب لا کلام
اور درِ جنت پہ جو حلقہ رہے
زمرۂ فقرائے مسلمان سب
اور یہ فرمائے کہ از حکمِ حق
آپ ہی مرقد سے اُٹھیں اوّلا
کرسی بھی اک لاوینگے بعد از یقین
حلّۂ پاکیزہ وہ ایسا رہے
جان وہ تخصیصِ براہیم سے
جزوی فضیلت یہ ہے اے باصفا
قبر سے جب نبیؐ اُٹھے پاکذات
برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب
وہ شہِ دیں بعد براہیم کے
بعضے کہے اوّلیت کا سبب
اُسکی جزا میں ہے خداوند ناس
پہلے اُٹھوں قبر سے میں حشر میں
پس میں ہوں منتظرِ کبریاں
اور اُسی راوی نے کہا ایک روز
تب کئی ارشاد رسولِ امین
یونہی نبی اپنے مراکب پہ سب
حضرتِ حسنینؓ[2] بعزّ و وقار
اور ہے روایت کہ ملک باوقار

اور مرے اطراف پھرینگے وہ آ
حلّۂ جنت مجھے پہنائیں گے
ناہو میسّر وہ کسی کو مقام
پہلے یقیں میں ہی بلاؤں اُسے
ساتھ مرے آئینگے جنت میں تب
پہلے مری قبر ہی ہوئیگی شق
پہلے لباس آپ ہی کو دیگا خدا
اسکو رکھیں عرش کے سوئے یمین
کہ اُسے قیمت کبھی نا ہو سکے
انکو جو کسوت میں تقدّم ملے
کلّی فضیلت ہی رکھے مصطفٰیؐ
اپنے اُٹھیں جامۂ اشرف کے ساتھ
عزت و شان کا وہ یقیں ہے سبب
اوّلیت خلق یہ سب پائینگے
ہے یہ براہیمؑ کا اے باادب
آگے سبھوں کے انہیں بخشے لباس
بعد ابوبکرؓ و عمرؓ بھی اُٹھیں
تا کہ وہ سب آپ کے ملینگے وہاں
دیکھا میں حضرت کے ہو رونق فروز
حشر میں ایسا ہی اُٹھونگا یقین
حضرتِ صالحؑ رہے ناقہ پہ تب
آوینگے اُن دونوں پہ ہو کر سوار
آتے ہیں ہر صبح کو ستّر ہزار

[1] جنت البقیع مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ۱۲

[2] یعنے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما

پھرتے ہیں اطرافِ مزارِ نبیؐ
آتے ہیں پھر دوسرے دن آشکار
قبر سے نکلیں وہ شہِؐ نامدار
اور کہے حضرتؐ کہ ہیں در یومِ دین
اوّلِ شافع بقیامت ہوں میں
کثرتِ اتباع کیس رو سے بھی
سارے رسولوں سے مقدم ہوں میں
کھولنا دروازے کو چاہو نگا جب
کہ مجھے اس طرح ہے فرمانِ رب
اپنے صحابہؓ کو کہے شاہِؐ دین
یعنی براہیمؑ و مسیحِؑ گزین
حق سے کیا تھا میں دعا جانئے
اور کہیں عیسیٰؑ کہ رسولاں تمام
بھائی ہیں عیسیٰؑ تو مرا بیگماں
چرخ سے جب عیسیٰؑ کا ہوگا نزول
بندہ جو آ ایسا مرے سے ملے
کون ہے فرمائیے احمدؐ اے رب
اُس سے بزرگ اور کوئی دوسرا
میں نے لکھا عرش پہ اُسکا ہی نام
جانئے ظاہر یہ خبر سے ہوا
جبکہ ہو مہمانِ مطہرؐ عزیز
کیونکہ رسولوں پہ کبھی اے امین

مارتے ہیں اپنے وہ بازو سبھی
یونہی ملک چرخ سے ستّر ہزار
ساتھ ملک ہوونگے ستّر ہزار
سب ہی آدم کا ہوں سیّد بیقین
اوّلِ مقبولِ شفاعت ہوں میں
میں ہوں یقین بڑھکے رُسُل سے سبھی
ٹھوکونگا دروازۂ جنت کہتیں
پوچھیگا داروغۂ جنّت یہ تب
اے شہِؐ ابرار ترے ہی سبب
کہ تم اس بات پہ کیا خوش نہیں
میری ہی اُمت میں ہیں داخل یقین
مکے میں مبعوث تجھے تا کرے
واقعی بیماد ہیں بھایا تمام
میرے بھی اور اسکے یقیں در میاں
ہو اہی اُمت میں تب اُسکا دخول
احمدِؐ مرسل کا وہ منکر رہے
حق نے کہا حضرتِ موسیٰؑ کو تب
جان یقیں ہیں نہیں پیدا کیا
نام کے نزدیک مرے لا کلام
بسکہ یہ اُمت ہی بہ فضلِ خدا
ہوئے بھی مقرر عزیز
جان اس اُمت کو فضیلت نہیں
ملتِ اسلام کا یہ اعتقاد

کہتے ہیں حضرت پہ درود و سلام
حشر تلک آوینگے یونہی یقین
شان و تجمّل سے بہت باادب
پہلے مری قبر ہی ہوویگی شق
اور یہ فرمائے شہِؐ انس و جاں
یعنی میری اُمّتِ نیکو نہاد
اور یہ فرمائے ہیں خیرؐ الورا
کون ہے بولونگا محمدؐ ہوں میں
کھولوں نہ زنہار میں جنت کا در
روحِ خدا اور خدا کے خلیل
آکے براہیمؑ کہیں مجھ حضورؐ
بس تو مجھے آج کے دن آشکار
بات ہے یکتا در بہت مادراں
کوئی ہوا ہے نہیں پیغامبر
اور یہ فرمائے شہِؐ انبیا
ڈالونگا میں اُس کو بنارِ جحیم
احمدِؐ مرسل سے زیادہ یقین
اور یقیں خلعتِ ارض و فلک
خلد میں جبتک نہ کرے وہ خرام
حشر کے دن آگے رسولوں سے سب
یہ بھی ہے محمول تو رکھ خوب یاد
ہوویگا کیسا ہی معظم ولی
جان ہے اجماعی تو رکھ خوب یاد

جانتے ہیں پھر چرخ پہ جب ہووے شام
تا کہ بلا شبہ ہو شق یہ زمین
لاوینگے حضرتؐ کو بدرگاہِ رب
یعنی اٹھوں سب سے میں کرکے سبق
حشر میں ہو میرے بہت تابعاں
حشر میں ہو سارے اُمم سے زیاد
خلد کے دروازے پہ میں آؤنگا
بولیگا اس طرح وہ تب میرے تئیں
آپ سوا اور کسی شخص پر
ہووے تمہارے ہی یہ اقبال و تمیل
تو ہے یقیں میری دعا کا ظہور
کیجیے اُمت میں ہی اپنے شمار
پھر کئے ارشاد شہِؐ انس و جاں
میں ہی طرف اسکے ہوں نزدیک تر
وحی یہ موسیٰؑ پہ خدا نے کیا
عرض کیا حق سے وہیں تب کلیم
کوئی مرے پاس گرامی نہیں
ہو نہیں آگے ہی بلا شبہ و شک
سارے خلائق پہ ہے جنّت حرام
جائیگی جنت میں نہیں ہے عجب
خلق سے ہے غیرِ رسولاں مراد
ہووے نہ افضل وہ نبی سے کبھی

بیان اُن عطیات و کرامات کا کہ قیامت کے روز مخصوص حضرتؐ کو ہی عنایت ہوں گے

اس میں پانچ نسائم ہیں پہلی نسیم لوائے حمد کے بیان میں

سرورِ عالم کو عطا یائے رب
پس وہ لِوا حمد کا بر حکمِ رب
لاوینگے تشریف شفیعِ اُمم
واسطے ہر ایک کے با احترام
سرورِ عالم کے رکھیں سر پہ جب
اور لِوا لاوینگے ستر ہزار
حمد کا جھنڈا وہ بشانِ جلی
اور وہ علَم و لِوا آشکار
آئی ہی اس طرح روایت تو جان
پہلے بناوینگے تجھے از کرم
طول ہو اُس جھنڈیکا بقیلِ و قال
تین اُسی نور کے گیسو رہیں
سطر یہ پہلی ہو لکھی اے فہیم
سطرِ سوم کلمۂ طیب جلیل
اسکو تو لے آویگا اے جانِ من
حلۂ جنت بھی وہاں لائیں گے
سایہ وہ جھنڈیکا وہی پائینگے
بعض تفاسیر میں اُسکا سبب
حکم سے تب چھینکے اُسی آئی چھینک
کہتے ہیں آدم کی پیشانی پہ تب
ایک وہ آواز سنے اس طرح
حق نے دکھا انکو اے فرخندہ پے
نورِ محمد کے تئیں دیکھنے

جو کہ ملیں حشر میں اے باادب
حشر کے میدان میں ملک لاویں جب
لیوینگے خود ہاتھ میں اپنے علَم
لاوینگے اک تاج و لباسِ ہمام
نور فشاں ہووے وہ عالم پہ سب
اور ہو علَم بھی اُس ہی شمار
ہوویگا در دستِ علی ولی
جو کہ جلو میں ہیں وہ ستر ہزار
کہگئے ارشاد شہِ انس و جان
ہاتھ ترے حمد کا دیوینگے علَم
فاصلہ شش صد و اک الف سال
شرق میں اک دوسرا ہو غرب میں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور ہر اک سطر ہو ایسی طویل
ہوویں جب دستِ راست حسین و حسن
اور تجھے اکرام سے پہنائینگے
خلد میں حضرت کے ہی ساتھ آوینگے
لائے ہیں اس طرح سے اے باادب
جلد وہ الحمد کہے لب سے ٹھیک
نورِ نبی سید والانسب
موتی کو موتی پہ تھمبین جس طرح
یہ ترے فرزند کی آواز ہے
آرزو جب حضرتِ آدم کئے

حمد کا ہے شبہ لوائے عظیم
ایک منادی یوں کریگا ندا
زیرِ لِوا آویں رسولاں تمام
واسطے حضرت کے بحکمِ خدا
لائینگے اک سبز مقشر حریر
لاویں وہ حضرت کے جلو میں تمام
اور وہ افواجِ رسل کے سبھی
حمد کے جھنڈے کے ہی نیچے ہوں سب
ہوئے بشارت یہ تجھے اے علی رضہ
ڈھونڈھینگے تب آدم و عالم تمام
سرخ ہو یاقوت سے اسکی سنان
مکے میں ہو گیسوِ سوم یقین
آیتِ اول جو ہے الحمد کی
کہ ہو درازی میں وہ الف سال
میرے براہیم کے درمیان تو آ
جو بطریقِ سننِ احمدی
اور لِوا حمد کا اے نیک خو
کہ تنِ آدم میں بحکمِ خدا
غیب سے تب اُنکو یوں آیا جواب
تھا متحرک نہ اُسے تھا قرار
حضرتِ آدم نے کہی عرض تب
ہوویگا پیغمبرِ آخر زمان
انکی پیشانی سے وہ نورِ نبی

ہے وہ عطیات سبھی اے فہیم
کہ ہیں کہاں خاتمِ کُل انبیا
صالح و صدیق و شہیدا تمام
لائینگے اک تاج عجب نور کا
آپ کو پہنا دیں بشانِ کبیر
شان و تجمل سے بصد احترام
صالح و صدیق و شہید کے بھی
عز و شرف فخر بڑا پائیں تب
مژدۂ فرحت یہ تجھے اے علی رضہ
سایہ وہ جھنڈے کا مرے لا کلام
قبضہ نقرہ ہو سفید اے میاں
لکھی ہوئی آمین ہو یہ سطر تین
سطر رہے اُسکی سمجھ دوسری
اور ہو چوڑائی بھی اُسکی ہی مثال
عرش کے سایہ میں کھڑا ہوئیگا
چل کے سعادت ہیں لئے سرمدی
ساتھ ہو احمد کے منسوب جو
کہتے ہیں جب نفخ ہوا روح کا
رحمتِ حق ہووے ترے پر شتاب
چھینکے ہیں جب آدمِ عالی وقار
کس کی یہ آواز ہے فرمائے رب
نام محمد ہے یقیں اُسکا جان
کلمے کی انگلی میں ہے آیا تبھی

دیکھا ہے اُس نور کو آدم نے جب / کلمۂ شہادت کا وہیں پڑھکے تب
اُنکو خطاب حق سے یہ ہوا ہے وہیں / گر ہو یہ پسر ایک کسی کے تئیں
عرض کئے حضرتِ آدم یہ تب / کلمۂ الحمد کو اے میرے رب
اجرا اسی حمد کا اے کبریا / میں نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا

چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا / شوق و تمنا سے ہے بوسہ دیا
ہدیہ وہ دیوے عوضِ آں پسر / ہدیہ ترا کیا ہے یہ دلبند پر
تو جو مرے لب پہ ہے جاری کیا / اجر کا بھی اسکے تو وعدہ کیا
اجر ہے اُس حمد کے رب الورا / ہے وہ لوا حمد کا پیدا کیا
جو ہوی مذکور حدیثِ لوا / بعضوں نے موضوع ہی اُسکو کہا
اُس سے نہ لازم ہو یہ اے حق شناس / کہ یقیں موضوع وہ ہو سب کے پاس
کتاب سفر سعادت کی شرح کے اخیر / دیکھ یہ مبحث ہے لکھا دلپذیر

ف

بعضوں کے نزدیک وہی اے پسر / ٹھیریگی موضوع اگر کوئی خبر
بحث یہ چھپا ہے طوالت بڑی / پر نہ سماوے وہ یہاں اے ذکی

دوسری نسیم مقام محمود وشفاعتِ محمدی کے بیان میں

اور جو محمود مقامِ علا / دیویگا حضرت کو کرم سے خدا
ہے وہ مقام ایک عظیم و جلیل / خاص ہے حضرت کو ہی بے قال و قیل

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل)

وعدہ دیا اُنکو خدائے عظیم / آپ کو قرآن میں دیکھ اے فہیم
آیا احادیث میں اُسکا نام / کہ ہے شفاعت کا وہ عالی مقام
بولا شفاعت کا مقام ہے مدام / ہے وہی حضرت کا یوم القیام
آپ سوا اور کوئی اُس مقام / روزِ قیامت نہ کریگا قیام
حمد و ثنا حق کی وہاں مصطفےٰ / ایسی کرینگے کہ نہ کوئی کیا
ایسے غرض کرکے محامد ادا / سر کو رکھیں سجدے میں خیر الورا
مانگ جو چہتا ہے دیا جائیگا / اپنا جو مقصد ہے یقیں پائیگا
ہوگا شفاعت کا یہی فتح باب / جو کریں وہ سرورِ عالی جناب
کہتے ہیں عظمیٰ بھی اُسکو پہچان / خاص ہے حضرت کو ہی وہ بیگمان
جانئے انواع شفاعت کے سب / اُنکو ثابت ہیں بدرگاہِ رب
قسم شفاعت کے ہیں سب دس پہچان / پہلی شفاعت وہی کبریٰ ہے جان
عظمیٰ بھی کہتے ہیں اُسکو یقین / پہلی بھی کہتے ہیں اُسی کے تئیں
دوسری شفاعت ہے بغیرِ حساب / جانے گروہ ایک بجنت شتاب
ایک گروہ حشر کے دن ہوویگی / نیکی بدی جنکی برابر ہوی
چوتھی شفاعت ہے وہی یاد رکھ / مستحقِ نار ہوی قوم اِک

لوگوں نے پوچھا ابنِ مسعودؓ سے / جب وہ مقامِ شرف اندوز سے
عرشِ معلّیٰ کے ہی سیدھے طرف / آپ کھڑے ہونگے بہ عزّ و شرف
بسکہ تمام اولیں و آخرین / دیکھکے وہ رشک کرینگے یقین
بلکہ نہ دنیا میں کئے آپ بھی / ڈالیگا حق آپکے دل میں تبھی
لطف سے فرماویگا ربّ مجیب / سر کو اٹھا اپنے اے میرے حبیب
لب بشفاعت ہے وہیں کھولیں رسولؐ / آپکی ہووےگی شفاعت قبول
پہلی شفاعت ہے یہی عامّہ / لکھتے ہیں کرمانی بھی اُنسے تامّہ
شرح میں مشکوٰۃ کے یوں دہلوی / دیکھئے لکھا ہے بوجہِ قوی
بعضے شفاعت تو ہیں حضرت کے خاص / بعض ہیں ہوینگے شریک اے ذو خواص
ہونے لئے جلد حساب و کتاب / جو کہ کریں انبیاء مرسل شتاب
ہے یہ شفاعت شہِ عالم کو خاص / آپ سے ہی رکھتی ہے بس اختصاص
وہ بھی ہے مخصوصِ شہِ مرسلیں / تیسری شفاعت ہے یہی بالیقین
اسکی شفیع وہ نبی شفاعت ہو جب / جنتِ ماوےٰ میں وہ جائیگی تب
اُنکو جہنم کی بچا آگ سے / بھیجنے جنت میں شفاعت کرے

شفاعت کی قسمیں

پانچویں وہ ہے کہ خدا کر پسند
نیکوں کو دے خلد میں درجے بلند

چھٹویں گنہ گار جو ہوویں بہ نار
انکو شفاعت سے نکالیں خیار

جان شفاعات ہیں یہ مشترک
سارے نبی اور رسول و ملک

عالم و حفاظ و شہیداں بھی سب
ہوویں شفاعات میں داخل یہ تب

ساتویں ہوگی شفاعت سنو
کھلنے لئے جو در جنت کے ہو

آٹھویں ہے جان وہی لاکلام
مستحق نار ہوئے جو دوام

انکی شفاعت بھی کریں نزد رب
تا کرے تخفیف عذاب انکا سب

نویں شفاعت ہے وہی جانئے
ہوویگی جو اہل مدینہ لئے

قبر پیمبر کے جو ہیں زائرین
دسویں شفاعت ہے انہوں کو یقین

ہر دو شفاعت بھی یہ با اختصاص
سرور عالم کے ہی خاطر ہیں خاص

پہلی ہی اور دوسری شفاعت اے یار
نویں بھی دسویں یہ شفاعت چہار

خاص ہیں حضرت کے ہی خاطر یقین
دخل الغیر اسمیں کسی کو نہیں

باقی شفاعات ہیں چھے مشترک
سارے شفیعوں میں بلا شبہ و شک

سرور عالم ہی بصد عز و شان
اول شافع و مشفع ہیں جان

آپ شفاعت نہ کریں جبتلک
پاوے نہ امکان کوئی تب تلک

جب وہ شفاعت کا کریں فتح باب
دوسرے اخیار بھی اے با صواب

عجز وہیں لاکے بدرگاہ رب
کھولیں گے سب باب شفاعت میں لب

جو ہیں مقرب ملک و انبیا
اور شہید اہل علما اولیا

کعبہ قرآن بھی روزہ نماز
نیک عمل دوسرے اے با نیاز

کعبہ کی دیواریں جو ہے حجر
اور مساجد بھی اے نیکو سیر

بچے مسلمانوں کے چھوٹے سبھی
وہ بھی شفاعت کریں ماں باپ کی

نیک غرض حق کے ہیں جو بندگاں
ہوویں گنہ گار کے شافع وہاں

خاصکر از آل و صحاب نبی
حشر کے دن ہوگی شفاعت بڑی

لایا صواعق میں ہے ابن حجر
ابن عساکر سے صحیح یہ خبر

کہ ابن عباس رض روایت کیا
یوں کئے ارشاد شہ انبیا

حشر میں عثمان کی شفاعت سے جاں
لائق تعذیب جو ہیں عاصیاں

چھوٹینگے تم جانو ستر ہزار
فضل سے حق انکو کرے رستگار

احمد حنبل سے روایت کیا
شیخ حسن بصری سے اے باصفا

کہتے ہیں حضرت کہ بروز جزا
ہووے شفیع امتی یک مرا

سعد و مضر کے دو قبیلے بڑے
لوگ بھی ان دونوں میں جتنے کہ تھے

حشر کے دن انکے عدد پر پچھان
انکی شفاعت سے اٹھیں عاصیاں

ایسے ہی اخبار ہیں امت کے سب
ہوویں شفیع آ کے بدرگاہ رب

پر وہ شفاعات میں داخل سبھی
احمد مرسل کی شفاعت میں ہی

کیونکہ شفاعت کا یقین فتح باب
پہلے ہوا آپ سے بے ارتیاب

اس شہ عالم کی شفاعت کے بعد
گر چہ شفاعت کرے آ کوئی سعد

پس وہ شفاعت بحقیقت یقین
عین ہے حضرت کی شفاعت یقین

اسکا بیاں ہے وہ مفصل اے نیک
لایا ہوں تحقیق شفاعت میں دیکھ

تیسری نسیم حوض کوثر کے بیان میں

سورۂ کوثر میں وہ رب العلا
سرور دیں کو یہ بشارت دیا

کہ اے مرے خاص پیمبر تجھے
فضل سے ہم چشمۂ کوثر دئے

حشر میں حوض مبارک سنو
ملک میں اس سرور دیں کے ہی ہو

خلق ہو محشر میں پیاسے بڑے
ہوویں گے محتاج اسی حوض کے

بلکہ تمامی رسل و انبیا
اسکے ہوں محتاج بروز جزا

اور احادیث صحیحہ میں جان
آیا ہے اس حوض کا ایسا بیان

ایسا بڑا ہے وہ بلا اشتباہ
اسکی مسافت ہے مہینے کی راہ

دودھ سے زائد ہے سفید اسکا آب
شہد سے میٹھا ہے بلا ارتیاب

مشک سے خوشبو میں زیادہ رہے
ہو در و یاقوت کا مجرا اسے

اور کناروں پہ ہیں اس حوض کے
موتی کے خیمے ہیں مجوف کھڑے

له پاؤں جاری ہو نہ غرق ہو جائے۔

کوزے پیالے بھی زر و سیم کے
مثل تاروں کے ہوں اُس پر دھرے

سونے کی ہیں اُسکی لبِ ہے بگیاں
اور زمرد کی رہیں ڈالیاں

جتنی درازی ہے اُس حوض کی
اتنی ہی اُسکی ہو چوڑائی بھی

گھونٹ بھی ایک اُس سے یقیں پیوے جو
تا بہ ابد تشنگی اُس کو نہ ہو

ایک ہے بوبکرؓ یہ دوم عمرؓ
ہوویں یہ عثمانؓ و علیؓ دو دگر

اُس کو ابوبکرؓ صداقت انصاب
جانیو زنہار نہ لویگا آب

پانی نہ لوینگے اُسے مرتضیٰؓ
شرفِ نبوۃ میں ہے یونہی لکھا

دشمنِ صدیقؓ کو بے ارتیاب
پانی نہ لوینگے وہ عالیجناب

آئی ہے بے شبہ حدیثِ صحیح
کر گئے ارشاد پیمبر صریح

دوسری حدیث آئی ہے اے باصفا
کہ ہو کھڑیں پل پہ شہِ انبیا

ہے بھی روایت کہ ملک ذو الوقر
تب ہوں کھڑے پل کے چپ و راست پر

یونہی تمامی رُسل و انبیا
حق میں کریں اپنے اُمم کے دعا

مضطر و ناچار ہو سب آہ آہ
جلد پکارینگے کہ وا احمداہ

یہ مری اُمت ہے اے ربِ کریم
اِنکو بچا پل سے بلطفِ عمیم

واسطے اُمت کے مرا ہے سوال
فضل سے اِس پل سے تو اِنکو سنبھال

تولینگے میزان میں اعمال جب
یونہی شفاعت وہ کریں نزدِ رب

انکی مقبول ہو یہ بھی دعا
بھاری کرے نیک عمل کو خدا

کرتے رہینگے یہ دعا اے خدا
جلد اِس اُمت کو سلامت لیجا

پل کی مسافت وہ سنو در شمار
راہ لئے سال کی پندرہ ہزار

پنجہزار اُس کا بھی ہموار ہو
اُس پہ گذر خلق کو دشوار ہو

بال سے باریک ہو پل سر بسر
تیزی میں تلوار سے بھی تیز تر

طولِ خوف حشر میں پر اضطرار
بعضوں کو جوں سال ہو پنجاہ ہزار

جان تفاوت ہے یہ اعمال کا
قوتِ ایمان کا اے باصفا

جلد تر اُس پل سے گذر جائیگا
آفت و تصدیع نہ وہ پائیگا

گرد بھی اس حوض کے اے باصفا
ایسے ہوں اشجار عجب خوشنما

کنکر و پتھر جو ہیں اُس حوض کے
خوب ہوں سب موتی و یاقوت کے

ہووے عمق اُسکا اِدرِ شمار
آیا ہے تا فرسخ ستر ہزار

یوں کئے ارشاد شہِ نامدار
رکن مرے حوض کے ہوویں چہار

جسنے رکھا دوست ابوبکرؓ کو
اور عمرؓ کا ہے و لیکن عدو

اور جو ہو دوست علیؓ کا مگر
دشمنِ عثمانؓ ہے وہ بد گہر

ساقی وہ کوثر کے بشان جلی
ہوونگے اس روز علیؓ ولی

چوتھی نسیم صراط اور میزان کے بیان میں

پل کو رکھیں لا کے جہنم پہ جب
پہلے میں گذروں مری اُمت بھی سب

عرض کریں حق سے کہ اے کردگار
کر بسلامت مری اُمت کو پار

حق میں مسلمانوں کے یونہی دعا
سب کریں در درگہِ ربِ العلا

اور ہے روایت کہ اِس اُمت کے پا
پھسلینگے اُس پل پہ جب اے باصفا

آہ یہ سنتے ہی رسولِ عرب
حق سے یہ فریاد کرینگے اے رب

میرے لئے اور مری دختر لئے
میں نہیں چاہتا ہوں کچھ اے رب مرے

کرکے دعا آپ کی مقبول رب
پار کرے پل سے اِس اُمت کو سب

جو کہ عمل نیک اِس امت کے ہیں
بھاری کرے لطف سے حق اُنکی تیں

آئی روایت ہے دگر یاد رکھ
پل کے دو جانب میں کھڑی ہوں ملک

اور فضیل ابنِ عیاض اے میاں
لایا روایت یہ بلا شبہ جان

اُسکی بلندی ہو رہ پنج ہزار
پنجہزار اِس کا رہے گا اُتار

خوف سے جو حق کے تھا لاغر نزار
جلد وہی ہوویگا اُس پل سے پار

بعضوں پہ ایسا ہے بقیلِ و قال
دسروں پہ صحرائے کشادہ مثال

بعضوں کو برقدرِ دو رکعت نماز
ہووے یقیں از کرمِ کارساز

اور خبر ایسی صحیح آئی ایک
صدقہ رہِ حق میں جو دے مردِ نیک

اور یہ آئی ہے حدیثِ دگر
ہوویگی مسجد جو مسلماں کو گھر

یعنے عبادت کیلئے صبح و شام / جو رہے مسجد میں ہی اکثر مدام
اور کبھی اس پل سے اُسے زود تر / راحت و آسانی سے دیوے گذر
اور حدیث آئی ہے روزِ شمار / عرشِ معلّیٰ کے یمین و یسار
کفۂ حسنات وہ میزان کا / ہو ویگا جنت کے مقابل بجا
اور جو بن العم ہے شہِ ناس کا / یعنے پسر حضرتِ عباسؓ کا
جاہینگے جب حشر کے دن آشکار / حکم کرے خلق یہ تا کردگار
سن یہ ندا ہوویں کھڑا میں تبھی / پیچھے مرے آئیگی اُمت مری
یعنے یہ پانچ اعضا یقیں جانئے / دست و پا اور چہرہ درخشاں رہے
دیکھینگے اُمت کی فضیلت یہ جب / حشر کے دن لوگ کہینگے یہ تب
پہلے عبادات میں اے بانیاز / ہو ویگا لوگوں سے سوالِ نماز
اور یہ منقول ہے اے باتمیز / پوچھینگے جبتک نہ یقیں چار چیز
عمر سے ہووے یہ سوال اوّلاً / عمر تو کس چیز میں فانی کیا
مال سے ہو ویگا تیسرا سوال / پیدا تو کس طرح کیا ہے یہ مال
ہے یہ حدیثِ حسن اے باصفا / ترمذی ہے اسکی روایت کیا
قرطبی لایا یہ روایت دگر / پل سے نہیں جاویگا کوئی گذر
لایا ہے اخلاص سے ایمان اگر / آگے بڑھیگا بہ مقامِ دگر
آگے وہ جائے سے گذر جائیگا / تیسری جائے میں وہ جب آئیگا
موضعِ پنجم میں سن اے باکمال / حج سے کبھی عمرے سے یقیں ہو سوال
ساتویں منزل میں یقیں لا کلام / پوچھینگے لوگوں سے مظالم تمام
اور کوئی بالفرض بروزِ حساب / گر لیکے ہفتاد نبی کا ثواب
داخلِ جنت نہ کرینگے اُسے / خصم کو جبتک نہ وہ راضی کرے
خصم کو دلوائینگے سب آشکار / اُس سے نہ دیکھو ہمیں کردگار
دیویگا مولا اُسے جنت میں جا / بہتر یہ دولت ہے ہمیں دے خدا
بھائی مسلمان کی حاجت روا / تھا کیا دنیا میں جو کوئی باصفا
ویسے کا ضامن ہے خدا بے نیاز / کہ اُسے رحمت سے کرے سرفراز

چار سوال در حشر

سات سوال در حشر

روایت

جنت و دوزخ کو دکھینگے عیاں / لاوینگے میزان کو پھر بعد ازاں
کفۂ سیّات جو ہے اُسکا جاں / ہو ویگا دوزخ کے مقابل وہاں
لایا ہے اسطرح روایت یقین / کہہ گئے ارشاد شہِ مرسلینؐ
ہووے ندا تب کہ محمدؐ کہاں / اُسکی تمام اُمتِ امجد کہاں
اثرِ وضو انکا ہو ظاہر وہیں / غرّ و محجّل کہیں جس کے تئیں
اُمتیں سب ہووینگے تب اکطرف / دیوینگے رہ ہم کو بعزّ و شرف
بات یہ نزدیک تھی بس نبیاں / کہ ہو یہ اُمت سبھی پیغمبراں
اور قضایا میں بلا قیل و قال / ہووے یقیں خوب سے پہلے سوال
اپنی جگہ سے جو کھڑے ہوں جہاں / آگے اٹھا دیں نہ قدم بندگاں
ہووے سوال علم سے پھر دوسرا / علم یہ تو اپنے عمل کیا کیا
اور کہاں اسکو تو خرچا ہے بول / نیکی میں یا فعلِ بدی میں سے کھول

روایت

سات جگہ میں ہو جبتک سوال / پہلے اُسے پوچھینگے ایماں کا حال
دوسری جگہ میں ہے سوالِ نماز / گر ہو گذارا بخلوص و نیاز
روزۂ رمضان کی پوچھینگے بات / چوتھے میں ہو ویگا سوالِ زکات
موضعِ ششم میں ز غسل و وضو / پوچھینگے بندوں سے ملک جان تو
سب سے یہی سخت ہے رکھ خوب یاد / کیونکہ ہے بیشک یہ حقوق العباد
آدمی ہی نے مری کیلئے ایمیاں / جبکہ پڑے اُنکے خصومت وہاں
واسطے اک دانگ کے اے بانیاز / سات سو سے مقبول ہے اُسکے نماز
اور خبر ہے کہ کلامِ اخیر / کلمۂ توحید ہو جس کا اے میر
اور روایت ہے ز ابنِ عمرؓ / کہہ گئے ارشاد شہِ بحر و بر
وزن کریں اُسکے جب اعمال کا / پاس میں میزان کی کھڑا ہو ویگا

خوش ہوں گر اسکی بڑھیں نیکیاں — اور شفاعت میں کرونگا وہاں
آیا ہے اخبارِ مشائخ میں جان — خواب میں اک شخص بغیرِ گمان
کہنے لگا وزنِ عمل کا کئے — میرے گناہ آہ زیادہ ہوئے
کفۂ حسنات نہ وہ غالب ہوا — کھول میں تھیلی کو وہ دیکھا اٹھا
اور یہ روایت بھی ہے آ فرخندہ پے — دیکھ مواہب میں صحیح آئی ہے
صاف اُسے بولینگے تب اے بشر — تجھکو نہ جنت ہے نہ دوزخ مقر
اُف کا بھی اک لفظ ہو اسمیں یقین — کفۂ سیات ہو غالب وہیں
لائینگے پھر اسکو بحکمِ خدا — پوچھیگا یوں اسکو وہ ربِّ الوریٰ
عاق جو تھا باپ کا دنیا میں یہ — دیکھا ہوں راہ میں اسکے تئیں
کر تو مرے پر ہی دو چنداں عذاب — چھوڑ مرے باپ کو اب زعقاب
عاق تو دنیا میں جو تھا پدر کا — عقبیٰ میں اب بارِ والد ہوا
ہاتھ پکڑ پدر کا اب باطرب — جنتِ ہادی میں وہ تو جاؤ اب
اور کسی شخص کے میزان کے — کفّے برابر ہی دونو ہونگے
مانگے اک نیکی کسی سے تو لا — تا کہ تجھے دیوں میں جنت میں جا
ہوویگا مایوس وہ ہر ایک سے جب — ایک جوانمرد ملے اسکو تب
فائدہ اس سے نہ مجھے ہوویگا — پس وہ تجھے اب میں ہبہ کر دیا
نیکی وہ لیجاویگا بس ہو کے شاد — پوچھیگا تب اسکو وہ ربّ العباد
بولیگا تب حال وہ اپنا تمام — سنکے وہ سب حضرت ربّ الانام
میرا کرم تیرے کرم سے یقین — ہوگا زیاد اس کو نہایت نہیں

روایت

حشر کے دن ہوویگا روح الامین — تولے وہی سب کے عمل کے تئیں
ہوویگا اس سرورِ کل کے حضور — شاہِ امم ختم رسل کے حضور

روایت

دیکھے اک شخص کو پوچھا اے یار — ساتھ ترے کیا کیا پروردگار
ایسے میں اک تھیلی پڑی ناگہاں — کفۂ حسنات میں میری وہاں
مٹی تھی یکمشت ہی اسمیں اے نیک — قبر مسلماں میں جو ڈالا تھا ایک
کفۂ میزاں میں کسی شخص کے — وزن میں متساوی دو نو ہونگے
لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک — تو لینگے تب اسکو وہ میزاں میں کہ
جانبِ دوزخ لے چلیں اسکو تب — جا ہیگا جنت وہ بدرگاہِ رب
کس لئے پھر آیا ہمارے تو پاس — بولیگا عجز سے اے ربِ ناس
اسکو بھی لیجاتے تھے سوئے سقر — میرے بھی مانند ملک قید کر
عرض یہ سن اسکی ہنسیگا خدا — اور اُسے یوں لطف سے فرماویگا
یعنے کیا دنیا میں اس سے بدی — آج کیا اس سے بھلائی بڑی

روایت

ہووے اُسے حکم ز درگاہِ رب — جاکے تو محشر کے خلائق میں اب
جاکے وہ مانگیگا سبھوں سے مگر — بولینگے ہم تجھ سے ہیں محتاج تر
بولیگا وہ میرے صحیفے میں ہاں — ایک ہی نیکی ہے لکھی ایمیاں
لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی — نفع وہ شاید کہ تجھے دیویگی
بولے اب کیا ہے ترا حال سب — حالانکہ رکھتا ہی خبر اُس سے رب
یوں وہ جوانمرد کو فرماوے تب — نیکی دیا تو مرے بندے کو اب
اب تو پکڑ اپنے برادر کا ہاتھ — جاؤ دونوں خلد میں فرحت کے ساتھ
اور حذیفہؓ یہ روایت کیا — صاحبِ میزان بحکمِ خدا
اور یہ اُس روز حساب و سوال — وزن بھی اعمال کے ہیں بقیل وقال
لطف و شفاعت سے خدا آپ کے — مخلصی بندوں کو عنایت کرے

بھائی کی ہمدردی کا انعام

پانچویں نسیم وسیلہ کا مقام اور دیدارِ الٰہی جل شانہ کے بیان میں

دیویگا حضرت کو وسیلہ خدا — ہے وہ ہمیں ایک مقامِ علا
اس سے بلند تر نہیں کوئی مقام — خاص ہی حضرت کو وہی لاکلام

مصطفے فرمائے کہ نزد خدا　جانو وسیلہ تو ہے درجہ بڑا
اور ہے روایت ز علی ولی　لوگوں نے کی عرض ای حق کے نبی
فاطمہ زہرا بھی حسین و حسن　اور علی شیر خدا پاک تن
کوفے کی مسجد میں وہ عالیجناب　بر سر منبر یہ کئے ہیں خطاب
جانیو یک قسم سفید اُس سے تم　اور یقین زرد ہے قسم دوم
اور اُسے غرفے ہیں ستر ہزار　نورفزا جلوہ نما زیب دار
احمد مرسل کو خدائے انام　لطف سے ہوئیگا وہ مبارک مقام
زرد جو لولو ہے سو ہے دُسرا مقام　وہ بھی ہے اتنا ہی سمجھ لا کلام
جنت فردوس ملے آپ کو　ہے وہی جنات ہیں اعلا سنو
شہ کیلئے خاص رہے یک مکان　موتی و یاقوت کا ہی بس وہاں
تخت جڑاؤ کا یک عمدہ ترین　اُسپہ ہی تشریف رکھے شاہ دین
اور بھی دیدار خدائے کریم　ہوویگی حضرت کو بشان عظیم
کوئی نعیم ایسی بجنت نہیں　پہ ہے تجلی میں تفاوت یقیں
شوق لقا سیر فنا و بقا　جذب شہود اور فناء الفنا
غرق ہو کوئی لذت دیدار میں　بھولیگا جنت کی سبھی نعمتیں
انہیں کئی ایسے رہیں خاصگاں　کہ جو دیکھیں حالت کرو بیاں

اُس سے بڑا اور کوئی درجہ نہیں　میرے لئے مانگو وہ حق سے یقین
آپکے ساتھ اور رہیں اُسمیں کون　تب کئے ارشاد وہ سالار کون
ابن ابی حاتم والا گہر　دیتا ہے اس طرح علی سے خبر
جنت ماوی ہیں یقیں مومنو　لولو ہیں دو قسم کے بہتر سنو
جو کہ ہے محمود معلے مقام　ہے وہ ز لولوئی سفید اے ہمام
خانہ ہر اک اُسکا ہی تا تین میل　نام اُسکا ہے وسیلہ جلیل
اور وہ سالار کے سب اہل بیت　پاوینگے فردوس میں وہ پاک بیت
پاوے براہیم وہ از فضل رب　اور بھی گھر والے سمجھ اسکے سب
ساتھ رہیں آپکے ازواج بھی　فاطمہ حسین ہیں اور علی
خیمے بھی اطراف رہیں ہوں کھڑے　جسکو چہار الف ہیں موتی لگے
نور کا ایک تاج بھی سر پر رہے　خاص ہے یہ اس شہ دین کیلئے
پھر بطفیل آپکے سب خاص و عام　ہوونگے بعد اسکے مشرف تمام
علم و عمل ورع و تقا معرفت　قرب در ایمان کی نورانیت
ایسے کمالات رہیں جس قدر　لذت دیدار ملے اُس قدر
ایسا ہو کوئی عاشق نور جمال　مست کرے جسکو ہے جام وصال
اول نظارۂ دیدار میں　شیفتہ و ہایم و بیخود رہیں

ہم کو سبھی فضل سے اللہ کے　لذت دیدار کی نعمت ملے

خاتمہ

شکر ہے یہ نسخہ با احترام　پایا ہے اب رنگ بہار ختام
اسکے نسائم سے معطر مشام　ہوویں محبان نبی کے مدام
بخش گنہ میرے صغیر و کبیر　بہر نبی شاہ بشیر و نذیر
قاضی حاجات ہے جب تیرا نام　رکھتا ہوں امید ترے سے مدام
بدرقۂ راہ یقینی مرا　چارہ کنی زانکہ تو ہستی مرا

ہوگا فضائل کا نبی کے اے یار　ایک یہ گلزار ہمیشہ بہار
کیجئے مقبول اسے اے کریم　غایت رحمت سے بلطف عمیم
اور روا کر میرے حاجات سب　لطف سے دے میرے مرادات سب
دارم امید کہ بخود خوانیم　دست تہی باز نہ گردانیم
جز غم تو با توجہ گوید کسے　از کہ بغیر از توجہ جوید کسے

بھیج اس آنحضرت پہ درود و سلام　سرور عالم پہ سدا صبح و شام

اخبارِ نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے اے مومنو / اب بیان ہجرت کا لکھتا ہوں سنو
خلقتِ نورِ پیمبر کا بیاں / میں لکھا پہلے چمن کے درمیاں
آپکی میلاد سے بعثت تلک / بعد گیارہ سال کی مدت تلک
جو ہے احوالِ شہِ جن و بشر / وہ لکھا دوسرے چمن میں مختصر
اور برس تھا بارہواں بعثت سے جب / شاہِ عالم کو ہوئی معراج تب
پس مفصل وہ بیاں معراج کا / بسط سے تیسرے چمن میں ہے لکھا
اِس چمن میں اب میں کرتا ہوں رقم / کہ پس از معراجِ سالارِ امم
جو وقائع رو دئے ہجرت تلک / اور ز ہجرت آپکی رحلت تلک

نبوت سے بارہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر آئے نیکو شعار / بعد معراجِ رسولِ باوقار
شخص بارہ از مدینہ آئے ہیں / سرورِ عالم پہ ایماں لائے ہیں
پانچ شخص ان میں وہی تھے اے میاں / گیارہویں جو سال میں آئے تھے یاں
سات اشخاص اور تھے انکے سوا / لائے وہ ایمان بشاہِ انبیا
اور حضرت سے کئے بیعت سبھی / عقبۂ ثانی کی بیعت ہے یہی
انکے سکھلانے لئے احکامِ دین / ساتھ انکے وہ امام المرسلین
بھیجے اپنے یک صحابی کو بخیر / نامِ پاک انکا ہے مصعب بن عمیر
جب مدینے کو وہ پہنچا آن کر / دعوتِ اسلام میں باندھا کمر
اور چہل مومن ہوئے واں وہ باصفا / ہے نمازِ جمعہ کو قائم کیا
کام میں دعوت کے ہی تھا لیل و نہار / تھا بہت سرگرم وہ عالی وقار
ایکدن ابن زرارہ نیک ذات / حضرت مصعب کو لیکر اپنے سات
ایک باغ اندر ہوا رونق فزا / اور وہ قرآن واں پڑھنے لگا
سن وہ سعد ابن معاذِ باصفا / اوس کے جو قوم کا سردار تھا
وہ نہ ایماں سے ابھی تھا بہرہ یاب / بھانجے کو اپنے یوں بولا شتاب
کہ وہ بہکاتا ہے لوگوں کو سبھی / منع کر تو جاکے پڑھنے سے ابھی
جاکے تب مصعب کو وہ غصہ کیا / اسکو مصعب اسطرح کہنے لگا

کہ ذرا تو بیٹھکر سن یہ کتاب	گر ہو بہتر کر قبول اسکو شتاب	ورنہ مجھکو منع کر اے پیش بین	وہ کہا یہ بات بہتر ہے یقین
ڈالدے ہتھیار کو بیٹھا وہ جب	چند آیت ہی پڑھا مصعبؓ نے تب	سنتے ہی یاں وہ لایا جلد تر	قوم کو پس جا دیا اپنے خبر.
اور ماموں سے بھی جا اپنے کہا	وہ بھی آ مصعبؓ پہ تب غصہ کیا	اسکو بھی مصعبؓ کہا اے نیکنام	بیٹھکر انصاف سے سن یہ کلام
گر پسند ہو تو اجابت کیجیو	ورنہ جو ہووے مناسب وہ کرو	سعد پس اسکو کہا اے نیکذات	تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
	ڈال کر ہتھیار وہ بیٹھا وہیں	تب یہ سورۃ کو پڑھا مصعبؓ یقین	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰمٓ ۚ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِىۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ؕ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ۝ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ اِن آیات

کا خلاصہ یہ ہے کہ قسم ہے کتاب مبین کی یعنے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہیں ہم اس قرآن کو عربی لغات پر تا شاید کہ تم جو عربی زبان والے ہو اسکو سمجھیں اور مقرر یہ قرآن لوحِ محفوظ میں ہمارے پاس البتہ بزرگ تر اور محکم کیا گیا ہے یعنے اس میں تناقض نہیں اور اگلے کتابوں کا ناسخ ہے. آیا کیا ہم پھر لیوینگے تمہارے سے قرآن بہ سبب تم مشرک ہونے کے یعنے تم شرک میں گرفتار رہنے اور قرآن سے منہ پھیرنے کے اور اسکو جھٹلانے کے باوجود ہم وحی نہیں پھیر لیوینگے. قرآن کو پھر آسمان پر نہ لیجا دینگے. کیونکہ ہم اپنے علمِ قدیم سے جانتے ہیں کہ ایک قوم آویگی کہ اِس پر ایمان لاوینگے اور اِس کے احکام پر عمل کرینگے. اور بھیجے ہم بہت سے انبیا کو اگلوں میں جو مشرک تھے. اور ان کے کفر کے سبب سے ہم پیغمبروں کو بھیجنا موقوف کئے نہیں. آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر اُس کے ساتھ کفار ٹھٹھا کرتے تھے. پس ہم ہلاک کردئے اُن کے سخت تر دشمنوں کو اُنکے قصے جو انبیا سے دشمنی کئے اس قرآن میں گذرے ہیں (تفسیر حسینی)　　(سورۂ زخرف)

سعدؓ جب اس کو سنا ہے با نیاز	جلد ایمان سے ہوا ہے سرفراز	قوم میں پس جلد اپنے وہ گیا	اور انہیں ترغیب ایماں کی دیا
عبدِ اشہل کے قبیلے کے تمام	لائے ایماں لوگ اُسی دن لاکلام	حضرتِ مصعبؓ جو باشانِ عظیم	گھر میں تھا ابنِ زرارہ کے مقیم
اور تھا مشغول دعوت میں مدام	لوگ بھی لاتے تھے ایماں صبح و شام	اوس و خزرج کے قبیلے سے وہیں	لوگ لائے ہیں بہت ایماں یقین
کوئی گھر ایسا نہیں تھا زینہار	جسمیں نا ہوں چند مومن نیک کار	ملتِ اسلام باشانِ علا	مشتہر شہرِ مدینے میں ہوا
اور لوگ اُس شہر کے تھی ہمگیاں	ہو کے مشتاقِ رسولِ انس و جاں	ذکر میں تھے آپ کے لیل و نہار	اور جدائی سے تھے سارے بیقرار
تیرہویں سال اندر از بعثت یقین	قافلہ حجاج کا یک اے امین	جب مدینہ سے چلا مکے طرف	حضرتِ مصعبؓ بھی با عز و شرف

ساتھ ایک انصار کی جمعِ کثیر
اوسؓ و خزرجؓ کے مقرر قوم سے
نقل ہے گذری تھی جب دو ثلث رات
وہ جبل نزدیک اُسی عقبہ کے تھا
گرچہ وہ ایمان ابھی لایا نہ تھا
الغرض حضرتؐ کے دستِ پاک پر
جانتے ہو تم کہ یہ سالارِ دین
پر نیا یک جب سے یہ لایا ہے دین
پر ہمارا وہ کہا نا مان کر
ورنہ اب بھی جو کہ چاہو بولیو
بولے یا عباسؓ تم نے جو کہا
آپ جو چاہتے ہو لو ہم سے قرار
کر نصیحت اُنکو فرمائے ہیں تب
اور یہی ہے عہد میرا لا کلام
منع جو اِسکو کرینگے بد نہاد
تم سنو فرماں مرا لاؤ بجا
امر بالمعروف کیجو جا و دا ں
شہ سے یہ باتیں سُنے انصار جب
آپ کو اس بات کی تو ہے خبر
پر ہمارے اور یہود میں یقین
اور ہماری بھی یک غرض اب
سرورِ عالم سُنے یہ بات جب
تن سے تن اور جان ہو وے جا بجا یکتا
لیکے آیا نزدِ سالارِ بشیرؐ
پانسو جو شخص اُس دم آئے تھے
ہو نہاں کفار سے وہ پاک ذات
کہ جہاں بیعت لئے تھے مصطفےٰؐ
لیک تھا جب عاقل و دانا بڑا
شرفِ ایماں سے ہوے وے بہرور
کیسی عزت ہم میں رکھتا ہی یقین
قوم سب ناخوش ہی اِس سے یقین
متفق ہوتا ہی تمسے سربسر
تا کہ آئندہ پشیماں تم نہو
راست ہے ہم سب نے سُنے سمجھے بجا
بہرِ ذاتِ خویش و بہرِ کردگار
کہ یہی ہے عہد اور پیمانِ رب
میں جو پہنچاؤں رسالت کا پیام
کیجیو لِلّٰہ تم اُن سے جہاد
رنج و راحت شادی و غم میں سدا
نہیِ منکر بھی کرو سرِ عیاں
با ادب ہو یوں کئے وہ عرض سب
جدّ و آبا سے ہمارے سربسر
عہد پیماں ہے قدیم اے شاہِ دین
آپکو جب فتح و نصرت دیوے رب
مسکرائے اور فرمائے ہیں تب
ہو تمہارے میں مری موت و حیات
خدمتِ عالی میں شہ کے با نیاز
یک جماعت اُنسے کی یہ وعدہ تب
ایک ایک دو دو وہ منزل سے نکل
لائے پس تشریف سالارِ امم
ساتھ لائے تھے اُسے خیرالانام
یوں لگا کہنے اُنہیں عباسؓ تب
اِسکے آبا تھے رئیساں سرفراز
گرچہ اِسکو منع بیحد ہم کئے
عہد جو اِس سے کریں تم برملا
اور نا ہووے عداوت کا سبب
پس کئے سب عرض زخیرالوریٰ
عرض کو جب اُنکی حضرتؐ نے سنا
تم کرو اِکی عبادت دل سے ٹھیک
اِسمیں میری نصرت و یاری کرو
اور کرو بیعت بھی تم اِس بات پر
حق کی رہ میں مال و زر خرچو مدام
اور جو حق بات ہے اسکو کہو
آپکے احکام اے حق کے رسولؐ
ہے ہمارا کام ہی جنگ و جدال
عہد وہ اب توڑتے ہیں ہم سبھی
ہمکو تنہا چھوڑ کر اے شاہِ دین
کہ کبھو ایسا نہ ہوگا بیگماں
گھر تمہارے میں میرا ہو آشکار
سب مسلماں ہوے ہیں سرفراز
کہ ملیں آکر نبیؐ سے وقتِ شب
ہو گئی ہیں جمع آکر در جبل
ساتھ تھا عباسؓ بھی اُس شہ کا عم
کام کو تا دیویں حسنِ انتظام
جانیو اِس بات کو اے قوم اب
اِسکے ہیں محکوم سب اہلِ حجاز
باز آوے تا کہ وہ اِس کام سے
گر وفا اسکو کریں تو ہے بھلا
اور نہ تم سے ہم کریں بدلہ طلب
یا رسول اللہ فرماتے ہو کیا
چند تب آیاتِ قرآنی پڑھا
مت کرو تم اِسکی دوسرے کو شریک
جان اور دل سے مددگاری کرو
میں کروں جب حکم تم پر جلد تر
ہی تنگی اور فراخی میں دوام
اُس کے کہنے میں کسی سے مت ڈرو
جان و دل سے کر چکے ہم سب قبول
اور پیشہ ہی ہمارا ہے قتال
آپ سے دل جوڑتے ہیں ہم سبھی
قوم میں اپنی نہ جاویں خود کہیں
ہیں ہم اُن تمسے تم میرے سے جا و دل
اور تمہارے میں میرا ہووے مزار

اور تمہارے سے کرینگے جو جنگ
جنگ میں انسے کرونگا بیدرنگ

اور کرینگے صلح جو تم سے عیاں
صلح میں انسے کرونگا بیگماں

اور کئے یوں عرض ای شاہِ امم
آپکی الفت میں جب مر جائیں ہم

مال و جاں جب تمپہ کردیویں فدا
کیا ہے پھر فرمائے اسکی جزا

شہ نے فرمایا کہ جنت ہے جزا
اور تب یہ آیۂ اشرف پڑھا

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

سُن کے یہ آیت بہت ہی خوش ہوے
اور یوں سب عرض حضرت سے کئے

دستِ اشرف کیجئے اپنا دراز
ہوتے ہیں بیعت سے اب ہم سرفراز

دستِ اطہر تب دئے خیر البشرؐ
ہوگئے بیعت سے وہ سب بہرہ ور

بارگاہِ کبریا سے بر رسولؐ
آیۂ اقدس یہ پائی تب نزول

اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَـنَّةَ ۵ سورۂ توبہ

عمر فاروقؓ کا ہجرت کرنا

عقبۂ کبریٰ اسے کہتے ہیں جاں
اور اسی کو ثالثہ کہتے ہیں ہاں

سنہ ۱۳ ہینے آگئے ہجرت کے اے یار
یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار

انمیں بارہ شخص کو شاہِ انامؐ
سروری بخشے بر انصارِ کرام

ہے روایت آکے جبرئیلِ امینؑ
نام جن جن کے کئے ظاہر یقین

انکو ہی حضرتؐ نے ٹھیرایا امیر
انکو تھی انصار میں شانِ کبیر

نقل ہے یک شخص تب انصار سے
یوں کہا ہے سیدِ ابرارؐ سے

یا رسول اللہ اکثر کافراں
آج حاضر ہیں منا کے درمیاں

حکم دیجے تا کریں ہم انسے جنگ
قتل کردیویں سبھوں کو بیدرنگ

شہؐ کہے ہے حق یہی نہ میں مامور ہوں
تا جدال و جنگ با انسے کروں

سنکے یہ سب تابعِ فرماں ہوے
حکم لیکر اپنے ڈیروں کو گئے

واسطے رخصت کے پھر آئے ہیں جب
عرضِ خدمت یوں کئے ہیں با ادب

آپکے مشتاق ہیں ہم سرّ و جہار
ماہیِ بے آب سا ہیں بیقرار

پس مدینے کو بھی رونق دیجئے
اسکو اب رشکِ گلستاں کیجئے

جان و دل سے بندۂ فرماں ہیں ہم
آپکے ہی منتظر بیجاں ہیں ہم

ہم سبھوں کے واں ہیں چشمِ انتظار
ہیں قبولِ عرض کے امیدوار

عرض ہے ہر دم یہ حضرتؐ کیطرف
گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

شہؐ کہے ہے ابتک نہ درگاہِ خدا
حکم ہجرت کا نہیں مجھکو ہوا

جسطرف جب حکم دیوے کردگار
میں کروں ہجرت یہی ہے انتظار

پس وداع انکو کئے شاہِ جہاں
وہ مدینے کو ہوے سارے رواں

کافروں کو جب ہوئی ہے یہ خبر
ڈالے خاکِ آہ و حسرت اپنے سر

حکم ہجرت کا ہی تھا جو انتظار
خواب دیکھے ایکشب شاہؐ خیار

درمیاں دو کوہ کے نخلستاں ہے ایک
شہؐ کئے ہجرت وہاں بروجہِ نیک

پس صحابہ کو کہے یوں شاہِ دین
ہے وہ ہجرت گہ مدینہ کی زمیں

اور بعض اصحاب کو خیر البشرؐ
حکم ہجرت کا کئے ہیں جلد تر

تب گئے اصحاب مکے سے نہاں
ہوگئے شہرِ مدینے کو رواں

حضرتِ فاروقؓ لیکن ہے امیں
ہے علانیہ کئے ہجرت یقیں

تھے حرم میں کافراں جو جمع ہو
انکو یوں کہنے لگے اے کافرو

زن کو بیوہ کرنا چاہے جو لئیم
اور جو اطفال کو اپنے یتیم

وہ کرے اب آکے میرے سے جدال
بات کرنیکا نہ کوئی پایا مجال

کر طوافِ کعبۃ اللہ سات بار
اور دو رکعت پڑھکے با صبر و قرار

چلدئے شہرِ مدینے کے طرف
با شجاعت با شہامت با شرف

اسطرح اعیانِ اصحابِ کبار
سب مدینے کو گئے با صد وقار

غیر صدیقؓ و علیِ مرتضیٰؓ
کوئی جلیل الشانؓ نہ رہا تھا

پر رسا کیں تب گئے اصحاب سے
رہ گئے اس شاہ کے احباب سے

انکو بعد ہجرت شاہِ زماں　　رنج پھر دینے لگے ہیں کافراں

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

انکو فرمائے نبی ٹھہرو ذرا　　منتظر ہوں میں بھی حق کے حکم کا

سمجھے پیغمبر بھی جاویں گے اُدھر　　فکرِ ایذا میں پڑے پھر سر بسر

آیا ہے ایسے میں شیطانِ لعین　　شکل پر یک شیخ نجدی کی وہیں

نا تمہاری مشورت میں ہوں شریک　　تمکو میں بتاؤنگا تدبیر ٹھیک

رائے اپنی او ر تدبیر نہاں　　ایک یک کرنے لگے اُس سے بیاں

بولا ابلیس لعیں اُسکے صحابؓ　　جنگ کر اسکو چھڑائینگے شتاب

یوں کہا تب اُسکو ابلیس لعیں　　رائے بھی تیری مناسب یہ نہیں

کثرتِ اتباع سے وہ بید رنگ　　پھر کریگا جلد آکر تم سے جنگ

ہر قبیلے سے نکلکر یک جواں　　جمع ہو کر جاویں سب اُسپر نہاں

ایک قبیلے سے نہیں جب اخذِ قصاص　　کسطرح مانگیں بنی ہاشم قصاص

جب بتایا بات ابلیسِ لعیں　　اُس لعین پر تب کیا ہے آفریں

تب جو مانگیں ہیں وہ مظلوماں دعا　　حق نے قرآں میں اشارہ یہ کیا

الغرض صدیقؓ از خیر البشر　　جبکہ چاہے آپ بھی اذنِ سفر

مشرکاں دیکھے کہ اصحابِ کرام　　عازمِ شہرِ مدینہ ہیں تمام

دارِ ندوہ یک مکاں شوریٰ کا تھا　　مشورت کرنے لگے سب اسمیں آ

کون ہے پوچھے اُسے کفار تب　　وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں اب

کافراں اُسکو غنیمت جان کر　　سر گروہ اپنا اُسی کو مان کر

یوں کہا تب ہشام ابنِ عمر　　کہ محمدؐ کو رکھو تم قید کر

دوسرا کافر کہا یہ سُنکے تب　　اس کو مکے سے کریں اخراج اب

کیونکہ ہیں اُسکے بہت شیریں کلام　　جو سنیں وہ شیفتہ ہونگے تمام

تب لگا کہنے ابوجہلِ لعیں　　یہ مجھے تدبیر سوجھی ہے یقیں

اور چلاویں ملکے سب یکبار تیغ　　قتل کردیں اُسکو بلین بیدریغ

خوں بہا پر تب وہ راضی ہونگے　　خوں بہا تب اسکا ہم سب دیونگے

متفق اُسپر ہوئے کفار سب　　قتل کردیں تا دغا سے وقتِ شب

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۚ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

حضرتِ صدیقِ اکبر باصواب　　ہے روایت ایک شب دیکھے بخواب

مکۂ اشرف کا میدان ہے تمام　　نور پیدا ہوگیا اُس سے تمام

سب مدینے کو منور کردیا　　نور سے اپنے زمین کو بھر دیا

آیا جب مکے طرف وہ ماہتاب　　پھر منور ہوگیا مکہ شتاب

عائشہؓ کے گھر میں آیا جد از یقین　　کر زمیں کو شق گیا اندر وہیں

علم میں تعبیر کے وہ اے خبیر　　تھے یقیں ملکِ عرب میں بے نظیر

وہ مہ تاباں ہیں سالارِ انام　　اور ستارے آپکے صحبِ کرام

یعنے مکے سے نکلکر جائیں گے　　اور مدینہ میں اقامت لائینگے

عائشہؓ کے گھر میں آکر بعد ازاں　　جو ہوا غائب زمیں کے درمیاں

آسماں سے ماہِ انور اے پسر　　شہر میں مکے کے آیا ہے اُتر

پھر وہاں سے آسماں پر چڑھ گیا　　پس مدینے میں بھی نازل ہوا

اور اس شہرِ مدینے کی زمین　　تھی منور جلوہ گر یونہی یقین

کرکے یوں مکے کو روشن ہے میاں　　پھر ہوا سوئے مدینہ وہ رواں

جب ہوئے بیدار وہ عالی وقار　　درد و غم سے ہوگئے ہیں زار زار

پس ابوبکرِ مکرم اے زکی　　سمجھے ہیں یوں تعبیر اپنے خواب کی

ساتھ پیغمبر کے ہوکر جاں نثار　　غربت و ہجرت کرینگے اختیار

پھر کے جو مکے کو آیا ماہتاب　　ہے دلیل فتح مکہ بالصواب

گھر میں جانا اُنکا اے نیکو نہاد　　شرفِ خلوت سے ہے بی بی کے مراد

(سورۂ انفال)

Scanned with CamScanner

جو ہوا غائب زمیں میں پا وفات ۔ دفن اسی گھر میں ہو شاہِ کائنات
الغرض صدیق اکبر اے امیں ۔ ہوگئے اس خواب سے اندوہگیں
اور یقیں تب انکو ہجرت پر ہوا ۔ کہ نبی کو حکمِ ہجرت آئے گا
اور چاہے آپ ہی خدمت گذار ۔ اس سفر میں ہو رفیقِ جاں نثار
متفق ایسے میں ہو کفار سب ۔ قتل پر شہ کے ہوئے تیار جب
لائے اس آیت کو جبریل امیں ۔ حکمِ ہجرت شہ کو سنوائے وہیں

قُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ۝

اور اسی شب کو کفارِ لعیں ۔ مشورت میں قتل کے تھے جو یقیں
قصد انکا سب سنائے جلد تر ۔ اور کہے یوں عرض از خیر البشر
خوابگاہِ خاص میں اے شاہِ دیں ۔ حضرت آپ فرماتا نہیں
ہو مدینے کیطرف رونق فزا ۔ آپکو نصرت وہاں دیگا خدا
جمع ہو ایسے میں وہ کفار سب ۔ اور با ہتھیار ہوا شرار سب
در پہ سرور کے کھڑے تھے آن کر ۔ تا کہ جب سو جائے شاہِ بحر و بر
داخلِ دولت سرا ہو کر تمام ۔ قتل کردیویں دغا سے لاکلام
جب سنے آواز اُن کی مصطفےٰ ۔ اس طرح فرمائے ہیں با مرتضیٰ
حکم ہجرت کا مجھے بھیجا رب ۔ میں مدینے کیطرف جاتا ہوں اب
جو ہیں لوگوں کی امانت میرے پاس ۔ سب تو پہنچا دے انہوں کو بے ہراس
کافراں سب جمع ہوئے ہیں اب ۔ قتل میرا آج وہ چاہتے ہیں سب
پس ابھی جاتا ہوں میں باہر شتاب ۔ کہ نہیں ہے حق سے مجھکو حکمِ خواب
سبز چادر یہ تو میری اوڑھ کر ۔ جلد سو جا اب یہ میرے فرش پر
اور رہ بیفکر خاطر جمع رکھ ۔ رنج کچھ پاوے نہ تو بے شبہ و شک
اور مدینے کو تو بعد از جلد آ ۔ حافظ و ناصر ترا بس ہے خدا
شاہِ مرداں شیرِ یزداں مرتضیٰ ۔ جاں نثارِ شاہِ اکواں مرتضیٰ
حکم یہ سن کر بہت شاداں ہوئے ۔ جان و دل سے شاکرِ یزداں ہوئے
اور طمانیت سے با خاطر فراغ ۔ بسترِ اطہر پہ سوئے باغ باغ
یہ توکل ان کو تھا اللہ پر ۔ کہ نہیں نیند آگئی ہے جلد تر
جب ہوئے حضرت پہ ایسا جاں نثار ۔ خوش ہوا انسے بہت پروردگار
آئے تب انکی حفاظت کو وہیں ۔ جلد میکائیل و جبریل امیں
تھے سرہانے انکے بیٹھے جبرئیل ۔ اور میکائیل پائیں نے اے خلیل
بولتے تھے اے علی تیرے مثال ۔ کون ہے کہتے خوش ہو ذوالجلال
ملاءِ اعلیٰ کے ملائک میں تمام ۔ کر رہے تھے فخر اب وہ لاکلام
جب رسول اللہ پر شیرِ خدا ۔ کردئے یوں نفس کو اپنے فدا
آیہ اشرف یہ پائی ہے نزول ۔ شان میں اس با صفا کے پر رسول

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ

اوڑھکر حضرت کی چادر کو علی ۔ فرش پر جب سوئے با شانِ جلی
گھر سے باہر آکے سالارِ عرب ۔ اور لیکر ایک مشتِ خاک تب
پھینک ڈالے کافروں پر تبھی ۔ وہ اسی دم ہوگئے اندھے سبھی
ہے روایت کہ پڑی جنپر وہ خاک ۔ بدر کے دن ہوگئے وہ سب ہلاک
شاہِ عالم جب روانہ ہو چکے ۔ یوں کہا ایک شخص آ کفار سے
منتظر کس کے یہاں ہو تم کھڑے ۔ وہ کہے قتلِ محمد کے لئے
وہ کہا صد وائے تم پر اے گروہ ۔ اب تو آگے سے تمہارے با شکوہ
ہوگیا رونق فزا حق کا نبی ۔ اور تمہارے سر پہ ڈالا خاک بھی
سر پہ دیکھے ہاتھ اپنے پھیر سب ۔ جوں کہا وہ پائے وہی کو تب
پس لگے ملنے کو وہ حسرت کا ہاتھ ۔ سر پہ ڈالے خاک پھر وہ بد صفات

جاکے پھر دیکھے کہ سوتے ہیں علیؓ — شہؐ کی چادر اوڑھ باشانِ جلی
تب اٹھا کر انکو پوچھے کافراں — اے علیؓ کہدو محمدؐ ہیں کہاں
وہ کہے واللہ اعلم بالصواب — جانے حق حالِ نبیؐ بے ارتیاب
پس ہوے ہیں شہ بوقتِ نیمروز — گھر طرف صدیقؓ کی رونق فروز
بولی بی بی عائشہؓ دوپہر کو — سرورِ عالمؐ نہ آئے تھے کبھو
یوں کہے صدیقؓ اے شاہِ ہدا — آپ پر ماں باپ ہوں میرے فدا
کسلئے اس دوپہر میں آئے ہو آپ — کیا ہے اب فرمائے اِس کا سبب
شاہؐ سب احوال گذرا سو کہے — حکم ہجرت سے بھی آگاہ کر دئے
پوچھے ہیں کیا ہوؤں ہمراہِ رکاب — شاہ فرمائے کہ ہاں آ باصواب
اسقدر صدیقؓ جب شاداں ہوے — غایت شادی سے بس گریاں ہوے
تیزرو تھے اونٹ انکے پاس دو — تھے خریدی انکو شش سو درہم سے جو
اور کھلا کر فربہ کر کے تھے رکھے — چار مہ سے انکو تب حاضر کئے
اور کئے یوں عرض اے حقکے رسولؐ — جو پسند ہو ایک اب کیجے قبول
شاہ فرمائے کہ قیمت دیوں گا — اِسکو بے قیمت نہیں میں لیونگا
وہ کئے ہیں گرچہ عجز و انکسار — پر نہیں حضرتؐ قبولے زینہار
پس کئی ہیں یک شتر اُنسے خرید — قیمت نہ صد درم سے اے رشید
ہے سنو قصوا اسی ناقے کا نام — قول ہے دوسرا اُسے جدعا تھا نام
شخص اک نامی جو عبداللہ تھا — رہبری کے فن میں بس آگاہ تھا
اور امانتدار بھی تھا وہ خبیر — اس سفر میں اُس کو ٹھہرائے اجیر
تا دو اشتر بعد سہ دن جلد تر — لا کرے حاضر وہ کوہِ ثور پر
اور تھا یک شخص عبداللہ نام — عاقل و ہشیار و زیرک لا کلام
کر دئے اس کو مقرر تب یہ کام — دن گذارے کافروں میں وہ تمام
اور شب کو آکے غارِ ثور پر — حال سے کفار کے دیوے خبر
عائشہؓ کہتی ہیں سامانِ سفر — ہم کئے تیار اُس دن جلد تر
اور ہم سفرہ بچھائے لا تبھی — پس تناول سے ہوے فارغ نبیؐ
باندھنے توشہ نہ تب کپڑا ملا — جلد تر اسماؓ مری خواہر نے آ
پھاڑ کر اپنا کمربند جلد تر — نصف باندھی اور دی نصفِ دگر[1]
نقل ہے تب نقد درہم پنجہزار — گھر میں تھے صدیقؓ کے اے ہوشیار
پس شبا شب شاہ کو لے اپنے ساتھ — اور وہ بیسہ بھی لیکر اپنے ہاتھ
ثور کے جانب ہوے گھر سے رواں — آہ تھی وہ شب اندھیری ایمیاں
خوف سے اعدا کے صدیقِ زکی — آگے رہتے شاہ کے پیچھے کبھی
اور کبھی سیدھے کبھی بائیں طرف — دوڑتے ہو جانفدا وہ باشرف
آہ جب اس شاہِ عالی جاہ کو — راہ چلنے کی نہ تھی عادت کبھو
تھی اندھیری رات راہ خاردار — ٹھوکریں لگتی تھیں اور چبتے تھے خار
شاہ کے پائے مبارک نازنیں — جس سے پایا تھا شرف عرشِ بریں
ہو گئے زخمی ہوا ہے خوں رواں — آئے لرزے میں زمین و آسماں
اُس سے ہو صدیقِ اکبر دل فگار — اپنے کاندھوں پر کئے شہ کو سوار
انگلیوں پر ہی لگے چلنے بہم — تا نہ ظاہر ہو کہیں نقشِ قدم
پاؤں بھی صدیقؓ کے زخمی ہوے — پر نہیں حضرت سے وہ ظاہر کئے
یونہی پہنچے غار پر وہ آکے جب — پہلے اُترے غار میں صدیقؓ تب
غار میں سوراخ تا ہفتاد تھے — دیکھ وہ صدیقؓ بس مضطر ہوے
بیش قیمت وہ جو پہنے تھے لباس — پارہ پارہ کر اُسے وہ حق شناس
بند سب سوراخ کپڑوں سے کئے — ایک دو سوراخ تب باقی رہے
اپنے دو پاؤں سے بند انکو کئے — غار کو جاروب بھی وہ تب دئے
پھر کئے یوں عرض اے مقبولِ رب — لائیے اِس غار میں تشریف اب
غار میں تشریف لا پیغامبرؐ — انکے رکھ زانو پہ سوئے اپنا سر

احوالِ ہجرت شریف

آنحضرت کے ساتھ رفاقت صدیقِ اکبرؓ کی

[1] تب ہی سے آپکا نام ذات النطاقین ہوگیا ۱۲

غار میں صدیق اکبرؓ کے پاؤں کو سانپ کا کاٹنا

پاؤں کو صدیق اکبر کے وہاں / کاٹتا تھا سانپ اک آکر نہاں
آہ تب صدیق اکبر نے امیں / پاؤں کو اپنے ہلائے ہی نہیں
تا نہ ہو بیدار شاہ لالہ رخسار / نیند میں تا ہو خلل کچھ زینہار
اشک آنکھوں سے رواں ہوئے انکے تب / آکے رخسار پر ٹپکے ہیں جب
ہوگئے بیدار شاہ مرسلیں / اور کہے روتا ہے کیوں تو اے امیں
عرض تب صدیق نے شہ سے کیا / سانپ نے میرے پاؤں کو ایذا دیا
ڈالے حضرت زخم پر انکے لعاب / وہ شفا فی الفور پایا ہے شتاب
سانپ بعد از آکے باہر جلد تر / پائے بوسی سے ہوا ہے بہرہ ور
شاہ دیں فرمائے تب اُس مار کو / کیوں دیا تو رنج میرے یار کو
وہ کیا یوں عرض اے سالار دیں / کہ میں عیسیٰ کے زمانہ سے یہیں
منتظر تھا آپ کا شام و سحر / آپکے تا دید سے ہوں بہرہ ور
اور یہ ستر دریچے چو طرف / میں بنایا تھا یہاں اے باشرف
تا کہ آپ اس غار میں کرکے نزول / رشک جنت جب ہوگئے اے رسول
بند گر دیوے اک روزن کتئیں / آؤں بیشک دوسرے روزن سے میں
حضرت صدیق اے شاہ انام / پر کیا جب بند یہ روزن تمام
ہوگیا مجبور اور لاچار میں / پاؤں کو اسکے دیا آزار میں
روکتا تھا مجھکو بس وہ باکمال / اور تڑپتا تھا مجھے شوق وصال
میں ہو بیتاب و تواں اور بیقرار / پاؤں کو کاٹا ہوں اسکے بار بار
پر وہ اپنے پائے اشرف کتئیں / یک سرِ مو بھی ہلایا ہی نہیں
کیا ہی انکی یہ شجاعت بیعدیل / کیا ہی انکی یہ صداقت کی دلیل
آفریں اسپر ہزاراں آفریں / رحمت حق اسپہ ہو تا یوم دیں
یک روایت ہے کہ صدیقِ ہمام / باب میں حبّ نبی کے لاکلام
جبکہ ایسا آزمائے ہیں گئے / ہیں پسند آئے بہت اللہ کے
جلد آئے غار میں روح الامیں / اور کہے ہیں عرض یوں اے شاہ دیں

جبرئیلؑ کا شربت لے آنا

حق کہا صدیق اکبر کو سلام / انسکو بھیجا اور یہ فرمایا پیام
آگئے دم کے یقیں جار الف سال / ہم کئے اک سنگ پیدا باکمال
اور اُجلے پاک مروارید سے / ایک پیالہ ہم وہ جنت میں رکھے
اور پیالہ ہے وہ شربت سے بھرا / ہے وہی تریاق اسکے زہر کا
پس بہت مسرور ہو خیر البشر / یہ دئے صدیق اکبر کو خبر
سنگ وہ فی الحال حاضر ہوگیا / اور بھی حکم خدا سے شق ہوا
اسمیں شربت برف سے تھا سرد تر / شہد سے میٹھا زیادہ اے پسر
اسمیں تھی کافور سی خوشبو بڑی / اور بہت بہتر تھا اُس کا رنگ بھی
نوش فرمائے اسے صدیق جب / حق دیا ہے چین انکے دل کو تب
پس معین الدین ہروی نے یہاں / یوں کیا ہی معالج میں بیاں
یہ روایت گرچہ نادر ہے ولے / کچھ عجب اسپر نہ ہرگز کیجئے
کیونکہ ڈالے شاہ جو اپنا لعاب / وہ روایت ہے صحیح کامیاب
وہ لعاب پاک در سرّ و جہار / آب کوثر سے ہے بہتر لاکھ بار
پس وہ شربت انکو ملنا کیا عجب / ہے یہ قدرت حق کی اے اہل ادب
جب پئے صدیق وہ شربت شتاب / ہوگیا ہی انسے تب کشفِ حجاب
شق وہیں اک غار کا کونا ہوا / اور نظر آیا ہے اک دریا بڑا
ایک تھی کشتی وہ دریا میں عیاں / اور اس کشتی کے اندر یک جواں
اور وہ دریا کے کنارے باغ تھا / وہ جواں کشتی سے کرتا تھا ندا
اے ابوبکر مکرّم باوقار / دل کو اپنے تنگ مت رکھ زینہار
گر تو چاہتا ہے تو اس کشتی میں آ / تا تجھے اس باغ میں چھوڑ دوں لیجا
تو عجائب اور غرائب بیحساب / اسمیں دیکھے صنعتیں حق کی شتاب
جب سنا صدیق اُس سے یہ ندا / جلد تب اسکو جواب ایسا دیا

بلکہ

ایک دیدار نبیؐ پر بے گماں
ہیں خدا ایسے ہزاروں بوستاں
الغرض صدیقؓ جب اے باشعور
آئے ہیں غیبت سے درحال حضورؐ

ان کو فرمائے ہیں یوں سالارِ دیں
اے ابوبکرؓ مکرم پیش بیں
واقعہ تم پر کھلا ہے جو یہاں
تم کہو یا میں کروں اس کا بیاں

وہ کیے ہیں عرض اے شاہِ انام
آپ ہی کیجے بیاں اس کا تمام
تب کیے ارشاد یوں وہ شاہِ دیں
حوض کوثر ہے وہ دریا بالیقیں

اور وہ کشتی محبت ہے بچھان
اور رضواں ہی جو تھا اسمیں جوان
اور تم دیکھے جو وہ باغ و بہار
ہے وہ جنت کا بلاشک مرغزار

غار سے گر تم نکلنا چاہتے
بلغ ہیں وہ تم کو لیجا چھوڑتے
ہے روایت دوسری شاہِ خیار
یوں کہے صدیق سے اے باوقار

ہووے گر درپے ہمارے مشرکیں
ہم یہ روزن سے نکل جاویں یقیں
اور اس کشتی میں چڑھ کر جلد تر
باغ جنت میں کر آئے اب گذر

اور روایت ہے کہ حضرت آنکے
جب کہ غارِ ثور میں داخل ہوئے
حکم حق سے ایک کیکر کا شجر
ہو گیا پیدا ابھی اس غار پر

آکے اک مکڑی بھی از حکم غنی
غار کے سر پر بنتی اک جالا تنی

ڈھونڈھنا کفار لعیں کا حضرت سید المرسلین کو گھر میں صدیقؓ اکبر کے اور غار ثور تک جانا اور سر غار پر مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ جو ایک ہی شب میں قدرت الٰہی سے موجود ہوئے تھے دیکھ کر واپس ہونا

دختر صدیقؓ اسما پاک ذات
یوں روایت کی ہے اے نیکو صفات
کہ مرا والد بھی اور شاہِ جہاں
آہ جس شب کو ہوئی گھر سے رواں

صبح کو سب کافراں پر اضطراب
ڈھونڈھتے آئے ہمارے گھر شتاب
مارے در کو پس میں باہر آئی جب
پوچھے وہ والد کہاں تیرا ہے اب

میں کہی اس کی خبر مجھ کو نہیں
سنتے ہی یہ بات بوجہل لعیں
اک طمانچہ مجھ کو مارا بے حیا
کان سے جھمکا مرے نیچے گرا

پھر وہ ملعوں اس طرح کہنے لگا
شہر مکہ میں کروا ایسی ندا
کہ رسول اللہ اور صدیقؓ کو
عندلیب گلشن تصدیق کو

جو کہ ان ہر دو کو لا دیگا یہاں
یا کہ دکھلائے ہمیں ان کا نشاں
اس کو ہم سو اونٹ دیویں گے یقیں
یہ ندا سن کر بہت سے مشرکیں

ڈھونڈھنے شہ کو بطمع مال و زر
کوہ و صحرا میں گئے ہیں منتشر
شخص اک قائف جو اس کا نام تھا
ڈھونڈھتے نکلا ہے جیسے وہ بھیجا

لے قریشیوں کی جماعت اپنے ساتھ
جب چلا مکہ سے باہر بد صفات
راہ میں صدیقؓ کا وہ نقش پا
گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا

لیک کچھ آثار انگشت قدم
دیکھ کر اس راہ میں اے محترم
ظن غالب ان کے وہ ملنے پہ
غار تک آیا وہی کرتا نظر

پس قریشیوں سے کہا ہے وہ لعیں
آئے ہیں دونوں یہاں تک بالیقیں
پر نہ جانوں وہ گئے یہاں سے کہاں
ہیں نہیں میں یا گئے بر آسماں

وہ کہانت سے یہ جانا ہو مگر
کر دیا بایں لئے حق بے خبر
قول دوسرا ہے کہ وہ بولا وہاں
کہ ہیں وہ اس غار کے ہی درمیاں

جلکے وہ کفار دیکھے غار پر
کہ کھڑا ہے اس پہ کیکر کا شجر
اور ہیں مکڑی کے جالے بھی وہاں
اور اک جفت کبوتر بے گماں

ڈال انڈے اس پہ تھے بیٹھے ہوئے
کافروں کو دیکھ وہ ہر دو اڑے
کافراں بولے یہ کیکر کا شجر
عمر احمدؐ سے بڑا ہے سربسر

دیکھ مخلوقات جتنیں اے شریف
کہ ہے مکڑی ایک مخلوق ضعیف

جبکہ وہ مچھر سے وہ قہار پاک
کردیا نمرود کو پل میں ہلاک

ہے روایت تب ابوبکرؓ گریں
سن کے وہ آواز کفار لعیں

کہ نہ غمگیں ہو تو اے فرخندہ پے
حق تعالیٰ تو ہمارے ساتھ ہے

حق کیا نازل سکینہ جلد تر
قلب پر صدیقؓ کے اے باخبر

اور عبد اللہ ہمیشہ لا کلام
کافروں کے ساتھ ہی تھا مدام

ہے روایت بادشاہِ انبیا
اس کبوتر کے کیے حق میں دعا

جو کبوتر اب حرم میں ہیں پھیلاں
اس کے ہی اولاد سے ہیں بیگماں

تین دن گذرے کے بعد اے خبیر
اشتراں حاضر کیا ہے وہ اجیر

تھا ربیع اول وہ اے باصفا
غرہ تھا یا دوسرا دن پیر کا

جو وقائع راہ میں پائے ظہور
اک عجیب ان سے ہی یہ اے باشعور

ام معبد اسکی کنیت اے سعید
راہ میں تھا اس کا خیمہ در قدید

جبکہ گذرے اس کے خیمہ پر رسولؐ
اس کی منزل میں کیے شرف نزول

اس نے کی تب عرض اے شاہِ کریم
ہے یہاں اس سال میں قحط عظیم

ہوتے گر حاضر یہ چیزیں بے قصور
میہمانی بس میں کی ہوتی حضور

اس سے یوں پوچھے رسول انس وجاں
باندھ رکھی کیوں تو اس بکری کو یہاں

ہے وہ مدت سے ضعیف و ناتواں
دودھ کا اس میں نہ ہو نام و نشاں

وہ کہی گر دودھ اب کچھ اس میں نہو
میں فدا ہوں آپ پر بس لیجیو

بول بسم اللہ پڑھے ہیں تب دعا
رَبَّنَا بَارِكْ لَهَا فِي شَاتِهَا

سرور عالم یہ کرتے ہیں دعا
کاس اس کا دودھ سے یوں بھر گیا

وہ گھڑا بھر کر نچوڑے اس سے دودھ
خیمے والوں کو پلائے سب وہ دودھ

پھر نچوڑے دودھ دوسرے بار جب
گھر کے برتن بھر گئے ہیں اس سے سب

کر وضو کانٹے پڑے تھے جو وہاں
اس پہ ڈلوائے وہ پانی ہمیاں

ایسے اک مخلوق سے حق بیگماں
یوں دیا فتح وظفر بر کافراں

معجزہ ہے یہ بڑا اس شاہ کا
وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا

ہو گئے ہیں مضطرب اور بیقرار
ان کو فرمائے رسولِ باوقار

جب معیت یہ سنے وہ یار غار
دل کو جب ان کے ہوا چین و قرار

الغرض ہو کر پشیمان و حزیں
غار سے واپس ہوئے جب مشرکیں

اور شب کو آکے غار ثور پر
کافروں کے حال سے دیتا خبر

حق نے دی ہے اس کو جگہ در حرم
فضل سے اس کو کیا ہے محترم

بھی رہیں جاری وہ تا یوم القیام
اور ہے کھانا اس کا امت پر حرام

سرور عالم نکل کر غار سے
تب مدینہ کی طرف راہی ہوئے

شاہ قصویٰ پر ہوئے اپنے سوار
اور پیچھے آپ کے وہ یار غار

ایک عورت عاتکہ تھا جس نام
دختر خالد مروت التیام

تھی وہ عورت بس خلیقہ عاقلہ
اور مہماں دوست تھی وہ کاملہ

شیر و خرما گوشت سالار عرب
ام معبد سے کیے دریافت جب

اور مندا بکریوں کا دور ہے
اس لیے یہ عاجزہ معذور ہے

اس کے پھر خیمہ میں دیکھے ہیں نبیؐ
لاغر اک بکری تھی بس باندھی ہوی

بولی لاغر ہو کے یہ بکری یقیں
ساتھ مند کے ہے جاسکتی نہیں

شہ کہے کیا اذن تو دیتی ہے زود
تا نچوڑوں اب میں اس بکری سے دودھ

پاؤں بکری کے ملایا اک دگر
دست اطہر اس کے پھیرے کاچھ پر

یعنی اس بکری میں اے عالم کے رب
دیکھے برکت ام معبد کو تو اب

پاؤں اس کے ہو گئے ہر دو جدا
شاہ دیں منگوا کے اس وقت اک گھڑا

اپنے ہمراہوں کو پلوا بعد ازاں
خود کیے ہیں نوش سالار زماں

بعد ازاں خیمہ میں کچھ آرام کر
سرور عالم اٹھے ہیں جلد تر

صبح اس جا پہ اگا ہے اک شجر
بھی کرامت سے ہوا ہے مشتہر

حضرت صدیقؓ کی طرف سے غار صاف ہونا

بکری کی دودھ دینی کا معجزہ

ہجرت کی اجازت

Scanned with CamScanner

اس شجر کا طول ہے قصہ بڑا
میں نے گلزار شہادت میں لکھا

الغرض وہ بادشاہِ دو جہاں
جب وہ خیمے سے ہوئے آگے رواں

شام کو گھر اپنے آیا بو سعید
مرد جو تھا ام معبد کا رشید

دیکھا برتن گھر کے سب دودھ سے بھرے
شیر خالص سے بھری ہیں اور دھرے

وجہ پوچھا اس کا حیراں ہو کے جب
ام معبد بس کہی وہ قصہ سب

کی ہے حضرت کی شمائل کا بیاں
اور اوصاف و فضائل کا بیاں

وہ کہا واللہ پیغمبر ہے وہ
سب رسولوں کا یقیں سرور ہے وہ

ہے محمدؐ نام اس کا مشتہر
اس کے جویا ہیں قریش بد سیر

گر میں ہوتا اس پہ ہوتا جاں نثار
اور کرتا اس کی صحبت اختیار

ساتھ لے بس اپنی عورت کو وہیں
جلد آ پہنچے مدینے کے تئیں

مل کے آنحضرتؐ سے ہر دو جلد تر
شرف ایماں سے ہوئے ہیں بہرہ ور

اور کئے دن تک وہ خدمت میں رہے
بعد ازاں پھر اپنے خیمے کو گئے

نقل ہے بکری سے وہ اے باخبر
دیکھتے تھے برکتیں شام و سحر

تھی زمانے تک عمر کے وہ یقیں
دودھ میں اس کے کمی آئی نہیں

قحط آیا عصر میں اس کے زیاد
سال اک کہتے ہیں عام الرماد

تھی بڑی تصدیق عالم پر تمام
لیک وہ بکری ہمیشہ صبح و شام

دودھ دیتی تھی بہت از فضل رب
سیر تھے بس اہل خانہ اس سے سب

دختر صدیقؓ اسماؓ یوں کہی
کہ مدینے کو سدھارے جب نبیؐ

ہاتف غیبی کئے دن بعد آ
بیتیں اس مضمون کی کہنے پڑھا

کہ جزائے خیر رب العالمیں
دیوے ان ہر دو رفیقوں کے تئیں

جانیو وہ کون ہیں ہر دو رفیق
ہیں محمدؐ اور صدیق عتیق

ام معبد کے وہ خیمے تک گئے
اور وہ شرف نزول اس جا کئے

اور اس خیمے میں برکات وفور
شاہ کے مقدم سے پائے ہیں ظہور

ایک بکری ام معبد کی حقیر
کہ نہیں دیتی تھی جو اک قطرہ شیر

دست پیغمبر کی برکت سے عیاں
دودھ دی ہے اس قدر وہ بکریاں

اس نے گھر جتنے تھے برتن وہ تمام
بھر گئے اس دودھ سے ہی لا کلام

جلد جا کر تم اے ابنائے کعب
بہن سے اپنی یہ پوچھو حال سب

معجزے سے شہؐ کی دیوے گی خبر
شاہدی بکری بھی دیگی سر بسر

اور مذمت میں بھی کفاروں کے سب (کعب قبیلے کا نام)
اور کئے بیتیں پڑھیں ہاتف نے تب

حضرت اسماؓ کہی اے باصفا
ہاتف غیبی یہ بیتیں جب پڑھا

یکتاں سمجھے کہ وہ سالار دیں
عازم شہر مدینہ ہے یقیں

جا سراقہ پاس کفار عرب
بھیجے ہیں سوئے مدینہ اس کو تب

وہ ابھی ایمان لایا تھا نہیں
پس وہ نکلا ڈھونڈھنے شہ کے تئیں

نقل یوں کرتا ہے وہ آ باوقار
کہ میں گھوڑے پہ تب اپنے ہو سوار

طے کیا ہوں جلد اکثر منزلیں
اور ملا یا شاہ کو جا راہ میں

پر جب ہوا نزدیک شاہ مرسلیںؐ
اسپ میرا ہو گیا سر بر زمیں

میں زمیں پر گر کے پھر ہو کر سوار
جلد دوڑایا ہوں پھر بے اختیار

اس قدر نزدیک سرورؐ کے ہوا
آپ کی آواز قرأت میں سنا

دونوں اگلے پاؤں میرے اسپ کے
قدرت حق سے زمیں میں دھنس گئے

پھر زمیں پہ جلد تر میں گر پڑا
غصہ اپنے اسپ پہ کرنے لگا

یہ نہیں طاقت تھی گھوڑے کے تئیں
کہ نکالے پاؤں باہر از زمیں

مصطفیٰؐ کے اور میرے درمیاں
فاصلہ تھا ایک نیزے کا ہی جان

دیکھ کر صدیقؓ نے مجھ کو قریب
مضطر و حیراں ہوا ہے اے لبیب

شہؐ کہے اس کو نہ ڈر اے با ادب
رب ہمارا ہے ہمارے ساتھ اب

اور کہے حق سے میرے پر کر نگاہ
یا الٰہی اس کے شر سے دے پناہ

یہ دعا کرتے ہیں وہ سالار دیں
پاؤں گھوڑے کے دھنسے جا کر زمیں

میں کیا تب عرض اے مقبول رب
کہ اس آفت سے بچاؤ مجھکو اب

سرور عالم کہے اے رب مرے
گر یہ سچا ہو تو اس کو چھوڑ دے

میں کیا تب نذر توشہ مال و زر
پر قبولے ہی نہیں خیر البشر

پر کسی سے یہ خبر ہرگز نہ بول
راز مخفی کا یہ عقدہ تو نہ کھول

شاہ جب پہنچے مدینہ کو عیاں
تب کھلی ہے اسکی مکہ میں زباں

بریدہ اسلمی حضرت سے ملنا اور ایمان سے مشرف ہونا

خدمت عالی تب حضرت کے آ
شرف ایماں سے مشرف ہو گیا

وہ بھی اپنے ساتھ لے شتر لغر
ڈھونڈھنے نکلا تھا شہ کو سربسر

شاہ اس کے نام سے ای باکمال
تب لئے اس طرح سے ہیں نیک فال

بھی سلامت اور سکونت بالدوام
ہے بنا اس کا سمجھ اے نیک نام

بولے ہیں خیر و سلامت کا نشاں
کس بنی اسلم پوچھے بعد ازاں

جانئیے معنی ہے حصہ سہم کا
حصہ ایک اسلام سے تو لیویگا

میں محمد ابن عبد اللہ ہوں
اور بیشک میں رسول اللہ ہوں

اور ستر شخص جو تھے اسکے ساتھ
وہ بھی سب اسلام لائے نیک ذات

چاہیئے ہمراہ ہووے ایک علم
پس عمامہ اپنا لے وہ محترم

حضرت مدینہ منورہ کو پہنچنا

شاہ کے آنے کی اخبار اے ہمام
جب سنے تھے سارے انصار کرام

اور پہاڑوں کے اوپر چڑھ کر تمام
منتظر دوپہر تک رہتے مدام

یونہی اک دن کر بہت کچھ انتظار
لوٹ آئے اپنے گھر سب ناملار

سن کے یہ آواز انصار کرام
ہو کے با ہتھیار دوڑے ہیں تمام

اور کہتے تھے مبارکباد سب
اور دیتے تھے خوشی کی داد تب

بولتے آیا رسول اللہ ہے
یہ حبیب اللہ عالی جاہ ہے

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ[1]
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

اور بعضے گھر کی دیواروں کے پاس
بیٹھے گلیوں میں بصد شکر و سپاس

میں نہ بدخواہی تمہارے سے کروں
بلکہ رہ میں جسکو پاؤں پھیر دوں

یہ دعا کرتے ہی ختم المرسلین
پاؤں باہر آئے گھوڑی کے وہیں

اور فرمائے ہمیں حاجت نہیں
کچھ نہ چاہتے ہیں تجھ سے ہم یقیں

پس وہاں سے جب سراقہ پھر گیا
وہ کئی دن تک یقیں مکار رہا

فتح مکہ جب کئے شاہ عرب
قوم اپنی کے سراقہ ساتھ تب

نقل ہے آگے چلے جب مصطفیٰ
تب بریدہ اسلمی آکر ملا

نام پوچھا اس کا جب شاہ انام
تب کہا ہے وہ بریدا میرا نام

جانئیے لفظ بریدہ اے امیں
ہے برودت سے ہی نکلا بالیقیں

پوچھے پھر تیرا قبیلہ کونسا
میں بنی اسلم سے ہوں کہنے لگا

وہ کہا اولاد سے ہوں سہم کے
تب رسول اللہ فرمائے اسے

عرض خدمت میں بریدہ نے کیا
آپ کا کیا نام ہے شہ نے کہا

پس یہ سنتے ہی بریدہ باصفا
جلد تر کلمہ شہادت کا پڑھا

پھر بریدہ نے کہا تب اے رسول
آپ کا جب ہو مدینہ میں دخول

اپنے نیزے پر عمامہ وہ چڑھا
ساتھ اس جھنڈے کو لے چلنے لگا

صبح کو ہر دن مدینہ سے وہ سب
آ کے استقبال باہر پر طرب

اور بہت جب گرم ہوتا آفتاب
وہ گھروں کو لوٹتے پھر آتے شتاب

اک یہودی نے خبر دی آ کے تب
کہ محمد لاتے ہیں تشریف اب

شہر سے سب حرہ کے اوپر جا ملے
پھول کے مانند خوشی سے سب کھلے

عورتاں مرداں سبھی پیر و جواں
لڑکیاں لڑکے بھی ہو کر شادماں

اور بنی نجار کی سب دختراں
دف بجا یہ بیت کہتے تھے عیاں

اور مستورات انصار کبار
ہو کے بعض ان سے اٹاری پر سوار

شعر یہ پڑھتے تھے با فرح و طرب
اور بجا لاتے تھے سارے شکر رب

[2] طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
[3] وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

[1] یعنی ہم ہیں بنی نجار کیا خوب ہے کہ حضرت محمد ہمسایہ ہوئے ہیں ۱۲
[2] چمکا چودھویں رات کا چاند ہمارے ثنیات الوداع سے ۱۲
[3] واجب ہے شکر ہم پر جس قدر پکارے اللہ کو پکارنے والا ۱۲

شرف نزول رسول مقبول کا قبا میں اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کرنا پھر وہاں سے نکل کر داخل مدینہ ہونا۔ اور گھر میں ابو ایوبؓ کے نزول فرمانا اور مسجد نبوی بنانا

اس طرح لایا روایت ہے انسؓ
یوں مدینے میں کھلے انوار تب
اور جس دن شاہ کی رحلت ہوئی
ماہ مولد پیر کا دن اے فصیح
بست و ہفتم شب تھی از ماہ صفر
پس فضیلت ایسے ماہ و روز کی
تین دن کے بعد آئے ہیں علیؓ
دست پاک اس پہ پھرائے مصطفیٰؐ
لوگ ملنے کے لئے آئے کثیر
باادب کرنے لگے ان کو سلام
پہنچتی تھی دھوپ پہ شنبہ کے جب
ہے وہ ارہاصات سے اے باصفا
مسجد اول یہی ہے بالیقیں
ہے خبر جو کوئی وضو کامل کرے
گر یہ مسجد دور تر ہووے اگر
سعدؓ و قاص معظم پاک باز
الغرض حضرت قبا کے درمیاں
اور نماز جمعہ وہاں قائم کئے
پس نماز جمعہ بعد از ہو سوار
اور مدینے میں ہوئے داخل وہ جب
شاہ نے تب حق میں سب کے کر دعا

ان دنوں تھی عمر میری نو برس
ہو گئے روشن در و دیوار سب
سب مدینے میں اندھیری چھا گئی
بارہویں تھی جان بر قول صحیح
غار میں داخل ہوئے خیر البشر
دوسرے ایام پر ثابت ہوئی
ان کے ملنے سے ہوئی شہ کو خوشی
جلد وہ فی الحال پائے ہیں شفا
تھا ہجوم خلق بے حد اے خبیر
گرم تھی تب دھوپ بھی اے نیکنام
اس لئے سایہ کیا وہ باادب
دیکھ ایسا ہی مدارج میں لکھا
کہ بنا جس کی کئے سالار دیں
اور نماز آکر جو مسجد میں پڑھے
ہم زیارت کے لئے کرتے سفر
بولے اس مسجد میں دو رکعت نماز
جان تو چودہ ۱۴ دن رہے ہیں شاہ وہاں
اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھے
چل دیئے سوئے مدینہ باوفا
عرض یوں کرنے لگا ہر شخص تب
حکم اور ارشاد یوں سب کو کیا

یاد ہے جس دن کہ سالار زمن
جس طرح ہوا از طلوع آفتاب
جوں غروب مہر سے ہوئے گماں
مولد و بعثت و ہجرت اور وفات
اور پہلی کو وہاں سے ہو رواں
الغرض اس دن قبا میں ہی رسول
وہ پیادہ جلد تر آئے تھے تب
شہ قبا میں پہنچے جس دن آن کر
جب پہچانت شہ کی لوگوں کو بھی
پس کھڑے صدیقؓ تب اٹھ کر وہاں
ابر جو کرتا تھا سایہ آپ پر
اور اترتے ہی پیمبرؐ در قبا
یہ وہی مسجد ہے قرآں میں خدا
تو ملے گا اس کو عمرے کا ثواب
پس عمرؓ اپنے مبارک ہاتھ سے
دوست تر رکھتا ہوں میں سب و جہاں
پس نکل کر جمعہ کے دن ہی رسولؐ
در فشانی یوں مواعظ میں کئے
قوم سے انصار کے سب شیخ و شاب
لائے تشریف میرے گھر طرف
حق سے ہے ماموریہ ناقہ مرا

ہیں مدینے کو کئے رشک چمن
آسماں سے تا زمیں روشن شتاب
شب اندھیری از زمیں تا آسماں
اسی ہی ماہ و دن میں ہائے نیکذات
بارہویں پہنچے مدینہ شادماں
جانئے آکر کئے شرف نزول
آبلے لائے تھے پاؤں لنگے تب
بیٹھے تھے خاموش زیر اک شجر
وہ سمجھ صدیق اکبرؓ کو نبی
شاہ پر کر اپنی چادر سائباں
آگہ بعثت کے وہ بھلائے باخبر
ایک مسجد کی کئے اس جا بنا
مسجد تقویٰ سمجھ جس کو کہا
اور کہا فاروقِ اعظمؓ باصواب
جانئے جاروب ہیں جس کو دیئے
جانے سے بیت المقدس کو دوبار
بطن وادی میں ہے کئے آکر نزول
نور ایماں لوگ سب جس سے لئے
تھے خواص و عام ہمراہ رکاب
میرے گھر کو کیجئے بیت شرف
میں وہاں اتروں جہاں بیٹھے وہ جا

حضرت کے دستِ مبارک کی برکت سے علی مرتضیٰؓ کے پاؤں کے آبلے شفا پائے سہ معجزہ

وہ معجزات جو نبوت کے آگے ہوئے ۱۲

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
مسجد نبوی کی بنا
پس وہاں بیٹھی ہے وہ بے اختیار
آگے چل کتنے قدم وہ پھر گئی
تھا ابو ایوب انصاری کا گھر
اس لئے انصار میں سب ای فہیم
آگے مسجد کے جہاں وقت نماز
خشک وہ خرمے کو کرتے تھے وہیں
پر نہ بے قیمت بنی ان سے لئے
اور وہاں تھا ایک انصاری کا گھر
اور اک جانب تھا نخلستاں وہاں
اور کھدوائے قبور مشرکیں
کہ زمیں کو صاف کر قبریں کھدا
الغرض بر حکم سالار خیار
شاہ عالم اور اصحاب آ یکے
اسکی دیواریں تھیں کچی اینٹ سے
اینٹ وہ اپنے طرف سے ایک تھی
اک گروہ باغیہ پس عنقریب
وہ لڑائی میں معاویہ کے جان
اور ز مشرق تا بہ مغرب ایسے میں
اصحاب صفہ کا عدد
اور یہ محراب مسجد بے گمان
وہ مجدد اور بڑا احانی دین
جو ہوا خالی سمجھ اے اصواب
بو ہریرہ بھی انہیں اصحاب سے

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
سر ور دیں تھے ابھی اس پر سوار
آ کے بیٹھی موضع اول یہ ہی
روبرو اس جائے کہ اے باخبر
تھی ابو ایوب کو شان عظیم
ہلو وہاں کرتے ادا سب بانیاز
چاہے مسجد کے لئے وہ شہ زمیں
بلکہ دس مثقال زر ان کو دے
اس کو عثمان نے خریدا جلد تر
اور ویرانہ بھی گورستاں وہاں
اور لئے مسجد کیخاطر وہ زمیں
باندھنا ہے مسجدیں بیشک روا
اینٹ ڈالے اسکے اصحاب کبار
اینٹ لاتے تھے سب اپنی ہاتھ سے
برگ خرما سے کئے سایہ اسے
اور حضرت کے طرف سے دوسری
قتل کردیوےگی تجھ کو اے حبیب
ہو گیا مقتول بے شبہ و گمان
عرض اس کل سا تھ گز تھا با یقیں
اب مساجد میں جو ہے معمول جان
تھا ز اعلام گروہ تابعین
اس میں رہتے تھے کئی ایسے صحاب
ہے سمجھ اس شاہ کے احباب سے

اونٹنی پس آ چکی گذری وہاں
وحی کی حالت ہوی ہے تب نمود
مسجد نبوی کے ہے مقدار سے
آ گئے تب عرض و حق کے رسول
بعد اس کے وہ شہ عالیجناب
اور اک میدان وہاں تھا اے فہیم
تب کئے ہیں عرض وہ ہر دو یتیم
مال ہے صدیق کے ای پاکذات
دیکھے قیمت اسکی درہم دس ہزار
قطع کروائے ہیں پس اشجار سب
بولتا ہے یوں مدارج میں یہاں
ہاں قبور کا فراں پر ہی مگر
آج بھی واں ہی بقیع میں وہ مکاں
اونٹنی سرور کی بیٹھی تھی جہاں
ہر صحابی اینٹ اک لاتا تھا خوب
شہ کہے ہر ایک کو ہے اجر ایک
یعنے تو پاوے شہادت کا صواب
طول مسجد کا ز قبلہ تا شمال
اور بعد فتح خیبر جانئے
تب وہ مسجد میں تھا لے باتمیز
جب ہوا تحویل قبلہ باشرف
جو تھے فقرا اور مساکین باکمال
کہتے ہیں ہفتاد تن تھے وہ سبھی

مسجد نبوی بنی ہے اب جہاں
پھر اٹھی ہے اونٹنی اس جا سے زود
تھا اشارہ جلسہ و رفتار سے
گھر میں انکے ہی کئے شرف نزول
مسجد خاص اپنی بنوائے شتاب
مالکاں تھے اسکے دو لڑکے یتیم
ہم نہ لیویں قیمت اے شاہ کریم
وقت ہجرت کے جو لائے تھے ساتھ
داخل مسجد کیا وہ باوقار
اور کروائے زمیں ہموار سب
کہ ہوا معلوم اس سے بے گماں
حکم رکھ سکتی ہیں بس یہ منحصر
بہر مسجد اینٹ ڈالے تھے جہاں
منبر مسجد بنا ہے اب وہاں
اور دو عمار لاتا باشرف
اور بیشک ہی تجھے دو اجر نیک
پس کہے تھے جیونکہ وہ عالیجناب
جان چوہن گز کا تھا بقیل و قال
دو طرف سے اسکو صد در صد کئے
اس کا بانی ہے عمر عبد العزیز
ایک صفہ قبلہ اول طرف
اور نہیں تھے انکے تئیں اہل و عیال
چار سو تھے ہے روایت دوسری

ان سے جب مرتے تھے یا کرتے نکاح
جنگ میں بیر معونہ کے سعید
باصفا اصحاب صفّہ جو کہ تھے
اور کسی کو تو فقط تھی اک ازار
آدھی پنڈلی تک کسی کو وہ گلیم
کام جب مسجد کا پایا انصرام
زیدؓ و بو رافعؓ جو تھے با اختصاص
اور زن و اولاد بھی صدیقؓ کے
تب نبیؐ گھر سے ابو ایوبؓ کے
اور وہ تھا اول زمیں سخت جان
کہ مدینہ کو جب آئے مصطفیٰؐ
اے مسلمانوں تحیات سلام
اور شب کو لوگ سب سوتے ہیں جب
پند یہ مجھ کو بہت آئی پسند
کوئی پیغمبر سوا اے باصواب
دوسرا یہ اہل جنت کو تمام
وحی تب آئی ہے حضرت پر شتاب
جانب مشرق سے اک آتش پڑی
مومنان جنت میں جب جاویں تمام
اور کبھی ماں کی منی ہووے زیاد
جب شنا تینوں جواب باصواب
ہے روایت وہ مہ شوال تھا
میں نے اک دن لڑکیوں کے ساتھ مل

انہیں ہوتی تھی کمی اے بافلاح
ہو گئے ہفتاد مردان سے شہید
میں ملا ہوں ان سے ستر شخص سے
یا کسی کو ایک کملی تھی شعار
رہتی ٹخنوں تک کسی کو اے سلیم
پہلوئے مسجد میں تب شاہ انام
سرور عالم کے وہ مولائے خاص
جو تمامی شہر مکے میں ہی تھے غلام
اپنے وہ دولت سرا میں آ رہے
شاہؐ پر لایا ہے ایمان بیگمان
آپ سے ملنے کی خاطر میں گیا
تم کرو ہر خویش و بیگانہ تمام
تب گذارو تم نماز میں باادب
میں گیا یہ پس اپنے گھر کو فرحمند
بالیقیں نا دے سکے انکے جواب
حق تعالیٰ دیوی گیا پہلا طعام
اس طرح فرمایئے وہ تینوں جواب
حکم سے مولا کے ظاہر ہووے گی
دیویگا حق انکو جو پہلا طعام
باپ کی ہووے منی گر ہے زیاد
شرف ایماں سے ہوا میں کامیاب
عمر سے بی بی کے نواں سال تھا
کھیلتی تھی بافراغ جان و دل

اور داخل دوسرے ہوتے تھے جب
یوں بخاری میں یہ ای فرخندہ پے
آہ ایسے تھے وہ سارے مفلسین
آہ وہ کمل کے تئیں وہ باصفا
وقت سجدے کے ستر کے واسطے
ہے روایت اپنے دو بنوائے گھر
نہ بھیج سکتے کو نہیں اے باکمال
ان کے بھی صدیق اکبر کے خلف
اور اس ہی سال میں ابن السلام
اپنے ایماں کا سبب لائے باادب
اور حاضر تھی وہاں خلق کثیر
اور محتاجوں کو کھلواؤ طعام
تھی یہی پہلی نصیحت ای امین
آزمایش کے لئے پھر میں گیا
ان سوالوں سے ہی پہلا ہے جان
تیسرا کیا ہے سبب دختر پسر
ہے یہی پہلا قیامت کا نشان
ہانکتی لیجاوی وہ عالم کو سب
ہووی ماہی کے جگر کا وہ کباب
پس منی جسکی ہو زائد ای امین
اور اس ہی سال میں لائے باصواب
عائشہؓ سے نقل ہے اے محترم
لائے ہیں تشریف ایسے میں نبیؐ

تو عدد میں وہ زیادہ ہوتے جب
بو ہریرہؓ سے روایت آئی ہے
کہ نہ تھی چادر کسی کو بھی یقیں
اپنی گردن میں ہی تھا بس باندھتا
دو کناروں کو پکڑتا ہاتھ سے
عائشہؓ سودہؓ کے خاطر جلد تر
اپنے بلوائی ہیں سب اہل و عیال
ساتھ لے آیا مدینے کے طرف
عبداللہ ابن سلام کا ایمان لانا
جو یہوداں کا تھا عالم اور امام
اس طرح کہتا ہے وہ عالی نسب
اس نصیحت میں تھے سالار بشیر
حضرت کی پہلی نصیحت
صلۂ رحمی کیجیو خویشوں سے مدام
جو مدینے میں گئے وہ شاہ دین
اور سوال ان تین حضرتؐ سے کیا
کہ ہے کیا پہلی قیامت کی نشان
مثل مادر ہو کبھی مثل پدر
ہوویگا واقع بلاشک و گمان
قہر سے مغرب کے جانب جان تب
جو اٹھائی ہے زمین ارتیاب
اس کے ہو مانند بچہ بھی یقیں
حضرت کا نکاح بی بی عائشہؓ سے
عائشہؓ سی بھی ہو اسمہؓ کا لاب
جبکہ پہنچے ہیں مدینہ جا کے ہم
مرد و زن انصار تھے ہمراہ بھی

سلمان فارسی کا ایمان لانا

ناگہاں بگڑی مری مادر سے مجھے
خوف تب آیا بہت دل میں مرے

شانہ کر مجھکو سنواری بے ہراس
منھ دھلا بہتر پہنائی ہے لباس

پس پکڑ کر ہاتھ میرا شادماں
لے گئی ہے نزدِ شاہِ دو جہاں

تب بہت دل میں مرے دہشت ہوئی
میری مادر نے مجھے تسکین دی

جب تسلی میں نے پائی بے قصور
لیگئی مجھ کو پیمبرؐ کے حضور

تھے نبیؐ اک تخت پر رونق فزا
آپ نے تب گود میں مجھکو بٹھا

عرض کی اے بادشاہِ انبیا
کہ مبارک ہو یہ جوڑا آپ کا

آپ ہر دو کا ہو حافظ کردگار
خوش رکھے ہر آں سدا لیل و نہار

اور اس ہی سال میں شاہِ جہاں
باندھے یاروں میں اخوت اپنے جاں

تھے مہاجران میں پینتالیس تن
اتنے ہی انصار سے تھے پاک فن

اک علیؓ مرتضیٰؓ باقی رہے
لطف سے تب ان کو یوں فرمادیئے

کہ تو میرا ہے برادر بالیقیں
دنیا و عقبیٰ میں بیشک اے امیں

اور اس ہی سال میں اک لانڈگا
ایک چڑیا سے آ باتیں کیا

اور دیا ترغیب وہ ایمان پر
تب مسلماں وہ ہوا اے جلد تر

اور اسی سال میں اے بانیاز
ہوگئی مشروع اذاں بہر نماز

اور نماز فرض اس ہی سال میں
چار ٹھہرے ہیں حضر میں رکعتیں

اس کے آگے ظہر اور عصر و عشا
فرض تھے دو دو ہی رکعت اے فتا

دو مہینے بعد ہجرت کے یقیں
فرض ٹھہرے چار رکعت اے امیں

لیک ہے جب فجر میں قرأت دراز
دو ہی رکعت فجر کی ٹھہری نماز

اور مغرب طاق سہ رکعت کی تھی
اس لئے اس میں افزائش ہوئی

یوں ہی لایا ہے مواہب میں تو دیکھ
اور بھی اقوال آئے ہیں اے نیک

اور اس ہی سال سلمان باصفا
شرفِ ایماں سے مشرف ہوگیا

نقل عبداللہ بن عباسؓ سے
آئی ابن عمؐ خیر الناس سے

دی مجھے سلمانؓ فارس نے خبر
کہ تونگر تھا بڑا میرا پدر

قوم سے دہقانیوں کے تھا وہ جان
شہر تھا اس کا بہ ملکِ اصفہاں

تھی ہمیں آتش پرستی صبح و شام
دیں چلانے تھے اسی کو لا کلام

ایک دن دیرِ نصاریٰ پر گذر
ناگہاں میرا ہوا اے باخبر

سن کے میں آواز انکی باصفا
شوق سے اس دیر کے اندر گیا

پڑھتے تھے انجیل وہ سب با نیاز
اور تھے بعض ان میں مشغول نماز

طور یہ ان کا مجھے آیا پسند
میں نے پوچھا وہ ہے کیسے اے خردمند

دین ہے یہ عیسوی تو کر قبول
جان و دل سے میں کیا اسکو قبول

باپ میرا اس سے جب آگاہ ہوا
جلد تر تب قید مجھ کو کر دیا

میں نکل کر قید سے اسکے نہاں
شام کی جانب ہوا وہاں سے رواں

ایک راہب سے ملا جا کر بہ شام
شرعِ عیسیٰ اس ہی میں سیکھا تمام

جب ہوا وہ شام میں اے باخبر
جانشیں اس کا ہوا اسقف دگر

تھا وہ اسقف عابد و زاہد بڑا
میں کئی دن اس کی صحبت میں رہا

اس کے مرتے دم کہا میں نے درد سے
پاس کس کے میں رہوں بعد از ترے

وہ کہا موصل میں اپنے ہے ایک
ہے بڑا عابد یقین وہ مرد نیک

اسکی جا صحبت میں رہ تو با ادب
بس رہا میں جا کے اسکے پاس تب

وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعار
موت آئی اس کو بھی جب آشکار

ایک عابد سے دیا مجھ کو نشان
تھا وطن اس کا نصیبین اے میاں

پاس اس کے بھی میں چند روز
وہ بھی مرتے وقت بولا یوں بہ سوز

ہے بملک روم یک اسقف بڑا
اب یہاں ہے اسکی رہ صحبت میں جا

اسکی صحبت میں رہا پس جا کے میں
الغرض جب موت آئی اس کے تئیں

پوچھا جب مر جائے تو اے نامور
پاس کس کے میں رہوں اب اے خبر

وہ کہا پیغمبر آخر زماں
ہوگا ظاہر عنقریب اے بھائی جاں

ملت ابراہیم کی ہے رو جہار
اور نہیں صدقے کو کھاوے وہ رسول
بعدِ رحلت اُسکے اے اہلِ ادب
آہ کرکے مکر اہلِ کارواں
اور کئیے دن بعد اُسکا ابنِ عم
کام میں تھا اُسکے میں لیل و نہار
جمع کرکے میں نے تب تھوڑے کھجور
شہ صحابہ کو دئے تقسیم کر
لیگیا بعد اُسکے اور تھوڑے کھجور
میں نے اپنے دلمیں سچ جانا تبھی
گنج کے دیکھا میں جو لایا تھا کھجور
تھے بلاشک وہ مقرر یک ہزار
اور کئے تب حکم وہ سالارِ ناس
بار سوم جب گیا میں شاہ پاس
تا کروں مہرِ نبوت پر نظر
اور پڑھا کلمہ شہادت کا پکار
نقل کرتے ہیں کہ سلماںؓ کے ہمام
خفگی طاعت میں نہ لایا تھا قصور
وہ مکاتب کر اسے کہنے لگا
جبکہ تو یہ کام سب کر دیوے گا
تب مجھے اصحاب شہ کے حکم سے
میں نے سب آلے وہیں تیار کر
یوں کہا سلماںؓ نے کہ واللہ اُسکا

وہ کرے زندہ یقیں ہے کامگار
اور فرمائے گا ہدئے کو قبول
کارواں جاتا تھا ملک سوئے عرب
مجھ کو بردہ کرکے بیچے ہیں وہاں
مول لیکر اُس سے پھر مجھ کو بہم
مصطفےٰ کا تھا بدِل اُمیدوار
لے گیا اُس شاہِ عالم کے حضور
آپ کچھ اُس سے نہیں کھائے مگر
بولا یہ ہدیہ ہے حضرت کے حضور
بالیقیں ہے یہ علامت دوسری
وہ بھی سب پچیس ہی تھے بے قصور
معجزہ تھا یہ بڑا اے باوقار
تا کہ پہناوے مجھے تب یکلباس
یکجا ذے ساتھ تھے سالارِ ناس
وہ فراست سے یہ پاے جلد تر
دولتِ ایماں سے پایا وقار
تھا معمر اور یہودی کا غلام
پر سدا شہ کا نہ ملتا تھا حضور
تین سو گر نخل خرما بودے لا
بالیقیں آزاد اُسدم ہو ویگا
تین سو خرمے کے نخلیں لا دیئے
خدمتِ عالی میں دی جا کر خبر
سالِ اوّل ہی میں وہ سب لائے بار

ہوویگا مبعوث مکے میں یقیں
دو مبارک اسکے شانوں کے میاں
میں بھی ہو ہمراہ انکے جلد تر
یک یہودی نے مجھے کرکے خرید
ساتھ لے اپنے مدینے کو گیا
الغرض پیغمبرِ آخر زماں
اور کیا میں عرض اے حقکے رسول
میں کہا دلمیں کہ ہے یہ یک نشاں
تب تناول اُس سے فرمائے نبی
اور کہا مجلس میں تب اُس شاہ کے
اور کھائے بعد وہ اے کامیاب
اور علیِ مرتضیٰ الطاف سے
حکم یہ صدیق اکبر جب سُنے
اُسکے آگے جا کیا میں نے سلام
اور وہیں چادر اٹھائے پشت سے
روبرو پھر آپ کے آ بعد ازاں
تھے بہت سے کام اُسے صبح و مسا
اپنے آقا سے کہا یک روز جا
اور وہ اشجار ہوویں بارور
شہ صحابہ سے کہے یہ سُنکے تب
شاہ فرمائے بنا آلے تمام
پس رسول اللہ نے تشریف لا
شاخ اک لیکن جو بوئے تھے عمرؓ

اُنکی ہجرت گہ مدینہ اے امین
ہوویگا مہرِ نبوت کا نشان
پہنچا وادیِ القریٰ کو آنکر
باغ میں اپنے رکھا تھا وہ عنید
بحرِ مقصد کے سفینے کو گیا
جب مدینے کو گئے رشکِ جناں
یہ ہے صدقہ کیجیے اسکو قبول
جو کہا میں نے سے اُسکو بیگماں
او صحابہ کو دئے اپنے سبھی
سب صحابہ بیس یا پچیس تھے
تخم کا اُس کے کیا ملنے حساب
میری پیشانی پہ تب بوسہ دئے
پیرہن اپنا مجھے پہنا دیئے
بعد ازاں پیچھے گیا اے نیکنام
میں لگا رونے خوشی سے دیکھ کے
ماجرا اپنا کیا سارا بیاں
باوجود اُسکے وہ مردِ باصفا
کر مکاتب مجکو از راہِ عطا
اوقیہ چالیس بھی لا دیوے زر
بھائی کی اپنے کرو تائید اب
جلد دے مجکو خبر اے نیکنام
رُودِ دستِ پاک سے سب بو دیا
سالِ اوّل میں نہ تھی وہ بار ور

[illegible]

بعد ازاں اُس باغ کو خیر البشر
آکے فرمائے نظر ہر جھاڑ پر

اور پوچھے کس لئے لایا نہ پھل
جھاڑ یہ بھی دیکھ جھاڑوں کے مثل

تب عمرؓ نے عرض کی یوں بالیقیں
میں لگایا تھا یہ نخل اے شاہِ دیں

جو ہیں پیغمبر کے اعمالِ کرام
اور امت کے عمل اے نیکنام

فرق ان دونوں میں ہے ایسا عیاں
چونکہ ہے فرقِ زمین و آسمان

الغرض حضرت زمیں سے پھر نکال
ہاتھ سے اپنے لگائے وہ نہال

ہو گیا فی الحال وہ بھی بار ور
اور کثرت سے ہے لایا وہ ثمر

اور ایک انڈے برابر کوئی زر
لا کیا ہے نذرِ سالارِ بشر

تب زبانِ پاک سے وہ شاہِ دیں
پھر کرر فرمائے ہیں سیر تیئں

اور کہے یہ زر تو دے انکو لجا
آپکو انکی غلامی سے چھڑا

پھر کئے ہیں اسمیں برکت کی دعا
بولے بس یہ تجکو کافی ہوئیگا

میں نبی واللہ اسکو دیکھا تول کر
اوقیہ چالیس نکلا وزنِ زر

اُسکو پہنچا کر ہوا آزاد دیں
شہ کی خدمت سے ہوا دلشاد میں

اور ہمراہِ رکابِ مصطفےٰ
تھا بہت غزوات میں با صفا

نقل ہے حضرت کے بعدِ انتقال
ہوئے تھے عرب و عجم میں جدال

حضرت سلمانؓ تھا انمیں شریک
جنگ کفاروں سے کرتا تھا وہ ٹھیک

اور بفارس یزدجر کے مُلک پر
پائے ہیں جب مومناں فتح و ظفر

بادشاہانِ عجم کے تخت گاہ
حضرت سلماںؓ سے پائی عز و جاہ

مملکت نوشیروان کی وہ تمام
ہاتھ میں مسلماں کے آئی لاکلام

عمر باقی اپنی بس آئیکذات
بادشاہی وہ کیا خوبی کیساتھ

اور سن سینتیس ہجری میں بالیقین
وہ ہوا ہے عازمِ خلدِ بریں

عمر سلماںؓ کی بوقتِ انتقال
تھی مقرر سنہ صد و پنجاہ سال

دوسرا سال ہجرت سے

سالِ دوم میں ہوا ہے بافلاح
حضرت زہراؓ کا حیدرؓ سے نکاح

صفوۃ الصفوہ ہے اے فرخندہ پے
ابن جوزی کی جو وہ تصنیف ہے

جو معارج میں کیا ہے نقل جان
ترجمہ کرتا ہوں اُس کا یہاں

نقل ہیں اعیانِ اصحابِ کرام
نام سے بی بی کے جب بھیجے پیام

التفات اُس پر نہ فرمائے نبی
کہتے ہیں بوبکرؓ اور فاروقؓ بھی

لائے اُس کا ذکر نزدِ مصطفےٰ
شہ کہے میں منتظر ہوں وحی کا

بس ابوبکرؓ و عمرؓ سعدؓ ہمام
مرتضیٰؓ سے جا ملے اے نیکنام

یوں کہے صدیقِ اکبر اے علیؓ
ہے تمہیں اس امر میں شانِ جلی

تمکو ایسی قدر نزدِ شاہِ دیں
ہے یقیں ویسی کسی کو بھی نہیں

بھیجئے پیغامِ زہراؓ بتولؓ
ہے مجھے امید ہوویگا قبول

بات یہ سنکر علیؓ مرتضےٰ
یوں کہے صدیقؓ سے اے باصفا

تنگدستی ہے مجھے شام و صباح
پھر کروں میں کس طرح قصدِ نکاح

دے انہیں تسکین صدیقِ خبیر
عقد کی رغبت دلائے ہیں کثیر

بس علیؓ تب اپنے گھر آکر شتاب
شاہِ عالم کے ہوئے حاضر جناب

اور گئے سالارِ عالم کو سلام
سر جھکا بیٹھے ادب سے کر سلام

بولنا چاہتے تھے اپنا مدعا
پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا

انکو فرمائے ہیں تب خیر البشر
جو کہ چاہتا ہے تو کہہ مت شرم کر

تب کئے ظاہر وہ پیغامِ بتولؓ
مسکرائے عرض وہ سنکر رسولؐ

اور پوچھے پاس تیرے کیا ہے اب
عقد کا جیمیں تہیا ہو وہ سب

تب کئے وہ عرض یوں اے شاہِ ناس
اسپ یک بکتر یک تیغ ہے میرے پاس

شاہ فرمائے کہ تو غازی ہے جب
تجکو لازم تیغ اور تازی ہے اب

ہیچ یک بکتر فقط اے بافلاح
کر دہیا اُس سے اسبابِ نکاح

میں بھی دیتا ہوں بشارت یک تجھے
مژدہ فرح و بشاشت یک تجھے

حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

Scanned with CamScanner

کہ ترا عقدِ نکاح باندھا خدا　　فاطمہؓ کے ساتھ بالائے سما
تہنیت لایا بجا اِس امر کی　　حقتعالی کی طرف سے اے اخی
آکے میرے پاس وہ عالی مقام　　با ادب بیٹھا بجا لاکر سلام
میں نے پوچھا اُسکو یہ نامہ ہے کیا　　مجھسے تب روح الامینؑ نے یوں کہا
منعقد حق نے کیا بر آسمان　　یا رسول اللہ سنئے یہ بیان
اور ہوا حوروں کو فرمانِ ہمام　　پہنیں زیور اور مزیّن ہوں تمام
پھر کیا ارشاد مجکو یہ خدا　　تا کروں سارے فرشتوں کو ندا
ایک رخشندہ ہے منبر نور کا　　جسپہ تھا آدم صفی خطبہ پڑھا
یک ملک جو بسکہ خوش آواز ہے　　اور فصاحت میں بہت ممتاز ہے
تا کرے حمد و ثنا حق کی ادا　　پس کیا ہے وہ ادا حمدِ خدا
پس کہا حق مجکو یوں اے جبرئیل　　حیدرؓ و زہراؓ کا اب عقدِ جلیل
حکم ہے خالق کے با خیر و صلاح　　میں بھی پس باندھا ہوں وہ عقدِ نکاح
اور فرشتونکی گواہی بھی بہم　　نامۂ اشرف پہ یہ کردا رقم
آپکے کر پہلے منظورِ نظر　　دیوں رضوانِ جناں کو جلد تر
منتشر تا حلۂ زیور کریں　　حور اور غلمان اُنکو چون لیں
ہیں وہی حلے وہی زیور یقیں　　پس لگے کہنے کو یوں روح الامیںؑ
اور بھی اُنکو بشارت دیجئے　　دو پسر عالی قدر حسنینؓ سے
آسمان اوپر نہ رکھا ہو قدم　　آیا تو مجھ پاس ایسے میں بہم
اور ملے رہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ　　پہنچے ہیں مسجد کو جب سب آنکر
جمع سب مسجد میں آکر جب ہوے　　تب رسول اللہ منبر پر چڑھے
اب سنو تم اے گروہِ مسلمین　　آخر مجکو دئے روح الامین
حکم حق سے میں بھی اِس عالم میں آج　　تازہ کرتا ہوں وہ عقدِ ازدواج
مہر باندھی تب علیؓ کا شاہِ دیں　　چار سو روپے کے درہم بالیقیں

تو ابھی آنیکے آگے یک ملک　　میرے پاس آکر ز ایوانِ فلک
کر رہا تھا وہ ابھی یہ قال و قیل　　ناگہاں ایسے میں آیا جبرئیل
لایا تھا جنت سے یک اُجلا حریر　　اُنمیں تھی دو سطر نوری بے نظیر
فاطمہؓ زہرا کا پس عقدِ نکاح　　با علیِ مرتضیٰؓ اہلِ فلاح
حکم فرمایا ہے ہر جنت کو رب　　تا سنوارے جائے ہر یک جلد اب
شجرِ طوبیٰ کو ہوا یہ حکمِ رب　　نور کے حلے ہوتا اوراق سب
جب فرشتونکو ندا کی میں نے تب　　ہو گئے چوتھے سما پر جمع سب
بیتِ معمورِ معظم پاس جان　　منبرِ اقدس دھرا ہے وہ عیاں
یوں ہوا تب اُسکو حکمِ کردگار　　نور کے منبر پہ ہو کر وہ سوار
سُنکے وہ لذت لئے سارے ملک　　آئے ہیں جنبش میں ارض و فلک
میں نے باندھا ہے بوجہ احترام　　کر موکد تو ملک میں بھی تمام
اور فرشتوں کو گواہ اُسپر کیا　　واقعہ وہ اس حریر اندر لکھا
حاضرِ خدمت کیا ہوں آپکے　　اور کیا ہے حکم یوں خالق مجھے
منعقد عقدِ نکاح جب یہ ہوا　　شجرۂ طوبیٰ کو یوں حق نے کہا
تحفے اور ہدیے جو اُنمیں ہیگمیاں　　حشر تک جاری رہینگے جاوداں
بعد ازاں مجکو کہا حق اب تو جا　　تہنیت اُسکی نبیؐ سے کر ادا
پس کہی یوں شاہِ دیں نے مرتضیٰؓ　　کہ ابھی روح الامینؑ با صفا
پس علیؓ کو ساتھ لیکر مصطفےٰؐ　　جانبِ مسجد ہوئے رونق فزا
بولے حضرت با بلالؓ نیکنام　　جمع انصارؓ و مہاجرؓ کر تمام
کر ادا حمد و ثنائے کردگار　　یوں لگے کہنے با اصحابِ کبار
کہ نکاحِ فاطمہؓ با مرتضیٰؓ　　خانۂ معمور میں باندھا خدا
اِس نکاح پر تم رہو اب سب گواہ　　پس پڑھے خطبہ نبیؐ با عز و جاہ
اور علیِ مرتضیٰؓ کے سر پہ تب　　یک طبق خرما اُڑائے با طرب

سب کے سب کرنے لگے ہیں شادیاں
دے دونو جانب مبارکبادیاں

تھا وہ ایسا تیغِ جوہر دار بھی
کارگر اسپر نہ ہوتی تھی کبھی

پھر وہ بکتر لیکے آئے جلد تر
یوں لگے کہنے علیؓ سے سر بسر

آپکو ہدیہ ہے جانب سے مرے
دو شرف اسکی اجابت سے مجھے

جب سُنے یہ قصہ شاہِ انبیاؐ
حق میں عثمانؓ کے کئی خوش ہو دعا

تا جہیزِ فاطمہؓ تب اے سعید
جلد تر لاوے وہ پیسوں سے خرید

ہے روایت دوسری اے نیکنام
قیمتِ بکتر کے وہ درہم تمام

تا خریدے اس سے خوشبوا ے حبیب
کہ عرب میں لیتے ہیں جسکو طیب

دو نہالی تھیں کتان کے آشکار
چار بالش جنمیں تھا خرمیکا تار

یک کٹورا اور چکی اور گھڑا
مشک بھی ایک مشربہ[1] آبِ صفا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِقَوْمٍ عَلٰی اٰنِیَتِہِمُ الْخَذَفِ

اُنسے تیاری ولیمے کی کئے
بے تکلف شاہِ مرداںؓ فرح سے

اور یک درہم کا ستو اے میاں
اور بنائے حیس[2] ان تینوں سے جاں

اور یک سفرے پہ چنکر وہ طعام
مرتضیٰ کو یوں کہے شاہِ انام

جمع تب آئے ہیں اصحاب کثیر
عرض حضرت سے کئے آکر امیرؓ

پس وہ دس دس کو بلانیکو لگے
اور وہ سفرے پر کھلانے کو لگے

پس پکڑ لے ہاتھ حیدر کا رسولؐ
اور دسرے ہاتھ سے دستِ بتولؓ

اور زہراؓ کو لگا اپنے گلے
انکی پیشانی پہ تب بوسہ دئے

یا علیؓ یہ نیک جوڑا ہے ترا
ہے یہی جنت میں سردارِ نسا

دستِ زہراؓ سے لگا یک کاسہ آب
شاہ اپنا ڈال کر اسمیں لعاب

اسکے اور اولاد کو اسکے تمام
میں پنہ میں تیرے دیتا ہوں مدام

فاطمہؓ کو پھر کہے وہ باشرف
پھیرا اپنی پیٹھ تو میری طرف

بعد یونہی کرکے باشیرِ خدا
بس خدا سے یوں کئے ہیں التجا

نقل ہے وہ بکترِ شیرِ خداؓ
چارسو درہم کو عثمانؓ نے لیا

جبکہ وہ بکتر کو عثمانؓ نے لیا
اسکی قیمت شاہِ مرداںؓ کو دیا

یا علیِؓ مرتضیٰ عالی وقار
مجکو یہ بکتر نہیں ہے سازوار

قیمت و بکتر کو تب شیرِ خداؓ
حاضرِ خدمت کئے حضرت کے لا

اُس ہی تب یکمشت درہم شاہؐ لے
ہاتھ میں صدیق اکبرؓ کے دئے

یوں کہے صدیقؓ وہ درہم سبھی
میں گنا تھا تین سو تریسٹھ ہی

چارسو ہی تھے بقیل و قال
شہ کئے یکمشت تحویلِ بلال

الغرض صدیق اکبرؓ اے رشید
یہ جہیزِ فاطمہؓ لائے خرید

اور بازو بند تھے دو نقرئی
یک قطیفہ ایک تکیہ اے اخی

اور کچھ مٹی کے باسن مصطفےؐ
دیکھ روتے اور کئے ہیں یہ دعا

اُن دراہم سے تھے باقی دس درم
رکھتی تھی ام سلیمؓ محترم

چار درہم کا کئے خرما خرید
پانچ درہم کا بھی روغن اے سعید

یُمن کی خاطر رسولِ کائنات
اُسپہ رکھے ہیں مبارک اپنا ہاتھ

جا تو باہر رہ ہیں جسکو پائے گا
لا بلا سفرے پہ یہ کھانا کھلا

شاہؐ فرمائے کہ دس دس کو بلا
اور وہ سفرے پہ بیٹھا کھانا کھلا

سات سو تک مرد و زن اتنا نام
کھائے ہیں سیری سے بیشک وہ طعام

انکے وہ دولت سرا تک لیگئے
خانۂ شیرِ خدا تک لے گئے

اور علیؓ کے ہاتھ میں دے انکا ہاتھ
یوں کہی ارشاد شاہِ کائنات

یونہی زہراؓ کو بھی فرمائے رسولؐ
نیک شوہر ہے ترا یہ اے بتولؓ

سینہ و سر پہ چھڑک پر انکے تب
یوں دعا حق سے کئے اے میرے رب

بالیقیں از شرِ شیطانِ رجیم
انکا حافظ رہ تو اے ربِ کریم

ڈالکر خاتونؓ کے کھا دو نیر آب
پھر دہی مانگے دعا حق سے شتاب

یا الٰہی یہ دو نو تیرے سے ہیں
اور ہوں یہ شبلان دونوں سے میں

۱؎ یعنی اللہ برکت دے اس قوم کو کہ بہتریں باسنان انکے مٹی کے ہوں ۲؎ حیس اس کو کہتے ہیں کہ روغن اور خرما اور ستو تیز کرکے بناتے ہیں ۱۲

ہر پلیدی سے کیا جوں مجکو پاک
کیجے اِن دونوں کو ایسا ہی تو پاک

اور کہی اسوقت اے ربّ العباد
دے محبت تو یہ دونوں میں زیاد

ہے روایت یہ ضروری گھر کے کام
شہ رکھے زہرا کے ذمہ پر تمام

اور باہر کے جو کچھ ہوتے ہیں کام
رکھے ذمّے پر علی کے لاکلام

نقل ہے وہ دخترِ سالارِ ناس
بیٹھنے سے روز و شب چولھے کے پاس

اور چھالے آئے دستِ پاک میں
آوہ درگاہِ شہِ لولاک میں

کیا تجھے میں دوں یک بہتر کنیز
یا کنیزک سے بھی بہتر کوئی چیز

شاہ فرمائے کہ یہ وردِ ہمام
وقت سونے کے پڑھا کر بالدوام

اور کہہ تکبیر تو چونتیس بار
جملہ یہ ہوتے ہیں یکسو در شمار

حشر میں میزان بھاری ہو ترا
اجر بیحد تجکو مولا دیوے گا

جنگِ صفین کے بھی شب میں بالیقین
فضلِ حق سے مجھ سے وہ چھوٹا نہیں

حالِ شوہر سے کئے انکے سوال
حضرتِ زہرا نے کی یہ عرض حال

لیک بعضے آکے عوراتِ قریش
یوں ملامت مجکو کرتی ہیں ہمیش

تب کئے ارشاد یوں خیر البشر
اے مرے نورِ بصر لختِ جگر

جب خزانے اس زمیں کے سب کے سب
عرض میرے پر گئے از حکمِ رب

میں جو جاتا ہوں تو جانیگی اگر
تجکو دنیا بدتر آوے گی نظر

یعنے سب سے سابق الایمان ہے
اور بعلم و حلم عالی شان ہے

یک پدر تیرا ہے اے لختِ جگر
دوسرا شوہر ترا نیکو سیر

بعد ازاں حضرت علی کو کر طلب
یوں کہی اُن کو وصیت با طرب

اے برادر جب تو اِسکو خوش رکھے
خوش رکھا ہے تو حقیقت میں مجھے

یہ وصیت کرکے وہ شاہِ ہدا
سونپ دے انکو گئے ہیں بر خدا

یوں مرے تم اُس وصیت پر رہے
کہ کبھی مجکو نہ آزردہ کئے

حضرتِ خاتونِ جنت کا نکاح
ماہِ رمضاں میں ہوا ہے با فلاح

پس کہی دونوں کو اے نور البصر
جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر

اور دیکھے اِنکو اولادِ دلشیر
پاک کر انکو بھی اے ربِّ قدیر

پیسنا آٹا پکانا روٹیاں
جھاڑنا دستِ مبارک سے مکاں

اونٹ کو پانی پلانا اے عزیز
اور دکاں سے لے آنا کوئی چیز

گرد آلود آپکے کپڑے ہوئے
اور مبارک رنگ بدلا تعب سے

اپنے خاطر ایک مانگی خادمہ
تب کہے حضرت نہیں اے فاطمہ رضہ

عرض کی زہرا نے اے شاہِ عرب
کیا وہ بہتر چیز ہے فرماؤ اب

یعنے پڑھ تسبیح تو تینتیس بار
اور پڑھ تحمید بھی اسی شمار

تو عملنامے میں اپنے بیگیاں
پائیگی یک الف بیشک نیکیاں

کہتے ہیں حضرت علی سالارِ دیں
یہ وظیفہ میں کبھی چھوڑا نہیں

ہے روایت شاہِ عالم ایک روز
فاطمہ کے گھر ہوئے رونق فروز

یا رسول اللہ علی مرتضے
متصف ہے با کمالاتِ علا

کہ علی شوہر تمہارے ہیں فقیر
فقر میں ہونگے سدا تم جاگیر

کہ بلاشک باپ بھی تیرا فقیر
اور شوہر بھی ترا ہوگا فقیر

میں نہیں اسکو قبولا زینہار
وہ قبولا جو ہے نزدِ کردگار

ہے قسم حق کی ترا شوہر یقین
اقدمِ اصحاب ہے از روئے دین

اور سب اہلِ زمیں سے کردگار
بس کیا دو شخص کو ہی اختیار

نیک شوہر ہے ترا وہ باوقار
اسکی بے فرماں نہو تو زینہار

کہ یہ زہرا ہے مری لختِ جگر
اس سے میں خوش ہوں بہت شام و سحر

گر اسے غمگیں کریگا تو کہیں
تو حقیقت میں کیا مجکو حزیں

بولتے ہیں یوں علی مرتضے
کہ جنابِ فاطمہ خیر النساء

اور نہیں ہیں بھی کیا انکو ملول
تا نہووے باعثِ رنجِ رسول

عمر تب بی بی کی از فضلِ اللہ
تھی پندرہ برس اور پانچ ماہ

اور تھی عمرِ علیؓ اکیس سال
تیسری تھی وہ مہِ رمضان کی
کہ رسول اللہ کے بعد وفات
وقتِ رحلت یوں کہے کرار سے
یہ وصیت مرتضیٰؓ لائے بجا
ہے روایت حشر میں آکے با ادب
مونہہ چھپینگے آنکھوں کو اپنے سب وہیں
اور معین الدین ہروی سے آ ہیں
مثلِ سبعیات اور انکے سوا
یا نبی جب مہر میرا ہے قلیل
تب خدا سے بات یہ چاہے رسولؐ
تھا یہی مضمون یقیں اسمیں لکھا
نقل ہے وہ دخترِ سالارِ ناس
دفن کیجیو اسکو میری قبر میں
یہ بیان ہے سب معارج میں لکھا
ابنِ جوزی تو محدّث تھا بڑا
عدمِ صحت اور صحت کا جواب
اور فضائل کا بیاں ہے یہ کہاں
یا الٰہی از طفیلِ فاطمہؓ
یعنی جب آئے مدینہ شاہِ دیں
شوق کعبے کا تھا پر لیل و نہار
باجماعت ظہر کرتے تھے ادا

اور مہینے پانچ زائد باکمال
اسپہ رحمت ہو سدا رحمان کی
نا کبھی ہرگز ہنسی اور کی نہ بات
غسل اپنے ہاتھ سے دیجے مجھے
اور بقیع اندر کئے دفن انکو لا
یوں کریگا خلق کو سب حکم رب
اہلِ محشر اولین و آخرین
فردِ علامہ رئیس الواعظین
جو ہمیں دیکھا ہو انہیں ہے لکھا
مانگے از درگہ ربِّ الجلیل
فضل سے حق نے کیا اسکو قبول
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا
رقعہ دائم رکھتی تھی وہ اپنے پاس
تا کہ میں جب دم اٹھونگی حشر میں
وہ بھی ہے دوسری کتابوں سے لیا
اور علامہ بڑا تھا عصر کا
ذمۂ راوی پہ ہے بے ارتیاب
نہ ہے احکام و عقیدہ کا بیاں
کہ ہمارا خیر پر ہو خاتمہ
سولہ یا سترہ مہینے تک یقیں
اور حکمِ وحی کا تھا انتظار
کہ رکوع وہ دوسری رکعت کا تھا

قَوْلہٗ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورۂ بقرہ)

بعدِ شش ماہ از وفاتِ مصطفیٰؐ
درد و غم میں شاہِ عالم کے یقیں
چھ مہینے آہ و زاری میں کٹے
دفن محکورات ہی میں کیجیو
پر نہیں ہے قبر کا ان کے نشان
مونہہ چھپو سب آنکھوں کو اپنے جلد تر
حضرتِ زہراؓ کرینگے تب گذر
یوں معارج میں یہ اپنے ہے لکھا
کہ جنابِ فاطمہؓ خیر النساء
تا اس امت کی شفاعت ہی خدا
ایک حریری قطعہ بہتر وہیں
مہرِ زہراؓ دخترِ خیر الوریٰؐ
وقتِ رحلت یوں کہی خیر النسا
تب اس امت کی شفاعت پر دہا
صفوۃ الصفوہ اور سبعیات سے
پس اسی پر عہد اسکا ہے آیا ر
جب سے تصنیف و مصنف معتبر
ہیں وہ بی بی کے فضائل ہے بیاں
اور اسی سال بے شک و گماں
قبلہ بیت المقدس کی طرف
ایک صحابیہ کے گھر میں مصطفیٰؐ
تب یہ آیت پائی ہے شرفِ نزول
اور اسی سال میں اے باوداد

پائی رحلت حضرتِ خیر النساءؓ
فاطمہؓ ایسی تھی مغموم و حزیں
بیقراری اضطراری میں کٹے
تا جنازے پر کوئی ناظر نہ ہو
تا نظر سے خلق کے ہووے نہاں
تا کرے خیر النساؓ ان پر گذر
داخلِ فردوس ہونگے جلد تر
کہ کتبِ تذکیر کے اے باصفا
عرض کی حضرت سے یوں یکروز آ
حشر کے دن مہر کر دیوے مرا
لائے نزدِ مصطفیٰؐ روح الامینؑ
بس اس امت کی شفاعت کر دیا
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا
لاؤں اس نامے کو حجت بیگماں
ابنِ جوزی کے ہیں تصنیفات سے
ضعف و قوت کا وہی ہے ذمہ دار
ہم کئے ہیں نقل اس سے سر بسر
گر لکھوں تو ہو مطول یک کتاب
ہو گیا تحویلِ قبلہ اے میاں
پس وہ پڑھتے تھے نمازیں باشرف
یا بنی سلمہ کی مسجد ہی میں جا
پھر گئے کعبہ کی جانب تب رسولؐ
شاہِ عالم کو ہوا حکمِ جہاد

۱؎ [illegible]

شاہ جن جنگوں میں تھے لشکر کتیا
جنگ جو غزوات میں واقع ہوا
انکا ستائیس کرتے ہیں شمار
تھوڑے ہیں غزوات و سرایا کا بیاں
بدر کے آگے ہوئے ہیں واقع اے یار
اور عشیرہ بدر اولی یہ چہار
انسے پہلی فوج بے شبہ و گمان
لایا تھا مکے سیں ایمان پر رسول
یک علم اجلا بھی اسکے ہتھ دے
فوج یہ اس کارواں سے جا ملی
آٹھ تیریں تھیں چلایا وہ بھی
اور ہے حمزہؓ کا سریہ دوسرا
تین سو تھے کافران بے وفا
اور مجدی شخص یکتا تھا اے شفیق
پس گیا مکے طرف وہ کارواں
لے مہاجر بیس سعدؓ نامور
اور عبداللہؓ جحش کا اے امین
کہ عمر بن حضرمی کا کارواں
جبکہ نکلا ہے بحکم مصطفیٰ
حضرمی مارا گیا جب تیر سے
مومناں سمجھے تھے اسدن کتیں
روز پہلا وہ رجب کا تھا مگر
تب یہود اور دوسرے مشرکاں

ہیں وہی غزوات اے نیکو صفات
سب وہ دس غزوات ہیں آئے با صفا
اور ستاون کہے بعضے خیار
دیکھ با اجمال لکھتا ہوں یہاں
چار غزوے اور سرایا بھی چہار
پر نہ چاروں میں ہوا ہے کارزار
ہے عبیدہؓ ابن حارث کی پہچان
دار ارقم کے یقیں پیش دخول
قافلے پر بھیجے بوسفیان کے
تیر اندازی ہی دونوں میں ہوئی
نہ خطا کی اسکی کوئی تیر بھی
کافروں کے کارواں پر جو گیا
اور ابوجہل لعیں بھی انمیں تھا
تھا وہ ہم سوگند[1] ایں ہر دو فریق
اور مدینے کی طرف سب مومناں
کافروں کے کارواں کا قصد کر
جانے جو تھا آئے سریہ ہے یقین
جب ہوا طائف سے مکے کو رواں
بطن نخلہ میں ملایا اسکو جا
اور اسیران کافروں سے دو ہوئے
ہے جمادی الآخرہ کی تیسویں
چاند انتیسواں نہ آیا تھا نظر
مومنوں کے طعن میں کھولے زباں

یعنے سب غزوات ستائیس ہیں
شہ جو فوجوں کے نہیں ہمراہ تھے
شرح ان سب کی ہے طومار عظیم
سال دوم میں ز ہجرت جانئے
انسے پہلا غزوہ ابوا ہے نام
اور سرایا یعنے فوجیں جنگ پر
شاہ دیں کا وہ چچیرا بھائی تھا
بیس مہاجر ہی ساٹھ اصحاب پر
تھا علم بردار مسطحؓ با صفا
جو چلایا راہ حق میں اپنا تیر
جنگ سے عاجز ہو بھاگے مشرکیں
ساحل دریا تلک وہ کارواں
غازیاں سب تیس تھے حمزہؓ کیساتھ
درمیاں ہر دو گروہ کے جلد آ
اور سریہ سعدؓ کا ہے تیسرا
پہنچا تا خرار پر وہ کارواں
وہ پھوپھیرا بھائی تھا شہ کا یقیں
تب یہ عبداللہ جحش والا صفات
تاخت لایا کارواں پر جلد تر
بھاگے باقی کافران بد خصال
اسلئے جلدی کئے وہ بیدرنگ
جب رجب کا ماہ ہے ماہ حرام
کہ نبی اور مومناں بے قیل و قال

اور دو سرے قول سے جو بیس ہیں
انکو کہتے ہیں سرایا جانئے
گر لکھوں تو ہووے اک دفتر ضخیم
چند غزوے اور سرایا رو دیئے
اور بواط ان سے ہے دوسرا اہم
جو کہ بھیجے حضرت خیر البشر
اور بڑا تھا شاہ سے دس سال کا
دیکے سرداری اسے خیر البشر
عائشہؓ کا جو خلیرا بھائی تھا
تھا صحابی سعدؓ وقاص خبیر
یہ نہیں پہچا کئے ہیں مسلمیں
پہنچا تھا جاکر ملائے مومناں
جنگ پر تیار تھے سب نیکذات
جنگ باہم وہ نہیں ہونے دیا
جو سوئے خرار بھیجے مصطفیٰ
ہو چکا تھا ایک دن آگے رواں
بہن زینبؓ اسکی ام المومنینؓ
آٹھ یا بارہ اصحابہ کو لے ساتھ
حق دیا اسکو وہاں فتح و ظفر
اور غنیمت میں ہے آیا انکا مال
تا نہ واقع ہو رجب میں انسے جنگ
جنگ اسمیں نا روا تھا لا کلام
کر دئے ماہ رجب کے تئیں حلال

غزوات و سرایا — پہلا سریہ — دوسرا سریہ — تیسرا سریہ — نکاح زینب بنت جحش ۳ھ

[1] ہم سوگند اس کو کہتے ہیں کہ دونوں ملکر اس پر قسم کھائیں کہ اگر ایک پر کوئی حملہ یا لڑائی کرے تو دوسرا بھی اسکی مدد میں دشمن سے جنگ کرے ۱۲

اُنکی حرمت پر نہیں رکھے نظر
ہو خفا اُس سہو اور اسکے لوگ سے
وہ پشیماں ہوکے لائے عذر تب
پس رکھے موقوف کر ان کو نبی
اور کچھ اسباب بھی آئے باکمال

قتل اور تاراج میں باندھی کمر
اُنکو سب اس طرح فرمانے لگے
ہم نہ سمجھے تھے یہ ہے ماہِ رجب
اور تھے پُرخوف وہ اصحاب بھی
کافراں مکّے کے حضرت سے سوال

جب سُنی ہیں یہ خبر شاہِ ہدیٰ
کیا نہیں بولا تھا میں تمکو تمام
اور غنیمت کا جو وہ آیا تھا مال
کہ جو ہمسے ہوگئی ہے یہ خطا
اور جواب انکے وہیں رب العلا

جلد عبداللہ جحش کو تب بلا
کہ نہ کرنا جنگ در ماہِ حرام
اور وہ دونوں اسیران در قتال
کیا غضب سے حکم کرنا ہے خدا
آیتِ قرآن یہ نازل کیا

وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ یعنے اور سوال کرتے ہیں تیرے سے اے پیغمبر حرام مہینے سے کہ لڑائی اسمیں جائز ہے یا نہ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کَبِیْرٌ تو کہدے کہ لڑائی اسمیں بڑا گناہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کافروں کو الزام دیتا ہے کہ جو گناہ تمہارے سے سرزد ہوئے وہ اُس سے بھی اکبر اور بدترین ہیں۔ یعنے تم جو مکہ معظمہ میں لوگوں کو اسلام لانیسے روکتے تھے اور اللہ کی عبادت سے باز رکھتے تھے اور مسلمانوں کو مسجد حرام میں آنیسے منع کرتے تھے اور میرے پیغمبر کو اور اس کے جانبازوں کو مسجد حرام سے بلکہ مکہ معظمہ سے جو نکالدیئے یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس۔ چنانچہ فرماتا ہے وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ یعنے روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا ساتھ اُسکے اور روکنا مسجد حرام سے اور نکالنا اسکے لوگوں کو اس مسجد سے بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور تمہارا شرک و کفر قتل سے بھی بدتر ہے یعنے ابن حضرمی کا قتل رجب کے مہینے میں وہ بھی سلخ جمادی الاخریٰ کے تصوّر سے جو مسلمانوں کے ہاتھ سے واقع ہوا اس سے تمہارا کفر و شرک نہایت بدتر ہے پھر کسلئے تم طعن و تشنیع کرتے ہو جب یہ آیت نازل ہوئی عبداللہ بن جحش کے فوج والوں کو تسلی حاصل ہوئی رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مال غنیمت کو جو موقوف کر رکھے تھے قبول فرمائے اور اُس سے خمس نکال کے باقی اُن مجاہدوں پر تقسیم کیئے۔

ایک روایت ہے کہ جنگِ بدر کی غنیمت کیساتھ جو اُسکے دو مہینے کے بعد ہوا تقسیم کیئے اور دو قیدیاں جو آئے تھے انسے حکم بن کیسان ایمان لاکے مدینے میں رہے اور بیر معونہ کے جنگ میں شہید ہوئے اور عثمان بن عبداللہ کو چھوڑ دیئے۔ وہ مکے کو گیا۔ اور کفر پر مرا اور یہ آیت منسوخ ہوئی۔ یعنے حرام مہینوں میں جنگ نہ کرنے کا حکم اٹھ گیا۔ اور اسکی ناسخ یہ آیت ہے جو سورۂ توبہ میں آئی ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ یعنے پس قتل کرو تم مشرکوں کو جہانکہ پاؤ تم حلال دنوں میں ہو یا حرام دنوں میں۔

غزوۂ بدر

اعظم غزوات یہ غزوہ ہی جان
اکثر گمراہ کفار شریر
مال تھا اسمیں قریشوں کا کثیر

فتح و نصرت پائے جسمیں مومناں
ہوگئے ہیں اسمیں مقتول و اسیر
تھا ابوسفیان ہی انکا امیر

اور اسی سال میں آیا صفا
قوت و شوکت ہوئی اسلام کو
نقل ہے اک قافلہ از ملک شام
اور سوار ان ساتھ اسکے تیس تھے

بدر کا غزوہ سبھ واقع ہوا
اور شکست اعدائے کفر انجام کو
عازم مکہ ہوا تھا بے ہمام
یک روایت ہے کہ سب چالیس تھے

بدر کے نزدیک وہ پہنچے ہیں جب
تم چلو اسکے طرف اب جلد تر
کہ پیادہ ہیں یہ سب آگر دگار
حق کیا مقبول حضرتؐ کی دعا
بہر استفسارِ حالِ کارواں
اور اہلِ کارواں بھی آمیاں
بدر کو بائیں طرف ہی چھوڑ دے
کہ نبیؐ رکھتا ہے قصدِ کارواں
یہ خبر ضمضم سنایا جا کے جب
کہ ہے شاید یہ ہمارا کارواں
کہتے ہیں مکے میں یک شب ناگہاں
کہ یقیں در شہرِ مکہ آشکار
قتل گہ پر اپنے تم آؤ شتاب
یوں کہا عباسؓ سے از گمرہی
کرتے ہیں دعویٰ نبوت کا ابھی
خواب دیکھا ایک شب وہ بیقرار
کہ قریشوں پر مصیبت اک بڑی
کہ گواہ ہے خواب اسکا بیگماں
سب ہوئے راضی رئیسانِ قریش
جانے مکے سے نہیں راضی ہوا
ماردینگے میرے صحبؓ باصفا
پر ابوجہلِ لعین ناحق شناس
جب نہ نکلے تو یقیں ہے ہوشیار

یہ خبر پہنچی بہ سالارِ عربؐ
تمکو کچھ ساماں خدا دیوے مگر
فضل سے اپنے تو کر ان کو سوار
وہ جو مانگے انکے یاروں کو دیا
تب گئے شہرِ مدینے سے رواں
یا سواروں کے تجسس کے نشاں
رہ سے ساحل کے وہ مکے کو چلے
کارواں میں ہے متاعِ بیکراں
سنکے یوں کہنے لگا بوجہل تب
کاروانِ حضرمی سا بیگماں
آگے اس ضمضم کی آنے کی ہی چال
آنکر ابطح میں اک اشتر سوار
اور کیا انبا یہاں پاؤ شتاب
تم میں یہ عورت پیمبر کب ہوئی
کیا وہی دعویٰ کریں عورت بھی
کہ ہے آپ اک اونٹ کا او پر سوار
آجکل بے شبہ ہوویگی کھڑی
عاتکہ کی صدقِ رویا پر عیاں
عذر لیکن بولہب نے لا کے پیش
کیونکہ پایا تھا خبر وہ بے وفا
نارِ دوزخ کا وہ کندہ ہوویگا
یوں لگا کہنے کو جا کر اسکے پاس
کوئی نہ نکلے اہلِ وادی زینہار

تب صحابہؓ کو کہے حق کے حبیبؐ
یک روایت ہے کہ وہ شاہِ ہدا
بھوکے ہیں تو سیر کر انکو اے رب
دو صحابی جو تھے طلحہؓ اور سعیدؓ
برق سا ہو دو سواراں جلد تر
خوف و دہشت سے ہراساں ہو گئے
اور ضمضم بن عمرو کو جلد تر
قافلے سے آملو تم جلد تر
کہ نبیؐ اور اسکے یارانِ با مجال
جانیو واللہ یہ ایسا نہیں
خواب دیکھی عاتکہ والا نسب
یک ندا الہی کیا وحشت فزا
جب سنا یہ خواب بوجہل لعیں
کیا تم اب اس بات سے راضی نہیں
نقل ہے ضمضم بھی جب ہو کر جدا
اور بیاباں خون سے رنگین ہے سب
سن بنی ہاشم نے یہ ضمضم کا خواب
اور ابوجہلِ لعین نے بے درنگ
عاص کو اپنے بدل بھیجا وہیں
سعدؓ سے فرمائے تھے شاہِ خیار
جانتے تھے سب یہ کفارِ لعیں
اے ابو صفوان تو سردار ہے
جبکہ پھسلایا ہے بوجہل لعیں

قافلہ کفار کا آیا قریب
یوں صحابہؓ کے کئے حق میں دعا
ہیں برہنہ دیجے پوشاک انکو سب
انکو وہ پیغمبرِ ربِّ وحید
کارواں کی جا کے لے آئے خبر
پھر گئے ہیں جلد سیدھی راہ سے
بھیجے ہیں مکے میں تا دیوے خبر
اور بچا لیجو تم اپنا مال و زر
بالیقیں ایسا کئی ہونگے خیال
اس پہ غالب ہوونگے ہم بالیقیں
بنتِ عبدالمطلب نے یہ عجب
اے قریشِ گمرہانِ بے وفا
مسخری کرنے لگا نکبت قریں
کہ تمہارے بعض مردوں سے یقیں
قافلے سے اپنے مکے کو چلا
جب ہوا بیدار وہ سمجھا ہے تب
ہو گئی شاداں و فرحاں شیخ و شاب
جا دیا ہر یک کو بس ترغیبِ جنگ
اور امیہ بن خلف بھی آ کہیں
کہ امیہ بن خلف کو آشکار
کہ نبیؐ کی بات سچی ہے یقیں
قوم تیری تابعدار ہے
وہ لعیں بھی ہو گیا راضی وہیں

Scanned with CamScanner

ایک دھیت ہو کہ قرطہ کعبے پہ سب / یک بلند ایسی کیا وہ بے ادب
کہ چلو تم جلد سب اے مکیاں / اور بچاؤ اپنا مال و کارواں

جمع آئے تب پیادہ اور سوار / جلد تر مردانِ جنگی ایک ہزار
اور لگے چلنے لو با صد کر و فر / با غرور و با تکبر بد سیر

عورتیں گلنے بجانے والیاں / انمیں تھے انکو سر ہانے والیاں
پہنچے پانی پہ جب اثنائے راہ / وہ اترتے دیکھے خیمے خواہ مخواہ

عورتیں گاتیں بجاتیں با طرب / ہجو کرتی تھیں مسلمانوں کی سب
اور ہر دن ایک سردارِ قریش / با تکلف کرتا مہمانیٔ جیش

نحر کرتے دس شتر ہر دن شتاب / کھاتے کتوں سا بہت پیتے شراب
جب لگے چلنے کو تس وہ بدگہر / شہ کو دی جبریل نے انکی خبر

تب کیے ہیں مشورت اصحاب سے / اور فرمائے ہیں یوں احباب سے
کہ کیا ہے تم سے وعدہ استوار / ایک دن دو بات سے پروردگار

فتح پاویں تم بکفارِ قریش / یا وہ مالِ کارواں ہاتھ آوے بیش
سُن یہ مژدہ بعض یاروں نے کہا / تنگ کرنا کارواں کو انکے جا

مصطفےٰ فرمائے انکا کارواں / ہو چکا ہے راہِ ساحل سے رواں
فوج لیکر یک ابوجہل لعیں / جنگ کرنے تم سے آتا ہے یقیں

بعض یاراں عرض خدمت یوں کیے / جنگ نا کر کارواں ہی لیجیے
بات یہ سُنکر نبی غصہ ہوئے / تب ابوبکرؓ اور عمرؓ حاضر جو تھے

اٹھ کھڑے ہو کر کیے بہتر کلام / شہ کیے انکو دعا ہو شاد کام
سعدؓ عبادہ جو تھا تب اٹھ کھڑا / اور کہا حق کی قسم ہے سیدا

آپ کے انصار ہو سب تابعاں / حکمِ عالی پر ہیں سارے جاں فشاں
آپ جائینگے جہاں وہ آئیں گے / دین و دنیا میں سعادت پائینگے

عدنِ ابین[۱] تک بھی گر حضرت چلیں / جان و دل سے وہ سبھی ہمراہ رہیں
کی تب اسکے حق میں حضرت نے دعا / پھر کہا مقدادؓ بھی رہکر کھڑا

یا رسول اللہ جہاں جاویں شتاب / آپکے ہیں ہم بھی ہمراہِ رکاب
ہم نہیں زنہار وہ بولینگے بات / قوم موسیٰ جو کہی موسیٰ کے ساتھ

کہ حکایت جس کی خلاق کریم / یہ کیا ہے جو بہ قرآنِ عظیم
(سورۂ مائدہ) اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونو لڑو ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں
بلکہ یوں کہتے ہیں ہم اے نیک ذات / چل تو اور تیرا خدا ہم بھی ہیں ساتھ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونو لڑو ہم بھی تمہارے ساتھ ہو کر لڑتے ہیں۔

آپ گر جاؤگے تا برکِ غماد[۲] / ہم بھی ہمراہ ہوئینگے با انقیاد
مسکرائے سنکے یہ شاہِ ہدا / اور کیے ہیں اسکے حق میں تب دعا

اور سعدؓ ابنِ معاذ آئے اک دیں / عمدۂ انصار سے جو تھا یقیں
یوں کہا اے سرورِ اہلِ کمال / کافروں سے یوں کرینگے ہم قتال

حق دکھائیگا آپکی آنکھیں خنک / راہِ حق میں جان دیں ہم بغیر شک
خوش بہت اس بات سے حضرت ہوئے / اور یوں ارشاد یاروں کو کیے

فتح و نصرت کی بشارت ہے تمہیں / فتح و عزت کی بشارت ہے تمہیں
حق تعالیٰ مجھ سے وعدہ کیا / بالیقیں دو طائفوں سے ایک کا

ایک اُن دو سے مقرر کارواں / اور دگر قومِ قریش اے مومناں
اب میں گویا دیکھتا ہوں بالیقیں / بار میں جائے ہلاکِ مشرکیں

اور اشارہ تب کیے شاہِ جہاں / کہ فلاں جا پر مرے کا ذو فلاں
بولتا ہے یوں انسؓ فرخ صفات / کہ پیمبر رکھ زمیں پر اپنا ہاتھ

بولتے تھے اس جگہ کا ذو فلاں / او فلاں اس جا مریگا بے گماں
اور لیتے تھے صریح ہر سر کا نام / پس خبر جیسی دئے شاہِ انام

[۱] ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے ۶۹ میل دور ہے ۱۲
[۲] عرب کا ایک مشہور ... ۱۲

اُس جگہ پر ہی مرے وہ کافراں
خواب میں دیکھا جُہیم باوقار
کہ مقرر ابوالحکم ابنِ ہشام
پس گلے پر اونٹ کی اپنے وہیں
خواب یہ بوجہل نے سن کر کہا
اور یوں بولا ابوجہلِ لعیں
تب ابوسفیانِ اموی جلد تر
کارواں تو اب خطرگہ قطع کر
تم محمدؐ سے تعرّض مت کرو
اور ایسا ہی وہ عدّاس ہمام
عتبہ و شیبہ کو مانع ہو کہا
اور استقسام بالازلام[1] جو
لیک ہر ہر کو ابوجہلِ لعیں
بالضرورت بدر تک اب جائیں ہم
تا ہماری شان و شوکت کی خبر
یہ نہ بولا وہ زبانِ قال سے
کافری اور مشرکی میں تھے سدا
یہ ہماری قتل و خواری کی خبر
الغرض وہ لشکرِ کفّار سب
ساتھ لیکر اپنے فوجِ مومناں
تھے صحابی جو رسول اللہ کے ساتھ
عذر بیماری سے رقیہؓ کے ملول
یہ مہاجرین اور انصار[2] ہیچ

داخلِ دوزخ ہوے وہ منکراں
مرد یک آتا ہی گھوڑے پر سوار
عتبہ و شیبہ اُمیہ لا کلام
مار کر چاقو گیا وہ اے امیں
کہ پیمبر ہے یہ شاید دوسرا
کون ہی مقتول ہے جانیں یقیں
ہے قریشوں کو یہ لکھ بھیجا خبر
ہے رواں بے دغدغہ شام و سحر
عزم بدخواہی کا اُسکے مت دھرو
جو کہ تھا عتبہ و شیبہ کا غلام
کہ نبیؐ حق کا محمدؐ ہے بجا
مستمر عادت تھی انکی زشت خو
جدّ و کد کرتا تھا خنگ اور بہ کیں
تین دن تک وہاں اقامت لائیں ہم
ہو بہ اطرافِ قبائل منتشر
بلکہ وہ بولا لسانِ حال سے
فسق یہ اُس پر زیادہ کر ادا
جا بجا ہووے جہاں میں منتشر
بدر کو آ پہنچکر اُترا ہے جب
بدر کے جانب چلے با عز و شان
تین سو تیرہ[۳۱۳] تھے وہ سب نیک ذات
رکھے عثمانؓ کو مدینے میں رسولؐ
بدر میں حاضر نہ تھے اے فرح سنج

نقل ہی فوجِ قریش بے وفا
اونٹ تھی تب اسکے یک ہمراہ تھا
اور سوا اُنکے فلاں کافر جو تھے
کافراں کے جتنے ڈیرے تھے کھڑے
یعنے از ابنائے عبدِ مطّلب
نقل ہے اُن کافروں کا کارواں
کارواں کی ہی حفاظت کیلئے
جب تعرّض کوئی نہیں ہم سے کیا
عاقلاں اور ہوشمندانِ قریش
چھوڑ کر نصرانیت وہ پیش ہیں
جنگ پر اُسکے نہ ہرگز جاؤ تم
وہ بھی مانع آئی اُنکو بار بار
اور کہتا تھا نہ ہم آئینگے باز
نحر کر اونٹوں کو بنوا دیں کباب
ڈر ہمارا سب رکھینگے بعد ازاں
یعنے اب ہم بدر کو جانا ضرور
قتل ہو خاکِ مذلّت میں چلیں
پس وہ ملعون جو کہا وونہی ہوا
تب مدینے میں وہ شاہِ انبیا
بارھویں[۱۲] رمضان کی تھی بقیل و قال
تھے مہاجر ستّر اور پر سات جان
مشرکوں کے قافلہ کی جستجو
لشکرِ کفّار تھا مکّے طرف

منزل جحفہ میں جب اُتری ہے آ
وہ سوار اس طرح سے کہنے لگا
البقیں مارے گئے مارے گئے
قطرے اسکے خون کے سب پر پڑے
تھا وہ عبدِ مطّلب سے منتسب
جب خطرگہ سے ہو آگئے رواں
شہرِ مکّہ سے مسافر تم ہوے
تم بھی مکّے کو ہے پھر جانا بھلا
یونہی یکسر منع میں آئے ہیں پیش
لایا تھا ایمان بہ شاہِ مرسلیں
مت غضب میں جھکے سر مرآؤ تم
گر نہ فعلِ شرک ہے وہ آشکار
مصطفےٰؐ کے جنگ سے کر احتراز
جشن کر گا دیں بجا دیں پی شراب
کوئی متعرض نہ ہو سرّ و عیاں
اور وہاں کرنا بہت فسخ و فجور
اور ہمیشہ نارِ دوزخ میں جلیں
عاقبت بد سے نہ ڈیوے خدا
نائب اپنا ابولبابہؓ کو بنا
اور ستروں[۱۷] میں ہوا جنگ و جدال
دو صد و چھتیس[۲۳۶] انصار و امیاں
تھے گئے کرنے سعیدؓ و طلحہؓ جو
فوجِ پیغمبرؐ مدینے کی طرف

[1] فال کا ذوں کی جو جاہلیت کے ایام میں دیکھتے تھے ۱۲ [2] یعنے عثمانؓ و سعیدؓ و طلحہؓ ۱۲ [3] یعنے اور پانچ انصارؓ کو حضرتؐ روانہ کئے تھے ۱۲

جس طرف اُتری تھی فوجِ مشرکیں
وسوسہ ڈالا ہے شیطانِ لعیں
کر لئے سب غسل اہلِ احتلام
ہر روایت بدر کے میداں میں تب
کہ مرے اس جائے پر کافر فلاں
بھی روایت ہے کہ سعد ابنِ معاذؓ
خود رکھیں تشریف ہم لڑتے ہیں جا
ہوکے اپنے خاص مرکب پر سوار
حکمِ عالی پر رہنگے جاں فدا
ہے ابھی مسجد وہاں آنیکا نام
لشکرِ کفار پس ظاہر ہوا
کبر سے آتے ہیں یوں اب بے درنگ
پس تو اب اس لشکرِ کفار پر
لشکرِ کفار سے اوّل یقیں
لشکرِ اسلام سے بھی اے ہمام
کافراں پوچھو انہیں تم کون ہو
ہم چچیرے بھائیوں کو اپنے اب
سن عبیدہؓ کا تھا اسّی سے زیاد
دستِ حیدرؓ سے مرا ہے تب ولید
حیدرؓ و حمزہؓ گئے اسکی مدد
ساق سے گرتا تھا اسکے مغز تب
بدر سے کہتے ہیں جب رجعت کیا
دیکھ بوجہلِ لعیں کو کرنہ دیر

چشمے پانی کے تھے کیچڑ کی زمیں
ہوگئے تب محتلم سب مسلمیں
چارپایوں کو دئے پانی تمام
گشت کرتے تھے وہ سالارِ عرب
اور فلاں اس جا مریگا بیگماں
جو تھا انصاروں کا ملجا اور ملاذ
اور یہاں مرکب رہیگا آپ کا
ہوں روانہ اس سوئے مدینہ باوقار
شہؐ گئے تب سعدؓ کے حق میں دعا
چونکہ آثارِ مبارک ہیں تمام
شاہ تب کرنے لگے ہیں یوں دعا
تجھسے وزیر نبیؐ سے کرنے جنگ
مومنوں کو دیجئے فتح و ظفر
آئے ہیں میداں میں تینوں لعیں
جلد نکلے تین انصارِ کرام
بولے ہم انصار ہیں آکافرو
یعنے کرتے ہیں مہاجر کو طلب
وہ کیا عتبہ سے جنگ ای باوداد
ہاتھ سے حمزہؓ کے وہ شیبہ پلید
ہوگیا مقتول عتبہ مردِ بد
وہ کیا تب عرض زِ شاہِ عرب
وادیٔ صفرا میں وہ رحلت کیا
جاگرے ہیں اسپہ سرور مثلِ شیر

لشکرِ اسلام میں پانی نہ تھا
حق نے برسایا ہے بارش یکبرا
اس طرف ہوی سخت بالو کی زمین
دستِ شرف رکھکے اپنا بر زمیں
وہ مقرّ جو کہ فرمائے تھے جا
یوں کیا ہے عرض اے شاہِ امم
فتح گر دیوے خدا ہم کو سبھی
دہاں جو ہیں بھائی ہمارے مسلمین
پس وہاں ڈالے ہیں منڈوا جلد تر
ہیں بنائے ایک ایک مسجد وہاں
اے خداوندِ کریم کارساز
منتظر نصرت کے تیرے ہم ہیں اب
لشکرِ اسلام بھی باعزّ و شاں
عتبہ و شیبہ ولیدِ نابکار
یعنے وہ عوفؓ و معاذِؓ نامدار
تب کہے وہ کافرانِ زشت فام
حکم سے تب شہؐ کے باشانِ جلی
حضرت حمزہؓ نے شیبہ سے لڑا
اور عبیدہؓ ضرب عتبہ پر کیا
زخم زانو پر عبیدہؓ کے لگا
یارسول اللہ ہوئیں کیا شہید
پس معوّذؓ اور معاذِؓ باخبر
ضرب سے شمشیر کے وہ اہلِ دیں

اور تھی بالو کی زمیں کے باصفا
بھر لئے مشکوں میں پانی مومناں
اور ہوا کیچڑ بسوئے کافریں
اسطرح ارشاد کرتے تھے یقیں
یک وجب اس سے نہ زائد کم ہوا
کہ یہاں اب ایک منڈوا ڈالیں ہم
ہے بہت بہتر وگرنہ اے نبیؐ
آپکی الفت میں ہم سے کم نہیں
بعد یک مسجد بنی اس جائے پر
تا ہو آثارِ مبارک کا نشاں
یہ قریشی کافراں بافخر و ناز
جو کیا ہے تیرے سے تو وعدہ آ رب
پس ہوا ظاہر بہ میداں کے میاں
جنگ چاہے مومنوں سے آشکار
اور عبداللہؓ رواحہ باوقار
کہ نہیں ہے شبہ ہمکو تم سے کام
نکلے حمزہؓ اور عبیدہؓ اور علیؓ
اور ولیدِ بے حیا سے مرتضیٰؓ
ضرب عتبہ کا بھی یک اسکو لگا
پاس سرور کے اُسے لائے اُٹھا
سرورِ عالم کہے ہاں اے رشید
یعنے عفرا کے جو تھے ہر دو پسر
مار کر اسکو گرائے بر زمیں

بولتا ہے یوں معاذِ باصفا　　مار کر ساق اسکی میں نے کی جدا
عکرمہ اسکا پسر مارا مجھے　　ہاتھ میرا کٹ گیا تب دوش سے

پر مرے پہلو سے وہ لٹکا ہی رہا　　باوجود اسکے میں لڑتا ہی رہا
تب معوذ نے کیا یک اسپہ وار　　تب گرا بوجہلِ ملعون نابکار

لیک باقی تھی ابھی کچھ اسکی جاں　　آئے حضرت پاس پھر دو غازیاں
جب معاذ آیا ہے نزدِ مصطفےٰ　　ہاتھ اسکا آہ وہ لٹکا ہی تھا

اُسپہ ڈالا شاہ نے اپنا لعاب　　ہوگیا ہے وصل وہ تب ہی شتاب
تا زمانِ حضرتِ عثمانؓ وہ　　نقل ہے زندہ رہا باشان وہ

اور جنگِ بدر ہی میں ہوکے رشید　　ہوگیا آخر معوذ بھی شہید
الغرض مروی ہے یوں بولے نبی　　کون اب لاوے خبر بوجہل کی

تب گیا ہے ابنِ مسعودؓ دلیر　　اور چڑھا سینے پہ اُسکے مثلِ شیر
سر تنِ ناپاک سے کر دے جدا　　شاہ کی خدمت میں اُسکو لا رکھا

شہ بہت خوش ہوگئے شکرِ خدا　　اور سجودِ شکر بھی لائے بجا
اور فرمائے ہیں وہ مقبولِ رب　　کہ اس اُمت کا مرا فرعون اب

یک روایت ہے کہ دو رکعت نماز　　شکر یہ حضرت پڑھے ہیں بانیاز
بھی روایت ہے کہ شاہِ دیں پناہ　　جب صفِ میداں میں فرمائے نگاہ

تب صحابہ کی کمی آئی نظر　　اور کثرت کافروں کی بیشتر
آکے تب منڈوے میں ہاتھوں کو اُٹھا　　رو بقبلہ یوں لگے کرنے دعا

یا الٰہی مجھ سے جو وعدہ کیا　　فتح و نصرت کا اُسے کیجے وفا
یہ گروہ اسلام کی جو ہے قلیل　　گر ہلاکت پاوے اے ربِّ الجلیل

کوئی موحد اور ترا عابد نہیں　　اب سوا انکے نہیں ہے بر زمیں
اور دعا میں اسقدر عجز و نیاز　　درد سے اُس فن کئے وہ سرفراز

کہ گری ہے دوشِ اشرف سے ردا　　دوش پر صدیق نے ڈالا اُٹھا
بولتے ہیں یوں علیِ باکمال　　بدر کے دن جس گھڑی تھا قتال

دیکھا منڈوے میں پھر پھر بار آ　　شاہ یہ سجدے میں کرتے تھے دعا

یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

کہتے ہیں منڈوے میں تھے وہ شاہ جب　　آپکے ہمراہ تھے صدیق تب
نیند تھوڑی آئی ہے اس شاہ کو　　مسکرا فرمائے بس بیدار ہو

اے ابوبکرِ مکرم دیکھ اب　　فتح و نصرت آئی ہے از فضلِ رب
آئے جبرئیل ہیں اے نامدار　　آسماں سے ہو کے گھوڑے پر سوار

مصطفےٰ منڈوے سے باہر آنکے　　جنگ کی ترغیب ہیں دینے لگے
بہرِ حق جو جنگ کر ہووے شہید　　جاوداں جنت میں ہووے وہ سعید

تب عمیر ابنِ الحمامِ باشعور　　ہاتھ میں چند کھاتا تھا کھجور
سنکے یہ کہنے لگا خوش ہو وہیں　　کہ مرے ہیں اور جنت میں یقیں

اب نہیں کچھ واسطہ اسکے سوا　　کہ شہادت پاؤں میں بہرِ خدا
وہ کھجوراں پھینک کر لڑنے لگا　　اور وہیں پایا شہادت باصفا

ہے روایت از علیِ مرتضیٰ　　تین بارے بدر میں بھیجا خدا
سخت تر بارے تھے وہ اپیش بیں　　بادِ اول تھا یقیں روح الامین

بادِ دوم جان میکائیل تھا　　بادِ سوم بوج اسرافیل تھا
ساتھ ہر ہر کے ملک تھے یک ہزار　　ابلق اسپوں پہ تھے وہ یکسر سوار

انکے کپڑے اور عمامے تھے سفید　　پیٹھ پر تھے انکے شملے اے سعید
اور سوا انکے ملائک دو ہزار　　پنج ہزار آئے ہیں جملہ باوقار

اہلِ ایماں کے معاون ہو یقیں　　جنگ کرتے تھے ز کفارِ لعیں
سنتے تھے آواز اسپاں مشرکیں　　پر نہ آتے تھے نظر اونکو کہیں

اور کسی کافر کا پیچھا لے میاں　　جبلہ کرتا کوئی مومن بیگماں
ضرب کے آگے اُسے پاتا وہیں　　گر پڑا ہے سر کٹا وہ بر زمیں

مارتے تھے گردنوں پر وہ ملک — اور ہر مفصل پہ انکے یاد رکھ
یہ خبر قرآن میں حق نے دیا — دیکھ اس آیت میں فرمایا ہے کیا
جو تھے مقتولِ ملائک کافراں — گردن و مفصل پہ انکے یہ نشاں
غازیانِ بدر کو بامیمنت — جب گئے اہلِ مدینہ تہنیت
بلکہ کفاروں کو یوں پاتے تھے ہم — کہ ہوئے ہیں انکے سر تن سے قلم
کاٹتے تھے انکے سر ہم جلد تر — سُنکے فرمائے نہیں خیر البشر
اور فرشتے ہی نے مارے سبکو جان — بلکہ ہیں بعضوں کو مارے غازیاں
بولہب بھی اور دیگر کافراں — سُنکے متعجب ہوئے ہیں یکراں
جو ابھی ایمان نہیں لایا تھا وہ — بھاگ جنگِ بدر سے آیا تھا وہ
وہ کہا تب ای چچا میں کیا کہوں — حال جنگِ بدر سے حیراں ہوں
رہگئے ہیں خشک ہم یک جائے پر — کوئی گویا ہمکو باندھے سر بسر
اور ہاتھوں کو ہمارے جلد تر — باندھے ہیں کوئی ہمارے پشت پر
اور وہ پہنے تھے سب اُجلا لباس — ابلق اسپوں پر چڑھے تھے دہر اس
یوں ابو رافع کہا ہے نیکنام — حضرت عباسؓ کا جو ہے غلام
مار میرے منھ پہ اک مکھی وہیں — اور گرایا جلد مجھکو بر زمیں
زوجۂ عباسؓ اُمِ فضل تب — سُنکے یہ آئی ہے گھر سے پُر غضب
ست دن کے بعد وہ ربِّ العلا — اسکو عدسہ میں کیا ہے مبتلا
اور بیماری کو اُسکے سب عرب — جانتے تھے شوم اور منحوس جب
دستِ مزدوراں سے پس گو انھا — شہرِ مکہ سے کہیں باہر لیجا
جو ستایا تھا نبی کو وہ لعیں — یہ سزا اسکی تھی دنیا میں یقیں
الغرض اس جنگ میں اے بھائیجاں — ہوگئے مقتول ستّر کافراں
اور شہادت پائے چودہ مومناں — حق رہے راضی انہوں سے جاوداں
بدر میں تھا ایک نجس کنواں خراب — اسمیں ڈالے اُن پلیدونکو شتاب

قتلِ انساں وہ نہیں جانتے تھے جب — قتل ایسا انکو سکھلایا ہے رب

لے فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

پس نظر آتی تھی یک کالی لکیر — ایسے ہی مقتول تھے انمیں کثیر
وہ کہے یہ فتح و نصرت بالیقیں — زور بازو سے ہمارے ہی نہیں
اور بعضے یوں زمیں پر میں گرے — انگے گویا مشکیاں باندھے ہوئے
حلم سی خفگی وہ آئے تھے ملک — اور کرتے تھے ہماری وہ کمک
نقل ہی اس فتح و نصرت کی خبر — شہرِ مکہ میں ہوئی جب مشتہر
تب ابوسفیان حارث کا پسر — ابنِ عمِ حضرتِ خیر البشرؐ
اُس سے پوچھا بولہب سچی خبر — اے بھتیجے کہہ کیا جو تو نظر
کہ یہ اصحابِ محمد مصطفےٰؐ — جب مقابل ہم ہوئے ہیں اے چچا
اور ہتھیار ہیں ہمارے سب کے سب — چھین لیتے ہیں کوئی بے شبہ تب
اور زمین و آسماں کے درمیاں — ہم کئی مردوں کو دیکھے ہیں عیاں
کوئی مقابل انکے ہوسکتا نہ تھا — اُن سے طاقت جنگ کی رکھتا نہ تھا
میں کہا واللہ ملائک تھے وہ سب — بولہب یہ سن کے آیا در غضب
اور جڑا سینے پہ میرے بے حیا — میں تھا لاغر اس سے لڑسکتا نہ تھا
ماری یک مُسّل سے اُسکے سر پہ آ — ہو پشیماں تب وہ اپنے گھر گیا
آہی بیماری میں پس وہ مرگیا — اور مقر اپنا سقر میں کر گیا
تین دن تک اسکی تب نعشِ پلید — سڑ گئی اور گلتی پڑی تھی اے رشید
اک گڑھے میں اُس لعیں کو ڈالکر — بھر دئے پتھروں سے اُسکو جلد تر
آخرت کی تو سزا ہے بے حساب — تا ابد ہے سخت تر اسکو عذاب
اور ستّر ہوگئے انکے اسیر — اور بھاگے جو تھے باقی اے خبیر
اور جو کفار تھے مارے گئے — سخت کافر انمیں چوبیس تھے
اور تھی یہ عادتِ خیر البشرؐ — کافروں پر جو ہوا فتح و ظفر

لے یعنی مارو اُن کی گردنوں کے اوپر اور کاٹو اُن کے پور پور (سورۂ انفال)

بولہب کا قوارکی سے مرنا

تین دن اس جا ہیں کرتے قیام
نامہ یک یک لکھے اُن کفار کا
آرزو اسلام کی گر اب کریں
یوں کبھی دنیا میں نا ہوتے خراب
شہ کہے سنتے ہیں تا اعدا یقین
قبل ان کے ستر جو تھے اے باصفا
اور عقیل ابن ابی طالب گر
آئے ہیں اکراہ سے اِس جنگ کو
کہتے ہیں ایمان لائے تھے یقیں
بو الیسر تھا ایک صحابی پس حقیر
کیوں کیا ہے بولا تو اسکو اسیر
آگیا میری اعانت با یقیں
نقل ہے جب مومنان باخبر
کیونکہ باندھے تھے نہایت سخت تر
تب کہا یاروں نے اے عالیجناب
سن کے یہ انصار جلدی سے گئے
تب صحابہ یوں خبر شہ کو دئے
پس بہ حکمِ رحمۃ للعالمیں
قیدیوں کے باب میں شاہِ عرب
تب کہے صدیق اے شاہِ امم
اور کئی ہیں عرض حضرت سے عمر
پیشوا ہیں یہ تو سب کفار کے
پس پڑھے یہ آیتِ قرآں نبی

بدر ہی میں بھی بس رہے سہ دن تمام
اس طرح کرنے لگے اُن کو ندا
فائدہ ہرگز نہ دیوے وہ تمہیں
حشر میں بھی تم نہیں پاتے عذاب
اے عمر اسطرح تم سنتے نہیں
اُنہیں تھے عباس حضرت کے چچا
ہوگئے ایماں سے یہ سب بہرہ ور
قتل میں تم انکے جلدی مت کرو
لیک رکھتے تھے نہاں از مشرکیں
وہ کیا عباس کو اس دن اسیر
تو تو ہے حالانکہ لاغر اور حقیر
میں کبھی دیکھا نہ تھا اُسکو کہیں
قیدیوں کو لائے ہیں سب قید کر
درد سے روتے تھے وہ اے باخبر
آپ کیوں ہوتے نہیں مشغولِ خواب
بند کو عباس کے ڈھیلے کئے
بند ہم عباس کے ڈھیلے کئے
بند ڈھیلے کر دئے سب کے وہیں
مشورت کی اپنے ہی یاروں سے تب
چھوڑیں انسے لیکے فدیہ از کرم
قتل ہی کر دیں سبکو جلد تر
پس ہے کیا پروا انہوں کے مال سے
حق ہے ابراہیم ذی جو عرض کی

تین دن کے بعد نکلے ہو سوار
کہ خدا وعدہ کیا تھا تم سے جو
تم اگر حکمِ خدا حکمِ رسول
غرض خدمت کی عمر نے تب وہاں
پر نہیں سکتے ہیں وہ اسے کامیاب
اور نوفل ابن حارث اے پسر
نقل ہے یاروں سے بولے تھے رسول
خاص جو عباس ہیں میرا چچا
اور وہ مکے کے خبر ہیں جا وداں
اسکو پوچھا مصطفےٰ نے اے فہیم
بو الیسر بولا کہ اے حق کے حبیب
شہ کہے اے بو الیسر وہ تھا ملک
دن گذر جب آئی شب پس درد سے
آتی اسکی آہ وزاری کے سبب
شہ کہے میرے چچا کا درد و غم
پھر نہیں آواز آتی انکی جب
شہ کہے سب بندیوں کے بند بھی
سرورِ عالم کو آئی نیند تب
کیا بلا شک قتل اِن سبکو کریں
شرک سے آئندہ شاید آویں باز
اور معاذِ باصفا کی رائے بھی
شہ کہے صدیق کو اے باکمال

آئے ہیں اس صبح یہ شاہِ نامدار
آج کیا پہنچا نہیں تم کو کہو
جان اور دلسے کئے ہوتے قبول
یا نبی سنتے ہیں کیا یہ کافراں
کہ زباں سے اپنے دیویں اب جواب
ابنِ عم مصطفےٰ خیر البشر
از بنی ہاشم جماعت یک ملول
اُسکو لائے ہیں بصد جور و جفا
شاہ کی خدمت میں لکھتے تھے نہاں
کہ قوی عباس ہیں مردِ جسیم
خوبرو یک مرد با شکلِ مہیب
آگیا تیری مدد وہ از فلک
حضرتِ عباس ہیں رونے لگے
نیند حضرت کو نہیں آتی یہ شب
خواب کو مانع ہے میرے یک قلم
پوچھے یاروں سے نبی اُس کا سبب
لطف سے کر دیجیو ڈھیلے ابھی
شب وہ گذری اور ہوئی ہے صبح جب
یا کہ فدیہ لیکے اِنکو چھوڑ دیں
دولتِ اسلام سے ہوں سرفراز
پس موافق تھی عمر کے رائے کی
حالِ ابراہیم سا تیرا ہے حال

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

[1] پس جو میرا تابع ہوا سو وہ میرے گروہ لوگوں میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ الٰہی تو بخشنے والا ہے۔ کہ تو غفور و رحیم ہے ۱۲ (سورۂ ابراہیم)

اور فرمائے عمرؓ کو مسکرا　　حال تیرا نوحؑ کے ہی حال سا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا [له]

فدیہ لے اُن قیدیوں کو چھوڑ دیں　　یا نہ لیکر فدیہ قتل انکو کریں
سال آئندہ یقیں ہونگے شہید　　اُسپہ ہی راضی ہوئے ہیں وہ سعید
شاید آئندہ مسلمان ہووینگے　　رحم بھی خویشی پہ اُنکی وہ کئے
لیک نازل آیتیں پھر حق نے کی　　حسب رائے حضرتِ فاروقؓ ہی
تب کہے فاروقؓ اے شاہِ عرب　　آپ اور صدیقؓ کیوں روتے ہیں اب
شہ کہے میرے صحابہ آشکار　　آہ جو فدیہ کئے ہیں اختیار
ایک شجر نزدیک تھا اسکو دکھا　　شہ کہے اس سے بھی وہ نزدیک تھا
غیرِ فاروقؓ اور معاذِؓ پاکدیں　　کہ موافق تھا عمرؓ سے وہ یقیں
تھا وہ الحق امتحاں کے واسطے　　یہ عتاب آیا ہی بعد اُس ہی لئے
تربیت سے تربیت تربیت　　محض رحمت مصلحت سے مصلحت
نقل ہے نزدیک تب عباسؓ کے　　اُوقیہ [۳ه] سہنے کے حاضر بیس تھے
شہ کہے لایا تو یہ زر اس لئے　　کافروں کی تا کمک اس سے کرے
میں نہیں رکھتا ہوں زر اسکے سوا　　آپ کیا چہتے ہوئے خیر الورا
کہ تو جب مکے سی نکلا ہے ادہر　　اپنی عورت کو دیا جو مال و زر
اور کئے تب عرض ہی شاہِ ہدا　　رازِ مخفی آپسے کس نے کہا
تب کہے عباسؓ اے شاہِ جہاں　　واقعی واللہ یہ رازِ نہاں
شاہدی دیتا ہوں میں بے شبہ و شک　　ہے وہی معبود ربِ عالم کا ایک
معجزے ایسے بہت پائے ظہور　　بدر میں اُس شاہؐ سے اے باشعور
تیغِ بُراں ہوگئی وہ بید رنگ　　وہ اُسی تلوار سے کرتا تھا جنگ
دیدۂ چشم قتادہؓ باوقار　　ہوگیا صدقے سی باہر ایکبار
فضل میں اُن بدریوں کی سب صریح　　آئے ہیں اکثر احادیثِ صحیح

پس اس آیت کو پڑھے خیر الورا　　نوحؑ پیغمبر کئے تھے جو دعا
وحی لیس آئی ہے از پروردگار　　اے نبیؐ اصحابؓ کو دے اختیار
شرط ہے یہ فدیہ لینے میں مگر　　شخص ستر تم سے اے نیکو سیر
کیونکہ اُمیدِ قوی تھی یہ انہیں　　کہ اسیروں کو سبب گر چھوڑ دیں
اور شہادت کے بھی وہ مشتاق تھے　　اسلئے فدیہ پہ وہ راضی ہوئے
کہتے ہیں صدیقؓ اکبر اور رسولؐ　　بیٹھے تھے روتے ہوئے دو پُر ملول
بولے تا اس سے میں بھی روؤں اب　　گر نہ غم آئے تکلف لاؤں اب
عرض میرے پر کئے انکا عذاب　　تھا بہت نزدیک وہ لے ارتیاب
اور فرمائے اگر آتا عذاب　　کوئی رہائی سی نہ ہوتا کامیاب
کہتے ہیں حق نے دیا جو اختیار　　قتل اور فدیہ میں اور آشکار
حق میں خاصوں کے یقیں ایسا عتاب　　جو کہ اس دنیا میں ہوتا ہے شتاب
دیکھ تو یوں ہی مدارج میں لکھا　　شیخ عبدالحق محدث باصفا
عرض وہ شہ سی کئے اے باوقار　　یا نبیؐ فدیہ میں یہ کر لو شمار
تیرے فدیہ میں نہ ہو اسکا حساب　　تب کئے عباسؓ یوں عرضِ جناب
خلق سی سائل جو چاہا ہو آپ کا　　اُنکو تب فرمائے شاہِ انبیا
مال و زر وہ کیا ہو کہہ بیگماں　　وہ ہوئے حیراں یہ سن رازِ نہاں
اُنکو فرمائے رسولِؐ نامدار　　کہ مجھے واقف کیا پروردگار
سب سے پوشیدہ رکھا میں بالیقین　　حق سوا اسکا کوئی واقف نہیں
اور بیشک آپ ہو اسکے رسولؐ　　جان و دل سی میں کیا ایماں قبول
ٹوٹی جب تیغ عکاشہؓ آشکار　　اُنکو یک لکڑی دئے شاہِ خیار
تھی وہی تلوار پاس اسکے مدام　　تا شہادت کا پیا آخر وہ جام
شہ لگائے اسکو جب اپنا لعاب　　وصل اُسکا ہوگیا تب ہی شتاب
ہے ازاں جملہ مبارک یہ خبر　　جو کئے ارشاد سالارِ بشر

معجزہ

[له] اے رب نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا ۱۲ [۳ه] اوقیہ چالیس درہم وزن ۱۲

لہ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ

ہے روایت ایکدن روح الامیںؑ
آگئے ہیں عرض اے سالارِ دیںؐ

بدر کے غزوے میں تھے جو مومناں
انکی ہے کسطرح تم میں عزو شاں

شہ کہے ہم جانتے ہیں انکو ہاں
بالیقیں فاضل ترینِ مومناں

تب کئے یوں عرض جبریلِ امیںؑ
ہم بھی یونہی اے امام المرسلیںؐ

جو فرشتے آئے تھے اس جنگ میں
افضل الاملاک گنتے ہیں انہیں

بدر کی جب فتح سے شاہِ ہدا
وادیٔ صغرا کتیں پہنچے ہیں آ

سب غنائم کی وہاں قسمت لئے
آپ سیف ذوالفقار اس سے لئے

غزوۂ خندق میں اس تلوار کو
شہ دئے ہیں حیدرِ کرارؓ کو

اِس جگہ آئی حکایت اک غریب
کہ بہت مشہور ہے وہ اے لبیب

حکایت

کہ جبالِ بدر سے ہے اک جبل
اس سے ہے مسموع آوازِ طبل

یعنے جیسا وقت فتح ونصر کے
بادشاہاں پاس نقارہ بجے

کہتے ہیں جو بدر میں آ نامور
مومنوں کو حق دیا فتح وظفر

پس وہی ہے فتح ونصرت کا نشاں
حق تعالیٰ نے رکھا ہے جاوداں

اور بعضے عالموں نے یوں کہا
کہ ہے اس میدان میں چلتی اک ہوا

اُس سے آوازِ طبل ہے ازتباب
آوے ہے واللہ اعلم بالصواب

اور مواہب کا مصنف باصفا
یعنے شیخِ قسطلانی یوں کہا

کہ بہت سے حاجیوں سے یہ خبر
میں سنا ہوں ورنہ کرتا تھا مگر

اور کبھی تاویل کرتا اسکے تئیں
پس مدینہ کو گیا ہوں جبکہ میں

بدر میں یک دن کیا تھا جا مقام
میں سنا آواز وہ اس دن تمام

اور کہتے ہیں بدر سے وہ شاہ جب
حضرتِ رقیہؓ نے رحلت کی تھی تب

اولِ بعثت میں با فوز وفلاح
کر دئے تھے انکا عثمانؓ سے نکاح

اور اسی سال میں آیا خبر
جنگِ قرقہ کو گئے خیر البشرؐ

پر نہ جنگ اسمیں ہوئی کفار سے
کہ وہ سب پنہاں ہوئے تھے خوف سے

پانسو (۵۰۰) شتر بھی اک انکا غلام
مومناں پائے غنیمت لاکلام

اُحد کا غزوہ

سالِ سوم میں ہوئی جنگِ اُحد
ہے اُحد اک کوہ اے اہلِ خرد

وہ مدینہ کے ہے پاس آبادِ داد
فاصلہ دو میل ہے یا کچھ زیاد

شہ کہی حب ہم سے رکھے یہ جبل
دوست اسکو ہم بھی رکھیں بے خلل

اب یہاں سے قصۂ جنگِ اُحد
دیکھئے لکھتا ہوں مجمل مستند

نقل ہے وہ کافرانِ زشت خو
کہ ہزیمت بدر میں پائے تھے جو

اس سبب سے تھے ندامت میں تمام
فکرِ اسبابِ عداوت میں تمام

عکرمہ ابنِ ابوجہلِ لعیں
اور صفواں بن اُمیہ آکے ہیں

اور سبھی ہی صنادیدِ قریش
بدر میں مارے گئے تھے جنکے خویش

سب ابوسفیان سے بولے جا ابھی
کہ تو دے ترغیب لوگوں کو سبھی

تا کریں تائید از مالِ خطیر
تا فراہم اس سے ہو فوج کثیر

اور ابوسفیاں کھلیا تھا قسم
کہ نہ جبتک لیویں بدلہ جا کے ہم

سر کو نا روغن لگاؤں تب تلک
میلِ قربِ زن نہ لاؤں تب تلک

بدر میں اک حنظلہ اسکا پسر
تھا موا قیدی ہوا دوسرا عمر

باوجود اسکے وہ لوگوں کو شدید
یوں کیا تھا خوب تاکیدِ اکید

رنجِ جنگِ بدر میں جو پائے ہو
تم وہ مکہ میں لوگوں سے کہو

تا شماتت نا کریں سن دشمناں
ناخوش و بزدل نہوویں دوستاں

بس دیا ترغیب بوسفیان تب
شہر اور دیہات کے لوگوں کو سب

مکۂ اشرف میں تب آ کامگار
جمع مرداں ہو گئے تب سہ ہزار (۳۰۰۰)

غزوۂ اُحد

Scanned with CamScanner

یک جماعت نوحہ گر عورات کی
گرچہ بوسفیاں چند آئے لے سپر
بدر میں مارا گیا تھا اُسکا باپ
سات سو تھے اُنمیں بکتر پوش سب
اور سردار اُنکا بوسفیان تھا
یہ خبر سنتے ہی حضرت تبید رنگ
لشکرِ کفّار کا تب وہ حساب
بطنِ وادی میں اُحد کے پاس آ
ہوکے باہتھیار اصحابؐ کرام
جمعہ کے دن وہ شہِ عالیجناب
دانت اک ٹوٹا ہے اُس تلوار کا
جو ہوئے مذبوح گائیں ای زکی
دانت جو تلوار کا ٹوٹا شدید
اور بکتر میں جو پکڑا استوار
پر جوانمرداں کئی اصحابؓ سے
ہم رہیں گر شہر ہی کے درمیاں
تب صحابہ میں خلافی آیا بہم
اور عبداللہ اُبَی ابنِ سلُول
سعدؓ و عبادہؓ ز انصارِ کرام
ضعف پر ہوگا ہمارے تب گماں
شکرِ حق اسے ہمیں فوجِ عظیم
فتح و نصرت یا شہادت اے رسولؐ
نا لڑوں کفّار سے میں جب تلک

کافروں نے اِس سفر میں ساتھ لی
اولاً راضی نہ تھا اِس امر پر
اسلئے کینہ بہت رکھتی تھی آپ
تین ہزار اشتر تھے اے اہلِ ادب
پس مدینہ کو وہ لشکر لے چلا
ہیں لگے کرنے کو تیاریِ جنگ
دیکھا آ ظاہر کیا شہؐ کے جناب
لشکرِ کفّار تھا اُترا ہوا
تھے حفاظت میں نبیؐ کے شب تمام
یوں کہے ہیں شہؐ کو اک دیکھا ہو خواب
یک زرہ مضبوط ایں پکڑا ہی تھا
اسکی حضرت نے یہی تعبیر کی
میرے خویشوں سے کوئی ہوگا شہید
ہے وہ یہ شہرِ مدینہ باوقار
بدر کے غزوہ میں جو حاضر نہ تھے
ناتواں جانینگے ہم کو کافراں
بعض بولے شہر میں رہتے ہیں ہم
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول
دو قبیلے اوسؓ و خزرجؓ کے تمام
کافراں پاوینگے جرأت بیگماں
آرزوئے جنگ ہے ہم کو قدیم
دوستی میں ہر دو ہیں ہر دو قبول
بالیقیں روزہ نکھولوں تب تلک

کشتگانِ بدر پہ تا اپنے سب
بنتِ عتبہ ہند اسکی زن جو تھی
الغرض تھے اہلِ لشکر تین ہزار
اور ہوئے عورتوں کے آشکار
یہ خبر عبّاس مکّے سے تبھی
ذوالحلیفہ میں وہ آ اُترے ہیں جب
تھا وہ حسبِ خطِّ عبّاسِ جلیل
دسویں تھی تاریخ وہ شوّال کی
اور باہتھیار ہو بعضے خیار
کہ ہوے ہیں ذبح گاواں آشکار
اور بہت قوّت سی ایک بکری کتیں
کہ کئی مرداں میرے اصحاب سے
ضرب جو میں سخت بکرے پر کیا
پس مدینہ کو ہی مامن پائیں ہم
چاہیے مردی اپنی ظاہر ہو شتاب
پس یہی بہتر کہ ہم بے قیل و قال
گر یہاں کفّار آئیں گے بہم
حضرتِ حمزہؓ مگر عمِّ نبیؐ
یوں کئے ہیں عرض اے شاہِ کریم
بدر میں تھی تین سو تیرہ نفر
یوں کیا ہی عرض مالکؓ بن سنان
بولے حمزہؓ ہے قسم اللہ کی
اور نعمانؓ ابنِ مالک نیکنام

وہ کریں نوحہ ہمیشہ روز و شب
جد و کد اِس کام میں ناپدید کی
اُنمیں سب گھوڑے نکلے تھے دو سو سوار
اُنمیں تھے پندرہ مقرر در شمار
لکھے خدمت میں رسول اللہ کی
ابنِ منذرؓ کو نبیؐ بھیجے ہیں تب
حسبنا اللہ شہؐ کہے نعم الوکیل
اور روزِ جمعہ کی وہ رات تھی
تھے مدینہ کے نگہباں ہوشیار
اور مری تلوار جو ہے ذوالفقار
ایک ٹکر سخت تر مارا ہو نمیں
فی سبیل اللہ شہادت پائینگے
کوئی مارا جائے گا کافر بڑا
جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم
اسلئے کرنے لگے عرض جناب
جاکے میداں میں کریں جنگ و جدال
چڑھ گھروں پر تیر و پتھر ماریں ہم
اور مہاجر کی جماعت یک بڑی
گر مدینہ میں ہی ہم ہوویں مقیم
ہمکو بایں حق دیا فتح و ظفر
ہم کو دو نعمت ہے یک ہی بیگماں
کہ نبوّت آپکو ہے جس نے دی
جو دلاور تھا با انصارِ کرام

حضرتؐ کا خواب

[illegible]

یوں کیا ہے عرض حضرت نے جناب
شاہِ عالم اسکو پوچھے آئیں
معرکے میں جنگ کے از کافراں
الغرض باعث ہوئے اکثر صحاب
جمعہ کا پس شاہِ دیں خطبہ پڑھے
تمکو دیویگا خدا فتح و ظفر
پس نمازِ عصر پڑھ خیر الورا
سر پہ دستارِ مبارک باندھکر
اور کہے سعدؓ و اُسیدؓ باادب
آپکو کچھ جبر و اکراہ نا کریں
دیکھے میں دستار و بکتر آپ پر
دیکھکر صحاب حیراں ہوگئے
حکمِ عالی کا ہو کب ہمسے خلاف
شہؐ کہے پہلے ہی میں تم سے کہا
اُسکے اور اعدا کے اُسکے درمیاں
اب بجا لاؤ جو کچھ بولوں تمہیں
پس مہاجر کا علم شاہِ اُمم
اور قومِ اوس کا جھنڈا یقیں
تھا جو عبد اللہ صحابی بصیر
لشکرِ اسلام میں ہے کامگار
سعدؓ عبادہ صحابی نیک ڈھب
جب نبیؐ نجار کو پہنچے ہیں آ
اور پہنچے ہیں اُحد کو جبکہ آ

آپ ذبحِ گاؤ کا دیکھے جو خواب
کس سبب سے پاوے تو جنت یقیں
میں نہ منہ پھیرونگا اے شاہِ زماں
جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب
اور بہت وعظ و نصائح بھی کیے
حکمِ تیاری کیے پس فوج پر
لیگئے تشریف در دولت سرا
پہنے ہیں بکتر بھی اُس دم جلد تر
وحی حق سے آتی ہے حضرتؐ پہ جب
بلکہ رائے پاک کے تابع رہیں
اور دوالی سے بھی باندھے ہیں کمر
اور بہت دل سے پشیماں ہوگئے
ہم سے جرأت جو ہوی کیجے معاف
تم نہ مانے جدّ و کد لائے بڑا
حکم جب تک نا کرے حق بیگماں
کیجو صبر و استقامت جنگ میں
ہاتھ حیدرؓ کے دئے ہیں از کرم
سعدؓ عبادہ کو بخشے شاہِ دیں
اُمِ مکتومؓ اُنکی مادر ہے شہیر
تھے مجاہد غازیاں سب بکنہرا
اور سعدؓ ابنِ معاذ با ادب
وہاں پڑھے مغرب امامِ الانبیاؐ
وقت تھا وہ بس نمازِ صبح کا

قتل وہ میرا ہے اے شاہِ جہاں
وہ کہا رکھتا ہوں میں شام و سحر
شہؐ کہے تو سچ کہا اے باخرد
لا علاج آخر ہوئے راضی رسولؐ
اور فرمائے اگر صابر رہیں
عازمِ میداں جو تھے صحبؓ کرام
بھی گئے ہمراہ بوبکرؓ و عمرؓ
اور درِ حجرے پہ اک خلقِ کثیر
ہمکو لازم ہے زمامِ اختیار
اِنہی باتوں میں صحابہؓ تھے سبھی
اور حمائل بھی ہے تیغِ ذوالفقار
عرض سب کرنے لگے با انکسار
جو ہے اپنی رائے اشرف کیجئے
اب پیمبرؐ کو نہیں یہ سازوار
کھولے اپنے تن سے وہ ہتھیار کو
فتح و نصرت دے تمہیں ربِّ الجلیل
ہے روایت دوسری خیر الورا
اور تھا قومِ خزرج کا لِوا
شہؐ مدینہ میں اُسے نائب کیے
ایک سو سب اُنمیں بکتر پوش تھے
پہنکر بکتر یہ دو سعد کرام
کرکے شب باشی وہاں اے باخرد
تب اذاں بولا بلالؓ با نیاز

ہے قسم خفگی میں پاؤنگا جناں
حق کو اور خفگی نبیؐ کو دوست تر
وہ شہادت پایا در جنگِ اُحد
اور کراہت سے کیے اُنکو قبول
اور رہیں ثابت قدم تم جنگ میں
ہوگئے مسرور و شاداں وہ تمام
ہوگئے تیار جب پیغامبرؐ
منتظر اُس شاہ کے تھے اے خبیر
ہاتھ میں دیں آپکے سرو جہار
لائے ہیں تشریف ایسے میں نبیؐ
اور نیزہ ہاتھ میں ہے آبدار
یا نبیؐ ہے آپ ہی کو اختیار
ہم دل و جاں سے ہیں تابع آپکے
کہ وہ با ہتھیار ہو جب آشکار
چھوڑ دیں بے جنگ اُن کفار کو
ہوینگے کفار سب خوار و ذلیل
ہاتھ مصعبؓ کے دئے ہیں وہ لِوا
ابنِ منذرؓ کو ہیں فرمائے عطا
فوج لے جانبِ اُحد کے چلدیے
وہ دلیری میں بہت پرجوش تھے
شاہ کے چلتے تھے آگے لا کلام
دوسرے دن آگے چلے سوئے اُحد
پڑھکے حضرت نے جماعت سے نماز

پہنا پھر بکتر پہ بکتر دوسرا
اور مبارک سر پہ خود اپنے رکھا

جو کہ عبداللہ تھا ابنِ جُبیر
دے سپاہ پنجاہ ساتھ اسکے بخیر

تھی شگافِ کوہ جو جائے خطر
واں کھڑا اُسکو کئے خیرالبشرؐ

اور فرمائے بہ تاکیدِ اکید
آویں گر اس رہ سے کفارِ عنید

اُن پہ سب تم تیر اندازی کرو
راہ میں مولا کے جانبازی کرو

تمکو جب تک میں نہیں بلواؤنگا
تم یہاں سے مت ہلو ہرگز ذرا

گرچہ مارے جاویں ہم سب جنگ میں
یا پرندے لیکے ہم سب کو اُڑیں

یا ہوں غالب دشمنوں پر بے ملال
اور یہاں کردیں انہیں ہم پائمال

پھر صفیں آراستہ کر فوج کے
فوجِ اعدا کے مقابل کردئیے

میمنہ پر تھا عکاشہؓ با صفا
تھا ابوسلمہؓ بہ سمتِ میسرہ

بوعبیدہ سعدِ وقاصؓ اے میاں
تھے مقدم فوج کے باعز و شاں

کافراں بھی فوج کو تیار کر
آئے سرورؐ کے مقابل بدگہر

اور طلحہ بن ابی طلحہ کے ہاتھ
وہ نشاں اپنا دئیے تھے بدصفات

میمنہ پر اُنکے خالد بن ولید
میسرہ پر عکرمہ تھا اے رشید

فوج سے اُن کافروں کے اے خبیر
مومنوں پر پہلے پھینکا جس نے تیر

تھا وہ بوعامر لعین بدذاتِ خام
ساتھ لے آیا تھا جو پنجاہ غلام

اوس کے تھا وہ قبیلہ سے یقیں
جا قریشوں سے ملا تھا وہ لعیں

اور کہا تھا انکو یوں وہ بے ادب
قوم میری لائی ہے اسلام اب

جب ملوں تو انکو پھیروں بیدرنگ
بول یوں اُنکو دیا ترغیبِ جنگ

جا کے مکے کو مدینہ سے وہیں
اُنکو لایا تھا اُحد تک وہ لعیں

پس پکارا قوم کو اے اوسیو
میں ابوعامر ہوں راہب جانیو

اسکو بولے اوس کے یوں مومناں
لَعنَتُ اللّٰہِ عَلَیکَ اے افلاں

آنکھ ٹھنڈی نا کرے تیری خدا
تب کہا ہے یوں وہ ملعون بیحیا

قوم میری یہ مرے بعد از شتاب
ہوگئی ایمان لاکر سب خراب

وہ بھی اور اُسکے جو تھے پنجاہ غلام
تیر اندازی لگے کرنے تمام

مومناں بھی جب لگے ہیں مارنے
تاب نا لاکر لگے ہیں بھاگنے

ہندہ اور ہمراہ اسکے عورتیں
دَف بجا کر جلد تر گانے لگیں

اور وہ کفار ہونے کو دلیر
بیتیں وہ پڑھنے لگی ہیں کہ نہ دیر

اور ابوعامر جو تھا وہ بدگہر
قبلِ بعثت بارہا شام و سحر

تھا وہ سرورؐ کی نبوت کا مُقِر
اور تھا بعثت کا ہر دم منتظر

بعد بعثت کے عدو ایسا ہوا
اُسکو فاسق بولتے تھے مصطفےؐ

جانکر شہؐ کو نبی اکثر یہود
رہ گئے ہیں یونہی در کفر و جحود

الغرض طرفین سے جنگ و جدال
ہوگیا جب گرم اے نیکو خصال

ہاتھ میں سرورؐ کے اِک تلوار تھی
اور عجب یہ بیت تھی اسپر لکھی

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْبَالِ مُکْرَمَةٌ
وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ

یعنے نامردی میں ہے بس ننگ و عار
اور بزرگی ہے بڑی در کارزار

جُبن نامردی کریگا گر کوئی
وہ مقدر سے نہ چھوٹیگا کبھی

مصطفےؐ فرمائے یہ تلوار سے
کون ہے جو حق ادا اسکا کرے

چاہے لینا وہ کئی اصحاب تب
پر نہیں انکو دئیے شاہِؐ عرب

بودجانہؓ نے کی عرض اس شاہؐ سے
کیا ادا کرنا ہے حق فرمائیے

شاہؐ کہے مارے یہانتک بیدریغ
کہ بلاشک اب یہ خم ہوجائے تیغ

وہ کہا کرتا ہوں حق اسکا ادا
دو مجھے اسکو دئیے شاہِؐ ہدا

بودجانہؓ سرخ دوپٹہ اک نکال
سر پہ باندھا اپنے از بہر جلال

دیکھ یہ انصار بولے مرحبا
واہ یہ تیار مرنے پر ہوا

باندھتا تھا سرخ وہ دوپٹہ کو جب
جنگ بیشک سخت تر کرتا تھا تب

اُسکے جو آتے تھے آگے مشرکیں
دف بجا گاتی تھیں وہ سب کینہ ور
ننگ کرکے پھر لگا کہنے کہ حیف
شیرِ حق یعنے علیؓ مرتضیٰؓ
خواب میں مارے جو نکر مصطفےٰؐ
اُس پہ ایسا ضرب حمزہؓ نے کیا
سعدؓ بن وقاص فردِ نامور
پھر کے حارث ابن طلحہ نے لیا
نقل ہے ایسا ہی بارہ کافراں
ایک زن عمرہ تھا جسکا نام جاں
ہوگئی پل میں شکستِ منکراں
ہاتھ سے سب پھینک دے برزمیں
لشکرِ کفار سے تب اے رشید
تیراندازانِ فوجِ مسلمیں
الغرض پائے مسلماناں ظفر
آہ ایسے میں یکایک اے میاں
آہ کرکے وہ بھی طمعِ مال و زر
حکمِ شہؐ کا یاد دلوایا نہیں
نزدِ عبداللہؓ فرزندِ جبیر
پس یہ فرصت کو غنیمت جانکے
پس لگے ہیں قتل کرنے اشقیا
غازیوں میں سب پریشانی ہوئی
مومناں ہی مومنوں کے ہاتھ سے

قتل کردیتا تھا وہ اُنکو ہیں
اور مبتین بولتی تھیں نوحہ گر
خون سے عورت کے ہو آلودہ سیف
ضرب اک اُسپر کئے تلوار کا
ایک پکڑے کو سو وہ یہ شخص تھا
پھسلیاں کٹ پھیپھڑا ظاہر ہوا
کردیا آ قتل اُسکو جلد تر
قتل اُسکو بھی وہی عاصمؓ کیا
یک کے بعد از یک اُٹھاتے وہ نشاں
لی نشاں آخر بفوج کافراں
بھاگنے کو ہیں لگے سب کافراں
ہیں لگے وہ بھاگنے اندوہگیں
اِک جماعت لیکے خالد بن ولید
جو کھڑے تھے وہ شگاف اندر کمیں
کافراں پائے ہزیمت سربسر
تھے شگافِ کوہ میں جو مومناں
لوٹنے ایسے میں جا کر جاتے
کی تھی جو تاکید یہاں سے نہیں
رہ گئے ہیں دس صحابی ہی مگر
جلد تر آیا سواراں ساتھ لے
کرکے پیچھا لشکرِ اسلام کا
آہ پیچھے اُنکو حیرانی ہوئی
ہیں خطا ہی آہ تب مارے گئے

جب گیا نزدِ جبل وہ پاکذات
بودجانہؓ دیکھکر ہندہ کو تب
طلحہ میداں میں کیا آکر ندا
مغز گرنے کو لگا اُسکا زسر
بھائی جو اُسکا تھا عثماں اے میاں
آ اُٹھایا وہ نشاں پھر بعد ازاں
پھر مسافع ابن طلحہ نے لیا
پھر اُٹھایا بو طلحہ کا کلاب
قتل کر ہر ہر کو صحابِؓ کبار
بعد ازاں سب مومناں مل سربسر
بھولکر گانا بجانا عورتیں
ساق اور پنجیں لگے آنے نظر
چاہا آکر وہ شگافِ کوہ سے
مار تیروں سے دئے اُسکو ہٹا
پس مسلماناں لگے ہیں لوٹنے
دیکھے اپنے بھائیاں سب مسلمیں
تب جو تھا اُنکا امیر ابن جبیرؓ
پر نہ ہرگز کچھ دیا ہے اُنکو سود
آہ تب ایسے میں خالد بن ولید
کرکے عبداللہؓ پر حملہ شدید
لشکرِ اسلام میں آ کامیاب
معرفت خویش و بیگانہ کی بھی
آہ بھولے غازیاں بر طمعِ مال

تھی وہاں ہندہ کئی عورات نسا
قتل کرنا اُسکو چاہا پُر غضب
جو اُٹھایا تھا لِوا کفار کا
تھوڑے عرصہ میں گیا وہ در سقر
کافروں کا وہ لیا آکر نشاں
تھا جو بو سعد ابن بو طلحہ یہاں
قتل اُسکو حضرتِ عاصمؓ کیا
اسکو مارا ہے زبیرؓ باصواب
اُنکو بھیجے ہیں سقر میں ایکبار
لائے حملہ لشکرِ کفار پھر
نعرہ کر رونے چلانے کو لگیں
کوہ کے جانب وہ بھاگے جلد تر
لشکرِ اسلام کا پیچھا کرے
چاہا وہ کئی بار ایسا ہی ہوا
لشکرِ اعدا لگا ہے چھوٹنے
لوٹ میں مشغول ہیں فرحت گزیں
اُن کو اُس سے منع فرمایا بخیر
لوٹنے کو آہ وہ دوڑے ہیں زود
جو کہ قابو ڈھونڈتا تھا آ سعید
کردیا اُسکو بھی اُن دس کو شہید
پڑگیا ہی تب بڑا اِک اضطراب
آہ آپس میں نہ کچھ باقی رہی
لوٹنے جلد تر کرکے خیال

جب خلافِ حکمِ پیغمبرؐ کئے
ہوگیا بالعکس قصہ جانئے

پر عنایاتِ خداوندِ غفور
اُن صحابہؓ سے گئی ہرگز نہ دور

اور بہت صحابِ عالی اقتدار
شرطِ اخلاصِ رسولِ کردگار

خاص وہ شیرِ خدا شیرِ رسولؐ
شاہِ مرداں مرتضیٰؓ زوجِ بتولؓ

یوں وہ کہتے ہیں کہ اس غزوے میں جب
کافراں غلبہ کئے ہیں ملکے سب

میں گماں ایسا کیا ہو آہ تب
اب غضب میں آکے شاید ہے یہ رب

اب یہی بہتر کہ کرکے کارزار
راہِ حق میں جاں کروں اپنی نثار

ناگہاں آئے نظر شاہِ ہدا
ہیں لئے یوں سمجھا کہ اب شاید خدا

ہے روایت اک گروہِ کافراں
قصدِ سرورؐ کا کئے تب ایمیاں

اور بہت سے مشرکوں کو قتل کر
کردئے ہیں سرنگوں وہ در سقر

کر اعانت آپکی وہ سربسر
دور کرتے مشرکوں کو مار کر

بولے جبریلِ امیں اے شاہِ دیں
یہ نہایت ہی جوانمردی یقیں

سُنکے یہ حضرتؐ نہایت خوش ہوئے
اِنَّهٗ مِنِّیْ اَنَا مِنْهُ[1] کہے

تب کہے جبریلؑ اے شاہِ انام
میں ہوں تم دونوں سے بیشک للکلام

خامہ عاجز ہے اسکی تفصیل سے
خوف اِس نسخہ کی ہے تطویل سے

ابنِ قمیہ نے چلایا تیغ جب
طلحہؓ پھیرا شاہ پر سے اسکو تب

کہ چلایا شہ پہ یککافر نے تیر
ہاتھ پر اپنے لیا تب وہ خبیر

کہتے ہیں روزِ اُحد وہ نامور
طلحہؓ اتنی زخم کھایا سخت تر

اور جو اس شاہ پر آتا تھا تیر
اپنے لیتا تھا بدن پر اے ضمیر

تب گرا بیہوش وہ نیکو سیر
دیکھ یہ صدیقؓ آئے جلد تر

حالِ سرور کیا ہی اے فرخندہ پے
وہ کہا بالخیر ہے بالخیر

اور کہا اب ہے مصیبت اور الم
سہل و آساں مجھ پہ ہے اے محترم

سُنکے بولا اُحد کے کوہ سے
بوئے خوش جنت کی آتی ہے مجھے

وہ شکست آئی ہی جو بُو ظفر
تھی وہ بے حکمی کی عاقبت سربسر

کہ وہ تھا ابتلائے ایمانکا سبب
اُنکے توبہ کو کیا مقبول رب

کر ادا دادِ شجاعت دے چکے
اور کئی نقدِ شہادت لے چکے

دیچکے ایسی جوانمردی کی داد
کہ قیامت تک زمانہ کو ہے یاد

میں نے دیکھا جو طرف جاکر کہیں
سرورِ عالم نظر آئے نہیں

اپنے پیغمبرؐ کو از روئے زمیں
لیگیا قدرت سے بر چرخِ بریں

پس کیا ایک حملہ اُن کفار پر
ہوگئے ہیں مشرکاں سب منتشر

بھیجکر اپنے فرشتوں کو یہاں
شہ کی کرتا ہے حفاظت بیگماں

تب علیِ مرتضیٰؓ یک حملہ کر
کردئے انکو پریشاں جلدتر

اور کھڑے جبریلؑ و میکائیلؑ آ
بر یمین و بر یسارِ مصطفےؐ

ہے روایت حیدرؓ والانژاد
جب دئے ہیں یہ جوانمردی کی داد

اور مواسا و مروت ہی کمال
آپ سے لکھے جو حیدرؓ خوشخصال

یعنے یوں فرمائے شاہِ مرسلیںؐ
میں ہوں اس سے وہ ہے مجھ سے بیقین

الغرض اُس دن علیؓ والانژاد
جو شجاعت کی دئے ہیں اپنی داد

اور طلحہؓ ہاتھ اپنا اے پسر
کردیا تھا شاہِ عالم کا سپر

زخم سے اسکے ہوا شل اسکا ہاتھ
اور روایت آئی ہے ایکذات

اسکی کن انگلی بہت زخمی ہوی
اور تبھی وہ کام جاتی رہی

باوجود اسکے وہ فردِ نامدار
شاہ پر ہوتا تھا ہردم جاں نثار

اور دو کافر آہ دو تلوار سے
دو طرف سے سر پہ مارے ہیں اسے

چہرۂ اقدس پہ مارے اسکے آب
ہوش میں آکر دہی پوچھا شتاب

اور تیرے پاس بھیجا ہے مجھے
وہ کہا الحمدللہ فرح سے

اور انسؓ ابن نضر اے باوداد
بھی دیا یوں ہے جوانمردی کی داد

بولکر یوں جا گرا کفار پر
جنگ کر پایا شہادت جلد تر

[1] یعنی میں علیؓ سے ہوں اور علیؓ مجھ سے ۔

اور سعدؓ ابنِ ابی وقاص نے
لشکرِ کفار پر اے پاک خو
دیتے تھے ترغیب اُنکو شاہِ دیں
اور کسی کے حق میں وہ ساآل دیں
اور ابو طلحہؓ جو یک انصاری تھا
تیر مارا ہے یہانتک المیاں
یا رسول اللہ کر دیوے خدا
اور کہتے لے ابو طلحہؓ یہ تیر
دیدۂ چشمِ قتادہؓ اے خبیر
اہا اول سے زیادہ روشنی
شاخ خرمے کی دئے اسکو نبیؐ
تیغ عبداللہؓ کا عرجون تھا نام
حنظلہؓ تھا جو صحابی یک جلیل
وہ اُسی شب میں ہوا تھا کتخدا
غیب سے آواز ناگاہ ایک سُنا
کافروں سے جنگ وہ کر کر عظیم
نعش پر اسکی گئے حضرتؐ نظر
وہ لگی کہنے جُنب تھا وہ یقیں
کر تمسک اُسکو ہی اے نیکنام
نقل کرتی ہی جمیلہ نیکنام
میں نے تعبیر اسکی کی اسطرح یہ
نعش کو جا اسکی میں دیکھا تھا تب
ابن قمیہ اُسکو مارا بے حیا
بحرِ مردی کے عجب غواص نے
ہے وہی اول چلایا تیر جو
تیر اندازی پہ کر کے آفریں
گلہے ایسا لفظ فرمائے نہیں
تیر اندازی میں تھا ماہر بڑا
تین اسکے ہاتھ میں ٹوٹے کمان
آپ پر یہ جان و تن میرا فدا
کافروں پر پھینک از فضلِ قدیر
آیا باہر جب لگا ایک اُسکو تیر
اُس کی آنکھوں میں دیا ربِّ غنی
ہوگئی ایک تیغ بہتر وہ تبھی.
عون اُس تیغِ عکاشہ کا تھا نام
جسکو کہتے ہیں ملائک کا غسیل
اور اپنی زن سے ہم بستر ہوا
کہ سوار اب ہوئے اے فوجِ خدا
بھیجکر بہتوں کو در نارِ جحیم
غسل دیتے تھے ملائک آنکر
غسل کی فرصت مگر پایا نہیں
بو حنیفہؓ اور کہو دُسرے امام
کہ اُسی شب میں نے دیکھی در منام
کہ شہادت پاویگا وہ جلد تر
ریش و سر سے تھا ٹپکتا اُسکے آب
ہاتھ سیدھا آہ اُسکا کٹ گیا
یوں کیا ظاہر شجاعت باثقیں
تیر سے ہی اُسکے کفارِ شریر
اور کہتے تھے کہ تو تیریں چلا
کون پھر ایسا جلیل الشان ہے
وہ کھڑا تھا شہؐ کے آگے باوقر
جب چلاتا تیر وہ کفار پر
دیکھے حضرتؐ تیر جب آخر ہوے
لے کماں میں اسکو وہ کھتا تھا جب
شاہِ دیں اُسکو لگا اپنا لعاب
اور عبداللہؓ جحش کی تیغ بھی
بدر میں جیسا عکاشہؓ کو دئے
معتصم باللہ کیا عرجوں خرید
نقل ہی جس شب میں حضرتؐ فوج لے
غسل کرنے صبح کو وہ نامور
سُنکے یہ آواز بے طاقت ہوا
آپ بھی پایا شہادت بعد ازاں
اُسکی بی بی تھا جمیلہ جس کا نام
شاہ فرمائے فرشتے اِس لئے
غسل دینے کے ہیں قابل اے رشید
کہ پڑا سوراخ یک در آسماں
بولتا ہے بوسعیدِ ساعدیؓ
آہ مصعبؓ بن عمیر اے محترم
دستِ چپ سے وہ اُٹھایا تھا علم
کہ نبیؐ کہتے تھے جب آفریں
دارِ دوزخ کو گئے اُسدن کثیر
ہو میرے ماں باپ تیرے پر فدا
یوں کہے جسکو شہؐ الوان ہے
اور کیا تھا آپکو شہؐ کا سپر
ایک نعرہ سخت کرتا سر بسر
جو ملے لکڑی اٹھا دینے لگے
تیر ہی کی شکل وہ لیتی تھی تب
رکھے حدقہ میں شفا پائی شتاب
ٹوٹی اُسکی جنگ میں جب اے زکی
ہوگئی وہ تیغ جب اعجاز سے
مول دے دینار دو سو اسعید
جو مدینے سے اُحد جانب چلے
جب بھگایا ایک جانب اپنا سر
چڑھ فریں گھوڑے پہ جا شہؐ سے ملا
اُسپہ ہو رضوان و رحمت جاوداں
اُس سے پوچھا بھیجے حال اکرام
آسماں سے آکے غسل اُسکو دئے
جب جنابت کی رکھے حالت شہید
حنظلہ اُس سے گیا بر آسماں
جب یہ حالِ حنظلہؓ بولے نبیؐ
جو مہاجر کا اُٹھایا تھا علم
وہ لعیں پھر اُسکو آمارا بہم

حضرت حمزہؓ کی شہادت

ہاتھ بایاں آہ اُسکا کٹ گیا
پھر وہی ملعون چلایا اُسپہ تیر
جنگ سے فارغ ہو سالارِ انام
سرورِ عالم کہے بے شبہ و شک
ایک کافر تھا طعیمہ بن عدی
تھا جُبیر اُس کا بھتیجا زشت فام
گر کریگا قتل تو حمزہؓ کے تئیں
کہتی تھی حمزہؓ کو تو مارے اگر
جب صفیں باندھے اُحد کے درمیاں
آکے حمزہؓ جلد میداں میں وہیں
پس کیا اک ضرب اُسپر وہ مُوا
نیچے یک پتھر کے وحشی اُس زماں
حضرتِ حمزہؓ کے وہ سر کو لگا
ناملا ہرگز لگا ہے بھاگنے
آہ وحشی آنکر حمزہؓ کے پاس
اور دیا اُسکو جا ہندہ کے ہاتھ
یا کہ خود وحشی سیاہ و سخت دل
مُثلہ کر کے آہ حمزہؓ کو تبھی
اور بنا کر ہار اُن کے خواہ نخواہ
ہے روایت پانچ کفارِ لعیں
ابن قمیئہ لعنتی نے اسقدر
خون آلودہ ہوئے اُس ضرب میں
اسکے دو دندانِ پیشیں اے ہمام

تب بھی وہ چھوڑا نہیں ہرگز لوا
تب گرا پایا شہادت وہ خبیر
جبکہ مصعبؓ کو پکارے لیکے نام
یہ علمبردار تھا حق کا ملک
تھا سراپا غرق دربحرِ بدی
ایک وحشی نام تھا اُسکا غلام
تجھکو کردونگا یقیں آزاد میں
دونگی تجھکو میں بہت کچھ مال و زر
تب سُناعِ دونِ فوجِ کافراں
اُسکو یوں کہنے لگے تب العیں
سرنگوں دارِ جہنم میں ہوا
دیکھتا قابو ہی بیٹھا تھا نہاں
پار سر کے دوسری جانب ہوا
حضرتِ حمزہؓ زمیں پر گر گئے
اُنکے چیرا ہے شکم کو بے ہراس
اسکو وہ چابی بہت فرحت کیشا
طمع سے ایسا کیا باغش و غل
گوش و بینی اپنے ہمراہ لیگئی
اپنے ڈالے میں گلو میں آہ آہ
یوں کئے تھے عہد آپس میں یقیں
سنگ اندازی کیا اُس شاہ پر
آہنی کڑیاں خود کے دو دھس گئیں
گر پڑے پایا سعادت کا مرام

پس وہ لے جھنڈے کو سینے پر کھڑا
یک فرشتہ صورتِ مصعبؓ میں آ
وہ فرشتہ تب کہا ہی یوں وہیں
آہ حمزہؓ کی شہادت کا بیان
حضرتِ حمزہؓ نے اُسکو قتل کر
نکلے جب جنگِ اُحد کو کافراں
ہندہ بوسفیاں کی زن بھی پُر غضب
آہ پس وحشی بطمعِ مال و زر
آکے میداں میں ندا ایسی کیا
آہ کیا لڑتا ہے تو اب جھکے سا تھ
درمیاں دو فوج کے وہ مثلِ شیر
جب ہوا نزدیک حمزہؓ کا گذر
باوجود اُسکے وہ شیرِ کبریا
نوش فرما کر شہادت کا وہ جام
اور نکالا اُس معظم کا جگر
آہ ہندہ اُسکو بولی کھتی مگر
نعش حمزہؓ کی کہاں پوچھی وہ جب
یوں ہی سب شہدا کی بینی اور کان
آہ اس غزوے میں سرور کو بہت
کہ کریں قتلِ پیمبر بالضرور
جسکے رخسارِ مبارک باصفا
بو عبیدہؓ ابنِ جراح باادب
اور پیشانی شہ کی امیاں

داد وہ مردانگی کی ہے دیا
اُس مہاجر کا علم لیکر کھڑا
یا رسول اللہ میں مصعبؓ نہیں
کیا لکھوں لرزاں ہے خامہ اور زباں
بدر میں بھیجا تھا دنارِ سقر
بولا وحشی سے جُبیرِ بدنشاں
راہ میں وحشی سے ملتی تھی جب
قتل پر حمزہؓ کے باندھا تھا کمر
کون ہے میرے مقابل ہو وے آ
اور اُس کے مرسلِ برحق کیسا تھ
ہاتھ میں لے تیغ پھرتے تھے دلیر
انپہ وہ پھینکا ہے حربہ جلد تر
جلد وحشی کا وہاں پہنچا کیا
باغِ جنت میں کئے ہیں پس خرام
عمِ سالارِ دو عالم کا جگر
کہ تو لا دے مجھکو حمزہؓ کا جگر
وہ لیجا اُسکو دکھایا نعش تب
قطع کر ہندہ د سرے عورتاں
رنج پہنچا ہے پیمبرؐ کو بہت
تا ابد ہو لعنِ حق انپر صدور
والضحیٰ جسکی قسم کھایا خدا
دانت سے اپنے اُسے کھینچا ہی تب
بھی ہوا خونِ مبارک تب رواں

ریشِ اطہر تک وہ پہنچا خون جب
پونچھتے اسکو گراتے تھے تب

آہ کیوں یہ قوم پاویگی نجات
جو کئے یہ اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ

ان کتیں حال انکہ وہ پیغامبرؐ
تھا بلاتا حق کی سیدھی راہ پر

تب اس آیت کو وہیں بھیجا خدا
منع یوں کہنے سے حضرت کو کیا

لہ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْہِمْ اَوْ یُعَذِّبَہُمْ فَاِنَّہُمْ ظَالِمُوْنَ ۵ (آل عمران)

تب لگے یوں عجز سے کرنے دعا
اے خداوندِ کریم کبریا

بخش میری قوم کو ناداں ہے وہ
حال سے میرے بہت انجان ہے وہ

اور لہو چہرے سے اپنے وہ رسولؐ
پونچھتے تھے اور کہتے تھے ملول

پونچھتا ہوں خوں مرا اسواسطے
ایک قطرہ بھی زمیں پر گر پڑے

آسماں سے ہوویگا نازل عذاب
نا زمیں سے کچھ اُگے بے ارتیاب

سعدؓ بن وقاص کا یک بھائی تھا
یعنے عتبہ وہ شقی بے حیا

پتھر اک پھینکا ہے بروئے نبیؐ
نوک ٹوٹی یک مبارک دانت کی

پتھر اک پھینکا لعین ابن شہاب
شاہ کی کہنی ہوئی زخمی شتاب

بوسعیدؓ خدری بولا اے میاں
باپ میرا یعنے مالکؓ بن سناں

خونِ اقدس شاہؐ کا چوسا تب
یوں کہے ارشاد سالارِ عربؐ

خون میرا خون سے جسکے ملے
نارِ دوزخ اُسکو ہرگز نا لگے

اور زہری سے روایت آئی ایک
ہے لکھا شرحِ بخاری میں تو دیکھ

آہ ستّر زخم اُسدن تیغ کے
چہرۂ اشرف پہ سرورؐ کے لگے

شر سے اعدا کے بچایا شہ کو رب
ہوگئے فی الفور چنگے زخم سب

اور کہتے ہیں کہ ستّر سے مراد
ہے حقیقت یا ہے کثرت کہ گویا

جنگ کے آگے ہی اُس میدان میں
چند کھودے تھے گڑھے وہ کافراں

ایک گڑھے میں آہ سرورؐ گر پڑے
اور نظر سے خلق کے پنہاں ہوئے

حضرتِ طلحہؓ گڑھے میں تب اُتر
شاہِ عالمؐ کو اُٹھائے جلد تر

اور دئے اُوپر سے حیدرؓ اپنا ہاتھ
تب چڑھے اوپر وہ شاہِ کائنات

آپ کے بدخواہ جو تھے پنج اشقیا
تب کئے ہیں حق میں اُنکے بددعا

وہ دعا پائی اجابت کا اثر
بعضے اُسدن ہی موئے پا سقر

اور بعضے کافر اُسی سال میں
مرگئے ہو مبتلا جنجال میں

اور شقی کافر جو تھا ابنِ خلف
بالیقیں کم ظرف تھا وہ ناخلف

کر کے قصدِ قتلِ شہؐ پر چلدیا
اور زباں سے ناسزا کہنے لگا

عرض کی اصحاب نے تب شاہ سے
حکم دیجے قتل تا کردیں اُسے

شہؐ کے جب نزدیک آیا وہ لعیں
چھین لے اسکا ہی نیزہ شاہِ دیں

مارے ہیں گردن پہ اُسکے جلد تر
بھاگا وہ ملعون گھوڑا پھیر کر

بیل کے مانند چلانے لگا
سر پٹکنے اور چلانے لگا

کافراں کہنے لگے یوں دیکھکر
زخم یہ ایسا نہیں کچھ سخت تر

انکو یوں کہنے لگا وہ بیحیا
زخم یہ کسکا ہے تم سوچو ذرا

ہے قسم حق کی اگر وہ شاہِ دیں
تھوکتا گر مجھ پہ میں مرتا وہیں

زخم میرا گر بخلقِ ذوالمجاز
منقسم ہو تو مرینگے بانیاز

نقل ہے جب واں سے فوج کافراں
عازمِ مکہ ہوئی ہے المیاں

شہر مکہ ایک ہی منزل پہ تھا
تب وہ کافر داخلِ دوزخ ہوا

روایت

ہے مواہب میں روایت اے پسر
واقدی راوی ہے از ابنِ عمرؓ

ایک شب میں اُس بیاباں میں گیا
کہ جہاں ابنِ خلف ملعون ہوا

ماری ایک آتش کی بجلی ناگہاں
ڈر گیا میں دیکھکر اسکو وہاں

مرد اک اس آگ سے نکلا اسیر
کھینچتا زنجیر روتا اے خبیر

کرتا تھا فریاد و زاری پیاس سے
کہتا تھا ایک شخص دُسرا دیکھ اُسے

لہ یعنے تیرا اختیار کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر توجہ کرے یا ان کو عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں ۱۲

کہ اسے پانی نہ دے تو کچھ ذرا
اور عبداللہ جو تھا ابنِ حمید
نقل ہے حضرت خدا کے فضل سے
شاہؐ جب چڑھنے کو چاہے کوہ پر
طلحہؓ آ بیٹھے رسولِ محترمؐ
ضعف تھا اتنا رسولؐ اللہ پر
شاہ فرمائے نہ دو اس کا جواب
کیا عمرؓ ہے انہیں پھر پوچھا وہ تب
ہوتے گر زندہ تو وہ دیتے جواب
تب ابوسفیان کھولا ہے زباں
اپنے یاروں کو شہِ عالیجنابؐ
تب صحابہؓ سب بہ آواز بلند
یعنے عزّیٰ ہمکو ہے تمکو نہیں
یعنے حق مولا ہمارا ہے سنو
کہ یہ بدلہ بدر کا ہے سربسر
سالِ آئندہ یقیں بے قیل و قال
پس ابوسفیان لشکر ساتھ لے
شاہؐ فرمائے کہ سعدؓ ابن ربیع
سعدؓ کو پایا ہے وہ در کشتگاں
بولو پیغمبرؐ کو تو میرا سلام
اور کہو اصحابؓ کو بعدِ سلام
تمہیں گر تقصیر تم سے ہو کہیں
شاہؐ کی خدمت میں آ کر باکمال

کہ نبیؐ نے قتل ہے اسکو کیا
قصد حضرتؐ کا کیا وہ بھی عنید
اس گڑھے سے جب نکل باہر کھڑے
ضعف بیحد آپکو تھا تب مگر
چڑھ گئے رکھ پشت پر انکے قدم
کہ گذارے ظہر اس دم بیٹھکر
بارِ دیگر پھر وہ پوچھا یوں شتاب
شہؐ کہے مت دو جواب اسکا بھی اب
تب عمرؓ کہنے لگے نالا کے تاب
شادماں ہو کر بہ توصیفِ بتاں
حکم فرمائے کہ دو اِس کا جواب
حمد یوں کرنے لگے ہیں فرحمند
عزّیٰ یک دیو تن عرب میں تھی یقیں
کوئی نہیں مولا تمہارا کافرو
ہے کبھی تمکو کبھی ہمکو ظفر
پھر تمہارا اور ہمارا ہے جدال
عازمِ مکّہ ہوا اُس جائے سے
جسکی تھی انصار میں شان رفیع
یک رمق باقی تھی لیکن اسکی جاں
اور کہہ یہ سعدؓ بولا ہے پیام
الفیادِ حضرتِ خیرُ الانامؐ
عذر تمکو پاس حقکے کچھ نہیں
پس وہ انصاری کیا سب عرضِ حال

ہے اُبَی ابنِ خلف اُس دُون کا نام
بو دُجانہؓ اسپہ کر یک ضربِ تیغ
دیکھکر اُس شاہؐ کو بعضے صحاب
کیونکہ پہنے تھے دو بکتر مصطفےٰؐ
اور فرمائے کہ طلحہؓ سربسر
اور پوچھا آکے بوسفیان وہاں
کیا ہے ابنِ بوقحافہ (ابوبکرؓ) یا نہیں
تب ابوسفیان یوں کہنے لگا
اے عدو اللہ تو بولا جھوٹ اب
یوں کہا اُعْلُ ہُبَل اُعْلُ ہُبَل
بولیو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل
پھر ابوسفیاں کہا بارِ دوم
شاہ فرمائے جواب اب دیجو تم
یونہی یاروں نے کہا فرحت کیسا
گرچہ حکم اسکا نہیں میں نے کیا
شاہ فرمائے کہ ہے بہتر کہو
پس لگے کرنے صحابہؓ میں تلاش
ہے کہاں لے آؤ کوئی اسکی خبر
اُسکو پہنچا یا سلامِ مصطفےٰؐ
یا نبیؐ حق آپکو دیوے جزا
جان و دل سے تم بجا لاؤ سدا
پس یہ بولا سو وہیں رحلت کیا
حق میں اُسکے کی ہے حضرتؐ نے دعا

لَعنتُ اللّٰہِ عَلَیہِ بِالدَّوَام
اس کو ڈالا ہے زمیں پر بیدریغ
دوڑ کر آئے ہیں خدمت میں شتاب
اور بڑا ہی تعب بھی زخموں کا تھا
کر لیا جنّت کو واجب آپ پر
کیا یہ لوگوں میں محمدؐ ہے یہاں
پھر کئے منع جواب وہ شاہِ دیںؐ
کوئی اب انمیں نہیں باقی رہا
سب یہ زندہ ہیں یقیں از فضلِ رب
یعنے ہے اونچا ہبل اونچا ہبل
ہے بزرگ اللہ و برتر بے خلل
کہ لَنَا عُزّیٰ وَلَا عُزّیٰ لَکُم
اَللّٰہُ مَولَانَا وَلَا مَولیٰ لَکُم
پھر ابوسفیاں کہا آخر یہ بات
اور نظر آیا نہ وہ مجھکو بڑا
ہم بھی سب تیار ہیں اس پر کہو
لشکرِ اسلام کے مُردوں کی لاش
ایک انصاری گیا تب جلد تر
سعدؓ نے اسطرح تب اُس سے کہا
کر دئے حقِّ رسالت آپ ادا
تم رہو حکمِ نبیؐ پر جان فدا
مرغِ روح پرواز جنّت کو کیا
سعدؓ سے راضی ہوا ربِّ ورا

پس شہیدوں پر گئے حضرت گذر
آہ جب حمزہؓ کے پہنچے نعش پر

تھا شکم چیرا ہوا ان کا یقیں
اور نہیں مثلہ کئے تھے مشرکیں

دیکھ یوں انکو بہت غمگیں ہوے
اور تب اسطرح فرمانے لگے

کہ کبھی غصہ نہ آیا اس قدر
مجھکو اب آیا ہے غصہ جسقدر

ہے قسم اللہ کی لے انتقاب
گر قریشوں پر ہوں میں دستیاب

در عوض حمزہؓ کے ہیں اے مومنیں
شخص ستّر کو کروں مثلہ یقیں

جب کہے اس طرح وہ شاہِ ہدا
جلد یہ آیت خدا نازل کیا

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

جب یہ آیت پائی ہے شرفِ نزول
اسطرح کہنے لگے حق کے رسولؐ

کہ کیا میں صبر اے رب الانام
میں گواہ ہوں ان شہیدوں پر تمام

حکم فرمائے کہ یک یک قبر میں
انسے دو دو شخص کو مدفوں کریں

اور جو زائد ہو پڑھا قرآن سے
اسکی نعشِ پاک آگے کیجیے

حضرتِ حمزہؓ کا تھا یک بھانجا
یعنی عبداللہؓ جحش کانِ رضا

دفن اسکو حضرتِ حمزہؓ کے ساتھ
کردئے یک قبر میں انکی ذات

اور انسؓ ابنِ نضر اے باخبیر
آہ زخمی ہوگیا تھا اسقدر

کوئی پہچانا نہیں اس کو مگر
بہن اُسے پہچانی انگلیاں دیکھکر

اور علمبردار مصعبؓ بن عمیر
جسکا کچھ گذرا ہے آگے ذکرِ خیر

باپ تھا اُس کا بڑا ہی مالدار
سخت کافر دشمنِ شاہِ خیار

جبکہ وہ لایا ہے ایماں باکمال
باپ نے اسکو دیا گھر سے نکال

عیش و عشرت ناز و نعمت چھوڑ دے
رشتہ پدری بھی اُس سے توڑ دے

سربسر وہ تارک الدنیا ہوا
جان و دل سے طالبِ مولیٰ ہوا

شاہؐ کی خدمت میں تھا لیل و نہار
آپکی الفت میں ہی تھا جاں نثار

حکمِ شہؐ سے جب مدینے کو گیا
کیا وہاں اسلام کو رونق دیا

کیا کیا تائیدِ دین و شرع کی
دینِ احمدؐ کے اصول و فرع کی

دعوتِ اسلام میں وہ نامدار
جبکہ باندھا ہے کمر لیل و نہار

نور سے اسلام کے ہے سربسر
ہوگیا سارا مدینہ جلوہ گر

رہنمائی سے اسی کی اے خبیر
لائے ہیں ایمان انصارِ کثیر

الغرض ایسا وہ فردِ نامور
فقر میں ہی فخر تھا شام و سحر

داخلِ اصحابِ صُفّہ تھا سدا
بینوا ایسا رکھا اسکو خدا

کہ ہوا اُس جنگ میں جب وہ شہید
دیکے جاں جنت کیا ہے وہ خرید

کہ کفن کے خاطر اِک چادر ہوا
پاس اُسکے اور کچھ کپڑا نہ تھا

ایسی چھوٹی تھی وہ چادر سربسر
بس نہ آتی پاؤں سے لے تا بہ سر

پاؤں کو ڈھانپے تو رہتا سر کھلا
سر کو ڈھانپے تو کھلے رہتے تھے پا

دیکھ اسکو شاہؐ ذی چشمِ نم
یوں کیا ہے حکم با درد و الم

کہ اِسی چادر سے ڈھانپو اِسکا سر
اور ڈالو گھانس اسکے پاؤں پر

روایت

آہ شیطانِ لعیں اس روز جا
یہ خبر شہرِ مدینے میں دیا

کہ یہ غزوے میں رسولِ انس و جاں
آہ پائے ہیں شہادت بے گماں

خبرِ شیطاں گرچہ یہ سچی نہ تھی
دھوم محشر کی مدینے میں مچی

بی بیاں اطفال ہو کر بیقرار
دوڑے ہیں سوئے اُحد بے اختیار

آہ پرغم حضرتِ زہرا بتولؓ
آئیں حضرت پاس محزون و ملول

کیا لکھوں میں آہ اس خاتون کا غم
بس رہا ہے عاجز و قاصر قلم

شاہؐ کے زخموں کو دھوتی تھیں شتاب
ڈھال میں اپنے علیؓ لاتے تھے آب

خون مبارک انکا نہیں تھا بند
دیکھکر اسکو بتولؓ دردمند

آگ سلگا اور جلا کر یک حصیر
راکھ دابی زخم اوپر اے ضمیر

الغرض کر دفن شہدا کو تمام
جب مدینے کو چلے شاہِ انام

شاہ فرمائے اُسے بھائی ترا
یعنی عبداللہ جحش مارا گیا

بولی عبداللہ کو بخشے خدا
اُسکو پھر فرمائے وہ شاہِ ہدا

بعد فرمائے اُسے شوہر ترا
یعنی مصعبؓ بھی یقیں مارا گیا

شہ کہیں شوہر سے عورت کو بجاں
کیا قوی ہوتی ہے اُلفت بیگماں

موت شوہر جب سُنی وہ دلفگار
ہوگئی بے صبر اور بے اختیار

آکھڑی تھی وہ بھی رہ میں دلفگار
پدر کا کرتی تھی اپنے انتظار

دیکھی ہر ٹکڑی میں وہ جانِ پدر
حضرتِ حمزہؓ نہیں آئے نظر

اُنسے پوچھی فاطمہؓ اے ذوالوقر
پدر ہے میرا کہاں دیجے خبر

اشک بھر آئے رہا ہرگز نہ تاب
اور نہ غم سے سکے اُسکا جواب

آئی ایسے میں سواری شاہ کی
سرورِ عالم رسول اللہ کی

شاہ کے مرکب کی پکڑی جاکے باگ
عرض یوں کرنے لگی ہے دردناک

آہ یہ سُنتے ہی اُس دلگیر سے
اشک بھر آئے رسول اللہ کے

سنکے یہ غمگین ہو کہنے لگے
آتی ہے اس بات سے بو خون کی

غم کو اُسکے دیکھ صحابہؓ کبار
آہ یکسر ہوگئے ہیں اشکبار

شاہ فرمائے اے بیٹی کیا کہوں
گر بیاں آگے شہادت کا کروں

آگے جب چلنے لگے شاہِ زمن
ہر قبیلے کے تمامی مرد و زن

سب ہماری سختیاں آساں ہیں یا
آپ پر سب کشتگاں قرباں ہیں

ایک زن کے پدر و شوہر اور پسر
تھے مرے جنگِ اُحد میں سر بسر

تب مدینے سے یہ سنکر بی بیاں
دوڑے ہیں سوئے اُحد کرتے فغاں

راہ میں یک شخص ملا اُس سے کہا
باپ اور بھائی بھی اور بیٹا ترا

کیا خبر ہے کہ رسول اللہ کی
اُس نے بولا خیر سے ہیں نبی

پس پڑی اُسکی نظر حضرت پہ جب
بولی وہ الحمد للہ پُر طرب

راستہ میں شہ سے حمنہ آ ملی
جو پھوپھی پیاری بہن تھی شاہ کی

واقعہ یہ سُن وہ پژمردہ دروں
ہے پڑھی انا الیہ راجعوں

کہ ہوا ماموں ترا حمزہؓ شہید
پھر کے ویسا ہی کہی وہ اے سعید

ہوگئی یہ سُنکے بے صبر و قرار
اور وہیں رونے لگی ہے زار زار

بھائی اور ماموں کے رحلت کی خبر
سُنکے وہ ساکت رہی ہے صبر کر

فاطمہ حمزہؓ کی بیٹی کا اَلم
آہ کیا بولوں کہ لرزاں ہے قلم

ٹکڑیاں اُس لشکرِ اسلام کے
ایک کے بعد ایک جب آنے لگے

فکر زائد پھر ہوی اُسکے تئیں
آئے ہیں ایسے میں صدیق گزیں

نام حمزہؓ کا ہے لی جب وہ یتیم
دل ہوا صدیقِ اکبرؓ کا دو نیم

بولے اب تشریف لاتے ہیں رسول
کہکے یوں آگے بڑھے ہیں وہ ملول

آتے تھے یاراں جو ہمراہ آپکے
حضرتِ حمزہؓ جب اُنمیں بھی نتھے

یا رسول اللہ پدر میرا کہاں
والدِ عالی قدر میرا کہاں

اُسکو فرمائے کہ اے لختِ جگر
میں پدر تیرا رہونگا غم نہ کر

پس بہت ہی درد سے رونے لگی
منھ کو اپنے اشک سے دھونے لگی

بولی اے پیغمبرِ ربِ وحید
کس طرح والد ہوا میرا شہید

تجھ میں نا طاقت رہیگی زینہار
سُنکے یہ پھر بھی ہوئی ہے زار زار

بس یہی کہتے تھے استقبال آ
جب سلامت آپکو لایا خدا

روایت

جب کیا شیطاں مدینے میں ندا
کہ شہادت پائے شاہِ انبیا

اُنمیں وہ عورت بھی تھی جسکا پدر
جاں دیا تھا اور شوہر اور پسر

اے فلاں اِس جنگ میں مارے گئے
بولی پیغمبر پہ وہ صدقے ہوئے

وہ کہی بتلاؤ حضرت کا جمال
دفع ہووے تا مرا درد و ملال

اور کہی بالخیر جب لائے قدم
آپ بچ جائے سے آساں ہر اَلم

Scanned with CamScanner

عبدِ اشہل کے گھروں پر سے رسولؐ — جب چلے روتے تھے عورات ملول
سُنکے یہ فرمانِ انصارِ کرامؓ — بھیجے اپنی عورتوں کو لا کلام
شاہِ دیںؐ پوچھے ہیں پس بیدار ہو — کسکی یہ آواز رونے کی کہو
تب کئی ارشاد شاہِ انبیا — کہ یقیں مقصود میرا یہ نہ تھا
دوسرے دن منع فرمائے یقین — نوحہ کرنا مُردگوں پر مسلمین
فضلِ شہدائے اُحد میں اے خبیر — آئے ہیں اخبار و آثارِ کثیر
فاطمہ جو ہے خزاعی اے بسیر — یاد رکھ اس طرح دیتی ہے خبر
میں سُنی ہوں قبرِ حمزہؓ سے جواب — رحمت اللہ بھی کہا وہ بالصواب
کہ زیارت کو اُحد کے اے ہمام — میں گئی تھی ساتھ میرے دو غلام
کہ شہیدوں پہ اُحد کے تم تمام — کیجو جاکر اے مسلمانو سلام
میں سُنی بے شبہ تب اُنسے جواب — اور یوں بولے ہیں وہ رحمت مآب
جلد ہو کر اپنے مرکب پر سوار — میں ہوئی واں سے روانہ آشکار
ایک صدمے سے کھلے بعضے قبور — لاش تھے تا نئے انہوں کے بے قصور
جب سر کتا زخم سے ڈھائے میاں — خون پاک انکا وہیں ہوتا رواں

حمراء الاسد کا غزوہ

اسکا یہ قصہ ہے کہ کفارِ لعین — جب گئے مکے کو رجعت آئین
کیوں مسلمانوں کو چھوڑ آئے ہیں ہائے — فتح ہوئی لیکن پشیمانی اٹھائے
اور کردیں قتل سب کو جلد تر — بند تا جنگ و جدل کا ہووے در
جنگ میں حاضر تھے کل کے روز جو — آج بھی نکلیں وہی تیار ہو
باوجود زخم و جسمِ ناتواں — ہوگئے ہیں جمع آ سب غازیاں
پس وہ جھنڈا مرتضیٰؓ کے ہاتھ دے — اور ستّر غازیوں کو ساتھ لے
غازیاں ستّر وہی تھے نامدار — کل اُحد میں جو گئے تھے کارزار
ایسے ہی انمیں بہت مجروح تھے — نکلے ہیں تب حکم پر اس شاہؐ کے

سُنکے وہ آواز فرمائے حزیں — رونے والے کوئی حمزہؓ پر نہیں
وہ زناں حمزہؓ کے گھر کو آئے سب — نوحہ زاری اُسپہ کرتے تھے یہ شب
بولے ہیں انصار کی عورات سے — نوحہ کرتے ہیں چچا پر آپ کے
کرد عا پس حق میں ان عورات کے — جلدتر سب کو وہیں رخصت دئے

شہدائے اُحد کی فضیلت

اور ہر ہر سال میں شاہِ انامؐ — آئے جاتے تھے زیارت کو مدام
جاکے یکدن میں اُحد میں یوں کہی — السّلام علیک یا عمِّ نبیؐ
اور یونہی ابنِ خالدؓ باصفا — اپنی خالہ سے روایت ہے کیا
میں سُنی تھی مصطفےٰؐ سے یہ خبر — کہ کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ
ہیں وہ زندہ اور دیتے ہیں جواب — میں بھی جاکر کی سلام اُنپر شتاب
تم ہم کو پہچانتے ہیں بالیقیں — آئی ہیں لڑنے میں یہ سُنکر وہیں
نقل ہے چالیس پیچھے سال جب — گذرے از جنگِ اُحد اے با ادب
اور کئے انہیں شہیداں سر بسر — ہاتھ کو اپنے رکھے تھے زخم پر
حق رہے راضی انہوں سے بالدّوام — بھی لکھے جنت میں انکو شادکام
اور دوسرے روز از جنگِ اُحد — نکلے پھر جنگِ حمراء الاسد
وہ لگے کرنے ملامت سر بسر — راہ میں آپس میں سب با یکدگر
لوٹ ہم جاویں مدینے کو ابھی — مومنوں کو قید کر لاویں سبھی
شاہؐ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر — حکم فرمائے تبھی خیر البشرؐ
اور شریک انمیں نہووے دوسرا — حکم یہ کرتے ہی شاہِ انبیاؐ
اور اُحد کو لیگئے تھے جو نشاں — وہ ابھی کھولے نہیں تھے مومناں
شہ مدینے سے ہیں نکلے بید رنگ — تا کریں اُن کا فزوں سے جاکے جنگ
حضرتِ طلحہؓ پہ ستّر زخم تھے — عبدِ رحمٰنؓ کو زیادہ بیسؓ سے
جاکے پہنچے ہیں بہ حمراء الاسد — ہفت تھیں اور پھر وہ اے باخرد

رعب کے خاطر بہ حکمِ شاہِ دیں
پانسو سلگائے چولھے مسلمیں

یک خزاعی قوم کا سردار تھا
نام معبد اُسکا نیک اطوار تھا

وہ ابھی ایماں لایا تھا مگر
دوستی رکھتا تھا باخیر البشرؐ

جا ابوسفیان سے روحا میں ملا
لَوٹنے کا قصد بوسفیاں کیا

اُسکو یوں بولا معبد اے فہیم
کہ نبیؐ آتا ہے با فوجِ عظیم

اور بدلہ تم سے چہتا ہے یقیں
سُنکے بوسفیاں ہوا لرزاں وہیں

لیکے لشکر ساتھ اپنا اے ہیاں
جلد مکے کو ہوا وہاں سے رواں

رہ کے حضرت منتظر وہاں تین روز
پس مدینے کو ہوے رونق فروز

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سریہ[1] رجیع کی طرف جانا

سالِ سوم میں وقائع جو ہوئے
جو سرایا حکم سے شہؐ کے کئے

ایک سریہ اُنسے ہی جانو وہی
کہ شہادت جسمیں عاصمؓ کی ہوی

اسکا یہ قصہ ہے کہ جنگِ اُحد
آئے جب مکے کو کفارِ اشد

آہ وہ سفیانِ ہذلی بے حیا
ابن خالد پیشوائے اشقیا

ایک جماعت کا فونجی لیکے ساتھ
جلد تر مکے کو آیا بدصفات

اور کفارِ قریشوں سے ملا
تہنیت جنگِ اُحد کی کی ادا

سعد کی بیٹی سلافہ جو تھی بد
اُسکے دو بیٹوں کو در جنگِ اُحد

کردیا تھا قتل عاصمؓ اہلِ خیر
تیسرے کو طلحہؓ چوتھے کو زبیرؓ

اُسنے کی تھی نذر ان تینوں کے سر
کوئی لادیوے مجھے گر کاٹ کر

اونٹ سو انعام اسکو دونگی
سرکے کاسہ میں خمر بھر پیونگی

جب سُنا سفیان لعوں یہ خبر
آہ اسکے سو شتر پہ طمع کر

قوم سے اپنے ہی سات اشرار کو
سات بد اطوار بدکردار کو

مکر یک سکھلا کے بھیجا شاہؐ پاس
شاہؐ سے وہ جاکے یوں التماس

کہ ہماری قوم ابھی خیر البشرؐ
شرفِ ایماں سے ہوی ہے بہرہ ور

پس ہمیں قرآں سکھلانے لئے
یک صحابہؓ کی جماعت بھیجئے

اور وہ ساتوں منافق بدصفات
متفق اکثر ہوے عاصمؓ کیساتھ

اُس سے کہتے با تمنا بار بار
گر تجھے بھیجے رسولِ باوقار

کیا ہے قسمت ہماری ہو یقیں
سیکھیں تا تیری سے ہم احکامِ دیں

الغرض ہمراہ اُنکے مصطفےٰؐ
بھیجے دسؓ اصحاب کو اے باصفا

اور امیر اُنپر کئے عاصمؓ کو ہی
پس مدینہ سے نکلکر وہ سبھی

جب ہدہ پر آنکر پہنچے ہیں ہاں
مکہ اور عسفان کے جو ہے درمیاں

یک منافق اُنسے تب ہوکر جدا
یہ خبر سفیان کو جاکر دیا

ساتھ لے دو صد لعیں کو وہ شریر
آکے چاہا اُنکو سب کردیں اسیر

پس وہ اصحابِ نبیؐ بے قیل و قال
ہوگئے تیار بر جنگ و جدال

وہ کہے ہم سے نہ کیجئے کارزار
تم ہیں تھوڑے نہ ہو طاقت زینہار

حضرتِ عاصمؓ کہا از بہرِ دیں
جاں نثاری ہی ہمیں آساں یقیں

کافراں بولے کہ تو جلدی نہ کر
ہم اماں تجھکو دئے ہیں سربسر

بولا عاصمؓ کوئی مشرک کی پناہ
میں نہیں لیتا مجھے بس ہے اللہ

میں کیا ہوں عہد اپنا حق کے ساتھ
ہاتھ میں کافر کے نا دوں اپنا ہاتھ

اور کیا ہوں حق سے میں یہ التجا
کہ نہ چھوئے کوئی کافر تن مرا

اور سُنا ہوں میں سلافہ نابکار
نذریوں کی ہے بلاشک آشکار

سرکے کاسے میں مرے پیوے شراب
ناکرے حق اسکو اُس سے کامیاب

یہ خبر پہونچا دیگا سرورؐ کو کون
یہ سُنا دیویگا پیغمبرؐ کو کون

بس دعا کرنے لگا وہ پاک باز
بارگاہِ کبریا میں بانیاز

یہ ہمارے حال سے اے دادگر
تو پیمبرؐ کو ہمارے دے خبر

حق کیا اُسکی دعا کو مستجاب
اور دیا ہے یہ خبر شہؐ کو شتاب

پس لگا لڑنے کو عاصمؓ تیر سے
تیر بھی جب اُسکے سب آخر ہوے

[1] سریہ اُس جنگ کو کہتے ہیں جس میں آنحضرتؐ شریک نہیں تھے پر وہ جنگ آپ کے حکم سے ہوا ہو ۱۲

جنگ نیزی سے ہی وہ کرتا تھا تب
یاالٰہی تن کو میرے رکھ نگاہ
کافراں چاہیے کہ کاٹیں اسکا سر
قصد جب کرتے تھے اسکا کافراں
آٹھ تن اُس دن وہ دس صحاب سے
بدر کے غزوے میں جب بے شک و ریب
زیدؓ مارا تھا امیّہ کے تئیں
ماہِ ذیقعدہ تھا وہ آئے نیکنام
کہتی تھی حارثؓ کی بیٹی آشکار
قید میں انکو رکھاتا تھا سدا
ہے بخاری میں جو یہ خبرِ صحیح
موضع تنعیم میں لا سر بسر
ڈالا اُنکے دل میں ربّ العالمیں
اور کہا پڑھتا زیادہ میں نماز
پڑھ کئے ابیات وہ بر اشقیا
تھوڑے عرصے میں بہ آفاتِ کثیر
منہ کئے اسکا مدینے کی طرف
جبکہ فی الواقع مدینہ اے میاں
آئینہ ہیں عشق کے وہ باصفا
اسکو بولے کافرانِ بے حیا
گر تجھے دیوینگے سب روئے زمیں
پھر کہے کفّار تو چہتا ہے کیا
میں نہ چاہونگا کبھی یہ جان لیں

نیزہ بھی ٹوٹا ہے اُسکا آہ جب
بالیقیں از شرِّ کفارِ تباہ
لیویں وہ سو اونٹ جا کر جلد تر
کاٹتی تھیں اُنکو آکر مکھیاں
یا شہادت دارِ جنت میں گئے
قتل حارثؓ کو کیا تھا جو خبیبؓ
اُسکا جو بیٹا تھا صفوان لعیں
نقل ہے گذرے تلک شہرِ حرام
کہ تھا قیدی جب خبیبؓ باوقار
غیب سے یہ اُسکو دیتا تھا خدا
لائے ہیں اہلِ سِیَر بھی سب صریح
لیجکے بیجد چڑھائے دار پر
سب قبولے یہ سخن وہ مشرکیں
باخضوع و باخشوع و بانیاز
لعنت و نفریں کیا اور بددعا
مبتلا ہو پائے ہیں نارِ سعیر
تب کہا ہے یوں خبیبؓ باشرف
اسکا تھا قبلہ حقیقی بےگماں
تھا نظر کرتا جمالِ مصطفےٰؐ
ملّتِ اسلام سے تو باز آ
نا پھروں زنہار از دینِ متیں
کہ ہو تیری جائے پر اب مصطفےٰؐ
کہ چُبھے کانٹا نبیؐ کے پاؤں میں

تیغ اپنی کھینچکر وہ باصفا
پس اُسی دن دادِ مردی دے تمام
مکھیوں کو شہد کے بھیجا خدا
شام کو اُسدن بڑی بارش ہوی
اور خبیبؓ و زیدؓ کو وہ اشقیا
اُسکی قیمت سو شتر ٹھہری تھی جب
وہ شقی اسکو خریدا لے ہراس
کافروں نے انکو رکھا قید کر
بیڑیاں لوہے کی پاہیں سخت تر
اور نہیں تھا موسم انگور تب
الغرض گذرے ہیں جب ماہِ حرام
اُنسے تب بولا خبیبؓ سرفراز
بس گذارا آہ دو رکعت خبیبؓ
پر کہو گے تم کہ یہ مرنے سے ڈر
پس خدا نے کی دعا اُسکی قبول
پس چڑھائے دار پر اُسکو وہیں
کچھ ضرر اس سے نہیں میرا ہوا
کہ وہاں تھے وہ رسولِ ذوالجلال
اُسکو تب حاصل تھا دیدارِ نبیؐ
انکو بولا ہے خبیبؓ محترم
دوست کیخاطر نہیں اک جاں فدا
اور سلامت تو ہے اپنے مکاں
اور سلامت میں رہوں تب اپنے گھر

رو بقبلہ ہو کیا ہے یوں دعا
وہ پیا آخر شہادت کا ہی جام
وہ ہوئیں اُسپر نگہباں جلد آ
حکمِ حق سے نعشِ عاصمؓ بہ گئی
قید کر بیچے ہیں پس مکے میں لا
مول لی حارث کی بیٹی اسکو تب
اونٹ دیکر اسکی قیمت میں پچاس
اور دے انکو بہت رنج و ضرر
بند تھا پھر قید خانہ کا بھی در
دیکھ یہ ہم اُسکو کرتے تھے عجب
تب خبیبؓ و زیدؓ کو کفارِ خام
چھوڑ دو دو رکعت گذاروں تا نماز
چھوڑا اُنکو لعیں یہ سنت خبیبؓ
باندھا ہے طولِ عبادت میں کمر
تھے وہاں حاضر جو تھے کفار جہول
اسکا منہ کعبے طرف رکھتے نہیں
منہ جدھر لاؤں ادھر ہے ربّ مرا
پوچھے کیا اور اُس عاشق کا حال
دل سے حاضر تھا بدربارِ نبیؐ
خالقِ ارض و سما کی ہے قسم
سو ہزاراں جان ہیں ہر آں فدا
وہ کہا حق کی قسم اے کافراں
جان مری اُنپر فدا شام و سحر

احوالِ خبیب رضی اللہ عنہ

۱ وہ مہینے جس میں جنگ ناجائز تھا

۲ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْہُ اللہِ ۱۲

اور بہت اسکو ڈرائے مشرکیں
دینِ حق سے پر وہ دل پھیرا نہیں

تب خبیبِؓ محترم اے باصفا
یوں لگا کرنے خدا سے التجا

تا مرا پہنچا دے حضرت کو سلام
خاتمِ صدرِ نبوت کو سلام

زیدؓ بن اسلم نے دی ہی یوں خبر
کہ مدینے میں شہِ جنّ و بشر

وحی کے آثارِ اشرف ناگہاں
ہوگئے ظاہر بشاہِ دوجہاں

اور فرمائے خبیبؓ باصفا
جو مقید شہر میں مکے کے تھا

دار پر چڑھ وہ کیا مجھکو سلام
اب کہا آ مجھکو جبریلِؑ ہمام

نیزے لے ہاتھوں میں آئی جلد تر
ضرب کرنیکو خبیبؓ پاک پر

آہ اُنکے مارنے سے نالکے تاب
دار پر کرتا تھا از بس اضطراب

تب کہا الحمد للہ با طرب
روبقبلہ کردیا اب مجھکو رب

پر شریعت اور طریقت اسکے تب
ظاہر و باطن کیا ہے جمع رب

پشتِ اشرف سے ہوا وہ اسکے پار
وہ پڑھا تب کلمۂ طیّب پکار

تا ابد اس سے خدا راضی رہے
اسکو شہدا میں سرفرازی رہے

کہ خبیبؓ باصفا کی اقتدا
وہ بھی دو رکعت کیا ہے تب ادا

پس شہید اُسکو کیا اے نیکنام
بھیجا نسطاس صفوان کا غلام

کہ محمدؐ کے ہیں یہ جیسے صحابؓ
کسکے میں دیکھا نہیں ایسے صحابؓ

تا کہ خبرِ قتل اُسکی اے ہمام
منتشر ملکِ عرب میں ہو تمام

شہ صحابہ کو کئے تب یہ خطاب
کون ہے تم میں کہ اب جاوے شتاب

جب سُنے یہ حکم مقدادؓ و زبیرؓ
ہوگئے تیار وہ دونو بخیر

یونہی وہ تنعیم میں پہنچے ہیں جا
دار پر ہی تھا خبیبؓ باصفا

قتل سے تھا اسکے دن چالیسواں
خون بھی تھا اُسکے زخموں سے رواں

اسکو آہستہ اتارے دار سے
کوئی خبر پایا نہ اُن کفار سے

ٹکڑے چھپا کر کے ستر کافراں
جاملائے راستہ کے درمیاں

آہ اُسکے قتل پر کفار سب
ہوگئے ہیں متفق اشرار جب

یا الٰہی یہ تو سب ہیں دشمنان
دوست اب میرا نہیں کوئی یہاں

تو ہی اب پہنچا دے اے ربِ قدیر
مصطفیٰؐ کو میری تسلیم اخیر

مجلس آراستہ کئے یاروں کے ساتھ
میں بھی حاضر تھا وہاں اُنکے ذات

شہ دئے تسلیم کا اُسکے جواب
درد و رقت سے لگے رونے شتاب

دار پر اُسکو چڑھائے کافراں
اور کئے اُس پر جفائے بیکراں

نقل ہے چالیس مشرک بھیجیا
بدر میں جنکے مرے تھے اقربا

جسم میں اسکے چبانے کو لگے
آہ دل اسکا دکھانے کو لگے

آہ جو کرتا تھا حرکت آسمیاں
روبقبلہ ہوگیا ہے ناگہاں

گرچہ تھا ہر حال میں وہ باشرف
بس حقیقی اپنے ہی قبلے طرف

الغرض سینے پہ اسکے اے امیں
مارا نیزہ ایک مردودِ لعیں

کلمۂ توحید ہی پڑھتا ہوا
وہ خراماں باغِ جنت کو گیا

زیدؓ بن دثنہ کو اُسکے بعد ازاں
دار دینے لائے ہیں جب کافراں

جو خبیبؓ اوپر کئے جور و جفا
زیدؓ پر بھی کرگئے وہ بیوفا

جب شہادت پائے ہیں زیدؓ و خبیبؓ
یوں ابو سفیاں کہا بیشک و ریب

پس خبیبِؓ باصفا کو سر بسر
کافراں چھوڑے ہیں یونہی دار پر

اُسکا سب احوال وہ اے باصفا
وحی سے معلوم سرورؐ کو ہوا

اور خبیبؓ محترم کو دار سے
وہ اُتارے تو اُسے جنت ملے

پس وہ نکلے شب کو ہوتے تھے رواں
دن کو اندر غار کے رہتے نہاں

کافراں چالیس گردِ اُس دار کے
آگے سوتے تھے حفاظت کیلئے

بوئے مشک اس سے مہکتی تھی عجب
اور تر و تازہ تھا اُسکا جسم سب

لاش باندھا اپنے گھوڑے پر زبیرؓ
پس مدینے کو چلے دونو بخیر

نعش اُسکی وہ اتارے بر زمیں
ہوگئی غائب زمیں میں وہ وہیں

وہ دونوں حملہ کئے کفار پر — غایتِ مردی سے مثلِ شیرِ نر
کافراں طاقت نہ پاکے زینہار — ہوگئے ہیں جلد تر سارے فرار
پس بہ فتح و نصر وہ دو شجیع — آملے حضرتؐ سے باشانِ رفیع
آکہا جبریلؑ نے سالارؐ سے — کہ ملک یہ ہر دو اپنے یار سے
کرتے ہیں فخر و مباہات کثیر — آسماں پر اے بشیر و اے نذیرؐ
شاہ اُن یاروں کو تیں بھیجے تھے جو — تھا مہینا وہ صفر کا جانو

عبداللہ بن انیس کا سریّہ

اور عبداللہؓ انیسِ باصفا — حکم سے سرورؐ کے عرنہ کو گیا
جو وہاں سفیانِ ہذلی تھا مقیم — قتلِ عاصمؓ کو کیا تھا وہ لئیم
ایک لشکر جمع کرتا تھا وہاں — تاکرے جا جنگ باشاہِ جہاںؐ
کاٹا عبداللہؓ نے سفیاں کا سر — اور چلا سوئے مدینہ جلد تر
اس کا جب پیچھا کئے ہیں کافراں — وہ ہوا اک غارِ صحرا میں نہاں
مکڑی اک جالا تنی ہے اُس پہ آ — غارِ ہجرت میں تنی تھی جونکہ جا
ڈھونڈ کر واپس ہوئے سب کافراں — پس نکلکر غار سے وہ بعد ازاں
جلد تر پہنچا مدینے کو ہے آ — پاس شہؐ کے اس لعیں کا سر رکھا
خوش ہوئے پیغمبرؐ اور یاراں تمام — اُس سے بس راضی رہے ربّ الانام
اور اُسی ہی سال سبطِ مصطفےٰؐ — ہے امامِ دیں حسنؓ پیدا ہوا

ولادتِ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہجرت سے چوتھے سال کا احوال بیرِ معونہ کا جنگ جس میں ستّر قاریانِ قرآن شہید ہوئے

سالِ چارم میں صفر کے درمیاں — فوج اک اصحاب کی باعز و شاں
نجد کے جانب ہیں بھیجے مصطفےٰؐ — جنگ وہاں بیرِ معونہ کا ہوا
اسکا یہ قصہ ہے عامر بو برا — نجد سے آ شاہِ عالمؐ سے ملا
شہؐ دئے ترغیبِ ایماں اُسکو جب — وہ کیا یوں عرضِ خدمت باادب
اب کئی اصحاب کو اے راہبر — آپ سوئے نجد بھیجو گے اگر
ہے قوی اُمید مجھ کو یا نبیؐ — کہ ہماری قوم ایماں لائیگی
میں بھی اُنکے ساتھ ایماں لاؤنگا — جا وہاں ہی یہ شرف میں پاؤنگا
عرض یہ سُنکر کہے وہ شاہِ دیںؐ — نجد کے لوگوں سے ہیں ایمن نہیں
وہ کہا اندیشہ کچھ مت کیجئے — میں بھی ہوں اُنکی حمایت کیلئے
میں پناہ دیکر لیجاؤں اُنکو سب — خلق کی تا ہو ہدایت کا سبب
اپنے تب ستّر صحابہؓ کو رسولؐ — بھیجے ہیں کر عرض کو اُسکے قبول
اور منذرؓ بن عمر کو اے خبیر — شاہِ عالمؐ نے کیا اُنپر امیر
عمدگانِ نجد کے سب نام پر — ایک پروانہ لکھے پیغامبرؐ
آہ وہ ہفتاد اصحابؓ کبار — قاریانِ قرآں کے تھے نامدار
اور تھے سارے فقیرانِ مفلساں — عابداں پرہیزگاراں مخلصاں
لکڑیاں لا بیچ دن کو وہ کرام — دیتے قیمت اہلِ صفہ کو تمام
رات کو کرتے عبادت میں قیام — طاعت و ذکر و تلاوت میں مدام
جب مدینے سے غرض وہ اتقیا — ہوگئے راہی بحکمِ مصطفےٰؐ
مکہ اور عسفاں کے بیچ آئے نیکنام — اُترے ہیں بیرِ معونہ پر تمام
اک صحابی نام تھا جسکا حرامؓ — لیکے وہ پروانۂ خیرالانامؐ
جلد آکے لیگیا عامر کے پاس — نجد کا سردار تھا وہ ناسپاس
دیکھتے ہی نامۂ خیر الورا — اُس شقی نے قتل قاصد کو کیا
اور بنی عامر کو وہ مردود خر — اُن صحابہؓ کے بلایا جنگ پر
وہ کہے اُنکو پناہ دے بو برا — لایا ہے پس نا لڑیں ہم اُنسے جا
وہ شقی دوسرے قبائل سے وہیں — جمع اک لشکر بڑا کرکے لعیں
آہ وہ ستّر صحابہؓ پر گیا — ہو محاصر تنگ اُن سبکو کیا

ستر قاریان قرآن کی شہادت

پہنچی تلوار انکو یہ بھی بیدرنگ   پس شجاعت سے گئے تا انکے جنگ
ایک منذر بچگیا تھا. کافراں   بولے اب دیتے ہیں ہم تجھکو اماں
وہ بھی تنہا کافروں سے جنگ کر   پایا ہے آخر شہادت کا ثمر
ناگہاں دیکھے ہیں وہ لشکر طرف   آہ اڑتے ہیں پرندے صف بصف
دیکھے دونوں چڑھکے اک ٹیلے پہ تب   پائے اُن اصحاب کو مقتول سب
پوچھا کیا تجویز حارثؓ از عمرؓ   وہ کہا جا شاہ کو دینا خبر
پس وہیں وہ کافروں کو مار کر   آپ بھی پایا شہادت جلد تر
اور کہا پہچانتا ہے کیا تو اب   خوب اپنے کشتگوں یاروں کو سب
پوچھا عامر کیا ترا تھا کوئی یار   جو نظر انمیں نہ آوے زینہار
انمیں تھا لیکن نظر آتا نہیں   سُنکے یہ پوچھا عمرؓ سے وہ لعیں
تھا ہمارے میں وہ فاضل نامدار   اور عابد متقی پرہیزگار
اور بوقت دفن شہدا ہمیاں   نعش کا اسکی نہیں پائے نشاں

عامر بن فہیرہؓ کی لاش آسمان پر جانا

تھا جو عامرؓ بن فہیرہ نیکنام   تھا بنی جدعان کا پہلے غلام
اک رطل سونے سے کر اُسکو خرید   کردئے آزاد صدیقؓ سعید
جب کئے ہجرت شہؐ عالیجناب   اس سفر میں وہ تھا ہمراہ رکاب
بے تردد یہ کرامت دیکھکر   شرف ایماں سے ہوا وہ بہرہ ور
جبکہ جینے سے ہوے سب نا اُمید   یوں کہے رو رو کے اے رب مجید
اُسکو پہنچائے تبھی روح الامیںؑ   شہؐ جواب اُسکا دئے ہوکر حزیں
کہ لیجا نعش اسکی بالائے فلک   پھر زمیں پر جلد لے آئے ملک
نقل ہے وہ بوبرا نجدی جو آ   لیگیا تھا اُن صحابہؓ کو بلا
جو تھا عامر بن طفیل بے حیا   تھا بھتیجا بوبرا کا پر دغا
تھا ربیعہ بوبرا کا جو پسر   عامر ملعون کا قصد قتل کر
پس کیا طاعون میں اسکو مبتلا   مثل طاعون شتر رب العلا

اور شہادت پائے آخر وہ تمام   کعبؓ اک زخمی پڑا تھا اے ہمام
وہ کہا مجھکو نہیں ہرگز قبول   یہ پیادۂ زشت کفار جہول
اُسنے حارثؓ اور عمرؓ بھی بچگئے   کہ تھے وہ اونٹاں چرانے کو گئے
بولے آپس میں کہ یاں اُڑنا طیور   فی الحقیقت کچھ نہیں آفت سے دور
اور تڑپتے ہیں لہو میں وہ تمام   اور کھڑی ہے فوج کفار لیام
بولا حارثؓ نے عمرؓ سے بھائیجان   پھر شہادت ایسی میں پاؤں کہاں
اور عمرؓ کو لیکے پیشانی کے بال   کردیا آزاد عامر زشت حال
وہ کہا ہاں ور ٹھہر ہر کے پاس   کہدیا نام و نسب آخر خناس
بولا ہاں صدیقؓ اکبر کا غلام   یعنے عامرؓ بن فہیرہ نیکنام
بول اب مجھکو وہ کیسا شخص تھا   تب عمرؓ اُس سے یوں کہنے لگا
بولا عامر جبکہ وہ مارا گیا   آسماں پر لیگئے اُسکو اُٹھا
حکم سے حق کے ملک اُسکے تئیں   کردئے تھے دفن زیر زمیں
نقد ایماں کا وہ جب پایا ہے گنج   مالکاں دیتے تھے اُسکو درد و رنج
سابق الاسلام تھا وہ باوفا   اور تھا از اولیائے نامدار
اُسکا قاتل جبکہ دیکھا ہے عیاں   نعش اُسکی جو گئی بر آسماں
ہے روایت جب وہ ستر قاریاں   ہوگئے محصور فوج کافراں
ہمسے پہنچا اب تحیات و سلام   درحضور حضرت خیر الانامؐ
اور عامرؓ بن فہیرہ کی خبر   یوں دئے ہیں حضرت خیر البشرؐ
روح علیین میں اُسکی لیگئے   لا زمیں پر دفن جتنے کو کئے
ہو بہت اس واقعہ سے شرمسار   اُن دنوں میں ہی مرا ہے آشکار
گرچہ ایماں بوبرا لایا نہیں   پر ہوا اس کام سے اندوہگیں
کہتے ہیں مارا اُسے نیزے سے جا   اُسکی مجلس میں مگر وہ نہ مرا
جبکہ تھا گھوڑے پہ اپنے وہ سوا   مرکے دوزخ کو گیا وہ نابکار

ہے روایت جب سُنے خیر البشرؐ　اپنے یاروں کی شہادت کی خبر
مشرکانِ رعل و ذکوان نے　اور عصفان اور بنی لحیان نے
آکے جو بیر معونہ میں لڑے　مشرک ان تینوں قبائل کے ہی تھے
یوں مواہب میں لکھا اسکی خبر　آئی حضرت پاس ایک ہی وقت پر

بنی نضیر کا غزوہ

وہ قبیلہ اک یہود کا تھا جہاں　جب وہ بدعہدی کی شہ سے عیاں
میں سمجھتا ہوں کہ تمکو دے سزا　وہ نبیؐ فرمائینگے حکم جلا
اُنپہ تم ایمان لاؤ جلد تر　دو جہاں کی ہے سعادت سر بسر
بولے دیں موسیٰ کا نا چھوڑینگے ہم　دل وطن سے بلکہ سب توڑینگے ہم
لیکے اُتنا رخت بے ہتھیار اب　تم چلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب
بعضے خیبر کو گئے بعضے بشام　دوسرے ملکوں طرف بعضے بیام
جلد بازارِ مدینہ سے گئے　سب پریشاں در بسر گرداں ہوئے
خود پنجاہ انکے پنجاہ بکتر ملے　اور زمیں باغات و اسباب و گھر ملے
ہے روایت جب مہاجر پاک تن　آئے تھے مکے سے چھوڑ اپنا وطن
غربت و کربت کو انکے لاکلام　دیکھکر حضرتؐ کے انصارِ کرامؓ
اپنے باغات و مکانات و زمین　حصہ کر آدھے دئے اُن کے تئیں
انسے وہ بعضوں کو دیتا تھا طلاق　تا نکاح اُنسے کریں وہ باتفاق
جب یہودونکی وہ باغات و زمین　ہاتھ آئی شاہِ عالم کے تئیں
اب یہ باغات و زمیں آئی جو ہاتھ　حصہ چاہیں تم بھی گر اے نیکذات
جو دئے ہیں انکو تم اے اہلِ دیں　اپنے باغات و مکانات و زمین
میں مہاجر کو ہی دیتا ہوں تمام　یہ زمیں باغ و مکاں سب لاکلام
یا رسول اللہ یہ اموال سب　دیجئے قومِ مہاجر کو ہی اب
اور دئے ہم انکو جو کچھ آشکار　وہ کبھی واپس نہ لیں ہم زینہار

آہ غمگین و حزیں ایسے ہوئے　کہ کسی کربت میں نہ ایسے ہوئے
اک مہینے تک کئے ہیں بددعا　در قنوتِ فجر وہ شاہِ ہدیٰ
اور لڑے جو عاصمؓ ذیشان سے　تھے بنو لحیان بے ایمان سے
اسلئے وہ سب قبائل پر یقین　بددعا ایک ہی کئے ہیں شاہِ دین
اور ربیع اوّل ندرائے خبیر　شہؐ کئے ہیں غزوہ قومِ نضیر
تھا کلثانہ حبر اک اُن میں بڑا　وہ کہا تم جو کئے ہیں یہ دغا
وہ تو ہے بے شبہ ختم المرسلین　ذکر ہے توریت میں انکا یقین
یا کہ تم ہوجاؤ سب جزیہ گزار　اور وطن اپنا نہ چھوڑو زینہار
حکم یہ بھیجے ہیں شاہِ بحر و بر　کہ اٹھا لیں بار اونٹاں جسقدر
لادے چھ سو اونٹ پر ساماں لا　تین تین اشخاص میں اک اونٹ تھا
سب وہ ناہنجار اپنے کو سنوار　دف بجا گاتے بجاتے نابکار
ہوگئی ہے تب وہ ناپاکوں سے پاک　اُس نواحِ پاک کی پاکیزہ خاک
تین سو چالیس بکتر انکے تیغ　خالصے ہیں شہؐ کے آئے بے دریغ
چھوڑ کر گھربار اور اہل و عیال　محض از بہرِ رضائے ذوالجلال
اُنسے کچھ ایسا بجا لائے سلوک　کہ جہاں نادم ہیں اُمرا اور ملوک
بلکہ انصاری کوئی عالی قدر　عورتیں رکھتا تھا متعدد اگر
یوں کئے حقِ اخوت وہ ادا　تا ابد انکو جزا دیوے خدا
شاہ انصاروں کو اپنے یوں کہے　تم مہاجر پہ بہت احساں کئے
لیجو حصے اپنے تم بے قیل و قال　اور مہاجر پہ رکھو یونہی بحال
انہیں حصے اپنے نا چاہیں اگر　لیجو واپس اُنسے اپنے باغ و گھر
تب کئے ہیں عرض سعدینِ ہمام　ہر دو سردارانِ انصارِ کرامؓ
کہ وہ آئے چھوڑ اپنے خانماں　اور زن و اولاد و باغات و مکاں
وہ مکانوں میں ہمارے ہی رہیں　خیر و برکت کا سبب ہوگا ہمیں

Scanned with CamScanner

ہم سبھی اہانت پر رضی ہیں اب	عرض پس یونہی کی انصار سب	سنکے یہ حضرت بہت شاداں ہوئے	اور دعا بھی انکے حق میں یوں کئے
اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ			

بدر الموعد کا غزوہ

اور اسی سال میں اے باصفا	بدر موعد کا یقیں غزوہ ہوا	در احد بولا تھا ابوسفیاں غدر	جنگ ہے پھر سال آئندہ بہ بدر
جب ہوئے نزدیک وہ وعدے کے دن	ہے روایت بادشاہ انس و جن	پانزدہ[۱۵] صد غازیوں کو لیکے ساتھ	بدر میں اترے ہیں جا ای نیکذات
اور ابوسفیان مکہ سے نکل	تھوڑی منزل جاکے بعزم جدل	رعب سے اسلام کے وہ عذر لا	اپنے ہمراہوں سے یوں کہنے لگا
قحط کے ایام میں اب ہر کہیں	جنگ اب ہرگز مناسب ہی نہیں	جاکے آئندہ کرینگے ہم قتال	پھر گیا ہے سبکو لے بقیل و قال
آٹھ دن رہ منتظر شاہؐ ہدا	پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا	اور ہوا پیدا نبیؐ کا نور عین	ماہ شعباں کی چہارم کو حسینؓ
بعد میلاد حسنؓ پنجاہ شب	جب ہوئے ہیں منقضی از فضل رب	فاطمہؓ زہرا کو تب بی بیؐ میں	ٹھہرا ہے حمل امام دین حسینؓ
اور مہ شوال میں اے بافلاح	شہؐ کئے ہیں ام سلمہؓ کو نکاح	اور ذوالقعدہ میں زینبؓ کے تئیں	عقد میں لائے ہیں اپنے شاہ دیںؐ
اور عبداللہ عثمانؓ کا پسر	یعنے سبط حضرت خیر البشرؐ	اور زینبؓ زوجۂ شاہؐ جہاں	جو خزیمہ کی تھی بیٹی اے میاں
فاطمہؓ ام علیؓ قدسی صفات	پائے اسی سال میں تینوں وفات	اک یہودی نے یہودیہ کے ساتھ	جب کیا فعل زنا وہ بدصفات
شاہؐ کی خدمت میں لائے انکو زود	شہؐ نے سزا پوچھے تو یوں بولے یہود	کرکے کالا انکا منہ اے باشرف	اونٹ پر بٹھلا کے منہ کردم طرف
شہر میں اسکو پھرانا ہے سزا	ہے یقیں توریت میں یونہی لکھا	شہؐ کہے تم جھوٹ کہتے ہو یقین	حکم یہ توریت میں ہرگز نہیں
پس وہیں توریت میں دیکھا منگا	رجم ہی اس میں زنا کی تھی سزا	پس وہ دونوں کو امام انس و جاں	جلد تر سنگسار کروائے ہیں جاں
زیدؓ بن ثابت بحکم شاہؐ زود	سیکھا پندرہ روز میں خط یہود	اور اسی سال میں اے نیکنام	حکم قرآں سے خمر ہوگئی حرام

ہجرت سے پانچویں سال کا احوال دومۃ الجندل کا غزوہ

سال پنجم میں بہ فرمان خدا	شہؐ نے زینبؓ سے نکاح اپنا کیا	اور در روز زفاف اے باصواب	حق نے بھیجا آیت حکم حجاب
اور مہ مولد میں حضرتؐ فوج لے	دومۃ الجندل کے غزوے کو گئے	نام اک جا کا ہے وہ اے اشتباہ	ہے مدینے سے وہ پندرہ دن کی راہ
رہزنی میں تھے وہاں بعضے لعیں	رکھتے تھے قصد مدینہ بھی یقیں	جا ہزار اشخاص سے پیغامبرؐ	غارت انکے کردئے سب جانور
ہوگئے کفار وہ سارے فرار	انکو ڈھونڈوائے بہت شاہؐ خیار	نہ پتہ ان کا کہیں ہرگز لگا	پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا
مریسیع کا غزوہ		اور مہ شعبان میں خیر البشرؐ	بھی گئے جنگ مریسیع اے بسیر
اور اسی غزوے کے بعد از فلاح	شہؐ جویریہؓ کو لائے در نکاح	جب پھرے اس جنگ سے شاہؐ ہدا	رہ میں مالا عائشہؓ کا گم ہوا
ڈھونڈنے اسکو کئے اُنجا مقام	پر وہاں پانی نہ تھا اے نیکنام	آیت حکم تیمم بر رسولؐ	پائی ہے حق سے وہیں شرف نزول

اور

حاشیہ: اے الٰہی انصار پر اور ان کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما ۱۲ — تاریخ تولد حضرت حسینؓ — نکاح ام سلمہؓ و زینبؓ — شراب کا حرام ہونا — نزول آیت تیمم

اور وہ مالا اونٹ کے نیچے ہی تھا
بر جنابِ پاکِ اُمّ المومنینؓ
آہ اُس قصّے کا نشتر سر بسر
مختصر لکھتا ہوں میں کچھ وہ بیاں
راہ میں آتے تھے ہم سب ایک شب
آئی تک ہودا مرا تھا جو وہاں
پس میں بیٹھی اپنی جا پہ اُن کے
پیچھے لشکر کر رکھے تھی شاہ اُسے
سنتے ہی آواز اُنکی میں اُٹھی
میں ہی تنہا ہو گئی اُسپر سوار
تھا بڑا انکا اُبَی ابنِ سلول
ہے عجب تر یہ کہ بعضے مومناں
تھی خلیری بہن جو صدیقؓ کی
بولتی ہے عائشہؓ اے باادب
اور مجھے اصلا نہ تھی اُس سے خبر
ایک دن مسطح کی مادر ہو خفا
وہ کہی مجھ کو اے ناداں تو ابھی
بس زیادہ میری بیماری ہوئی
تھا یہی مقصود باطن کا مرا
وہ حکایت کیا کہے میرے باب میں
زن بہت محبوب ہو شوہر کی جو
اور غالب آتے ہیں شدید
میں کہی سبحان اللہ آہ پھر

جب اُٹھائے اونٹ کو تب وہ ملا
زوجۂ محبوبۂ سلطانِ دینؐ
پارہ پارہ کرتا ہے دل و جگر
اب روایاتِ صحیحہ سے یہاں
کوچ کا اُس شب ہوا اعلام جب
باندھ اُشتر پر ہوئے آگے رواں
سمجھی ہو وانے مجھے کوئی آئینگے
لاوے تارہ میں جو چیزیں ہوں گری
اپنا منہ چادر سے اپنے ڈھانپ لی
پس چلا وہ اونٹ کی لیکر مہار
باندھتا تھا افترا وہ بوالفضول
بھی شریک اُنمیں ہوئے ہیں نے یاں
اسکا بیٹا تھا یہ مسطح اے ذکی
ہم سب آپہنچے مدینہ کو ہیں جب
حال متغیر نبیؐ کا تھا مگر
حق میں اُس مسطح کے کی ہے بد دعا
کیا نہیں اُسکی سنی ہے وہ بدی
بیقراری اور ناچاری ہوئی
یہ حکایت تا کروں تحقیق جا
دل ہے میرا اُس سے پیچ و تاب میں
اور اُسکے پاس عالی قدر ہو
صبر کرتے ہی پس لے کھٹے اُمید
کیا یہ تہمت ہو گئی ہے مشتہر

اور اُسی سال میں ہے باد وفاق
یعنی بی بی عائشہؓ پہ اے سلیم
خامہ لرزاں ہے یہاں تحریر سے
ہے روایت عائشہؓ سے اے امین
تب اکیلی ہی قضا حاجت گئیں
اُسکے حمالوں نے سمجھا تھا یہی
نیند آئی سو گئی میں ناگہاں
دیکھکر مجھ کو وہاں وہ دلفگار
پاس میرے اونٹ کو بٹھلا دیا
دوپہر کو پہنچی میں لشکر میں جا
لوگ جو تہمت گئے بیخوف و باک
ایک حسّان ابنِ ثابت اے پسر
اور اُمّ المومنینؓ زینب کی بہان
اِک مہینے تک تو میں بیمار تھیؓ
التفات اگلا نہ تھا وہ مجھ پہ تب
میں کہی کیوں اُسپہ کی تو بد دعا
میں کہی وہ کیا ہے دے مجھکو خبر
میں نے تب کی عرض از خیر البشرؐ
حکم جانیکا دئے مجھ کو نبیؐ
بولی اے دختر نہ کر تو فکر و غم
اور انبازاں بھی ہوویں اُسکی نین
پاس خصم کے پاک ہووے جو مگر
کیا رسول اللہ اور میرا پدر

آہ مردوداں کئی اہلِ نفاق
باندھے تہمت اور بہتانِ عظیم
اور لرزاں ہے زباں تقریر سے
کہ گئے اُس جنگ سے جب شاہِ دینؐ
تھی گئی باہر نکل لشکر سے میں
کہ میں بیٹھی ہوں اُسی ہودے میں ہی
صبح کو صفوان آپہنچا وہاں
اِنّا لِلّٰہ کی پڑھا آیت پکار
جا کھڑا دور اور نہ مجھسے کچھ کہا
باندھے بہتاں مجھ پہ بعضے اشقیا
حقتعالی نے کیا اُنکو ہلاک
اور مسطح آہ نہیں تھا دگر
حمنہ بنتِ جحش بھی تھی نہیں جان
خلق میں شہرت تھی اُس بہتان کی
فکر تھی یا رب کہے کیا اسکا سبب
وہ تو حاضر بدر کے غزوے میں تھا
قصۂ بہتاں کہی وہ سر بسر
گر اجازت ہو تو جاؤں ماں کے گھر
ماں سے جا پوچھی کہ اے مادر مری
اے مری بیٹی خدا کی ہے قسم
باتیں اُسپر اکثر ایسے ہوتے ہیں
ہے بدی سے خلق کے کیا اُسکو ڈر
سُن چکے اِس افک و بہتان کی خبر

قصۂ افک و بہتان عظیم بر حضرت عائشہ صدیقہؓ

دردوغم غالب ہوا میرے پہ تب
دوسرے گھر میں مرا پدرِ سعید
اور کہا اے عائشہؓ کر صبر اب
اور میں روتی تھی ہمیشہ اِسقدر
اور کئے جب مشورت خیر البشرؐ
کیونکہ بیٹھے وہ نجاست پر سدا
بولے یوں عثمانؓ کہ چھاؤں آپکی
کب نہ حافظ آپکے ازواج کا
اور نماز اندر ہی دی اُسنے خبر
جمع رکھئے خاطرِ اشرف کو اب
اور کہے اہلِ نفاق واہلِ کیں
ہے وہ عابد متقی پرہیزگار
عرض یاروں نے ہے کی اے محترم
عرض یوں حضرت سے کی وہ پاک ہوش
ہے قسم حقکی کہ اُس سے میں یقیں
روز و شب کرتی تھی میری ہمسری
محض اپنے فضل سے ربِ صمد
عائشہؓ کہتی ہے دو شب ایکروز
آئے ہیں ایسی میں سالارِ انامؐ
عرصہ ایک ماہ سے سوئے نبیؐ
پس کہے میرے سے وہ خیر البشرؐ
گر گنہ تیرے سے پایا ہو صدور
تب کہی میں باپ سے اپنے شتاب

اور رونے میں بھی گزری وہ شب
بیٹھ کر پڑھتا تھا قرآنِ مجید
تا کرے کیا حقمیں تیرے حکم رب
کہ گماں تھا میرا پھٹ جاوے جگر
اپنے یاروں سے کہے تب یوں عمرؓ
پاک اُس سے آپ کو رکھا خدا
اِس زمیں پر تو نہیں پڑتی کبھی
ہو ویگا اور عرض کی حیدرؓ نے آ
آپ پاؤں سے نکالے جلد تر
آپ کو دیگا خبر البتہ رب
رنج اور ایذا دے میرے تئیں
اُس سے سرزد ہووے کب یہ زشتکار
حکم دے تا قتل کر دیں اُنکو ہم
میں نگہ رکھتی ہوں اپنے چشم و گوش
خیر و خوبی کے سوا دیکھی نہیں
پر حسد سے حق رکھا اُسکو بری
ہے بچایا اُسکو از شرِ حسد
مجھکو رونے میں ہی گزرے دن بسوز
اور کئے الطاف سے ہم پر سلام
وحی میرے باب میں آئی نہ تھی
پہنچی تیرے حقمیں اک ایسی خبر
مانگ بخشش جلد از ربِ غفور
دو نبیؐ کو میری جانب سے جواب

روز بھی گزرا ہے رونے میں تمام
سُن مری آواز رونے کی وہیں
گھر میں رہتا تھا اکثر وہ حزیں
دیکھ کر اِس طرح مجکو اشکبار
یا رسول اللہ مبارک جسم پر
آپکے ازواج کو پس کردگار
تا نجس جا کہ یہ ہرگز نا پڑے
کہ روا رکھا نہیں وہ کارساز
بات یہ سچی اگر ہوتی بجا
جب رسول اللہ یہ باتیں سُنے
حقمیں میرے اہل کے دی ننگ و نام
ہے قسم حق کی کہ میں پاتا نہیں
اور زینبؓ جو تھی بیٹی جحش کی
بات ایسی بولنے سے اے نبیؐ
یہ وہی زینبؓ تھے در حسن و جمال
وہ حسد کرتیکی مجھ پر جائے تھی
ہو گئے تہمت گراں جو سب ہلاک
پدر و مادر بھی مرے یہ دیکھکر
بیٹھے آ مجھ پاس وہ بیٹھے نہ تھے
پوچھے میرا حال بولی میری ماں
گر بہ واقع پاک ہے تو اور بری
جب کئے ارشاد یوں وہ شاہِ دیںؐ
وہ کہا واللہ میں پاتا نہیں

ایک لمحہ بھی نہ سوئی لاکلام
آپ بھی رونے لگا اندوہگیں
وحی شہؐ پر دیر تک آئی نہیں
پدر و مادر بھی تھے میرے زار زار
آپکے مکھی کو نہ ہو جب گذر
تا کرے ناپاک واللہ زینہار
حق نگہباں جب وہ سایہ کا رہے
ہو نجس نعلین والا در نماز
اِس سے آگاہ آپکو کرتا خدا
جا کے مسجد میں تبھی خطبہ پڑھے
اور کئے صفوانؓ پر جو اتہام
اہل سے اپنے بدی کچھ بالیقیں
اُسکو میرے حال سے پوچھے نبیؐ
عائشہؓ سے جو نہ دیکھی اور سُنی
اور نبیؐ کے پاس در جاہ و جلال
حمنہ سکھلائی تھی اُسکی بہن بھی
ہو گئی حمنہ بھی تب اُنمیں ہلاک
ساتھ میرے روتے تھے شام و سحر
جب سے مجھ پر لوگ وہ تہمت کئے
کہ نہ تپ لرزہ ہے اُسکو بیکراں
حق بیاں فرماویگا پاکی تری
بند آنسو ہو گئے میرے وہیں
کہ کہوں کیا در جوابِ شاہِ دیںؐ

بعد مادر سے کہی تو دے جواب
میں ہوں دختر سن نہیں میری بڑی
گر کہوں میں پاک ہوں از فضلِ رب
ہے قسم اللہ کی بے قیل و قال
تھے ابھی اسجا پہ ہی شاہِ عربؐ
ہوش پائے وحی کی حالت سے جب
تیری پاکی پر گواہی وہ دیا
خوش ہو میرا پدر تب مجھکو کہا
حالتِ مستی جو بس فرحت کیساتھ
ہے وسیلہ سے رسول اللہ کے
الغرض جھوٹوں کا منہ کالا ہوا
یعنے از اِنَّ الَّذِیۡنَ اے سلیم
پس بہت خوشحال ہو شاہِ اممؐ
اور بلا تہمت گروں کو سب وہیں
اور حسّان اور مسطح ہے دِگر
اسکو بد کہتا عروہ اے امیں
یعنے در ہجوِ رسولِ انس و جاں
حِلم پر بی بیؓ کے یہ کیجو نظر
اور عجب ہے حال ہی حسّان کے
لیک حسّان تائب و نادم ہوا
لیک با ایں اُسکو دنیا میں خدا
اور طفلی ہی میں مسطح کا پدر
جبکہ بابی بی کو یوں وہ متہم

وہ بھی ویسا ہی کہی پر اضطراب
اور نہ قرآں سے زیادہ بھی پڑھی
شاید اسکو تم نہ سچ جانوگے اب
بس یہی میری تمہاری ہے مثال
وحی کے ظاہر ہوئے آثار تب
مسکراتے تھے وہ با فرح و طرب
پاک اس بہتان سے تجھکو کیا
شکر کر تو اب رسول اللہ کا
اُسپہ غالب تھی کہی بی بیؓ یہ بات
اور طفیل اُس شاہِ عالیجاہ کے
رتبہ بی بیؓ کا خدا بالا کیا
نور کے سورے میں تا دِہ رُق کرِیۡم
جلد مسجد کی طرف لائے قدم
مارے ہیں حدِ قذف انکے تئیں
حمنہ ہے اور ابنِ اُبی ہے بد گہر
عائشہؓ اک دن کہی اُسکے تئیں
شعر جب کہتے تھے بعضے کافراں
عفو اور برداشت ہی یہ کسقدر
کہ وہ دیکھو باوجود اُس شان کے
اُنپہ حدِ شرح بھی قائم ہوا
بعد اس قصّہ کے نابینا کیا
مرگیا تھا وہ تھا مفلس سخت تر
حضرتِ صدیقؓ تب کھائے قسم

ہیں ہی تب کہنے لگی ناچار ہو
تم سنے واللہ جو تہمت بری
جانتا ہی بات یہ پروردگار
پدرِ یوسفؑ جو کیا صبرِ جمیل
مثلِ مروارید قطرے عرق کے
اور کہے اے عائشہؓ ربّ العلا
آیتِ قرآن تیری ثنا میں
میں کہی کرتی ہوں بس اب شکرِ رب
ورنہ یہ تطہیر اُسکی ذات کی
پس پیمبرؐ کی وساطت کا سبب
پس لگا پڑھنے کو وہ حقکا رسولؐ
وہ اٹھارہ [۱۸] آیتیں ہوتی ہیں سب
جمع کر اصحابؓ کو خطبہ پڑھے
چار تھے اُنکے مقرر قاذفاں
اور حسّان ابنِ ثابت بر ملا
کہ اے عروہ تو نہ کہہ یوں اُسکو بد
انکار د کرتا تھا حسّان بارہا
حق شناسی اُسکی ہے کس شان کی
یوں فریبِ نفس میں آیا ہے آہ
حقتعالی جب ہے غفار و رحیم
بدلہ دنیا ہی میں لیں یعنی بعض سے
پاس سے خویشی کے صدیقِ جلیل
کہ نہ نفقہ دونگا میں مسطح کو اب

سخت محزون اور دل افگار ہو
وہ دلوں میں ہے تمہارے جائے کی
پاک ہوں میں پاک ہوں سو رہبار
غم سے بھولی نامِ یعقوبؑ جلیل
وحی کی سختی سے حضرت پرگرے
پاک تجھکو فضل سے اپنے کیا
حقنے نازل کی یقیں اس آیتیں
وحی سے پاکی جو دی ہے مجھکو اب
اور بھی تنزیل اُن آیات کی
پہلے واجب ہے یقیں اے حق شناس
آیتیں قرآن کی جو پائیں نزول
یوں ہی بیضاوی کہا آیا ادب
آیتیں قرآن کی وہ سنوا دئے
مارے ہیں ہر اِک کو اسّی [۸۰] قمچیاں
جب ہوا ہے مبتلائے ایں بلا
کیونکہ وہ کفار کو کرتا تھا رد
اور بیاں کرتا تھا نعتِ مصطفےٰؐ
محض از بہرِ خدا بہرِ نبیؐ
نفسِ بد سے ہمکو یا رب دے پناہ
تائبوں کو بخشتے از لطفِ عمیم
سختیوں سے تا قیامت کے بچے
کھانے اور کپڑے کا تھا اُسکی کفیل
تب اس آیت کو ہی بھیجا ہے رب

اٹھارہ آیتیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں نازل ہوئیں

حدِ قذف

وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ یعنے اور چاہئے کہ سوگند نہ کھاویں صاحبانِ فضل تمہارے سے یعنے تم سے جو لوگ دین میں بزرگی رکھتے ہیں اور دنیا میں مال کی کشائش اور فراخی رکھتے ہیں۔ اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں (کذا قال البغوی) سو ایسے لوگ قسم نہ کھاویں اس بات پر اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنے نفقہ نہ دیویں اپنے قرابت داروں کو اور مسکینوں کو اور مہاجرین کو جو ہجرت کئے ہیں راہِ خدا میں۔ مسطح ابوبکر صدیق کا خویش بھی تھا اور مسکین بھی تھا اور مہاجر بھی تھا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا چاہئے کہ عفو کریں اُن کی تقصیر کو جو اُنسے صادر ہوئی اور درگذر کریں اُن کے بدلے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم اس بات کو کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو پس تم بھی دوسرو کے گنہ سے درگزر کرو۔ اور بخشو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور مہربان۔ حالانکہ وہ پروردگار گنہگاروں اور بدکاروں کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے اور باوجود کمالِ قدرت کے بخشدیتا ہے پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے اخلاق سیکھو کہ اُس سے کمالِ ایمانی حاصل ہے۔ جب یہ آیتِ شریف نازل ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کو دوست رکھتا ہوں پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تھا جاری کیا اور فرمایا کہ میں اسے موقوف نہیں کرونگا۔

درجۂ صدیقیت اے نیکنام　　گرچہ برتر ہے ز قصدِ انتقام
کر دیا آگاہ تبھی پروردگار　　کہ نہیں صدیق کو یہ سزاوار
باز آئے ہیں ز قصدِ انتقام　　اور کہے بخشتے ہیں ربِ الانام

خندق کا غزوہ

اُسکا یہ قصہ ہے ابنائے نضیر　　جو تھے مردوداں یہودانِ شریر
آکے وہ مکے کو بولے از قریش　　اے قریشو تم کرو تیار جیش
خوش ہو بوسفیان کہا ہے مرحبا　　اور اُنسے اسطرح کہنے لگا
تم کو بہتر ہے بھلا کسکا ہے دین　　یا ہمارا یا محمدؐ کا یقین
حاجیوں کو دیتے ہیں آب و طعام　　طاعتِ اصنام کرتے ہیں مدام
آہ وہ کذاب یکسر بے خرد　　بیچکر دنیا سے دین کو پر حسد
اُنکے حق لعنت کیا قرآن نیں

پر بحکمِ بشریت وہ محترم　　ناگہاں اسطرح سے کھائے قسم
جبکہ صدیقوں کے تھے وہ مقتدا　　سنتے ہی یہ حکمِ قرآنِ خدا
نفقۂ مسطح کا جو معمول تھا　　جلد تر اجرا کئے وہ باصفا
اور مہِ شوال میں اے کامگار　　غزوۂ خندق ہوا ہے آشکار
کر دیا تھا شاہؐ نے جنکو جلا　　اُنسے رہتے تھے کوئی خیبر میں جا
عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوار　　تا محمدؐ سے کریں جا کارزار
اے یہود و تم ہو سب اہلِ کتاب　　اہلِ علم و فضل ہیں بے ارتیاب
کرتے ہیں تعمیرِ کعبہ ہم بجاں　　نحر کرتے ہیں بہت ہی اشتراں
اور محمدؐ اک نیا لایا ہے دین　　کون ہے حق پر کہو بے ریب و مین
انکو بولے تم ہی حق پر ہو مدام　　لعنۃ اللہ علیہم بالدوام
بس یہ آیت آئی انکی شان میں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۤءِ
اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا

(سورۂ نساء)

الغرض کر مشرکوں سے عہد زود
جانبِ غطفاں گئے ہیں وہ یہود

اک قبیلہ جو کہ قومِ قیس سے
تھا وہاں انکو بھی یہ اغوا دئے

اور انہیں اک سال خیبر کے کھجور
ہو گئے دینے کو راضی بالضرور

پس وہیں مکے سے نکلے ہیں قریش
لیکے جنگی اک بڑا ہمراہ جیش

تین سو گھوڑے تھے اور اونٹاں ہزار
ساتھ ان کفار کے بس آشکار

مرِ ظہراں میں وہ جب پہنچے ہیں آ
وہ قبیلہ آ کے غطفاں سے ملا

اور سوا اسکے قبیلے دوسرے
چو طرف سے آ بہت انسے ملے

سب قبائل کی ملاعیں کا شمار
ہو گیا جملہ مقرر دس ہزار

یہ خبر جب سرورِ عالم سنے
آپ بھی لشکر کی تیاری کئے

غازیاں سب جمع آئے سہ ہزار
انمیں گھوڑے تین سو تھے سب رہوار

ہے مدینے پاس کوہِ سلع نام
لشکرِ اسلام وہاں اترا تمام

کثرتِ کفار سے اے ہوشیار
پائے کچھ تشویش اصحابِ کبار

تب کہا سلماںؓ نے از شاہِ امم
یا رسول اللہ ہے دستورِ عجم

کہ زیادہ دشمناں ہونے میں جب
کھودیں گرد شہر خندق ایک تب

شاہؐ کو تدبیر یہ آئی پسند
دی اجازت انکو تب ہو فرحمند

بعضے اطرافِ مدینہ اے خبیر
تھے عمارات و مکاناتِ کثیر

لشکرِ کفار کو پس بے خطر
اس طرف ممکن نہ تھا ہرگز گزر

سلع جانب ایک میداں تھا مگر
پس لگے ہیں کھودنے خندق ادھر

کھینچ اک مقدارِ خندق پر لکیر
یہ مقرر کر دئے شاہِ بشیرؐ

کہ اٹھارہ شخص ملکر مومنیں
کھودیں اب چالیس گز وہ زمیں

کام میں خندق کے با نفسِ نفیس
آپ بھی داخل تھے وہ سرور انیس

نقل آئی ہے کہ اکثر معجزات
تب ہوئے ظاہر شاہِ کائنات

اک ازانجملہ روایت ہے صحیح
آئی جابرؓ سے بخاری میں صریح

اک دن ایسا پتھر اک نکلا بڑا
پھوڑنے کا وہ کسے یارا نہ تھا

جا کہے ہم عرض حضرتؐ سے شتاب
لائے پس تشریف وہ عالیجناب

اور بسم اللہ اس دم بول کر
ضرب بسم اللہ سے کئے اس سنگ پر

پھوٹا اس پتھر کا حصہ تیسرا
تب کہے اللہ اکبر مصطفےٰؐ

اور فرمائے دئے ہیں اب مجھے
کنجیاں بے شبہ ملکِ شام کے

ہے قسم حق کی کہ بن دیکھا یہاں
شام کی اب سرخ جو ہیں ماڑیاں

ضرب دوسرا پھر کئے ہیں جب نبیؐ
ٹوٹا اسکا حصہ اور اک پھر بھی

شہؐ کہے اللہ اکبر بے گماں
مجھکو فارس کی ملیں اب کنجیاں

ہے قسم حق کی مکانات بلند
اب مدائن کے نظر آئے ہیں سپید

اور بیاں انکے کئے اوصاف کا
تب قسم کھا حقکی سلماںؓ نے کہا

واقعی ایسے ہی ہونگے وہ سبھی
ہے قسم حقکی ہو تم حق کے نبیؐ

کہہ کے جب بسم اللہ پھر مارے ضرب
باقی پتھر بھی وہیں پھوٹا ہے تب

تب کہے اللہ اکبر شادماں
اب دئے مجھکو یمن کی کنجیاں

ہے قسم اللہ کی اب صنعا کے در
دیکھتا ہوں اس جگہ میں سر بسر

جوں کہے وہ آپکی امت کو رب
لطف سے اپنے دیا وہ ملک سب

ایک لڑکی تھوڑے سے لائی کھجور
اسکو دو لے شافعِ روزِ نشورؐ

کہ اے لڑکی کیا ہے وہ لے آ یہاں
پاس حضرتؐ کے وہ تب لائی دواں

اک بچھا چادر وہ ڈلوا اس پہ تب
اہلِ خندق کو وہاں بلوائے سب

حکم فرمائے ہیں سبکو کھاؤ اب
پیٹ بھر کھائے ہیں سب از فضلِ رب

کھائے پر بس بچ رہے پھر وہ کھجور
پہلے تھے جتنے ہی اتنے بے قصور

اور شکم پر شاہؐ پتھر باندھ کے
کام میں خندق کے بس مشغول تھے

باوجود اس کے وہ سب بہرِ خدا
جنگ کے تھے ساز و ساماں میں سدا

کہ خبر دینا ہے جابرؓ باصفا
ایک دن میں جاکے عورت سے کہا

کیونکہ ہیں بر چہرۂ خیر البشرؐ
بھوک کا اب سخت پایا ہوں اثر

میں کیا ہوں جلد ذبح اسکے تئیں
اور وہ آٹا جو کا پیسی ہے وہیں

اور کیا یہ عرض اے شاہِؐ ہدا
ذبح اک بکری کا بچہ میں کیا

لائیے تشریف با اصحابِؓ چند
دو جہاں میں مجھکو کیجے بہرہ مند

گوشت اور آٹا نہایت کم ہے جب
آپکو نا ہو ندامت کا سبب

کہ ضیافت اب تمہاری ہے سو تو
آئیو جابرؓ کے گھر اے مومنو

اور فرمائے نہ تم رکھو خمیر
آئے تک میں گھر تمہارے اے ضمیر

بس خمیر و دیگ ہم لائے شتاب
ڈال اسمیں شاہؐ نے اپنا لعاب

ساتھ اک عورت کو لیکر بیگماں
تم دونو ملکر پکاؤ روٹیاں

ہے قسم حقکی صحابہؓ اک ہزار
کھائے ہیں سیری سے یکسر آشکار

پس ہوا ہے اب اور مدارج درمیاں
یہ خبر مذکور ہے اتنی ہی جہاں

حضرتِ جابرؓ کے تھے تب دو پسر
مہ لقا کم عمر دو نور البصر

پوچھا چھوٹے سے بڑے بھائی نے کیا
ذبح کر دوں تجھکو بر نامِ خدا

باندھ چھوٹے بھائی کی تب دست و پا
ذبح کر ڈالا اسے بھائی بڑا

ماں سے اپنی ڈر کے وہ بھائی بڑا
ہائے گھبرا کر وہ پہاڑی پر چڑھا

آہ دونو کو سُلائی ڈھک کے ماں
اور اڑھا کمبل انہیں کر دی نہاں

تا خلل نا ہو ضیافت میں کہیں
شاہؐ نا آوے ملامت میں کہیں

ہر دو فرزند ونکو لے جابرؓ کیساتھ
کر تناول ای رسولِ کائنات

پوچھا بچے نبی نے جا وہ پاک زاد
ہیں کہاں بچے کئی حضرت میں یاد

نقل ہے اس جنگ میں اے نیکنام
رنج میں تھے حضرت و صحبِ کرام

آہ تھی فاقہ کشی سرورؐ کو تب
یونہی اہلِ اسلام کے لشکر کو سب

یوں بخاری اور مسلم میں صریح
یہ روایت آئی جابرؓ سے صحیح

کیا ہی بہتر پاس کچھ کھانے کی شے
دے خبر اب جلد اے فرخندہ پے

لائی وہ اک صاع جو گھر میں تو تھی
اور لائی بچہ اک بکری کا بھی

گوشت کی میں دیگ چولھے پر چڑھا
جلد تر حضرتؐ کی خدمت میں گیا

اور جو گھر میں مرے اک صاع تھی
بیٹھی ہے اسکو اب عورت مری

اسلئے مقدار بھی وہ کہہ دیا
تا بہت یار ونکو نا لاوے بلا

جب سنی اس عرض کو شاہِ ہدا
اہلِ خندق کو ہیں کروائے ندا

اور فرمائے مجھے شاہِ خیار
دیگ کو چولھے سے اپنے مت اتار

لائے بس تشریف سالارِ خیار
ساتھ لے اپنے صحابہؓ اک ہزار

بعد اسکے کرکے برکت کی دعا
حکم عورت کو مری ایسا کیا

اور لیا کر دیگ سے سالن مگر
مت اتار اسکو نہ کر اسمیں نظر

دیگ تھی پر جوش اور باقی خمیر
معجزے ایسے نظر آئے کثیر

عارفِ جامی محقق نے ولے
یوں شواہد میں لکھا ہے دیکھئے

پدر کو دیکھے تھی اپنے جب یقیں
جو کیا وہ ذبح بکری کے تئیں

بولا چھوٹے نے اسے اے بھائیجاں
میں ہوں حاضر ذبح کیجے بیگماں

کام میں تھی ماں سو باہر آئی جب
دیکھ یہ حالت ہوی حیران تب

دوڑتی ماں بھی پہاڑی پر گئی
مر گیا ہے کود کر وہ بھی تبھی

اور کسی سے راز یہ بولی نہیں
اور گرہ اس بھید کا کھولی نہیں

اسکے گھر تشریف جب لائے رسولؐ
وحی سرورؐ پر ہوی حق سے نزول

پوچھے ہیں جابرؓ سے تب شاہِؐ جہاں
کہ ترے ہر دو جگر پارے کہاں

وہ کہی یوں لول تو حضرت سے جا
ہر دو غائب ہیں وہ جا یونہی کہا

شاہ فرمائے کہ ہے حکمِ خدا
ڈھونڈھکر تو جلد اُن دونوں کو لا

پس کیا جابرؓ نے جا عورت کو تنگ
کہ تو حاضر کرا انہونکو بیدرنگ

تب کہی سب حال با درد و الم
اور دکھائی انکے لاشوں کو بہم

آہ تب جابرؓ نے بولے اختیار
عرض کی ہے انکی حالت زار زار

وحی پھر اُس شاہ پر پائی نزول
کہ دعا کر حق میں اُنکے اے رسولؐ

جا سرہانے شہؐ کئے اُنکے دعا
تب ہوئے زندہ وہ از فضلِ خدا

باخبر آگاہ اے فرخندہ پے
بولتا ہے قصہ یہ بے اصل ہے

دہلوی اپنے مدارج میں مگر
کہتا ہے یہ قصہ لاکر مختصر

کہ شواہد میں یقیں تفصیل سے
قصہ یہ مذکور ہے تطویل سے

یوں حوالہ وہ شواہد کا دیا
اور نہیں تضعیف دیکھی کیا

ہے غرض یہ اختلاف آکا میاب
عاقبت واللہ اعلم بالصواب

الغرض جانو کہ سبب خندق کا کام
ہوگیا چوبیس دن میں وہ تمام

پس ابوسفیان سردارِ قریش
آ رغابہ پاس اُترا لیکے جیش

اور بہت آئے قبائل جلد تر
اور محاصر ہوگئے سب سربسر

اور یہودی ابنِ اخطب بھیجیا
جا کے ابنائے قریظہ سے ملا

اور اُنکو ورغلایا جنگ پر
وہ کئے تھے عہد از خیر البشرؐ

گرچہ اول وہ نہیں راضی ہوئے
لیک آخر عہد شکنی کر دئے

تب کئی یاروں کو بھیجے مصطفےٰؐ
تا کریں پند و نصیحت انکو جا

وہ نہیں مانے نصیحت کو مگر
عہد شکنی پر ہی سب باندھے کمر

پس یہ ابنائے قریظہ کے یہود
جا ملے ہیں اُن قبائل میں ہی زود

یوں اکھٹے ہوکے کفارِ لئیم
جب کئے برپا یہ بلوائے عظیم

اُنکی سب اخبار سن شاہِ جلیلؐ
حسبنا اللہ بولے اور نعم الوکیل

زیدؓ کے ہمراہ وہ سیصد نفر
بھیجے بر حفظِ مدینہ جلد تر

اک صحابہ کی جماعت با ادب
شہ کے خیمہ کے نگہباں تھے یہ شب

قصدِ خیمہ کرتے ہر شب کافراں
لیک تھے خندق سے عاجز وہ خراب

تھے محاصر کافراں چوبیس روز
اور ہے دوسرا قول ستائیس روز

نقل ہے اُس جنگ میں شیرِ خدا
داد بس اپنی شجاعت کی دیا

حق میں انکے کر دعا شاہِ خیارؐ
کی عنایت ایزدی انکو ذوالفقار

نوفل اک دن اپنے گھوڑے کو کدا
آنا چاہا گر کے خندق میں مرا

کافراں بولے درم لے دس ہزار
دیجو ہم کو اُس کی لاشِ نابکار

شاہؐ فرمائے ہے لاش اسکی نجس
اور ہے قیمت اُس کی بھی نجس

ہمکو قیمت سے نہیں کچھ اسکے کام
لیجو تم مردے کو اپنے لا کلام

ایک دن گھوڑے پہ چڑھ آیا عمر
جو کہ بھاری تھا ہزاروں مرد

اور پکارا آؤ کوئی بہرِ جنگ
تب علیِ مرتضیٰؓ نے بیدرنگ

اٹھ کے مانگا حکم از شاہِ ہدیٰ
شاہؐ بولے وہ عمر ہے بیٹھ جا

پھر پکارا وہ یہ چاہے حکم تب
پھر کہے یوں ہی انہیں شاہِ عرب

پھر پکارا وہ تو چاہے مرتضیٰؓ
شاہِ عالمؐ نے انہیں یوں ہی کہا

پھر کیا ہی صد و کد از بس علیؓ
تب شہِؐ والا ز الطافِ دلی

انکے سر پر باندھکر دستارِ خاص
اور حمائل کر انہیں تلوارِ خاص

بس دعا مانگے ہیں ہاتھ اپنے اُٹھا
کر اعانت مرتضیٰؓ کی اے خدا

جا کیا پس مرتضیٰؓ نے کارزار
وہ لعیں اول کیا اک اُنپہ وار

مرتضیٰؓ نے ڈھال پر اُسکو لیا
ڈھال کٹکر زخم کچھ سر پہ ہوا

وار جب اس پر کئے شیرِ خدا
وہ گیا دوزخ کو ہوکر سر جدا

اور کہے تکبیر با صوتِ بلند
شاہ وہ سنکر ہوئے ہیں فرحمند

اور یہ سمجھے کہ اس کافر کا کام
مرتضیٰؓ نے کر دیا ہے اب تمام

دیکھ اُسکا قتل دوسرے مشرکیں
بھاگے دہشت سے گدھوں سا سب وہیں

الغرض اُس جنگ میں شیرِ خدا　　داد ہے ایسی شجاعت کی دیا
کہ شجاعت حیدرِ کرّار کی　　غزوۂ خندق میں جو ظاہر ہوی

روایت

صبح سے تھی شام تک جنگ دراز　　آہ ظہر و عصر و مغرب کی نماز
بد دعا اُنپر یُوں کی حقّ کے رسولؐ　　حق میں اُن کفّار کے ہو کر ملول

عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی الْعَصْرِ

کہ نماز عصر ہی وسطیٰ ہے صاف　　پر کیا جو عالموں نے اختلاف
وہ نہ پائے یہ حدیث اے باوداد　　پر کہے ہر اک نے رُوئے اجتہاد
ہے وہ تکثیرِ فضیلت کا سبب　　جو کئے افسوس اُس پر شاہ تب
عائشہؓ فرماتی ہیں باد ردو سوز　　غزوۂ خندق میں میں نے ایک روز
تنگ و کوتہ تھا وہ بکتر اسقدر　　دست اور پا باہر آتے تھے نظر
جلد جا تو مل نبیؐ سے اے پسر　　میں کہی تھی اُسکو اے نیکو سیر
دست و پا کو نہ لگے تا اُسکے تیر　　سُن یہ اُمّ سعدؓ بولی اے خبیر
الغرض ابن معاذؓ باوقار　　آہ آیا جبکہ خندق کے کنار
رگ ہے وہ کہتے ہیں اک اہلِ نیکذات　　ہیں کہا کرتے جسے عرق الحیات
پشت میں ابہر ہے اکحل ہاتھ میں　　ران میں ہو تو نساء اسکو کہیں
الغرض یہ رگ ہی جب کٹتی ہے جان　　سارے تن کا خون ہوتا ہے رواں
یوں دعا کرنے لگا اے ذوالجلال　　مجھکو کوئی قوم سے جنگ و جدال
کہ وہ پیغمبرؐ کو جھٹلائے ترے　　رنج و ایذا دے نکالے شہر سے
جنگ اگر باقی نہ ہو اُس قوم سے　　زخم سے ہی یہ شہادت دے مجھے
موت مجھکو تو نہ دے ہرگز شتاب　　حق کیا اُسکی دعا کو مستجاب
نقل یوں کرتا ہے جابرؓ اے خبیر　　غزوۂ خندق کے ایّامِ اخیر
بہرِ تذلیل و شکستِ کافراں　　حق سے مانگے ہیں دعا شاہِ جہاں

ہے بروں ز حیطۂ عقل و قیاس　　یوں کئے ارشاد وہ سالارِ ناس
حشر تک اعمالِ اُمّت سے مرے　　فضل و بہتر ہے بیشک جانئے
سب قبائل متفق ہو ایک روز　　ہو گئے تھے جنگ کی آتش فروز
ہو گئیں تھیں جنگ میں تینوں قضا　　پس کئے ترتیب سے اُنکو ادا

[۱] مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا

دہلوی نے یوں مدارج میں لکھا　　اِس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا [۳]
کہ کہا کوئی فجرِ وسطیٰ ہو سکے　　ظہر یا مغرب عشا بعضے کہے
اور وہ تخصیص فوتِ عصر کی　　جو حدیث اندر نبیؐ نے ذکر کی

روایت

دیکھی سعدؓ ابن معاذِ باوقر　　جا رہا تھا ایک بکتر پہنکر
والدہ تب سعدؓ کی تھی میرے پاس　　اپنے بیٹے کو کہی وہ حق شناس
سعدؓ اگر اک پہنتا بکتر بڑا　　ڈھپتے اُسکے دست و پا تھا یہ بھلا
حکم کرتا ہے جو چہتا ہے خدا　　اُسکے بے خواہش نہیں کچھ ہوویگا
ایک کافر نے چلایا اُس پہ تیر　　وہ لگی اکحل پہ اُسکے اے خبیر
اور ہفت اندام بھی کہتے ہیں دیکھ　　اُس سے ہر ہر عضو میں شعبہ ہے ایک
مرض اک عرق النسا ہوتا ہے جو　　ہے وہ اُس ہی رگ سے متعلق سنو
تیر اُس رگ پہ لگا ہے اُسکو جب　　زندگی سے اپنے ہو مایوس تب
دوست تر ایسا نہیں اپنا نہیں　　جس طرح ہے با قریشِ مشرکیں
جنگ اگر باقی قریشوں سے رہے　　میں جہاد انسے کروں رکھئے مجھے
اور از قومِ قریظہ زشت خو　　آنکھ میری جب تلک ٹھنڈی نہ ہو

روایت

پیر و منگل چہارشنبہ تین روز　　درمیان ظہر و عصر اے دلفروز
حق کیا شہؐ کی دعائیں سب قبول　　کر دیا کفّار کو خوار و ملول

[۱] ترجمہ یعنے اللہ تعالیٰ انکے گھر و نیز اُن در قبر و نمیں آتش بھر دیوے جنہوں نے ہمارے سے نماز عصر قضا کر دیا۔ [۲] صلوٰۃ وسطی (درمیانی نماز) پڑھنے کی بہت فضیلت ہے لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ صلوٰۃ وسطی کونسی نماز ہے۔ [۳] شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ وسطی عصر کی نماز ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔

یہ دعا ابنِ ظفر نے نیک ذات　　دیکھ لایا ہے بہ ینبوع الحیات

یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ الْمُضْطَرِّیْنَ اکْشِفْ هَمِّیْ وَغَمِّیْ وَکَرْبِیْ تَرٰی مَا نَزَلَ بِیْ وَاَصْحَابِیْ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ ۃ

اور کی جب عرض یاں روئے تمام　　ہم نہایت تنگ ہیں ہیں صبح و شام

اب ہمیں کوئی دعا سکھلائیے　　یہ دعا تب شہ نے انہیں سکھلادیئے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

الغرض اُس شاہِ عالم کی دعا　　کر اجابت اپنی رحمت سے خدا

اور فرشتے چرخ سے آکر شتاب　　کاٹتے تھے انکے ڈیروں کے طناب

رعب اُنکے پڑ گیا دل میں بڑا　　کچھ نہ سوجھی بھاگ جانے کے سوا

سرنگوں اُنکے کیا دیگوں کو سب　　اور گرایا انکے وہ خیموں کو سب

میخیں ڈیروں کی اکھاڑ انکے تھی　　تھی بجھا دیتے تھے آگ انکی سبھی

آہی حالت سے خدائے بحر و بر　　دیکھئے قرآن میں دیتا ہے خبر

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۃ وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ۃ (سورۂ احزاب)

یوں لکھا تفسیر میں شیخ عماد　　کہ مری جوں باد سے سب قوم عاد

یونہی مرتے کافراں بس باد سے　　سخت تھی یہ باد بادِ عاد سے

رحمۃ اللعالمیں ہیں شاہ جب　　انکی رحمت گھیری ہی عالم کو سب

بچ گئے ہیں کافراں بھی اس لئے　　مبتلا نہ قہر و آفت میں ہوئے

الغرض اندھے ہوئے جب انکو دیگ　　اور لگی پڑنے کو انکے منھ پہ ریگ

اور بجھی آتش گرے ڈیرے تبھی　　ہول و دہشت میں پڑے کافر سبھی

صوت ہی سننے لگے تکبیر کا　　سربسر لشکر میں اپنے جا بجا

پس شتاب کافراں اُس جائے سے　　چھوڑ دیے ساماں لگے ہیں بھاگنے

شاہ فرمائے کہ پھر بار دگر　　وہ نہ آوینگے ہماری جنگ کو

مخبرِ صادق نے دی جو یہ خبر　　پھر نہیں آئے وہ کافر جنگ پر

سالِ آئندہ میں جو آیا صفا　　قصہ صلحِ حدیبیہ ہوا

پس وہی تھی فتحِ مکہ کی بنا　　فتحِ مکہ سالِ ہشتم میں ہوا

پانچ یا چھے کافرانِ بدگہر　　غزوۂ خندق میں پائے ہیں سقر

اور شہادت پائے چھے صحبِ کرام　　انپہ رضوانِ خدا ہو بالدّوام

بنو قریظہ کا غزوہ

ماہ ذیقعدہ کی تھی تیئیسویں　　آن کر پہنچے مدینہ شاہِ دیں

اُس مہینے میں ہی پھر بتعجیل سے　　جنگ پر قومِ قریظہ کے گئے

یعنے آکر غزوۂ خندق سے جب　　غسل سے فارغ ہوئے شاہِ عرب

آکہا جبریل نے ای شاہِ دیں　　کھولے تم ہتھیار ہم کھولے نہیں

حکم ہی حق کا چلو اب بیدرنگ　　اور کرو قومِ قریظہ سات جنگ

ہے قسم حق کی ابھی اے شہریار　　ٹھوکتا ہوں جا کے میں انکا حصار

زلزلہ لاتا ہوں انہیں بیدرنگ　　گویا انڈا مرغ کا مارینِ سنگ

ایک خچر پر وہ تب اسوار تھا　　زین پوش اُسپر تھا دیبا کا پڑا

بولکر جبریل تب ایسا گئے　　شہ مدینے میں ندا کروا دیئے

ہوگئے تیار اصحابِ کبار　　شہ چلے گھوڑے پہ اپنے ہو سوار

تھے علمبردار حیدر بیشتر　　داہنے بائیں شہ کے صدیق و عمر

بنو قریظہ کی جنگ

جملۂ انصار و مہاجرؓ سہ ہزار
سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو
اُچھلے خچر پر چڑھا تھا وہ یقیں
اور پندرہ روز تک اے نامور
کہ جفا کرتے ہیں ہم بھی اختیار
شہ نہیں راضی ہوئے اِس بات پر
حکم بھیجے ان کو سالارِ عربؐ
کہ محمدؐ ہے نبی اللہ کا
وہ کہے ایمان نہیں ہم لائینگے
گردن اوپر ہاتھ کو مردود کے سب
ایک ہزار و پانسو تلوار تھے
قومِ ابنائے قریظہ جانیے
قینقاع کی قوم اے شاہِ انام
عہد شکنی سے وہ اپنے لا کلام
تا کرے اِس باب میں وہ حکم جو
متفق سب رائے پر اُس کے ہوئے
پس بُلا بھیجے اُسے شاہِ خیار
کہ طرف سردار کے اپنے اٹھو
اُسکو فرمائے رسول اللہ تب
اُسکو پھر فرمائے شاہِ بحر و بر
سعدؓ نے اس طرح تب انکو کہا
اور بیٹھے تھے جدھر شاہِ عربؐ
سعد بولا حکم میں کرتا ہوں اب

ساتھ تھے چھتیس گھوڑے برق وار
پوچھے کس نے دی خبر تم کو کہو
شہ کہے وہ روحؔ تھا دحیہ نہیں
تھے ہی اُن پر محاصر سخت تر
مثلِ ابنائے نضیر آب آشکار
اور وہ بھیجے ہیں پیغامِ دگر
آؤ تم قلعے سی میرے پاس سب
ذکرِ حق تورِیت میں اُس کا کیا
ملتِ اسلام میں نہ جائینگے
باندھو اور مال انکا اکھٹا کیجو اب
ڈھال بھی اُنکے سہی مقدار تھے
اوسیاں کے جبکہ ہم سوگند تھے
جو تھی ہم سوگند خزرج کی تمام
پس پشیماں ہوگئے ہیں اب تمام
کیجیو ایسا ہی تم اے اوسیو
تا کرے بے شبہ وہ جیسا کہے
سعدؓ آیا ہو کے خچہ پر سوار
سب اُٹھے اور لا بٹھائے سعدؓ کو
حکم کر اِس باب میں ای سعدؓ اب
حکم حق تجھکو کیا ہے حکم پر
تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا
اُسطرف نا دیکھ با حفظِ ادب
کہ کریں مردوں کو اُنکے قتل سب

جب قبیلے پر بنی نجارؓ کے
وہ کہے اب دحیۂ کلبی نے آ
الغرض قومِ قریظہ پر عیاں
رعب اُنکے پڑ گیا دل میں تمام
جسقدر اونٹاں اٹھا دے لیکے مال
ہم اٹھائے ہاتھ از ہتھیار و مال
کعب جو اُس قوم کا سردار تھا
اب چلو ایمان اُسپر لائیں ہم
پس کئے ہیں جب وہ قلعہ سی نزول
ہاتھ اُنکے باندھے گردن پر شتاب
تین سو بکتر تھے نیزے دو ہزار
اوس کے سارے مسلمان بے ہراس
جو انکو بخشے اُنکو پس انکو بھی اب
مصطفےٰؐ فرمائے دیکھو اختیار
تھا جو سعدؓ ابنِ معاذِ باوقار
غزوۂ خندق میں سعدؓ با صفا
آیا جب نزدیکِ مسجد اے ہمام
مصطفےٰؐ کے پاس جب بیٹھا وہ آ
سعدؓ بولا حکم اے شاہِ خیار
اور یہودونکی سفارش ہیں زِ لب
کہ جو میں بولوں کریں وہ اب قبول
سعدؓ پوچھا کیا اِدھر بھی ہی قبول
اور زن و اطفال کو اُنکے تمام

آکے دیکھے وہ بھی سب تیار تھے
حکم یہ پہنچا ہمیں آگے گیا
پہنچے مغرب اور عشا کے درمیاں
شاہ کی خدمتیں بھیجے یوں پیام
ہم چلے جاتے ہیں با اہل و عیال
اذن دو جاتے ہیں با اہل و عیال
اُن سبھوں کو اسطرح کہنے لگا
تا سعادت دو جہاں کی پائیں ہم
یوں کئے ارشاد وہ حقکے رسول
اور کئے سامان کا اُنکے حساب
اونٹ اور گھوڑے وغیرہ بیشمار
یوں سفارش اُنکی لائے شاہ پاس
بخشیں ہم سوگند ہمارے ہیں یہ سب
اب تمہارے ہیں آپ کسی کو آشکار
اوس کا سردار تھا وہ نامدار
ہو کے زخمی جب وہاں آیا نہ تھا
یوں کئے ارشاد سالارِ انام
بند اُسکے زخم سی خوں ہو گیا
حق کو اور حق کے نبیؐ کو سازوار
کھولے ہیں پس عاجزی سی اوسیاں
وہ لگے کہنے کہ ہم سب کو قبول
ہے قبول ہمکو بھی فرمائے رسولؐ
بالیقیں کرلیویں اب باندی غلام

... تقصیر معاف ۱۲

اور سب انکا متاع و مال و زر　　مومناں تقسیم کریں سر بسر
حکم پس بیشک وہی تو ہی کیا　　پس مدینے کو امام الانبیا
ان یہودو نکو رکھائے قید کر　　اور کھدوا ایک خندق جلد تر
ابنِ اخطب ہیمیا کو باندھکر　　لائے جب در خدمتِ خیر البشر
قتل بعد از اپنے تا کوئی نہ لے　　سرورِ عالم نے فرمایا اسے
تب بھی وہ اپنی بدی چھوڑا نہیں　　دل کو اپنے کفر سے توڑا نہیں
عزت اپنی چاہنا تھا میں سدا　　پر دیا فتح و ظفر تم کو خدا
اولِ ہجرت میں اس سورہ کے پاس　　روز و شب رہتا تھا آدہ ناسپاس
ذکر ہے توریت میں جسکا عیاں　　پر عداوت انکی ہے مجھ میں نہاں
کعب کو بعد اسکے لائے جلد تر　　ہاتھ کو گردن پہ اسکی باندھکر
ہے یقیں حالانکہ تجھکو بیگماں　　کہ ہوں میں پیغمبرِ آخر زماں
لوگ بولینگے کہیں مرنے سے ڈر　　کعب نے ایمان لایا سر بسر
تھے وہ مقتولاں تمامی چار صد　　لعنت اللہ علیہم تا ابد
انمیں ریحانہ جو تھی بنت عمر　　شہ کئے اسکو نکاح آزاد کر
گرچہ زخم اسکا تھا چنگا ہو گیا　　پر شہادت کی وہ مانگا جب دعا
تب کئے ارشاد شاہِ انبیا　　موت سے اسکے ہلا عرشِ خدا
اس برس میں ہی ہلال نیک حال　　حارثہ عزنی کا بیٹا باکمال

شہ کہے سات آسماں و پر سے اب　　جو کیا تھا حکم سب عالم کا رب
پانچویں کو شہرِ ذوالحجہ کے آ　　دخترِ حارثہ کے گھر اے باصفا
قتل کروائے ہیں سبکو جدا زاں　　انکا خوں ہوتا تھا خندق میں رواں
ایک پہنا تھا گلابی وہ قبا　　پھاڑ کر پرزے کیا تھا بے حیا
اے عدو اللہ وہ ربِ قدیر　　دیکھ اب تجکو کیا میرا اسیر
بولا کینہ سے تمہارے ہیں کبھو　　نا کروں ہر گز ملامت نفس کو
لعنت اللہ علی کفرانہ　　لعنت اللہ علی خسرانہ
بھائی ہی کہتا تھا اپنے سر بسر　　کہ محمد ہے وہی پیغامبر
پس علیِ مرتضیٰ لے ذوالفقار　　قتل کر بھیجے ہیں اسکو سوئے نار
اسکو یوں پوچھے ہیں سالارِ عرب　　کیا نہیں ایمان تو لاتا ہے اب
اور کہا بیشک ہیں تم حق کے رسول　　شرفِ ایماں میں کیا ہوتا قبول
اسلئے جاتا ہوں بر دینِ یہود　　قتل اسکو کر دئے یہ سن کے زود
انکا ساماں و را ولاد و زناں　　مومنوں پر کر دئے حصہ وہاں
اس مہینے میں ہی سعدِ باصفا　　دارِ دنیا سے یقیں رحلت کیا
زخم پھوٹا اسکا بحیرِ قیل و قال　　وہ کیا خلدِ بریں کو انتقال
اور جنازے ساتھ اسکے باوقار　　املک حاضر ہوئے ستر ہزار
چار سو اشخاص ہی اے باخبر　　شرفِ ایماں سے ہوا ہے بہرہ ور

ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال ذات الرقاع کا غزوہ

سالِ ششم میں یقیں واقع ہوا　　غزوۂ ذات الرقاع اے باصفا
جمع آئے تھے کئی کافر وہاں　　قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہاں
مومناں انکے نہ متعرض ہوئے　　پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

بنو لحیان کا غزوہ

غزوہ بنو لحیان

اس قبیلہ سے ہے عاصم اور خبیب　　آہ جو مارے گئے تھے با فریب
سات سو اصحاب سے حق کے رسول　　نخل میں جا کر کئے ہیں جب نزول
بھاگ گئے سنکر یہ خبر وہ بد خصال　　چھوڑ کر اپنے وہیں اہل و عیال
اور صلوٰۃ الخوف شاہِ انبیا　　ہے اسے غزوہ میں جمع اول پڑھا
اور ربیع اول اندر اے میاں　　بھی ہوا غزوہ بنی لحیاں کا جاں
درد و غم میں انکے تھے حضرت مدام　　اور بہت رکھتے تھے فکرِ انتقام

بیکسے پس ہمراہ دو سو غازیاں — اُس قبیلے کے ہوئے جانب رواں
پہنچ اُس جا شہ کئے اُن پر دُعا — مغفرت بھی اُنکی مانگے از خدا
کرکے پس دو دن اِقامت واں نبیؐ — ڈہونڈوائے چو طرف اُنکو سبھی

ذی قرد کا غزوہ

غزوۂ ذی قرد

تھا عُیینہ ایک کافر بد صفات — لے سواروں کو وہ چالیس اپنے سات
شاہؐ کی چالیس اشتر لے چلا — قتل چرواہے کو بھی اُنکے کیا
سلمہؓ بن اکواع اور دوسرا رباحؓ — آئے تھے اُسدن وہاں آکے بافلاح
بہ پیادہ اور وہ تھے سب سوار — مارتا تھا انپہ تیریں بار بار
تیر سے زخمی اُسے کرتا وہیں — یوں ہوئے زخمی بہت سے کافریں
تنگ آکر اُس سے یکسر کافراں — بھاگ گئے تھے چھوڑ دیکر اشتراں
پھینکنے اُن پر لگا ہی تیر و سنگ — وہ سواراں جان سے آئے بتنگ
وہ نہیں نیزے اُٹھانے میں لگا — بلکہ اِن کو مارتے ہی چلدیا
وہ جو بھیجا تھا رباحؓ کو جلد تر — سرورِ عالم کو تا دیوے خبر
سات سو صحابہ کو لے اپنے ساتھ — جلد نکلے تھے رسولِ کائنات
پہنچے ایسے میں سواراں شاہؐ کے — جو مقدم شاہؐ کے لشکر کے تھے
دیکھتے ہی اُن سواروں کو وہیں — بھاگنے لاگے ہیں کفارِ لعیں
صبر کرتا آئے سالارِ اُمم — یوں کہا سلمہؓ کو اخرمؓ نے بہم
چھوڑ ڈالا اُسکو سلمہؓ اے بصیر — جاگرا وہ لشکرِ کفار پر
پر نہیں نیزہ ہوا وہ کارگر — وہ چلایا اُسپہ نیزہ جب دگر
بوقتادہؓ جلد تر تب پہنچ کے — چھین لے نیزہ وہی مارا اُسے
پھر کیا سلمہؓ نے پیچھا ایمیاں — پہنچے اک چشمہ کے اوپر کافراں
خوف سلمہ سے نہ پائے ہیں مجال — تنگ ہو بھاگ گئے ہیں آخر زشت حال
پیچھا اُنکا شام تک یکساں کیا — انسے نیزے تیس دو گھوڑے لیا
جس جگہ ہیں وہ صحابہ ای خبیر — ہو گئے تھے آہ مقتول و اسیر
اور بنو لحیان سُنے جب یہ خبر — بھاگ کر بو تمیں ہوئے ہیں منتشر
پر کہیں اُنکا نہیں پتّا لگا — بس کئے رجعت امامُ الانبیا
اُس مہینے میں ہی اے اہلِ وفا — ذی قرد کا بھی سمجھ غزوہ ہوا
آکے غابہ میں وہ کافر بدنصیب — ہے جو اک جائے مدینہ کے قریب
اور ابوذرؓ کے پسر کو قتل کر — ہے لگا وہ بھاگنے مردود خر
سلمہؓ بھیجا ہی رباح کو شہ کے پاس — خود کیا پیچھا انہوں کا بے ہراس
جب پلٹتا اُسپہ کوئی بھیجیا — جھاڑ کا وہ جلد لیکر آسرا
اور پہاڑ اوپر وہ چڑھ جاتا کبھی — پھینک پتھر مارتا اُنکو سبھی
اشتراں سوئے مدینہ جلد پھیر — پھر کیا پیچھا انہوں کا وہ دلیر
ڈالنے تیریں لگے ہیں بر زمیں — تا وہ شاغل ہوا اُٹھانے میں یہیں
جب چڑھا اک پہاڑ ان اے باخرد — آئے کفارِ فزارہ پر مدد
سُنکے حضرت نے ہی کروائی ندا — کہ سوار اب ہو وے اے فوجِ خدا
جب وہ کفارِ فزارہ اے میاں — رخ کئے سلمہؓ کہ جانب آ وہاں
پیش رو اُنمیں تھا اخرمؓ باصفا — اور پیچھے بوقتادہؓ اُسکے تھا
جلد سلمہؓ کو وہ سے پائیں آ — باگ گھوڑے کی پکڑ اُسکو کہا
اے برادر جلد مجھکو چھوڑ دے — تو نہو مانع شہادت سے مجھے
جو عُیینہ کا پسر تھا اک سوار — اُسپہ یہ نیزہ چلایا اک بار
پائی اخرمؓ نے شہادت باوقار — وہ ہوا اخرم کے گھوڑے پر سوار
وہ لعیں پس داخلِ دوزخ ہوا — بوقتادہؓ اُسکے گھوڑے پر چڑھا
ذو قرد ہی جان اِس چشمہ کا نام — پانی پیتا اُس سے وہ جا ہے تمام
نقل یوں کرتا ہے سلمہ نیک ذات — میں تنِ تنہا وہ ملعونوں کے سات
ذو قرد پر میں جو پہنچا پھر کے آ — تھا وہیں لشکر رسول اللہ کا

تب کہی خوش ہوکے سالارِ انام | کہ سواروں میں ہمارے لا کلام
سلمہؓ ہے بہتر پیادہ نامور | حق جزا دیوے انہیں شام و سحر
اور اس ہی سال شاہِ باشرف | ہیں بہت بھیجے سرایا چوطرف

حدیبیہ کا غزوہ

واسطے عمرے کے مکے کو چلے | اور ہزارہ سو صحابہ ساتھ تھے
اور اونٹوں کے گلے میں امیاں | نعل لٹکائے ہدی کا کر نشاں
ساز و ساماں کرکے بہرِ کارزار | اُترے تھے بلدے میں آکر آشکار
سامنے سے شہ کئے اسکے گزر | پر نہ خالد کو ہوئی ہرگز خبر
جا ملا در فوجِ کفارِ لعیں | اور حدیبیہ میں اُترے شاہِ دیں
تشنگی سے لائے ہیں فریاد جب | تیر یاروں کو دئے اک شاہؐ تب
ہوگئے سیراب سارے تشنگاں | آدمی اور جانور خرد و کلاں
الغرض در فوجِ کفارِ لعیں | تھا بدیل اک مردِ عاقل پیش بیں
اسکو فرمائے رسولِ ذوالجلال | میں نہیں آیا ہوں از بہرِ قتال
میں ہوں آیا کچھ نہیں اسمیں خطر | وہ قریشوں کو دیا جا یہ خبر
کافراں اس بات کو نا کر قبول | بھیجے پھر عروہ کو نزدیکِ رسول
عروہ کو ری آنکھ سے شہ کا ادب | دیکھ کر یاروں سے کرتا تھا عجب
قیصر و کسریٰ نجاشی سے ملا | انکے درباروں میں جا اکثر رہا
جو بجا لاتے رہیں ایسا ادب | جوں محمدؐ کے صحابہؓ با ادب
اور تبرک جانکر ملتے ہیں تب | اپنے منھ اور چشم پر وہ با ادب
تو بزرگِ قوم ذی عزت بڑا | دوڑتا ہی تا کہ خود لاوے بجا
اور وضو کرتے ہیں وہ سالار جب | ایک پر یک جا کے یوں گرتے ہیں تب
بال انکے ریش و سر سے جب گرے | اسکو رکھتے ہیں اٹھا اکرام سے
مصطفےٰ چاہتے نہیں ہیں جنگ جب | تم نہو مانع زیارت سے بھی اب

بو قتادہؓ ہے یقیں بہتر سوار | اور پیادوں میں ہمارے آشکار
شہ وہاں رہ ایکشب اور ایکروز | پھر مدینے کو ہوے رونق فروز
طول ہے تفصیل اسکی اے امیں | اسکی اس نسخے میں گنجائش نہیں
اُس برس ہی وہ رسولِ انس و جن | ماہِ ذیقعدہ کے بس غرہ کے دن
ذو الحلیفہ میں وہ جب پہنچے ہیں جان | باندھی ہیں احرام عمرے کا وہاں
جب سُنے ہیں اہلِ مکہ یہ خبر | تب قبائل کو بہت اپنے جمع کر
لے دو صد سوار خالدؓ بن ولید | راہ میں اُترا تھا آکر اے سعید
لشکرِ اسلام کا گرد و غبار | چشم میں پڑتے ہی اسکے کر فرار
چاہ تھی اک اسمیں تھوڑا آب تھا | کھینچے کتنے ڈول وہ آخر ہوا
چاہ میں اسکو چھپا کے حکم سے | جوش کرنے کو لگے ہیں تب جھرے
جبکہ تھا پانی وہاں کم بالضرر | معجزے ایسے بہت آئے ظہور
آکے حضرت سے کہا وہ بید رنگ | مکیاں رکھتے ہیں تمسے عزمِ جنگ
بلکہ کعبے کی زیارت کے لئے | اور عمرے کی سعادت کے لئے
اور یوں بولا کہ بہتر ہے یہی | تم زیارت سے نہ مانع ہو کبھی
شاہ عروہ سے وہی فرمادئے | قاصدِ اول سے جو فرمائے تھے
پس قریشوں سے وہی جا کر کہا | کہ میں اکثر بادشاہوں سے ملا
کوئی خادم اور مصاحب کو کہیں | میں کسی سلطان کے دیکھا نہیں
جب محمدؐ تھوکتے ہیں سر بسر | دوڑ کر لیتے ہیں یاراں جلد تر
حکم کرتے ہی کسی ایک کام کا | کہ وہ ادنیٰ شخص سے ہو ادا
اور سخن کرتے ہیں انسے نرم تر | انکے چہرے پر نہیں کرتے نظر
مارے جانا انکا رہتا ہے قریب | اور رہتے ہیں وہ پانی خوش نصیب
اور کہے ہیں وہ شجیعانِ دلیر | نا ہٹینگے تم سے وہ منھ اپنا پھیر
ناپسندیدہ بات بھی کر کافراں | بھیجے ابنِ علقمہ کو بعد ازاں

لہ ایک چاہ تھا جس میں تیر رسول اللہ کا گاڑنے سے پانی زیادہ ہوا ۱۲

ظہورِ معجزات

عروہ کا ادب حضرتؐ کے ساتھ

جو کہ اونٹاں ہیں ہدی کے لا کلام
انکا وہ کرتا تھا عزّو احترام

دیکھ اُن اونٹونکو وہ رونے لگا
شہ سے نا مل جا قریشوں سے کہا

منع انکو مت زیارت سے کرو
خوف سے تم حق تعالیٰ کے ڈرو

منزلِ بلدح میں جا کر اے ہمام
شاہ کا عثمانؓ پہنچائے پیام

پس اَبان ابن سعید آ نامور
عزّت و تکریم تب عثمانؓ کی کر

بولا بوسفیان سے عثمانؓ وہ پیام
اور رضا دیدِ قریشاں سے تمام

کہ تو گر چاہتا ہے اب کیجو طواف
وہ جواب انکو دیا اسطرح صاف

کافراں اس بات سے سب چڑھ گئے
جانے عثمانؓ کو نہیں رخصت دیئے

انکا رہنا جب ہوا مکے میں طول
یوں ہوا مشہور در فوجِ رسول

جب سُنی ہیں یہ خبر حقکے رسول
ہوگئے ازبسکہ محزون و ملول

تا رہیں وہ جنگ میں ثابت قدم
پس لئی بیعت وہ سالار محترم

دستِ چپ پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ
مصطفےٰ بیعت لئی بے شبہ و شک

بیعتِ رضوان

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (سورۂ فتح)

اور سہیل ابن عمر کو بھیج کر
صلح چاہے مصطفےٰ سے جلد تر

یہ بھی تھی اک شرط ان شرطوں سے ہی
ایک دوسرے سے نہ رکھیں دشمنی

اور جو چاہے قبیلہ دوسرا
وہ قریشوں کی رہے ذمے میں جا

اور انہائے بکر بولے سبھی
ہم قریشوں کے رہے ذمے میں ہی

دینگے خالی کر کے مکہ ہم انہیں
تین دن سے لیک زائد نا رہیں

پہلے بسم اللہ لکھتے مرتضیٰؓ
پس سہیل ابن عمر کہنے لگا

باسمک اللّٰہم لکھیں ہمیں اب
کہ قدیمی ہے یہ دستورِ عرب

پھر علیؓ نے نام پاک اس شاہؐ کا
ہے محمدؐ اور رسول اللہ لکھا

ہم یقیں گر جانتے بے قیل و قال
اس سے نا کرتے کبھی جنگ و جدال

کہ بلا شک میں رسول اللہ ہوں
اور مقرر ابنِ عبداللہ ہوں

شاہ فرمائے ان اونٹونکو اٹھاؤ
اسکے آگے تلبیہ کہتے لجاؤ

کہ زیارت کیلئے وہ آئے ہیں
اونٹ قربانی کے ہمراہ لائے ہیں

وہ نہیں ہرگز کئے یہ بھی قبول
بھیجے انکے پاس عثمانؓ کو رسول

کافراں بولے رسول اللہ کو
ہم نہ آنے دینگے مکے میں کبھو

اپنے مرکب پر اسے کر کے سوار
لیگیا مکے میں باعزّ و وقار

سُنکے یہ وہ بھی نہیں راضی ہوئے
پر تسلی دے کے عثمانؓ سے کہے

نا کرے جبتک رسول اللہ طواف
میں بھی ہرگز نا کروں واللہ طواف

اور آئی ہے روایت اک دگر
ساتھ عثمانؓ کے گئے تھے دس نفر

کہ کئے کفار عثمانؓ کو شہید
اور اُسکے دس رفیقاں کو شہید

پیر کے اک جھاڑ نیچے بیٹھ تب
اپنے یاروں سے کئے بیعت طلب

جب نہیں عثمان اس بیعت میں تھا
تب کہے یہ ہاتھ ہے عثمانؓ کا

بیعتِ رضواں یہی ہے اے پسر
حق دیا قرآن میں جسکی خبر

یہ خبر بیعت کی سُنکر مشرکیں
مضطر و ترساں ہوئے ہیں تب وہیں

صلح تب طرفین میں دس سال کی
چند شرطوں سے مقرر ہو گئی

جو قبیلہ چاہتا ہے بے گماں
شاہ کے ذمے رہے لیکر اماں

بولے ہیں قومِ خزاعہ سب کے سب
مصطفےٰ کے ہم رہیں ذمے میں اب

اور یہ بھی شرط تھی اے باادب
آویں اگلے سال واپس جا کے اب

صلحنامہ پس وہ لکھنے کے تئیں
حکم فرمائے علیؓ کو شاہؐ دیں

کہ نہیں ہم جانتے رحمٰن کو
پس نہ ہرگز لکھیں اس عنوان کو

بولے حضرت لکھدو تو یونہی علیؓ
کیونکہ ہے دونو کا معنی ایک ہی

پر سہیل اسکو نہ مانا اور کہا
کہ محمدؐ کو رسول اللہ کا

لکھ محمدؐ ابن عبداللہ کر
تب کئے ارشاد سالارِ بشر

غایتِ عشق و محبت سے علیؓ
یوں لگے کہنے کو با جوشِ دلی

مجھکو طاقت وہ مٹانے کی نہیں
ہاتھ پس تلوار پر ڈالے وہیں

آپ ہی اس کو مٹا شاہِ امم
ابنِ عبداللہ کر دلائے رقم

حیدرؓ و شیخینؓ اور عمدہ صحابؓ
شاہدی اسپر لکھے ہیں باصواب

ہے معارج اور شواہد میں لکھا
تب علیؓ سے یوں کہے خیر الورا

کہ تجھے بھی میرے بعد اے باوقار
کام ایسا ہی پڑیگا ایک بار

مخبرِ صادق دئے جیسی خبر
کام ویسا ہی پڑا کرار پر

قضیۂ صفین میں آ نیک ذات
صلح جب ٹھہری معاویہ کیساتھ

صلحنامہ میں لکھا کاتب یقین
نامِ حیدرؓ پر امیر المومنینؓ

تب معاویہ کہا یوں سربسر
کہ علیؓ مرتضیٰ کو میں اگر

جانتا بیشک امیر المومنینؓ
جنگ ان سے نا کیا ہوتا یقین

کر امیر المومنین کو محو پس
لکھ علیؓ ابنِ ابی طالب ہی بس

بولا حیدرؓ سچ کہے حق کے رسول
لکھ تو ویسا ہی کیا ہو نہیں قبول

الغرض وہ صلحنامہ اے ذکی
جب حدیبیہ میں لکھوائے نبیؐ

تب سہیل ابنِ عمرو کو لا کلام
اور بھی اسکے رفیقوں کو تمام

شاہؐ فرمائے نہ چھوڑوں بے ہراس
جب تلک عثمانؓ نہ آوے میرے پاس

تب وہ کہلا بھیج بوسفیان کو
جلد تر بلوائے ہیں عثمانؓ کو

آئے ہیں عثمانِؓ ذوالنورین جب
انکو تب رخصت دئے شاہِ عرب

حلق کرکے سر کو پھر اس شاہؐ نے
بیس اشتر آپ ہی قرباں کئے

باقی مکہ کو ہیں بھیجے جلد تب
تا کریں مروہ میں قرباں انکو سب

اور منڈوا سر سبھی اصحابؓ کرام
آئے ہیں احرام سے باہر تمام

آکے اک بادِ بحکمِ ذوالجلال
جلد پہنچایا حرم میں سب کے بال

اور ڈلوائے شہؐ جن و بشر
اپنے موئے پاک کو اک جھاڑ پر

تب صحابہؓ کرکے اکثر اژدہام
چن لئے موئے مبارک کو تمام

نقل یوں امِ عمارہ نے ہے کی
چند وہ موئے مبارک ہیں بھی لی

مومنوں میں ہوتے کوئی بیمار اگر
آب میں وہ موئے اشرف ڈالکر

میں پلاتی تھی وہ پانی باصفا
حکم سے حق کے وہ پاتے تھے شفا

اور حدیبیہ میں شاہِ انس و جن
نقل کرتے ہیں کہ تھے انیس دن

پس رواں ہو کر مدینے کی طرف
منزلِ صجناں کو پہنچے باشرف

سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا کو خدا
سرورِ عالم پہ تب نازل کیا

کہتے ہیں بعضے مفسر ذی رشاد
فتح سے یہ فتح مکہ ہے مراد

فتحِ خیبر بولے بعضے باصفا
بعضوں نے صلحِ حدیبیہ کہا

پروانجاتِ ہدایت سماتِ سیدِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سلاطین کیطرف بشرفِ صدور پانا

اور اسی سال شاہِ کائنات
بادشاہوں کو لکھے پروانجات

نامہ بے مہر جب لے باخبر
پاس شاہوں کے نہیں ہے معتبر

اک نگیں زر کی بنائے مصطفیٰؐ
اور صحابہ میں بھی جو تھے اغنیا

آگئے تب عرض جبریلؑ ہمام
پہننا سونا ہے مردوں کو حرام

پھینکڈالے وہ نگیں سرور تبھی
اور پھینکے ہیں صحابہؓ بھی سبھی

مہر پس روپے کی بنوائے نبیؐ
تین سطریں اسمیں لکھوائے نبیؐ

یعنی اللہ اور محمدؐ اور رسول
یہ تھی صورت اسکی تو ہرگز نہ بھول

اور جو قاصد رسول اللہ کا
پاس جس سلطان کے نامہ لیگیا

بات اس سلطان کی قاصد کو وہیں
کرتا تھا الہام ربُّ العالمیں

معجزہ تھا یہ شہ کونین کا
اسکو پہنچایا ہے وہ مکتوب جب
کھولکر اسکو لگا پڑہنے دبیر
وہ منزہ ہے ز نقصان و عیوب
دینے والا ہے اَماں وہ بالیقیں
اور ہے غالب سارے چیزوں پہ وہی
اور کلام اسکا ہے عیسیٰؑ باشرف
یونہی عیسیٰ کو بھی وہ ربّ العلا
حق تعالیٰ کا ہو نہیں پیغامبرؐ
تا تو راغب ہو مسلمانی طرف
ویسے بندوں پر مرا ہووے سلام
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر
بس لکھا یا اک عریضہ در جواب
ہے نجاشی کی طرف سے بالیقیں
یا رسول اللہ تحیات و سلام
ہے وہی ہادی مرا اسلام پر
آپنے جو حق میں عیسیٰ کے لکھا
سب کتابیں حق کی اور پیغمبراںؑ
ہاتھ پر اُسکے مسلماں میں ہوا
روبروسی آگواہی دیونگا
باب میں اُمِّ حبیبہؓ کے دگر
زن تھی عبد اللہ جحش کی وہ یقیں
ہوکے نصرانی مرا پایا سقر

فخرِ آدم سیّدِ ثقلینؐ کا
تخت سے اُترا نجاشی باادب
تھا یہی مضمون اسکا دلپذیر
اور سالم ہے ز آفات و لغوب
حشر کی دہشت سے بندے کئے نہیں
اور ہے جبّار و مُتکبّر وہی
کہ اسے القا کیا مریمؑ طرف
بے پدر قدرت سے ہے پیدا کیا
تو رسالت کی مری تصدیق کر
دولتِ جاوید ایمانی طرف
جو رہے تابعِ ہدایت کا مدام
دیکھا شہؐ کے قدم جا جلد تر
اور بھیجا اسکو حضرت کیلئے جناب
یہ عریضہ در حضورِ شاہِ دیں
رحمت و برکاتِ خلّاق انام
ملّتِ اسلام کے احکام پر
تو وہی حق وہی ہے بے مگر!
آپکی تصدیق میں تھی تر زباں
شکر اس نعمت کا لاتا ہوں بجا
راست اور سچ ہے فرماں آپکا
اسکو پہنچا نامۂ پیغامبرؐ
مرد و زن ہوکر مسلماں آئے ہیں
تھی وہ بی بی ملّتِ اسلام پر

نامہ وہ نامِ نجاشی کا جو تھا
اسکو آنکھوں سے لگا بوسہ دیا
حق کی میں کرتا ہوں اب حمد و ثنا
انبیا کو اپنے دے کر معجزے
اور ہے پہنچانے والا وہ خدا
اور گواہی میں یہ دیتا ہوں صحیح
جوں خدا آدمؑ کو بے مادر پدر
بعد اسکے میں بُلاتا ہوں تجھے
اور جعفرؓ جو ہے ابن العم میرا
چھوڑ دے تو اب غرور و خود سری
جبکہ یہ مضمون نجاشی نے سُنا
اور سعادت دو جہاں کی ہمگیاں
بعد بسم اللہ اے نیکو طراز
یعنے خدمت میں رسول اللہ کے
آپ پر ہو دائماً صبح و مسا
آپکا نامہ مجھے واصل ہوا
میں یہ دیتا ہوں گواہی بالیقیں
ابنِ عم کے واسطے سے آپکے
اب مرے فرزند کو بھیجا ہوں میں
اُمتی ہوں اُمّتی ہوں آپ کا
قصۂ اُمِّ حبیبہؓ ہے یہی
دوسری ہجرت کئے سوئے حبش
شاہ اپنا اُس ہی پیغامِ نکاح

وہ عمرؓ ابنِ اُمیّہ لے گیا
اور اُسکو حکم پڑہنے کا دیا
بے نیازی ہے اسکو اور غنا
کی ہے تصدیق انکی خود اللہ نے
اپنے بندونکو بدرجاتِ عُلا
کہ ہے روح اللہ نبیؑ جیسا مسیح
دستِ قدرت سے بنایا سر بسر
اب طرف اس ملّتِ اسلام کے
اسکو تیرے پاس میں نے بھیجا تھا
سُن نصیحت اور طاعت کر مری
بے تحاشا کلمۂ طیّب پڑھا
میں لیا ہوتا یقیں سرّ و عیاں
تھا یہی مضمون اسکا بانیاز
انبیا کے شاہِ عالی جاہ کے
کوئی نہیں معبود خالق کے سوا
مجھکو فخرِ دو جہاں صلعم حاصل ہوا
آپ ہو بے شبہ ختم المرسلینؐ
آپ کی بیعت ہوئی حاصل مجھے
حکم گر ہووے ابھی آتا ہوں میں
السّلام اے بادشاہِ انبیا
کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
آہ مرتد ہوکے عبد اللہ جحش
تب نجاشی کو لکھے ہیں بافلاح

اور کرے اسکو مدینہ کو رواں
سب مہاجر کو بھی یونہی امیاں

ہوکے خالد بن سعید اسکا وکیل
آیا ہو نزد نجاشی اے خلیل

مہر اسکا چار سو مثقال زر
وہ دیا اپنی طرف سے جلد تر

پس وہ بی بی اور مہاجر کو سبھی
وہ چڑھا دو کشتیوں میں با ادب

اور بہت تعظیم و تکریم سے
وے مبارک مہر دو نامہ شاہ کے

جبتلک یہ نامہ اقدس رہیں
خیر اور برکت رہے اس ملک میں

وہ بجالاتے ہیں انکا احترام
ملک موروثی ہے انکی وہ مدام

اہل ہجرت کا مدارا جو کیا
اسکو دعوت لکھے شاہ انبیا

بادشاہ دوسرا نجاشی جو ہوا
اسکو بھی نامہ لکھے خیر الوریٰ

قیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ

ہاتھ میں وہ دحیہ کلبی کے دے
روم کو بھیجے رسول اللہ اسے

بعد بسم اللہ و تحمید خدا
تھا یہی نامہ کا مضمون باصفا

نام ہے ہرقل کے پاس ہی صدر
جو عظیم روم ہے وہ باشعور

بعد اسکے ہووے ظاہر اب تجھے
میں بلاتا ہوں طرف اسلام کے

گر نہ ایمان لاوے تو اے شہنشاہ
ہووے تجھپر سب رعایا کا گناہ

بعد اس آیت کو لکھے شاہ انام
اپنے نامہ کو کئے تھے اختتام

بادشاہ بھیجا ہے پیغام رسول
جان و دل سے وہ کئے اپنے قبول

مومنوں کو سب نجاشی جمع کر
شاہ کا باندھا نکاح پاک تر

اور تکلف سے کھلوایا طعام
ساز و ساماں بھی سفر کا کر تمام

ساتھ دو شرجیل کو بھی باشرف
انکو بھیجا ہے مدینے کی طرف

عاج کی ڈبی میں رکھا تھا انکا
اور یہ کہتا تھا نجاشی بادشاہ

کہتے ہیں شر ور کے ہر دو نامجات
ہیں ابھی اس ملک کے شاہونکی ہاتھ

یوں مواہب میں لکھا شیخ جلیل
یہ نجاشی ہو وہی بے قال و قیل

سال نہم میں مراوہ با نیاز
شہ جنازے کی پڑھے اسکی نماز

پر نہیں معلوم ہے یہ بالیقیں
کہ مسلماں وہ ہوا ہے یا نہیں

اور ہرقل جو تھا سلطان روم کا
نامہ لکھے اسکو بھی شاہ ہدی

نامہ وہ لیجا کے پہنچایا ہے جب
اسکو پڑھوا کر سنا ہرقل نے تب

کہ یہ نامہ ہے نبی کا لا کلام
جو محمد ابن عبد اللہ نے نام

ہو سلام اسپر مقرر لا کلام
جو ہدایت کا ہے تابع مدام

ہو مسلماں تا سلامت تو رہے
حق تعالیٰ اجر دونا دے تجھے

مبتلا تو آفتوں میں ہوویگا
دو جہاں میں اپنی راہ کھو دیگا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

جبکہ اس مضمون کو ہرقل نے سنا
پس نہایت خوف و دہشت میں پڑا

عرق جبہ سے ہوا اسکے رواں
اور ہوا مجلس میں اک شور و فغاں

ان نبی کی قوم سے کوئی عرب
گر ملے تو اس سے پوچھوں حال سب

اسکو اور اسکے رفیقوں کو سبھی
لائے ہرقل پاس بلوا کے تبھی

پوچھا ہرقل ہمکو با خیر البشر
تمسے کوئی خویشی ہے نزدیک تر

بولا ہرقل اسکا میں احوال سب
پوچھتا ہوں راست کہہ میرے سب

اپنے سب ارکان دولت کو کہا
ڈھونڈو میرے ملک میں تم جابجا

اتفاقاً تب ابوسفیان وہاں
آیا تھا بہر تجارت اے میاں

ابن عباس گرامی شان سے
نقل لایا وہ ابوسفیان سے

تب ابوسفیان بولا اے لبیب
میں نہایت ہوں قرابت میں قریب

پوچھا اول کیا ہے کہہ اسکا نسب
میں کہا والا نسب عالی حسب

پوچھا آگے اسکے کوئی بھی جہاں　　کیا کیا دعوی نبوت کا عیاں
میں کہا کوئی بادشاہ نہیں نہ تھا　　پھر سوال ایسا وہ میرے سے کیا
میں کہا کہ وہ مساکیں ہیں تمام　　پوچھا کم ہوتے ہیں یا زائد مدام
پوچھا اس دعوے کے آگے وہ کہیں　　جھوٹ بولا تھا کہا میں نے نہیں
پوچھا کیا اس سے کئے ہو تم جدال　　میں نے بولا ہاں کیا ہم نے قتال
پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے تمھیں　　میں کہا وہ حکم کرتا ہے ہمیں
باپ دادوں کی چلن کو چھوڑ دو　　انکے بد افعال سے منھ موڑ لو
مجھسے پس کہنے لگا ہرقل یہ تب　　پہلے میں پوچھا تجھے اسکا نسب
اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی　　نا کیا ہے دعوئے پیغمبری
اور بھی آبا میں اسکے تو کہا　　بادشاہی بھی نہیں کوئی کیا
تابع اسکے تو کہا فقرا ہوئے　　اکثر اتباع رسل ایسے ہی تھے
پہنچے تا غایت کو وہ تدریج سے　　اور قوی دین اسکا ہو تدریج سے
اور اس دعوے کے آگے بھی کہیں　　تو کہا جھوٹ اُسسے میں پایا نہیں
اور تو بولا کہ وہ کرتا نہیں　　مکر سے ہاں پاک ہیں سب مرسلیں
اور کہا تو جنگ میں فتح و ظفر　　ہے یقیں گاہے ادھر گاہے اُدھر
اور کہا تو شرک سے وہ منع کر　　سبکو بلواتا ہے بس توحید پہ
ہے قسیم حق کی کہ پیغمبر ہے وہ　　انبیا کا سب یقیں سرور ہے وہ
مملکت اس روم کی بس عنقریب　　لیویگا بے شبہ وہ حق کا حبیب
یہ گمان مجھکو نہیں تھا زینہار　　کہ تمہاری قوم سے ہو آشکار
ہے شنوا ہیں کہ بوسفیاں وہیں　　یوں لگا کہنے کو ہرقل سے یقیں
مسجد اقصے کو آیا اولا　　اور ساتوں آسماں پر بھی گیا
تب کہا ہرقل نے اسکو اے امیں　　یہ بھی آئی بات سے چھوٹی نہیں
اک نشاں ہے یہ بھی ہر شب سر بسر　　بند کرتے مسجد اقصے کے در

میں نہیں بولا. وہ پھر سائل ہوا　　اسکے آبا میں کوئی کیا شاہ تھا
کیسے لوگ اسکے ہوئے ہیں تابعاں　　ہیں فقیراں یا تو انگر عمدگاں
میں کہا ہوتے ہیں افزوده یقیں　　پوچھا کوئی پھرتے ہیں لو لائیں نہیں
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہے بھلا　　میں کہا وہ مکر تو نیں جانتا
پوچھا ہرقل فتح و نصرت کسکو تھی　　میں کہا اسکو کبھی ہم کو کبھی
کہ خدا اک ہے نہیں اسکا شریک　　تم کرو اسکی ہی عبادت سے ٹھیک
او صلوٰۃ و صوم اور جود و سخا　　صلۂ رحمی کیجیو اور صدق و صفا
تو کہا اسکو نسب میں بھی شریف　　انبیا ہوتے ہیں ایسے ہی شریف
تا کہا جائے کہ یہ بھی سر بسر　　دعوی کرتا ہے وہی تقلید کر
تک ہے شوق حکومت سے یہ ہاں　　کرتا ہے دعوی نبوت کا عیاں
تو کہا اُن کو ترقی ہے سدا　　کام ہے ایسا ہی جان ایمان کا
تو کہا اس سے نہیں کوئی پھرا　　ذائقہ ایسا ہی ہے ایمان کا
جو نہ باندھے خلق پر ہرگز دروغ　　حق پہ کیوں باندھے دروغ بیفروغ
طالب دنیا سے ہوئے مکر جاں　　طالب دنیا نہیں پیغمبراں
انبیا کا جنگ سے ایسا ہی بوج　　لیک نصرت انکو ہی آخر ہے سوچ
اور نماز و روزہ و صدق و صفا　　حکم بھی کرتا ہے صلۂ رحم کا
توصفات اسکے کیا جو یہ بیاں　　فی الحقیقت گر ہوں اسکے درمیاں
اور میں دیکھا کتابوں میں بھی تھا　　اک نبی مبعوث انمیں ہوئیگا
جانتا یہ ور میں سکتا اگر　　اسکی پابوسی سے ہوتا بہرہ ور
کہ وہ کہتا ہے عجب تر ایک بات　　کہ میں مکہ سے نکلکر ایک رات
اور ملا میں حقسے پھر واپس ہوا　　سیر ایسی ایک لمحہ میں کیا
میں بھی اس شب کے علامات جلیل　　دیکھا ہوں وہ سب اسی پر ہیں دلیل
بند دروازے کئے اک رات سب　　پر نہ دروازہ ہوا اک بند تب

ٹھیلے مردم جمع ہو سب شہر کے
پر نہیں ہرگز ہلا وہ جائے سے

یوں ابوسفیاں کہا ہے امیاں
جبکہ ہرقل سے سنا ہیں یہ بیاں

وہ یقیں مجھکو زیادہ تھا سدا
تا کہ ایماں کی دیا دولت خدا

مصطفٰے کے کر نبوت کا بیاں
سبکو دی ترغیب ایمانکی میاں

دیکھکر اُسنے کہا از خوفِ جاں
ہیں تمھیں پوچھا زروئے امتحاں

وحیہ کلبی کو خلوت میں لجا
ہرقل اسوقت اسطرح کہنے لگا

رومیوں سے خوف ہے مجھکو مگر
جاں سے ماریںگے مجھکو بے خطر

اسکو وحیہ نے دیا جا یہ خبر
سنتے ہی وہ نامِ احمد جلد تر

اسکے اوصافِ مبارک اور نام
ہمنے پائے ہیں کتابوں میں تمام

آیا باہر ہاتھ میں لیکر عصا
رومیوں سے اسطرح کہنے لگا

اسکا پروانہ ہمیں پہنچا ہے آ
ہیں دل و جاں سے مسلماں ہوگیا

آہ یہ سنتے ہی کفارِ عنید
کر دئے ہیں مار کر اُسکو شہید

رومیاں اس طرح ماریں اسکو جب
جاں سے چھوڑینگے آخر مجھکو کب

واسطے دنیا کے ہرقل آہ آہ
کر لیا ہے آخرت اپنی تباہ

نامہ اک خسرو کو لکھے مصطفٰے
کہ وہ حاکم ملکِ فارس کے تھا

اُسکو پھاڑا خشم ہو وہ بدگہر
شہ مدینے میں دئے ہیں اسکی خبر

جبکہ پھاڑا ہے وہ فرمانِ رسول
خوف و دہشت میں رہا وہ بوالفضول

وہ گیا خلوت میں ایسا بولکر
اک عرب ناگہ وہاں آیا نظر

تھرتھراتا آیا باہر جلد تب
پوچھا درباں سے کیوں آیا عرب

دوسری شب کو وہی پھر شخص آ
سر پہ خسرو کے اٹھا اپنا عصا

بارِ سوم وہ عصا کو توڑ کر
ہوگیا خلوت سے غائب جلد تر

چیر ڈالا اسکا سینہ امیاں
آپ بیٹھا تخت پر اسکے عیاں

حاکمِ ملکِ یمن باذان کو تب
لکھا دو قاصد مدینہ بھیج اب

بند تھا در صبح جا دیکھے وہاں
یہ نشاں ہے اسکے آنے کا ہی جاں

ہوگیا مجھکو وہیں صدقِ وفور
خوب ہوویگا محمدؐ کو ظہور

ہے روایت شہر میں ہرقل نے سب
کر مناوی سبکو بلوایا ہے تب

ہوگئے سنتے ہی سارے بیقرار
شور و غل اُنمیں ہوا ہے بیشمار

دین پہ راسخ اپنے تم ہو یا نہیں
اسکو وہ سجدہ کئے خوش ہو وہیں

ہیں دل و جاں سے کیا ہوں میں قبول
کہ محمدؐ ہے یقیں حق کا رسول

اب یہاں سے تو صغاطر پاس جا
وہ نصاریٰ کا بڑا ہے مقتدا

لاکے ایماں اس طرح کہنے لگا
کہ بلا شک ہے وہ ختم الانبیا

تن سے اپنے دور کر کالا لباس
پہنا منگوا کر انھی اُجلا لباس

شاہدی دیتا ہوں میں اک ہے خدا
ہے نبی اسکا محمد مصطفٰے

تم بھی ایماں اُسپہ لاؤ بشتاب
ورنہ تم پاؤگے دوزخ میں عذاب

جاکے ہرقل سے یہ وحیہ نے کہا
بولا ہرقل وہ بڑا تھا پیشوا

اسلئے معذور ہوں پر اضطرار
ورنہ میں ایماں لاتا آشکار

حاکمِ فارس خسرو کے نام کا پروانہ

اسکو عبداللہ حذافہ لے گیا
دست بر خسرانِ خسرو کی دیا

کہ مرا نامہ وہ ناداں شق کیا
یونہی سینہ اسکا پھاڑیگا خدا

حکم کروایا ہے اپنے ملک میں
کوئی عرب کو بھی یہاں آنے ندیں

یوں کہا وہ ہاتھ میں لیکر عصا
کہ محمدؐ پر تو ایماں جلد لا

ہم کسی کو بھی کہے چھوڑے نہیں
اُنکو ناحق قتل کروایا وہیں

بولا ایماں لا نہ توڑے تک عصا
تب بھی ایماں وہ نہ لایا بیحیا

شیرویہ جو تھا خسرو کا پسر
باپ کو اپنے اسی شب قتل کر

نقل ہے جب خسروِ بے عقل و دیں
شق کیا ہی شہ کے نامہ کے تئیں

قید کر منگوا انہی کو بے ہراس
بھیجا وہ دو شخص کو خسرو کے پاس

Scanned with CamScanner

رعب حضرت کا بہت انکو ہوا — شاہ فرمائے کہ کل آؤ بھلا
کہ کیا ہے حق نے خسرو کو ہلاک — کل کی شب سینہ ہوا ہے اسکا چاک
شیرویہ اسکو مارا جانو تم — تھی جمادی الآخرہ کی شب دہم
ہووئیگا ملک عجم میں منتشر — بس تو ایماں جلد لاویگا اگر
قتل کروا دونگا تجھکو جلد تر — قاصداں یہ جائے اسکو خبر
شیرویہ کا بھی اک نامہ وہیں — پہنچا ہے ایسے میں باذاں کے تئیں
مارا خسرو اور لگا کرنے ستم — تفرقہ ڈالا جماعت میں بہم
اب تو تابع ہو مرا سرّو جہار — اور مری شاہی کا دیکھو اشتہار
اسکا متعرض نہو تو کوئی دم — نامہ جبتک نا کروں دوسرا رقم

بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ

جب مقوقس کو وہ پہنچا لا کلام — وہ بجا لایا بہت کچھ احترام
اور کیا ہے جو کہ حاطبؓ نے بیاں — وہ مطابق اسکے پایا بیگماں
ہوویگا غالب یقیں وہ باوقار — لیوینگے اصحاب اسکے یہ دیار
ہے ہوا ہبش میں کہ حاطبؓ نیکنام — یوں مقوقس سے کیا ہے تب کلام
پس اُسی رسوا کیا ربِّ جلیل — دنیا و عقبیٰ میں کر خوار و ذلیل
اس سے عبرت لے تو رکھ خوف خدا — تا کرے عبرت ترے سے دوسرا
جبکہ تو پایا ہے عصر ایں رسولؐ — جان و دل سے اسکی کر دعوت قبول
عاج کی ڈبی میں پس با احترام — رکھا ہے وہ نامۂ خیر الانام
آپکے قاصد کا عز و احترام — میں بجا لایا ہوں اے شاہ انام
پر گماں یہ تھا مجھے اے نیکنام — اسکا ہوویگا خروج از ملک شام
بیس کپڑے ایک خچر راہوار — اور زر خالص کے مثقال یکہزار
جبکہ پہنچا شاہ کو اسکا جواب — یوں کہا ارشاد وہ عالیجناب
پر قبولے اسکے ہدیہ کو رسولؐ — جبکہ کی ہے ماریہ ایماں قبول

دوسرے دن آئے جب خدمتمیں وہ — شہ نے کہے تم جاکے باذان سے کہو
شیرویہ جو ہے خسرو کا پسر — سونپا اُسپر انکو ہی حق جلد تر
اور تم باذان کو بولو یہ پیام — تھوڑے دن میں دین میرا لا کلام
ملک یہ تیرا تجھے میں دیوونگا — ورنہ حاکم بھیجدونگا دوسرا
سنکے یہ باذان حیران ہوگیا — اور ہراسان و پریشاں ہوگیا
تھا یہی ایمیں لکھا بے اشتباہ — کہ بہت سے عمدگوں کو بے گناہ
اسلئے میں قتل کر ڈالا اُسے — تا رعایا ظلم سے اُسکے بچے
اور نبوت کا وہ دعویٰ در عرب — صاحب دولت جو اک کرتا ہے اب
لایا ایماں جلد باذان پاکتن — اہل فارس اور سب اہل یمن
اور مقوقس کو بھی لکھے مصطفےٰ — ایک نامہ اسکو حاطبؓ لے گیا
جوں بیا عیسیٰ کئی تھے ادین — نعت و اوصاف امام المرسلیںؐ
پس کہا یہ ہو وہی پیغامبر — دے چکا تھا جسکی روح اللہ خبر
یہ کہا ایمان مگر لایا نہیں — دولت عقبیٰ کو وہ پایا نہیں
کہ لیا حاکم ترے آگے جو تھا — آہ جو دعویٰ خدائی کا کیا
یعنے فرعون شقی تھا وہ لعیں — جو ہوا اُسوا دو عالم میں یقیں
دعوت عیسیٰ یہودوں پر جو ہے — دعوت احمدؐ نصارا پر ہے یوں
وہ کہا بیشک ہے وہ حق کا نبی — لیک میں کچھ فکر کرتا ہوں ابھی
پس لکھایا شاہ دیں کو یوں جواب — آپکے نامہ سے میں ہو بہرہ یاب
میں بھی جانا ہوں یہی بر وجہ نیک — کہ پیمبر بالیقیں باقی ہے ایک
پُر شرف ہیں قبط سے دو جاریہ — ایک سیریں اور دوسری ماریہ
ہدیہ نزد بادشاہ انبیا — ساتھ حاطبؓ کے روانہ وہ کیا
ٹک پر اپنے بخیلی وہ کیا — اور نہیں اسلام سے عزت لیا
شاہ نے اپنے تصرف میں رکھا — اس سے ابراہیمؑ ہے پیدا ہوا

Scanned with CamScanner

اور سیریں جو کہ تھی دُسری کنیز — اسکو حسانؓ کو دئے ہیں اے عزیز
پانچ کپڑے اور سو مثقالِ زر — شاہؐ حاطبؓ کو دئے اے باخبر
نام ہے دُلدُل اسی کا اسکا — بعد ہوتے تھے علیؓ اُس پر سوار

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحدِ شام میں تھا

تھی حکومت اسکی در سرحدِ شام — اور وہ تھا محکومِ قیصر لاکلام
سُنکے اوصاف و علاماتِ نبیؐ — وہ کہا انجیل میں بھی ہے یہی
حارثِ ملعون غصّے سے وہیں — نامۂ اشرف کو ڈالا بر زمیں
اور بھی ہرقل کو لکھ بھیجا شتاب — یوں لکھا ہرقل نے حارث کو جواب
دیکے تب قاصد کو سو مثقالِ زر — کر دیا حارث روانہ جلد تر
رویا اور بولا یہی اوصاف ہاں — دیکھا ہوں انجیل میں ہیں بیگماں
اور شجاعِ باصفا کا اے ہمام — وہ بجا لایا ہے عزّ و احترام
پس شجاع اُس سے ہو رخصت آئے ہیں — جبکہ آپہنچا حضورِ شاہؐ دیں
جونکہ فرمائے ہیں وہ حق کے حبیبؐ — نقل ہے حارث مرا ہے عنقریب

حاکمِ یمامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

اسکو بھیجا کر سلیطؓ ابنِ عمر — جبکہ ہوذہ کو دیا ہے جلد تر
آپ بیشک ہو امام المرسلیںؐ — آپکی دعوت سے یہ سچی بالیقیں
دل میں عربوں کے ہیبت ہے مری — عزّت و شوکت شہامت سے مری
پہنا اُس قاصد کو ایک بہتر لباس — دیکے انعامات بھیجا شہؐ کے پاس
فتحِ مکّہ جب ہوئی روح الامیں — آکے ہے ہوذہ مرا اے شاہِ دیںؐ
والیِ بحرین کے بھی نام سے — ساتواں نامہ لکھے بعضے کہے
اور اُس ہی سال میں اے باصفا — فرض بیشک حجِ بیت اللہ ہوا
شاہِ دیں سورج گہن کی تب نماز — ہیں جماعت سے گذارے بانیاز
خود اُتر کر قبر میں شاہِ انامؐ — دفن بھی بخشتے ہیں اُسکو احترام
اُس سے پایا ہے تولّد اک پسر — عبدِ رحمان ابنِ حسانؓ باوقر
اور وہ خچر تھا اُجلا راہوار — اُسپہ حضرت آپ ہوتے تھے سوار
اور علیؓ کے بعد حسنؓ مجتبیٰ — پس وہ در عصرِ معاویہؓ مرا
نامہ حارث کو بھی لکھے مصطفیٰؐ — وہ شجاعؓ ابنِ وہب لے گیا
پہنچا جب ابنِ وہب غوطے کو آ — پہلے وہ حارث کے حاجب سے ملا
وہ ملایا اسکو حارث سے بیجا — ہاتھ میں حارث کے وہ نامہ دیا
اور بولا میں کرونگا اُس سے جنگ — نعل پس گھوڑوں کو باندھو بیدرنگ
ٹھہر تھوڑے روز میرے پاس آ — تا کریں جو ہے مناسب اور بھلا
لیک حاجب از شجاعِ نیک نام — جو سُنا اوصافِ سالارِ انامؐ
گرچہ حارث سے تھا اسکو جان کا ڈر — وہ ہوا ایماں سے بااین بہرہ ور
اور ضیافت بھی تکلف سے کیا — توشہ اور کپڑے بھی چند اسکو دیا
عرض سب احوال حارث کا کیا — شاہؐ فرمائے کہ ملک اسکا گیا
اور اُس کے ملک پر اے باصفا — جانئے جبلہ تبھی حاکم ہوا
لکھے ہوذہ کو بھی نامہ شاہِ دیںؐ — تھا یمامہ کا وہ حاکم اے امیں
وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی — اور جواب ایسا دیا شہؐ کو تبھی
لیک ہیں اے حق تعالیٰ کے حبیبؐ — قوم کل اپنے ہوں شاعر اور خطیب
کچھ حکومت اپنی اب مجھکو عطا — کیجئے تابع رہوں تا آپ کا
دیکھ عرضی اسکی فرمائے نبیؐ — کہ نہ دونگا غورہ اک خرما کا بھی
ہیں یہ چھٹے نامے کو وہ عالم نواز — جس سے شاہوں کو کیا ہے سرفراز
بادشاہوں کے سوا بھی جانئے — دوسروں کو بھی کئے نامے لکھے
اور اُس ہی سال میں اے نیک فن — ہے لگا کہتے ہیں سورج کو گہن
اور اُس ہی سال میں اے باکمال — مادرِ صدیقہؓ[لہ] نے کی انتقال
اور اُس ہی سال میں اے نامدار — اوسؓ عورت سے کیا اپنی ظہار (نام ۱۲)

لہ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں نے ۱۲

انکے جھگڑے میں ہی جانو رسولؐ
ہوگیا سورہ مجادل کا نزول

سالِ ہفتم در محرم اے امیں
غزوہ خیبر کئے ہیں شاہِ دیں

از وقوعِ فتحِ خلاقِ وحید
اپنے پیغمبرؐ کو بخشا ہے نوید

حکم یاروں کو کئے ہیں بیدرنگ
کہ کرو تم جلد تیاری جنگ

جسکو ہے حطامِ دنیا کی طلب
ہاں نہ آوے وہ تمہارے ساتھ اب

اور دس قلعے تھے اسمیں اہتمام
ہیں یہی تو جان اُن قلعوں کے نام

ہجرت سے ساتویں سال کا احوال خیبر کا غزوہ

جب حدیبیہ سے شاہ رجعت کئی
رہ میں سورۂ فتح اترا جانئے

اور کیا وعدہ غنائم سے زیاد
شاہ سمجھے فتح خیبر ہے مراد

غزوۂ خیبر کو اب جاتے ہیں ہم
اور کئے ارشاد یوں شاہِ امم

کہتے ہیں خیبر بڑا تھا شہر ایک
تیس کوس پر تھا مدینہ سے اے نیک

وطیح - نطاۃ - برا - سلام - ابی

کتیبہ - ناعم - سعب - شق - قموص

تین گھوڑے خاص تھے اُس شاہ کے
اور بہت سے اونٹ بھی ہمراہ تھے

وقتِ شب خیبر کو پہنچے شاہِ دیںؐ
پر یہوداں یہ خبر پائے نہیں

بس دو جانب سے ہیں جنگ و جدال
جب ہوا ہے ابتدائے قیل و قال

جب محاصر سعب کے تھے مومناں
انکو تھی کھانے کی تنگی بیکراں

فتح قلعہ سعب کا تب ہوگیا
مال و زر غلہ بہت انہیں ملا

یونہی تھوڑے روز میں آکے باادب
ہوگئے مفتوح بیشک قلعے سب

تھے محاصر غازیاں شام و سحر
تھا رسول اللہ کو تب دردِ سر

ہاتھ میں اسکے علم دیکر بھیجتے
جنگ کرتا تھا وہ جا کفار سے

ایکدن فاروقِ اعظمؓ لے علم
جا بہت کوشش کئی اے محترم

اپنی ایک فوج و علم ہمراہ لے
جا کیا ہے سخت جنگ اشرار سے

ہو محاصر اور کئے ہیں کارزار
فتح اس دن بھی نہ پائے زینہار

حق یہ رتبہ شاہِ مرداںؓ کو دیا
شاہِ مرداںؓ شیرِ یزداں کو دیا

حق تعالیٰ اور بھی اسکا رسول
دوست رکھتے ہیں اُسی کر کے قبول

یہ بشارت سنکے اصحابؓ کرام
منتظر تھے اور متوقع تمام

اس توقع پر کہ لشکر کا علم
مجھکو دیوے شاہ از لطف و کرم

لیک میں اس روز چہتا تھا یقیں
کہ مجھے دیویں امارت شاہِ دیں

ساتھ تھے اس شاہ کے دو سو سوار
اور پیدل چار سو اور یکہزار

کہتے تکبیریں بہ آوازِ بلند
جلد پہنچے ہیں غازیاں سب فرحمند

اور جب وہ صبح کو پائے خبر
جلد قلعے کے کئے ہیں بند در

پہلے آیا قلعۂ ناعم ہی ہاتھ
اور اُسکے بعد دوسرے قلعجات

کہتے ہیں وہ سب تھے مرنے کے قریب
حق سے تب مانگے دعا حق کے حبیبؐ

ہوگئی تنگی و راحت سے بدل
ہوگئی وہ سختی فرحت سے بدل

لیک باقی رہ گیا تھا اک قموص
سخت تھا سب میں وہی قلعہ خصوص

عمدۂ اصحابؓ سے اے نامدار
گر کسی کو شاہ ہر دن اختیار

فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہیں
ہاتھ میں اسلام کے آیا نہیں

فتح وہ قلعہ نہیں پایا مگر
بعد ازاں صدیقؓ نے روزِ دگر

پر نہ پایا فتح تب بھی سر بسر
تیسرے دن جا کے پھر حضرت عمرؓ

فتح لیکن اسکی بر دستِ علیؓ
جبکہ تھی موقوف بر وجہِ جلی

نقل ہے اک شب کہے شاہِ امم
کہ میں کل بخشونگا ایسے کو علم

قادرِ متعال اُسی کے ہاتھ پر
فتح کر دیویگا خیبر جلد تر

سعدؓ کہتا ہے کہ نزدِ مصطفےٰ
جا دو زانو بیٹھکر پھر میں اُٹھا

اور کہتا ہے عمرؓ عالی وقار
میں نہ چہتا تھا امارت زینہار

کہتے تھے بعضے قریش اے باوقار
کہ علیؓ البتہ ہوئے کامگار

Scanned with CamScanner

ہے روایت چشم تب کرار کے — ایسے پر آشوب اور پر درد تھے

اللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

ڈالے انکے چشم میں اپنا لعاب — حق نے بخشا ہے شفا انکو شتاب

اور کمر میں انکی باندھے ذوالفقار — اور علم انکو دئے ہیں باوقار

پوچھا تب میں جنگ کروں کس چیز پر — یوں کئے ارشاد شاہِ بحر و بر

پس علیؓ آیا اس قلعے کے بہم — ایک ٹیلے پر کئے برپا علم

پوچھا تو ہے کون اے اہلِ لوا — وہ کہا میں ہوں علیؓ مرتضیٰ

ہے قسم بے شبہ اب توریت کی — نا پھرے بے فتح ہرگز یہ کبھی

باہر آیا پہلے اس قلعے سے جو — سو وہ حارث تھا یہودی زشت خو

پس علیؓ مرتضیٰ یک ضرب کر — سرنگوں اسکو کئے ہیں فی السقر

پہن دو بکتر عمامہ باندھ دو — اور حمائل کرکے دو شمشیر کو

سر پہ دستار اسکے جو تھی کٹ گئی — کٹ گیا زانو اور اسکی زین بھی

اور باقی بھی لگے ہیں بھاگنے — اور علیؓ بھی انکا تھا پیچھا کئے

ایک یہودی اسکو لے بھاگا وہیں — شاہِ مرداںؓ ہوگئے تب خشمگیں

ہوگئے اک جست میں خندق سے پار — اور در قلعہ پہ پہنچے آشکار

جب اسے توڑے ہلا ہر سب حصار — پس ہوئے مشغول جنگ و کارزار

روضۃ الاحباب میں مذکور ہے — اور معارج میں بھی یوں مسطور ہے

اور مواہب میں لکھا ہے اے بسیر — کہ ہلائے اسکو آ کر ستر نفر

ہے علیؓ کی یہ کرامت کا ظہور — انکی مردی اور شجاعت کا ظہور

وہ لگے کرنے کو فریاد و فغاں — بولتے تھے الاماں سب الاماں

کہ اٹھا سکتا ہے جو ہر ہر نفر — لیوے اپنے سر پہ غلہ اسقدر

مال و زر اپنا وہیں سب چھوڑ دیں — اور کوئی شئی نہ پوشیدہ کریں

اور چھپائے تھے خزانہ اک بڑا — مطلع اسپر خدا نے کو کیا

کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی تھا — سن بشارت یہ پڑھے تب دعا

الغرض انکو بلا خیر البشر — رکھکے انکے سر کو اپنی ران پر

بکتر خاص اپنا حضرت لطف سے — دستِ اطہر سے انہیں پہنا دئے

اور کہے جا جنگ کر جبتک خدا — فتح نا دیوے نہ پھر اے مرتضیٰ

کلمۂ طیب ہی کے اقبال پر — انکو بلوا اور انسے جنگ کر

دیکھا ایک حبرِ یہود اے کامگار — شاہِ مرداںؓ کو زبالائے حصار

بولا اپنی قوم کو تب وہ پکار — اب ہوئے مغلوب تم اور خوار و زار

کیونکہ اوصاف و شجاعت کا بیاں — اسکا وہ توریت میں دیکھا تھا جاں

اسکے نیزے کا سناں تھا تین من — ہوگئے مقتول اس سے چند تن

بعد اسکا بھائی مرحب آگیا — وہ یہودوں میں مبارز تھا بڑا

آکے چاہا تا کرے حیدرؓ پہ وار — جلد مارے اُسپہ حیدر ذوالفقار

غازیاں حملہ کئے سب جبکہ زود — پائے دوزخ سات سردار یہود

کوئی کیا اک ضرب انکے ہاتھ پر — دستِ حیدرؓ سے گری تب سپر

تب علیؓ از قوتِ ربانیہ — پائی ایسی قوتِ روحانیہ

ایک لوہے کا لگا تھا اسکو در — لیکے اُس در کو بنائے ہیں سپر

نقل کرتے ہیں کہ از بعدِ قتال — اسکو ڈالے بر زمیں ورا اچھال

کہ اٹھائے اسکو آ چالیس تن — وہ نہیں ہرگز ہلا اس جا سے پن

وہ نہ ہرگز اپنی جاگہ سے ہلا — پر مشقت سے بہت اے باصفا

الغرض کہتے ہیں اہلِ قلعہ سب — دیکھے ہیں ایسی شجاعت اس سے جب

مرتضیٰ از حکم شاہِ دو جہاں — تب دئے اس شرط سے انکو اماں

اور لکھے بعضے کہ اپنے اونٹ پر — لیوے ساماں وہ اٹھاوے جسقدر

گر کریں پوشیدہ ظاہر ہووے جب — نا رہے باقی امان ہرگز یہ تب

ایک ویرانہ میں تھا وہ لا کلام — حکم سرور سے زبیر ابن العوام

جا کے لایا ہے وہ با اصحاب چند / اُٹھ گیا تب وہ اماں اے ہوشمند
عورتوں کو انکے ٹھہرا باندیاں / مال و زر حصہ کئے بر غازیاں
ہے روایت فتحِ خیبر کی خبر / جب سُنے ہیں حضرتِ خیر البشر
دیکھ پیشانی پہ بوسہ انکے تئیں / پھر لگا سینے سے یوں فرمائے ہیں

قَدْ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَضِيْتُ اَنَا عَنْكَ

بولے فرحت سے نہ کیونکر روؤں اب / آپ یوں خوشنود ہوں میرے سے جب
اور میکائیل جبریلِ ہمام / تجھ سے راضی ہیں ملائک بھی تمام
اور یہودوں سے یقیں ستر پہ تین / ہوگئے قعرِ سقر میں جانشین
حکم فرمائے جِلا کا انکو سب / یوں کئے ہیں عرض وہ خدمت میں تب
پس ترحم کرکے وہ حق کے رسول / عرض کو تب انکی فرمائے قبول
نصفِ محصولِ زراعت آپ لیں / نصف بیت المال میں داخل کریں
پھر حبش سے بھی مہاجر لاکلام / آکے خیبر میں ملے شاہ سے تمام
غزوۂ خیبر کے ہی بعد از شتاب / شاہِ عالم کا ہوا اُس سے ملاپ
منزلِ صہبا میں آ پہنچے ہیں جب / واں صفیہ پاک ہوئی آبادب
تیغ لیکر ہاتھ میں اے نیکنام / تھے نگہباں گرد خیمہ شب تمام
وہ کہے اس سے کہ خویش و اقربا / اور اس کا مرد بھی مارا گیا
شاہ نے کی اسکے حق میں یوں دعا / کہ نگہباں اسکا ہو تو اے خدا
شاہ بلال و پر کئے یہ حکم تب / کہ تو رہ بیدار تا سوجائیں سب
مار اشیطاں اسکے تب سینہ پہ آ / نیند غالب ہوگئی وہ سو رہا
ہوگئے لرزاں بہت از خوفِ رب / سب صحابہ کو اُٹھائے جلد تب
شہ کہے یہ وادیٔ شیطان ہے / غفلت و ظلمت کا یاں سامان ہے
پس وضو کرکے رسولِ ذوالجلال / حکم قامت کا کئے ہیں بر بلال
اس حدیثِ پاک سے ظاہر ہوا / کہ اذاں سنت نہیں ہو در قضا

رکھکے منت اُنپہ با ایں سربسر / شہ کئے ہیں انکے خوں سے درگذر
اور صفیہ کو نبی آزاد کر / عقد سے اپنی کئے ہیں بہرہ ور
خوش بہت ہو شکرِ حق لائے بجا / اور علی کے جلد استقبال جا

بَلَغَنِيْ نَبَاءُكَ الْمَشْكُوْرُ وَصَنِيْعُكَ الْمَذْكُوْرُ

تب علی رونے لگے ہیں از طرب / پوچھے شادی یا غمی کا ہے سبب
شاہ بولے ہیں ہی تنہا خوش نہیں / بلکہ خوش ہی تجھ سے رب العالمیں
کہتے ہیں اس جنگ میں سب از سعید / ہوگئے پندرہ مسلماں ہیں شہید
نقل آئی ہے کہ جب خیر البشر / کرکے از خونِ یہوداں درگذر
کہ مسلماناں رہینگے جو یہاں / انکی مزدوری کرینگے ہم عیاں
انکے ہی تحویل کر باغات سب / یوں مقرر کر دئے تقسیم تب
اور آلِ مطلب کو اے میاں / اور بنی ہاشم کو حصہ پانچواں
حضرتِ اُمِّ حبیبہ کا نکاح / جو حبش میں ہی ہوا تھا با فلاح
اور سب خیبر کا بندوبست کر / جب مدینے کو پھرے خیر البشر
شاہ اس سے مل کے ڈیری میں ہے / پس ابو ایوب انصاری جو تھے
صبح کو پوچھے ہیں سالارِ عرب / کہ کھڑا ہے کیوں یہاں تو کیا سبب
دشمنی سے نا کریں وہ کچھ دغا / اسلئے ہی میں نگہباں تھا کھڑا
اور وہاں سے جب چلے آگے رسول / آخرِ شب میں کئے اک جا نزول
سوئے سب بیدار تھا وہ پاکباز / اور تھا وہ شاغلِ ذکر و نماز
ہوگیا ہے جب طلوعِ آفتاب / پہلے جاگے سرورِ عالیجناب
اور وہ بے اختیاری بر بلال / ظاہر خدمت کیا اپنی بلال
اب یہاں سے جلد تر آگے چلو / پس چلے سب کوچ کر بے خوف ہو
با اقامت با جماعت با نیاز / تب گزارے ہیں قضا اپنی نماز
شافعیہ کا یہی مذہب ہے جاں / پر مواہب میں لکھا ہے اے میاں

قضا نماز کی اذان میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف

کہ اقامت اور اذاں ہو مصطفیٰؐ
باجماعت ہیں گذارے وہ قضا

چند احادیث صحیحہ لاکلام
لایا ہے اس باب میں ابن ہمام

حضرت عمرۃ القضا کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف ارزانی فرمانا

اس برس میں ہی رسول اللہ نے
واسطے عمرے کے مکے کو گئے

اور صحابہؓ بھی تھے ہمراہ دو ہزار
ذوالحلیفہ کو جو پہنچے آشکار

مرظہراں کو جو پہنچے آن کر
کافراں سمجھے کہ آئے جنگ پر

کہ نہ آئے ہیں نبیؐ بہرِ جدال
بلکہ عمرہ کیلئے آئے یہ سال

حکم سے حضرتؐ کے اصحابِ کرام
تیغ سب ڈالے ہوئے تھے در نیام

شعر پڑھتا تھا عمرؓ نے یوں کہا
ساتھ شہؐ کے شعر تو پڑھتا ہے کیا

فضلِ حق سے شعر اسکا لاکلام
کافروں کے دل میں وہ کرتا ہے کام

تلبیہ کہنے لگے پس باوقار
شہؐ دئے بوسہ حجر کو رہ سوار

اور وہیں بنا کئے عقد نکاح
ساتھ میمونہؓ کے سرورؐ با فلاح

اُس کا احوال اور ایماں کا سبب
دوسرے نسخہ میں لکھوں گر چاہیے اب

سالِ ہشتم میں ہی توفیقِ سعید
لایا ہے ایمان خالدؓ بن ولید

وقت جب آیا ہدایت کا مگر
لایا استعداد نیکی کا ثمر

یک بیک الفت بڑی اسلام کی
جان میں میرے خدا نے ڈال دی

قوت و شوکت قریشوں کی تمام
اب نہ کچھ باقی رہی ہے لاکلام

میں نجاشی پاس جا سکتا نہیں
وہ بھی تابع ہے محمدؐ کا یقیں

چھوڑ کر مکہ نہیں جانا کہیں
ملک میں ہی اپنے ہاں ہیں نا یقیں

اور اس اثنا میں وہ حق کے نبیؐ
عمرۃ القضیہ ادا کرنے کو ہی

میں یہ سن مکہ سے نکلا ہوں تبھی
تھا مِرا اک بھائی ہمراہِ نبیؐ

جب مجھے پایا نہیں ہے وہ کہیں
ایک خط ایسا وہ لکھ بھیجا وہیں

کہ نہیں خالدؓ سے ایسا بیگماں
دینِ حق اُس پر رہے اتنک نہاں

لکے ایماں نصرتِ اسلام پر
وہ شجاعت اپنی خرچیگا اگر

تھے ہدی کے اونٹ بھی اسّی گنیا
ایک سو گھوڑے بھی تھے اے نیک ذات

باندھے جب احرام سالارِ انام
اور باندھے ہیں صحابہؓ بھی تمام

اِس ہی اندیشہ سے سارے ڈر گئے
تب صحابہؓ انکو یوں تسکین دئے

پس پیمبرؐ ہو کے قصوا[ن] پر سوار
داخلِ مکہ ہوے با افتخار

نقل ہے ابنِ رواحہ نامدار
ہاتھ میں لئے شہؐ کے ناقہ کی مہار

سنکے یہ فرمائے حضرتؐ اے عمرؓ
شعر پڑھنے کو نہ اسکے منع کر

کہ نہ ہوگا تیر سے بھی ایسا کام
دلکو وہ تسخیر کرتا ہے تمام

اور طواف و سعی و حلق و نحر سے
ہو کے فارغ تین دن مکہ میں تھے

اک روایت ہے کہ اسی سال میں
لائے ایماں بوہریرہؓ جانالیں

ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال

وجہ ایمان خالدؓ بن ولید

گرچہ آگے اسکے مل کفار سے
وہ کیا تھا دشمنی اخیار سے

اپنے ایماں کا سبب تفصیل وار
اسطرح کہتا ہے وہ عالی وقار

اور جب صلحِ حدیبیہ ہوی
بات یہ دل میں مرے آئی تبھی

آہ پھر آئندہ کیا ہو میرا حال
مومنوں سے تو کیا تھا میں جدال

پھر خیال آیا کہ ہرقل پاس جا
ہوؤں نصرانی نہیں یہ بھی بھلا

دیکھوں کیا ظاہر ہو آخر غیب سے
کیا ہو واقع پردہ لاریب سے

حسبِ آں صلحِ حدیبیہ بجا
ہوگئے مکہ طرف رونق فزا

کہ ولید ابن الولید اسکا تھا نام
وہ مجھے ڈھونڈا ہے مکہ میں تمام

بھائی جا حضرتؐ سے کہتے ہیں تجھکو یاد
اور فرمائے ہیں از لطف و داد

پس حقیقت ملّتِ اسلام کی
ہو گئی ہے اُسپہ ظاہر اے زکی

حق میں بہتر اسکے ہی اور ہم اسے
غیر پر اسکے تقدم دیوینگے

ن یعنے یوں کرتا ہے وہ اثر تمام ۱۲

لہ شافعیہ کے نزدیک عمرۃ القضا اسلئے کہتے ہیں کہ قضا صلح کے معنی میں ہے۔ یعنے وہ عمرہ جو صلح حدیبیہ میں قرار پایا تھا کہ سال آئندہ میں آکے عمرہ ادا کریں۔ لہٰذا اسکو عمرۃ الصلح اور عمرۃ القصاص اور عمرۃ القضیہ بھی کہتے ہیں۔ کذا فی المدارج ۱۲

اے برادر جلد سوئے پاس آ
میں نے جا صفوان سے تب کہنے لگا
خوبیٔ دارین گر اب چاہیں ہم
عکرمہ سے بھی کہا ایسا ہی جا
ہم بھی ہر دو پس مدینے کو چلے
ہم یہ تینوں شخص پس بالاتفاق
کہ جگر گوشوں کو مکہ اپنے اب
الغرض کہتا ہے خالدؓ اے لبیب
دور سے مجھ پر پڑی ہے جب نظر
میں پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں
میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے ہوشیار
لطف سے کیجے مرے حق میں دعا
پس بعون اللہ خالدؓ بن ولید
کیا مساعیٔ جمیلہ بے قصور
بعد حضرت مرتدوں سے جنگ کر
بنتِ حارث تھی لبابہ اُنکی ماں
اسکا کچھ احوال گر چاہے خدا
جا نجاشی پاس ابن عاص تب
دیوں کیو اقاصد کو اُسکے ذی ہراس
دشمنوں پر سب غالب ہو ویگا
قصد کر میں نے مدینہ کو چلا
پھر کہا میں اٹھ کے اے خیر البشر
سرورِ عالم نے پوچھا کیا سبب

اور یہ دولت دو جہانکی ہاتھ لا
دولتِ نبوی کا دیکھ اب بدبہ
جلد جا کر اُس پہ ایمان لائیں ہم
وہ بھی یہ دعوت اجابت نا کیا
راہ میں ابن العاص سے بھی ہم ملے
پہنچے ہیں جا کر مدینہ باوفاق
ڈالا ہے جانب ہمارے پُر طرب
جب ہوئے ہیں ہم مدینہ کے قریب
مسکرائے حضرتِ خیر البشر
تب کئے ارشاد شاہِ مرسلیں
تھا ہدایت کا تری اُمیدوار
تا مرے جرم و گنہ بخشے خدا
دینِ حق میں کی ہے تائیدِ مزید
بالتواتر پائے ہیں اُس سے ظہور
بیخ دُبن اُنکی اکھیڑا جلد تر
خواہر میمونہ اُمِ مومناں
ذکر میں اصحاب کے میں لاؤنگا
قتل کر دینے کیا اسکو طلب
آتا ہے نامہ ہوں اکبر جس کے پاس
موسیٰ جوں فرعون پر غالب ہوا
راہ میں خالدؓ ہے میرے سے ملا
ہاتھ دو بیعت سے تا ہوں بہرور
میں کہا شرط ایک میں چہتا ہوں آپ

پہونچا یہ نامہ ہوا میں پڑھکے شاد
ایک عالم کو لیا ہے بالیقیں
بات صفوان نا کیا ہے یہ قبول
اور عثمانؓ بن ابی طلحہ کے ساتھ
وہ جو حبشہ سے مدینہ کی طرف
آگے ہم جانے کے ہی خیر البشر
وہ کنایہ تھا انہیں اشخاص سے
میں نے پہنا پاک اور بہتر لباس
میں سلام اُسدم بجالایا شتاب
شکر ہے اللہ کا شام و پگاہ
میں نے کی تب عرض اے حق کے رسولؐ
شاہ فرمائے کہ اسلامِ ہمام
کیا رسول اللہ کے حینِ حیات
کہ خدائے پاک اور اسکا رسول
جاہلیت میں بھی آیا کیزہ کیش
جب سنِ اکیس تھا وہ باصفا
اور عمرؓ ابنِ اُمیہ کے تئیں
تب نجاشی منھ پہ اپنے مار لے
اور یقیں بر حق ہے وہ حقکا رسول
بولتا ہے ابن عاصؓ باصفا
جا کے جب پہنچے حضور مصطفےٰ
ہاتھ لنباشہ کئے رفعت کیسا تھ
پوچھا وہ کیا شرط ہے میں نے کہا

ہو گئی اسلام کی رغبت زیاد
ایک لقمہ سے تو ہم زائد نہیں
میں اُٹھا ہو کر بہت اُس سے ملول
جا کہا میں وہ قبولا ہے یہ بات
آتا تھا ایمان سے پانے کو شرف
اپنے یاروں کو دئے تھے یہ خبر
جو قریش اندر یہ عالی قدر تھے
اور ہوا حاضر حضور شاہِ ناس
ہو کشادہ رو دئے اسکا جواب
تجھکو بتلایا مسلمانی کی راہ
میں کیا تھا کسقدر حق سے عدول
ہے مٹا دیتا گناہوں کو تمام
اور کیا اُس شاہ کے بعد مہمات
سعی اور کوشش کئی اُسکی قبول
تھا وہ از رؤسا و اشرافِ قریش
عصرِ فاروقؓ کے رحلت کیا
جو نجاشی پاس بھیجے شاہِ دیں
یوں لگا کہنے کو ابنِ عاص سے
جلد کر تو دین کو اسکے قبول
ایمان میں دستِ نجاشی پر ہی لا
پہلے خالد کلمۂ طیب پڑھا
میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ
بخشدیوے سب گنہ میرے خدا

تین چیزیں جن سے اگلے گناہ مٹ جاتے ہیں

شاہ فرمائے کہ ایماں لاوے جب
محو ہو پچھلے گناہاں اُسکے تب
اور ہجرت یونہی دارِ کفر سے
دارِ اسلامی طرف کوئی کرے
اور حجِ کعبہ پس یہ تینوں کام
ہیں مٹا دیتے گنہ پچھلے تمام
پس یہ سن شاہ سے بیعت کیا
اور ایماں سے مشرف ہو گیا
اور عثمانؓ ابنِ طلحہ بعد ازاں
لایا ہے ایماں بہ سالارِ جہاں
اور غالب کو شہِ جن و ملک
بھیجے اس ہی سال میں سوئے فدک
تا وہاں کے کافروں سے لا کلام
لیوے جا کر جلد بیشک انتقام
کافروں سے نہیک جو یک شخص تھا
ہے اُسامہؓ اُسکا تب پیچھا کیا
تیغ در دستِ اُسامہؓ دیکھکر
وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر
خوف سے ایمان لایا جان کے
قتل کر ڈالا اُسامہؓ نے اُسے
پھر وہاں سے سب مدینہ آئے ہیں
ماجرا حضرتؐ کو یہ سنوائے ہیں
یہ خبر افسوس سنتے ہی رسولؐ
ہو گئے ازبسکہ محزون و ملول
اور اُسامہ پر بہت غصہ ہی کر
پوچھے کیا دل اُسکا دیکھا چیر کر
صاحبِ کشاف بولا اے میاں
آئی یہ آیت اُسی قصے میں جاں

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا

اور اُسی سال میں شاہِ بشیرؐ
کرکے عبداللہؓ رواحہ کو امیر
ساتھ دیگر چند مردوں کو بہم
ہے روانہ کر دیے سوئے اضم
اور محلم بن جثامہ جو کہ تھا
تھا اُسی لشکر میں بن داخل ہے فتا
راہ میں یک شخص عامر جسکا نام
تھا کیا آ کر صحابہؓ کو سلام
اسکو مومن جب جانتے تھے صحابہؓ
نہ دے اسکی تحیت کا جواب
اور محلم آہ نا کچھ دیر کر
مار ڈالا اسکو ناحق بے خطر
بات یہ جب سرورِ عالم سُنے
اس محلم پر بہت غصہ ہوئے
اور فرمائے سمجھ تو اے فلاں
ترجمانِ دل ہی بیشک یہ زباں
اور اس ہی باب میں با العلا
آیتِ قرآں یہ نازل کیے

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا[1]

محلم کو زمین قبول نہ کرنا

سُن محلم یہ خبر با اضطراب
دوڑتا آیا ہے حضرت کے جناب
اور لگا ہے عرض کرنے باادب
یا نبیؐ بخشش مری کیجے طلب
نا ملائم کام سے اسکے رسولؐ
جب بہت اس سے خفا تھے اور ملول
بولے حضرت تجھکو نا بخشے خدا
اور کرے نا عفو تیرے سے خدا

لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ

پس محلم اٹھ گیا روتا ہوا
منہ کو اپنے اشک سے دھوتا ہوا
اور تڑپتا تھا سبب حسرت کے وہ
مر گیا ہی بعد یک ساعت کہ وہ
اک روایت ہے کہ بعد ہفت روز
وہ گیا دنیا سے با ایں درد و سوز
دفن جب اسکو کیے ہیں مسلمیں
پھینک ڈالی ہے وہیں اسکو زمیں
دفن وہ کرتے تھے اسکو بار بار
پھینک دیتی تھی وہ اسکو آشکار
تین بار ایسا ہوا آخر اُسے
ایکجا پتھروں میں پوشیدہ کیے
یہ خبر سنکر ہیں فرمائے رسولؐ
کہ نہیں اسکو زمیں بھی کی قبول
اس سے جو بدتر ہے اسکو بھی زمیں
دیکھے لیتی ہے اپنے میں یقیں
چاہا لیکن حق تعالیٰ مؤمنو
کہ تمہیں اس حال میں تنبیہ ہو
اور تمہیں تنبیہ ہووے خوب تر
تا کریں حرکات سے ایسے حذر
ان حدیثوں سے ہوا ظاہر صریح
کہ گمان بد ہے مومن کو قبیح
جب مسلمانی کوئی ظاہر کرے
اعتقادِ پاک سے ماہر کرے
ظنِ بد اس سے نہیں ہے سازوار
ظنِ بد[2] اسلام کا نہیں ہے شعار
بدگماں جانو ہے مغضوبِ خدا
اور مغضوبِ رسولِ باصفا
جب زمیں ایسی کو پھینکی سر بسر
الحذر ایسے گنہ سے الحذر

۱؎ اے ایمان والو جب چلو اللہ کی راہ میں تو تحقیق کرو اور مت کہو جو تمہاری طرف سلام علیک کہے کہ تو مسلمان نہیں ۱۲
۲؎ مومن اپنا پاک عقیدہ ظاہر کرنے پر اس کو قبول نہ کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲

نیت باطن سے کوئی حق بغیر جب نہیں واقف تو لازم ظنِ خیر
پاس شارع کے یہ اقرارِ لساں معتبر اور ترجمانِ دل ہے جاں
اور عدمِ اعتبارِ اعتراف عقل و انصاف کا بھی ہے خلاف
دین کے احکام ہوں برہم تمام شرع کا باقی رہے کیا انتظام

موتہ کا جنگ

لیکے اک نامہ کو حارث بن عمیر موضعِ موتہ تلک پہنچا بخیر
تب کہا حارث بہ آں مردِ جہول کہ رسول اللہ کا ہوں میں رسول
جب مقرر ہے یہ قانونِ ملوک کہ نہ کرنا ایلچی سے بدسلوک
پس کیا حضرت نے حکمِ کارزار جمع آئے غازیاں تب سہ ہزار
زیدؓ ابنِ حارثہ کو اے خبیر کر دئے اس فوج کا پہلا امیر
وہ بھی گر پاوے شہادت کا سریر ہووے عبداللہؓ رواحہ تب امیر
اور نشاں اس فوج کا ہو سفید شاہِ عالم نے دیا در دستِ زیدؓ
جا اسی جا دعوتِ اسلام کر ہے بھلا ایمان وہ لاویں اگر
گر نہ مانے وہ بھی لے حق سے مدد کیجے اُن کفار سے جنگِ اشد
یہ خبر شرجیل کو پہونچی ہے جب وہ کیا تائیدِ ہرقل سے طلب
چند قبائل مشرکاں بھی آملے ملکے سب ایک لاکھ سے زائد ہوئے
یہ خبر سنکے کہے با یک دگر کہ لکھیں خدمت میں شہؐ کی یہ خبر
انکو عبداللہؓ رواحہ نے کہا کہ اُسے مکروہ تم لکھتے ہو کیا
کثرتِ افواج سے ہی سربسر ہم نہیں پاتے ہیں کچھ فتح و ظفر
بدر میں ہم تین سو تیرہ تھے جب پس ہزاروں پر دیا ہے فتح رب
سُنکے یہ باتیں ہوئے سارے دلیر اور ہوئے آگے روانہ کرنہ دیر
کر تمنائے سعادت آشکار شوق سے بڑھتا تھا ہتیں بار بار
پہنکر پوشاکِ زربفت و حریر اور لے ہتھیار اقسامِ کثیر

اور قرآں میں خدائے غیب داں ظنِ بد سے منع فرمایا ہے جاں
اور احکام و حقوقِ اسلام کے سب ہیں مترتب اسی پر جانئے
جب عمر جھٹلائے قولِ زید کو زید بھی بولے اُسے جھوٹا ہے تو
اور اُس ہی سال میں اے باصفا ہے روایت جنگ موتہ کا ہوا
ہے روایت جب کئے شاہِ امم حاکمِ بصریٰ کو ایک نامہ رقم
شام کا حاکم جو تھا شرجیل تب اسکو پوچھا کون ہے تو بول اب
قتل اسکو کر دیا تب وہ لعیں سُنکے یہ حضرتؐ ہوئے اندوہگیں
قتل کر دینا نہیں اسکو روا قتل ہی ہر قوم میں اسکا بُرا
جرف میں لشکر کیا تھا یہ نزول خود وہاں تشریف فرمائے رسولؐ
اور کہے پاوے شہادت زیدؓ جب جعفرِ طیارؓ ہووے میر تب
وہ بھی گر پاوے شہادت مومناں جسکو چاہیں دیویں سرداری وہاں
زیدؓ کو تب اسطرح فرما دیا کہ جہاں قاصد مرا مارا گیا
گر نہ ایماں لاویں لے عہد و قرار تا ہمارے وہ رہیں جزیہ گذار
منزلِ ثنیہ تلک تشریف لا شہؐ کئے امرا کو رخصت دے دعا
بھیجا ہرقل جلد ایک لشکر بڑا سرحدِ بلقا میں وہ اترا ہے آ
لشکرِ اسلام در سرحدِ شام تب معاں اندر کیا تھا آ مقام
تا کمک بھیجے ہماری وہ ہم یا کریں کچھ حکم دسرا وہ رقم
جس کے خاطر ہی یقیں نکلے ہیں ہم یعنے ہے وہ بس شہادت محترم
بلکہ ہم اس دیں کی قوت سے عیاں فتح پاتے آئے ہیں بر کافراں
فتح و نصرت یا شہادت ہی ہیں ہر دو مقصودِ سعادت ہے ہمیں
رہ میں عبداللہؓ رواحہ باصواب اپنے ناقہ کے تئیں کرکے خطاب
جاکے تب موتہ کو پہنچے بیدرنگ رومیاں تیار ہو آئے بہ جنگ
سازوساماں سیم و زر کا ذرنگار ڈالکر گھوڑوں پہ آئے ہو سوار

اُنکی کثرت کی نہیں تھی انتہا
زیدؓ ابنِ حارثہ مردِ رشید
ہاتھ سیدھا ہو گیا اُسکا قلم
پس شہادت وہ بھی پایا اور اُسے
آلیے میدان میں ہو تیز گام
ایک ٹکڑا منہ میں وہ ڈالا شتاب
کافروں سے کر بہت جنگ و قتال
کہ کسیکو تم میں ٹھہراؤ امیر
تب بھونکی رائے سے ہوئے سعید
ابنِ عامر فوج کو سب کرندا
لیکے خالدؓ غازیوں کو بیدرنگ
ایک ہی پل میں ایک تیر خدنگ
شام تک ایسا ہی تھا جاری قتال
جبکہ شمشیرِ فلک ای نیک نام
تیغ دستِ روز جب کھینچا ہے سور
میمنہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا
بھی مقدم کو مؤخر کردیا
پس لگا ہونے کو جنگ سخت تر
اور خالد بن ولیدِ نامدار
دستِ خالدؓ میں یقیں بغال و قیل
پس مدینے کیطرف رجعت کئے
اُسہی دن وہ بادشاہِ مرسلیںؐ
کہ تمھاری فوج کی اے مومنو

جنگ پس طرفین سے ہونے لگا
زخمِ تیروں سے ہوا آخر شہید
تب لیا ہے دستِ چپ میں وہ علم
کہتے ہیں یکسو سے زائد زخم تھے
تین دن سے وہ نہ کھایا تھا طعام
فوج میں ایسی میں پایا اضطراب
نوش فرمایا شہادت کا زلال
سب لگے کہنے کو تم ہی ہو امیر
ہو گیا سردار خالد بن ولید
جنگ کی ترغیب پھر دینے لگا
کردیا کفار سے آغازِ جنگ
گئے زخمی ہو کے اسوارِ تڑنگ
ہو گئی خوں سے زمیں سب اُنکی لال
ہو گیا ہی شام کو رخ در نیام
فوجِ زنگی شب کی بھاگی بالفرار
میسرہ اُسدن اُسے خالد کیا
اور موخر کو مقدم کردیا
ہاں سنانِ تیغ اور تیر و تبر
کردیا ایسی شجاعت آشکار
ٹوٹے ہیں اُس روز نو تیغ اصیل
راہ میں بھی اور ایک قلعہ لے
چڑھ کے منبر پہ مدینے میں حزیں
یہ خبر دیتا ہوں میں تمکو سنو

باوجودِ قلّت اے فرخ نہاد
جعفرِ طیارؓ پس لیکر نشاں
دستِ چپ بھی کٹ گیا ہے بعد ازاں
بعد عبد اللہ رواحہ محترم
ابنِ عم تب اُسکا تھوڑا گوشت لا
پھینکدے اُس گوشت کو وہ جلد جلد
جلد ثابت ابن اخرم لے نشاں
وہ کہا کہ میں نہونگا امیر
جب شہادت پائے تھے تینوں امیر
جو پریشاں تھے فراہم ہو تمام
وہ دلیراں ایسی جانبازی کئے
کافراں یک تیغ سے ہوتے تھے دو
جب شفق نکلا ہی بر چرخ کبود
غازیاں بھی اپنی تیغوں کے تئیں
لشکرِ اسلام بھی نکلا بہم
میسرہ اُسکا جو تھا اول یقیں
سمجھے ان کو دیکھ کفار تباہ
سبر مجاہد نے کیا ایسا جہاد
کہ کبھی چشمِ زمانہ اے امیں
بھاگتے آخر لگے ہیں کافراں
نقل آئی ہے کہ جسدن آشکار
درد و غم سے ہو گئے ہیں اشکبار
زیدؓ نے اول اٹھایا تھا لوا

مومناں دینے لگے مردی کی داد
کر کے جنگ اُس سے لگا ہی بعد ازاں
دونو بازو سے بچایا وہ نشاں
تشنۂ جامِ شہادت لے علم
اسکے کھانے کیلئے باعث ہوا
اور اپنے نفس کو پس زجر کر
غازیوں سے یوں لگا کہنے وہاں
اور کسیکو تم کرو اپنا امیر
فوج میں آئی پریشانی کثیر
معرکہ میں آ کے سارے قیام
تیغ بازی تیر اندازی کئے
جان اپنی جسم سے کھوتے تھے جو
تھی زمیں بھی آسماں سے ہی نمود
سر بسر ڈالے نیام اندر وہیں
سب کے تھی ہاتھوں میں شمشیرِ علم
میمنہ اسکو کیا وہ پیش بین
کہ کمک پر آئے ہیں دیگر سپاہ
کردیا پوری جوانمردی کی داد
ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں
مال سب لوٹے ہیں اُنکا مومناں
سخت موتہ میں ہوا ایک کارزار
اور فرمانے لگے یوں بیقرار
جاں فدا راہِ خدا میں وہ ہوا

شہادت حضرت جعفر طیارؓ و حضرت عبداللہؓ

۱ یعنی زیدؓ بن حارثہ، جعفرؓ طیار، عبداللہؓ بن رواحہ

حضرت جعفرؓ کا لقب طیارؓ ہونے کا سبب

بعد جعفرؓ نے اٹھایا وہ علم　پائی اس نے بھی شہادت ہے بہم
بعد اُن کے از سیوفِ کردگار　سیف اِک یعنی وہ خالدؓ نامدار
بس اسی دن سے ہی خالدؓ باصواب　پایا پیغمبرؐ سے سیف اللہ خطاب
اُسکے دو ہاتھوں کے بدلے میں خدا　اسکو دو پر اپنی قدرت سے دیا
بس اسی دن سے ہوا ہے باادب　جعفرؓ طیار جعفرؓ کا لقب
اسکی بی بی جو تھی اسماؓ فاضلہ　فاضلہ تھی صالحہ اور عاقلہ
شاہِ دیں کرنے لگے ہیں اُنکو پیار　اور وہیں رونے لگے بے اختیار
سرورِ عالم نے فرمایا کہ ہاں　آج ہی پایا شہادت بیگماں
جمع آئیں عورتیں اکثر وہاں　اپنے گھر آئے امامِ انس و جاں
حکم فرمائے کہ اب جعفرؓ کے گھر　بھیجیو کھانا پکا کر جلد تر
شاہؐ فرمائے کہ لشکر کا بیاں　ہیں کہ دن یا اب تو کرتا ہے عیاں
تب کہا یعلیٰؓ خدا کی ہی قسم　یا نبیؐ یہ سچ ہے سب بے بیش و کم
حق کیا رفعِ حجاب رضؓ تب　دیکھتا ہی تھا میں وہ احوال سب

غزوۂ ذات السلاسل

بھیجے پھر جنگ سالارِ بشیرؓ　تھا عمروؓ بن عاص تب اسکا امیر
اور رجب میں ابوعبیدہؓ نیک ذات　تین سو اصحاب کو لے اپنے ساتھ
پھر خبر سنکر ہوئے تھے وہ فرار　لوٹ آیا پھر کے وہ عالی وقار
نحر کر نو اونٹ کو اسواسطے　انکو کھلوایا ہے ابنؓ سعد نے
اور شعبان میں بنی غطفان پر　لیکے پندرہ غازیوں کو سر بسر
جانور اُس قوم کے اور عورتیں　مومناں لائے جو پائے لوٹ میں
اور رمضاں میں ابی حدردؓ گیا　شخص دو دیگر رسولؐ کا نشان
وقتِ شب جب کر ابی حدردؓ وہ تیغ　کاٹا ہی سر اس شقی کا بیدریغ
بھاگے وہ اور اُنکے اولاد و زناں　مال و زر بھی لوٹ لائے مومناں

بعد عبداللہ رواحہ نے لیا　جام ہو وہ بھی شہادت کا پیا
وہ نشاں لیکر وہیں لڑنے لگا　فتح و نصرت حق نے اسکو کی عطا
اور فرمائے رسولِ محترم　ہوگئے دو ہاتھ جعفرؓ کے قلم
دارِ جنت میں جہاں چاہے وہاں　وہ کرے پرواز ہر آن زماں
پس اُتر منبر سے شاہِ انبیاؐ　گھر کو جعفرؓ کے ہوئے رونق فزا
غسل دے بچوں کو اور پہنا لباس　عطر دے پہنائی تھی وہ حق شناس
پوچھی وہ کیا اے شہِ جن و بشر　پاس سے جعفرؓ کے کچھ آئی خبر
سنکے یہ اسماءؓ وہیں رونے لگی　اپنے منہ کو اشک سے دھونے لگی
فاطمہؓ رونے لگی ہے زار زار　شہ دئے اُسکو تسلی باوقار
تھوڑے عرصہ میں خالدؓ بن ولید　فتح کی لایا ہی یعلیٰؓ نے نوید
وہ کہا آپ ہی کیجے بیاں　پس کہے تفصیل سے شاہِ جہاں
آپ حالِ جنگ کچھ چھوڑے نہیں　تب کئے ارشاد ختم المرسلیں
فوج جب پہنچی مدینہ کے قریب　آئے استقبال کو حق کے حبیبؐ
اور جمادی الآخرہ میں باشرف　فوج اک ذات السلاسل کی طرف
حقتعالیٰ نے ظفر اسکو دیا　پس مدینے کو وہیں رجعت کیا
جہینہ کے قوم پر از بہرِ جنگ　حکم سے شہؐ کے گیا ہے بیدرنگ
اس سفر میں غازیوں کو تھیں سبھی　آہ کھانے کی بڑی تصدیع تھی
بحر سے یک آئی ماہی کلاں　کھائے پندرہ روز اسکو مومناں
بوقتادہؓ جا کیا ہے کارزار　مر گئے چند اور ہوئے بعضے فرار
وہ کئی تقسیم بعد خمس جب　پایا ہر غازی نے پندرہ اونٹ تب
بھیجے غابہ کو رفاعہ کے اُپر　جنگ جہاں تھا رفاعہ بدگہر
اور یہ تینوں شخص اسکی قوم پر　حملہ مردانہ کئے جب سربسر
اور مہِ رمضان میں وہ شاہِ دیں　فتحِ مکہ کے ہوئے عازم یقیں

فتحِ مکۂ معظمہ

یہ سبب اسکا ہوا ہے اے اخی
آگئے جب صلحِ حدیبیہ ہوی

بولے ابنائے بکر اس طرح تب
ہم قریشوں کے رہیں ذمے میں اب

اور رہیں بایکدگر با اتحاد
ایکدوسرے سے نہ رکھے کچھ عناد

یک قزاعی منع ہے اسکو کیا
لیک باز آیا نہیں وہ بے حیا

قوم ابنائے بکر سب نے کشش
جا مدد چاہے ہیں از قومِ قریش

جنگ جا قومِ قزاعہ سے کئے
بیس شخص اُس قوم کے مارے گئے

حقنے اس شب یہ خبر حضرتؐ کو دی
عائشہؓ سے صبح کو بولے نبیؐ

پس قزاعی شخص چالیس آ ہیں
آگئے فریاد نزدِ شاہِ دیںؐ

کہتے تھے یاری نہ دوں تمکو اگر
میں دُئے جاؤں نہ یاری سربسر

اور پشیمان ہو قریش پر سراس
بھیجے بوسفیاں کو نبیؐ حضرت کے پاس

صلح پہلی وہ جو تھی فرس سال کی
اُسکے بدلے کچھ بڑھا دیں اور بھی

کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
اور تھی زوجہ شہؐ اکوان کی

وہ لپیٹی جلد آ وہ فرش تب
پوچھا اے بیٹی لپیٹی کیا سبب

فرش یہ ہرگز تجھے لائق نہیں
وہ گیا یہ سُنکے ہو کر خشمگیں

پس ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ کے پاس
فاطمہؓ سے بھی کیا یہ التماس

پس وہ بے اُمید مکے کو گیا
یہ خبر سالے قریشوں کو دیا

جمع آئے غازیاں بارہ ہزار
پس چلے مکہ کو تھے سب روزہ دار

بر کدید آ کر کئے ہیں جب نزول
تب کئے افطار روزے کو رسولؐ

صوم اور افطار ہر دو بیگماں
ہے روا بیشک سفر کے درمیاں

کر کے وہ آتا تھا ہجرت بالکمال
اور اسکے ساتھ تھے اہل و عیال

اور فرمائے تو ہمراہ رہ مرے
اور مدینے کو علائق بھیجدے

یہ بہت ایذا دئے تھے شہؐ کو کیں
آ وہاں ایمان ہر دو لائے ہیں

شرط یہ بھی تھی لکھی اُس صلح میں
جنکے ذمہ میں جو جیتے ہو رہیں

اور کہی قوم قزاعہ کا کلام
ہم رہیں ذمے میں حضرتؐ کے تمام

ایک ابنائے بکر سے بے حیا
ہجو یک دن شاہِ عالمؐ کی کیا

پس اُسی مارا قزاعی اسقدر
کہ ہوا مجروح منھ اور اُسکا سر

پس قریشوں سے جماعت ایک تب
منھ کو اپنے ڈھانپ لیکر وقتِ شب

اور قریشی لوگ سمجھے تھے یہی
وقتِ شب ہمکو نہ پہچانے کوئی

کہ کئے تھے عہد جو ہم سے قریش
کل کی شب وہ توڑنے میں آئے پیش

شہؐ یہ سُنتے ہی خفا ہو کر اٹھے
اور چلے چادر کو اپنے کھینچتے

اور دلاسا دلبری دے انکو سب
اذنِ رخصت انکو فرمائے ہیں تب

تا کرے وہ معذرت جا شاہ سے
صلح اور پیماں نئے سر سے کرے

پہنچا بوسفیان مدینے میں جو آ
پہلے گھر اُمِ حبیبہؓ کے گیا

فرش سرورؐ کا تھا اُسکے گھر بچھا
چاہا بوسفیاں کہ بیٹھے اُسپہ جا

بولی یہ فرش شہِ لولاک ہے
اور یقیں تو مشرکِ ناپاک ہے

جا کیا پس عرض سرورؐ کے جناب
شہؐ رہے خاموش نا دے کر جواب

تا سفارش وہ کریں نزدِ رسولؐ
پر نہیں ہرگز کئے کوئی قبول

جبکہ رجعت کی ہے بوسفیان نے
شہؐ یہاں لشکر کی تیاری کئے

اِس سفر میں اُمِ سلمہؓ کے سوا
دوسری بی بی کو نہ حضرت نے رکھا

اور صحابہؓ کو دئے سب اختیار
کہ کریں افطار یا ہوں روزہ دار

ذو الحلیفہ کو وہ جب پہنچے ہیں آ
آ وہاں عباسؓ حضرت سے ملا

شہؐ کہے تیری یہ ہجرت ہے اخیر
جسطرح میری نبوت ہے اخیر

ابنِ حارث ابنِ عمِ مصطفےٰؐ
اور جو عبداللہ پھوپیرا بھائی تھا

اُمِ سلمہؓ کی سفارش سے مگر
شہؐ کئے انکی خطا سے درگزر

Scanned with CamScanner

نقل ہے تب ابنِ حارثؓ کر حیا
خر گہِ مغرب میں جب سورج گیا
حکم لوگوں کو کئے شاہِ عرب
بے خبر تھے شہ کے آنے سے قریش
تب ابوسفیان بُدیلؓ و ہم حکیم
دیکھ ان چولھوں کو حیران ہو گئے
چاہا بھیجے مکّے والوں کو پیام
آیا تھا لشکر سے باہر باوقار
تجھ پہ ہو قربان مرے مادر پدر
اپنے پیچھے اسکو خچر پر بٹھا
حکم لے قتل کر دیں جلد تر
قتل کرنا اسکو چاہتے عمرؓ
پس ہو از خستان فلک سایہ جبکہ سور
اے ابوسفیان ذرا ہو ہوش میں
بولا بوسفیان اے شاہِ ہدا
دشمنی کی آپ سے گو ہم نے بیش
پھر کئے ارشاد اسکو یوں نبیؐ
وہ کہا اسمیں ابھی شک ہے مجھے
اب رسالت کی بھی تو تصدیق کر
کہ ابوسفیان ہے عزت طلب
جو کہ بیت اللہ میں داخل ہوا
جانا چاہا گھر کو بوسفیان تب
حضرتِ عباسؓ نے اے باصفا

آ گئے حضرتؐ کے نہ سر اوپر کیا
آگ تا رونکی فلک سلگا دیا
ایک چولھا ہر نفر سلگاوے آب
لیکن آنے کا خطر تھا انکو جیش
تینوں عازم ہو ملنے کے بہم
اور بہت خاطر پریشان ہو گئے
کہ یہاں پہنچے ہیں سالارِ انامؐ
اس ارادے سے ہو خچر پر سوار
کہدے ای ابو الفضل اب کیا ہی خبر
فوج میں عباسؓ لیکر جب چلا
جلد تر عباسؓ بھی تب پہنچکر
بخشدیجے آپ اسکو لطف کر
کفر کی شب لی ہی بس ایماں سی نور
کیا ابھی وہ وقت بول آیا نہیں
آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا
عفو سی پر آپ یوں آتے ہو پیش
کیا نہیں وہ وقت آیا ہے ابھی
اسطرح عباسؓ تب بولے اسے
ورنہ تجھکو قتل کرنا ہے عمرؓ
اسکو کچھ عزت عطا فرماؤ آب
اور ابوسفیان کے گھر میں جو گیا
مصطفےؐ عباسؓ سی فرماتے تب
اسکو ٹھہلا یا لجا ایک تنگ جا

مرِ ظہراں کو جو پہنچے آں رسولؐ
چو طرف اٹھنے لگیں چنگاریاں
پس وہ جب سلگائے چولھے دس ہزار
چاہتے اپنی پنہ وہ بالضرور
مرِ ظہراں میں جو آ دیکھے شتاب
کہتے ہیں عباسؓ اس شب اے لپسر
جلد آ تم شاہ سے لیجو پناہ
رہ میں سن آواز بوسفیان کا
تب کہا عباسؓ اب شاہِ جہاں
دیکھتے ہی اوسکو فاروقؓ گزیں
یوں لگا کہنے اے مقبولِ الٰہ
شاہؐ فرمائے تو اسکو اب لجا
لیگیا عباسؓ اسکو شہؐ کے پاس
کہ کرے تصدیق تو بیقال و قیل
حلم و بخشش آپکی کیا ہے عجب
اب ہیں سچ جانا ہوں دل سے بیگماں
کہ مجھے جانے یقیں حقکا رسولؐ
وائے تجہ پر اے ابوسفیان اب
وہ پڑھا تب کلمۂ طیب وہیں
تب کئے ارشاد شاہِ دو جہاں
ڈالے جو ہتھیار اپنے جلد تر
کہ لجا اسکو بٹھا اک تنگ جا
پہلے گزرا خالدؓ عالی وقار

اپنے لشکر کو کئے حکمِ نزول
اور دہویں سے ہوئی اندھیری جہاں سب
ہو گیا روشن بیاباں بے شمار
بھیجے بوسفیان کو حضرتکے حضور
کہ وہاں سلگے ہیں چولھے بیحساب
کر قریشوں پر شفقت کی نظر
ورنہ تم ہو جاؤ گے بیشک تباہ
ہے بکار اوہ جواب ایسا دیا
فوج لے آئے ہیں تو آ لے اماں
تیغ لے دوڑے حضورِ شاہِ دیں
میں ابوسفیان کو لایا دے پناہ
صبح کو مجہ پاس حاضر کر تو لا
اسکو فرمانے لگے سالارِ ناس
ہی جہاں کا ایک معبودِ جلیل
آپ پر ہے صلۂ رحمی ختم اب
ایک ہے بے شبہ معبودِ جہاں
میں جو کہتا ہوں کرے وہ سب قبول
کھو نہ ہرگز دولتِ ایمان آب
یوں کہا عباسؓ تب ای شاہِ دیںؐ
ہم دئے ہیں چار شخصوں کو اماں
اور رہے جو گھر میں در کو بند کر
تا وہ دیکھے خوب یہ فوجِ خدا
غازیاں تھی ساتھ اسکے ایکہزار

جلد تے تکبیر کہتے وہ بہم
کہتے تھے تکبیر وہ سب غازیاں

پھر بنی کعب اسکے بعد از چلدیے
بعد انکے مزنیہ سی یک ہزار

قوم سی اشجع کی انکے بعد ازاں
ماہ کے اطراف ہوں جوں اختراں

انکی تکبیر ونکی آوازوں سے جاں
رعب سے اس لشکرِ حق کے یقیں

وہ کہا افسوس تجھپر اے فلاں
تا وہ لا ایمان اب لیویں پناہ

پس کمالِ فرح و عزوشان سے
آہ جو انکا سہے ہیں ظلم و جور

تھوڑے عرصہ میں بھی پھر رب کریم
پس بہ پیشِ عظمتِ پروردگار

شکر کا سجدہ وہیں لائے بجا
پھر لگے پڑھنے کو خوش الحان سے

آفتاب نورِ ایماں سر بسر
کیا رہیگا حال اس دن شاہ کا

مجکو کعبہ تک لجا کر با نیاز
مرظہراں سی غرض شاہِ عرب

ہو کے نازل بجحوں میں جلد جا
بطن وادی سے روانہ کر دیے

جلکے پس خالد کھڑا با عزوشاں
ساتھ اس ٹکڑی تھی تب ذو علم

اس رسالے میں سپہ تھا یک نشاں
وہ تمامی پانسو اسوار تھے

سہ نشاں لے آئے ہیں مردانِ کار
تین سو گزرے قوی تن پہلواں

شاہ کو گھیرے تھے یوں وہ بھترال
پس لرزتے تھے زمین و آسماں

ہوگیا حیران بوسفیان وہیں
یہ نبوت ہے نہیں شاہی ہی جاں

ورنہ سب ہو جائینگے بیشک تباہ
شاہِ عالم داخلِ مکہ ہوئے

اور جا کر جو رہے در غارِ ثور
جو کہ با ایں شوکت و شانِ عظیم

سر جھکائے یوں بعجز و انکسار
اور کئے حمد و ثنا حق کی ادا

غلبۂ شوق و سرورِ جان سے
کس طرح اس روز ہوگا جلوہ گر

سیدِ کونین عالی جاہ کا
حج مبرورہ سی کردے سرفراز

شہر مکے کا کئے ہیں قصد جب
اور کرے وہاں خاص ڈیرے کو کھڑا

اور ایسا حکم خالد کو دئے
عِکرمہ لے چند شخص آیا وہاں

بعد آیا ہے زبیر ابن العوام
پس ابوذر لیکے آیا ہے نشاں

تھا علمبردار انمیں اے ضبیر
بعد ازاں قوم جہینہ ہشت صد

پس ہوے رونق فزا شاہِ خیال
بدرِ بابالِ وہ رسالت کا ہمام

مصطفٰے قصوا پہ اپنے تھی سوار
بولا اے عباس کیسی منجلی

پس ابوسفیان کو بولا جلد تر
جا ابوسفیان کہا تب ای میاں

یاد وہ حالت کئی تب ناگہاں
کربت و غربت میں جو ہجرت کیئے

اور با ایں لشکر و جاہ و جلال
اونٹ کے پالاکے تب لکڑی سے جا

سورۂ انا فتحنا فرح مند
اللہ اللہ کیا مبارک ہو وہ روز

اور شب دیجورِ کفر و ضلال
یا الٰہی یمن سی اس روز کے

حرمتِ کعبے سی بھر اے دادگر
حکم فرمائے ہیں یوں تب بر زبیر

اور بے ہتھیار لوگوں کو سبھی
کہ کدا میں جا کے کر جھنڈا کھڑا

گرچہ خالد جنگ سے تب باز تھا
پانسو لے غازیوں کو ای ہمام

ساتھ اسکے تین سو تھی پہلواں
ابنِ سفیان نام ہے جسکا بشیر

چار جھنڈے لیکے گزرے با خرد
غازیاں ہمراہ تھی سب بیج ہزار

اور سنا رہے یہ ہدایت کے تمام
پڑھتے تھے انا فتحنا آشکار

سلطنت تیرے بھتیجے کو ملی
جا کے تو مکے میں اب دے یہ خبر

چار شخصوں کو دئے ہیں شہ امان
جو دئے تھے رنج آگے کافراں

چھوڑ کر مکہ مدینے کو گئے
داخلِ مکہ کیا بقیل و قال

شاہِ عالم کا مبارک سر لگا
شاہ با ترجیع و آوازِ بلند

کیا معظم وقت ہو وہ دل فروز
کس طرح ہو مضمحل اور پائمال

یمن سے اس ساعتِ فیروز کے
کر زیارت سے نبی کے بہرہ ور

ایک ٹکڑی لے مہاجر کی بخیر
دی ابن الجراح کے ہمرہ نبی

اور مت لڑ تو کسی سے اولا
پر انہیں لوگوں نے کی جب ابتدا

Scanned with CamScanner

حضرت حمزہؓ کا انتقام جیسا حضرت فرمائے تھے حقتعالیٰ نے ستر قریشی سے لیا

ہوکے تب ناچار خالد بے دریغ — سر لبِ ران پر چلایا اپنی تیغ
بیس تن مارے گئے از کافراں — اور شہادت پائے ہیں دو مومناں

جب سنے ہیں یہ خبر شاہِ انام — جلد تر خالد کو بھیجے یہ پیام
کہ اے خالد رکھ تو ان لوگوں سے تیغ — جا کہا قاصد کہ انہیں رکھئے تیغ

پھر لگا جب مارنے وہ بیگماں — ہوگئے مقتول ستّر کافراں
شاہ خالد کو بلا غصہ کئے — وہ کہا قاصد نے یوں بولا مجھے

بعضے تفسیروں میں ایسا ہی لکھا — شاہ جب پوچھے وہ قاصد کو بلا
عرض کی قاصد نے اے شاہِ ہدا — شخص آیک راہ میں مجھ سے ملا

آسمان سے جا لگا تھا اُسکا سر — وہ کہا اسطرح مجھ کو سر بسر
بول خالد کو رکھے تا انہیں تیغ — ورنہ تجھکو مار ڈالوں بے دریغ

شاہ فرمائے کہ سچا ہے خدا — اور سچا ہے نبیؐ اللہ کا
کہ اُحد میں جب ہوئے حمزہؓ شہید — مینے تب بولا تھا از دردِ شدید

جب قریشوں پہ ظفر پاؤنگا میں — انسے ستر شخص کو مارونگا میں
تب تو مجکو منع فرمایا خدا — آج ہے اس امر کو ظاہر کیا

الغرض بعد اسکے شاہِ دو جہاں — جب ہوئے داخل حرم کے درمیاں
خلق کی کثرت بڑی تھی در مطاف — پس سواری سے بجا لائے طواف

اور بوسہ حجرِ اسود کو دئے — فرح سے تکبیر بھی کہنے لگے
شہ کی تبعیت سے اصحابِ کبار — سب لگے تکبیر تب کہنے پکار

یوں مچائے ہیں وہ تکبیروں کا غل — بلبلاں جسطرح گلشن میں ہر گل
انکی تکبیروں کی آوازیں بلند — پہنچے ہوں تا آسمانِ ارجمند

جبکہ تکبیروں سے یہ غل ہوگیا — شہر مکے میں تزلزل ہوگیا
کافراں سب چڑھ پہاڑوں کے اوپر — تھے بہت لرزاں یہ حالت دیکھکر

کرادا حضرت طواف و استلام — جب ہوئے ہیں داخلِ بیت الحرام
تین سو ساٹھ انہیں بت کو مشرکین — شیشوں سے محکم کئے تھے در زمیں

حضرت کے معجزے سے بتوں کا ٹوٹ پڑنا

یک عصا تھا ہاتھ میں اس شاہ کے — وہ دکھا ایک بت کو آیت پڑھے

جَاۤءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

جبکہ آیت پڑھتے ہیں شاہِ دیں — وہ بتاں سب گر پڑے ہیں بر زمیں
سب بڑے بت کو تڑائے اوّلا — جیسے اساف و ہبل اور نائلہ

نائلہ اساف جو تھے دو بتاں — قصۂ نادر یہ لکھا ہے تو جاں
در زمانِ جاہلیت اے زکی — قوم جرہم کی جو آ مکے میں تھی

کہتے ہیں بے شبہ اسہی قوم سے — وہ بتاں دو مرد و زن بدکار تھے
آہ کعبہ میں کئے ہر دو زنا — سنگ کر ڈالا تھا ہی انکو خدا

پس حماقت سے قریش بے یقین — پوجا کرتے تھے وہ دونوں کنشتیں
توڑتے ہی انکو یک بت سے تھی — ایک زن نکلی ہے کالی خوں بھری

بولے حضرت نائلہ ہے بس یہی — پھر ابد تک وہ نہ پوجی جائینگی
اور ہبل جو بت بڑا تھا تیسرا — توڑ کر اسکو گرائے بر ملا

تب نے زبیر ابن العوام با صفا — یوں ابو سفیاں کو شرمندہ کیا
کہ اُحد کے دن ہوا ازاں پر دغل — تو کہا اعلیٰ ہبل اعلیٰ ہبل

اے ہبل غالب ہوا اونچا ہوا — دیکھ تو اب وہ ہبل نیچے گرا
تھے بتاں بعضے بلندی میں بڑے — اُن بتوں کو توڑ دینے کے لئے

عرض کی حضرت سے یوں کرار نے — چڑھ مرے کندھے پہ تو انکو توڑئیے
شہ کہے بارِ نبوت کو مرے — اب اٹھانے کی نہو طاقت تجھے

بلکہ تو اب چڑھکے میرے دوش پر — توڑ دے ان سب بتوں کو جلد تر
حسبِ فرماں چڑھکے بر دوشِ نبی — مرتضیٰ توڑے بتوں کو ہیں سبھی

پوچھے اس حالت میں اُس سے مصطفےٰ — کیا ہے تیرا حال حیدرؑ نے کہا
آپ کو پاتا ہوں یوں کہ سر مرا — بالیقیں عرشِ بریں سے جا لگا

۱ے یعنی مت قتل کر ۱۲ ۲ے یعنی قتل کر ۱۲
۳ے آیا سچ اور بھاگا جھوٹ بیشک جھوٹ نکلجانے والا ہے ۱۲

Scanned with CamScanner

جسطرف میں ہاتھ کرتا ہوں دراز — ہاتھ اب لگتا ہے وہ اے سرفراز

کہ اُٹھایا ہوں خمِ شاہین بارِ حق — اور بجا لاتا ہے تو یہ کارِ حق

یعنے حامل ہوں ترا بہرِ خدا — اور تو کرتا ہے کارِ حق ادا

اُسکا بعضے عالموں نے یہ سبب — ہے لکھا قرآں میں فرمایا جو رب

موجبِ اس آیت کے ہیں جتنے بتاں — جبکہ دوزخ میں ہی جلنا ہے یہاں

اسلئے ہر بت اشارے سے گرا — ہاتھ سرورؐ کا نہیں ان کو لگا

روایت

اور حرارت سے بہت آتش کی تب — ہو گیا تھا گرم تن بی بیؓ کا تب

چند ڈالے روٹیاں از دستِ خاص — نکلے کچے ہی وہ سب با اختصاص

کہ ہمارا ہاتھ جس شئی کو لگے — آگ ہرگز نا جلاویگی اُسے

الغرض اصنام کو توڑا سبھی — چاہے ہیں کعبہ میں جب جانا نبیؐ

اُسکے ہی اجداد مدت سے دراز — مالک اس کنجی کے تھے با امتیاز

بولا گر کنجی نہ دے گی تو مجھے — تیغ سے اب قتل کرتا ہوں تجھے

اپنے دستِ پاک سے خیر البشرؐ — جلد تر کھولے ہیں تب کعبے کا در

یوں کہا عثمانؓ طلحہ پیش ہیں — جاہلیت میں یہ عادت تھی یقیں

حکم اکدن شہؐ کئی تھے میرے تئیں — کھول کعبہ تاکہ اندر جاؤں میں

یک جماعت ساتھ تھی اصحاب کی — مجکو تب اس طرح فرمائے نبیؐ

جسکو چاہوں دونگا میں اسکو ہی تب — میں یہ سنکر تب لگا کرنے عجب

پس بروزِ فتح کنجی میں نے لا — خدمتِ عالی میں جب حاضر کیا

لے یہ کنجی تم سے تا روزِ جزا — کوئی نا لیویگا ظالم کے سوا

جسکو چاہوں اسکو دونگا بالیقیں — میں کہا ہاں اے امام المرسلیںؐ

پر مکرر یہ شہادت اُسکی ہاں — معجزہ یہ دیکھنے سے ہی تھی جاں

نقل ہے عباسؓ نے شہؐ سے کہا — یا نبیؐ کنجی مجھے کیجے عطا

تب علیؓ سے یوں کہے سالارِ دیں — کیا مبارک وقت ہے یہ بالیقیں

نکتہ

مرتضیٰؓ کو اپنے کندھوں پر چڑھا — اُن بتوں کو جو توڑائے مصطفےٰؐ

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

گر لگے حضرتؐ کا انکو دستِ پاک — کیوں جلا دیگی اُنہیں دوزخ کی آگ

اور کعبے میں بتاں تھے دوسرے — انکو توڑوائے علیؓ کے ہاتھ سے

ایکدن زہراؓ کے گھر آئے رسولؐ — روٹیاں اُس دم پکاتی تھی بتولؓ

چلبے از راہِ کرم شاہِؐ جہاں — ہاتھ سی اپنے پکاوے روٹیاں

دیکھ یہ حیراں ہوی بی بیؓ ہیں جب — شہؐ کہے اے فاطمہؓ مت کر عجب

یوں ہی چاہا ہے خداوندِ کریم — پاک ہے وہ اُسکو ہے شانِ عظیم

بولے عثمانؓ ابنِ طلحہ کو بلا — کہ تو کنجی جلد اب کعبے کی لا

جاکے وہ کنجی کیا ماں سے طلب — وہ نہیں راضی ہوی دینے کو تب

اُس نے دی ناچار کنجی بالضرور — وہ کیا حاضر پیمبرؐ کے حضور

روایت

پیر و پنجشنبہ یہ دو دن کے سوا — کھولتے تھے در نہ بیت اللہ کا

ہیں کیا سخنی نہ کھولا زینہار — صبر فرمائے رسولِؐ نامدار

ایکدن عثمانؓ ایسا آئیگا — مجکو تو کنجی کا مالک پائیگا

پر یہ سمجھا تھا کہ شاہِؐ انس و جن — ہو دینگے کعبے کے مالک ایکدن

شاہؐ لیکر پھر دئیے واپس مجھے — اور فرمائے مجھے اِس طرح سے

یاد کر میں جو کہا تھا تیرے تئیں — اِسکا مالک ایکدن ہوونگا میں

شاہدی دیتا ہوں اب بھی وہ بھول — آپ سچے ہیں یقیں حقکے رسولؐ

ورنہ پیشِ فتحِ مکہ وہ بھی آ — ساتھ خالدؓ کے مسلمان ہو گیا

جوں سقایت ہے ہمیں کعبہ کی اب — یوں سدانت بھی میں کرتا ہوں طلب

کعبہ کی کنجی برادرِ شیبہ عثمانؓ کو عنایت ہونا

کبھی وہ منگوا کے پھر عثمانؓ سے
مصطفےٰ نے عباسؓ کو بخشش کیے
تب یہ آیت پائی شرفِ نزول
تا اُسی کو دیوے وہ کنجی رسولؐ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا[۱]

شاہِ حیدرؓ کو کہے جا جلد تر
کبھی یہ عثمانؓ کو دے اور عذر کر
پوچھا عثمانؓ کیا ہی کہہ اسکا سبب
مرتضیٰؓ بولے اُسے اے باادب
کہ تمہاری شان میں ربِ العلا
آیتِ قرآن ابھی نازل کیا
پس کہا جبریلؑ تا روزِ قیام
گھر میں عثمانؓ کے رہے کنجی مدام
کہتے ہیں عثمانؓ تھا وہ لاولد
بھائی تھا ایک اسکا شیبہ پُرخرد
پس وہ مرتے وقت پر آبا صفا
ہاتھ میں شیبہ کے وہ کنجی دیا
اسکے ہی اولاد میں وہ ابھی ہے
مشتہر شیبی ہی ہیں وہ سبھی
دیر تک کعبہ میں وہ شاہِ ہُدا
باتضرّع حق سے مانگے ہیں دعا
انبیا کے اور ملک کے صورتاں
جو تھی دیواروں پہ لکھے کافراں
حکمِ سرور سے مٹائے سب عمرؓ
اور دو تصویر وہ چھوڑے مگر
ایک تھی تصویر ابراہیمؑ کی
اور اسمٰعیلؑ کی تھی دوسری
کافراں پانسے دیئے تھے انکے ہاتھ
دیکھ فرمائے وہ شاہِ کائنات
کہ کرے کفار پر لعنت خدا
کہ دئے پانسے بدستِ انبیاؑ
وہ تو پانسوں سے بہت بیزار تھے
پانی پس منگوا کے دہلوائے اُسے
کہتے ہیں وہ ہر دو تصویریں نکال
دفن کروائے رسولِ ذوالجلال
الغرض اسوقت بیت اللہ میں
جا بجا منقوش تھی جو صورتیں
کعبۃ اللہ پاک جب اُنسے ہوا
لائے تب تشریف اندر مصطفےٰ
اور نماز باخشوع کرکے ادا
دیر تک مانگے تضرّع سے دعا
پس کھڑے ہو کر پکڑ کعبے کا در
حاضرِ خدمت تھا خالدؓ باوقر
ازدحامِ خلق کو خالدؓ ضرور
کرتا تھا کعبے کے دروازے سے دور
اور پڑھتے تھے باوازِ بلند
لا الٰہ جندہٗ تک فرحمند

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ[۲]

حضرتؐ کی بخشش سے قریش سرفراز ہونا

اور صنادیدِ قریش دلفگار
سب کھڑے تھے خائف و امیدوار
حکم کیا ہوتا ہے اپنے باب میں
بیقراری ہی تھے پیچ و تاب میں
انکو فرمائے ہیں تب شاہِ جہاں
بولو کیا رکھتے ہو تم مجھسے گماں
بولیو میں کیا کرونگا تم کو اب
دست بستہ ہو گئے وہ عرض تب
کہ گمانِ خیر ہی رکھتے ہیں ہم
آپ سے بے شبہ اے بحرِ کرم
بخشنے والی ہو بھائی سر بسر
بخشنے والے برادر کے پسر
آپ بیشک ہیں کریم ابن الکریم
اور ہیں قادر ہمیہ باشانِ عظیم
انکو تب اسطرح فرمائے نبیؐ
میں تمہارے حق میں کہتا ہوں یہی
یوسفِ صدیقؑ وہ بھائی مرا
باکمیں اپنے جو بھائیوں کے کہا
ازرہِ اشفاق و الطافِ اعم
تب یہ آیت کو پڑھے شاہِ امم

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ[۳]

پس کہا ہے سبکو تم آزاد ہو
میں نے بخشا جاؤ تم اب شاد ہو
آپکی رحمت پہ اے شاہِ جہاں
دو جہاں قربان ہر آن و زماں
دشمنوں کو بھی امان دلوائے جب
دوستاں رحمت سے ہوں محروم کب
پس فصاحت اور بلاغت سے وہیں
خطبۂ غرّہ پڑھے یک شاہِ دیں
جاہلیت کے جو تھے عادات شوم
منع فرمائے وہ عادات و رسوم
اُمِ ہانیؓ کے مکاں کو بعد جا
غسل فرما کر گذارے ہیں ضحیٰ
بعد اسکے اپنے ڈیرے میں گئے
استراحت بھی وہاں تھوڑا کئے
پس اذانِ ظہر اے فرخندہ فال
بامِ کعبہ پر دیا جا کر بلالؓ
یہ بھی کیا وقتِ معظم ہوئیگا
کیا مقدس کیا مکرم ہوئیگا

[۱] اللہ حکم کرتا ہے کہ امانتیں جنکے اہل کو ہی پہنچا دیں (سورۂ نسا) ۱۲ [۲] نہیں ہے کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اس کا سچ کیا اللہ تعالیٰ وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے ۱۲ [۳] کچھ الزام نہیں تم پر آج بخشے اللہ تم کو ۱۲

بلال کے واسطے آیت کا نازل ہونا

یہ اذاں پہنچی ہو تا عرشِ بریں / خوش سی بھی بلکہ گذری ہو یقیں
یمن سے اسوقت کے آدا دگر / ہمکو ثابت رکھ سدا اسلام پر

کلمۂ اسلام تا روزِ جزا / رکھ بلند آواز سے ہر دم ہر جگہ
جب اذاں بولا بلالِ باصفا / اسکو بعضے مشرکوں نے بد کہا

اور نسب کی اسکے بھی توہین کی / جاہلیت میں یہ عادت تھی بُری
کہ وہ اپنے باپ دادوں پر آیا بار / جہل سے کرتے تھے کبر و افتخار

کرتے تھے دوسرونکی تحقیرِ نسب / آیتِ قرآں ہوئی نازل یہ تب

ے یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ۔ سورۂ حجرات

یعنے لوگو! تمکو ہم پیدا کئے / اصل میں اک مرد و زن سے جانئے
یعنے آدم اور حوا سے سنو / پدر و مادر جب ہوئے یک ہو

پس تمھیں اپنے نسب پر فخر و ناز / عیب دوسروں کے نسب پر ہیں جواز
اور تمھیں شعبے قبیلے جو کئے / ہمنے جانو یہ بھی ہیں اک اصل سے

نہ فقط وہ بھی پہچانت کیلئے / وہ نہیں ہے جاہ و عزت کیلئے
ہاں معزز تم سے نزدِ کردگار / ہے وہی جو ہے بڑا پرہیزگار

جو بہت ڈرتا ہے حق سے صبح و شام / ہے اسی کو پاسِ حق کے احترام
پس کرو تقویٰ کو لازم آپ پر / فخر ہرگز مت کرو ماں باپ پر

معجزہ

الغرض سنکر اذاں جو کافراں / ناسزا باتیں کئے تھے در نہاں
پاس حضرت کے تبھی آئے جبرئیل / کر دئے ظاہر انہوں نے قال و قیل

شاہ بلوا کر انہیں پوچھے ہیں جب / ہو گئے اسوقت شرمندہ وہ سب
معجزہ یہ دیکھکر از شاہِ دیں / یک جماعت لائی ہے ایمانِ دیں

آئے ہیں کوہِ صفا پر بعد ازاں / تب نظر آنے لگا کعبہ وہاں
تب اٹھا کر شاہِ دیں دستِ دعا / شکرِ نعمت کا وہاں لائے بجا

عورات سے بیعت لینی

بیٹھ رکھے تشریف شاہِ بحر و بر / خدمتِ عالی میں تھے حاضر عمرؓ
وہ قریشی مرد و زن یک یک کو لا / شہ سے کرواتے تھے بیعت برملا

بیعتِ عورات میں شاہِ جہاں / تب فقط لیتے تھے اقرارِ زباں
ہاتھ میں انکے نہیں دیتے تھے ہاتھ / یا کبھی دیتے تھے کپڑا انکے ہاتھ

اور دوسرے دن نبی خطبہ پڑھے / حرمتِ کعبہ بیاں اسمیں کئے
تا نہ کر بیٹھے وہاں کوئی کارزار / کاٹنا نہیں جھاڑ نہیں کرنا شکار

اور کعبے میں جنگ پر مامور تھا / حشر تک پھر منع اول سا ہوا
منع وہ بھی شاہ فرمائے تھے پیش / پر کئے اقدام اوباشِ قریش

بعضے لوگوں کا خون ہدر ہونا

ہو کے بیچارہ خالد بن ولید / جنگ تب انسے کیا لائے امید

مکیوں کو گرچہ بخشے تھے اماں / حق میں بعضوں کے تھا یہ حکمِ جاں
قتل کر دیویں جہاں پاویں انہیں / انمیں گیارہ مرد تھے چھے عورتیں

چار مرد و عورات چھے مارے گئے / اور شرفِ ایمان کا باقی لئے
انسے ابن سعد ہے یک شخص جاں / پہلے وہ ایمان لایا تھا عیاں

بعد مرتد ہو کے بھاگا سر بسر / اور مسلمانوں کو ناحق قتل کر
خون مباح اسکا کئے تھے شاہِ ناس / وہ پنہ مانگا ہے جا عثمان کے پاس

اسکو عثمانؓ نزدِ سالارِ جہاں / لاکے کروائے مسلماں در نہاں
دوسرا ہے عبدِ عزیٰ ابیاں / لایا تھا ایماں پہلے وہ بھی جاں

بعد مرتد ہو کے وہ مردود لیک / قتل کر بھاگا تھا انصاری کو ایک
وہ لعیں کعبے کے پردے میں چھپا / قتل اسکو کر دئے باہر لے آ

عکرمہ بوجہل کا تھا جو پسر / ہے شرارت گرچہ اسکی مشتہر
پر دیا توفیق اسکی کارساز / پس سعادت کا وہ مایہ گرو ساز

ے اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمکو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو ۱۲

شیخ علامہ سیوطی باصفا　　یہ خبر جمع الجوامع میں لکھا

خوشہ یک خرمے کا یا انگور کا　　دستِ اطہر میں دیئے سرورؐ کے لا

بات یہ سنکر ہے حضرت نے کہا　　ظاہر سے بوجہل کو نسبت ہے کیا

اسلئے شہ کو بڑی حیرت رہی　　بعد ازاں جب فتح مکہ کی ہوی

تب کئے معلوم وہ حق کے نبیؐ　　کہ یہی تعبیر تھی اُس خواب کی

یہ خبر سن مسکرائے ہیں نبیؐ　　پوچھے اسکی وجہ فرمائے تبھی

قاتل و مقتول ہر دو پُرطرب　　ایک دوسرے کا پکڑے ہاتھ اب

عکرمہ ابن ابوجہل کا ایمان لانا

قصۂ اسلام اسکا طول ہے　　مختصر لکھتا ہوں جو منقول ہے

کہ کئے ہیں خون مباح اُس کا نبیؐ　　ڈر کے وہ مکہ سے بھاگا ہے تبھی

ناگہاں دریا کو طغیانی ہوی　　اہلِ کشتی میں پریشانی ہوی

عکرمہ کو بھی کہے وہ جلد تر　　اے فلاں تو بھی خدا کو یاد کر

اُس خدا کو ہی نکرنے یادیں　　بھاگ کر آیا یہاں ناشاد میں

کہ تھا اس لکڑی پہ یہ لکھا ہوا　　خوب سمجھا دیکھکر اس کو پڑھا

گرچہ چاہا وہ مٹانا بار بار　　وہ نہیں لیکن مٹا ہے زینہار

اسکی عورت جو کہ تھی امِ حکیمؓ　　پائی ہے ایماں سے شانِ عظیم

اور کہی اسکو اے میرے ابن عم　　تجھکو بخشے ہیں اماں شاہِ امم

آہ کیا ہم رنج حضرت کو دئے　　باوجود اسکے وہ کیا بخشا مجھے

چلئے اب ہمراہ میرے جلد تر　　شہ سے مل ایماں سے ہو و بہرہ ور

یوں صحابہؓ سے ہیں فرمائے رسولؐ　　عکرمہ آتا ہے ایماں کر قبول

الغرض وہ مرد و عورت پرہراس　　آکے پہنچے خیمۂ سرور کے پاس

عکرمہ کو جا بلا لائی ہوں اب　　حکم کیا ہوتا ہے اے محبوبِ رب

اور فرمائے کہ اندر اُس کو لا　　لائی وہ دیکھ اسکو شہ نے یوں کہا

پس رکھے تشریف حضرت پُرطرب　　عکرمہ بولا کھڑا رہ باادب

خواب میں یکبار اپنے شاہِ دیںؐ　　لیگئے تشریف در خلدِ بریں

اور کہے یہ خوشہ اے محبوبِ رب　　ملک سے بوجہل کے ہے جان اب

کہتے ہیں تاویل بھی اس خواب کی　　شاہؐ پر بالفعل نہیں ظاہر ہوی

عکرمہ بوجہل کا بیٹا جو تھا　　آکے وہ اسلام میں داخل ہوا

فتح کے دن ایک صحابی سعیدؓ　　ہاتھ سے اسکے ہوا تھا جب شہید

غیب کے عالم میں بتلائے مجھے　　سو ابھی ایسا نظر آئے مجھے

جاتے ہیں جنت میں از فضلِ خدا　　اسلئے وہ دیکھ کر ہی ہیں ہنسا

فتح مکہ جب ہوی از فضلِ رب　　عکرمہ کو یہ خبر پہنچی ہے جب

اور یمن کا قصد کر کے دلفگار　　جاکے دریا پر ہوا کشتی سوار

سب دعا کرنے لگے ہیں باخشوع　　درگہِ مولا طرف لائے رجوع

وہ کہا ہم کو محمدؐ باشرف　　ہاں بلاتے جس خدا کے ہیں طرف

ناگہاں ایسے میں تب اسکی نظر　　جا پڑی کشتی کے پس یک چوب پر

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ (سورۂ انعام)

دیکھتے ہی یہ ہوا ہے اے رشید　　یک تغیر اسکے باطن میں پدید

عکرمہ کی لیکے حضرت سے اماں　　پاس اُسکے جاکے پہنچی ہے وہاںؓ

جب خبر اپنے اماں کی وہ سنا　　ہو بہت حیران یوں کہنے لگا

اُس سے تب کہنے لگی امِ حکیمؓ　　خلق میں ویسا نہیں کوئی کریم

عکرمہ ہمراہ عورت کے چلا　　اور انکے پاس جب پہنچا ہے آ

کوئی اسکے باپ کو گالی نہ دو　　تا وہ نادم اور آزردہ نہو

اسکی زن چہرہ پہ ڈالی تھی نقاب　　حکم لیکر آئی کی عرض جناب

سنکے فرحت سے اٹھے ایسا نبیؐ　　کہ مبارک دوش سے چادر گری

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

کہ یہ زن میری کہی اے شاہِ دیںؐ　　آپ نے بخشی اماں ہے میرے تئیں

Scanned with CamScanner

بولے حضرت ہاں اماں تجکو دیا
عکرمہؓ کلمہ شہادت کا پڑھا

بولا آپ اکرم ترینِ خلق ہو
حد نہیں ہے آپ کے کچھ لطف کو

بولا میں نے آپکی جو دشمنی
کی ہے اور تائید کی کفار کی

یا نبیؐ اب مانگئے اللہ سے
تا کرم سے اپنے وہ بخشے مجھے

پھر کہا میں کفر کی تائید پر
آہ جو خرچا ہوں اپنا مال و زر

اہلِ حق سے جو کیا تھا میں قتال
اہلِ باطل سے کروں دونا جدال

جب خلیفہ تھے ابوبکرؓ رشید
ایک غزوہ میں ہوا ہے وہ شہید

یخرج الحی من المیت کی شان
سربسر اس ماجرے سے ہے عیاں

اور وحشی قاتلِ حمزہؓ جو تھا
خوں مباح اُسکا کئے تھے مصطفےٰؐ

بعدِ فتحِ مکہ آنحضرتؐ کے پاس
جب وفود آنے لگے ہیں بے ہراس

وفدِ طائف کی بھی جب عازم ہوی
جا مسلماں ہووے تا نزدِ نبیؐ

بخشدیتے ہیں اُنہیں شاہِ انامؐ
اور نہیں لیتے ہیں اُنسے انتقام

پس وہ آیا ہے حضورِ شاہِ دیںؐ
اور پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں

پوچھے پھر میرے چچا حمزہؓ کو آہ
تو کیا کیوں قتل کہہ بے اشتباہ

کہ اے وحشی روبرو میرے نہ آ
اور منہ اپنا تو مجھ کو مت دکھا

آگے پس شہ کے نہیں آتا تھا وہ
اور پیچھے ہی سدا رہتا تھا وہ

کہ وہ وحشی آیا جب حضرت کے پاس
یوں لگا ہے عرض کرنے پُر ہراس

شاہؐ فرمائے کہ میں چہتا تھا جان
کہ پڑے تجھ پر نظر قبلِ اماں

تا کلامِ حق سُنے میرے سے اب
آیۂ قرآن ہوی نازل یہ تب۔

سر جھکایا ہے ندامت سے بہت
پیچ کھایا ہے خجالت سے بہت

شاہؐ فرمائے کہ جو تو چاہے گا
چاہ گر قادر ہوں میں کردوں عطا

آپکی غیبت میں ہووے یا حضور
جو کہ گستاخی ہوی مجھ سے صدور

سرورِ عالم اٹھا دستِ دعا
اُسکا چاہے میں خدا سے مدعا

اب میں چاہتا ہوں کہ دونا اسکا مال
راہِ حق میں خرچوں بہرِ ذوالجلال

دینِ حق میں پس وہ ایسا ہی کیا
مال و زر خرچا بھی جاں اپنی دیا

دیکھئے پسرِ ابوجہلِ لعیں
پایا ہے کیا شرفِ ایمان و یقیں

اُس سے حق راضی رہے بس صبح و شام
یونہی اصحابِ پیمبر سے مدام

مومناں خواہاں تھے اُسکے قتل کے
وہ رہا طائف میں جا ہو واسطے

وفد کہتے ہیں جماعت کے تئیں
جمع ہے لفظِ وفود اہلِ دیں

لوگ طائف کے کہے وحشی سے زود
کہ مسلماں ہونے جاویں جمع وفود

تو بھی اے وحشی ہمارے ساتھ آ
اور شہِ کونینؐ پر ایمان لا

شاہ پوچھے تو نہیں وحشی ہے کیا
وہ کہا ہاں اے امام الانبیا

وہ کیا تب عرض سارا ماجرا
ہو بہت مغموم حضرتؐ نے کہا

کیونکہ تجھکو دیکھنے سے جانئے
یاد آوے حالتِ حمزہؓ مجھے

یک روایت عمِ خیر الناسؐ سے
معتبر تر آئی ہے عباسؓ سے

دو اماں اب مجکو اے شاہِ انامؐ
تا سنوں میں آپ سے حق کا کلام

یعنے کرتا حکم تیرے قتل کا
پر تو جب چاہا اماں تجکو دیا

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ سورۂ فرقان

جو نہیں کرتے ہیں دُوسرے کو شریک
جادۂ توحید پر رہتے ہیں ٹھیک

لوگ جو ایسے کرینگے زشت کام
پاوینگے اپنے گنہ کا انتقام

یعنے فرماتا ہے حق وہ لوگ جو
نا ملاویں ساتھ حق کے غیر کو

قتل ناحق کبھی نہیں کرتے ہیں وہ
اور زنا کاری نہیں کرتے ہیں وہ

اُنکو دُونا ہو قیامت میں عذاب
رہوں ہمیشہ نار میں با اضطراب

وحشی کے سوالات پر آیاتِ مغفرت کا نزول ۔ وحشی قاتلِ حمزہؓ کا ایمان لانا ۔ توبہ کی فضیلت کی آیت ۔ وحشی کے ہاتھ سے مسیلم کذاب کا مارا جانا

کہتے ہیں وحشی یہ آیت جب سنا
اور زنا کا بھی کیا ہوا اشتغال

عرضِ خدمت اسطرح کرنے لگا
کیوں مری ہی توبہ قبولے ذوالجلال

آہ میں تھا شرک میں ہی مبتلا
سُنکے یہ ساکت رہے حق کے رسولؐ

خونِ ناحق بھی کیا ہوں برملا
پائی یہ آیت تبھی شرفِ نزول

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؕ

سورۂ فرقان

یعنے جو توبہ کیا مومن ہوا
بخشنے والا ہے خلّاق کریم
کہ کریں توبہ کے بعد از نیک کام
آپکا لے آسرا اے شہر یار

اور ہمیشہ وہ عمل اچھے کیا
اور ایسے تائبوں پر ہی رحیم
بخشنے ولیسوں کو ہے خلاقِ انام
بندۂ عاصی ہے یہ اُمّیدوار
بات یہ سُنکر امام المرسلیںؐ

جرم و عصیاں کو ہم ایسے لوگ کے
سُنکے اس آیت کو وحشی نے کہا
بعد توبہ کے گنہ شاید کوئی
ایک آیت دوسری ایسی سنے
یہ پڑھے ہیں آیتِ قرآں وہیں

نیکیوں سے ہی بدل کر دوینگے
شرط اس آیت میں ہے جتنے کیا
ہوویگا میرے سے ظاہر ابھی
کہ نہ کوئی قید بھی اسمیں رہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ (سورۂ نسا)

یعنے ہرگز شرک نا بخشے خدا
عرض کی وحشی نے بخشش یا نبیؐ
جب لگا اسطرح سے کہنے ملول

اور گنہ جو شرک کے ہوویں سوا
اسمیں وابستہ مشیّت سے ہی کی
لطفِ حق سے ہی پائی یہ آیت نزول

وہ مشیّت میں خدا کے ہیں یقیں
میں بھی شاید انسے ہوؤں آہ آہ

جسکو چاہے بخشے رب العالمین
کہ نجانے مغفرت جسکی الٰہ

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ (سورۂ زمر)

یعنی کہہ اے بندگاں میرے سنو
اے نبی میرے یہ دے اُنکو نوید
سنتے ہی وحشی اس آیت کو شتاب
ان مبارک آیتوں سے مومنو
سربسر تشریکیا ور کفر و نفاق
اور منافیاتِ ایماں کے سوا
جسکو چاہے بخشدے یا دے عذاب
اہلِ سنّت کا یہی ہے اعتقاد
یک لعیں دعویٰ نبوت کا کیا
ہاتھ میں میرے وہی ہتھیار تھی

اپنے نفسوں پر کئے ہیں ظلم جو
حقکی رحمت سے نہوویں نا اُمید
اسطرح کرنے لگا عرضِ جناب
بھول توبہ کی فضیلت کے چنو
چھوڑ جو ایمان لاوے باوفاق
اہلِ ایماں سے گنہ جو ہووے گا
اور چاہے جسکو بخشے دے عذاب
ہے قرآں و خبر سے مستفاد
جو مسیلم کا فرِ کذّاب تھا
کہ شہادت جس سے حمزہؓ کی ہوی

یعنے بشریت سے بعضے بندگاں
بخشے مولا سب گناہِ عاصیاں
اب نہ شرط و قید ہے کچھ ہیں ہاں
کیسی توبہ کی فضیلت ہے بڑی
پاک اُسکو ایسا کرتا ہے خدا
اور بلا توبہ وہ مومن گر مرے
حقکی رحمت یا شفاعت سے اخیر
الغرض کہتا ہے وحشی جانئے
جنگ پر اسکے گئے جب مومناں
میں مسیلم پر وہ پھینکا ایکبار

جو کئے ہوویں گنہ سر و عیاں
بخشنے والا وہی ہے مہرباں
پھر بھی لایا ہے ایماں یکساں
بخشے جاوے جس سے شرک و کفر بھی
گویا مادر سے ابھی پیدا کیا
وہ یقیں حقکی مشیّت میں رہے
ہو اُسے چھٹکارا ازنارِ سعیر
کہ زمانے میں یقیں صدّیقؓ کے
میں بھی تھا ہمراہ اُنکے جانفشاں
ہوگئی وہ پشت سے تب اُسکے پار

ایک انصاری نے آکر بیدریغ
جلد تر اُسپر چلائی اپنی تیغ

پر نہیں معلوم یہ مجھ کو ہوا
ضرب سے میرے وہ یا اُسکے موا

بولی اک عورت تبھی بالائے بام
مارا اِس ملعون کو حبشی غلام

کہتا تھا وحشی کہ خیر النّاس کو
جاہلیت میں میں مارا تھا سنو

اور دراسلام شر النّاس کو
میں نے مارا کافرِ خنّاس کو

اور حویرث شہؐ کو تھا ایذا دیا
قتل اسکو کر دئے ہیں مرتضیٰؓ

اور مقیّس بھی ہو مرتد بدگہر
بھاگا تھا انصاری کو یک قتل کر

پس نمیلہؓ ابن عبد اللہ آ
قتل اس مردود کو بھی کر دیا

اور تھا جبّار یک ظالم بڑا
جلد وہ شہؐ پاس آ کلمہ پڑھا

بولا میں مومن ہوا دیجے اماں
تب اماں اسکو دئے شاہِ جہاںؐ

رنج حارث جو دیا تھا شاہ کو
مارا حیدرؓ رجا سے اُس گمراہ کو

کعب و ابنِ زبعری بے گماں
اور صفوان پائے ایماں سے اماں

عورتوں سے ہندہ بوسفیاں کی زن
جس سے ناخوش تھی بہت شاہِ زمن

اس سے پائے رنج جو خیر البشرؐ
آہ ہی جنگِ اُحد میں مشتہر

بی بیاں آتی تھیں جو بیعت لئے
یہ بھی انمیں آئی برقع پہن کے

کرکے بیعت اور مسلماں ہو شتاب
بعد چہرے سے اٹھائی ہو نقاب

اور کی عرض اے امام المرسلین
میں ہوں ہندہ بنتِ عتبہ بایقیں

شاہ فرمائے تو ایماں لائی جب
عفو تیری ہوگئی تقصیر سب

آئیہ بیعت یہ تب سالارِ دیں
پڑھ کے سنوائیں ہندہ کتیں

یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا یُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَیْئًا وَلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِینَ وَلَا یَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَأْتِینَ بِبُهْتَانٍ یَفْتَرِینَهُ بَیْنَ أَیْدِیهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِینَكَ فِی مَعْرُوفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِیمٌ

اے نبی ایمان والی عورتیں
آویں جب تجھ پاس تا بیعت کریں

کہ کسیکو ساتھ اللہ کے شریک
وہ نہ ٹھہرائیں رکھیں توحید ٹھیک

اور نہ وہ ہرگز کبھی چوری کریں
وہ زنا سے دور اپنے کو رکھیں

اور نہ قتل اپنے کریں اولاد کو
ناگراویں حمل بھی ناشاد ہو

اور وہ طوفاں نہ لاویں نا دگر
ہاتھ اور پاؤں میں اپنے بے خطر

یعنے ہرگز شاہدی جھوٹی نہ دیں
یا کسی پر جھوٹ دعویٰ نا کریں

یا قسم جھوٹی نہ کھاویں زینہار
عقل سے اپنے بنا کر بد شعار

اور نہ بے فرماں ہوں تیرے رسولؐ
تو کرے جو حکم وہ کرلیں قبول

جیسے نوحہ میّتوں پر نا کریں
منھ نہ نوچیں بال بھی نا توڑ لیں

گر کرے بیعت وہ ان شرطوں کیساتھ
لے تو بیعت اے امامِ کائنات

اور بخشش مانگ انکی حق سے ہاں
بخشنے والا خدا ہے مہرباں

ہے روایت جب رسول اللہ نے
جبکہ لَا یَسْرِقْنَ آیت میں پڑھے

پوچھی ہندہ نے کہ اے شاہِ جلیلؐ
مرد میرا ہے ابوسفیان بخیل

واسطے نفقہ کے اسکے مال سے
گر نہاں کچھ لوں ہے کیا جائز مجھے

بولے حضرت تیرے بچوں کیلئے
جسقدر بس ہووے ہاں اتنا ہی لے

اور پڑھے آیت میں لَا یَزْنِینَ جب
پوچھی ہندہ پھر تعجب سے یہ تب

کیا زنا کرتی تھی بی بی بھی کبھی
یہ اشارہ اپنی عفت پہ ہے کی

پھر کہی اسکے آگے یا نبیؐ
آہ جیتی تھی بدی ہی آپکی

آپکے مانند اب تو کوئی چیز
پاس میرے نیں احب اور عزیز

شہؐ کہے ایمان ہو جو محکم ترا
میری الفت اور بڑھا دیگا خدا

غرض کی بیعت کی خاطر میرا ہاتھ
لیجے اپنے ہاتھ میں رافت کیساتھ

شہؐ کہے عورات کی بیعت یقیں
ہاتھ سے اپنے میں لیتا ہی نہیں

ہندہ زوجۂ ابوسفیان ام معاویہ

Scanned with CamScanner

قول میرا جو ہے سنؔ عورات سے
ہدیہ بھیجی ایک بکرا در حضورؐ
بارہا کہتی تھی ہندہ فرح سے
ہوگئی مقتول وہ پائی سقر
اور ہوئی مقتول آرنب بخلاف
اور اُمِ سعد تھی اک زن دگر
اور پندرہ روز مکے میں رہے
ایک دیوتن بطن نخلہ میں جو تھی
بولا خالدؓ کچھ نظر آیا نہیں
باہر آئی ایک زن ننگی سیاہ
تیغ سے تب اپنے خالدؓ باصفا
اس مہینے میں ہی سعدِ اشہلیؓ
جبکہ خالدؓ بطن نخلہ سے پھرا
جب سنے خالدؓ کے آنے کی خبر
پوچھا پھر ہتھیار تم سب باندھکر
ہم بھی سمجھے ہی آئے ہیں اب
کلمۂ اسلام اچھی طرح سے
کافراں اصحابؓ کو تحقیر سے
کہتے ہیں وہ تھے قریب صد نفر
سنتے ہی ہو پُر غضب شاہِ خیار
یعنے اس حرکت سے جو خالدؓ کیا
اس قبیلے کی طرف بھیجے رسولؐ
حسبِ مالِ جا علی مرتضیٰؓ

ویسا ہی یک زن سے بھی ہے جانئے
عذر خواہی انکساری کر و فور
یُمن سے ہے یہ رسول اللہؐ کے
اسکی باندی فرتنا بھاگی دگر
قتلِ سارہ میں ہے لیکن اختلاف
ہوگئی مقتول وہ بھی سر بسر
چو طرف فوجیں روانہ بھی کئے
نام ہے اُسکا ہی عُزّیٰ اے اخی
شہؐ کہے پس تو اُسے توڑا نہیں
موئے سر کھولی ہوئی اپنے تباہ
جلد تر عُزّیٰ کو دو ٹکڑے کیا
توڑا جا یک بت کو بر حکمِ نبیؐ
بھیجے ہیں سوئے یلملم مصطفیٰؐ
آئے باہتھیار ہو کر جلد تر
کسلئے آئے ہو ہم پر سر بسر
اسلئے ہم آئے باہتھیار سب
آہ اُسدم وہ نہیں ظاہر کئے
بولتے تھے آگے صابی ہوگئے
مارڈالا سب کو خالدؓ جلد تر
آہ یہ فقرہ کہے دو تین بار
میں بری ہوں اے کریم کبریا
تا بخود مقتولوں کے ورثہ ہیں طول
وارثوں کو انکے سب راضی کیا

حکم بے ہندہ گئی پس اپنے گھر
تب کہی ہیں شاہؐ برکت کی دعا
اور قریبہ عبدِ عُزّیٰ کی کنیز
واسطے اسکے لئے شہؐ سے اماں
بعضے کہتے ہیں کہ وہ ماری گئی
نقل ہے رمضان کی تھی بیسویں[۲۰]
بلبیت و پنجم کو اسکے آشکار[۲۵]
توڑ خالدؓ آئے شہؐ کو خبر
توڑ پھر جا کر گیا خالدؓ ہے تب
بولا پوجاری یوں اس دیوتن کو تب
سنکے شہؐ فرمائے عُزّیٰ تھی وہی
ایسی ہی نکلی تھی دیوتن اک ہاں
قوم ابنائے خزیمہ تھے وہاں
پوچھا خالدؓ کون ہو تم لاکلام
بولے یک قوم عرب کیتا ہاں
یک روایت ہے کہ خالدؓ باصفا
یعنے وہ بولے صبانا[۱] بار بار
لفظ یہ خالدؓ کو آیا ناگوار
شخص یک تب قوم ہی سے انکے جا

سب بتوں کو اپنے توڑی جلد تر
اسکے بکر و نمیں ترقی حق دیا
ہجو کرتی تھی نبیؐ کی بے تمیز
وہ مسلمان آ ہوئی ہے بعد ازاں
بعض بولے منصبِ ایمان لی
فتحِ مکہ جب کئے سالارِ دیں
ساتھ دے خالدؓ کے بھیجے تیس سوار
شاہؐ پوچھے کیا تجھے آیا نظر
اپنی کھینچا تیغ پُر خشم و غضب
مارے عُزّیٰ تو اِس خالدؓ کو اب
شکر اللہ آج وہ ماری گئی
سعد اس کو مار ڈالا ہی عیاں
تا انہیں دعوت کریں دیں کی عیاں
وہ کہے ہم سب مسلماں ہیں تمام
دشمنی ہے ہمکو یک مدت سے جاں
انکو سب اسلام کی دعوت کیا
اور نہ اسلمنا[۲] کہے وہ آشکار
سمجھا یہ مومن نہیں ہیں زینہار
عرض حضرت سے کیا یہ ماجرا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

پس بہت سا مال و زر الطاف سے
خوں بہا اور پائمالی انکو دے
شاہؐ خالدؓ سے خفا تھے پُر غضب

شاہِ مرداں مرتضیٰؓ کے ہاتھ دے
کر تلطف انکو سب راضی کئے
کہتے ہیں راضی ہوئی وہ قوم جب

عزّیٰ دیوتن خالدؓ کے ہاتھ سے ماری جانا

۱ہ ہم نے نیا دین اختیار کیا ۱۲ ۲ہ مسلمان ہوئے ہم ۱۲ ۳ہ نئے دین والے ۱۲

پس سفارش سے کئے اصحاب کے
مجتہد سے تو بغیرِ ارتیاب

درگزر اُنسے کئے الطاف سے
وہ خطا خالدؓ کی تھی فی الاجتہاد

کچھ نہ تھا اُس قوم سے بغض و عناد
ہوتی ہے گاہے خطا گاہے صواب

تذئیل

نوح علیہ السّلام کے وقت کے پانچ بتاں طوفان میں زیرِ زمین ہونا. ابلیسِ لعین عربوں کو اُنسے نشان دینا اور وہ اُنکے پوجنے میں بطن در بطن گرفتار رہنا. فتح مکہ میں حضرتؐ اُن کو تڑوا دینا

اور اسی مضامیں ہیں آیا اختصاص
ایک وُد دُسرا سواع آیا صفا
اور مظاہر حقکے وے اُنکو قرار
اور بنوائے تھے اپنے زعم سے
مرد سا ان کو بنا دے بدنہاد
محض اپنی ہی پہچانت کیلئے
کاروبار اس خلقتِ اکوان کا
ہیں ہنوداں بھی اسی اٹکل میں سب
جب ہے عورت سے بقائے خانداں
باقی رکھنے کی جو ہیگی یہ صفت
اور یغوث اُنکا جو بت تھا تیسرا
کیونکہ کرتا ہے مدد گھوڑا سدا
اس صفت کو شرع میں اب جانئے
اور یعوق ہمکا صنم جو تھا جو تھا
اور ہنود اس ملک کے بھی بیمیاں
یہ صفت دفعِ بلا کی اے امیں
نسر گرگس کو ہیں کہتے جانئے
اسی اٹکل سے ہنوداں نے شت فام

جا سُواع و وُد کو توڑا ابنِ عاص
اور یغوث اُنمیں تھا جانو تیسرا
پوجتے تھے اُنکو جب وہ نابکار
اُس صنم کو شکل پر یک مرد کے
دلمیں یہ رکھتے تھے اُس سے اعتقاد
خلق کو پیدا کیا جو لطف سے
بس چلا کرتا ہے اِس بت سے سدا
ایسے مظہر کو سَتَن کہتے ہیں اب
شکلِ زن پر اسکو بنوائے تھے جاہل
شرع میں کہتے اسے قیومیت
اسکو وہ فریادرس[1] مشکلکشا
دوڑنے اور پہنچنے میں جلد جا
ہیں غیاث المستغیثیں بولتے
جانتے تھے ان کو حامیِٔ بلا[2]
نام اس مظہر کا شیو رکھتے ہیں جاہل
حق سوا ہرگز کسی کو بھی نہیں
شکل گرگس پہ بنائے تھے اُسے
ہی ہنوداں کہتے اس مظہر کا نام

کافراں جو وقت میں تھی نوحؑ کے
اور چوتھا ہی یعوق اُنسے پہچان
ذاتِ مولا کی محبّت کا ظہور
مرد کی میل و محبت زن ہی جب
کہ خدا جو دوست رکھتا ہی یقیں
سمجھے تھے یہ وصف حقکی بالضرور
زعمِ باطل کفر تھا یہ اُنکا جان
اور سواع اُنکا جو بت تھا دوسرا
اور ہنود اپنی حماقت سے تمام
ہے خدا قیوم سارے خلق کا
جانتے تھے اور بنائے تھے اُسے
اور ہنوداں بھی تب آہی زعم سے
حقتعالیٰ کے سوائے ہوشیار
تھے بنائے اسکی صورت شیر کی
اس صفت کو شرع میں کہتے بجا
پانچواں بت نسر تھا اُنکا جسے
کیونکہ گرگس میں بڑی قوت جان
اور چاہیں جب مدد وہ بدنہاد

پانچ بت اُنکے تھے اور یہ نام تھے
نسر نامی اُنسے بت تھا پانچواں
وُد میں ٹھہرائے تھے وہ بے شعور
ہے ظہورِ نوعِ انساں کا سبب
کہ پہچانے بندگاں اسکے تئیں
آکے کی ہے اپنے اس بت میں ظہور
جو صفت حقکی ہے دُسرے میں کہاں
جانتے تھے اُس سے عالم کا بقا
برہما کہتے ہیں اس مظہر کا نام
یہ صفت رکھتا نہیں کوئی دوسرا
احمقی سے شکل پر یک اسپ کے
نام اس مظہر کا ہے اِندر رکھے
یہ صفت رکھتا نہیں کوئی زینہار
کہ وہ غالب ہے درندوں پر سبھی
کاشف الضر دافعِ رنج و بلا
قوتِ مولا کا مظہر جانتے
جلد جاتا اور بہت اُڑتا ہی ہاں
اس عقیدے سے اُسے کرتے ہیں یاد

کفار کے پانچ بت کی حقیقت وکیفیت

[1] فریادرس یعنی فریادوں کو پہونچنے والا ۱۲
[2] آفتوں اور مصیبتوں کا دور کرنے والا ۱۲

شرع میں اس وصف کو کہتے بجا
ہے لطیفۂ غیبیہ ربانیہ

اور ہیولیٰ کی حقیقت جانیۓ
پانچ فرزند حضرت ادریس کے

اور گزر جانے سے طول ایام کے
جاہلوں نے غلبۂ اوہام سے

جیسے اس امت کے بعضے جاہلاں
قوت وہمی کے اپنے تابعاں

اور شبیہ لعل شہبازے رشید
لکھتے ہیں بر صورت باز سفید

نقل عبداللہ ابن عباس سے
آئی ابن عم خیر الناس سے

بعد اک مدت کے ابلیس لعیں
انکو بتلایا ہے عربوں کے تئیں

تب قضاعی قوم والے وُد کو لا
دومۃ الجندل میں کر اسکو کھڑا

درزمان حضرت خیر الوریٰ
جانیو وہ بت انہیں کے پاس تھا

اور یعوق انکا جو بت تھا جانیۓ
تھے بنو کہلان اسکو پوجتے

نسر تھا جانو بنو خثعم کے پاس
لائے تھے اسلام وہ جنکو اساس

اور سوا انکے بھی تھے دسہر بتاں
پوجتے تھے انکو سارے مشرکاں

آہ یک مدت سے ابلیس لعیں
دے فریب و مکر عربوں کے تئیں

شاہ عالم فتح مکہ جب کئے
سب بتوں کو جا بجا تڑوا دئے

غزوۂ حنین

یہ سبب اسکا لکھے ہیں بالیقیں
کہ کئے جب فتح مکہ شاہ دیں

دو قبیلے رہ گئے باقی مگر
وہ ہوازن اور ثقیف آ باخبر

کہ نہیں ہیں جانتے قوم قریش
طور جنگ و کارزار و فوج و جیش

ہمپہ گر آویں مسلماناں بجنگ
فتح انپر پائینگے ہم بیدرنگ

یہ خبر سنکر کہے خیر الوریٰ
کہ قریب آ دینگے وہ سب در بلا

غازیاں ہمراہ تھے بارہ ہزار
جبکہ پہنچے بر حنین اے باوقار

ہمکو جمعیت بڑی ہے اب یقیں
بات یہ شہ کو پسند آئی نہیں

تھا کنانہ جو کہ سردار ثقیف
فوج لے نکلا وہ اپنی اے شریف

قادر مطلق سوا کوئی نہیں
یہ صفت رکھتا نہیں کہتا نہیں

تھے کبار اولیا سے اے ہمام
بست پانچوں ان بزرگونکے بنام

جو صفت غالب تھی ہر ہر میں کے نیک
ذہن میں لوگونکے لی تھی شکل ایک

صورت حضرت علی مرتضیٰ
ہیں بناتے شیر کی تصویر سا

اور بزرگوں کے بھی دُسرے نام سے
مختلف شدّے بنا کر پوجتے

نوح کے طوفانمیں یہ پانچوں بتاں
ہوگئے مدفن زمین میں تھے نہاں

وہ نکال انکو زمیں سے جلد تب
پوجنے انکو لگے ہیں روز و شب

گمرہی سے پوجنے اسکو لگے
پھر بنو کلب انسے بعد اسکے لئے

اور یغوث انکا جو بت تھا دوسرا
تھے بنو طے پوجتے اسکو سدا

پشت در پشت انمیں ہی تھا امیاں
پھر بنو ہمدان کو پہنچا بعد ازاں

اور سواع انکا جو بت تھا انکو تب
پوجتے تھے بس حمیری لوگ سب

جونکہ عزیٰ اور ہبل لات و منات
اور اساف و نائلہ باطل صفات

بت پرستی میں رکھا تھا جاوداں
وہ بڑے تھے شرک میں سرو عیاں

وہ زمیں بس فضل سے اللہ کے
ہوگئی ہے پاک کفر و شرک سے

ششم شوال میں با زیب زین
جاکے حضرت نے کیا جنگ حنین

تھے قبائل جتنے در ملک عرب
ہوگئے تابع شہ عالم کے سب

جب سنے وہ فتح مکہ کی خبر
یوں لگے کہنے کہ باہم فخر کر

جب نجانے جنگ کا ڈھب خوب وہ
اسلئے ہی ہوگئے مغلوب وہ

ہمپہ وہ آنے کے آگے جنگ پر
ہم ہی جانتے ہیں بھلا اقدام کر

انکا لوٹا جائیگا مال و منال
بس وہیں عازم ہوئے بہر قتال

بعضے یاروں نے کیا اس طرح لاف
کہ نہ ہم مغلوب ہونگے در مصاف

کیونکہ ہے فتح و ظفر از کردگار
قلت و کثرت سے میں ہے زنہار

اور جو تھا مالک ہوازن کا بڑا
وہ بھی اپنی فوج لے کر چل دیا

اور

اور کیا تھا حکم اپنی قوم کو ۔ مال و اولاد و زناں سب ساتھ لو
سرورؐ عالم ز صحرائے حنین ۔ صبح کو تیار ہوئے ریب میں
راہ وہ سیدہی نہتی اے ارجمند ۔ تھی زمیں پست اور کہیں تھی وہ بلند
جبکہ متفرق ہوئے ہیں مسلمیں ۔ مارتے تھے کافراں تیر از کمیں
تھا ہراول پر جو خالدؓ نامدار ۔ تھے سلیمی چند ساتھ اسکے سوار
اور مکے میں جو تھے نو مسلمیں ۔ جب ضعیف انکا تھا ایمان و یقیں
چند یاراں رہ گئے حضرتؐ کے ساتھ ۔ یعنے شیخینؓ و علیؓ پاکذات
عم سرورؐ یعنے حارث کے پسر ۔ تھے ربیعہؓ بھی ابوسفیانؓ دگر
پکڑا تھا عباسؓ حضرتؐ کی رکاب ۔ باگ بوسفیانؓ حارث با صواب
پر ابوسفیان حارثؓ نیک خو ۔ چھوڑتا ہرگز نہیں تھا باگ کو
یعنے میں سچا خدا کا ہوں نبیؐ ۔ جھوٹ پیغمبر نہیں کہتا کبھی
پس کہے عباسؓ کو شاہِ خیار ۔ بیعت الرضوانیوں کو تو پکار
کہ رسولؐ اللہ فرمائے ہیں یاد ۔ جلد تر تم آؤ اے فرخ نہاد
مرکباں سستی کئے جنکے کہیں ۔ کود کر وہ دوڑ کر آئے وہیں
کنکر اک مٹھی لے حضرت با شکوہ ۔ پھینکدے انپر کہے شاہت الوجوہ
یوں ہوا آواز کنکر کا وہاں ۔ طشت میں گویا گرے از آسماں
اور ملک بھی آ لڑے ہیں پنجہزار ۔ سارے ابلق گھوڑوں پہ ہوکر سوار
کافراں پائے شکست آشکار ۔ مومناں فتح و ظفر با افتخار
مشکیاں ان کافروں کو باندہ کے ۔ پاس شہؐ کے مومناں لانے لگے
اور وہاں سے جلد بعضے کافراں ۔ بطن نخلہ کی طرف بھاگے نہاں
بطن نخلہ کیطرف جا غازیاں ۔ کردئے ہیں قتل بعضوں کو وہاں
تھا ابوعامرؓ جو مرد اشعری ۔ دیکے حضرتؐ انکو فوج و بہتری
پس ابوموسیؓ کہ تھا جو اشعری ۔ تھا بھتیجا اسکا پایا سروری

تیر اندازاں بہت اس رہ میں آ ۔ سب کمیں گہ میں چھپے تھے جابجا
پہن دو بکتر ہو دلدل پر سوار ۔ خود سر پر رکھ چلے بر کارزار
اور بہت تھے جابجا سنگ و شجر ۔ غازیاں چلتے تھے نالوں میں اتر
اور پچھا کر گرے یکبار سب ۔ غازیاں تب ہوگئے لاچار سب
مارتے تیروں کے سب انکے تڑنگ ۔ ہیں لگے بس بھاگنے کو بیدرنگ
بھاگنے وہ بھی لگے بے اختیار ۔ فوج میں آیا تزلزل ایکبار
اور عباسؓ و زبیرؓ ابن العوام ۔ فضلؓ و ایمنؓ اور اسامہؓ نیکنام
ابنؓ مسعود اور جعفرؓ اور قثمؓ ۔ رہگئے اتنے ہی با شاہِؐ امم
شاہؐ مرکب کو اٹھاتے تھے وہیں ۔ تا کرے حملہ بہ کفار لعیں
کہتے تھے شہؐ میں نبیؐ ہوں لا کذب ۔ اور میں ہوں ابن عبدالمطلب
فتح کا وعدہ کیا مجھ سے خدا ۔ ہے یقیں وہ فتح بیشک دیوے گا
تب پکارا ان کو وہ سب ارجمند ۔ چڑھ بلندی پہ باواز بلند
حکم سنتے ہی نبیؐ کا وہ شتاب ۔ دوڑے ہیں لبیک سے دیتے جواب
ہوگئے جب جمع یکسو غازیاں ۔ شاہؐ فرمائے لڑو باکافراں
کافروں میں کوئی شخص ایسا نہ تھا ۔ کہ نہ اسکی آنکھ میں کنکر پڑا
پس لگے ہیں بھاگنے وہ کافراں ۔ مارنے انکو لگے ہیں مومناں
کافروں کا جو علمبردار تھا ۔ قتل اسکو کردئے ہیں مرتضےؓ
ہوگئے مقتول ستّر کافراں ۔ چار ہی پائے شہادت مومناں
اور مسلماناں غنیمت بیحساب ۔ پائے ہیں اس فتح میں ہو کامیاب
اور طرف اوطاس کے بعضے گئے ۔ قصد اس جا جمع ہونیکا کئے
قید کر لائے ہیں بعضوں کے تئیں ۔ در حضور بادشاہ مرسلیں
جانب اوطاس بھیجے اے سعید ۔ وہ ہوا ان سے وہاں لڑکر شہید
لیکے وہ جھنڈا کیا ہے کارزار ۔ فتح و نصرت اسکو بخشا پروردگار

کر زن و اولاد کو ان کے اسیر / لایا ہے در خدمتِ شاہ بشیر
عرض وہ حضرت سے یوں کرنے لگی / کہ رضاعی بہن ہوں میں آپکی
گر تو میرے پاس جیتی ہے رہے / خوش رکھونگا ساتھ عزت کے تجھے
چاہی جانا قوم میں شاہ انام / اسکو بخشے ایک باندی ایک غلام
اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا / بھیجے جعرانہ طرف شاہ ہدا
ماہِ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچویں / اور تھا وہ روز پنجشنبہ یقیں
چھ ہزار آئے تھے بردے در شمار / اور اونٹاں آئے تھے چوبیس ہزار
اوقیہ جو ہے بوزن چہل درم / چار ہزار آئے تھے سب بیش و کم
خمس تھا جو حصہ شاہ انام / اس سے نو مسلم رئیسوں کو تمام
جب ابوسفیان نے چاہا مصطفےٰ / ایک سو اشتر کئے اسکو عطا
اوقیہ چالیس سو اشتر دگر / اسکو بھی بخشے ہیں سالار بشر
اسکو بھی بخشے ہیں تا شہر یار / تب معاویہ کہا ہو بے قرار
آپ سا ہرگز نہووے کوئی کریم / نیک بدلہ آپکو دیوے رحیم
پھر وہ راغب جب زیادہ پر ہوا / اور سو اشتر کئے اس کو عطا
اور جعرانہ میں وہ شاہ انام / جب کئے قسمت غنائم کی تمام
اور مانگے اپنے سب اہل و عیال / بٹ گئے تھے گرچہ وہ بقیل و قال
جو تھے راضی ہو فرمائے انہیں / ایک کے بدلے میں سو دونگا تمہیں
اور جو تھا مالک ہوازن کا رئیس / نقل ہے طائف میں تھا تب آ انیس
دونگا تجھ کو تیرے سب اہل و عیال / اور سو اشتر اور سب مال و منال
یہ خبر سن شاد ہو آیا ہے وہ / شاہ پر ایماں وہیں لایا ہے وہ
اور جعرانہ میں سالار انام / سیزدہ[۱۳] دن تک رہے ہے نیکنام
شب کو ہی مکے کو جعرانہ سے آ / لائے ہیں ارکان عمرے کے بجا
یک صحابی نام تھا جنکا عقاب / فتح کے دن پایا ایماں سے نصاب

ان اسیروں میں ہی شیما آئی تھی / کہ جو بیٹی تھی حلیمہ دائی کی
شہ اسے پہچان کر رونے لگے / اپنی چادر پر بٹھا کہنے لگے
اور اگر جیتی ہے جاوے قوم پاس / بھیجونگا عزت سے تمکو بے ہراس
وہ مشرف تب ہی ایماں سے ہوی / اور خوشی سے قوم میں اپنی گئی
قلعۂ طائف پہ بعد از جنگ کر / پہنچے جعرانہ کو آ خیر البشر
جو غنیمت پائے در فتح حنین / تھی وہاں وہ استقدر بے ریب و مین
تھے زیادہ بکریاں از چہل ہزار / یک روایت ہے کہ تھے وہ بیشمار
شہ کئے قسمت غنائم کی وہاں / مال و زر بخشے ہیں سبکو بیکراں
بالضرور از بہر تالیف قلوب / ہیں نوازے جود اور بخشش سے خوب
وہ کہا بیٹا جو میرا ہے یزید / بخشو کچھ اسکو بھی اے فرد وحید
اسنے کی پھر عرض اے شاہ ہدا / ہے معاویہ پسر دوسرا مرا
یا رسول اللہ یہ جود و کرم / آپ پر ہے ختم بر وجہ اتم
نقل ہے جو تھا حکیم ابن حزام / اسکو سو اشتر دئے شاہ انام
یونہی بہتوں کو دئے شاہ خیار / ہو گئے مفلس بہت سے مالدار
آ وہاں قوم ہوازن جلد تر / فخر ایماں سے ہوئی ہے مفتخر
کر سفارش انکی سالار انام / انسے دلوائے ہیں واپس وہ تمام
اور طرف سے اپنے ان بردوں کو سب / خلعتیں بخشے بہت شاہ عرب
اسکو یہ پیغام بھیجے ہیں رسول / کہ اگر ایماں کریگا تو قبول
اور سو اونٹاں طرف سے بھی مرے / از رہِ انعام بخشونگا تجھے
مدح میں شہ کے کئی بیتیں کہا / حسب وعدہ شہ کئے اسکو عطا
ہجدہم[۱۸] تھی ماہ ذوالقعدہ کی جان / باندھکر احرام عمرے کا وہاں
پھر کے جعرانہ میں شاہِ سرفراز / صبح کی آ کر گزارے ہیں نماز
جب قریشوں میں تھا وہ فاضل بڑا / اسکو مکے کی حکومت کی عطا

حضرت کی واپسی حنین

لونڈی غلام ۱۲

اور

ولادت حضرت ابراہیم

وفات حضرت زینب

اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری
اور معاذ ابن جبل کو بھی نبیؐ
چھوٹے مکے میں لوگوں کے تئیں
وہ سکھاوے مصحف و احکام دیں

اور ابو سفیان کو نجران پر
کر دئے والی شہ جن و بشر
حج کئے کفار مکے میں مگر
اس برس میں اتری آئیں یہ

مومنوں کو ساتھ لیکر سب عقاب
حج اسلامی کیا ہے باصواب
اور ذو القعدہ کے آخر ایامیاں
یا اوایل بیچ ذو الحجہ کے جان

آمد مینے کو ہیں پہنچے مصطفےٰ
پھر مدینہ رونق و زینت لیا
اور وہ شہزادہ نبیؐ کا نور عین
یعنے ابراہیم دیں کا زیب و زین

ماریہ کے بطن سے پیدا ہوا
وہ مبارک ماہ ذو الحجہ کا تھا
اور کی ہے اس برس میں ہی وفات
شہ کی دختر زینب قدسی صفات

اور اسی سال ہیں کر افتراق
چاہے حضرتؐ دینا سودہ کو طلاق
بولی ہیں چاہتی ہوں دل سے یا نبیؐ
حشر میں ہوں بیبیوں میں آپ کی

یہ سعادت بس مجھے اے شاہِ دیں
مرد کی خواہش مجھے ہرگز نہیں
اپنی باری عائشہؓ کو باوفاق
میں نے بخشی دیجو مت مجکو طلاق

عرض کو سودہ کے فرما کے قبول
باز آئے اس ارادے سے رسولؐ

مسجد نبوی میں منبر بنانے کے آگے ستون حنانہ پر جو خطبہ پڑھتے تھے۔ جب منبر بنا حضرت اس پر سوار ہوئے ستون حنانہ بلند آواز سے رونے لگا

صورت منبر شریف

اور اسی سال منبر اے میاں
مسجد نبوی میں بنوائے ہیں جاں
قبل منبر مسجد نبوی میں تھا
ٹکڑا خرمے کے ستوں کا یک بڑا

جذع خرمہ اسکو کہتے تھے تمام
اور حنانہ بھی جان اسکا ہے نام
خطبہ پڑھتے تھے اسی پر مصطفےٰ
عرض یکدن یک صحابی ایں کہا

خطبہ پڑھنے حکم گر ہو آپ کا
ایک منبر کی میں کرتا ہوں بنا
اسکو تب رخصت دئے خیر الوریٰ
جلد وہ تیار یک منبر کیا

تین پائے اسکے تھے اے باصفا
اب مساجد میں ہے جیسا جابجا
سرور دیں کے پسند آیا یہ کام
جمعہ کے دن پیش وہ سالار انام

جب وہ منبر پہ ہوے آکر سوار
وہ ستوں رونے لگا تب زار زار
اسکا رونا درد کا ایسا تھا تب
اونٹنی جوں روئے بچہ گم ہو جب

یک روایت ہے کہ رویا اس طرح
ماں کی خاطر روئے بچہ جس طرح
یک روایت ہے کیا ایسا حنین
والہ و شیدا کرے جیسا حنین

مختلف آواز میں ہے باخبر
ایسے ہی آئے روایات دگر
درد سے ایسے غرض رویا ہے وہ
تاب آخر کو نہ لا سکا ہے وہ

جب جدائی سے نبیؐ کی وہ ستوں
اس طرح رونے لگا صد سوز دروں
اہل مجلس کو بھی سب رقت ہوی
سب کے سب رونے لگے اصحاب بھی

ہو گیا مجلس میں اک شور و فغاں
ایک واویلا کئے خرد و کلاں
کچھ نہ باقی تھا کسی میں اختیار
مچگیا یک غل تھا ہر اک زار زار

تب اتر منبر سے وہ سالار ناس
ہیں بلائے اس ستوں کو اپنے پاس
وہ تڑپتا اور زمیں کو چیرتا
جلد آیا نزد شاہِ انبیا

شاہ اسپر ہاتھ رکھے لطف سے
اور گلے اپنے لگائے ہیں اسے
دیکھیا جوش و خروش اسکو جو تھا
مثل بچے کے سسکنے کو لگا

شہ کہے چاہے اگر تو اے ستوں
تو جہاں تھا پھر اسی جا پھیر دوں
تا تو پھر سرسبز ہووے آشکار
پھول پھل دیوے تجھے پروردگار

گر تو چاہے فضل سے اللہ کے
جنت ماویٰ میں ہی بو دوں تجھے
چشمے نہریں جو ہیں جنت میں رواں
انکا پانی تجکو پہنچے گا وہاں

ستون حنانہ کا رونا

انبیاؑ اور اولیاؒ عالی مقام
آویں سایہ میں ترے با احترام

وہ ستوں بر میں ابھی تھا آپ کے
گوش پاک اپنا طرف جا اسکے رکھے

یعنی ہاں اب میں نے ایسا ہی کیا
یعنے میں جنت میں تجھ کو بو دیا

شہ کہے میں اس سے جو پوچھا یہاں
کیا تو دنیا چاہے ہے یا باغ جناں

یک روایت ہے کہ از حکم نبیؐ
آہی جا مدفون کئے اسکو تبھی

ایک روضہ ہے ریاض خلد سے
خلد سے دنیا میں لائے ہیں اسے

حشر کے دن جنتی چیزیں تمام
داخل جنت ہی ہوویں لاکلام

اور ستوں کے باب میں وہ شاہؐ دیں
تب کئی ارشاد یوں بر حاضریں

اور یہ منبر کی حدیث آیا ادب
وہ حسن بصریؒ بیاں کرتا تھا جب

جبکہ روئے اس طرح ہو کر حزیں
تم احق ہو اے گروہ مومنیں

اور وہ منبر مسجد نبوی کا جاں
اصل غابہ سے بنائے ایمیاں۔

دو گز شرعی تھا اس منبر کا طول
اور چوڑائی تھی اک گز کی نہ بھول

اور غلاف جامۂ قبطی اسے
پہلے پہنائے ہیں عثمانؓ جانئے

تب وہ منبر کے تئیں جنبش ہوئی
ایک ظلمت ایسی پیدا ہو گئی

پس معاویہؓ نے اس سے باز آ
ہے پشیماں یوں صحابہ سے کہا

حضرت کے منبر کا طول و عرض

تنبیہ

حسن تو اس خدشہ کا میں لکھوں جواب
اب ز تفسیر عزیزی با صواب

پر ہیں حیوانات کے روحیں تمام
تن کے تدبیر و تصرف میں مدام

دوسری چیزونکی روحیں ہے امین
جبکہ تدبیر و تصرف میں نہیں

انکے روحوں کا تعلق اس لئے
عامیوں کی دید سے پنہاں رہے

خاص پر تو جبکہ ان پر ہوویگا
انبیاؑ یا اولیاؒ کے روح کا

اثر بالقوہ جو ہے ان میں نہاں
ہوویگا بالفعل تب اس سے عیاں

جو کبھی اوقات میں سنگ و شجر
بات حضرت کے کئے ہیں سر بسر

ہر چیز کو جان ہے

اور تناول وہ کریں میوہ ترا
عز و شاں ایسی تجھے دیوے خدا

ہے روایت شاہ فرمائے نعم
قَدْ فَعَلْتُہٗ قَدْ فَعَلْتُہٗ از کرم

پوچھے تب اصحاب اے خیر البشرؐ
کیا یہ کہتا ہے ہمیں دیجو خبر

اس نے چاہا باغ جنت کی زمیں
میں کہا ہاں بو دیا تجھکو وہیں

اور حقیقت میں معظم وہ مکان
قبر اور منبر کے جو ہے درمیان

حجر اسود جونکہ جنت سے ہیں لائے
اور اسے دیوار کعبہ میں لگائے

اور فرمائے ہیں یوں خیر البشرؐ
کہ مرا منبر ہے میرے حوض پر

گر نہ دیتا اسکو میں چین و سکون
حشر تک ایسا ہی روتا یہ ستوں

آپ روتا اور کہتا بار بار
ہجر پیغمبرؐ میں لکڑی زار زار

ہو کہ مشتاق لقائے مصطفےٰؐ
آپ کے رو دیں جدائی میں سدا

اور ہے غابہ ایک جنگل کا شجر
کہ مدینے سے ہے وہ نو میل پر

اور چوڑائی ہر اک درجے کی بھی
تھی مقرر جانئے ایک شبر کی

اور معاویہؓ وہ منبر ایک بار
شام کو لیجانا چاہا جب آیار

کہ تمامی شہر کو گھیری ہے زود
اور ستارے ہو گئے دن کو نمود

زیر منبر دیکھنا چاہا تھا میں
کہ کہیں کھائی ہو مٹی اسکے تئیں

فلسفی گر شبہ یہ آوے تجھے
کہ ستوں بیجاں سخن کیونکر کرے

کہ ہیں مخلوقات جتنے ایمیاں
انسے ہر اک چیز کو ہے روح جان

اسلئے حرکات و سکنات آپسر
انکے سب لوگوں کو آتے ہیں نظر

اور حس و اختیاری حرکتیں
دائمی انکے نہیں ہیں ذات میں

باوجود اس بات کے ہو گاہ گاہ
انکے روحوں کا اثر بے اشتباہ

انکے اعجاز و کرامت سے مگر
ہووے گویا بالیقیں سنگ و شجر

از احادیث صحیحہ اے ذکی
بالتواتر بات یہ ثابت ہوی

چلکے آئے آپ کو سجدہ کئے
اور گواہی بھی رسالت پر دئے

اور جبل دوسرے جبل سے جو کہا
ذاکرِ حق تجھ پہ کوئی گزرا ہی کیا

روح ہے ہر چیز کو جو اے ضبیر
سورۂ یٰسین کے آیا ہی اخیر

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

سورۂ اسریٰ میں ہے اے باادب
کرتی ہے ہر چیز بھی تسبیح رب

اور حنانہ جو وہ نعرہ کیا
ہے اسی عالم سے یہ سب آفتا

روح کی تعبیر کی ملکوت سے
حقنے قرآن میں صریحاً دیکھئے

پاک ہے رب ہاتھ میں جسکے سدا
ہے یقیں ملکوت ہر اک چیز کا

لیک تسبیحات پر ان کے یقین
آگہی تمکو نہیں تمکو نہیں

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور صحیح آئیں صد شیں امیاں
جب کرے رحلت مسلماں از جہاں

جس زمیں او پر وہ پڑھتا تھا نماز
وہ زمیں روتی ہے با سوز و گداز

اور جہاں تک جاوے آواز اذاں
ہوں گواہ سنگ و شجر اسکے وہاں

ہر موذن پس کرے اے فرحمند
بانگ میں آواز کو اپنے بلند

اور جلال الدین پیر معنوی
جو لکھا ہے در کتاب مثنوی

ترجمہ اب اسکے چند ابیات کا
دیکھ لکھتا ہوں یہاں اے باصفا

کوہ کو ہستی ہے مخفی نقل سے
عقل کیوں ہستی بے چوں پا سکے

گر نہوتی چشم بینش باد میں
فرق کیوں کرتا وہ قوم عاد میں

یعنے مومن کو نہ دیتا تھا ضرر
کرتا تھا کفار کو زیر و زبر

آتش نمرود گر بے چشم تھی
پھر خلیل اللہ پر کیوں رحم کی

گر نہ بحر نیل کو بھی چشم تھی
چھوڑ کر مومن کو کیوں کافر کو لی

گر نہ کوہ و سنگ با دیدار ہو
تابع داؤد کیوں ہر بار ہو

اس زمیں کو گر نہ ہوتی چشم جاں
کھینچ لی قارون کو کیونکر ناگہاں

یہ زمیں در حشر پر ہر نیک و بد
ہووے بن دیکھے گواہ کیوں بے سند

گر وہ حنانہ کو چشم دل نہ ہو
ہجر پیغمبر میں کیوں رویا کہو

اب ہوا آخر وہ عارف کا کلام
رحمۃ اللہ علیہ بالدوام

الغرض ہر شے کو ہے اک روح ہاں
اسکو حکما بھی نہیں سمجھے ہیں جاں

جب ہوے ہے نور نبوت سے وہ دور
چشم دل ہے کور انکے بالضرور

نور تبعیت سے نبیوں کے مگر
ایسے مخفیات آتے ہیں نظر

روح وحی انبیا فرخ نہاد
جبکہ ہر مخفی سے مخفی ہے نہاد

نہ پڑی ہے اسپہ حکما کی نظر
اسلئے منکر ہوے وہ بدگہر

چند لوگ اس عصر کے بھی جاننے
ہیں جو انگریزی کتابیں ہی پڑھے

فلسفی باتوں پہ ہی حیران ہیں
اور دینیات سے انجان ہیں

نہ عقائد فقہ سے رکھتے خبر
اور نہ قرآن و احادیث و سیر

فلسفہ پر اسلئے انکے تئیں
آوے دل پر خطرۂ صدق و یقین

انبیا کے وحی سے حالانکہ جو
صحت و تحقیق سے ثابت نہو

وہ نہیں ہے قابل صدق و یقیں
گر قبولے عقل بھی اسکے تئیں

وحی سے جو بات ثابت ہو چکی
بس حقیقت میں وہی ہے واقعی

گر نہ آوے عقل کے ادراک میں
قاصر اپنی عقل کو بھی جان لیں

عقل سے انکار دینیات کا
گمرہی اور کفر ہے بے انتہا

حق بجاوے ہر مسلماں کے تئیں
کہ ہو تابع عقل کے کھودے نہ دیں

اور اسی سال میں نزد نبی
وفد اک آئی ہے عبدالقیس کی

وہ گروہ آنے کے آگے ایک روز
یہ خبر حضرت نے دی ہے دلفروز

چند سواراں شرق جانب سے نکل
آئینگے ایمان لانے کو بھی کل

وہ سواراں یونہی آ حاضر ہوے
اور ایماں سے مشرف ہو گئے

نقل ہے وہ بیس تھے اسوار سب
اپنے گھوڑوں سے وہ آ اترے ہیں جب

قدمبوسی کا جواز

دست و پا کو شاہ کے بوسہ دئے
اشتیاق و آرزو ظاہر کئے
شارح مشکوۃ شیخ دہلوی
یوں یہاں لکھا ہے بروجہ قوی

اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا
پا بوسی ہے بزرگوں کی روا
یہ خبر مشکوۃ میں موجود ہے
اسکا راوی سن ابو داؤد ہے

ہجرت سے نویں سال کا احوال

اور نویں سال میں سن لیجئے
شاہ دیں جنگ تبوک اوپر گئے

ہے تبوک اک جا اے فرخندہ پے
درمیان شام اور مدینے کے جو ہے
شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر
روم کا ہرقل واں آن کر

کرتا ہے لشکر کشی بہر قتال
پیشگی دے ماہوار ایک سال
اور قبیلے چند عرب سے بھی نکل
جا ملے ہیں ان سے از بہر جدل

انکے لشکر کے ہراول کے سوار
پہنچے ہیں بلقا تلک آ آشکار
یہ خبر جب سرور عالمؐ سنے
جلد تر لشکر کی تیاری کئے

سخت تابستان کا موسم تھا وہ جاں
اور بھی غلے گرانی بیکراں
بہر امداد مساکیں مصطفےٰؐ
حکم تب فرمائے ہیں بر اغنیا

حضرت فاروقؓ دیتے ہیں خبر
کہہ گئے یہ حکم جب پیغامبرؐ
یوں کہا ہیں اپنے دل میں سر بسر
گر فضیلت ہو مجھے صدیقؓ پر

آج ہی البتہ ہو بقیل و قال
کہ زیادہ اس سے میں رکھتا ہوں مال
پس میں آدھا مال لا حاضر کیا
دیکھ وہ پوچھے شاہؐ ہدا

اے عمرؓ از بہر اطفال و عیال
کسقدر چھوڑا ہے تو مال و منال
میں کیا تب عرض اے پیغامبرؐ
انکے خاطر بھی رکھا اسی قدر

بعد ازاں لائے ہیں صدیقؓ ہمام
مال وہ جتنا کہ رکھتے تھے تمام
انکو بھی پوچھے رسول ذوالجلال
کسقدر چھوڑا تو از بہر عیال

وہ کہے ان کیلئے رکھا ہوں ہاں
حقکو اور حق کے نبیؐ کو بیگماں
بولے حضرت فرق ہے اب جبقدر
تم دونوں کی بات میں اب سر بسر

مرتبے میں بھی تمہارے بیگمان
اسقدر ہی فرق ہے سر و عیاں
میں پشیماں ہو کہا صدیقؓ سے
ہمتیہ نا ہو گی کبھی سبقت مجھے

یک روایت عائشہؓ سے آئی ہے
کہ وہ بی بی اس طرح فرمائی ہے
چاندنی یک شب میں سالار بشر
لیٹے میرے گود میں رکھ اپنا سر

پوچھی میں ہے کوئی ایسا نیک کار
نیکیاں اسکی ہیں تاروں کے شمار
شاہؐ بولے ہاں عمرؓ کی نیکیاں
ہیں بقدار نجوم آسماں

مینے کی تب عرض اے سلطان دیں
پھر کہاں حسنات صدیقؓ گزیں
تب کہے فاروقؓ کے سب نیکیاں
مثل یک صدیقؓ کی نیکی کے جاں

اور فرمائے ہیں وہ سالار دیں
فضل جو پایا ہے بوبکرؓ حزیں
نہ سبب سے ہے صلوۃ و صوم کے
بلکہ اسکے دل کی ہے اک چیز کے

یعنے وہ اخلاص و صدق معرفت
ہے کہ پایا اس سے وہ مرتبت
الغرض انکے فضایل میں صریح
ہیں بہت ایسے احادیث صحیح

حضرت ابو بکرؓ کا تمام مال اس جنگ کے لئے لا دینا

وہ جو خرچے راہ حق میں مال و زر
دین پیغمبرؐ کی ہے تائید پر
کون ایسا دین میں خرچا ہو مال
اور ایسا کون پایا ہو کمال

از شروع بعثت خیر الوریٰ
تا وفات آں امام الانبیاؐ
مال انکا دین میں آیا ہے کام
دین حق اس سے لیا جو انتظام

کام آیا کس کا ایسا مال و زر
کون ہے امت میں ایسا ذوالوقر
بعضے ضعفائے صحابہ نیک نام
آہ وہ جو کافروں کے تھے غلام

اور وہ ایمان لانے کے سبب
بیچ دیتے تھے انہیں کفار تب
مول لے انکو کئے دلشاد وہ
کر دئے للہ انہیں آزاد وہ

اسمیں ان کا سیم و زر مال خطیر
ہو چکا صرف بر برنا و پیر
اور بعد از اس کے درہم چل ہزار
جو کہ سرمایہ تھا ان کا آشکار

لہ جو وہ زیادہ کر رکھتے ۱۲

صدیق اکبر تمامی مال اور دیگر صحابہ بھی بہت سا مال جو فی سبیل اللہ لائے۔ حضرت صدیق اپنا سارا مال راہ خدا میں خرچ کر کے فقیر ہو جانا اور حق تعالیٰ انکو سلام کہلا بھیجنا

عمر تیرہ برس میں وہ سبھی
خرچ کر ڈالے ہیں بر حکم نبیؐ

یعنی ہجرت کے سفر میں بالیقیں
مسجد نبوی کی بھی لینے زمیں

خالصاً للہ صدقہ اسکا سب
ہو چکا مقبول در درگاہِ رب

اور کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ
کہ مجھے بوبکر کا جوں مال و زر

الغرض صدیقؓ اپنا مال سب
خرچ کر ڈالے خدا کی راہ میں جب

اور دو جانب کو وہ کمبل کے ملا
کانٹا اک دونوں کناروں میں چھپا

اور کئے یہ عرض اے شاہِ خیار
تھا پڑا صدیقؓ اکبر مال دار

شہ کہے للہ مال اپنا تمام
حاجتوں میں سب کے ہے خرچا تمام

اور فرماتا ہے یوں صدیقؓ کو
کیا یہ آپ ہی فقر کی حالت میں تو

سنتے ہی صدیقؓ یہ پیغام رب
عشق اک پیدا ہوا انکو عجب

میں مرے رب سے ہوں راضی بالدوام
میں مرے رب سے ہوں راضی صبح و شام

الغرض سب مال صدیقؓ ہمام
دین حق میں ہی بہت آیا ہے کام

یک روایت ہے کہ وہ بھی ذی شمار
ہو گئے پورے درم چالیس ہزار

قافلہ اک حضرت عثمانؓ کا
شام کے جانے لئے تیار تھا

بولتا ہے یوں قتادہؓ باوقار
اونٹ تھے اس قافلہ میں یکہزار

اور وہ دینار لائے دس ہزار
شاد و خرم ہو گئے شاہِ خیار

عبدرحمانؓ ابن عوف نامدار
بھی درم حاضر کیا چالیس ہزار

نصف چھوڑا اس میں از بہر عیال
نصف یہ بہر رضائے ذوالجلال

تو جو رکھا اور یہ لایا جو مال
دیوے اُن دونوں میں برکت ذوالجلال

یونہی اکثر اغنیائے نامور
آپکی خدمت میں لائے مال و زر

اور عاصم بن عدی اے باشعور
سو وسق حاضر کیا لاکر کھجور

پانی کھینچا میں نے لوگوں کیلئے
مزد میں دو صاع یہ خرما دیئے

اس سے وہ یک صاع خرما کر قبول
رکھے سب صدقات کے اوپر رسولؐ

چھے ہزار اسکے سوا درہم جو تھے
بارہا خرچ اسکو بھی کرنے لگے

اور سوا اسکے جو آتے نیک کام
خرچ کرتے ہی رہے اسمیں مدام

سورۂ واللیل میں اللہ نے
دی شہادت واسطے اپنے فضل سے

بے تردد فائدہ جیسا دیا
نہ کسی کا مال یوں نافع ہوا

موتی یک کمبل کا ٹکڑا بے ملال
ایکدن آخر گلے میں اپنے ڈال

آئے ہیں در مجلس سالار دیں
پس وہیں نازل ہوئے روح الامیں

کیا ہوا اس کا وہ سب مال خطیر
کہ جو یوں بیٹھا ہے مانند فقیر

یوں کہے جبریلؑ اے شاہِ انام
حق کہا صدیقؓ اکبر کو سلام

مجھ سے اب راضی ہے یا خاطر ملول
انکو یہ پیغام پہنچا دے رسولؐ

صاحبانِ حال سا بیخود ہوئے
بار بار اس طرح تب کہنے لگے

میں مرے رب سے ہوں خوش ہر حال میں
فقر میں وسعت میں ہر احوال میں

کہتے ہیں صدیقؓ در جنگ تبوک
جو کئے سب مال ہی اپنے سلوک

اور صحابہ دوسرے بھی جلد تر
حسب طاقت اپنے لائے مال و زر

کر اسے موقوف وہ بحر سخا
شاہ کی خدمت میں لا حاضر کیا

اور یہ اونٹوں کے سوائے نیکنام
اسمیں تھے ہفتاد اسپ تیز گام

اے خدا راضی تو رہ عثمانؓ سے
میں بھی خوش ہوں اس سے دل اور جان سے

اور کیا یہ عرض باصد انکسار
کہ درم رکھتا تھا میں اسی ہزار

خدمت عالی میں اب حاضر کیا
شہ بہت خوش ہو کے یوں دینے دعا

خدمت عالی میں اب حاضر کیا
مال بیحد عبدرحمٰنؓ کو دیا

اور بعضے بی بیان باکمال
بھیجے اپنے تن سے سب یوں نکال

بوعقیل یک صاع لا خرما کہا
شام سے تا صبح اے شاہِ ہدا

میں رکھا اک صاع از بہر عیال
اور یہاں یک صاع لایا ہے کما

نقل ہے حیدرؓ کو شاہ بحر و بر
کر خلیفہ اپنے اہل بیت پر

ان سبھونکی ہی حفاظت کیلئے
یا رسول اللہ با اطفال و زناں
کہ تری نسبت ہو ایسی میرے ساتھ
یعنے جبکہ طور پر موسیٰ گئے
تب مدینے میں منافق یوں کہے
جرف میں جاکر ملے شہ سے شتاب
وہاں سے جب ثنیہ میں آ منزل کئے
اونٹ اس لشکر میں تھے بارہ ہزار
ہاتھ میں صدیقؓ کے جھنڈا بڑا
اور در دستِ زبیرؓ ابن العوام
اور ہراول پر تھا خالدؓ بن ولید
دھوپ میں وہ یکروز آیا ہے گھر
کر خنک پانی پکا بہتر طعام
دھوپ بالے میں چلے شاہ ہدا
کر تھے تیار اسباب سفر
قہر مائے تھے وہاں قوم ثمود
اور ابتک انکے ارواح پلید
اور یہ ویرانے میں کھانا مت پکاؤ
مت گھسو اسمیں نہو تا مبتلا
آپ بھی چادر کو منہ پر اوڑھ کر
کہ رہیں سب آج کی شب ہوشیار
یعنے تب اسکا گلا گھونٹا گیا
اسکو تب بادِ اڑا کر لے گیا

حکم فرمائے مدینے میں رہے
کیا مجھے اب چھوڑ جاتے ہو یہاں
نسبت ہارون ہے جو موسیٰ کے ساتھ
تب خلیفہ اپنا ہارونؑ کو کئے
کہ پیمبر تھے خفا کرارؓ سے
اور کئے احوال سب عرض جناب
شاہِ موجودات لشکر کے لئے
اور گھوڑے دس ہزار اے باوقار
لطف سے سرور نے فرمایا عطا
اور ایسا ہی قبائل میں تمام
پس ہوے آگے رواں شاہِ وحید
اسکی تھی دو بیاں نیکو سیر
فرش بچھوا منتظر تھے اے ہمام
ناز و نعمت یہ مجھے کب ہے روا
رہ میں جا شہ سے ملا جلد تر
اسلئے فرمائے یوں یارونکو زود
سب عذاب اسجا یہ پاتے ہیں شدید
مت پیو پانی یہاں کھانا نہ کھاؤ
تم بھی در آسیب و آفات و بلا
اونٹ کو ہانکے وہاں سے جلد تر
کوئی نا نکلے اکیلا زینہار
شاہ پڑھ کچھ دم کئے پایا شفا
وہ بنی طے کے پہاڑوں میں گرا

تب علیؓ نے عرض کی اے شاہ دینؐ
انکو تب فرمائے شاہ مرسلینؐ
فرق اتنا ہی کہ ہارون تھے نبیؐ
الغرض لشکر ہوا تیار جب
اسلئے چھوڑے یہاں اسکو رسولؐ
شہؐ کہے ہے جھوٹ انکا قیل و قال
غازیاں تھے فوج کے ستر ہزار
بیرقاں تقسیم فرمائے وہیں
اور نشان انصار کا آپ کذات
رکھے طلحہؓ کو بہ سمتِ میمنہ
ہے روایت بو خیثمہؓ جنگ کو
باغ اندر اپنے منڈوے ڈال دو
بو خیثمہؓ آکے یہ دیکھا ہے جب
میں تو اس منڈوے میں نا جاؤں کبھی
الغرض مدین میں پہنچے مصطفیٰؐ
کہ جو تھی قوم ثمود اے مومنو
جبکہ اترا تھا یہاں حق کا غضب
اور ان سب ظالموں کے ہیں یہ گھر
اور گزرو جلد تر ہو زار زار
جاکے منزل میں کئے ہیں جب نزول
ناگہاں اک شخص جا نکلا وہاں
نکلا اک دوسرا بھی اس شب جانئے
طے کے لوگ اسکو اٹھا کر لائے ہیں

کوئی غزوے میں مجھے چھوڑے نہیں
کیا تو اب اس بات پر راضی نہیں
ہاں مرے بعد از نہیں دوسرا نبیؐ
کوچ فرمائے رسول اللہ تب
مرتضیٰؓ سنکر ہوے از بس ملول
میں نے چھوڑا تھا تجھے بہر عیال
قول دوسرا لاکھ تھا انکا شمار
سب قبائل میں امامِ مرسلینؐ
شہؐ دئے ہیں زیدؓ بن ثابت کے ہاتھ
عبدالرحمانؓ کو رکھے بر میسرہ
نہ گیا اور تھا مدینے میں ہے جو
آب پاشی کرکے وہ پاکیزہ خو
اشک ریزاں ہو لگا کہنے کو تب
جب تلک دیکھوں نہ اقدام نبیؐ
اور گزر شہر حجر پر جب ہوا
قہر اترا تھا یہاں ان پر سنو
کوئی مت اترو رکھو بس خوف رب
تمکو ویرانے جو آتے ہیں نظر
کرتے استغفار سب با انکسار
حکم یہ فرمائے ہیں سب کو رسولؐ
پائخانے کے لئے پایا زیاں
اونٹ اپنے ڈھونڈھنے کیواسطے
شہؐ کے لشکر میں اسی پہنچائے ہیں

اور اک دن راہ میں پانی نہ تھا
اور وہاں پر خشک چشمہ ایک تھا
ایک لگا اس سے نکلا ہے تبھی
کہ بلا شک اسی پانی سے یقیں
اس سفر میں معجزے ایسے وفور
رعب سے اس شاہ کے ترساں ہوے
تھا بڑا ذی قوت و ذی اقتدار
عرض کی خالدؓ نے اے شاہ امم
چاندنی شب تھی وہ خالد باصفا
ناگہاں اک گائی جنگلی آن کر
وہ گئے شخصوں کو لے بہر شکار
مار ڈالا اس کو خالدؓ بے گماں
بولا خالدؓ نے اکیدر کو وہاں
تھا اکیدر کا برادر اک مصاد
آٹھ سو گھوڑے بھی اونٹاں دو ہزار
ہمرہ خالدؓ اکیدر اور مصاد
تھوڑے عرصہ میں اکیدر او مصاد
تھا حمص میں تب اسی شاہ امم
دیکھ فرمائے وہ سالار عرب
باب میں اس جنگ کے جب رائیں
عرض تب فاروقؓ نے کی یا نبیؐ
دبدبہ اور عز و شوکت باشرف
جب عمرؓ کی رائے تھی محض صواب

شہؐ دعا مانگے تو مینہ برسا پڑا
کہتے ہیں تھا ہمیں بار یک ایک جھرا
فوج وہ سیراب سب اس سے ہوی
دور تک سر سبز ہو گئی زمیں
پائے ہیں سالار عالم سے ظہور
صلح ہی آکر کئے ہیں آپ سے
بھیجے ہیں خالدؓ کو اسپر شہریار
سخت دشمن ہے وہ اور یہ فوج کم
دومۃ الجندل پہ پہنچا جلد جا
سر گھسی قلعے کے ہی دیوار پہ
آیا باہر اسپ پر ہو کر سوار
اور بھاگے اسکے یکسر ہمرہاں
گر تو چاہے تجکو میں دیکر اماں
تھا نگہباں قلعے کا لائے فی رشاد
آٹھ سو باندی غلاماں آشکار
آئے پس در خدمت شاہ عباد
منصب ایماں سے پائے ہیں مراد
دعوت اسلام فرمائے رقم
جھوٹ بولا وہ عدو اللہ اب
وحی حق سے آپ پر آئی نہیں
بالیقیں رعب و مہابت آپ کی
آپ کی پائی ہے شہرت چو طرف
ہو گئی حضرتؐ کی مقبول جناب

جبکہ پہنچے بر تبوک آکر نبیؐ
دست پاک اپنا رکھ اسپر مصطفےٰؐ
اور فرمائے تمہارے سے اگر
مخبر صادق دئے تھے جوں خبر
بیس دن تک تھے پیمبرؐ در تبوک
دومۃ الجندل کا حاکم ایمیاں
چار سو اور بیس اسوار اے امیں
شہؐ کہے اسکو بمیدان شکار
ساتھ عورت کے اکیدر اپنے گھر
زن اکیدر کی بہاڑی پر چڑھی
اسکو جا خالدؓ نے پکڑا بیدرنگ
حکم خالدؓ کو کئے تھے شاہ ناس
شہؐ کی خدمت میں لیجاتا ہوں بلا
پہلے قلعہ کھولنے راضی نہ تھا
چار سو بکتر بھی نیزے چار سے
کر مقرر اسپہ جزیہ اس زماں
جب تبوک اوپر اقامت شہؐ نے کی
تب لکھا وہ شاہ عالم کو جواب
اور کرتے تھے پیمبرؐ انتظار
جنگ کی سبقت میں تب اصحاب نے
بلکہ ہرقل ہی بہت حیراں ہوا
ہی بھلا اس سال واپس جائیں ہم
پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

اس جگہ پانی کی تنگی تھی بڑی
اور وضو فرما کے مانگے ہیں دعا
کوئی ہے زندہ تو دیکھے بے خطر
یونہی وہ پہنچا ہے پانی دور تر
سنکے اطراف و جوانب کے ملوک
تھا اکیدر ایک نصرانی وہاں
ساتھ خالدؓ کے دئے سلطان دیں
تو پکڑ لیوےگا اس کو آشکار
بیٹھ کر اس وقت پیتا تھا خمر
اور خبر شوہر کو دی اس گائی کی
بھائی تب اسکا لگا کرنے کو جنگ
لا اکیدر کو تو زندہ میرے پاس
کر مرے تحویل قلعے کو کھلا
کھولا عاجز ہو کے بعد اے باصفا
صلح کی ہے اس تب خالدؓ نے لے
شاہ عالم لکھ دئے اسکو اماں
سنکے ہرقل کو بڑی ہیبت ہوی
کہ میں ایماں سے ہوا ہوں بہرہ یاب
پر نہ آئے رومیاں بر کارزار
مشورت حضرتؐ کئے احباب سے
کام سے اپنے پشیماں ہو گیا
بار دیگر قصد اسکا لائیں ہم
پھر مدینے کو نبیؐ عزت دئے

ایک عاشق رسول الثقلین عبداللہ ذوالبجادین نوجوانی میں محض اللہ ہی کے واسطے ترک دنیا اختیار کئے اور ایمان لاکے سفر تبوک میں حضرت کے ہمرکاب ہوئے اور تبوک میں رحلت کئے حضرت آپکے قبر میں اتر کے دست مبارک سے دفن کئے

وہ جو عبداللہ تھا مقبولِ رب — ذوالبجادین اسکا ہے زیبا لقب
تھا وہ عبداللہ بیکس اور یتیم — تھا نواحی مدینہ میں مقیم
چند بکرے اونٹ اور باندی غلام — تھے چچا سے اپنے پایا لا کلام
دل تو راغب تھا بہت اسلام پر — لیک تھا اسکو چچا کا اسکے ڈر
تب چچا سے جا کہا وہ باوقار — اے چچا مجکو یہی تھا انتظار
اب نہ کر سکتا ہوں پھر بھی انتظار — اور نہیں رکھتا ہوں کچھ صبر و قرار
بات یہ سنکر کہا اس کا چچا — کہ اگر تو جا مسلماں ہوویگا
بولا عبداللہ یہ مال و منال — چھوڑ کر جانے کا ہے بقیل و قال
پس وہ جا کر اپنی مادر سے ملا — اور اپنا ماجرا ظاہر کیا
لنگ ایک ٹکڑے کو کر باندھا ہے وہ — کرکے چادر دوسرا اوڑھا ہے وہ
ذوالبجادین یعنے اہل دو گلیم — ہے بجاد از کسرۂ باے فہیم
اور مدینے میں صبح آپہنچا ہے وہ — مسجد نبوی میں جا بیٹھا ہے وہ
وہ کیا تب عرض اے شاہ بشیر — اک مسافر میں ہوں بیکس اور فقیر
کب حضوری کی سعادت پاؤں میں — ہاتھ کب ایماں کی دولت لاؤں میں
عبد عزی ہوگا اس عاصی کا نام — اسکو فرمائے ہیں تب شاہِ انام
پس وہ عبداللہ از بہرِ خدا — صدق سے کلمہ شہادت کا پڑھا
اہل صفہ تھے فقیراں مفلساں — بے زر و مال تھے اور بیکساں
چھوڑ کر گھر بار اور اپنا وطن — کھینچکر آفات اور رنج و محن
رات دن مشغول تھے طاعات میں — ذکر و فکر و شغل تسبیحات میں
اور تھے سالے وہ مہمانِ رسول — اور دل و جاں سے تھے قربانِ رسول

وہ تبوک اور یہی پایا وفات — اسکا قصہ ہے عجب اے نیک ذات
پرورش کرتا تھا بس اسکا چچا — فضل حق سے وہ نوجواں جب ہوا
پس محبت دولتِ ایمان کی — دل میں اسکے یکبیک پیدا ہوئی
اس تمنا ہی میں کتنے دن لئے — تا کہ مکہ فتح کر حضرت پھرے
کہ شرف ایمان کا تو پاوے گا — میں بھی تیرے ساتھ ایماں لاؤنگا
اور بھروسا بھی نہیں اس عمر کا — اذن دے پس تا میں ایماں لاؤنگا
تجکو کوئی شے نہ ہرگز دیونگا — بلکہ جو بخشا ہوں واپس لیونگا
لینے سب لے لیا اس کا چچا — چادر و لنگی تلک بھی لے چکا
اسکی مادر ایک کمبل اسکو دی — اسکے دو ٹکڑے کیا ہے وہ بھی
ذوالبجادین اسلئے پایا لقب — کہتے کمبل کو بجاد اے با ادب
پس اسی حالت سے وہ نیکو نصاب — ہے مدینے کی طرف نکلا شتاب
جب نبی آئے نماز صبح کو — دیکھ کر پوچھے اسے ہے کون تو
ایک مدت سے تھا مشتاق لقا — تھا یہی ہر آن غلبہ عشق کا
شکر للہ آج میں دیکھا قدم — دفع مدت کا ہوا درد و الم
نام عبداللہ جاں تیرا ہے اب — ذوالبجادین ہے تجھے تیرا لقب
سرورِ عالم بہت ہی خوش ہوئے — اہلِ صفہ میں اسے داخل کئے
اور نہیں رکھتے تھے وہ اہل و عیال — اور دنیا کا نہ کچھ مال و منال
کرکے ہجرت آئے تھے وہ باشرف — جھکے اور حق کے پیمبر کی طرف
توڑ کر ہر خواہش نفس خبیث — سیکھتے حضرت سے قرآن و حدیث
الغرض ایسا ہی عبداللہ بھی — سیکھنے قرآں لگا ہے از نبی

ایک دن از بس کمال شوق سے / بیٹھ مسجد میں نہایت ذوق سے
مصحف اشرف با آواز بلند / پڑھ رہا تھا خوب تر وہ ارجمند

لوگ تب کرتے تھے تیاری جنگ / کہ تبوک اوپر چلیں سب بیدرنگ
کہ عمرؓ نے عرض از شاہ جہاں / یارسول اللہ یہ اعرابی یہاں

دیکھئے قرآں بلند پڑھتا ہے اب / ہو نماز و نہیں خلل جسکے سبب
تب کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ / کہ تو اسکو چھوڑ دے اب اے عمرؓ

کہ وہ ہجرت کرکے آیا ہے قبول / اب یقیں سوئے خدا سوئے رسولؐ
اس سے اب ظاہر ہوا ہے قیل و قال / کہ یقیں معذور ہیں سب اہل حال

ترک اولی اور ادب کا بھی خلاف / حال کے غلبہ میں ہے ان سے معاف
الغرض لشکر کو لے خیر البشرؐ / جب چلے سوئے تبوک اے نامورؔ

عرض عبداللہؓ حضرت سے کیا / یارسول اللہ اب کیجے دعا
تا خدا کی راہ میں ہوؤں شہید / اس کو فرمایا نبیؐ نے اے سعید

پوست کوئی جھاڑ کا لاؤ اب / شجر سمرہ کی وہ لایا چھال تب
باندھے ہیں بازو پہ اسکے مصطفےٰؐ / اور کئے اس طرح تب حق سے دعا

کہ کیا ہوں اے خداوند انام / خون اس کا کافروں پر ہے حرام
عرض پھر اسنے کیا اس طرح تب / کہ شہادت سے مرا مقصود اب

شہؐ کہے از بہر خوشنودی رب / جنگ کی نیت سے تو نکلا ہے جب
تجکو تپ آویگی اس تپ سے ہی جاں / دار دنیا سے تو ہو دیگا دوانا

پس خدا کے راہ میں ہی اے سعید / جائیگا بیشک ہوئے تو شہید
اس سفر میں پس وہ مقبول خدا / تھا ملازم شاہ عالمؐ کا سدا

جب تبوک اوپر کیا لشکر نزول / اسکو تپ آئی کہے تھے جوں رسولؐ
پس اسی تپ میں وہ پایا ہے وفات / کیا سعادت اور شہادت آئی ہاتھ

حارث مزنی کا بیٹا جو بلال / ہے کیا یوں نقل وہ فرخندہ فال
دفن جب اسکو کئے ہیں وقت شب / میں بھی حاضر تھا وہاں دیکھا ہوں تب

کہ موذن تھا جو حضرؐ کا بلال / وہ لیا تھا تب چراغ اے باکمال
قبر میں اترے تھے خود خیر البشرؐ / اور جنازہ اس کا بوبکرؓ و عمرؓ

قبر میں دیتے تھے اسکے تب اتار / انکو فرماتے تھے یوں شاہ خیار
کہ تمہارے بھائی کو اے باشرف / تم دونوں پہنچاؤ اب میرے طرف

پس نبیؐ نے لحد میں اسکو رکھا / اور اینٹیں رکھکے کی ہے یہ دعا
کہ ہوں میں خوشنود اس سے ای خدا / تو بھی رہ خوشنود بس اس سے سدا

یوں کہا ہے ابن مسعود گزیں / کاش اسکی جا پہ میں ہوتا یقیں
تھا نہ یہ میری سعادت کا سبب / دائما راضی رہے بس اس سے رب

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوۂ تبوک میں حضرتؐ کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اسلئے وہ معرض عتاب میں آنا. پھر وہ بڑی نفس کشی میں پڑنا۔ اور توبۂ نصوح کرنا اور انکا توبہ قبول ہونا.

اور در سفر تبوک اے باصواب / نہ ہوئے جو شہؐ کے ہمراہ رکاب
انسے تھے اکثر منافق گمرہاں / آہ تھے بعضے مسلماں بھی جناب

رکھتے تھے عذر صحیح انسی کئے / اور بلا عذر صحیح تھے دوسرے
انسے بے عذر صحیح جو رہ گئے / جانئے وہ پانچ یہ اصحاب تھے

اک ابوذر بو خشیمہ دوسرا / کعب بن مالک تھے ان سے تیسرا
اور مرارہ بن ربیع ہے چار واں / اور ہلال ابن امیہ پانچواں

گرچہ بوذر رہگیا تھا ابتداں / لیک شرمندہ ہو نکلا بعد از آں
اونٹ اسکا راہ میں جب رہگیا / تب وہ ساماں دوش پر لیکر چلا

شاہؐ پہنچے تھے تبوک اوپر مگر / تب بوذرؓ دور سے آیا نظر
لوگ بولے یا نبیؐ آتا ہے اب / کوئی تنہا اور پیادہ نیک ڈھب

وہ ابوذرؓ سے کہے شاہؐ ہدا
پس وہ جب نزدیک تر پہنچا ہے آ

مرحبا فرمائے حضرتؐ اور اٹھے
اور کہے حق رحم بوذر پر کرے

آیا اب تنہا تو اور تنہا مرے
اور تنہا روز محشر میں اٹھے

بعد اسکا حال پوچھے مصطفےٰؐ
اونٹ کا قصہ وہ سب ظاہر کیا

شاہؐ فرمائے مرے لوگوں سے سب
دوست تر ہے تو ہی میرے پاس اب

اور تو جتنے اٹھایا ہے قدم
تا ملے آکر ہمارے سے بہم

ہر قدم کے واسطے بے اشتباہ
بخشدیوے گا ترا حق یک گناہ

اور ہی دوسرا ابو خشیمہ ای لبیب
آگے گزرا حال اسکا عنقریب

اور ہے باقی تین یاروں کا جو حال
یعنی وہ کعبؓ و مرارہؓ اور ہلالؓ

کعب بن مالک کا قصہ مختصر
پہلے لکھتا ہوں یہ سن اے ذوالوقر

تھا وہ ستر با صفا انصار سے
عقبۂ ثانی میں جو حاضر ہوئے

اور مشرف ایماں سے ہوئے
اور رسول اللہؐ سے بیعت کئے

الغرض وہ کعبؓ مالک کا پسر
حال سے اپنے دیا ہے یوں خبر

کہ تبوک اوپر نہیں جو میں گیا
آہ وہ ایک ابتلائے محض تھا

اور عذر کچھ ایسا نہیں تھا میرے تئیں
جس سے رہ جاؤں مدینے ہی میں میں

اور مہیا تھا بھی اسباب سفر
مرکباں بہتر تھے حاضر میرے گھر

میں کبھی ویسا نہیں تھا مالدار
اور کبھی ویسا قوی تر زینہار

کوئی غزوے میں کبھی سن لیجئے
دو شتر میرے نہیں ہمراہ تھے

اس سفر کے واسطے لیکن اے یار
میں خریدا تھا دو اشتر راہوار

پر ہوا جب گرم چلتی تھی وفور
اور مدینے میں تھا ہنگام کھجور

اور لوگ اس وقت سایہ چھوڑ کے
دھوپ میں زنہار آسکتے نہ تھے

میرے گھر موجود تھی ہر چیز تب
کچھ میں تیاری نہیں کرتا تھا تب

بولتا تھا نکلیں جب غازیاں
میں نہ نکلونگا بلا شبہ و گماں

لوگ جب نکلے ہیں جب میں نے کہا
آج کے دن کام ہے کل جاؤنگا

پس گئے ہیں تین دن یونہی گزر
لشکر اسلام گزرا دور تر

ہاتھ سے جب کام یوں جاتا رہا
غم کا اک صدمہ بڑا مجھ پر ہوا

بولتا تھا آہ میں یہ کیا ہوا
کیسی دولت آہ میں نے کھو دیا

گھر سے باہر اپنے میں آتا تھا جب
درد و غم زاید مرا ہوتا تھا تب

ہاتھ بس افسوس کے ملتا تھا میں
آگ میں حسرت کے بس جلتا تھا میں

اور قبائے این حیات مستعار
آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار

جنکو جھوٹا اور سچا عذر تھا
سب گئے ہیں وہ منافق کے سوا

تھا یہی مجکو نہایت پیچ و تاب
کیوں نہ میں شہؐ کے ہوا ہمرکاب

اور اس غزوے میں وہ سالار دیںؐ
مجکو گاہے یاد فرمائے نہیں

پر تبوک اوپر گیا دو بار جب
کہدیا ابن انیس اسطرح تب

برد دو کپڑے بھی اور اُن پر نظر
اسکو اس غزوے سے پھیرا ہیں مگر

تب معاذ ابن جبل اس کو کہا
ہے قسم حق کی سخن تو بد کہا

یا رسول اللہؐ کسی وقت ہم یقیں
اس سے نیکی کے سوا دیکھے نہیں

جب سنے یہ بات سالار عربؐ
کچھ نہ فرمائے رہے خاموش تب

الغرض وہ لشکر خیر الورےٰ
جب مدینے کی طرف رجعت کیا

جب خبر میں اسکے آنے کی سنا
اور میرا درد و غم زاید ہوا

لائے جب تشریف شاہ کائنات
بسکہ حیرانی نے دی ہے مجکو ہاتھ

آپکی خدمت میں کیونکر جاؤں میں
آہ اب کیا عذر یارب لاؤں میں

میری خاطر میں کئی بات آئے تب
اور مرے خویشاں بھی کچھ سکھلائے تب

مصطفےٰؐ آنے کے آگے ہی و لے
تھے وہ تدبیرات خاطر میں مرے

آئے ہیں جب ان مدینے میں نبیؐ
عذر جھوٹے وہ گئے میرے سبھی

میں لیے تب بولا کہ اب میری نجات
صدق و سچائی سوا آوے نہ ہاتھ

جو منافق لوگ تھے کھا کر قسم
بس گیا در خدمتِ شاہِ انام
دیکھ میں وہ حال بیخود ہو گیا
میں کیا تب عرض اے شاہِ انام
بے نصیبی اسلئے مجھکو ہوئی
خویش میرے جبکہ یہ فرمانے
میں کہا اس بات کا ہے مجھکو ڈر
جو کہ جھوٹا بول دیتا پر یہاں
بولے ہیں دو شخص کا ایسا ہی حال
اور کئے تھے منع شاہِ انام
گزرے میں اس طرح سے پنجاہ روز
ضعف پیری سے بھی تھے وہ ناتواں
غایت الطاف سے خیر البشرؐ
اور کسی حاجت کی خاطر جانیو
بوقتادہ ابن عم تھا جو مرا
ایک دن میں باغ میں اسکے گیا
میں کہا اے بوقتادہ پاک خو
اور نفاق و شرک کو سمجھا ہے
میں کہا سہ بار ایسا ہی ملول
بس مدینے کی طرف آیا ہوں میں
ہاتھ میرے اس نے وہ نامہ دیا
اور کئے ہیں دور اپنے سے ہم
تو ہمارے پاس آ اب جلد تر

جبکہ جھوٹے عذر لائے تھے بہم
اور ادب سے میں بجالایا سلام
مجھکو تب پوچھے وہ شاہِ انبیاؐ
ہاں مہیا مجھکو سامان تھا تمام
اور یہ دولت ہاتھ سے میرے گئی
وہ ملامت مجھکو سب کرنے لگے
وحی نازل ہوئے میرے جھوٹ پر
صدق و سچائی سوا چارہ کہاں
اک مرارہ اور دوسرا ہے ہلال
کہ نہوں اصحاب ہم سے ہمکلام
تنگ آئی جان سے ہم بادرد و سوز
لیک میں تھا جب قوی اور تھا جواں
کرتے تھے میری طرف کو ہی نظر
گھر سے باہر اپنے میں آتا کبھو
وہ یقیں میرا بڑا ہی دوست تھا
اور محبت سے سلام اسکو کیا
جانتا ہے خوب تو اس بات کو
دلمیں میرے جا نہیں ہے زینہار
وہ کہا اللہ جانے اور رسولؐ
ایک نصرانی کو تب پایا ہوں میں
تھا یہی مضمون بدا ہیں لکھا
انکے یاراں تجھ پہ کرتے ہیں ستم
دیکھ ہو کیسی تری عزّو قر

عذر ظاہر انکا کرتے تھے قبول
مسکرائے دیکھ مجھ کو مصطفیٰؐ
تو یہ غزوے میں نہ آیا کیا سبب
نفس میں غافل کیا مجکو یقیں
شاہ فرمائے کہ اٹھ اور جا تو اب
کہ تو مانند اوروں کے یقیں
جانیو تم کوئی دنیا دار سے
بعد ازاں لوگوں سے میں پوچھا ہوں جا
تب کچھ اک مجکو ہوا چین و قرار
وہ گئے تھے ہم سے دوری اختیار
اور اس مدت میں وہ ہر دو کہیں
جاتا تھا مسجد کو از بہر نماز
اور جب میں دیکھتا شہؐ کی طرف
کوئی مومن مجکو نا کرتا سلام
باغ یک باہر مدینے کے جو تھا
وہ نہیں مجکو دیا اس کا جواب
کہ خدا کو اور نبیؐ کو اسکے ہاں
کسلئے کرتا نہیں مجھ سے کلام
تب مجھے رقت ہوی بے اختیار
حاکم غسان میرے نام سے
کہ سنے ہیں ہم محمدؐ مصطفیٰ
شخص تو ویسا نہیں ہے قال و قیل
جب وہ نامہ میں نے دیکھا تب کہا

جھوٹے تے باطن خدا پر وہ رسولؐ
مسکرانا پر وہ خشم آمیز تھا
کیا نہ ساماں تھا مہیا تجکو سب
راہ مارا میری شیطانِ لعیں
آدے ناحق میں نے کچھ حکم رب
عذر جھوٹا کس لئے لایا نہیں
کام ایسا گر بڑا ہوتا مجھے
واقعہ ایسا کسی کو ہے پڑا
کہ تھے وہ دو مومن پرہیزگار
درد تھا ہم کو بڑا لیل و نہار
گھر سے باہر اپنے آئے ہی نہیں
بیٹھتا کونے میں لرزاں با نیاز
پھیر لیتے مجھ سے روئے با شرف
اور نہیں کرتا تھا میرے سے کلام
اک مکاں تھا اسمیں رہتا وہ سدا
اور منھ پھیرا ہے میرے سے شتاب
دوست ترا کہتا ہوں میں سر عیاں
نہ جواب اسکا دیا وہ نیکنام
رو دیا اسوقت میں بس زار زار
نامہ لکھ بھیجا تھا اس کو شام سے
ہیں بہت اے کعب تیرے پر خفا
کہ کریں اس طرح سے تجکو ذلیل
آہ یہ بھی سخت ہے مجھ پہ بلا

صداقت کے سبب کعب و مرارہ و ہلال کا توبہ قبول ہونا

ابتلا کیا سخت تراس سے رہے
کر تو کالا اپنا منہ اب سوئے شام
بعد ازاں میں اپنے گھر آیا ہوں جب
بولے نہ طلاق دینا اسکے تئیں
اور وہ اصحاب پر بھی ہیگمیاں
کہ مرا خاوند بوڈہا ہے یقیں
شاہ فرمائے کہ خدمت کیجئے
قصہ کوتہ کعب کہتا ہے بسوز
ایک ٹیلے پر کسی نے آ کھڑا
ایک روایت ہی کہ بکوہ سلع آ
شکر یہ سجدہ بجا لایا ہوں میں
تہنیت میری مہاجر سب کئے
غایت فرحت سے روئے شاہ دیں
جب سے تو پیدا ہوا ماں سے یقیں
میں کہا کیا شکریہ ہیں اسکے اب
شاہ فرمائے نہیں ہیں نے کہا
اور ہلال از غایت درد و ملال
وہ وہیں سجدے میں سر اپنا رکھا
کہتے ہیں وہ اندنو نمیں لا کلام
شیخ دیں بوبکر وراق ہیاں
کیا نشاں ہی اسکی اب دیکھے خبر
اور اس کا نفس بھی ہوا سینہ تنگ
یعنے ان کا نام مرارہ اور ہلال

تعریف توبۂ نصوح

کفر پر کافر مجھے دعوت کرے
اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام
مصطفےٰ کا حکم یہ آیا ہے تب
بلکہ صحبت اس سے نا رکھنا یقیں
حکم بھیجے ہیں وہی شاہِ جہاں
کوئی خدمتگار بھی اسکا نہیں
ہاں مگر قربت سے دوری لیجیے
گزرے پورے ہمیہ جب پنجاہ روز
اور کی اس طرح سے مجکو ندا
حضرت صدیق نے کی ہی ندا
اور حضور مصطفےٰ آیا ہوں میں
لیک وہ انصار سب خاموش تھے
بدر کے مانند رخشاں تھا یقین
اس سے بہتر تجھ پہ دن آیا نہیں
صدقہ دوں للہ اپنا مال سب
یا نبی اب دیوں ثلث مال کیا
ہو گیا تھا ضعف سے مثل ہلال
اور یہانتک گریہ و زاری کیا
کر دیا تھا کم بہت آب و طعام
جو بڑا تھا پیشوائے عارفاں
تب کہا یوں اُن کو شیخ ذوالوفر
یعنے جینے سے بھی جی آوے تنگ
ہووے راضی اللہ سے ہردم ذوالجلال

ہیں جلا ڈالا وہ نامہ آگ پر
ہی نبی کی مجھکو بہتر نا خوشی
لیوں میں تا بی بی ہی اپنے میں فراق
مینے تب بی بی کو اپنے حکم پر
ہے روایت جبکہ بوڈہا تھا ہلال
کیا مجھے ہی اذن اے شاہِ ہدیٰ
بولی ضعف درد و غم سے اب یقیں
ایک شب اپنی بہاڑی کے اوپر
لے خوشی اب کعب مت رہ ابلول
بس مرے یاراں پیلے آئے ہیں
تب مہاجر اور انصار کرام
میں کیا سالارِ عالم کو سلام
مجکو فرمائے کہ تجھکو ہو خوشی
کہ کمالِ لطف سے رب العلا
شاہِ عالم نے کہا ایسا نہ کر
شہ کہے ہاں ثلث دینا ہی بھلا
بولتا ہی یوں سعید باصفا
سر اٹھانے کا نتھا مجھ کو گمان
اور کبھی رکھتا تھا وہ صوم وصال
اس سے پوچھے ایکدن اے بافتوح
باوجود ایسی فراخی کے زمیں
جس طرح سے کعب نے توبہ کیا
جب ہوا توبہ وہ تینوں کا قبول

اور قاصد کو کہا اے بد گہر
بالیقیں لا کھوں عنایت سے تری
مینے پوچھا کیا اُسے دیوں طلاق
باپ کے گھر اسکو بھیجا جلد تر
اسکی زن حضرت سے کی آ عرض حال
کہ میں خدمت اسکی اب لاؤں بجا
ہلنے چلنے کی اسے طاقت نہیں
میں پڑا تھا سنگدل افسردہ تر
کہ ہوا ہے اب ترا توبہ قبول
اور بشارت یہ مجھے پہنچائے ہیں
بیٹھے تھے در خدمت شاہِ انام
تھے بہت اس وقت وہ پر شادکام
تجھ پہ ایسا دن نہ آیا ہو کبھی
ہے کیا مقبول اب توبہ ترا
میں کہا کیا نصف دیوں مال و زر
اور بہت ہی ثلث بس ہیں نے دیا
جب بشارت اسکو میں جاکر دیا
کہ نکل جاوے گی تن سے اسکی جان
اور بہت روتا تھا ہر دم پر ملال
کہ وہ توبہ جس کو کہتے ہیں نصوح
تنگ اس تائب پہ ہو جائے یقیں
اور اسکے وہ دو یارِ باصفا
تب یہ آیت پائی شرف نزول

لَقَد تَّابَ اللّٰہُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ترجمہ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر
وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ ترجمہ
اور ان تین شخص پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی ان پر زمین باوجود اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ
ہوئی اُن پر اپنی جان يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ ترجمہ اے ایمان والو
ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے ف یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے۔ (سورۂ توبہ ۱۲)

ابولبابہؓ سے بسبب اقتضائے بشریت کے خدا و رسولؐ کی ایک خیانت سرزد ہونا۔ اسلئے وہ آپکو مسجد کے ستون سے پندرہ روز تک باندھ لینا اور غایت پشیمانی سے توبہ کرنا ان کا توبہ قبول ہونا

بولبابہؓ یا نزدہ دن آپ کو
یعنے ابنائے قریضہ پر لقیں
بولبابہؓ کو روانہ تا کریں
بس اُسی بھیجے ہیں شاہِ انبیا
اور زن و اطفال سب رونے لگو
بولبابہ کو تب اُن کے حال پر
وہ کہا ہاں آؤ قلعے سے اُتر
بولبابہ گرچہ ایسا کہدیا
بس پشیماں اور شرمندہ ہوا
ناتو حضرت سے نہ یاروں سے ملا
اور بولا کوئی نا کھولے مجھے
کہ اگر ہوتا وہ حاضر میرے پاس
جب تلک اسکو نہ بخشے گا وہ رب
دانۂ خرما کھلاتی تھی اُسے
یونہی پندرہ دن ہوئے ہیں منقضی
وحی اسکے باب میں نازل ہوئی

کھام سے مسجد کے یک باندہا تھا جو
جب محاصر ہو گئے تھے شاہِ دیں
مشورہ تا اُس کا کرے اصحاب میں
بولبابہؓ انکے قلعہ میں گیا
اپنی سختی اُس سے سب ظاہر کئے
رحم آیا اُن کا رونا دیکھ کر
اور پھیرا ہاتھ اپنا حلق پر
اور تبھی دلسے پشیماں ہو گیا
جلد استرجاع کی آیت پڑہا
بلکہ سوئے مسجدِ نبوی گیا
جب تلک اللہ نا بخشے مجھے
اسکی بخشش مانگتا ہیں حق کے پاس
آہ اُس کو کس طرح کھولیں اب
اور پانی بھی پلاتی تھی اُسے
اور سماعت اسکی تب جاتی رہی
مومنونکو سب خوشی حاصل ہوئی

وہ بھی اُس غزوے کے بعد ازیں یہاں
تنگ آئے اس قوم والونے تمام
کیونکہ ہم سوگند انکا تھا وہ جب
اسکے استقبال تب آئی ہیں زود
جب سے اس قلعہ میں ہیں محصور ہم
پوچھے کہہ کیا مصلحت ہے ہمیں اب
یعنے زیرِ قلعہ جب آؤگے تم
جب خدا کی اور رسول اللہ کی
پس کیا رجعت وہیں روتا ہوا
سخت یک زنجیر سے اپنے تئیں
یہ خبر جب سرورِ عالم سُنے
کیا کروں کہ عہد وہ حق سے یقیں
کہتے ہیں لڑکی جو اسکی ایک تھی
کھولتی تھی اسکو بر وقتِ نماز
اور لیصار کا بھی جانا تھا قریب
اُم سلمہؓ کے تھے گھر شاہِ جہاں

مختصر اسکا یہی قصہ ہے جان
شاہ کی خدمت میں یہ بھیجا پیام
اسلئے اسکو کئے ہیں وہ طلب
مرد و زن پیر و جوان سارے یہود
ہیں بہت پر درد اور رنجور ہم
نیچے اس قلعے کے اب ہم آئیں سب
ذبح یکسر جانو ہو جاؤگے تم
یہ خیانت آہ اس سے ہو گئی
اپنے منہ کو اشک سے دہوتا ہوا
کھام سے مسجد کے باندہا ہے وہیں
لطف سے اس طرح فرمانے لگے
یوں کیا باندہ جب اپنے تئیں
باپ کے پاس آتی تھی وہی
اور برائے حاجت بول و براز
تب کیا توبہ قبول اسکا مجیب
یکبیک خنداں ہوا اور شادماں

م- نیج ۴ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرتؐ کا اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کرنا ایک ماہ تک

بی بی کہتی تھی کہیں ہیں شاہؐ سے
کہ ہمیشہ آپ کو حق خوش رکھے

بولبابہؓ کا گنہ بخشا گیا
کہ کیا توبہ قبول اس کی خدا

در پہ حجرے کے کھڑے رہ کر تبھی
ام سلمہؓ نے بشارت اسکو دی

کھولنے اسکو ہیں دوڑے ہیں سب
بولبابہ نے کہا یوں انکو تب

شہ نماز صبح کو آئے ہیں جب
اسکو دست پاک سے کھولے ہیں تب

فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ (سورۂ ملک)

اسلئے باندھا گیا تھا اور وہ کام
ہے ابھی در مسجد شاہ انام

معنی ایلا قسم ہے جانئے
کہ نہ زن سے مرد نزدیکی کرے

کہ وہ ایسا چاہے نفقہ اور لباس
کہ میسر تب تھا لے حق شناس

اک پہننا نا کرے ان سے ملاپ
تا سزا اسکی نہیں پہنچے شتاب

اور تب جو آپ کا تھا ایک غلام
کہ رباح اسکا جو تھا مشہور نام

اور شہرت یوں مدینے میں ہوی
کہ طلاق ازواج کو حضرتؐ نے دی

بولتے ہیں اس طرح حضرت عمرؓ
کہ میں مسجد کو گیا سن یہ خبر

اس غلام با صفا سے میں کہا
اذن لے میرے لئے اب جلد جا

چند بار ایسا ہی میں بھیجا اُسے
اذن نہ حاصل ہوا لیکن مجھے

اسلئے حق کی قسم کھا میں کہا
حکم گر ہووے رسول اللہ کا

پھر گیا میں جبکہ کر ایسا کلام
آکے ایسے میں پکارا وہ غلام

کیا دئے ہو اب طلاق اے شاہ دیں
بی بیوں کو اپنے فرمائے نہیں

پھر عمرؓ ایسا کئے بہتر کلام
کہ ہووے مسرور سالار انام

ایسے میں صدیقؓ بھی حاضر ہوئے
اذن چاہے اذن تب انکو دئے

دیکھتے کیا ہیں کہ وہ خفگی رسولؐ
ہیں بہت محزون و دلگیر و ملول

یہ وہ نفقہ مجھسے کرتی ہیں طلب
کہ نہیں ہیں اسقدر رکھتا ہوں اب

یونہی چاہی مجھسے نفقہ بیشتر
بیٹی مارا اسکی گردن کے اُپر

اس خوشی کا گیا ہی فرماؤ سبب
شاہ عالم نے کیا ارشاد تب

پوچھی پھر میں کیا بشارت دوں اسے
بولے گر چاہے بشارت دیجئے

جب سنے بی بی سے اصحاب رسولؐ
بولبابہؓ کا ہوا توبہ قبول

تم نہ کھولو آوے تا شاہ امم
آپ ہی کھولے بالطاف و کرم

اور مجاہد نے کہا قرآن میں
آئی یہ آیت اسی کی شان میں

بعضے بولے بولبابہ کرکے چوک
بھی نہیں حاضر ہوا تھا در تبوک

اس برس میں ہی رسول اللہ نے
اپنے سب ازواج سے ایلا کئے

بی بیاں یکبار سب حضرت سے مل
آہ حضرتؐ کو کئی ہیں تنگدل

پس یہی تھا باعث رنجیدگی
اسلئے ایلا کئے ان سے نبیؐ

پس رسول اللہ کنارہ انسے لے
جا کے تشریف ایک حجرے میں رکھے

در پہ حجرے کے ہیں بٹھلائے اُسے
تا کسے بے اذن وہ آنے نہ دے

جو کوئی یاروں سے سنتا یہ خبر
وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر

یک صحابہ کی جماعت دل فگار
بیٹھی دروازے پہ تھی تب زار زار

اُسنے جا کر پھر کے آ بولا شتاب
اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب

میری بیٹی کی سفارش کیلئے
میں آیا ہوں گماں شاید کئے

کہ میں ماروں اسکی گردن مار دوں
حکم حضرتؐ سے تجاوز نا کروں

کہ تم آؤ حکم آنے کا ہوا
میں گیا اور عرض خدمت میں کیا

کھولا میں اللہ اکبر سے زباں
اور کہا تھا جھوٹ لوگوں کا گماں

اور کہا جابرؓ کہ یکدن اور بھی
جمع آئے در پہ اصحاب نبیؐ

بعد از آں اذن چاہے ہیں عمرؓ
اذن انکو بھی دئے خیر البشرؐ

اور بیٹھی تھیں وہاں سب بی بیاں
انکو بتلا کر کہے شاہ جہاں

یوں کہا فاروق اعظمؓ نے اے شہ
میری عورت جو ہی بنت خارجہ

پس یہ سنتے ہی اٹھے خیر البشرؐ
تب اٹھے ہیں جلد ابوبکرؓ و عمرؓ

Scanned with CamScanner

عائشہ کو مارے صدیق گر یہاں
اور عمر بھی مار حفصہ کو وہیں

مسکرائے دیکھ یہ خیر البشر
عرض یوں کرنے لگے ہیں تب عمر

ہم تھے جب مکہ میں اے شاہِ امم
عورتوں پر اپنے سب غالب تھے ہم

پر مدینہ کے نساء بر شوہراں
ہو گئے غالب دیکھتے ہیں ہم یہاں

دیکھکر ان کو ہماری عورتیں
سیکھیں انکی جرأتیں اور خصلتیں

الغرض ایسا ہی وہ شاہِ ہدا
یک مہینہ بی بیوں سے تھے جدا

پورا انتیسا ہوا وہ ماہ بھی
پہلے آئے عائشہ کے گھر نبی

عائشہ نے عرض کی اے شاہِ دیں
کہ قسم تھی یک مہینہ کی یقیں

میں گنی ہوں آج دن انتیسواں
شہ کہے یہ ماہ انتیسا ہے جاں

پس وہیں در بابِ ازواجِ رسول
آیت تخییر یہ پائی ہے نزول

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا (سورۂ احزاب)

یعنی حق کہتا ہے اے میرے نبی
بی بیوں سے کہدے تو اپنے نبی

تم اگر دنیا کی چاہیں زندگی
یعنی دنیا میں کشائش رزق کی

اور اس دنیا کی زینت کا اساس
یعنی عمدہ زیور و بہتر لباس

پس تم آؤ تاکہ میں دیوں تمہیں
اور اچھی طرح سے چھوڑوں تمہیں

یعنی اپنے دلکی رغبت سے یقیں
چھوڑ دوں تمکو کراہت سے نہیں

اور اگر اللہ کی چاہیں خوشی
اور خوشی اسکے رسولِ پاک کی

اور دارِ آخرت کی نعمتیں
نعمتیں اور راحتیں اور لذتیں

پس مہیا حق رکھا ہے لطف سے
تم سے اچھی عورتوں کیواسطے

دارِ عقبیٰ کا یقیں اجرِ عظیم
یعنی مزدوری بڑی ہے اور فخیم

نعمتیں دنیا کی جس کے روبرو
کچھ نہیں رکھتی ہے قدر و آبرو

جب یہ آیت پائی ہے شرفِ نزول
عائشہ کو پہلے سنوائے رسول

اور فرمائے کہ دینے میں جواب
تو نہ کر فی الحال جلدی و شتاب

مشورت ماں باپ سے کر با صواب
بعد اسکے دیجئے اسکا جواب

عرض کی بی بی نے اے سالارِ دیں
مشورت کرنے کی کچھ حاجت نہیں

کہ یہ دنیا کی کشاکش بالیقیں
میں کبھی چاہتی نہیں چاہتی نہیں

بلکہ حق اور اسکے پیغمبر کو میں
جان و دلسے اختیار ابھی ہوں میں

بعد ازاں یونہی تمامی بی بیاں
عرض حضرت سے سر و عیاں

چھوڑ دنیا کو کئے سب اختیار
حق کو اور خلق کے نبی کو اختیار

زہد و ایثار و سخا میں بالدوام
درجۂ غایت کو پہنچے ہیں تمام

خاص بی بی عائشہ تھی بے عدیل
انکو تھی اس باب میں شانِ جلیل

سرورِ عالم کے بعد از اے خبیر
جب لگے آنے فتوحاتِ کثیر

جب عراق و روم و شام اے نیکذات
فضل حق سے مومنوں کے آئے ہاتھ

تب صحابہ کو بڑی وسعت ہوئی
اور بڑی اسلام کو شوکت ہوئی

تب خلیفے اور امرا اغنیا
جو تھے از اصحابِ شاہِ انبیا

بھیجتے تھے مال و زر از بس وفور
ہدیہ ازواجِ پیمبر کے حضور

بی بیاں خیرات کر دیتے تمام
آپ تھے زہد میں ہی بس مدام

ہے روایت یوں عروۂ بن عمیر
کہ میں دیکھا چشم سے اپنے بخیر

کہ جنابِ عائشہ نے یک بار
کر دئے صدقے درم ستر ہزار

پیرہن جو ایک انکے تن پہ تھا
دیکھا میں پیوند تھا اسکو لگا

اور عبد اللہ زبیر حق شناس
بھیجا ایکدن لاکھ درہم انکے پاس

کسی اسی دن صدقہ وہ سب آشکار
اور تھی اسدن وہ بی بی روزہ دار

حضرت کی بیبیوں کی سخاوت اور زہد و قناعت

ایک جب بھی نہ سالن کو رکھی　بس نمک و روٹی سے افطار کی
انکی باندی نے کہی اے محترم　گر برائے گوشت رکھتے یک درم
اُسکا ہیں سالن پکاتی تھی شتاب　عائشہؓ اُسکا دئیے ہیں یوں جواب
کہ نہ مجھکو یاد آئی تب یہ بات　ورنہ دیتی ایک درہم تیرے ہاتھ
اور خزیمہ کی بھی بیٹی لے آئیں　جو تھی زینبؓ زوجۂ سالارِ دیں
اِسقدر دیتی مساکین کو طعام　کہ ہوا اُم المساکین اُسکا نام
اور زینبؓ جو تھی بی بی دوسری　کہ وہ بیٹی تھی مقرر جحش کی
والدہ اُنکی تھی حضرت کی پھپھی　تھا امیمہ نام اُسکا اے اخی
ہاتھ سے اپنے مشقت کر سدا　صدقہ دیتی تھی وہ در راہِ خدا
صدقہ و خیرات میں آگے نیکذات　تھا بہت لمبا اُنہی بی بی کا ہاتھ
بی بیوں سے کہہ گئے تھے خیر الورا　تم سے جسکا ہاتھ لمبا ہوویگا
وہ ملیگی مجھ سے آکر جلد تر　پس ہوی جب رحلتِ خیر البشر
ناپتے ہیں ہاتھ کو اپنے بی بیاں　بی بی سودہؓ کا تھا لمبا ہاتھ جان
لیک پہلے بی بیوں سے وہ بھی　حضرتِ زینبؓ نے ہی جب نقل کی
سمجھے لمبے ہاتھ سے یہ تھی مراد　ہاتھ لمبا ہو سخاوت میں زیاد
الغرض وہ آیتِ تخییر جب　آئی ہے سب بی بیاں حضرت کی تب
خواہشِ دنیا سے ہو کر دور تر　زہد اور ایثار میں باندھے کمر
انکی طاعت اور تقوی کا بیاں　بس زرا زہی چاہتا ہے ایمیاں
ذکر سے اُس کے اگر چاہے خدا　ایک سالہ ہی لکھونگا میں جدا
اور سوا اُن بی بیوں کے اے زکی　بھی تھی یک عورت رسول اللہ کی
آیتِ تخییر جب آئی اے یار　آہ وہ دنیا ہی کی ہے اختیار
پس بحسبِ حکمِ حق اے باوفاق　دیکے اسکو مہر و پوشاک و طلاق
شاہِ عالم نے اُسے رخصت کیا　حال اُس عورت کا آخر یہ ہوا
خستہ خرما وہ رہ سے چون کر　رات دن وہ اُسپہ کرتی تھی گذر
دیکھ لوگوں نے کیا اُس سے سوال　کون ہے تو بول کیا ہے تیرا حال
بولی وہ بدبخت ہوں میں زشت کار　کہ جو کی میں آہ دنیا اختیار
پس جو عقبی چھوڑ دنیا لیویگا　حال اُسکا آخر ایسا ہوویگا
حبِ دنیا سے سدا شام و پگاہ　حق تعالی دیوے مومن کو پناہ
اور اُن ایام میں ہے آبا صفا　جب تھی تنگی پر جنابِ مصطفےٰ
بولتے ہیں اس طرح حضرت عمرؓ　کر گیا میں ایک دن حضرت کے گھر
اور لیکر اذن جب اندر گیا　دیکھتا کیا ہوں کہ شاہِ انبیا
تب برہنہ تن ہی لیٹے بر حصیر　اُس سمے تھا پہلوئے حضرت نقشگیر
زیرِ سر بالیں ہے یک ایسا دھرا　ناز سب خرمے کا ہے جس میں بھرا
اور دیکھا آہ تب برگِ سَلَم　ہیں بچھائے آپکے زیرِ قدم
صاع یک جو اور کوزہ آب کا　اور کچھ گھر میں نہ تھا اُسکے سوا
بے دباغت چند ٹکڑے پوست کے　گھر کے تھے دیوار سے لٹکے ہوئے
میں نظر اس حالت اور پر جب کیا　سینہ بھر آیا سو میں رونے لگا
پوچھے حضرت کیوں تو روتا ہے ملول　میں کہا کیونکر نہ رودوں یا رسول
آپکو جب دیکھو اس حالت میں ہیں　آہ ایسی تنگی و شدت میں ہیں
قیصر و کسری جو بس کفار ہیں　کیسی راحت میں سدا اشرار ہیں
آپ بیشک ہیں رسول اللہ کے　در گہِ حق میں دعا اب کیجئے
تا فراخی دے کرم سے اپنے رب　آپ پر اور آپکی اُمت پہ سب
بات یہ سنتے ہی پس حضرت اٹھے　اور سیدھا بیٹھ فرمانے لگے
اے بن الخطاب کیا جانا ہے تو　کیا نہیں یہ بات پہچانا ہے تو
کافروں کو علیحدہ اس دنیا میں ہے　اور ہمارے واسطے عقبی میں ہے
یہ جو فرماوے وہ سالارِ انام　محض تھا وہ از پئے تفہیم عام

حضرت کا زہد اختیاری

ورنہ وہ انوار و اسرارِ شریف | اور شہود و ذوق و لذاتِ لطیف
راوی کہتا ہے سنا ہیں جب یہ بات | تب کیا اقرار صدقِ دل کیساتھ
اور وہ حظِ نعمتِ دارِ جہاں | پاتے ہیں دنیا میں ہی پیغمبراں

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا ۔

کرا امیرِ حاج باعز و شرف | جلد تر بھیجے ہیں مکہ کی طرف
اونٹ پر اپنے بٹھا عزت کیساتھ | بھیجے مکہ میں سنادے تا برات
شرط و عادت تھی عرب میں یہ قدیم | اسلئے بھیجے علیؓ کو اے سلیم
کرامیر اب ہوکے آئے آپ کیا | یا ہو تابع تب کہے یوں مرتضیٰؓ
پہنچے ہیں مکہ کو جا۔ وہ دونو جب | مومنوں کو ساتھ لے صدیقؓ تب
اور طریقہ پر ہی اپنے کافراں | حج بجا اُس سال لائے بیگماں
کوئی مشرک سالِ آئندہ میں آ | حجِ بیت اللہ نا لاوے بجا
مشرکاں بھی دوسرے در چار ماہ | جس جگہ چاہتے ہیں جا لیویں پناہ
اس برس میں ہی بہت آئے وفود | لائے ہیں ایمان اُس سرور پہ زود
طور پر فہرست کے سبھی آمیاں | نام ہی انکے لکھوں گا گر یہاں

اور اسی سال ذوالقعدہ میں جناب | حضرتِ صدیقؓ کو شاہِ جہاں
ضبحناں تک جبکہ وہ پہنچے ہیں آپ | تب علیِّ مرتضیٰؓ کو مصطفیٰؐ
جسکے جانب سے سناتا ہو برات | اسکو رہنا ہے قرابت اسکے ساتھ
مرتضیٰؓ جاکر ملے ہیں انسے جب | پوچھے ہیں صدیقِ اکبرؓ انسے تب
آپکا تابع ہوں میں یا آپکی ذات | محض آیا میں سنا دینے برات
حجِ بیت اللہ کو قائم کئے | شاہِ عالم کی مطابق شرع کے
نحر کے دن پاس حجرہ کے علیؓ | سبکو سنوائے ہیں باشانِ جلی
صلح تھی جن مشرکوں سے جان لیں | صلح کے ایام تک ہی وہ رہیں
پس ابوبکرؓ و علیِّ مرتضیٰؓ | آکے پہونچے در جنابِ مصطفیٰؐ
وفد کے معنے جماعت ہے یقیں | جمع ہے اسکا وفود اے اہلِ دیں
وہ گئے اوراق ہوینگے یقیں | آنکی اس نسخہ میں گنجائش نہیں

ہجرت سے دسویں سال کا احوال

اور دسویں سال لکھے شاہِ دیں | نامہ نجراں کے نصارا آئے تئیں
ساٹھ اسوار ان سے نکلے جلد تر | پہنچے جب نزدِ مدینہ آن کر
کھینچے داماں زمیں پر اپنے تب | مسجدِ نبوی طرف آئے ہیں سب
جبکہ پہنچا انکا وقتِ نماز | رو بہ مشرق وہ کھڑے بانیاز
جبکہ وہ فارغ ہوئے ہیں از نماز | بات کرنا چاہے سارے بانیاز
وہ نکل مسجد سے باہر تنگدل | بولے ابنِ عوف اور عثمان سے مل
وہ کہے پوشاک یہ ابریشمیں | سب نکالیں اور سہنے کے نگیں
یونہی آکر وہ کہیں جب سلام | تب جواب انکو دئے شاہِ انام
دعوتِ اسلام کی حضرت نے جب | بہرِ ایماں نہ وہ پائے ہیں تب

دعوتِ اسلام تھی آئیں رقم | پس وہ سارے مشورت کرکے بہم
ریشمی کپڑے گراں سب پہنکر | اور سہنے کی انگوٹھی ہر نفر
اور گئے ہیں شاہِ عالم کو سلام | انسے پھیر منہ کو سالارِ انام
منع کرنا چاہے ہیں اصحاب جب | شہ کہے چھوڑو کہ پڑھ لیں یہ نہی سب
انپہ فرمائے نہ حضرت التفات | او نہیں ہرگز گئے ہیں انسے بات
آکے پوچھے وہ دونو از مرتضیٰؓ | آپ کی اِس بات میں ہے رائے کیا
راہ ہونگا پہنکر سارے لباس | جاویں اب در خدمتِ سالارِ ناس
اور کہا حق کی قسم ہے بایقیں | پہلے ساتھ انکے تھا شیطانِ لعیں
اور گئے وہ عرض کئے شاہِ ہدا | باب میں عیسیٰ کے فرماتے ہو کیا

[illegible]
[illegible]

مصطفیٰ فرمائے ہیں اسکا جواب — وحی کا تھا آپ کو تب انتظار
آ گئے دن ہی میں وہ گنا شتاب — پس یہ آیت آئی ہے از کردگار
اب اقامت تم کرو اس شہر میں — کہ جواب اس بات کا بولوں تمہیں

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَکُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۵ یہ آیت سورۂ آل عمران میں آئی ہے۔ اس کو آیت مباہلہ کہتے ہیں اسکے نازل ہونیکا سبب یہ ہے کہ نجران کے عیسائی نے حضرتؐ کے جناب میں حاضر ہو کے کہا کہ کس لئے آپ انکو بندہ کہتے ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا العیاذ باللہ عیسیٰؑ کو عبد اللہ کہنا گالی نہیں۔ حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہے۔ اور اسکا کلمہ جوڑا گیا طرف مریمؑ کے۔ انہوں نے یہ سنکے غصہ ہوئے اور کہا کہ کون بندہ ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ تب یہ آیت شریف نازل ہوی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنے بیشک مثال عیسیٰؑ کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدمؑ کی ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا۔ حالانکہ ہمکو ابن اللہ نہیں کہتے ہو۔ پس جو کوئی بغیر باپ کے ماں کے شکم سے پیدا کس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو۔ امام قشیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو پیغمبرونکی روح کی پاکی اصلاب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہر دو پیغمبر کا ظہور اللہ کی قدرت اور خرق عادت سے ہے۔ پس آدمؑ کی پیدائش کا بیان کرتا ہے خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ یعنے پیدا کیا اسکے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَہٗ پس کہا اس کے قالب کو کُنْ یعنے روح کے ساتھ زندہ ہو فَیَکُوْنُ پس ہو گیا یعنے ہم خاک کو کہے کہ آدمؑ ہو۔ اور ہوا کو کہے کہ عیسیٰؑ ہو۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ حق بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنے عیسیٰؑ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ پس مت رہ شک لانے والوں میں۔ اگرچہ یہ خطاب حضرتؐ کی طرف ہے۔ لیکن اس سے آپ کی امت مراد ہے فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے عیسیٰؑ کے باب میں مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم یعنے وہ دلیل جو عیسیٰؑ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ تو کہہ اے میرے رسول آؤ بلاؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَکُمْ اور اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ اور اپنی جان اور تمہاری جان ثُمَّ نَبْتَہِلْ پھر مبالغہ سے دعا کریں فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر۔ بچوں اور عورتوں کو مباہلے میں ضم کرنے کا جو حکم آیا اسکا سبب یہ ہے کہ اپنی سچائی خوب ظاہر ہووے۔ کیونکہ آدمی اپنے عزیزوں کی خرابی نہیں چاہتا ہے جب مباہلے میں انکو شریک کریں تو یقین معلوم ہوا کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر۔ اور نبتہل کا مصدر ابتہال ہے ابتہال کے معنی مبالغہ سے دعا کرنا ہے۔ کَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ حُسَیْنِیْ وَ فَیْضِ الْکَرِیْمِ۔

انکو یہ آیت سنائے شاہؐ دیں
وہ کہے سب آج مہلت دیجئے
وہ کہا تم جانتے ہو سر بسر
گر نہ چاہتے ہو کہ چھوڑے اپنا دین
آکے باہر انکے فرمائے سنو
وہ کہا اے قوم ہوؤ ہوشیار
مت کرو زنہار انسے ابتہال
پس نہیں آئے ہیں وہ بر ابتہال
گر گئے ہوتے وہ مجھسے ابتہال
اہل نجراں خوار ہوتے سب ضرور
آپ سے کرتے نہیں ہم ابتہال
بولے ہمکو جنگ کی طاقت نہیں
تیس نیزے تیس بکتر بھی دگر
سو دمت کھاؤ نجس ہے اور بد
یک صحابہ کی جماعت اے امیں
یا رسول اللہ یک مرد امیں
شاہؐ فرمائے امینِ باصفا
ملک میں وہ اپنے جا پہنچے ہیں تب
انکی تبعیت سے بے ریب و گماں
مملکت کو اسکے وہ خیر البشرؐ
اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری
بعد ازاں خالدؓ کو بھیجے باشرف
بعد ازاں در شہر رمضاں باوقار

تب بھی کج بختی کو وہ چھوڑے نہیں
مشورت ہم کرکے پھر کل آئینگے
کہ محمدؐ حق کے ہیں پیغامبر
صلح تم انسے کرو بے بغض و کین
میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو
پنجتن یہ آئے ہیں جو باوقار
ہووینگے تم سب ہلاک و پائمال
اور فرمائے رسولِ ذوالجلال
مسخ کر دیتا تھا انکو ذوالجلال
بلکہ سر پر جو اڑیں انکے طیور
شہؐ کہے ایمان سے پاؤ کمال
آپ سے ہم صلح کرتے ہیں یقیں
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشرؐ
سود سے بھی مت کرو داد و ستد
شاہدی اسپر لکھی اپنی وہیں
بھیجئے ہمراہ ہمارے بشش بیں
لائے حق کی جو امانت کو بجا
نقل ہے تھوڑے ہی دن گذرے میں جب
ایک جمعیت لائی ایماں بعد ازاں
چار شخصوں کو دئے تقسیم کر
ایک حصہ پر دئے ہیں سروری
سوئے نجراں اک قبیلہ کی طرف
مرتضیٰؓ کے ساتھ ہے دستہ صد سوار

پس بہ فرمانِ خدائے ذوالجلال
تھا رئیس انکا جو عاقب ہوشیار
ابتہال انسے کرو مت زینہار
دوسرے دن وہ رسولِ کائنات
اور بلائے انکو بہرِ ابتہال
ہیں آئے ایسے چاہینگے حق سے اگر
اور نصرانی بھی کوئی بر زمیں
ہے قسم پروردگار پاک کی
بندر و خنزیر ہو کے سب
آگے ہی اک سال کے مرتے تمام
بولے ایماں کبھی نہیں لاتے ہیں ہم
دیوینگے ہر سال حُلّہ دو ہزار
گر پڑیگا کچھ مسلمانوں کو کام
پس ہوا ہے صلح ان باتوں پہ سب
صلح نامہ اہل نجراں کو دئے
گر ہمارے میں کچھ آوے اختلاف
بو عبیدہؓ ہے امین پاک ذات
جلد سید اور عاقب آئے ہیں
اور اس ہی سال باوانِ نکذات
ایک حصہ اسکے بیٹے کو دئے
اور معاذ ابن جبل کو اے پسر
انکو وہ دعوت کئے ہیں جا کے تب
مصطفیٰؐ بھیجے سوئے ملکِ یمن

شہؐ بلائے انکو بہرِ ابتہال
مشورت اس سے کئے سب ایکبار
دو جہاں میں ہووینگے خوار و زار
حیدرؓ و حسنینؓ و زہراؓ کو لے ساتھ
آئیں بو الحارث جو تھا اک با کمال
حق ڈھلا دیگا پہاڑاں سر بسر
نا رہیگا جانئے باقی کہیں
دستِ قدرت میں ہے جسکی جان میری
انپہ آتش بیٹھتی وادی پہ سب
پس کہے یوں عرض آ شاہِ انامؐ
شہؐ کہے پس جنگ پر آؤ بہم
تیس اونٹاں تیس گھوڑے راہوار
دو امانت تیس یہ چیز تمام
اور لکھے ہیں صلح نامہ ایک تب
اہل نجراں عرض یوں شہؐ سے کئے
تا کرے وہ راستی سے حکم صاف
پس کئے انکو روانہ انکے ساتھ
سرورِ عالمؐ پہ ایماں لائے ہیں
حاکم ملکِ یمن پایا وفات
اور یعلیٰ کو عطا دوسرا کئے
ایک حصے سے کئے ہیں مفتخر
ہوگئے وہ بہرہ ور ایماں سے سب
اور دئے انکو علم شاہِ زمن

حضرت علیؓ کا علمِ قضا میں کامل ہونا

اور سر پر اُن کے دستارِ عمامہ
باندھے دستِ خاص سے شاہِ انام

اور کہے میں بھیجتا ہوں اب تجھے
لیک غمگین ہوں جدائی سے ترے

اور فرمائے کہ اب تو جلد جا
جنگ میں لیکن نہ کر تو ابتدا

اور لا اُس قوم کو سب سربسر
کر تو دعوت کلمۂ توحید پر

گر قبولیں کیجیے حکمِ صلوٰۃ
جب مطیع ہوں کیجیے حکمِ زکوٰۃ

مال اُنکے مالداروں کا مگر
اُنکے فقرا پر ہی یکسر صرف کر

گر قبولیں تب یہ ان احکام کو
کوئی سبب سے انکا متعرض نہو

ہے روایت مرتضیٰؓ سے اے میاں
میں کیا تب عرض از شاہِ جہاں

بھیجتے ہو مجھکو بر اہلِ کتاب
یا رسول اللہ میرے پر ہے شباب

اور نہیں چنداں مجھے علمِ قضا
میں سرانجام انکا کیونکر دونگا

ہاتھ اپنا رکھکے میرے صدر پر
تب کئے ہیں یہ دعا خیر البشرؐ

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَہٗ وَاھْدِ قَلْبَہٗ

یمن سے اُسکے جنابِ مرتضیٰؓ
پہنچے ہیں درجہ کو در علمِ قضا

کہ کہا سرور نے اقضاکم علیؓ
یہ علیؓ کو حق دیا شانِ جلی

ایک آدمی کو ہدایت کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

اور مروی ہے کہ سالارِ عربؐ
یوں کئے کرار کو ارشاد تب

کہ خدا اک مرد کو بھی سربسر
گر ہدایت بخشے تیرے ہاتھ پر

وہ یقیں دنیا و مافیہا سے جان
خیر ہے بہتر ہے در سرّ و عیاں

پس علیؓ اُس جا پہ جا پہنچ کے
جلد دعوت کا علم برپا کئے

اور قدم اپنا بہ میدانِ جہاد
بھی رکھے ثابت وہ انکو نہاد

فضل سے مولا کے بر دستِ امیرؓ
تب ہدایت پائی اک جمعِ کثیر

خاص ہمدان کا قبیلہ لاکلام
لایا ہے ایکبار ہی ایماں تمام

مرتضیٰؓ جب یہ خبر شہ کو لکھے
سرورِ عالم بہت شاداں ہوئے

شکر کا سجدہ کئے خیر الانامؐ
اور کہے ہمدان پر ہووے سلام

حجِ وداع

اور اُس ہی سال شاہِ انبیا
جا کئے حجِ وداع اے باصفا

ابنِ مسعودؓ مکرم ذو الوقر
دیکھئے اسطرح دیتا ہے خبر

شہرِ ذی قعدہ میں سالارِ عرب
چو طرف اعلام کروائے ہیں جب

جمع اُنکے لوگ بے حد و حساب
تا چلیں حضرتؐ کے ہمراہِ رکاب

ہے یہ بر قولِ صحیح ان کا شمار
کہ تھے سب یک لاکھ پر چوبیس ہزار

اہلِ بیتِ پاک اور ازواج سب
بھی تھے ہمراہ رسول اللہؐ تب

شہرِ ذی قعدہ کی تھی پچیسویں
تھا مبارک پیر کا روز آئیں

لیکے ہمراہ وہ رفیقوں کو تمام
عازمِ مکہ ہوئے شاہِ انام

تب مدینے میں جو تھے خرد و کلاں
سب لگے رونے کو با درد و فغاں

کیونکہ سمجھے تھے یہی وہ باکمال
کہ چلے ابتو شاہ با اہل و عیال

مکہ و طائف بھی ہاتھ آئے ہیں جب
پس وہاں شاہ رہنگے چلکے اب

دے انہیں تسکین بہ الطاف و کرم
یوں کئے ارشاد سالارِ امم

حجِ بیت اللہ میں کرکے ادا
پھر کے آتا ہوں اگر چاہے خدا

مت جدائی سے مرے ہو تم حزیں
میں ہونگا آگے تم میں ہی یقیں

پڑھ نمازِ ظہر نکلے تھے رسولؐ
ذوالحلیفہ میں کئے ہیں جب نزول

قصر دو رکعت ادا کر عصر کے
باندھ کر احرام پھر آگے چلے

تلبیہ کہنے لگے ہیں تب پکار
اور یونہی سارے اصحابِ کبار

صبح ذی حجہ کی تھی جب چار دیں
واردِ مکہ ہوئے سالارِ دیں

اور یمن سے بھی علیؓ مرتضیٰ
آملے مکہ میں باخیر الوریٰ

آپ نے ارکانِ حج سب کر ادا
بطنِ وادی میں دے اک خطبہ پڑھا

وہ بلاغت سے بہت معمور تھا
اور فصاحت سے بہت پُرنور تھا

اور قواعد ملتِ اسلام کے
انمیں تھے سب شرع کے احکام کے

اور کئے برپا ہدایت کا علم
کر دئے پایۂ ضلالت کا ہدم

یعنی علیؓ تم سب سے علمِ قضا میں زیادہ جاننے والا ہے ۱۲

ہر طرح کے شرک کو بقیل و قال / پھینک ڈالے بیخ اور بن سے نکال
اور فرمائے تمہارا خون و مال / مثلِ امروز و مہ ایں حال و سال

جانیو تا حشر ہے تم پر حرام / کوئی نا مارے کسی کو لا کلام
اور خونِ جاہلیت چھوڑ دیں / اب کسی سے کوئی وہ بدلہ نہ لیں

اور رسومِ جاہلیت یک قلم / کر دیا میں آج سب زیرِ قدم
جاہلیت کا رِبا باطل ہوا / چھوڑ دو داد و ستد اسکا سدا

اور حقوقِ مرد و عورت کا بیاں / مرد کے احسان و اُلفت کا بیاں
بھی کئے اس طرح سے اے مومنو / عورتوں کے باب میں رب سے ڈرو

رب کی ہیں وہ باندیاں بشکلِ حال / حکم سے اُسکے ہوئیں تم پر حلال
حق تمہارا ہے یہی اُن پر بخیر / کہ تمہارے فرش تک نا آوے غیر

یعنی مردِ غیر سے وہ بالضرور / روز و شب رکھیں بچا اپنے کو دُور
گر قصور اس کام میں اُنسے ہوا / اُنکو بے سختی کے مار دو سزا

اُنکا حق یہ تم پہ ہے اے حق شناس / کہ اُنہیں پہنچاؤ نفقہ اور لباس
بعد فرمائے سنو اے با ادب / چیز اک میں چھوڑتا ہوں تم میں سب

اُسکو گر مضبوط پکڑو گے تم / بالیقیں گمراہ نا ہوؤ گے تم
یعنی وہ ہے چیز قرآنِ کریم / ہے کتاب اللہ فرقانِ عظیم

بعدِ خطبہ اور وصیت کے اہتمام / شاہ یوں پوچھے زِ اصحابِ کرام
جبکہ تم مسئول ہوں روزِ حساب / باب میں میرے تو کیا دو گے جواب

وہ کہے ہم حق سے بولینگے تمام / آپ پہنچائے ہمیں حق کا پیام
اور دکھلائے ہمیں راہِ ہدیٰ / اور حقوق اپنے کئے سارے ادا

جو امانت پاس تھی اپنے یقیں / کر دئے وہ سب ادا اے شاہِ دیں
اور کئے ہمکو نصیحت صبح و شام / اور کئے ہیں خلق کو دعوت تمام

اور کئے ہیں راہِ مولا میں جہاد / سُنکے ان باتوں کو وہ شاہِ عباد
اپنی انگشتِ شہادت اے میاں / تب اُٹھا کر جلد سوئے آسماں

بولے یا اللہ اسپر ہو گواہ / بولے دو بار اس طرح وہ دیں پناہ
پس کہے اے مومنانِ باتمیز / پاک کرتے ہیں دلوں کو تین چیز

ایک اخلاصِ عمل ہے سربسر / خیر خواہی بھائی مومن کی دگر
مومنوں کی بھی جماعت کا لزوم / دفع اُنسے ہووے ظلمت کا ہجوم

پھر کئے ارشاد یوں سالارِ دیں / اب سُنے ہیں جو مرے سے حاضریں
غائبوں کو اپنے پہنچاویں ضرور / اُسکے پہونچانے میں نا لاویں قصور

اور سے آگے ہیں نبی باجلال / اور اذاں بولا تب آ کر بلال
یک اذاں اور دو اقامت سے وہ قصر / شہ پڑھے ہیں جمع کر تب ظہر و عصر

پھر چلے عرفات پر ہو کر سوار / کوہِ رحمت پر ہیں پہنچے باوقار
رو بقبلہ رہ کھڑا وہ پاکذات / اور سینے تک اُٹھا کر اپنے ہاتھ

عجز و زاری سے کئے ہیں وہ دعا / ہو گئی مقبولِ درگاہِ خدا
جو دعا عرفہ کے دن ماثور ہیں / وہ مواہب میں کئے مذکور ہیں

اور ساعات ابدنیہ کے درمیاں / اُنسے میں کتنے دعا لایا ہوں جاں
شاہ فرمائے کہ افضل تر دعا / میں بھی اور اگلے مرے سب انبیا

آج کے دن جو کئے ہیں بالیقیں / ہے یہی تم جانیو اے مسلمیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

شام تک اُسدن رہے ہیں واں رسول / پائی یہ آیت اُسی جا پر نزول

[1] اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۂ مائدہ)

[1] آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کیلئے پسند کیا ۱۲

اس مبارک دین کی تکمیل سے — سب صحابہ پس خوشی کرنے لگے
پر بہت صدیقؓ تب رونے لگے — منھ کو اپنے اشک سے دھونے لگے

پوچھے یاراں اُنسے رونے کا سبب — یوں کہو صدیق اکبرؓ انکو تب
آہ جب کامل ہوا دینِ متیں — کس لئے پھر یہاں ہیں سالارِ دیں

آپکو عقبیٰ کا جب پہونچا سفر — یہ جہاں ہو ویگا ویراں جلد تر
جب سُنی یہ رمز اصحاب کرام — درد و رقت سے گئے رونے تمام

مصطفےٰ نے تب انہیں تسکین دی — اور طلب کی مغفرت انکی سبھی
اور کہا ہر سال روح رازدار — مجھکو سنواتے تھے قرآن ایکبار

پر سنا اس برس دو بار ہیں — ہاں یہ میری موت کو آثار ہیں
سال آئندہ تلک اے مومناں — نہ رہونگا میں تمہارے درمیاں

پس اتر عرفات سے اے باصفا — کی ہے شب باشی وہ مزدلفہ میں آ
خواب فرمائے ہیں پڑھ مغرب عشا — اور نماز فجر بھی وہاں کرادا

بعد مرکب پہ سوار اپنے ہوئے — قبلہ رو ہوکے مشعر میں کھڑے
کھولے لب تسبیح اور تہلیل سے — اور تضرع سے دعا حق سے کئے

اور شب عرفہ وہ سالار عربؐ — مغفرت امت کی چاہی تھی زرب
حق کہا تب انکو سب بخشا ہو نئیں — پر نہ بخشونگا کبھی ظالم کتیں

اسکو پکڑوں واسطے مظلوم کے — عرض کی ہے آپنے پھر عجز سے
اسپہ تو قادر ہے تو ربِ متین — چاہے دے مظلوم کو خلدِ بریں

بخشے ظالم کو بہ فضل بے حساب — اس دعا کا حق نہیں بھیجا جواب
جب گئے ہیں صبح مزدلفہ میں آ — شاہ عالم پھر وہی مانگے دعا

درگہ مولاسے تب آیا جواب — کہ دعا تیری کیا میں مستجاب
یک بیک خنداں ہوئے خیر البشرؐ — تب کئے ہیں عرض بوبکرؓ و عمرؓ

آپ پر قربان ہمارے باپ ماں — کیا سبب ہنسنے کا فرماؤ یہاں
تب کہو ارشاد یوں سالار دیں — جب کیا معلوم ابلیس لعیں

کہ ہوئی مقبول یہ میری دعا — اور مری امت کئیں بخشا خدا
ڈال مٹی اپنے سر رونے لگا — غایتِ حسرت سے ہوا واویلا کیا

اس لعین کا دیکھ یہ درد و فغاں — یوں ہنسی آئی ہے مجکو ناگہاں
اور مراد امت سے اسجا یہ کہے — ہیں وہی عرفات میں جو تھے کھڑے

پس منا میں آکے بروقت ضحیٰ — سرورِ عالم نے ایک خطبہ پڑھا
آپکے اعجاز سے اے باشعور — خلق سب سے اسکو نزدیک و دور

کر نصیحت چند فرمائے ہیں تب — غائبیں کو حاضریں پہنچا ہیں تب
سیکھو اب حج کے مناسک سربسر — پھر نہ شاید پاؤ نمیں حج دگر

کر وداع انکو وہاں خیر البشرؐ — آکر منحر کو پہنچے جلد تر
سو شتر تھے اپنے دستِ پاک سے — انسے تب ترسٹھ شتر قرباں کئے

عمر اشرف کے برس ترسٹھ ہی تھے — اونٹ اتنے ہی نبی قربان کئے
کرتے تھے اسوقت اونٹاں اژدہام — اک کے آگے ایک ہوکر تیز گام

تاکہ تب اتنے کئیں کرکے قبول — جلد تر قرباں کئے تھے رسول
سات اونٹاں شاہ مرداں کو دئے — انکو سب حضرت علیؓ قرباں کئے

گوشت نے ہر ایک سے تھوڑا اور — نوش فرمائے نبیؐ اور مرتضیٰؓ
پوست ان اونٹوں کے اور بھی انکے جھول — سنا و مسکینوں کو دلوائے رسول

چھیلنے والو کو دئے نہ کوئی چیز — انکو مزدوری دئے سرکار عزیز
اور طرف سے اپنی سب ازواج کے — ہے روایت گاؤ ایک قرباں کئے

ہے روایت عائشہؓ سے بھی دگر — گاؤ ایک قرباں کیو خیر البشرؐ
اور روایت آئی ہے اے ہوشمند — ذبح اسدن شہ کیو دو گوسفند

اور یہ اعلام کروائے یقیں — کہ ہو منحر اس منا کی سب زمیں
پس بلا حلاق کو پیغامبر — پہلے منڈوا سید جانب اپنا سر

حاضروں پر موئے اشرف وہ سبھی
سید جانب کے بھی کچھ موئے شریف
نکتہ یہ سفر السعادت میں لکھا
انمیں تا برکات یہ باقی رہیں
اور تھا اسمیں اشارہ اے میاں
کہ وہ برکات وجودِ شاہِ دیں
عروہ بن مسعود بولا اے ہمام
ازدہام ہوتا تھا کو بے قیل و قال
دوڑ کر لیتے صحابہ جلد تر
اور تبرک جان کر با احترام
تب صحابہ آکے کرتے تھے ہجوم
ہاتھ میں لیتے تھے اینڈ آکے تب
سر کو منڈوا اپنے موئے پُرضیا
جبکہ بعد رحلت خیر البشر
کہتے ہیں حضرت کے وہ موئے شریف
اور کئے بعضے وصیت اے میاں
اور بعضے جو حفاظت سے رکھے
ناکرے انکار اور ترک ادب
پاس مولا کے وہی مقہور ہو
موئے جعلی کو بہت شہرت دئے
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
شیخ سندی رحمۃ اللہ اے میاں
منتسب حضرت سے جو آثار ہیں

کہتے ہیں تقسیم کروائے نبیؐ
پایا تھا آگے بھی اُسدن اے عفیف
کہ امام تورپشتی نے کہا
ختمِ برکت کے انہوں سا تقی رہیں
قربِ رحلت سے پیمبرؐ کے یہاں
آجتک اُمت میں باقی ہیں یقیں
جب وضو کرتے تھے سالارِ انام
تھا قریب انمیں کہ ہو جنگ و جدال
ملتے اپنے منھ اور اپنے جسم پر
اُنکو رکھتے تھے نگاہ وہ صبح و شام
انکی کثرت سے بہت ہوتا تھا دوم
اور نگاہ رکھتے تھے اُنکو با ادب
جھاڑ پر کانٹوں کے اک ڈلوا دیا
گر کوئی بیمار آتا میرے گھر
کھالئے بعضے صحابہؓ اے عفیف
کہ رکھیں اپنے کفن کے درمیاں
منتقل ملکوں میں وہ مو ہو گئے
حسنِ ظن بہتر ہے اُس سے روز و شب
اور جو رکھا حسنِ ظن ماجور ہو
شاہِ عالم کے مبارک نام سے
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
منسکِ متوسط اندر اپنی جاب
جو مساجد اور جو آبار ہیں

اور منڈوا جانبِ چپ بو دیں
شاہ ذی ناخن کی جب تقسیم کی
قسمت موئے مبارک کا سبب
از وجودِ مصطفےٰ شاہِ خیار
شیخ عبد الحقؒ محدث نے یہاں
اور مدارج میں لکھی در بابِ نہم
آپ پر گرتے تھے اصحابِ کبارؓ
تھوکتے تھے وہ شہِ لولاک جب
موئے اشرف آپ کے گرتی تھے جب
اور انسؓ سے ہے روایت مشتہر
وہ نہیں چھتے تھے ہر گز اے امیں
اور عمارہؓ سے ہے مروی سن تو اب
جن لئے اسکو صحابہؓ با صفا
ڈال پانی میں وہ موئے باصفا
تا بہ یمنِ جزوِ سالارِ جہاں
تا بہ یمنِ جزوِ سالارِ انام
اسکی صحت خلق میں ہا افتخار
اور صحیح وہ اصل میں نا ہو اگر
گرچہ بعضے کا ذبانِ نابکار
بے ادب ہیں بے ادب ہیں بے ادب
جعل انکا جبکہ ثابت ہو ویگا
اور اسکی شرح میں ملا علیؒ
ہے زیارت انکی بیشک مستحب

خاص بو طلحہ کو بخشے شاہِ دیں
اُنکو بھی حضار پر تقسیم کی
تھا یہی اصحاب میں آیا ادب
تا جہاں میں ہو ہمیشہ یادگار
شرح میں مشکوٰۃ کے لکھا ہے جہاں
جلد اول میں لکھا ہے جانو تم
اک یہ اک تقدیم کرتے آشکار
اور جھٹکتے تھے مبارک ناک جب
وہ اٹھاتے آکے اُسکو با ادب
کہ پیمبرؐ جبکہ منڈواتے تھے سر
کہ گرے موئے مبارک بر زمیں
کہ حدیبیہ میں پیغمبرؐ نے جب
میں بھی اک موئے شریف اُنسے لیا
اُسکو ملوا تا وہ پاتا تھا شفا
قبر کی تعذیب سے ہووے اماں
اُنپہ آتش ہووے دوزخ کی حرام
گر ہوئی ہوگی بوجہِ اشتہار
جو کیا کذاب اُس کو مشتہر
مال و زر کی طمع سے بے ننگ و عار
اُنپہ حق کا و نبیؐ کا ہو غضب
تب دئیے جائینگے وہ بیشک سزا
اسطرح لکھتے ہیں بر وجہِ جلی
انکا لازم ہے سدا حفظِ ادب

عین آثار اسکے یا انکا طرف
ہیں یقیں ہر دو برابر در شرف

اور لکھا قاضی عیاض باصفا
رحمۃ اللہ علیہ در "شفا"

منزل و مسکن کا یونہی احترام
اور کئے ہیں مس جسے شاہ انام

عین اس سالار کی تعظیم ہے
فی الحقیقت آپکی تکریم ہے

ہے برابر کچھ نہیں اسمیں کلام
ہو گیا خاص "شفا" کا اب تمام

آٹھ سو نود کے اوپر ساتواں
سال تھا ہجرت سے شہ کی ایمیاں

تب زیارت اسکی ہیں جا کر کیا
اور امام قرشی میر ساتھ تھا

دیکھ اصل قسمت موئے نبیؐ
نقل ہے جب شرع میں ثابت ہوئی

تا زمان "قسطلانی" در عرب
تھی زیارت آپکی جاری باادب

ہاں مگر موئے معین پر یقیں
حکم صدق و کذب ہو سکتا نہیں

کیونکہ رکھا باحفاظت لاکلام
ہیگا ثابت بعض اصحاب کرام

جونکہ گانا اور بجانا ہے حرام
بازی آتش کرانا ہے حرام

آگے اسکے پھر بجالانا سجود
کر نامنت اس سے پھر نفع و سود

خود رسول اللہ نہیں سجدہ لئے
کب روا ہو آپکے آثار سے

گرچہ بروجہ تحیت ہوویگا
دیکھ ایسا ہی "سفینہ" میں لکھا

آگے مکے میں وہ پھر پیش زوال
کر زیارت کا طواف باکمال

پس وداع انسے ہوئے خیر الوریٰ
کہ نہ آتے سال پھر میں آؤنگا

اور وداع اپنی کئے امت کو سب
اور وصایا بھی کئے ہیں انکو تب

طواف وداع

لائے اس تودیع پر رقت تمام
اسلئے حج وداع ہے انکا نام

صبحدم پھر کوچ کر اس جائے سے
جب غدیر خم پہ پہنچے آن کے

کیا نہیں تم جانتے ہو سربسر
مومنوں کے پاس ہوں میں دوست تر

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (سورۃ احزاب)

أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

چاروں مذہب کے ملا انکے علماں
انکی تصریح کر دئے ہیں بگماں

کہ یقیں تعظیم اجزائے رسول
حرمت اجزا و اشیائے رسول

اور لگا جس شے کو حضرت کا قدم
دست و پہلو کوئی عضو محترم

اسکی صحت نقل سے ثابت رہے
یا کہ ہو منقول پر شہرت رہے

اور "مواہب" کا مصنف یوں لکھا
مکہ اشرف کو تھا جب میں گیا

شیخ بو حامد میر مرشد کے پاس
مشتہر تھا ایک موئے شاہ ناس

محض شہرت پر بھی اسکے امیں
ہوتے تھے ایسے ائمہ زائرین

اسکا ممکن ہے وجود محترم
خواہ در ملک عرب ہو یا عجم

اور ملکوں میں بھی انکا انتقال
محتمل ہے یہ نہیں ہے کچھ محال

پر ہو شہرت جب یہ ہے موئے رسول
حسن ظن سے اسکو کرلیویں قبول

موئے اشرف کی زیارت میں ولے
کام کچھ نا ہو مخالف شرع کے

اونٹ پر لے اسکو پھرنا جا بجا
کوچہ و بازار میں شہرت مچا

فعل ایسے ناروا ہیں ناروا
اس سے راضی نہیں خدا و مصطفےٰ

خاص ہے سجدہ خدا ہی کو تو جاں
غیر حق کو کفر لکھے عالماں

الغرض جب ناخن و موئے ہمام
کر دئے تقسیم سالار انام

اور اداء حج کے مناسک کر تمام
دیکھے جب اجداد کے اپنے مقام

اور کئے طوف وداع آخریں
کہ نہ آتے سال پھر آؤں یقیں

تب وہاں تھے جمع جتنے خاص و عام
اور پرندے اور مقامات کرام

کوچ کر مکہ سے پھر حق کے رسول
ذوالحلیفہ میں کیو آکر نزول

تب مخاطب ہوکے یاروں سے کہے
جاں نثاروں دوستداروں سے کہے

آنکی جانو سبھی اے اہل ہدا
جونکہ اس آیت میں فرمایا خدا

اک روایت ہے کہ وہ شاہ خیا
انکو فرمائے ہیں ایسا تین بار

اس سے یہ مطلب ہے جانو بایقیں
مومنوں کو حکم ہے یا کرتا نہیں

حضرت دو بھاری چیزوں کا چھوڑ جانا

حضرت علیؓ کو مولا کا خطاب بخشنا ۔ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔

خیرِ دنیا خیرِ عقبیٰ کے سوا — جس سے ہووے دین و دنیا کا بھلا
برخلافِ نفس اُنکے سربسر — حکم وہ کرتا ہے اُنکو جرم پر
اک روایت ہی کہے وہ باشرف — ہے بلاوا مجھکو اُس عالم طرف
میں کیا اُسکے بلاوے کو قبول — خوش ہوں جانے پر نہیں ہرگز ملول
اب تمہارے درمیاں بھاری دو چیز — چھوڑ کر جاتا ہوں اے اہلِ تمیز
ایک ہے دوسرے سے بہتر باکمال — یعنے وہ قرآن ہے اور میری آل
ہاں ہیں دیکھو بعد میرے کر نہ چوک — کرتے ہیں دونوں سے تم کیسا سلوک
اور حقوق ہر دو کے از خوفِ خدا — کس طرح کرتے ہیں تم دیکھوں ادا
بعد میرے وہ دونوں اے باصفا — ایک دوسرے سے نہ ہووینگے جدا
تا مرے سے آملینگے وہ یقیں — حوضِ کوثر کے اُوپر در یومِ دیں
بعد فرمائے مرا مولا ہے رب — اور ہوں میں مولا مسلمانوں کا سب
پس پکڑ دستِ علیؓ مرتضیٰ — یوں لگے کرنے کو حق سے التجا
کہ میں جسکا ہوؤں مولا اے خدا — اُسکا مولا ہے علیؓ مرتضیٰ
یا الٰہی دوست اِسکو جو رکھے — دوست اُسکو رکھ تو اپنے لطف سے
اور جو اِس سے رکھے گا دشمنی — دشمنی رکھ اُس سے اے ربِ غنی
جو کریگا اِسکی یاری اور مدد — کر مدد اُسکی تو اے ربِ صمد
چھوڑ دیوے اِسکو جو یاری نہ دے — یا الٰہی چھوڑ دے تو بھی اُسے
اور گرداں حق کو تو حیدرؓ کیسا — جسطرف کو ہووے وہ نیکو صفات
بعد اِس ارشاد کے فاروقؓ آ — مرتضیٰؓ سے تہنیت لائے بجا
اور کہے تم خوش رہو سرورِ جہاں — تم کو یہ رتبہ دیا پروردگار
مرد و زن سب مومنوں کے اے علیؓ — آپ اب مولا ہو باشانِ جلی
اس خبر کو نقل احمدؒ نے کیا — ابنِ عازب سے بنِ ارقم جو تھا
پس غدیرِ خم سے حضرت کوچ کر — جب مدینے سے ہوئے نزدیک تر
دیکھ آثارِ مدینہ آشکار — فرح سے تکبیر بولے تین بار
دین کی تکمیل اور تتمیم پر — نعمتوں کے بھی ادائے شکر پر
یہ دعائے باصفا پڑھتے ہوئے — داخلِ شہرِ مدینہ ہوگئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ ترجمہ کہ نہیں ہے کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اُسکا۔ اُسکے کیلئے بادشاہت ہے، اور اُسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم پھرنیوالے ہیں، توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں چلنے والے ہیں یعنے جہاد کیواسطے اپنے پروردگار کیلئے تعریف کرنیوالے ہیں سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کو یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے اور غالب کیا اُسکے لشکر کو نہیں کوئی بعد اُسکے۔

ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال

گیارہواں جب سال تھا آغاز جان — مچ گئی شورِ قیامت در جہاں
یعنے پیغمبرؐ کی رحلت ہوگئی — سارے عالم میں قیامت ہوگئی
ہے روایت وہ رسول اللہ نے — حکم یوں شہرِ مدینہ میں کئے
رومیوں سے جا کے اب کرنیکو جنگ — غازیاں سب جمع ہوئیں بیدرنگ
حکم یہ سنتے ہی سب بے خوف و بیم — جمع آئی جلد ایک فوجِ عظیم
اور اُسامہ زیدؓ کا جو تھا پسر — اُسکو سرداری دے اُس فوج پر

جان یہ قصہ ہے اُسکا مختصر
جب صفر کی آئی ہے چھبیسویں [۲۶]
کہ تو جا اُبنی طرف تو جلد تر
تب اُسامہ کی تھی عمر با کمال
کہ بقیعِ پاک میں جا مصطفےٰ
اور اُٹھا سہ بار دستِ التجا
اور بروز چار شنبہ اے امیں
اک صحابی کے جنازے کی نماز
دستِ اطہر سے بنا اپنے نشاں
تب اُسامہ نے مبارک وہ لوا
عمدۂ ذیشان اصحابِ کرام
حسبِ فرمانِ رسولِ انس و جاں
اور بیماری یہاں اُس شاہ کی
لیک بیماری ہوی جب سخت تر
روم پر وہ فوج بھیجے جلد تر
ذکر اُس لشکر کا گرچہ چاہیے خدا
گرچہ وہ لکھنے مجھے یارا نہیں
غم کہاں ایسا جو اُمت پر پڑا
غم ہوا اس خاک سے تا عرشِ پاک
یہ بیانِ غم سنو اے مومنو
ہے روایت جبکہ با خلقِ کثیر
سورۂ نصر اسکو کہتے اس سبب
یعنے اُس سورہ کا مضموں سربسر

زیدؓ وہ جو تھا اُسامہؓ کا پدر
پیر کے دن پیشوائے مرسلیں
باپ کے قاتل کو تیرے قتل کر
بس اٹھارہ [۱۸] سال یا انیس سال [۱۹]
مُردگوں کے حق میں مانگے دعا
مغفرت چاہیے انہوں کی از خدا
کہ صفر کی تھی جو اٹھائیسویں
پڑھکے آئے گھر کو شاہِ سرفراز
دے اُسامہ کو یہ فرمایا ہیں جا
ہاتھ میں اُسکو بریدہ کے دیا
از مہاجر اور ز انصارِ کرام
تھے اُسامہؓ کے تمامی تابعاں
آہ ہر دم دمبدم بڑھنے لگی
پھر گئی وہ فوج آخر اے پسر
حق اُسامہ کو دیا فتح و ظفر
میں حدیقہ[1] میں مفصل لاؤنگا
پر لکھے بن مختصر چارہ نہیں
حادثہ جو دین و ملت پر ہوا
اور عرشِ پاک سے تا فرشِ خاک
اپنے دل کو غم کی آتش میں بھنو
سرورِ عالم کئے حجِ اخیر
ذکر نصرت کا کیا ہے اسمیں رب
رحلتِ سرور سے دیتا ہے خبر

جنگِ موتہ میں ہوا تھا وہ شہید
کرکے لشکر کا اُسامہؓ کو امیر
اور جلاوے انکے تو گھر بار کو
چار شنبہ کی جب آئی آہ شب
پس رسول اللہ وہ قبرستان پر
دیر تک اُس مقبرہ میں ٹھہر کے
آہ تپ آئی ہے حضرت کے تئیں
اور پنجشنبہ کے دن خیر البشرؐ

روم کے سرحد کے اندر اے رشید
یوں کیے تاکید اُسکو اے خبیر
انکے پھر باغات اور اشجار کو
آیا یہ دو پہر شب کو حکمِ رب
لیگئے تشریف اُس فرمان پر
جانبِ دولت سرا رجعت کئے
اور ہوا آغاز دردِ سر وہیں
باوجودِ آں بخار و دردِ سر

اُغْزُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ تُقَاتِلْ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

پس اُسامہ فوج کا سردار تھا
مثلِ صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ یقیں
پس اُسامہ نے بفرمانِ رسول
لوگ حضرت پاس تب آنے لگے
اور بعد رحلتِ سالارِ دیں
تھی یہی فوج اخیر شاہِ دیں
اب یہاں سے میں لکھوں ذکرِ وفات
ہے مصیبت کونسی اس سے بڑی
غم سے یہ حیراں ہوئے ارض و فلک
اس الم اس رنج سے روح الامیں
اس الم سے گریہ و زاری کرو
تھے منیٰ میں جبکہ وہ رونق فزا
سورۂ تودیع بھی ہے اسکا نام
رخصت اس امت کو کرنیکا بیاں

اور یہ اُسکا علم بردار تھا
اور سعدؓ و بو عبیدہؓ اے امیں
جرف میں جا کر کیا اُسدن نزول
لیکے رخصت جرف کو جانے لگے
جب خلافت پائے صدیقِ گزیں
اور پہلی فوج صدیقِ گزیں
سرورِ کونین کا رقت کیسا تھا
انفس و آفاق پر جو ہے کھڑی
غم سے یہ حیراں ہوئے جن و ملک
آہ روئے ہیں بہت اندوہگیں
ندیاں دو چشم سے جاری کرو
حق نے سورہ نصر کا نازل کیا
کہ ہے مضمونِ وداع اسمیں تمام
بھی یقیں آتا ہے اس سورے میں جاں

آغاز ذکر وفات

[1] چنانچہ حدیقۃ الاحباب میں اسکا ذکر آچکا ہے ۱۲

ہے یہی انکا خلاصہ اے فہیم
کہ یہ دنیا میں خداوندِ کریم

پس جو کام اُنسے ہو وابستہ بڑا
جبکہ پورا انتظام اُس کا ہوا

اُنکا گھر اعلائے علیّین ہے
اُنکی روحوں کو وہیں تسکین ہے

جو کہ ارواحِ مقدّس ہیں یقیں
بس جگہ اُنکے یہ رہنے کی نہیں

جب ضرورت سے فراغت ہو نہیں
پھر اُسی عالم میں رجعت ہو نہیں

کہ وہ جن کاموں کیخاطر آئے ہیں
خلق پر پیغامِ حق جو لائے ہیں

اُنکو مولا نصرت و فتحِ مبین
دشمنانِ دین پہ دیتا ہے یقین

نفس و شیطاں کی بدی اور وسوسے
دفع کردینے کیخاطر خلق سے

اور درارسالِ ختمِ انبیا
دفع چاروں چیز کا منظور تھا

اور تنبیہ باغیوں کی بالدّوام
مفسدوں اور رہزنوں کی بھی تمام

صورتِ شرعِ امام المرسلیںؐ
اسلئے لی صورتِ شاہی یقیں

وہ ترقی بالیقیں پہنچا دئے
غایتِ کُبریٰ خلافت تک اُسی

اور اُس صورت کے بعد از تیس سال
اُنکے ایّامِ خلافت تھے بحال

واسطے پچھلوں کے اپنے بے خلل
گذرے اک ٹھہرا کے دستورُ العمل

تھوڑے عرصہ میں جو حضرت کو دیا
اور مسخّر چاروں دشمن کو کیا

اور اِس دیں کی ترقّی اور نوید
اپنے پیغمبر کو دے ربِّ وحید

بخششِ امّت بھی جتنے کیلئے
حکم فرماتا ہے اِسمیں دیکھئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

اے محمدؐ تیر اور تلوار سے
اُنپہ ہم غالب کئے بیشک تجھے

ذکر سے بھی نفسِ بے ایماں پر
دائمی تقویٰ سے بھی شیطان پر

وَ الْفَتْحُ

اور بُت خانے بہت سے لاکلام
جابجا پائے شکست و انہدام

کافروں پر پاویں نصرت جب بجنگ
فتح تب شہروں پہ ہووے بیدرنگ

انبیاء کو اسلئے بھیجا تمام
تا امورِ دیں کا دیویں انتظام

تب رجوع اُنکو اِلیٰ اللہ ہے ضرور
اُنکا ملجا ہے خدا ہی کا حضور

کیونکہ یہ دنیا تو ہے نو دارِ فنا
دارِ نقصاں دارِ غم دارِ عنا

بہرِ تدبیرِ مہمّاتِ عظام
اِس جہاں میں لائے تھے اُنکو تمام

اور اِس دنیا میں خلّاقِ صمد
اُنکی اِن کاموں میں کرتا ہے مدد

اُنکو اور اتباع کو ان کے تمام
لطف سے امداد کرتا ہے مدام

دشمنِ دیں چار ہیں بالاتفاق
نفس و شیطاں کافر و اہلِ نفاق

ہوتے تھے مبعوث اگلے انبیا
کوششیں اُنمیں وہ لاتے تھے بجا

اسلئے ہی جنگ اور لشکر کشی
ملک گیری اور حکومت بزوری

اور تعزیر و حدودِ فاسقاں
اصلِ دیں میں آپکے دخل ہے جہاں

اور از آغازِ بعثِ شاہِ دیں
دن بدن اپنی نبوت کی تئیں

جب ہوی اُس سے فراغت بالضرور
آپکو بلوایا رب اپنے حضور

افضلِ امت خلیفے تھے جو چار
دے قوانینِ خلافت کو بہار

پس وہ نصرت اور فتحِ آشکار
غایتِ الطاف سے پروردگار

حق یہ سورے میں اُسی کا کر بیاں
کر بیاں اپنی مدد اور امتناں

اپنی درگہ میں اُنہیں کرنے طلب
اسمیں کرتا ہے اشارہ اک عجب

اب مع تفسیر با ایجاز نیک
یک وہ سورہ یہاں لکھا ہوں دیکھ

یعنے جب آئی مدد اللہ سے
جنگ میں کفارِ ناہنجار کے

اور اہلِ بدعت و طغیاں کیساتھ
ہم تجھے غالب کئے برہاں کیساتھ

ہم کئے تیری مدد جوں چاہئے
اُنکو سب تیرے مسخر کر دئے

اور بیشک فتحِ مکّہ کی ہوی
اور دیگر کافروں کے ملک بھی

باطنی حالات و علمی مشکلات
کھل گئے اللہ کی نصرت کیساتھ

پاویں نصرت جبکہ اہلِ بدع پر
علم سے شبہوں کو انکے دفع کر

ارسالِ رسل سے مقصود

حضرت کی شریعت کے صورتِ شاہی اختیار کرنے کا سبب

فتح ہوتے ہیں علوم اُس وقت پر　　یعنے کھلتے ہیں علوم پاک تر
اکثر احوالِ سنیہ تب کھلیں　　اور مقاماتِ علیہ تب کھلیں
الغرض یہ نصرت و فتحِ عجیب　　جب دی ہم تجھکو اے میرے حبیب
ہم ہمارے دین کو قوت دئے　　اور اب اُس دین کو کامل کئے

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ

یعنے ہے جس دین سے کفر و شرک دور　　اور نفاق و بدعت و فسق و فجور

أَفْوَاجًا

فوج فوج ہوئیگا باشان و شکوہ　　قوم قوم آوے قبیلے در گروہ
تیغ سے اور حجت و برہان سے　　دفعِ مکرِ نفس و شیطان سے
ہے یقیں سچا خدا سچا رسول　　جوں خبر دی حق نے اور اسکا رسول
نویں دسویں سالِ ہجری میں یقیں　　فوجیں فوجیں آئیں در دینِ متیں
ساتھ برکتنے وفود لائے ہیں جان　　ذکر کی گنجائش اتنی نئیں یہاں
کہ تھے بعضے کافروں کے جنگ پر　　نفس اور شیطاں کے بعضے جنگ پر
طی راہِ حق میں تھے شہ کے رفیق　　بحرِ مرضیاتِ حق میں تھے غریق
جمع و آئیں سے رسول اللہ کے　　خوب واقف اور بہت آگاہ تھے
ہو سکیں جب نائب و قائم مقام　　دے سکیں دینِ متیں کو انتظام
عالمِ دنیا کا یہ ناقص مقام　　جو نہیں تھا لائقِ شاہِ انام
جب ہوئی نزدیک حضرت کے اجل　　حکم فرمایا ہے یہ عز و جل
بس تو پاکی اپنے رب کی بولئے　　ساتھ اُسکے حمد کے لب کھولئے
اور گنہ بندوں کا اُس سے بخشوا　　انکی بخشش کیلئے کیجے دعا
یہ اشارہ اس میں ہے بے قیل و قال　　کہ مکمل ناقصوں کو دے کمال
اور انکی عفو و بخشش کی طلب　　بھی کرے وہ درگہِ مولا سے اب
جذب ہو اُسکے کمال اندر تمام　　ہووے ایک رنگِ کمال آئینہ نام

ذکر تقوی کر کے لازم روز و شب　　نفس و شیطاں پہ نصرت پاوے جب
فتح ان چاروں کی بھی بس محترم　　حق نے دی حضرت کو بر وجہِ اتم
نشر کرتا تھا یقیں جس دیں کو تو　　اب بڑی قوت ہوئی اُس دین کو
جلنے حقانیت کا اُس کے نور　　اب کریگا سارے عالم میں ظہور
اور تو دیکھے اے پیمبر لوگ کو　　دین میں اللہ کے آتے ہیں جو
بلکہ حق ہی ہووے باطل بالیقیں　　مطلقاً جس دیں میں رغبت تھی نہیں
ایسے دینِ حق میں لوگوں کا دخول　　دن بدن اب دیکھ اے میرے رسول
اور تیرے بعد تیرے تابعاں　　حشر تک اے خاتمِ پیغمبراں
دین میں داخل کرینگے صبح و شام　　فوج فوج ایمان لائینگی مدام
فوج فوج ایمان لائی بیگماں　　آگے بھی گذرا ہے کچھ اُنکا بیاں
لے ہوئے قوم و قبیلے آئے ہیں　　صدق ہی سے زیورِ ایماں لاکے ہیں
فیضِ صحبت سے رسول اللہ کے　　ظاہر و باطن میں کامل ہوگئے
خاص اُسکے چار یاراں باصفا　　نیں ہوئے ہرگز کبھی اُس سے جدا
اور ہر یک مشورت میں تھے شریک　　اور مددگاری میں تھے حضرت کی ٹھیک
اور نیابت کی لیاقت کا کمال　　جلوہ گر تھا اُنمیں سب بے قیل و قال
پس شہِ دیں کی وجودِ پاک کی　　دارِ دنیا میں نہیں حاجت رہی
حکمتِ حق یہ تقاضا کی تھی شب　　اپنی درگہ میں کرے شہ کو طلب

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

شغل کر تسبیح اور تحمید کا　　خلق سے تجرید اور تفرید کا

وَاسْتَغْفِرْهُ ۵

بہرِ تکمیلِ جمیعِ ناقصاں　　التجا حق سے کرے سر و عیاں
تا اُسکی پیروی کے یُمن سے　　نقصِ استعداد جو انکا رہے
پس شفاعت کی حقیقت ہے یہی　　فہم کیجے یہ دقیقہ اے ذکی

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

پس ترے اتباع کو بھی اے رسول — یُمن و حرمت سے ہی تیری کر قبول
ہے یہ سورہ سارے سوروں سے اخیر — پھر نہ آیا کوئی سورہ اے خبیر
پوچھے کیوں روتے ہو بولے آہ بھر — اسمیں ہے حضرت کے رحلت کی خبر
سُن کہے جبریلؑ سے خیر البشرؐ — گویا اب دیتے ہیں یوں مجھکو خبر
فکر مت کیجو کہ قرآن میں خدا — دیکھئے کیا آپکے حق میں کہا
پس بامرِ آخرت شاہِ بشیرؐ — جہد اور کوشش لگے کرنے کثیر
اور روتے تھے بہت از خوفِ رب — یہ دعا پڑھتے تھے اکثر روز و شب

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اُن کو فرمائے سنو اب میرے تئیں — دارِ باقی کی طرف بلوائے ہیں
پوچھے کیوں روتے ہو حالانکہ خدا — آپکے حق میں بشارت یہ دیا
یعنی تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب — مغفرت فرمایا علّامُ الغیوب
پھر جو ذکرِ مغفرت مولا نے کی — ہے وہ تشریفا و تکریمِ نبیؐ
کہ بلفظِ مغفرت قرآں میں اور — ایسے ہی آئے کنایہ کر تو غور
الغرض کی عرض اصحابوں نے جب — باوجودِ مژدۂ غفرانِ رب
آہ فرمانے لگے ہیں تب نبیؐ — ہول اور دہشت کہاں سکرات کی
جانو یہ تنبیہِ اُمّت ہے یقیں — ورنہ وہ معصوم ہیں سلطانِ دیں
ہوگئے بیمار سالارِ عبادؐ — دِل بدن ہوتی تھی بیماری زیاد
ایکدن پوچھے وہ شاہِ دو جہاں — کہ رہیں گے بولیو کل ہم کہاں
عرضِ خدمت یوں کئے سب بیبیاں — اے امامِ خاتمِ پیغمبراںؐ
شہ کہے کیا دل سے راضی ہو تمام — سب کہے ہاں اے شہِ عالی مقام
عائشہ کے آئے حجرے کی طرف — اُنکے حجرے کو دئے عزّ و شرف
بی بیوں سے شاہؐ نے ایکدن کہا — غسل دیجو آج تم مجھکو اٹھا

ہے مقرر بخشنے والا وہی — دیوے ناقص کو وہی تکمیل بھی
انکو سب کامل بنا دینا یقیں — دور یہ کچھ حق کی رحمت سے نہیں
نقل ہے عباسؓ جب اسکو سنے — درد و رقت سے بہت رونے لگے
نقل ہے یہ سورہ پیشِ شاہِ دیں — جب تلاوت کی ہے جبریلِ امیںؑ
کہ ہے عقبیٰ کا سفر اب عنقریب — تب کہے جبریلؑ اے حق کے حبیبؐ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

ذکر اور تسبیح و استغفار میں — تھے بہت مشغول اُس ہی کار میں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

پوچھا یاروں نے کہ اے شاہِ اُمم — کیوں یہ پڑھتے اور بہت کرتے ہو غم
حکم بھی تسبیح و استغفار کا — مجھکو فرمایا ہے وہ ربّ الوریٰ

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (سورۂ فتح)

اے برادر شاہؐ تو معصوم تھے — جرم کوئی صادر ہوا نہیں آپ سے
اور بعضوں نے کہا عصمت سے ہاں — ہے کنایہ مغفرت جانو یہاں
چونکہ در نسخِ قیامِ شب تو جان — نسخ میں تقدیمِ صدقہ کی سمجھان
کسلئے پھر آپ روتے زار ہو — آپ معصوموں کے سب سردار ہو
قبر کی تنگی و تاریکی کہاں — ہول اور ہیبت قیامت کی کہاں
ہے روایت آخرِ ماہِ صفر — گھر میں میمونہؓ کے ائے نیکو سیر
باوجود اُسکے وہ باری رکھ نظر — رہتے تھے ہر روز اِک بی بی کے گھر
بی بیاں سمجھے ہیں سب سنکر یہ بات — عائشہؓ کے گھر طرف ہے التفات
عائشہؓ کے گھر رکھو تشریف اب — بہرِ خدمت ہم وہیں آتی ہیں سب
فضلؓ بن عباسؓ حیدرؓ کو بلا — ہاتھ رکھ کاندھوں پہ اُنکے مصطفےؐ
ایسی تھی بے طاقتی بر شاہِ دیںؐ — کھینچتے تھے پائے اشرف بر زمیں
گھر میں حفصہؓ کی لگن تھا اِک بڑا — اُسمیں بٹھلا شاہؐ کو اے باصفا

یہاں مغفرت سے مراد عصمت ہے یا شفاعتِ اُمّت

آپ پر پانی لگے جب ڈالنے
منع میں اُسکے اشارہ تب کئے

آکے مسجد کو بصد عزّو وقار
خاص منبر پر ہوئے اپنے سوار

پھر کہے بندہ کو یک پروردگار
دنیا و عقبیٰ میں بخشا اختیار

کوئی حضرت کی غرض سمجھا نہیں
پر سمجھکر اُس کو صدیقِ گزیں

شہ کہے خاموش رہ اے باخبر
پس فضائل چند سب یاروں کو کر

روایت

اِک مہینے کے ہی آگے از وفات
عائشہؓ کے گھر میں آئے نیکو صفات

غایتِ الطاف سے رونے لگے
اور دعا تب حق میں اُن سب کے کئے

تب انہیں فرمائے وہ حقکے حبیب
تم سے ہوتا ہوں جدا میں عنقریب

میں قبولا ہوں لقائے کردگار
شوق اُسکا ہے مجھے سرّ و جہار

دفن کرنا کون اور پڑہنا نماز
دیں کفن کیسا اے شاہِ سرفراز

اور کفن جیسا میسّر تم کو ہو
اے مرے یارو مجھے پہنائیو

مجھپہ تب بھیجیگا رحمت کردگار
اور آوینگے ملایک بے شمار

اور جو میرے اہلِ بیتِ پاک ہیں
دفن کرنا قبر میں میرے تئیں

امّتی میرے جو ہیں غائب تمام
اُنکو سب پہنچائیو تم میرا سلام

پہنچیگا اُن سب کو بھی میرا سلام
بالیقیں وہ دوست ہیں میرے تمام

تب انہیں فرمائے از لطف و کرم
صبر کیجو مت کرو درد و الم

حوضِ کوثر پر ملادے گا خدا
تم کبھی مجھ سے نہ ہووینگے جدا

نقل ہے ایک روز جبرئیلِ امیں
آ وہ بیماری میں نزدِ شاہِ دیں

چاہے گر جینا ابھی اے مصطفےٰ
بالیقیں میں تجھکو دیونگا شفا

آپ یہ سُنکر کہے اے جبرئیل
میں ہوں دل سے تابعِ ربِّ الجلیل

روایت

آہ روتے تلملاتے زار زار
پھر لے تھے اطرافِ مسجد بیقرار

بعد کپڑے پہنکر خیر البشرؐ
اور مبارک سر پہ پٹی باندھکر

حق میں شہدائے اُحد کے از خدا
عجز و زاری سے بہت مانگے دعا

پس وہ بندے نے قبولا سر بسر
پاس جانا حقکے دنیا چھوڑکر

بولے رو رو کر فدا ہوں آپ پر
پدر اور مادر ہمارے سر بسر

ہگئے تشریف گھر میں بعد ازیں
پھر وہ بیماری لگی بڑہنے وہیں

ابنِ مسعودِؓ مکرّم باصفا
نقل کرتا ہے کہ شاہِ انبیا

خاص یاروں کو کئے اپنے طلب
اور نظر اُنپر پڑی حضرت کی جب

اور جدائی کے لگے کرنے کلام
تب لگے یاراں بھی رونے کو تمام

جب کیا مختار مجھکو میرا رب
کہ میں لوں دنیا کو یا عقبیٰ کو اب

عرض یوں یاروں نے کی تب شاہ سے
کون دینا غسل اب فرمائیے

بولے میرے اہلِ بیتِ طاہرین
غسل دینا چاہیئے میرے تئیں

پاس تربت کے جنازہ رکھ مرا
جلد تم سب آپ سے ہو جاؤ جُدا

وہ پڑھیں میرے جنازے پر نماز
بعد ازاں تم سب پڑھو آ با نیاز

اور ملائک بھی رہینگے انکے ساتھ
دفن میں اُنکے معاون پاکذات

بلکہ روزِ حشر تک جو مومنان
پیروی میری کرینگے جاودان

جب سُنے یہ بات اصحابِ کبار
سب لگے رونے وہیں ہو بیقرار

زہد و تقوی میں سدا ثابت رہو
اور امیدِ مغفرت حق سے رکھو

روایت

یوں کہی ہیں عرض از خیر الانام
حق تعالیٰ نے کہا بعدِ سلام

ورنہ دنیا سے یہاں تشریف لا
منتظر تیرے ہیں سب اہلِ سما

ہووے گی جس امر میں حقکی رضا
ہے اُسی میں سر بسر میری رضا

بھی روایت ہے کہ انصارِ کرام
شہ کی نا ملنے سے مضطر ہو تمام

مرتضیٰ یہ حال اُنکا دیکھ کے
عرض جاکر شاہِ عالم سے کئے

حضرت صلعم کا جبرئیل کو وصیت کرنا اور ساری امت کو سلام فرمانا

یہ خبر سن کر اٹھے خیر البشرؐ ❊ زرد پٹکا ایک سر پہ باندھ کر
ہاتھ سید ہار کے بدوش مرتضیٰؓ ❊ فضل بن عباس پر بھی دوسرا
لائے پس مسجد کو تشریف اس زماں ❊ گرچہ چلنے کا نہ تھا تاب و تواں
اور ہو کر خاص منبر پر سوار ❊ کر ادا حمد و ثنائے کردگار
بعد فرمانے لگے اے مومنو ❊ خوب یہ باتیں بگوشِ دل سنو
آج تک کوئی نبی اللہ کا ❊ اپنی امت میں نہ دنیا میں رہا
کیا نہیں تمکو دئے ہیں یہ خبر ❊ میں بھی اور تم بھی یقیں جائینگے مر
دائمی مجھکو یہ دنیا میں نہیں ❊ اپنے رب کے پاس جانا ہے یقیں
تم بھی سب حق کی طرف ہی آؤ گے ❊ دارِ دنیا میں بقا نہ پاؤ گے
تم کرو آپس میں نیکی صبح و شام ❊ اور کرو نیکی مہاجر سے مدام
پس کرینگے نیکیاں تم سے بھی وہ ❊ کار بستہ ہیں نہ تم جلدی کرو
عرض تب عباسؓ حضرت سے کیے ❊ کچھ قریشوں کو بھی اب فرمائیے
بولے حضرت ہاں وصیت انکی تمہیں ❊ سن لو اب کہ امر کی کرتا ہوں میں
یعنے وہ امرِ خلافت ہے ہمیش ❊ کہ ائمہ ہوویں از قومِ قریش
اور کہے تب از بلالِ باصفا ❊ کوچہ و بازار میں اب جلد جا
یوں ندا کر دے تو ہر میر و فقیر ❊ کہ وصیت اب نبیؐ کی ہے اخیر
جو کہ چاہتے ہیں سنیں اسکو ضرور ❊ جلد تر آئیں پیمبر کے حضور
پس ندا جا کر کیا سب کو بلالؓ ❊ اس کے تھا آواز میں درد و ملال
سنتے ہی اہلِ مدینہ یہ کلام ❊ دوڑ آئے ہیں وہیں روتے تمام
مرد و زن پیر و جواں در لڑکیاں ❊ جمع اس کثرت سے آئی ہیں وہاں
جائے مسجد میں نہ تھی باقی کہیں ❊ تب چڑھے بالائے منبر شاہِ دیںؐ
کر ادا تحمیدِ خلاقِ جلیل ❊ اک پڑھے خطبہ بلیغ اور طویل
شرع کے احکام کا کر کے بیاں ❊ وعظ اور ارشاد میں کھولے زباں
جو مناسب وقت کے تھا بول تب ❊ بعد فرمانے لگے لوگوں کو سب
کہ میں اب جاتا ہوں نزدیکِ خدا ❊ گر کسی کا حق تلف میں نے کیا
یاد یا ہوں میں کسیکو بھی ضرر ❊ یا کسی کا گر ہے مجھپر مال و زر
بخشے یا لیوے میرے سے لا کلام ❊ میں خوشی سے بولتا ہوں یہ تمام
بلکہ وہ ہے دوست میرا بیگماں ❊ تا کہ فارغ ہو کے جاؤں از جہاں
کوئی نہ حضرت کا دیا ہی تب جواب ❊ پھر کئے تکرار وہ عالی جناب
تب کہا اک شخص اے شاہِ امم ❊ آپ پر ہیں قرض میرے سہ درم
آپ ایک مسکین کو دلوائے تھے ❊ فضل بن عباس کو تب شاہ کہے
کہ تو اسکو لا کے دے وہ سہ درم ❊ فضل نے لا کر دیا وہ سہ بہم
اور فرمائے کسی کا حق اگر ❊ بھی کسی کے ہووے ذمہ کے اوپر
روبرو میرے کرے اسکو ادا ❊ تا نہ دعوا ہووے در روزِ جزا
تب کہا ایک شخص درہم میں نے تین ❊ لوٹ کے زر سے چرایا بالیقیں
پوچھے سرور کیوں کیا ایسا تو کام ❊ بولا تھا محتاج تب میں اے ہمام
فضل کو اس طرح فرمائے رسولؐ ❊ تین درہم اس سے اب کر کے وصول
جلد بیت المال میں داخل تو کر ❊ بعد فرمائے وہ شاہِ بحر و بر
کہ کسی میں گر بری ہو کوئی خو ❊ میں دعائے دفع کرتا ہوں کہو
اپنی تب بدخوی بعضوں نے کہا ❊ انکے حق میں آپ فرمائے دعا
ہو گئی مقبول حضرت کی دعا ❊ نیک توفیق انکو حق نے کی عطا
پھر مخاطب ہو صحابہ کی طرف ❊ یوں لگے کہنے رسولِ باشرف
ہے طمانیت مجھے اس بات میں ❊ تم نہ شرک و کفر میں جا کر گریں
پر میں ڈرتا ہوں تمہارے باب میں ❊ کہ طرف دنیا کے تم رغبت کریں
واسطے دنیا کے ہے ہی قیل و قال ❊ تم کرینگے آہ آپسمیں قتال
اس نصائح سے نبیؐ فارغ ہوئے ❊ گھر طرف تشریف اشرف لے گئے

حضرتؐ کی آخر وصیت

حضرتؐ کا خطبۂ بلیغہ پڑھنا اور وعظ ارشاد فرمانا

الائمۃ من قریش

حضرت صدیق اکبر کو امام بنانے کا حکم

اور نصیحت یوں کئے ازواج کو ‏— کہ سدا گوشہ میں ہی تم سب رہو
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

نقل ہے یوں جبکہ بیماری میں آ ‏— پ ایسے سے بولے بلال باصفا
شہ کہے بیتاب ہو نہیں لا کلام ‏— حکم کر و صدیق کو اپنا امام
خالی جب دیکھیگا محراب سجود ‏— آپکا غم اسکو تب ہو ویگا زود
لغرض سن حکم حضرت کا بلالؓ ‏— درد سے رونے لگا ہے پر ملال
اور یوں کہتا تھا با آہ و فغاں ‏— کاش میں پیدا نہ ہوتا در جہاں
جا کہا صدیق سے شہ کا پیام ‏— وہ بھی گریاں ہو گئے سن یہ کلام
درد و رقت سے بہت پر جوش ہو ‏— ہیں زمیں پر گر پڑے وہ بیخود
اور بوقت ظہر مسجد میں برپا ‏— شور و غل ویسا ہی دوسرے دن ہوا
بوئی حضرت کی جدائی سے تمام ‏— آہ یوں روتے ہیں اصحاب کرام
ان پہ تکیہ کر کے از راہ شرف ‏— لیگئے تشریف مسجد کی طرف
خلق تو دلیع و پناہ میں تم تمام ‏— حفظ و یاری میں رہو اسکے مدام
پس جدا دنیا سے ہونا ہوں میں اب ‏— اور جاتا ہوں طرف عقبی کے اب
اور اکدن حال بیماری میں بھی ‏— لیگئے تشریف مسجد کو نبیؐ
پیچھے آنا چاہیے پر شاہ عرب ‏— منع فرمائے اشارے سے ہیں تب

روایت

انبیاء و صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

مومنو آگاہ رہو اس بات سے ‏— لوگ جو آگے تمہارے ہو گئے
یعنے سجدہ کرتے تھے پیش قبور ‏— تم بھی ایسا مت کرو اے باشعور
انبیا کے اپنے وہ قبروں کے تئیں ‏— سجدہ گہ اپنا انہیں بنوائے ہیں
سخت ہوا اس قوم پر حق کا غضب ‏— کہ قبور انبیا کو اپنے سب
جانو میں تم کو یہ سب پہنچا دیا ‏— تو گواہ رہ تو گواہ رہ اے خدا
ہے روایت سہلؓ سے مال و زر ‏— آیا تھا اک روز حضرتؐ کے حضور
الغرض لیکن ساتھ ہی دینار زر ‏— عائشہؓ کے پاس باقی تھے مگر

کہ جماعت اب عشا کی یا نبیؐ ‏— منتظر مسجد میں ہے سب آپ کی
عائشہ کی عرض اے خیر البشرؐ ‏— کہ بہت ہے نرم دل میرا پدر
اور کسیکو کیجئے یہ حکم اب ‏— عرض یہ مقبول فرمائے نہ تب
ہاتھ رکھکر سر پہ اپنے بے قرار ‏— چل دئے یار رونا ہوا بے اختیار
آگئے ہی یا اس کے مر جاتا اگر ‏— آہ یہ حالت نہ کرتا میں نظر
آئے ہیں مسجد کو محزون و ملول ‏— دیکھ خالی آہ محراب رسولؐ
سب صحابہ روئے بے اختیار ‏— تھے در و دیوار بلکہ زار زار
فاطمہؓ زہرا سے تب وہ شاہ کل ‏— پوچھے یہ کیا ہو رہا ہے شور و غل
بات یہ سنکر امام الانبیاؐ ‏— آہ تب عباسؓ حیدرؓ کو بلا
آکے مسجد میں گزارے ہیں نماز ‏— اور کہے اے مومنین پاکباز
ہے خلیفہ تم پہ سب میرا خدا ‏— طاعت و تقوی میں تم رہنا سدا

روایت

پڑھتے تھے صدیق اکبر ہو امام ‏— سن کے وہ آواز سالار انام
کہ تو قائم رہ اب اپنے حال پر ‏— اقتدا ان کا کئے خیر البشرؐ
ہے روایت پانچ دن قبل وفات ‏— یوں کئے ارشاد شاہ کائنات
انبیا صلحا کی قبروں کو تمام ‏— وہ بنائے تھے مساجد صبح و شام
اور فرمائے کرے لعنت خدا ‏— سب یہود اور نصارا پر سدا
اور کہے بعد از مرے اے ربنا ‏— قبر کو ہرگز نہ میری بت بنا
سجدہ گہ اپنا بنائے بے ادب ‏— منع اس سے تمکو میں کرتا ہوں اب

روایت

جبکہ مسکینوں پہ سالار انام ‏— مال وہ تقسیم کر دئے تمام
اور جب بیمار حضرتؐ ہو گئے ‏— عائشہؓ کو اپنی قسمت کا کئے

اسہی بیماری میں اکدن شہ کا سر
عائشہ کے گود میں تھا اے پسر

ہوگئے بیہوش کہہ یہ شاہِ دیں
فرصتِ تقسیم وہ پائی تھیں

وہ کبھی فرصت ہوئی مجھکو نہیں
فکر بیماری میں تھی اندوہگیں

روز یکشنبہ کا تھا وہ آہ ہمام
دن وہ گذرا اور جب آئی ہے شام

اور کہلا اسکو بھیجی یہ پیام
کہ ہیں حالِ نزع میں شاہِ انام

سات دیناریں وہ شاہ مرسلیں
کر دئے خیرات اس ہی دن یقیں

روایت

ہے وصیت شاہ مرداں کو کئے
سن علی سکو وہیں رونے لگے

بولے حضرت ہاں میں از دنیا اٹھے دوں
اب بہت بیزار ہوں بیزار ہوں

اور لگے کہنے کہ اے روح الامیں
کر وفا اب میرے وعدے کیتئیں

عرق آیا شہ کی پیشانی اُپر
مرتضیٰ کے آئے ہیں تب اشکبھر

آگئی بیٹی یہ پھر کون اے پدر
آہ فرمائیگا شفقت کی نظر

آپکا وہ پاکیزہ شیریں کلام
میں سنونگی پھر کہاں اب صبح و شام

کھول آنکھیں کیجئے مجھپر نظر
جان و دل میرا فدا ہو آپ پر

اور کہے یوں حق سے اے ربِ الجلیل
فاطمہ کو کر عطا صبرِ جمیل

اور سرہانے بیٹھکر شہزادگاں
ہیں لگے کرنے بہت آہ و فغاں

در پہ حجرے کے صحابہ تھے کھڑے
دیکھ بیبے صبر بے طاقت ہوئے

آہ بعد از آپ کے کہاں جائیں ہم
مبتلا ہوں کس مصیبت میں ہم

دیکھ لیں تا روئے انور ایک بار
ہمپہ اب کیجے نظر اے شہریار

ہے روایت یوں انس سے اے پسر
کہ یہ فرمانے لگے خیر البشرؐ

گرچہ یہ امت میری نیکو سیر
بعد ہے سب امتوں کے سربسر

جانیو قرآں کو تم اپنا امام
اور کرو دین و شریعت پر قیام

جو چڑھا اسمیں وہ پایا نجات
جو نہیں اسپر چڑھا پایا وہ گھات

حکم فرمائے ہیں اس بی بی کو تب
کہ اسے تقسیم کر دے جلد اب

بعد اسکے ہوش میں آئے ہیں جب
پوچھے کیا تقسیم کی تو اسکو اب

پس وہ دیناروں کو منگوائی تبھی
آپہی فقر کو دلوائے تبھی

اک زنِ انصاریہ کے آہ گھر
عائشہ بھیجی چراغ اے با خبر

تیل تیرے گھر میں کچھ ہووے اگر
بھیج تھوڑا جلد اسمیں ڈال کر

تیل کی خاطر رکھے اک درم
آپکا تھا اس قدر جود و کرم

اور روایت ہے کہ شاہِ انس و جن
اسہی بیماری میں اپنی ایکدن

اور کئے ہیں عرض اے شاہِ بشیر
یہ وصیت ہے نظر آتی اخیر

کہتے کہتے یہ سخن شاہِ جہاں
آنکھ موندے آہ اپنی ناگہاں

تھا علی کے گود میں سر آپ کا
اور مبارک رنگ متغیر ہوا

فاطمہ رونے لگی رو رو یہ بات
ہاتھ لے حسنین کے تب اپنے ہات

آہ ان بچوں پہ اے بابا میرے
رحم لاوے کون بعد از آپکے

پھر کہاں دیدار والا پاؤنگی
یہ سعادت ہاتھ کب میں لاؤنگی

دردِ خاتوں دیکھ یہ خیر البشرؐ
دستِ پاک اپنا رکھے خاتوں پر

اور کہے اے فاطمہ تو صبر کر
موت کے پنجے میں ہے تیرا پدر

ہوگئے سب بی بیاں بھی زار زار
اور علی مرتضیٰ تھے اشکبار

روتے روتے آئے سب اندر وہیں
اور یوں کہنے لگے اے شاہِ دیں

آپ ہیں جب رحمۃ للعالمیں
ذات والا سے امن تھا بر زمیں

تب نبیؐ یاروں کو اپنے دیکھ کے
ہیں تسلی اسطرح دینے لگے

صبر کیجے مت کرو یوں درد و غم
میری امت ہے یقیں خیر الامم

لیک فردائے قیامت بالیقیں
پہلے سب سے پائینگے خلدِ بریں

اور میری آل کو در کل حال
نوح کی کشتی کے تم جانو مثال

ہیں میرے اصحاب روشن تمام
پیروی انکی کرو تم صبح و شام

جوں مسافر کو ہیں تارے رہنما　　ہیں میرے یاراں تمہارے رہنما
امِ سلمہ بولی اے شاہِ امم　　آپ ہیں معصوم کیوں کرتے ہو غم
بعد میرے ان کا کیا ہووے گا حال　　بس یہی انکا ہی اب مجھکو خیال
فاطمہ کرنے لگی عرضِ جناب　　یا رسول اللہ در روزِ حساب
کہ لوائے حمد کے نیچے زِ رب　　بخششِ امت رہوں کرتا طلب

مقامِ شفاعت

اپنی امت کے پیاسوں کو تمام　　بالیقیں دیتا رہوں کوثر کا جام
التجا کرتا رہونگا یہ زِ رب　　تا کرے سنگیں عمل امت کے سب
فاطمہؓ نے عرض کی تب اے پدر　　پاس ہو پل کے بھی نہ پاؤں میں اگر
چاہتا حق سے رہونگا سر بسر　　تا ہو آسانی سے امت کا گزر
تا نہ کچھ صدمہ ہو انکو نار سے　　اور تسلی ہو میری دیدار سے
بولی ہے صد شکر رب العالمیں　　سب مواقف میں قیامت کے تقیر

روایت

یوں کئے ہیں عرض ای شاہِ انام　　حق نے فرمایا تحیات و سلام
آپ فرمائے بہت ناساز ہے　　حقتعالیٰ محرمِ اس راز ہے

روایت

کہ وہ کہتا ہے سنو یا درد و سوز　　آہ عزرائیل آیا ایک روز
کر سلام اس شاہِ دیں پہ باادب　　اذن چاہا آنے حجرے میں وہ تب
آہ ملنے کی نہیں فرصت ہی اب　　اذن آنیکا کیا پھر وہ طلب
سب ہوئے پر خوف وہ محسن کے ندا　　ہوش میں آکر کہے شاہِ ہدیٰ
آپ فرمائے یہ اعرابی نہیں　　ہے یہ عزرائیل اے بیٹی یقیں
فاطمہؓ سنتے ہی بے اختیار　　درد و غم سے ہو گئے ہیں زار زار

عزرائیل کا نازل ہونا

لوگ یہ سمجھے کہ ہیں پائے وفات　　فاطمہ رونے لگیں رقت کیساتھ
کچھ نہیں حضرت دئے انکو جواب　　پھر لگی کرنے کو یوں عرض جناب

کرتے کرتے یہ وصیت شہریار　　آہ خود رونے لگے بے اختیار
بولے امت کیلئے روتا ہوں میں　　فکر سے ان کے حزیں ہوتا ہوں میں

روایت

آپکو فرماؤں میں پاؤں کہاں　　تب کئے ارشاد سالارِ جہاں
پوچھی خاتوں میں نہ پاؤں گر وہاں　　حوضِ کوثر پر کہے شاہِ جہاں
پوچھی کوثر پہ بھی گر میں نا ملوں　　بولے حضرت پاس میزاں کی رہوں
بولی گر نا ہو وہاں اے شاہِ ناس　　آپ فرمائے رہونگا پل کے پاس
شاہ فرمائے نہ گر پل پر ملوں　　دارِ دوزخ کے کنارے پر رہوں
دوزخ و امت کے آکر درمیاں　　ہوونگا حائل ہو تا انکو اماں
جب سنی بی بی یہ حضرت سی کلام　　یہ شفاعت کی بشارات عظام
باپ میرے ہے اسی امت کا شفیع　　ہے شفاعت میں اسے شانِ رفیع
ایک روایت ہے کہ جبرئیل امیں　　ایکدن آکر بہ نزدِ شاہِ دیں
اور پوچھا ہے کہ اسلوب مزاج　　اے میرے محبوب ہے کسطرح آج
یوں عیادت شہ کی از ربِ الجلیل　　تین دن آکر کئے ہیں جبرئیلؑ
نقل ابن عمِ خیر الناس سے　　آئی عبداللہ بن عباس سے
ساتھ تھے اسکے ملائک ایکہزار　　آ کھڑا بر حجرۂ شاہ خیار
اسکو اعرابی سمجھ زہرہ بتول　　بولے بے تاب و تواں ہیں اب رسولؐ
حضرت زہرؓ نے دی یونہی جواب　　وہ کیا پھر سخت آواز اک شتاب
کس کا یہ آواز ہے اے فاطمہؓ　　ماجرا وہ سب کہے ہیں فاطمہؓ
باپ سے کرتا ہے بچوں کو یتیم　　زن کو بیوہ مرد سب بے خوف و بیم
اپنے رکھ سینے پہ تب دست بتول　　اپنے چشم پاک کو موندے رسولؐ
اور لگی کہنے کو اے میرے پدر　　کھول آنکھیں کیجے اک مجھ پر نظر
اے رسول اللہ اے بابا میرے　　فاطمہؓ قرباں قدم پر آپکے

کھول

کھول آنکھیں اک نظر فرمائیے
حاملانِ عرش تیرا دیکھ غم
اور کہے پڑھ جبکہ میں رحلت کروں
اور مروی ہے کہ زہرائے بتول
فاطمہؓ وہ راز سن خنداں ہوئیں
یوں کہے میرے سے زہرائے بتول
جب کئے ہیں سرورِ عالم وفات
تو ملیگی پہلے آ میرے سے جاں
بھی روایت ہے کہ شاہِؐ دین تب
اشک آنکھوں سے تھے جاری آپکے
میرے ابنینِ مکرم ہیں کہاں
آہ صاحبزادگاں سرور کو دیکھ
آپکے سینہ پہ آ ہر دو گرے
اور کئے تاکید سب اصحاب کو
پھر وہ دونوں کو لگا اپنی گلے
آہ شاہزادے نہ ہوتے تھے جدا
نزع کا جب حال تھا اس شاہ پر
شاہِ عالم سے گئے ہیں تب جدا
یا نبیؐ اب کھول آنکھیں دیکھئے
کہ وصیت جو کیا ہوں تجھکو کل
اور سب ازواج کو شاہِ عرب
جلد حاضر ہو علیؓ نامدار
کہ یہودی سے فلاں زر اسقدر

آخری اک بات تجھسے کہیئے
آہ اب روتے ہیں با درد و الم
آیۂ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
جب بہت رونے لگے ہیں ہو ملول
اور بہت خوشحال اور شاداں ہوئیں
اب میں کہہ سکتی ہوں یہ رازِ رسولؐ
پھر میں پوچھی بولے کیا ہی وہ بات
حشر میں تو ہوگی خاتونِ جناں
یوں دعا مانگے ہیں از درگاہِ رب
یوں لگے ہیں پوچھنے تب درد سے
یعنی حسنینِ معظم ہیں کہاں
ایسی حالت میں وہ پیغمبر کو دیکھ
اور منہ سے منہ لگانے کو لگے
بلکہ سب امت کے شیخ و شاب کو
انکو سمجھائے بہت الطاف سے
اور نہ دامن چھوڑتے تھے آپ کا
سرورِ کونین عالیجاہ پر
شورِ غم کا آہ محفل میں پڑا
اک وصیت اب مجھے فرمائیے
یاد رکھ اسکو اسی پر کر عمل
کر وصیت اسطرح پوچھے ہیں تب
بیٹھ حضرتؐ کے سرہانے اشکبار
یاد رکھ تو میں لیا ہوں قرض کر

انا للہ وانا الیہ راجعون

کھول آنکھیں تب کہ خیر البشرؐ
اپنے دستِ پاک سے شاہِؐ عرب
بعد فرمانے لگے ہیں الغرض
مصطفےٰؐ نزدیک اپنے تب بلا
عائشہ کہتے ہیں میں اسکا سبب
جبتلک زندہ تھے سالارِ جہاں
تب کہے فرمائے مجھسے شاہِ دیں
پہلے ملنے کی بشارت سن گئیں
یا الٰہی اب جدائی پر میرے
بولتے اب میرے دلبنداں کہاں
فاطمہؓ حاضر کئے حسنینؓ کو
اسطرح رونے لگے بے اختیار
سرورِ کونین انکو سونگھ کے
کہ یہ ہر دو سے رکھو الفت تمام
کر وداع انکو کہے اسطرح تب
اشک آنکھوں سے بہاتے تھے بہت
فاطمہؓ زہرا تب آخر ناگزیر
آہ آکر عائشہؓ نے بعد ازاں
انکو فرمائے کہ نزدیک آ میرے
عرض پھر حفصہ نے کی آکر یہی
کہ علی میرا برادر ہے کہاں
اپنے زانو پر رکھے سر شاہ کا
جو اسامہ کا ہے لشکر اے امیں

اسقدر مت رو تو اے لختِ جگر
فاطمہؓ کے اشک کو پونچھے ہیں تب
اک جزا ہے ہر مصیبت کے عوض
ان سے کچھ مخفی کہے اے باصفا
پوچھی اسدن فاطمہؓ زہرا سے تب
وہ نہیں ظاہر کئے رازِ نہاں
کہ سب اہلِ بیت سے میرے یقیں
کی بخوشحال اپنے جان و دل کتیں
فاطمہ خیر النساء کو صبر دے
نورِ چشماں میرے فرزنداں کہاں
مصطفےٰؐ کے قرۃ العینین کو
دیکھکر انکو ہوئے سب زار زار
انکی پیشانی پہ تب بوسہ دے
اور بجالاؤ انہوں کا احترام
آہ میرے سے جدا تم ہو اب
شور اک غم کا مچاتے تھی بہت
انکو سمجھا از وجوہاتِ کثیر
عرض کی یوں از شہِ ہر دو جہاں
آئیں جب نزدیک تب لیا کہے
شاہ فرمائے ہیں ان کو بھی یہی
مرتضیٰ شیرِ غضنفر ہے کہاں
انکو فرمائے نبیؐ اے مرتضیٰؓ
اسکی تیاری میں خرچا وہ یقیں

خاتونِ جنت کو بشارت
حسنین کی نسبت آپ کی وصیت
علی مرتضیٰ کو وصیت

قرض وہ ذمہ سے میرے بالضرور　　جلد تر کردے الٰہی تو بے قصور
اور میرے بعد اے بھائی میرے　　آہ مکروہات پہنچیں گے تجھے
اور جب دیکھیگا تو اے باوفار　　کہ کٹے ہوں لوگ دنیا اختیار
اور ایک آئی روایت اے خبیر　　کہ وصیت یہ نبیؐ کی ہے اخیر
حق بجالا نیں اسکے جا و داں　　تم ڈرو حقسے سدا اسرو عیاں

روایت

جب دئے ہیں اذن سالار انام　　باادب آکر کیا ہے وہ سلام
حکم گر ہو تو کرونگا قبض جاں　　ورنہ خالی ہاتھ جاؤں بیگماں
چرخ اوّل پر ملائک سب کے سب　　پوچھتے تھے آپکا احوال اب
شہ کہے اے دوست میرے باوفا　　مجھسے اس حالت میں تو کیوں ہے جدا
مالک دوزخ کو وہ پروردگار　　اب کیا ہے حکم آیا آشکار
آگ دوزخ کی بجھا دے جلد تر　　اور کیا یہ حکم حور العین پر
کہ کھڑے ہو باندھکر تم صف بصف　　آتی ہے روح رسول باشرف
جبتلک تو اور تیری امت بھی　　داخل جنت نہ ہونگے اے نبیؐ
حوض کوثر اور محمود ا مقام　　دیویگا تجھکو خداوند انام
کہ تو دل سے اپنے راضی ہویگا　　فرح و بہجت اس سے بیحد لیویگا
ملاء اعلیٰ میں ہے تیرا انتظار　　بلکہ ہے مشتاق تیرا کردگار
پر مجھے ہے فکر امت کی بڑی　　درد امت کا ہے مجھکو ہر گھڑی
حق نے فرمایا کہ کہہ بعد سلام　　تیری امت کے گنہگاراں تمام
جب کہے حضرت سے یہ روح الامین　　سنکے فرمائے ہیں انکو شاہ دیں
نہ کرے توبہ تو کیا ہو اسکا حال　　پاوے کیسا آہ وہ رنج و ملال
گر ہو تائب اسکو بخشوں اے نبیؐ　　بولے حضرت ہے زیادہ ماہ بھی
شہ کہے ہفتہ بھی زاید ہے ہنوز　　حق کہا مرنیکے آگے ایکدن دو نوز

اور کہے تو سب سے پہلے مجھ سے آ　　حوض کوثر پر ملے روز جزا
تو نہ ہو دل تنگ ان صلوات پر　　صبر کر تو صبر کر تو صبر کر
چھوڑ تو دنیا کو کر عقبیٰ قبول　　یہ وصیت یاد رکھ ہرگز نہ بھول
کہ نگاہ رکھو نماز ولی کو مدام　　خوش رکھو باندی غلاموں کو دوام
پیٹ بھر انکو کھلاؤ اور پہناؤ　　بات نرمی سے کرو اور مت ستاؤ
الغرض کہتے ہیں عزرائیلؑ نے　　اذن چاہا گھر میں آنے کیلئے
اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا　　تابع فرماں رہوں میں آپکا
مصطفےٰ پوچھے کہاں روح الامیںؑ　　بولا عزرائیل تب اے شاہ دیں
آئے ہیں ایسے میں روتے جبرئیلؑ　　اشک سے منہ کو بھگوتے جبرئیلؑ
عرض کی جبرئیل اے شاہ کریم　　میں لے آیا ہوں بشارات عظیم
کہ مقدس تیرے پیغمبر کی روح　　آج آتی ہے سما پر بافتوح
کہ سنوارو آپکو تم سب شتاب　　اور فرشتوں کو یہ فرمایا خطاب
مجھکو بولا جا زمیں پر جلد تر　　اور دے میرے نبیؐ کو یہ خبر
سب رسل اور انکی امت پر تمام　　داخل جنات ہونا ہے حرام
اور قیامت میں شفاعت سے تری　　چھوٹے اتنے لوگ امت سے تری
اور بہت ایسے ہی درجات علا　　دیوے حق تجھکو مقامات علا
شاہ فرمائے یہ سن اے جبرئیلؑ　　کہہ ہیں بہتر یہ بشارات جلیل
پھر گئے جبرئیل پاس اللہ کے　　آکے پھر یوں عرض حضرت سے کرے
توبہ اپنی موت آگے ایکسال　　گر کرے میں بخشوں انہیں بے قیل و قال
موت سے اپنے کسیکو نہیں خبر　　شاید آگے اک برس کے کوئی بشر
حکم حق آیا ہے دوسرے بار بھی　　اک مہینے کے بھی آگے ہاں کوئی
بار سوم حکم آیا جانیئے　　آگے اک ہفتہ کے جو توبہ کرے
شہ کہے ایکدن بھی ہے طول طویل　　بعد یہ آیا ہے فرمان جلیل

عزرائیل کا حاضر ہونا

جبرئیل کی بشارتیں

حضرت کا اپنی امت کیلئے دوزخ کی فکر کرنا

Scanned with CamScanner

موت سے کے آگے ہی اک ساعت اگر — ہووے تائب اسکو بخشوں سربسر
گر کسی بندہ کی نیت اے دادگر — تب بھی توبہ نا میسر ہو اگر
اپنے عصیاں سے اگر ہو شرمسار — بخشکر دوں اسکو جنت میں قرار
شرط ہے یہاں رہے باقی اگر — شرک سے سترِ عیاں ہو دور تر
اسطرح کہنے لگے جبریل سے — تین مقصد اور باقی ہیں مرے
دوسرے امت کے جو ہیں فرقہیں — شامتِ عصیاں سے انکے کہیں
جسطرح اگلی امم کی صورتیں — مسخ عصیاں کے ہی شامت سے ہوئیں
میری امت کے جو کچھ اعمال ہیں — مطلع کر دیووں انپر میرے تئیں
سن کے یہ باتیں نبی سے جبرئیل — جا کہے نزد خداوندِ جلیل
یعنے روزِ حشر باشانِ رفیع — آپ ہی سب امتوں کے ہوں شفیع
دو فرشتے جسکے ہفتہ میں دو بار — پیر اور جمعہ کی شب میں باوقار
سنکے یہ حضرت نہایت خوش ہوگئے — اذن عزرائیل کو ہیں تب دئے
کیا لکھوں اب ذکر ہے سکرات کا — نزعِ جانِ شاہِ موجودات کا
تم سنو یہ ذکرِ غم پُر اضطراب — چشم سے جاری کرو دو جوئے آب

روایت

قبض روحِ پاک پر شاغل ہوا — حکم پر حضرت کے وہ عامل ہوا
تھا میرے زانو پہ ایسے میں ہاں — عبدِ رحمٰن آیا میرا بھائیجان
دیکھنے سے میں نے سمجھی اسکے تب — کہ ہے شاید خواہشِ مسواک اب
تب کئے سر سے اشارہ شاہِ دیں — پس میں اس مسواک لیکے وہیں
پس کئے مسواک اچھی طرح سے — اور کئے بعد از عنایت وہ مجھے
آہ تھی سکرات ایسی سخت تر — کہ مبارک رنگ شہ کا سربسر
آب تھا تب اک پیالہ میں بھرا — دستِ اشرف اسمیں رکھ خیر الوریٰ
تر ملیں یا در ہے اے ربِ صمد — سختیٔ سکرات میں کیجے مدد

حضرت اپنی وفات کے وقت تین مقصود جو اللہ تعالیٰ سے چاہے امت کے باب میں

تب رسول اللہ نے با انکسار — عرض کی یوں نزد خدائے کردگار
تب کہا یوں حق نے اے میرے حبیب — کہ وہ بندہ اپنے مرنے کے قریب
اتنی فرصت بھی نہ گر اسکو ملے — بخشونگا تیری شفاعت سے اُسے
شاہ یہ سنکر بہت شاداں ہوئے — جان و دل سے شاکرِ یزداں ہوئے
پہلا امت کے گنہگاروں کا سب — حشر میں ہووُں شفیع میں نزدِ رب
انپہ دنیا میں نہو قہر و عذاب — اور مسخ و فسخ سے نا ہوں خراب
تیسرا یہ ہے کہ ہفتہ میں دو بار — اپنے الطاف و کرم سے کردگار
بخشش انکے جرم کی تا مانگ لوں — نیکیوں پر انکے شکرِ حق کروں
پھر کئے آ عرض اے حق کے رسول — حق کیا یہ عرض تینوں بھی قبول
کوئی مقرب بھی بغیر از آپ کے — فتح آں بابِ شفاعت نا کرے
جو عمل امت کے ہوں خیر و شر — آگے اس سے آپکو دیویں خبر
ذکرِ غم آگے کروں کیا اب رقم — طاق ہے طاقت قلم کی اک قلم
گرچہ کہہ سکتا نہیں اے مومنو — مختصر کہتا ہوں تھوڑا تم سنو
بلکہ کیا ہے آب جائے آب پر — تم بہاؤ چشم سے خونِ جگر

حضرت عزرائیل کو قبض روح کیلئے حکم دینا

آ کے پایا حکم عزرائیل جب — بیٹھ خدمت میں نبی کے باادب
عائشہ اسطرح دیتی ہیں خبر — حالتِ سکرات میں حضرت کا سر
ہاتھ میں اسکے تھی اک مسواک تر — مصطفیٰ کرنے لگے اس پر نظر
عرض کی تب میں نے اے حضرت نبی — آپکو خواہش ہے کیا مسواک کی
چاب کر دانتوں سے اپنے نرم کر — ہاتھ میں حضرت کے دی ہو جلد تر
ہاتھ سے مسواک ایسے میں گری — یا گرا خود ضعف سے دستِ نبی
سرخ ہوتا ور زرد بھی ہوتا کبھی — اور پیشانی پہ آتا عرق بھی
ملتے تھے چہرہ پہ اپنے بار بار — اور کرتے یہ دعا با انکسار
بولے عزرائیل سے پھر شاہِ دیں — ہے بڑی سکرات کی سختی یقیں

میری امت پر بھی کیا ای نیکنام
ایسی ہی سختی کریگا تو مدام

قبض جاں آساں کسیکا نہیں یقیں
آجتک ایسا کیا ہرگز نہیں

ناتواں امت ہی میری سربسر
آہ انپر اسقدر سختی نہ کر

سختیاں انکی ہیں سب مجھکو قبول
تو نہ کر ہرگز غرض انکو ملول

آپکی امت پہ از حسن طریق
اسکے ہوں ماں باپ سے زاید شفیق

اپنی امت کی سفارش ہی میں جان
تر زباں تھے تر زباں تھی تر زباں

پھر کئے عرض اے امام الانبیا ؐ
پھر نہ دنیا میں کبھی میں آؤنگا

دیجئے رخصت مجھے اے شہر یار
بول یوں رونے لگے ہیں زار زار

آہ تب اس سرور عالم کا سر
گود میں تھا عائشہ ؓ کے اے پسر

کی ہے تب پرواز روح باشرف
اس جہاں سے عالم باقی طرف

ہے روایت عائشہ سے ای خبیر
تھا کلام پاک یہ شہ کا اخیر

تھی مہ مولد کی بس وہ بارہویں
پیر کا تھا روز اقدس بالیقیں

آہ جب اس شاہ کی رحلت ہوا
سارے عالم میں بڑی ظلمت ہوی

یہ ندا کرتے تھے بالائے فلک
درجسے اس شاہ کے حجرے تلک

بوئے خوش ایسی مہکنے کو لگی
کہ نہیں سونگھی تھی میں ایسی کبھی

اور روایت دوسری آئی ہے ایک
چادر جنت اڑا لے لا ملک

چند جمعہ گذرے مجھپر لا کلام
ہاتھ میں دھوتی ہوں کھاتی ہوں طعام

ہے روایت جب کئے رحلت رسول ؐ
ندبہ یوں کرتی تھیں رو رو کر بتول

آہ اے بابا یہ دنیا سے گئے
جنت الفردوس کو رونق دئے

آپکے بعد از اے ختم الانبیا
کس پہ نازل ہوویگی وحی خدا

یا الٰہی اب تو یہ روح بتول
جلد پہنچا دے با روح رسول

روایت

کہ فراغت چھوڑ دینے لیں نہار
فقر و فاقہ ہی کئے تھے اختیار

وہ کیا تب عرض شاہ انبیا
قبض جاں کرتا ہوں جیسا آپکا

تب رہ شفقت سے شاہ مرسلیں
یوں کئے ارشاد اسکو اے امیں

بلکہ سب امت کی میری سختیاں
روح پر کرلے تو میری بیگماں

وہ کیا ہے عرض اے مقبول رب
خاطر اقدس کو رکھئے جمع اب

یونہی عزرائیل سے شاہ انام
نزع کی حالت میں کرتے تھے کلام

آئے ہیں ایسے میں جبریل ہمام
اور کئے سالار عالم کو سلام

آپکی خاطر میں آتا تھا یہاں
آپسے آتا تھا خوش لب یہ مکاں

انکو تب رخصت دئے شاہ جہاں
وہ گئے روتے ہوئے بر آسماں

اور ہے دوسری روایت یہ جلی
تھا مبارک سر بہ آغوش علی ؓ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى

اور تریسٹھ سال کی عمر شریف
تھی رسول اللہ کی تب اے عفیف

مرتضیٰ بولے ندائے درد آہ
آسماں سے ہیں سنا وا احمد آہ

عائشہ کہتی ہیں روح مصطفےٰ
جب ہوی ہے جسم اشرف سے جدا

برد حجرہ میں اڑائی شاہ ؐ پر
ہو رہوائے چاندنی جوں ماہ پر

ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات
میں رکھی اس شاہ کے سینہ پہ ہات

اور وضو کرتی ہوں دن و شب کثیر
ہاتھ سے وہ بوئے خوش جاتی نہیں

آہ اے بابا ہوئے ہم سے جدا
کر قبول اب عوض رب العلاء

خبر رحلت آپکی بابا میرے نے
کون اب کہدیویگا جبریل ؑ سے

آہ اے بابا ز بالائے سما
ہمپہ پھر روح الامیں کب آویگا

کر مجھے دیدار سے انکے قریب
حشر میں انکی شفاعت کر نصیب

عائشہ کہتی تھی یوں رو روکے تب
کہ وہ پیغمبر سے ہے افسوس اب

آہ ہی اس شرع دیں پرور سے حیف
انبیاء کے سرور و افسر سے حیف

حضرت عائشہ سے حضرت میں اِلتجا کی حضرت کی آسانی کے لئے دعا فرمانا

وفات حضرت آیات

مرثیہ فاطمہ زہرا جنت

غم سے امت کی گناہوں سے یقیں ۔ ایک شب ساری کبھی سوئے نہیں
رہ مقامِ صبر میں ثابت قدم ۔ نفس سے تھے جنگ کرتے دمبدم
رنج و ایذا سے بہت کفار کے ۔ اور ظلم و جور سے اشرار کے
گاہ اندوہ و ملالت کے غبار ۔ شہ کے دامن تک نہ پہنچے زینہار
اور فقیر و نہ پر نہ باندھے کوئی دم ۔ وہ کبھی ابواب احسان و کرم
راہِ حق میں انکے دنداں در مثال ۔ جنگ میں مرجاں ہوئے تھے خوں سے لال
نوک اک ٹوٹی زسنگِ دشمناں ۔ فی الحقیقت تھا وہ محکِ امتحاں
کہ بہ محکِ امتحانِ کردگار ۔ اس کا ظاہر ہو گیا کامل عیار
بالتواتر اور توالی صبح و شام ۔ وہ کبھی ہرگز نہیں کھائے طعام
جو کی روٹی پیٹ بھر کھائے نہیں ۔ راحتِ دنیا کبھی پائے نہیں

ندبہ عائشہ صدیقہ رض

یونہی اہلبیت سب روتے رہے ۔ اس الم سے ہوش سب کھوتے رہے
غیب سے آئی ندا یہ سربسر ۔ پر منادی ہم کو نہیں آیا نظر

فرشتے تعزیت ادا کرنی اہلبیت سے

السلام اے اہلبیتِ مصطفیٰ ۔ السلام اے محرمِ درد و عزا
رحمت و برکاتِ خلاقِ انام ۔ تم پہ ہو ہر آن و ہر دم بالدوام
بعد بولا شربتِ جامِ ممات ۔ چکھنے والا ہے یقیں ہر ذی حیات
اور تمہارے کام کا اجر و ثواب ۔ تم کو پورا دیویں گے روزِ حساب
ہر مصیبت کیلئے نزدِ خدا ۔ ہے مقرر اک تسلی اک جزا
اور رہے ہر غایت کے آخر اک خلف ۔ پس رہو واثق بحق اے باشرف
اب رضائے حق کے جانب تم پھرو ۔ جزع و بے صبری (بیقراری) نہ ہرگز تم کرو
ہے مصیبت یافتہ بس شخص او ۔ فی الحقیقت اجر سے جو دور ہو
ہو اے اہلبیت اب تم پر سلام ۔ اور ہووے رحمتِ ربِّ انام
تھا یہ آوازِ ملک اے باصفا ۔ تعزیت کرتے تھے وہ آکر ادا
مجلسِ اصحاب میں پھر آشکار ۔ خضرؑ نے بھی آکے تب زار و نزار
یونہی کی ہے تعزیت شہ کی ادا ۔ بولے بوبکرؓ و علیؓ یہ خضرؑ تھا
آہ کیا بولوں صحابہ کا الم ۔ جسکے ہے لکھنے میں اب لرزاں قلم
ایسے حیراں اور پریشاں ہو گئے ۔ سربسر بے عقل و بیجاں ہو گئے

صحابہ کا درد و غم حضرتؐ کی رحلت پر

تلبیہ کہتے ہیں جیسے حاجیاں ۔ یوں مچائے تھے وہ سب شور و فغاں
آہ عثماں اس الم سے اے پسر ۔ ہو گئے مبہوت و گونگے سربسر
اور علیؓ با ایں شجاعت آہ میں ۔ پست ہو کر جا لگے تھے از زمیں
اور عبد اللہ انیسِ باصفا ۔ آہ رو رو اس الم سے مر گیا
عائشہ حجرے کے اندر بیٹھ کر ۔ آہ و زاری میں جگی تھی شام سحر
با وجود ایسی صلابت کے عمرؓ ۔ ہو گئے تھے بیہوش اے باخبر
سرورِ عالم کی رحلت پر یقیں ۔ حضرتِ فاروق کو آیا نہیں
کھینچ کر تلوار اپنی پُر غضب ۔ در پہ مسجد کے کھڑے تھے آکے تب
اور کہتے تھے کہیگا یہ جو بات ۔ کہ رسول اللہ پائے ہیں وفات
قتل میں کر ڈالوں گا بیشک اُسے ۔ سرورِ عالم نہیں رحلت کئے
بلکہ بیہوشی ہے بر خیر البشرؐ ۔ جونکہ تھی موسیٰ کو کوہِ طور پر
بلکہ ہے مجھکو یہ امیدِ قوی ۔ اسقدر زندہ رہیں جنکے نبیؐ
جو منافق ہیں انہوں کے دست و پا ۔ شاہ کٹوا دینگے دے کر سزا
بولے تھے بعضے منافق بد صفات ۔ گر نبی ہوتے نہ پاتے وہ وفات
اس لئے تلوار اپنی کر علم ۔ اس طرح کہنے لگے ہیں وہ بہم
جب عمرؓ اس طرح سے کہنے لگے ۔ با تمیں رحلت کے سب شک میں پڑے
پشتِ اطہر پہ نبی کے رکھکے ہاتھ ۔ جلد تر دیکھی ہے اسما پاک ذات
غیب تھے مہرِ نبوت کے نشاں ۔ تب لگی کہنے وہ با آہ و فغاں
کر یقیں مہرِ نبوت گم ہوئی ۔ اب بلا شک شاہ نے ہے نقل کی
پہنچی ہے صدیق کو جب یہ خبر ۔ آئے ہیں گریاں و نالاں جلد تر

اور جبیں پر شہ کے بوسے دئے
سر اٹھا اپنا بہت زاری کئے
دیکھے بوسہ پھر انہوں نے یوں کہا
آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا

پاک و طیب آپ تھے حینِ حیات
پاک و طیب بھی ہو بعدِ وفات
آپ کی ہے ذات برتر بالیقیں
آپ پر دو نے مرہانے سی کہیں

گر ہمارے ہاتھ ہوتا اختیار
جان اپنی ہم کئے ہوتے نثار
اور نہ کرتے منع رونے سے اگر
چشم سے چشمے بہاتے سر بسر

ہم سے بھیجے اے خداوند انام
اپنے پیغمبرؐ پہ صلوات و سلام
یا محمدؐ یا حبیبِ ربِ ناس
یاد کیجے ہمکو اپنے رب کے پاس

بعد ازاں وہ آئے ہیں نزدِ عمرؓ
جوشِ حدت پر کئے انکے نظر
انکو بولے بیٹھ جائے باوقار
وہ نہ بیٹھے بلکہ بولے چند بار

بعد ازاں انکو کہے وہ باصفا
آپ یقیں رحلت کئے ہیں مصطفےٰ[1][2]
کیا نہیں تم نے سنا اے باصواب
کہ نبیؐ کو جو کیا ہے حق خطاب

[1] اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ [2] وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ (سورۂ انبیاء)

[illegible]

بعد ازاں صدیق تو منبر پہ چڑھے
اور بلاغت سی بہت خطبہ پڑھے
بعد تحمید الٰہی اور درود
یہ پڑھے ہیں آیتیں[3] قرآں کی زود

[3] وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (سورۂ آل عمران)

جب پڑھے ہے یہ آیتیں وہ باخبر
سست و حیراں ہو وہیں بیٹھے عمرؓ
دست و پا ان کے کسکے گویا ای یار
ہو گئے مدہوش اور نقشِ جدار

ہو گئے مبہوت بھی سب حاضریں
گویا یوں سمجھے ہیں سب اے اہلِ دیں
کہ وہ آیات آج بھی نازل ہوئے
اسکے ہی پڑھنے میں سب شاغل ہوئے

کوچہ و بازار میں پڑھتے تھے سب
گویا انکو آج ہی بھیجا ہے رب
بعد ازاں فاروق بھی خطبہ پڑھے
اور یوں لوگوں کے تئیں کہنے لگے

کہ کہا تھا میں جو اول آشکار
کہ نہیں رحلت کئے شاہِ خیار
بات وہ پاتا نہیں ہیں در کتاب
اور نہ در عہدِ نبی عالیجناب

زیست کا میں شہ کے تھا امیدوار
تا ہمارے کرکے سب تدبیر کار
بعد دنیا سے کریں وہ انتقال
لیک جب چاہا بلایا ذوالجلال

یہ کتابِ حقتعالیٰ ہے بجا
کہ کئے جس سے ہدایت مصطفےٰ
لیجو بس تم اسکو سب اے اہلِ دیں
اس سے راہِ راست نا پا دیں یقیں

نقل ہے فاروق سے اے محترم
کہ کہے وہ حقتعالیٰ کی قسم
آیتیں قرآں کی وہ باصفا
جانیو گویا سنا ہی ہیں نہ تھا

آہ جب صدیق اکبر سے سنا
جلد لرزاں ہو زمیں پر گر پڑا
اور کہے اس طرح سے ابن عمرؓ
گویا پردہ تھا تمہارے منہ اوپر

خطبۂ صدیق سے وہ اٹھ گیا
سمجھے سب رحلت کئے خیر الورٰی
آہ وہ استرجاع تب کرنے لگے
یعنی انا للہ سب پڑھنے لگے

بعد اہلِ بیت سے سب تعزیت
کرادا صدیق عالی مرتبت
غسل اور تجہیز اور تکفین کے کام
بولے متعلق ہیں تم سے تمام

آپ آئے ہیں سقیفے کی طرف
جمع انصار و مہاجر باشرف
تھے وہاں تکرار تھی یہ انمیں تب
بولتے تھے اس طرح انصار سب

کہ ہو تم سے ایک اب بیشک امیر
اور ہمارے سے بھی ہو اک امیر
تب کہے صدیق انکے آگے پیش
ہے امانت از خبر حق قریش[3]

سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
کوئی نہیں اس سے کیا ہرگز عدول
زید بن ثابت کہا سالارِ دیں
تھے قریشی در مہاجر بالیقیں

[illegible]

لہ یعنی بیشک تو بھی مرتا ہے اور بیشک وہی مرتے ہیں۔

یعنی محمد تو ایک رسول ہیں ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا پھر جاؤ گے الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اللہ ثواب دے گا پہلے جاننے والوں کا ۱۲

پس

پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے
وہ قریشیوں کے اکابر سے رہے

پس کہے بوبکر با صحب کرامؓ
تم مقرر جس کو کرتے ہو امام

اس سے بولے بوعبیدہؓ اور عمرؓ
اپنے جیتے وقت پر خیر البشرؐ

اور نزد آں امامِ بحر و بر
تم ہی تھے ہم سے بیشک دوست تر

بعد ازاں وہ دونوں کے اصحاب کرام
ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تمام

اور عباسؓ و علیؓ مشغول تھے
کام میں تجہیز اور تکفین کے

پڑھکے خطبہ یوں کہے ہیں یہ علیؓ
انکو ہے ہر امر میں شانِ جلی

ہاتھ میں انکے ہے ان کا اختیار
اور ہے تمکو بھی تمہارا اختیار

تب کہے ان کو علیؓ مرتضےٰؓ
کہ نبیؐ تم کو کئے تھے پیشوا

پس علیؓ اور دوسرے یاراں سبھی
ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تبھی

ہے خلافت حضرتِ صدیقؓ کی
بالیقیں اجماع سے ثابت ہوئی

صدیق اکبر کی خلافت نص اجماع سے ثابت ہے

حدیث

غسلِ پیغمبرؐ کی تیاری کئے
اک ندا ناگاہ ایسے میں سنے

کون ہے قائل نہ پہچانے مگر
تب کہا عباسؓ نے اے باخبر

پھر ہوئی آواز دوسری جلد تب
بے تردد غسل دو حضرت کو اب

پھر صحابہ میں خلاف آیا وہیں
غسل کپڑوں پر ہی دینا یا نہیں

کہ برہنہ شاہِ دیں کو مت کرو
پیرہن پر ہی نبیؐ کو غسل دو

غسل دے مجھکو سو ویسا ہی علیؓ
غسل حضرت کو دئے ہیں آپ ہی

بستے تھے اس سبب سے ہی خدا
مجھکو علم و حفظ ہے زاید دیا

لاشِ اشرف کو نہائے بر سریر
اور پہنائے کفن بھی اے خبیر

حضرت کا غسل تکفین

حضرت کے جنازے کی نماز کا بیان

ہے روایت آگئے مرض الموت کے
جب خبر دی شہ نے اپنے موت سے

پوچھے کیسا دیں کفن فرمائے تب
جیسے یہ کپڑے کہ پہنا ہوں میں اب

جوں تھے ہم انصار سالار اہم
یوں خلیفے کے بھی ہیں انصار ہم

ہاتھ پر بیعت کرو تم اسکے سب
میں بھی بیعت اس سے ہاں کرتا ہوں اب

سربسر حکم امامت بر نماز
وہ تمہیں سب سے کئے ہیں سرفراز

پس خلافت کے بھی تم ہو سازوار
ہاتھ کئے بیعت وہ ہر دو آشکار

حضرت عباسؓ و حیدرؓ اور زبیرؓ
طلحہؓ اور مقدادؓ بھی اے اہل خیر

بعد ازاں صدیق اکبرؓ باصفا
انکو اور ان کے صحابہؓ کو بلا

انکو میں کرتا نہیں سو لا کلام
اپنی بیعت کے لئے اب التزام

بلکہ تم جانو گے اولیٰ جسکے تئیں
پہلے بیعت اس سے اب کرتا ہوں میں

کون سکتا ہے تمہیں پیچھے کرے
میں بدل خوش ہوں خلافت کیجے

جو کئے ہیں ان سے بیعت آشکار
جملہ وے اصحاب ہیں تینتیس ہزار ۳۳

نص قطعی ہے یہ اجماعی دلیل
اس خلافت پر یقیں بے قال و قیل

جبکہ عباسؓ و علیؓ مرتضیٰؓ
اور رجالِ اہلبیتِ باصفا

پاک ہے بے شبہ ختم المرسلیں
غسل دینے کی انہیں حاجت نہیں

کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا
ترک سنت کیوں کریں اسپر بھلا

جو کیا تھا منع ہے ابلیس دوں
اور یقیں میں خضر ہیں خضر ہوں

بیند اک بھی صحابہ پر خدا
گھر کے کونے سے ہوئی تب اک ندا

حکم حیدرؓ کو کئے تھے مصطفےٰؐ
کہ غرس سے ہفت مشک آب لا

ناف اور زیر پلک میں جو کہ آب
جمع تھا اسکو پئے حیدرؓ شتاب

پس مفاصل میں لگا خوشبو تمام
اور بخور تین بار دے اے نیکنام

اجلے کپڑے تھے یمن کے تین وہ
غیر دستار و قمیص اے نیکخو

اور حضرت کے جنازے کی نماز
جو ہوئی سن لیجو باسوز و گداز

پوچھے ہو دیکر ان غاسل آپ کے
بولے اہلبیت کے مرداں کمر

یا ہو مصری یا یمانی جو ملے
دو کفن لیکن کفن اجلا رہے

بعد پوچھے میں جنازے پر نماز
کون پڑھے اے شہ عالم نواز

اور فرمائے نہ رو و غم سے تم
وائیما صبر و شکیبی لیو تم

اور کہا اے خیرِ خلاقِ وریٰ
میری جانب سے کرے تم کو عطا

میری مرقد کے کنارے رکھ کے تب
ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب

بعد میکائیل و اسرافیل ہے
اور ان کے بعد عزرائیل ہے

نیک عبد الحق محدث باصفا
اور روایت بھی مدارج میں لکھا

جاؤ تم سب رکھ سرِ مرقد پہلا
بھیجیگا مجھ پر صلوٰۃ اوّل خدا

بعد ان کے آکے اصحابِ کرام
سب ادا کر لیں نماز اپنی تمام

چرخ سے فوجِ ملک آنے لگی
کر نماز اس شاہ پر جانے لگی

پس جماعاتِ صحابہ با نیاز
منفرد پڑھتے تھے حضرت پر نماز

دفن میں اس سیدِ عالم کے تب
ڈھیل اتنی ہے ہوئی آہ عجب

دفن حضرت کو کریں اے سینہ صاف
اور مدفن میں بھی آیا اختلاف

حضرت صدیق نے دی یہ خبر
کہ سنا ہوں میں ز سالارِ بشر

اور علی بولے کہ بر روئے زمیں
نزدِ حق کوئی اس جا سے افضل نہیں

عائشہ کے حجرۂ اقدس میں ہی
کھودا تھا پھر لحد ابو طلحہ تبھی

حضرت عباس و فضل و قثم
اور علی مرتضیٰ پر درد و غم

آہ اس طرح دیتا ہے خبر
چہرۂ سرور پہ کی میں نے نظر

غایتِ الطاف اور رحمت سے ہی
امتی کہتے تھے رب امتی

آپ کی امت میں کر دے جاں نثار
آپکے پیرو رکھے سرورِ جہار

اے خداوند جمیع کائنات
کر اس امت میں مری موت و حیات

قبرِ اشرف کی بلندی جانیے
ہے روایت چار انگل کی رکھے

حضرت زہرا کا کیا لکھوں الم
کہ یہاں سے آہ بے طاقت قلم

چھ مہینے یونہی دنیا میں جیے
سیوم رمضان کو رحلت کئے

پوچھ یہ یاراں لگے رونے تمام
رو دئے ہیں آپ بھی شاہِ انام

حق تعالیٰ تم پہ سب رحمت کرے
اور گناہاں سب تمہارے بخش دے

غسل دیکر اور کفن پہنا مجھے
پس اٹھا کر تم جنازے کو مرے

جو پڑھیگا پہلے میرے پر نماز
دوست میرا جبرئیل پاکباز

ساتھ لے فوجیں ملک کے آئینگے
پڑھ نمازیں وہ مرے پر جائینگے

کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر
کہ جنازے کو مرے تیار کر

پھر جواں سب کے ہیں بی بیاں
وہ نماز اگر گذاریں بعد ازاں

پس بحسبِ حکم سالارِ خیار
لا جنازے کو رکھے نزدِ مزار

پس رجالِ اہلبیت باصفا
اور اہلبیت کے بعد از نساء

جب تھے سب عالم کے سرور وہ امام
آپکے کیوں ہو جنازے پر امام

پیر کے دن کی ہے حضرت کی وفات
چہار شنبہ کی یقیں جب آئی رات

کوئی گھر میں کوئی مسجد میں کہا
اور کہا کوئی در بقیع باصفا

ہر نبی جس جائے پر رحلت کیا
بالیقیں اسی جگہ مدفون ہوا

کہ جہاں پر قبض ہو روحِ رسول
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول

وقتِ سحر اور چہار شنبہ کی تھی شب
دفن سرور کو کئے اے باادب

قبر میں شہ کو تم اتارے اے خبیر
باہر آیا ہے قثم سب سے اخیر

لب ہلاتے تھے رسول انس و جاں
میں سنا نزدیک لیجا اپنے کان

آپ پر امت کو حق کر دے فدا
اور نہ حضرت سے ہو یہ امت جدا

اور شفاعت سے نبی کے کارساز
اپنی رحمت سے کرے بس سرفراز

اور اس امت میں میرا حشر کر
کر شفاعت سے نبی کے بہرہ ور

الغرض جب دفن سے فارغ ہوئے
تعزیت سب آنکے زہرا سے کئے

آہ زہرا شاہ کے بعد وفات
نہ ہنسے اور نہ کہے زنہار بات

ہووے اس خاتون پر حق سے سلام
اور انکے پدرِ امجد پر مدام

عائشہ بھی باندھ کر حجرہ کا در
درد میں حضرتؐ کے تھیں شام و سحر

اور اس غم سے کئی صحب کبار
مر گئے بیمار ہو کر آشکار

کہ سوا تیرے نبیؐ کے غیر پر
ہم نہ کر سکتے تھے اب ہرگز نظر

ذکر کیا انساں کا بلکہ بر فلک
کہتے تھے وا احمدا رو کر ملک

اونٹنی شہ کے سواری کی جو تھی
یعنے قصوا چارے پانی سے بچی

اور مرکب شہ کا جو یعفور تھا
اس الم سے روز و شب رنجور تھا

اک کنوئیں میں جا گرا اور جاں دیا
کیا سعادت دو جہاں کی وہ لیا

بر کلام فاطمہؓ اے نیکنام
اب کروں میں اس بیاں کا اختتام

اور مبارک قبر سے لے خاک پاک
اپنی آنکھوں پر رکھے وہ دردناک

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

نَفْسِیْ عَلٰی زَفَرَاتِہَا مَحْبُوْسَۃٌ
یَا لَیْتَہَا خَرَجَتْ مَعَ الزَّفَرَاتِ

آہ اب لکھتا ہوں اسکا ترجمہ
یعنے فرماتی ہیں ایسا فاطمہؓ

پھر نہ سونگھے وہ کوئی خوشبو بھی
ایسی خوشبو اور کسی میں ہووے گی

وہ مصائب آپڑیں ایام پر
روز روشن ہوویں راتیں سر بسر

کاش اس درد و الم کے درمیاں
ہے بھلا میری نکل جاوے تو جاں

یونہی سب اصحاب بھی اور بی بیاں
تھے اسی ماتم میں ہر آن و زماں

اور کئی مانگے دعا اے ربنا
آہ ہم کو جلد اب اندھے بنا

حقنے کی ان کی دعائیں سب قبول
ہو گئے اندھے وہ محروں ملول

اور تھا یہ درد و غم جنات پر
جن تو کیا ہے بلکہ حیوانات پر

اشک تھے بس اسکی آنکھوں سے رواں
دیکھی اس درد ہی میں اپنی جاں

دوڑتا تھا ہر طرف اندوہگیں
اور اپنا سر پٹکتا بر زمیں

آہ اب طاقت نہیں ہے در قلم
کہ لکھے آگے یہ حال درد و غم

ہے روایت حضرت زہرا بتولؓ
آکے بعد دفن بر قبر رسولؐ

آہ وہ نالاں و گریاں بیقرار
شعر یہ پڑھنے لگے ہیں دل فگار

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَّوْ اَنَّہَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

لَا خَیْرَ بَعْدَکَ فِی الْحَیٰوۃِ وَاِنَّمَا
اَبْکِیْ مَخَافَۃَ اَنْ تَطُوْلَ حَیَاتِیْ

کیا نہیں اس شخص کو پہنچی یہ بات
سونگھے جو قبر رسولؐ کائنات

آہ از ترحیل شاہ انبیاءؐ
جو پڑے ہیں سختیاں اب مجھ پہ آ

اسکے ہی آواز غم میں میر بیحال
آہ قیدی ہو گئی ہے بیگماں

یا نبیؐ اب آپ کے بعد از یقیں
بہتری کچھ میرے جینے میں نہیں

میری طول زندگی کے خوف سے
رو رہی ہوں غم یہ لاحق ہے مجھے

قبر شریف میں حضرت حیات حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

اے مسلمانو! یہ الفاظ وفات
اور کفن و دفن اور غسل و ممات

دلکو اسکے ذکر کا یارا نہیں
پر سوا اطلاق کے چارا نہیں

جبکہ ہے اس سرور عالمؐ کی ذات
مُبدء جملہ حیات کائنات

جسطرح زندہ ہیں عیسیٰؑ بر فلک
یونہی زندہ ہیں شہ جن و ملک

اور تراوت تازگی اے باکمال
ہے حواس خمسہ و غیرہ سب بحال

پڑھتے ہیں قبر مبارک میں نماز
اور دیتے ہیں اذاں اے بانیاز

جو ہوئے مذکور سرورؐ کی طرف
ہے مجازاً وہ پیمبرؐ کی طرف

غیر ازیں اطلاق الفاظ گراں
ہے محال و غیر ممکن یہ بیاں

فی الحقیقت آپ با جسم شریف
ہیں حقیقی زندہ در قبر منیف

اور نہیں ہرگز گلا ہے جسم پاک
اس شہ ارض و سما کا زیر خاک

بیٹھنا اٹھنا بھی جانو روز و شب
باقی ہیں حرکات اور سکنات سب

اور قرآں کی تلاوت صبح و شام
بالیقیں کرتے ہیں وہ شاہ انام

موت اکساعت کی ہی دیکر خدا
دفن سکے من بعد پھر زندہ کیا

اور نہیں تقسیم پایا سر بسر
ترکہ شہ کا شاہ کی اولاد پر

اور معارف ہے وہاں شہ کی غذا
جوں ملک کو ہے غذا یادِ خدا

اور انکی ہیں تصنیفات میں
یونہی لایا خاصکر طبقات میں

شیخ ابویعلی نے از نقل ثقات
یہ روایت کی انس سے پاکذات

اور حقکے خاصگانِ پاک باز
مرقدوں میں اپنے پڑھتے ہیں نماز

مصطفٰے فرمائے بھیجیگا درود
نزد قبر آگر میرے جو باسعود

اور جو بھیجے غائبیں مجھپر درود
لا ملائک مجھکو پہنچاتے ہیں زود

اور حدیث آئی ہی اک اے حقشناس
کہ موکّل اک ملک ہے قبر پاس

گرچہ سنتے ہیں وہ خود خیر البشر
واسطے تعظیم کے ہے یہ مگر

حدیث

جو تمہارے ہیں عمل اے باصفا
وہ ملائک مجھکو پہنچاتے ہیں لا

بیہقی بولا احادیث کثیر
بر حیاتِ انبیا آئے بشیر

قبر میں اپنی وہ پڑھتے تھے نماز
اور ملے دوسرے رسل بھی پاکباز

اور فرمائے بہت بھیجو صلواۃ
جمعہ کے دن مجھپہ تم اے نیکذات

عرض بولے یار دل نے کی تب شہ سے زود
آپ پر معروض ہو کیو نکر درود

انبیا کے جو ہیں اجساد کرام
حق کیا کھانا زمیں پر ہے حرام

ہو گئی ثابت کہ ہستی دنیوی
ہے بلاشک وہ نہیں ہے معنوی

سو مجرّد ان کو ہے ابقائے روح
اور جسد باقی نہیں اے بافتوح

زرکشی کہتا ہی شہ پائے وفات
کیا عجب ہے حق دیا جو پھر حیات

عادیہ اسباب سے ہے اغذیات
اسپہ ہے مشروط دنیا کی حیات

چونکہ در حالاتِ حزن و ابتہاج
بعض مردم کو غذا کی احتیاج

انبیاء کو جو ہے برزخ میں حیات
احتیاج انکو نہیں با اغذیات

بی ہیں پر آپکے اے اہل دیں
عمداً یہی واسطے آئی نہیں

ایسے زندہ ہیں حقیقی جانیئے
دور اپنے اہل سے گویا ہوئے

سب یہی مذکور در فوز عظیم
اور مواہب میں ہے بیشک اے فہیم

اور حیاتِ انبیا میں بس صریح
شہ سے وارد ہیں احادیث صحیح

کہ کئے ارشاد یوں خیر الوریٰ
اپنی قبروں میں ہیں زندہ انبیا

حدیث

گوش سے سن اکو میں اپنے شتاب
قبر میں دیتا ہوں اسکا پھر جواب

حدیث

حاضریں جب آکے کرتے ہیں سلام
عرض ہر ور سے وہ کرتا ہی مدام

بادشاہوں اور امیروں کے حضور
جوں نقیبان ہیں کھڑے ای باشعور

اور فرمائے ہیں شاہ مرسلیں
اور ملک سیاح ہیں جو برزمیں

شکر میں کرتا ہوں نیک اعمال پر
اور استغفار بر اعمالِ شر

بعد اسکے وہ وہی لایا خبر
قبر موسیٰ پر کئے جب شہ گزر

حدیث

کہ تمہارے وہ درود ال کلام
ہوتے ہیں معروض میرے پر تمام

تن تو بوسیدہ ہوا ہو ویگا تب
تب کیا ارشاد وہ محبوب رب

بولتا ہے یوں ملا جیون یہاں
کہ حیاتِ اقدس پیغمبراں

معنوی ہے ہاں شہیدونکی حیات
مت سمجھ ویسی ہے نبیونکی حیات

اور شہیدوں کے بھی روحونکو غفور
کرتا ہے داخل باجوافِ طیور

اور اس دنیا میں جو ہیں زندگاں
انکو حاجت ہے غذا کی جاودان

باوجود اسکے بھی قادر ہے خدا
کہ رکھے زندہ مقرر بے غذا

دیکھ ایک مدت تلک ہوتی نہیں
باوجود اس کے وہ جیتے ہیں یقیں

دہلوی لکھتا یہاں اے باکمال
کہ حدیث آئی ہے در صوم وصال

که اُبِیتُ عِندَ رَبّی مصطفیٰ　یُطعِمُنِی وَیَسقِینی سے کہا
یعنے رب کے پاس رہتا ہوں بہ شب　ہے کھلاتا اور پلاتا مجھکو رب
بس ہے کافی یہ حدیث باصفا　در ثبوت ایں مراد مدعا
عالم برزخ میں بس آب و طعام　بھیجے جنت سے خداوند انام
یا ہو حاصل حالت ذوق حضور　بس وہی ہووے غذا اے باشعور
اس بحث کے ہیں دلائل بے حساب　گر لکھوں ہووے مطول یک کتاب
فارسی عربی ہیں اسمیں اہل حب　عالموں نے مستقل لکھیں کتب
خاص شیخ دہلوی لکھا ہے خوب　یہ بیان پاک در جذب القلوب
لیک ہندی میں نہیں آیا نظر　میں وہ لکھونگا خدا چاہے اگر
حافظ و علامہ شیخ ابن حجرؒ　شرح ہمزیہ میں اپنے سربسر
شیخ غزالی منقذ سے بہ یقیں　نقل فرماتا ہے یوں اے پیش بیں
کہ یہ بیداری بہت سے اولیا　پاتے ہیں دیدار شاہ انبیا
چونکہ قطب الوقت شیخ شاذلیؒ　اور ابو العباس باشان جلی
نوم و بیداری میں اپنے بانیاز　رویت نبوی صلعم سے تھے بس سرفراز
بلکہ یوں کہتا ہے شیخ شاذلیؒ　اک پلک مارنے تلک بھی میں کبھی،
گر نہ دیکھوں شاہ عالم کا جناب　مومن اپنے تئیں نہ جانوں باصواب
اور کہتا ہے اسی میں اے خبیر　پیر میرا اور میرے والد کا پیر
شیخ شمس الدین محمد باصفا　دیکھتا اکثر جمال مصطفیٰ
اپنی بیداری میں وہ صاحب کمال　اور اگر اس سے کوئی کرتا سوال
شیخ تب یوں بولتا اے باشعور　عرض کرتا ہوں میں پیمبر کے حضور
بولکر اسطرح ہوتا سر بجیب　پس وہ یوں دیتا خبر بیشک و ریب
کہ یقیں اسباب میں شاہ عرب　اسطرح ارشاد فرماتے ہیں اب
جسطرح دیتا خبر وہ سینہ صاف　پھر نہیں ہوتا کبھی اسکا خلاف
کیجیے انکار سے اس کے عذر　زہر ہے انکار اس کا سربسر
بلکہ از ارواح بعض کاملیں　فیض پاتے طالبان حق یقیں.
چونکہ از قبر جناب بایزیدؒ　شیخ خرقانی بو الحسن تھا مستفید
ذکر اس کا در کتاب مثنوی　اسطرح لایا ہے پیر معنوی،
کرحسن باشد مریدے زامتم　درس گیرد ہر صباح از تربتم
گفت من ہم نیز خوابش دیدہ ام　وز روان شیخ ایں بشنیدہ ام
ہر صباحی رو نہادے سوئے گور　ایستادے تا ضحی اندر حضور
تا مثال شیخ پیشش آمدے　تا کہ بی گفتے شکالش حل شدے
تا یکے روزی بیامد بو سعود　گور را ابرف تو پوشیدہ بود.
تو بتو بر تو برفہا ہمچو علم　قبہ قبہ دید جانش شد بہ غم
بانگش آمد از حظیرہ شیخ حی　ہا انا اَدعوک کی تسعیٰ الیّ
ہیں بیا ایں سو برآوازم شتاب　عالم ار برفست از من رو متاب
حال او زاں روز شد خوب و پدید　آں عجایب را کہ اول می شنید
تھا مرے مرشد کا جد باکمال　صاحب کشف و شہود و وجد و حال
یعنے شیخ محی دیں عبد اللطیف　قطب دوراں ذو التصانیف شریف
ذوق کے دریا کا دُر شاہوار　تھا تخلص اسکا ذوقی سازوار
حال و قال جذب میں تھا یگاں　بایزید وقت و شبلی زماں
شعر میں ثانی جامی تھا یقیں　عمر کا اپنے نظامی تھا یقیں
اس سخن میں کیا کچھ نہیں ہے اشتباہ　اسکے تصنیفات ہیں اس پر گواہ
عالم طفلی سے از فضل غفور　اس سے تھا نشان ولایت کا ظہور
نوجواں تھا جبکہ وہ بدر کمال　تھا درخشاں اس سے نور جذب حال
عمر اسکی جب تھی تیتالیس سال　نوش فرمایا ہے تب جام وصال
اس قلیل عمر میں وہ اے فہیم　لکھا ہر اک فن میں تصنیف ضخیم

ابیات مثنوی شریف

بعض اولیائے کبار بیداری میں حضرت کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں بعضے بزرگان دین بعضے اولیائے کرام کی ارواح مقدسہ سے فیض پاتے ہیں

حضرت ابو الحسن خرقانی کا حضرت بایزید بسطامی کے مزار سے فیض حاصل کرنا

تشخیص مصنف در طریقہ قادریہ

فارسی تازی میں وہ عرفاں کے گنج
سنر بجیب ہوتا کبھی فرماتا تھا جب
سنر بجیب اس وقت ہو فرماتا تھا
اور سید ابو الحسن اس کا خلف
تھی قناعت میں جسے شانِ جلیل
طفلگی میں ہو گیا تھا جب یتیم
عالمِ رؤیا میں اپنے بار ہا
منکشف ہوتے تھی اسپر بالصواب
خواب میں اک شب علیِ مرتضیٰ
اور فرد العصر قطب الواصلین
تیرہویں صدی کا مجدد اور امام
وہ دیا اسطرح سنت کا رواج
یہ مقدس بھی زارواحِ کرام رض
اور زبانِ پاک میں کر اپنے تر
اور اس رؤیائے حق کا وہ اثر
ایک شب بعد اسکے وہ عالیجناب
اک لباسِ فاخرہ اسکے تئیں
خواب سے جب یہ ہوا ہے کامیاب
اور روحِ نقشبند محترم
اور گیا تھا ایکدن وہ نامدار
روحِ پاک اسکا ملاقی ہو تبھی
سب طرق میں صوفیہ کے ذو الجلال
اور محقق اسکا شیخِ معنوی

ہونگے نظم و نثر میں تا شصت و پنج
غوثِ اعظم یوں کیا ارشاد اب
کہ مصنف اس کا معنی یوں کہا
یادگارِ پیشوایانِ سلف
اور توکل زہد میں تھا بیعدیل
جدِ امجد سے لیا فیضِ عظیم،
فیض اس کے روحِ اقدس سے لیا
فیضِ روحانی سبھی اسکے بخواب
غسل سے اسکو معزز کر دیا
سیدِ احمد امام العارفیں
رکنِ شرع و ملتِ خیر الانام
کہ ہوا تاراج بس بدعت کا راج
فیض پایا ہے بہت اے نیکنام
ایک اک اسکو کھلائے سر بسر
نفسِ پاک اپنے میں پایا جلد تر
حیدر و زہرا کو بھی دیکھا بخواب
حضرتِ خیر النسا پہنائے ہیں
اور بھی اس پر ہوئے ہیں فتحیاب
ایکدن اک پہر تک ہر دو بہم
بر مزارِ قطبِ دین بختیار
اسپہ فرمایا توجہ اک قوی
فیض سے اپنے اسنے بخشا کمال
ہے یقیں عبد العزیزِ دہلوی رح

جب حقائق میں کوئی کرتا سوال
اور زابیاتِ کتابِ مثنوی
پیش ہی کہتا تھا معنے بینظیر
محوِ عرفاں پاکدم صاحب عدم
باوجودِ فقر با شانِ علا
یعنے روحِ حضرتِ غوث الانام رض
اور تصوف کے لطائف اور نکات
اور علی کی روح سے بھی آکے رشید
جب ہوا بیدار وہ شیخِ زمن
صاحبِ سیر و سلوک و جذب و حال
جسکی ارشاد و ہدایت سے خدا
فیض سے جسکے جہاں پر نور ہے
عالمِ رؤیا میں اسکے مصطفےٰ
جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
منکشف اس پر علومِ قدسیہ
ہو گیا اس خواب میں وہ طفل سا
قدِ پاک اسکا تبھی اے ارجمند
اور مقدس روحِ محبوبِ خدا
ہوکے ظاہر ایک تاثیرِ عظیم
اور اس کے مرقدِ اطہر پہ جا
یونہی ارواحِ بزرگوں سے کثیر
نقشبندیہ طریقہ میں بجا
روح پر رحمت کرے انکے خدا

اس تحقیق سے تو وہ باحال و قال
پوچھے جاتا گر وہ شیخِ معنوی
نظر جوں تا روشنیں ہو بدرِ منیر
عارفِ کامل ولیِ محترم
تھا یقیں بحرِ سخا ابرِ عطا
تربیت پر اسکے راغب تھی مدام
اور حقائق کے دقائق مشکلات
حق کیا رؤیا میں اسکو مستفید
تر بتر تھے اس کے کپڑے اور بدن
وارثِ علمِ لدن بیقیل و قال
ایک عالم کو دیا راہِ ہدیٰ
یہ عرب سے ہند تک مشہور ہے
ایک شب تازہ کھجوریں تین لا
دانت میں خرمے کے تھی ریزے لگے
ہو گئے مدرک رموزِ انسیہ
تب دیا ہے غسل اسکو مرتضیٰ رض
ہو گیا فی الحال بالا اور بلند
غوث الاعظم بادشاہِ اولیاء
اسپہ فرمائے توجہ پس فخیم
کہتے ہیں ایکدن مراقب وہ ہوا
مستفیض اسکو کیا ربِ قدیر
شیخ ہے وہ میرے شیخ الشیخ کا
اور سب اشغال پیران کے سدا

یہ بیاں ہے طول میں بر وجہ نیک
فیض روحانی میں بھی لایا ہوں کچھ

مختصر کرتا ہوں میں اب کچھ بیاں
معجزات قبر سرور کا بیاں

آپکی قبر مبارک سے یقیں
معجزے ظاہر ہوئے اے بیش ہیں

جبکہ گزرے ہیں سفر تین روز
آن کر اعرابی اک با درد و سوز

اور بہت رونے لگا ہو کر حزیں
اور یوں کہنے لگا اے شاہ دیں

جو کیا ہے آپنے مولا سے یاد
وہ کیا ہے آپ سے بس ہم نے یاد

قبر شریف سے ظاہر ہوئے سو معجزے

اپنے قبر پاک میں خیر الانامؐ
جب ہیں زندہ تا قیامت لا کلام

ہے روایت از جناب مرتضیٰؓ
کہ پس از دفن امام الانبیاءؐ

روضۂ اطہر پہ سرور کے گرا
سر پہ ڈالا خاک پاک اسکی اٹھا

آپنے جو حق تعالیٰ سے سنا
یا نبیؐ وہ آپ سے ہم نے سنا

آپ پر حق نے جو کیا ہی نزول
ہے از انجملہ یہ آیت اے رسولؐ

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ٥

پڑھکے یہ آیت کہا با چشم تر
میں کیا ہوں ظلم اپنے نفس پر

آپکی خدمت میں ہیں حاضر ہوا
چاہیں بخشش آپ میری از خدا

قبر اشرف سے ہوی تب یہ ندا
غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اے باصفا

کی روایت ابن شیبہؓ باوقار
کہ زمانے میں عمرؓ کے ایک بار

یوں کیا ہے عرض اے شاہ ہدیٰؐ
مانگئے بارش ز درگاہ خدا

خواب میں تب آئے اسکے شاہ دیں
اور کئے ارشاد یوں اسکے تئیں

جیسے فرمائے ہیں شاہ انبیاؐ
حق تبھی برسات برسایا بڑا

روایت

قحط آیا ایک بڑا عالم پہ جب
شخص یک آ روضۂ اشرف پہ تب

واسطے امت کے اپنے لا کلام
ورنہ پاتے ہیں ہلاکت اب تمام

کہ بشارت اب عمرؓ کو دے تو جا
بالیقیں برسات بھیجیگا خدا

معجزے ایسے بہت آئے ہیں جاں
نا لکھا خوف طوالت سے یہاں

زیارت شریف کی فضیلت کا بیان

اور زیارت شہؐ کے مرقد کی یقیں
مسجد پر نور امجد کی یقیں

بعضے بولے اہل سعت پر تمام
ہے زیارت شہ کی واجب لا کلام

درجۂ واجب میں ہے جب وہ بجا
اسلئے واجب ہے بعضوں نے لکھا

کیبر مرقد کی زیارت جو کرے
ہے شفاعت میری اسپر واجب اسے

وہ کیا ہے ظلم مجھپر بے گماں
یوں مواہب بیچ لکھتا ہی یہاں

کیونکہ اسمیں ہے اذیت اور جفا
بر جناب مصطفےٰؐ اے باصفا

پس ازالہ اس جفا اور ظلم کا
اور زیارت بالیقیں واجب ہوا

کہ جو ہو زائر مرا بعد ممات
گویا وہ دیکھا مجھے حین حیات

کونسی ایسی سعادت ہو دیگی
کونسی ایسی کرامت ہو دیگی

اعظم قربات اور حسنات ہے
اور بلاشبک اکرم درجات ہے

لیک کہتے ہیں یہ واجب سے مراد
ہے یقیں سنت موکد رکھ تو یاد

یوں روایت آئی از ابن عمرؓ
کہ کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ

اور فرمائے جو وسعت پائیگا
وہ نہیں میری طرف گر آئیگا

پس ہوا اس سے ظاہر لا کلام
کہ یقیں ترک زیارت ہے حرام

ظلم و ایذا بر شہنشاہ انامؐ
ہے یقیں بے شبہ اجماعی حرام

بھی روایت ہی اسی راوی سے جاں
کہ کئے ارشاد شاہؐ دو جہاں

ہیں بہت ایسی احادیث صحیح
آپکی فضل زیارت میں صریح

کہ ملے جس سے شرف دیدار کا
روبت آں سید ابرار کا:

روبروئے قبرِ مبارک کے ہوں جب / دست بستہ تب کھڑے ہوں با ادب
باحضور و باخضوع و بانیاز / محو ہیں آنکھیں عجز کا لے برگ و ساز
اور یہ سمجھیں قبر میں خیر البشرؐ / اب ہیں زندہ مجھ پہ کرتے ہیں نظر
اور بجا لاوے تحیات و سلام / بعد ازاں شیخین[1] پر اے نیکنام
اے خداوند کریم کارساز / اس سعادت سے مجھے کر سرفراز
ہند سے لیجا مدینے تک مجھے / بحرِ مقصد کے سفینے تک مجھے
روضۂ نبوی کے بس دیدار سے / چشمِ نگراں کو منور کر مرے
اور مدینے میں جہاں تیرا حبیبؐ / ہے پھر اے حضرتِ ربِّ مجیب
خاکِ اطہر اس زمیں کی جلد تر / فضل سے کر دے مری کحل البصر
آرزو دارم کہ خاکِ آں قدم / طوطیائے چشم سازم دمبدم
اور وہیں کر دے مری تو وحیات / بعث میرا کر وہیں سرور کے ساتھ[2]
تحفہ گلہائے صلوات و سلام / اس پہ پہنچا مجھسے یا رب صبح و شام

تحفۂ صلوٰۃ و سلام کے بعد عرضِ احوال بجناب سیدِ انام علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

السلام اے سرورِ کل سروراں / السلام اے خاتمِ پیغمبراں
السلام اے عذر خواہِ مذنبیں / السلام اے رحمۃ للعالمیں
السلام اے مطلعِ انوارِ حق / السلام اے منبعِ اسرارِ حق
یارسول اللہ صلوٰۃ و سلام / بعد و بے نہایت صبح و شام
ہو سکے از درگاہِ خلاقِ صمد / روح پر تیری ازل ہی تا ابد
علتِ غائی ہے دو عالم کا تو / باعثِ ایجاد ہے آدمؑ کا تو
فیضِ ہستی ہی تیرے ربِّ ودود / جملہ موجودات کو بخشا وجود
حق کا بیشک مظہرِ جامع ہے تو / سرِّ ازلی کا مہِ لامع ہے تو
جملہ اسمائے الٰہی کا ظہور / ذاتِ اقدس میں ہیں تیرے قصور
تو مہِ تاباں ہے انجم سب رسل / سب ہیں تیرے فرع تو ہے اصلِ کل
باغِ وحدت کا شجر تو ہے یقیں / شاخِ وحدت کا ثمر تو ہے یقیں
واحدیت ہر پیمبر کا عروج / اوجِ وحدت منتہی تیرا عروج
خاص ہے تیرا ہی او ادنیٰ مقام / کوئی نہ پایا ہے وہ اعلیٰ مقام
شخص تو ہے سب کے سب تیرے ظلال / اور تو ہے ظلِ شخصِ ذوالجلال
عرش تیرا فرش ہے سرّ و عیاں / صدرِ خلوت گاہ تیرا لامکاں
ختمیت کا سر پہ تیری تاج ہے / کہ کسیکو وہ نہ تیرے باج ہے
لی مع اللہ کا جو ہے سرِّ عجیب / وہ ہی ہے تیرے سوا کسکے نصیب
جو ملک اور انبیا ذی شان ہیں / دیکھ یہ رتبہ ترا حیران ہیں
دیکھکر یہ قرب کا تیرے مقام / چاہے تیرے آگتی ہوویں تمام
محرمِ اسرارِ قربِ کردگار / جبکہ یہ خواہش کرے سر چہار
حق ہی جانے بس تری شانِ علا / کوئی نا سمجھے تجھے حق کے سوا
جو ہے تیری شانِ عالی بےعدیل / یوں ہی ہے احوال تیرا ابنِ جلیل
لاویں کیوں اسکو کوئی تحریر میں / کیوں دکھائیں جرأتِ تقریر میں
چاہیے اسکو زبانِ جبرئیلؑ / وہ بھی قاصر کیوں نہو بیقال و قیل
ہیں فصیحانِ بشر عاجز یہاں / کر سنوائے اسکو از شرح و بیاں
خاص یہ نادان بے علم و ہنر / بے فصاحت بے بضاعت بے خبر
وہ لکھے کس طرح یہ ذکرِ شریف / بحر ہے یہ کس طرح مورِ ضعیف
منفعل ہوں اس خجالت سے بہت / گل گیا ہوں اس ندامت سے بہت
واقعی یہ نظم میری بے نظام / بے فصاحت بے بضاعت لاکلام
تیرے ہدیہ کے نہیں لائق رہا / بولوں کس منھ سے یہ ہدیہ ترا
گرچہ نازیبا ہی لفظوں کا لباس / پر ہے لابس ذکرِ اشرف بیہراس
غایتِ مرتبت سے اے حق کے رسولؐ / یہ مرے چاروں چمن فرما قبول

[1] مراد حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ ۱۲ [2] الحمدللہ کہ حضرت مصنف کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ سرزمین حجاز میں ہی مدفون ہوئے ۱۲

پاس جھکنے ہے تجھے شانِ رفیع
تو ہے درِ حالِ اُمت کا شفیع

میں بھی ادنیٰ اُمتی ہوں یک ترا
ہوں تیری اُمت کا ادنیٰ خاکِ پا

یا نبی کرتا ہوں اپنا عرضِ حال
کر سفارش میری نزدِ ذوالجلال

دست و پا میرے بھی چشم و گوش اب
مبتلا ہیں معصیت میں آہ سب

جب شفیع تو ہووے میرا اے رسولؐ
ہووے البتہ دعا میری قبول

اور میری عمر کے سب ماہ و سال
آہ غفلت میں ہوئے ہیں پائمال

کچھ ادا تیرے سُنن کی پیروی
آہ میرے سے نہیں ہرگز ہوی

خوف سے حق کے کبھی رویا نہیں
اشک سے نامہ سیہ دھویا نہیں

اور مرے سے طاعت و ذکرِ خدا
با خشوع ابتک ہوی نا کچھ ادا

میرے رب کی نعمتیں پایا بہت
راحتیں اس عمر میں پایا بہت

کوئی دم اسکا نہیں شاکر ہوا
شکر میں سکے نہیں ذاکر ہوا

اور رضا یا قناعت یا سخا
کچھ نہ میرے سے ہوی ہرگز ادا

کیا بتاؤں حشر میں منہ جھکنے تئیں
اور کیونکر دوں حسابِ عمر میں

یا نبی تیری محبت کے بغیر
کچھ نہیں ہے میرے ہیں اعمالِ خیر

عرض کر تو حق سے تا بخشے مجھے
نیک ہی توفیق تا دیوے مجھے

آہ اُمت میں تری فتنہ بڑا
یا نبی اس عصر میں کثرت پڑا

اہلِ سنت ہیں ہوے کتنے فریق
ایک دُوسرے کے مکفِر بد طریق

دشمناں اہلِ ہدایت کے ہوئے
رہروان راہِ ضلالت کے ہوئے

بدعت و الحاد میں رکھے قدم
پایۂ سنت لگے کرنے ہدم

برملا بدعت کو دیتے ہیں رواج
اور بجھا دیتے ہیں سنت کا سراج

بد عقیدے بد عمل پائے ظہور
اور بہت انواع کے فسق و فجور

عرض کر حق سے اٹھا دے یہ خلاف
متفق تا ہووے دیں میں سینہ صاف

ایسے فتنے میں بچاوے حق مجھے
حق کو حق ہی کر بتاوے حق مجھے

شہرِ سنت میں کرے تیرے مقیم
رکھے ثابت بر صراطِ مستقیم

اور کرے علم و عمل میرا زیاد
فضل سے اپنے سدا ربّ العباد

اور کسی کا نا کرے محتاج وہ
مجھکو استغنا کا بخشے تاج وہ

اور نہ لیجاوے کسی در کے اُپر
اپنے در پر ہی رکھے شام و سحر

اور کسی کا نا کرے ممنون مجھے
اپنی منت کا رکھے مرہون مجھے

اہلِ دنیا سے رکھے بس مجھکو دور
دل رکھے میرا توکل سے ہی پُور

اور کرے مجھکو عطا رزقِ حلال
اور وسعت اس میں دیوے کُل حال

جسم و دل کی تندرستی دے سدا
دل کی جمعیت مجھے بخشے خدا

حالتِ سکرات کو آسان کر
خاتمہ میرا کرے ایمان پر

مجھکو قبر و حشر میں دیوے اماں
سختی و تعذیب سے سرّ و عیاں

سب مواقف میں مجھے عرصات کے
اپنے دامانِ شفاعت بیچ لے

کر عنایت مجھکو یک کوثر کا جام
تا رہوں سیراب اس سے بالدّوام

عرض کر تو حق سے آ حق کے حبیبؐ
نا کرے تا مجھکو دوزخ سے قریب

پل میں یک پل سے مجھے دیگو گذر
داخلِ جنت کرے پھر جلد تر

دولتِ دیدار سے اپنے مدام
حق کرے مجھکو مشرف صبح و شام

اور بخشے حق مرے ماں باپ کو
اور مسلمانانِ شیخ و شاب کو

اہل و اولاد کو میرے خدا
شرع پر تیرے رکھے قائم سدا

عمر اور روزی کرے اُنکی زیاد
اور کرے علم و عمل سے سرفراز

جتنے دینی ہیں مرے بھائی بہن
انکو بدعت سے بچاوے ذوالمنن

اور جو میرے ہیں دینی اوستاد
دیوے نیک اُنکو جزا ربّ العباد

سب مسلمانوں کو بھی ربِّ کریم
شرعِ حق پر ہی رکھے بس مستقیم

حق نہیں غالب رکھے کفار پر
اور انہیں بخشے سدا فتح و ظفر

مسجدیں آباد کر دے جا بجا
سارے بتخانے کرے ویراں خدا

اور اس امت میں جو ہیں عزیزیں	فضل سے حق کے وہ باعفت ہیں	اور شفاعت تری روز حساب	حق کو ہے بس ہم سبھوں کو کامیاب
اور ان چاروں چمن پر ایخدا	بلبلوں سے مومنوں کو کر فدا	اسکی خوشبو لی میں خوشحال رکھے	عشق میں انکے ہی بس یکجا رکھے
	یا نبیؐ یہ عرض اب کر دا قبول	بہر حسنین و کریمین و بتول	

شکر اللہ یہ مرے چاروں چمن	سیر کے یہ چار جنات عدن	فضل پر وردگار پاک کے	باغبان ارض و افلاک کے
ہو گئے یاں بہ ایام ربیع	تازہ و خنداں بہ ہنگام ربیع	یعنے پائے ہیں بہار اختتام	اور ربیع الاول اے عالیمقام
بیتیں اس جو تھے چمن کے بیشمار	ہینگے تخمیناً قریب شش ہزار	جب ہزار و دو صد و پنسٹھ تھا سن	تب تر و تازہ ہوا دسرا چمن
یعنے گلزار نبوت اے ہمام	پایا آگے دس برس کے اختتام	اب ہیں بارہ سو یہ جو ہفتاد و پنج	پھر ہوئیں سہ چمن کا نظم سنج
پس مرتب ہو گئی پوری کتاب	یعنے یہ چاروں چمن اے کامیاب	شہ کے احوال میں اے نیک فن	دفتر اول ہے یہ چاروں چمن
دفتر ثانی میں گر چاہے خدا	کچھ فضائل مصطفےؐ کے لاؤنگا	حرمت نبویؐ سے خلاق عباد	جلد تر بر لا دے یہ میری مراد
فضل سے اپنے بھی اے رب انام	حاجتیں میری روا کر دے تمام	جب تلک باقی رہیں ارض و فلک	یہ مرے چاروں چمن شاداب رکھ
توڑ کر میری خودی کا تو بنا	تیری ہستی میں مجھے کیجے فنا	دے فنا فی اللہ کا مجھکو عروج	اور بقا باللہ کی دے برج و موج
روز و شب رکھ مجھکو اسی سیر میں	اور نہ کر مشغول ہرگز غیر میں	رکھ مراقب مجھکو اپنی ذات کا	روح سے ناظر تجلیات کا
نفی و اثبات کا دے اشتغال	کر عنایت مجھکو یارب جذب حال	کلمۂ توحید پر ہی ایخدا	روح میری تن سے میرے کر جدا
از برائے مصطفےؐ سالار دیں	بہر کل انبیاء مرسلیں	آل و صحب باصفا کے واسطے	تیرے یکسر اولیاء کیواسطے
تیرے محبوب مکرم کے لئے	محی دیں غوث معظم کیلئے	نام پر تیرے نبیؐ کے بالصواب	ختم اب کرتا ہوں یا رب یہ کتاب
یاالٰہی فضل سے اپنے شتاب	یہ دعا احقر کی فرما مستجاب	نام پر اسکے مجھے قربان کر	نام وہ میرا تو حرز جان کر
دے تو برکت مجھکو اسکے نام کی	پیروی دے اسکے ہر اک کام کی	نام اشرف کے ہیں اسکے حرف چار	یہ بھی ہیں اسکے سیر کے ظرف چار
یمن سے اس چار کے اے ذوالمنن	کیجیے مقبول یہ چاروں چمن	بھیج تسلیمات و صلوٰۃ ایخدا	ہم سے بیحد بر محمد مصطفےٰ ام

تاریخ تکمیل تصنیف از حضرت مصنف سقی اللہ ثراہ

رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيْقِكَ	حُسْنُ تَصْنِيْفِ جِنَانِ السِّيَرِ	فِيْهِ تَفَاصِيْلُ رُمُوْزِ السِّيَرِ	فِيْهِ اَعَاجِيْبُ بَيَانِ السِّيَرِ
	اَلْهَمَنِيْ الْهَاتِفُ تَارِيْخَهُ	هٰذَا تَتِمَّةُ جِنَانِ السِّيَرِ	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا

بعونہ تعالیٰ یہ دفتر دوم جنان السیر جو مشتمل ہے چھ رسالوں پر پہلا رسالہ بشاراتِ محمدیؐ جس میں آنحضرت صلعم کے بشارات بموجب اگلے آسمانی
کتابوں اور اہل کتاب کے مسلّمہ وعدوں سے ثبوت کو پہنچیں مع دفع توہمات یہود و نصاریٰ آئین یہیں
مذکور ہیں

بشاراتِ محمدیؐ

شمائلِ محمدیؐ

جنان السیر
فی احوال سید البشرؐ

عباداتِ محمدیؐ

معجزاتِ محمدیؐ

آثارِ نبوت

اطوارِ نبوت

کتابِ مستطاب

دفتر دوم

دوسرا رسالہ شمائلِ محمدیؐ جس میں حضرتؐ کے سراپائے مبارک و سیرت شریف کا بیان ہے۔ تیسرا رسالہ عباداتِ محمدیؐ جس میں حضرتؐ کے عبادات نماز روزہ حج و زکوٰۃ کا بیان مع اختلافات ائمہ اربعہ مذکور ہے گویا چار مذہبوں کا فقہ ہے چوتھا معجزاتِ محمدیؐ جس میں آپؐ کے انواع معجزات مسطور ہیں، پانچواں آثار نبوت جس میں آنحضرتؐ کے معجزات عقلیہ و معجزات حسیہ اور دلائل عقلیہ بر نبوت مسطور ہیں۔ چھٹا اطوار نبوت جس میں آنحضرتؐ کی سیرت شریف کا مفصل بیان ہے ۔ نہایت صحت و صفائی سے طبع ہو کر

ھمارا بکڈپو بنگلور

Scanned with CamScanner

بشاراتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھتا ہوں زبعدِ حمد و صلوٰت حضرتؐ کے ظہور کے بشارات جتنے ہیں کتابِ آسمانی اور خفکے صحیفے اے گیانی
اُن میں ذکرِ محمدیؐ ہے تبشیرِ قدومِ احمدیؐ ہے نہ کوئی کتاب اُس سے خالی دیکھ اے بھائی ذکرِ عالی
عُلما اہل کتاب جو تھے بے شبہ وہ معترف تھے سارے اس امر کی یہ دلیلِ باہر قرآنِ کریم سے ہے ظاہر

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۂ اعراف)

حضرتؐ کا ہمارے ذکرِ پُر نور تورات انجیل میں ہے مذکور اب جانیں عوام لوگ اتنا کہ ذکر وہ اگلے انبیاء کا
قرآن کے درمیان خدا نے ظاہر کیا شاہِ انبیاؐ سے پس ذکر وہ شاہِ انبیا کا کیونکر نہ کرے انہوں سے مولا
علما سے ولے نہیں ہے مستور جو اگلے کتب میں ہے وہ مذکور اب لکھتا ہوں چند وہ بشارات سُن انکو تو اعتقاد کے ساتھ
عبداللہ بنِ سلام یکتا عالم جو بڑا یہود میں تھا یوسفؑ جو خدا کے تھے پیمبر اولاد سے انکے تھا وہ اشہر
تھی اسکی مدینے میں اقامت کرتے تھے یہود اُسکی عزت حضرتؐ کا ہمارے ذکرِ والا وہ اگلے کتابوں میں تھا دیکھا
جویا تھا آپؐ کا وہ تب سے تھا آپکا عشق دلمیں اُسکے اور مکۂ باصفا میں حضرتؐ جب پائے ہیں خلعتِ نبوّت
یہ بات ہوی جہانمیں مشہور ہر جائے میں تھا اِسی کا مذکور جب ابنِ سلام نے سنا ہے مشتاقِ لقا بہت ہوا ہے
اوصاف و شمائلِ پیمبر اعجاز و فضائلِ پیمبر جب روز بروز تھا وہ سُنتا اور بڑھتا تھا اعتقاد اُسکا
کر مکۂ باصفا سے ہجرت آئے بمدینہ جبکہ حضرتؐ تب ابنِ سلام جلد آیا دیکھ انکو کہے وہ شاہِ والا
کیا ابن سلام تو ہے کہہ اب عالم جو ہے در نواحِ یثرب وہ عرض کیا ہاں اے سرورؐ میں ابنِ سلام ہوں مقرر

فرمائے نبیؐ تب اے فرحمند	دیتا ہوں تجھے میں اسکی سوگند	بھیجا موسیٰ پہ جو کہ تورات	تو بھیج میرے سے بول یہ بات
کیا حق کی کتاب میں مقرر	ہے وصف مری تو اب بیاں کر	کی عرض اس نے کہ آپ پہلے	کچھ وصف خدا بیان کیجے
جبریل آئے وہیں بسرعت	حضرت سے کئے ہیں عرض خدمت	اے سرورِ انبیائے والا	یہ کیجئے وصفِ حق تعالیٰ
اللہ وہ ایک ہی احد ہے	بے عجز و نیاز ہے صمد ہے	اسکو نہیں مادر و پدر ہے	اور اس کو نہ دختر و پسر ہے
وہ اک ہے کسی کو نا جنا ہے	اور خود وہ نہیں جنا گیا ہے	کوئی نہیں سکے جوڑ کا ہے	سب خلق کا ایک وہ خدا ہے
جب ابن سلام نے اے بھائی	توحید سنی خدا کی ایسی	بولا میں گواہی دیوں دل سے	ہیں آپ نبیؐ خدا کے سچے
غلبہ دیوے گا آپ کو رب	اور آپ کے دیں کو دینوں پر سب	اور آپکی وصف میں اے سرورؐ	دیکھا ہوں کتاب حق کے اندر
کہ آپ کو حق خطاب کرکے	ارشاد کیا ہے اس طرح سے	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا	
یعنے اے میرے نبیؐ والا	ہم بھیجے تجھے گواہ ٹھہرا	پس حشر میں اے حبیب میرے	امت پہ گواہ تو اپنے ہووے
اور بھیجے تجھے بشیر کرکے	سب خلق طرف نذیر کرکے	تا نیکوں کو خوش خبر سناوے	بدکاروں کو آگ سے ڈراوے
وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ		اور امیوں کا پناہ ہووے	مقصود عرب سے امیوں ہے
کہ لوگ جزیرۂ عرب کے	لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے	تاوسیوں کو دینِ حق سکھاوے	اور پشت پناہ انکا ہووے
	اَنْتَ عَبْدِىْ وَرَسُوْلِىْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلُ		
اور بندۂ خاص تو مرا ہے	اور میرا رسولِ باصفا ہے	اور میں اے مرے حبیب والا	رکھا متوکل اسم تیرا
	لَسْتَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِى الْأَسْوَاقِ		
ہرگز تو درشت خو نہیں ہے	اور تو نہیں سخت دل یقیں ہے	اور تو نہ پکارنے ہے والا	بازاروں کے درمیاں حاشا
	کہ بات وقار سے ہے یہ دور	ہے جہل و سفلگی کا دستور	
وَلَا يَجْزِىْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ		بدلہ نہ بدی کا لے بدی ہے	پر عفو کرے و بخش دیوے
وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ تَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ			
اسکو نہ جہاں سے حق اٹھاوے	تیری ملت کو جب لگا سے	سیدھی کرے حق ہو دین کامل	توحید کے لوگ ہوویں قائل
فَيَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا وَّآذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا		حق بین نہ رہینگے جنکی آنکھیں	اور گوش نہ حق نیوش ہوویں
دل پر بھی غلاف انکے ہووے	پس چشم و دل و گوش انکے	کھل جائینگے اس سے یعنے انکی	ہو ویگی ہدایت ایسی جاری
ایسا ہی وہ شہ کا ذکرِ والا	توریت میں اور ہے کئی جا	پس ابن سلامِ نیک انجام	لایا تبھی صدقِ دل سے اسلام

لہ فتح عظیم کی دینے والا ۱۲ — کہ مقابلہ عزت دینے والا ۱۲

روایت ۔ لہ صحیح دارمی

روایت

موسیٰ علیہ السلام کی تمنا امت احمدیؐ میں ہونے کی

ایمان لانے کا حال اسکے
اور تین ادق سوال اسکے
اور ہیں جواب مصطفیٰؐ کے
ممکن جو نہیں سوا نبیؐ کے

تفصیل سے لایا میں بیان ار
"اخبار نبوت" اندر اے یار
اور دارمیؒ اور بن عساکر
اور سعد کا ابن ذوالمفاخر

یوں نقل کئے ز کعب احبار
کہ یوں وہ خبر دیا ہے اے یار
توریت کے بیچ ہے محمدؐ
ابن عبداللہ اے ممجد

مکے میں وہ پاویگا ولادت
طیبہ کی طرف کریگا ہجرت
اور مملکت ہووے اسکی در شام
وہ دور رہے ز فحش و دشنام

بازار میں بھی وہ نہ پکارے
بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
ساتھ اسکے جو کو شکر کرے گا
سوا اس سے وہ درگزر کریگا

امت اسکی بستر و ظاہر
شادی و غمی میں ہووے شاکر
اونچائی پہ جبکہ وہ چڑھینگے
حق کی تکبیر تب کہینگے

اور مہر کی وہ کریں رعایت
از بہر نماز با سعادت
اور وقت نماز جبکہ پہنچے ،
تو وقت پہ وہ ادا کرینگے

آدمی پنڈلی تلک چھپاویں
از بہر ستر وہ لنگ باندھیں
اور پانی سے جو کہ پاک ہووے
دن رات وضو کیا کرینگے

اونچائی پہ چڑھ موذن ان کا
لے نام خدا ندا کرے گا
طاعت میں صفیں ہوانکے ایسے
کہ جنگ و قتال میں ہوں جیسے

ہو زمزمہ شب میں ان کا ایسا
زنبور کا زمزمہ ہو جیسا
اور مروی ہے از ابوہریرہؓ
حضرتؐ کہے ایکدن اے آگہ

توریت آئی ہے جب بہ موسیٰؑ
موسیٰؑ نے ہی صاف انہیں دیکھا
اس امت باصفا کا مذکور
توریت کے درمیاں تھا مسطور

کہ ہوویگی اک اخیر امت ،
ہے سارے امم پہ اسکو سبقت
یعنے وہ وجود میں ہے آخر
پر فضل میں سابق اور فاخر

کیجاوے شفاعت انکی خاطر
بارش ہو دعا سے انکی ظاہر
سینوں میں ہوانکے انکی انجیل
یعنے قرآن ہو یاد بے قیل

قرآں کرے حفظ سے تلاوت
انکو نہ پڑے ہے نظر کی حاجت
کھائینگے غنائم اور صدقات
تھی اگلی نہ امتوں میں یہ بات

آسانی کیواسطے ہے خوشتر
یہ بات ہوی حلال ان پر
گر قصد گنہ کا کوئی لاوے
گر ہو نہ عمل لکھا نہ جاوے

لاوے وہ گنہ کو گر عمل میں
تو اسپہ گناہ ایک لکھیں
یک نیکی کا قصد گر دھریگا
اور اس پہ عمل اگر کرے گا

دس نیکیاں لکھیں اسکے خاطر
اور ہووے اگر عمل میں قاصر
نیکی کی کیا وہ جبکہ نیت
یک اجر کریں اسے عنایت

علم اول و علم آخر
دیویگا انہیں خدائے قادر
دجال لعیں کا قتل آخر
بھی ہاتھ سے ہو انہیں کے ظاہر

اور بعضے روایتوں میں آیا
توراۃ کے درمیان موسیٰؑ
اس امت باصفا کے اوصاف
سنکر کے قریب پائے ہیں صاف

تب عرض کئے اے رب عزت
امت مری کیجیے یہ امت
حکم آیا ز درگہ الٰہی
امت تری یہ کسطرح ہوگی

احمدؐ کی یہ آخر امم ہے
یہ خیر امم ہے محترم ہے
موسیٰ کہے اپنے لطف سے تو
کرامت احمدی سے مجھکو

موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہے
قرآں میں یہ خبر دیا ہے
إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي

فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ
فرمان خدا سے یہ ہوا جب
موسیٰ کہے راضی ہیں ہوا اب

مروی ہے ز سعد ابنِ آگہ	ناقل ہے وہ از ابو ہریرہ
فرمائے کہ درمیاں تمہارے	عالم جو بڑا ہے اب وہ آئے
عالم وہ جو ابنِ صوریا تھا	سب اُسکے طرف کئے اشارہ
دیتا ہوں تجھے قسم خدا کی	اس مالکِ مُلکِ دوسرا کی
کیا حق کا رسول اب مرے تئیں	تو بول کہ جانتا ہے یا نہیں
اوصاف جو آپکے ہیں پُر نور	توراۃ کے درمیاں ہیں مذکور
پوچھے ہیں اُسی وہ شاہِ اکوان	لایا نہیں کسلئے تو ایمان
شاید ایمان لاویں وہ سب	میں بھی ایمان لاؤں گا تب
ابنِ سعد و امامِ احمد	یوں لائے روایت اے محمدؐ
اِک لڑکا یہود کا تب اے یار	آیا ہی نظر ہی سخت بیمار
فرمائے اُسے رسولِ عربی	سوگند ہے تجھکو اُس خدا کی
کیا میری نبوت اور صفت کا	توراۃ میں ذکر ہے نہ آیا
لڑکا تھا وہ جو سخت بیمار	یوں کہنے لگا ز شاہِ ابرار
کہ آپکا ذکر و وصفِ اطہر	بعثت کا بھی وقت اے پیمبر
میں دیتا ہوں شاہدی بہ تحقیق	اور کرتا ہوں اپنے دلسے تصدیق
یاروں کو کہے وہ شاہِ دیں تب	اس لڑکے کو اس یہود سے اب
اُس لڑکے نے کی جہاں سے رحلت	ہو اُسپہ سدا خدا کی رحمت

روایت

پوچھا لوگوں نے اُس ہی یکبار	در عہدِ شریفِ شاہِ ابرار
فاروقؓ کے وقت پر جو لائے	کیا اُسکا سبب بیان کیجے
موسیٰ پہ ہوا تھا جو کہ نازل	واقف تھا وہ خوب اُسکے کامل
بولا جتنا تھا علم مجھکو	تعلیم کیا میں اُسکی تجھکو
نزدیک ہے عصر اُس نبی کا	خوشحال ہو جسنے اُسکو دیکھا

تھا مدرسہ اِک یہودیوں کا	حضرت گئے ایک روز اُسجا
تا اُس سے کروں سوال میں اب	اِس حکم کو سُن یہودیاں تب
حضرت نے کنارے اُسکو بُلوا	فرمائے ہیں از زبانِ والا
بھیجا تمہیں حق نے منّ و سلویٰ	اور سایۂ ابر وہ بہ صحرا
وہ بولا کہ میں بھی قوم میری	جانے ہیں تمہیں رسولِ باری
لیکن ز حسد یہودِ نادان	لائے نہیں آپ پر ہیں ایماں
وہ بولا خلافِ قوم اپنا	اے شاہ بھلا نہیں سمجھنا

روایت

کہ سرورِ انبیا نے اِک روز	اِک رہ سے ہوئے ہیں جلوہ افروز
اُس لڑکے کے پاس باپ اُسکا	توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا
جس نے موسیٰ پہ لطف کے ساتھ	نازل کیا آسماں سے توراۃ
وہ سے سر کیا ہے تب اشارہ	کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا
اُس رب کی قسم جو لطف کیساتھ	بھیجا موسیٰ پہ ہے یہ توراۃ
توریت میں دیکھا ہے یہاں	کرتا ہے وہ لے حسد سے پنہاں
معبود نہیں سوائے حق کے	اور تم ہیں رسول اُسکے سچے
تم دور کرو اُسے بہ سرعت	گزری نہ ابھی تھی ایک ساعت
حضرت نے پڑھی نماز اُس پر	یاروں کو لے اپنے اے برادر
اس طرح ابو نعیم اے یار	ہے نقل کیا ز کعبؓ احبار
بوبکرؓ کے عہد کے بھی درمیاں	کس واسطے تم نہ لائے ایماں
کعبؓ الاحبار اُن سے بولا	عالم تھا بڑا ہی پدر میرا
مجھکو بھی پڑھا دیا تھا وہ سب	موت آکی قریب آئی ہے جب
ہاں دو ورق انسے نہیں دکھایا	احوال ہے جن میں اِک نبی کا
کر مہر وہ ورق کو اے جان	رکھا ہوں فلاں جگہ میں پنہاں

یہودی لڑکے کا حضرت کی رسالت کی گواہی دینا

وہ کھول نہ دیکھے پسر تو
تابع کہیں اسکا ہووے گا تو
وہ بیر دو ورق کو کھول دیکھوں
ہیں مرسلِ کبریا محمدؐ
بدخلق نہیں ہے وہ پیمبر
بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
اور انکی زباں پھرا کرے گی
اور اپنی وہ شرمگاہ دھوئیں
ایک ایک سے دوست ہو دیں ایسے
اوصاف یہ میں نے جبکہ دیکھا
گزری نہیں آہ تھوڑی مدت
پھر تھوڑے دنوں میں اہلِ اسلام
حقانیت انکی میں نے دیکھا

کس واسطے یہ خطر ہے تجھکو
مانع ہوں اسی لئے میں تجھکو
کہا آہ میں لکھا ہوا ہے مضموں
ہیں خاتمِ انبیا محمدؐ
اور سخت نہیں وہ نیک محضر
وہ عفو کرے بھی بخش دیوے
تکبیر میں حق کے رات دن بھی
اور اپنی کمر پہ لنگ باندھیں
کہ بھائی حقیقی ہو دیں جیسے
مشتاق ہوا ہوں اس نبی کا
بس ابھی میں سنا ہوں رحلت
جو فتح کئے ہیں آن کر شام
افزود ہوا یقین میرا
تھا اپنی پہاڑی پر میں یکدن

جھوٹا نکلے کوئی مبادا
بس باپ مرا ہے مرگیا جب
پس کھول کے انکو میں نے دیکھا
ہے مولدِ پاک اس کا مکہ
بھی وہ نہ پکارنے ہے والا
امت انکی مدام ہر آں
اور اپنے رسول کی وہ تائید
سینوں میں ہو انکے انکی انجیل
امت وہی پائے در قیامت
ایسے میں سنا کہ وہ پیمبر
حسرت کا بڑا میں داغ کھایا
جانب سے عمرؓ کے چند عامل
امت ہو یہ اس نبی کی فاخر
آیت یہ پڑھا ہے کوئی مومن

دعویٰ وہ کرے پیمبری کا
خواہش یہ مجھے بہت ہوئی تب
مضمون یہی لکھا ہوا تھا
ہجرت کا مکاں ہے اسکا طیبہ
بازار کے درمیان اصلا
اللہ کی ہوویگی ثنا خواں
اعدا پہ کرے گی انکے جاوید
قرآں ہے مراد اس سے بے قیل
سب سے اوّل دخولِ جنت
مبعوث ہوئے عرب کے اندر
کہ آپ کے میں قدم نہ دیکھا
جب شام میں آ ہوئے ہیں نازل
اوصاف وہی ہیں انمیں ظاہر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا (سورۂ نسا)

آیت میں یہ فکر میں کیا تب
تو جانبِ پشت منہ یہ میرا
جب صبح ہوئی بغیر وسواس

یہ خوف مجھے بڑا ہوا تب
پھر جاوے کہیں نہ خوفِ مولا
میں جلد گیا ہوں مومنا پاس

ایماں لانے میں ہے یہ بے قیل
بے خواب تھا مضطرب تھا اس شب
احوال کیا سب بنا ظاہر

اب تھوڑی بھی گر مرے ہو دیں ڈھیل
کس وقت میں صبح ہووے یا رب
ایمان لایا بہ حظِ وافر

باوجود تحریف و تصحیف یہود و نصاریٰ کے آج بھی ذکرِ محمدی توریت میں موجود ہے

توراۃ میں وہ یہود اے یار
باایں ذکرِ محمدی نیک
جیسا توراۃ میں ہے آیا

تحریف کئے اگرچہ بسیار
توریت میں ہے ہنوز تو دیکھ
فرمایا ہے خالقِ برایا

تبدیل کئے ہیں اور تغییر
حجت یہ خدا کی ہے آدمساز
کہ حق نے تجلی کی ز سینا

اور کیں کئی خیانت اے امیر
اور سرورِ انبیا کا اعجاز
ساعیر سے بعد ازاں وہ چمکا

فاراں سے ہوا ہے آشکارا — اب جانئے رمز اس اشارا

طور سینا وہ طورِ سینین — کہتے ہیں اُسے اے نیک آئیں

حال اسکا لکھا ہے سو ہیں بیاں — تفسیر جواہر اندر اے یار

طورِ سینا سے ہیں وہ مولا — فرمایا تجلّی ہے یہ موسیٰ

ساعیر ہے ایک کوہِ دیگر — عیسیٰ سے کیا ہے بات اُس پر

عبرانی سمجھ ہے لفظِ فاراں — کہتے ہیں کئے پہاڑ کو جاں

اور کوہِ حرا ہے ایک اُن سے — اب اُسکو ہیں جبلِ نور کہتے

اول وہیں وحی کی ہے تنزیل — حضرتؐ پہ وہیں ہے آئے جبریلؑ

سب اہلِ کتاب اہلِ اسلام — ہیں متفق اسپہ اے نکو نام

از روئے تعصب اے سخنداں — گر بولے کوئی ضلیل ناداں

دیکھو توریت میں ہے ترقیم — کہ شام کے ملک سے [۲۵۱] براہیمؑ

اُن دونوں کو لا رکھے جو جگہ — ظاہر ہے بغیرِ شبہ مکّہ

جرہم کا قبیلہ واں بسا آ — آباد ہوا ہے اُن سے مکّہ

کہ ہاجرہ اسمٰعیلؑ ہر دو — کس جا پہ ہوئے مقیم کہدو

آئی ہے کہاں کتاب اُس پر — دین اُسکا کہاں ہوا ہے اشہر

اُسکا نہ جواب بن سکے گا — دیوے توفیق اُن کو مولا

کہتے ہیں یہود اس کا معنیٰ — تورات کا ہے نزول پانا

ساعیر سے نور وہ جو چمکا — ساعیر تو ہے مقامِ عیسیٰ

بس ہم بھی کہیں نہ ذکرِ فاراں — مطلب ہے یقیں نزولِ قرآں

یا اگلے دو بات کا کرا قرار — تسری کا کریں جو لوگ انکار

از راہِ تعصّب اے برادر — انصاف سے دور ہیں سراسر

بس جانو بغیرِ شبہ بینات — تورات سے پائی وجہِ اثبات

نورِ توحیدِ ربِّ علّام — احکامِ شریفِ دینِ اسلام

سینا ہے وہ اِک پہاڑ کا نام — مشہور پہاڑ ہے وہ در شام

اور سورۂ تین میں وہ داور — لایا ہے قسم اسی جبل پر

دیکھ اُنہیں اگر ہے تجھکو مطلوب — ظاہر ہو فضیلت اُسکی تا خوب

اور اُن سے خدا کیا وہیں بات — نازل بھی وہاں کیا ہے تورات

اور پائے نبوت اُس پہ بے قیل — انجیل وہیں ہے پائی تنزیل

مکہ میں ہیں وہ جبال اے جاں — کہتے انہیں ہاشمی پہاڑاں

اس کوہ کے غار ہی میں حضرتؐ — خلوت کرتے تھے قبلِ بعثت

خلعت بھی وہیں پیمبری کی — اللہ نے آپ کو عطا کی

کہ مکّہ کا بھی ہے نام فاراں — کچھ اسمیں نہیں کلام ہے جاں

کہ مکہ کا نام نہیں ہے فاراں — ہم دیویں جواب اُسکو یہ جاں

ہیں ہاجرہ اسمٰعیلؑ کو لا — فاراں میں رکھے بحکمِ مولیٰ

چشمہ زمزم کا حق تعالےٰ — مکہ میں ہے دیکھو اُنکو بخشا

فاران اگر یہ مکّہ نا ہو — ہے کونسی وہ جگہ دکھاؤ

اور کون نبی جو بعدِ عیسیٰ — فاران کی ہے جگہ سے نکلا

یہ سُنکے یہود اور نصاریٰ — کیا دیوینگے اب جواب اُسکا

توریت میں وہ جو بات آئی — حق نے سینا سے کی تجلّی

قائل بھی اسی کے ہیں نصاریٰ — اور کہتے ہیں یوں وہ آشکارا

بس اُس سے مراد ہے یہ بے قیل — عیسیٰ پہ نزول کی ہے انجیل

پہلے اِک بات کے مقر ہو — منکر پچھلے دو بات کے ہو

یعنے وہ یہود اور نصاریٰ — یہ ہر دو گروہ آشکارا

وہ کرتے ہیں جو کہ قیل و رقال — سب جہل و مکابرہ ہے بدحال

کہ مکہ کا ہی ہے نام فاراں — پہلے ہی وہیں نزولِ قرآں

حضرتؐ کی زبانِ حق بیاں سے — مشہور ہوئے جہان میں پہنچے

فاراں سے مراد مکہ معظمہ

یہود کا رد توریت سے

لہ یعنی ہمارے پیغمبر صلعم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام

نصاریٰ کا رد توریت سے

اور پانچویں سفر میں ز توراۃ
بھیجونگا میں تجھ سا اِک پیمبرؑ
اور حکم کرونگا اُس کو میں جو
ڈالے جائیگا در ہلاکت
کہ تیرے برادراں سے بولا
حضرتؐ تھے ہمارے اے سخنداں
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے ہاں
کہتے ہیں یہود گمرہی سے
کیونکہ یوشعؑ نبی تھے ہرچند
اُتری ہے کہاں کتاب اُنپر
پس پیارا رسول اے برادر
در دعوت و معجزاے نکو نام
ہیں اور بہت دلیل موجود
اولاد جو اسمٰعیلؑ کے ہیں
اور اپنا کلام منھ میں اُس کے
اے بھائی مراد اُس نبیؐ سے
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے دیکھ
اور وہ جو خدا کا کلام اپنا
بات اس سے کرے بخیر و اِصلاح
سو اس سے مراد اے نکو کار
اور عیسویاں یہ ساری باتیں
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے تو
منقاد نہیں ہوا جو اُن کا

اب دیکھئے صاف آئی یہ بات
تا ہو میرے بندگوں کا رہبر
پہنچائیگا وہ رسولؐ سب کو
پاویگا سزا وہ بے سعادت
موسیٰؑ سے جنابِ حق تعالیٰ
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے جاں
حضرتؐ ہی ہوئے ہیں اِک نبی جاںؐ
یوشعؑ ہیں مراد اُس نبی سے
موسیٰؑ کے نہیں تھی لیک مانند
کب شرع الگ ہوی مقرر
حضرتؐ کے سوا نہیں ہے دیگر
در شرع جدید و نسخِ احکام
حضرتؐ ہیں وہی نبیِّ موعود
سو جانے اُنکے واسطے میں
میں ڈالونگا لطف اور کرم سے
بے شبہ رسولؐ ہیں ہمارے
از بیتِ حرم عرب میں آکے نیک
میں ڈالونگا اُسکے منھ میں بولا
بھیجوں نہ صحیفے اور الواح
ہے قتل و جہاد و جنگ و پیکار[1]
لیتے ہیں مسیحؑ کے جو حق میں
پیدا نہ ہوے مسیحؑ سمجھو
نہ حکم جہاد اُس پہ آیا

موسیٰؑ کو کیا خطاب حق نے
اور اپنا کلامِ فیض عنواں
پہنچائیگا حکم وہ میرا جو
تم جانو مراد اُس نبیؐ سے
موسیٰؑ جو کلیم تھے خدا کے
پس ہر دو برادراںؐ ہیں باہم
اولاد سے اُنکے کوئی پیمبر
بہ زعم یہود کا ہے باطل
موسیٰؑ کے تھے خادمِ معزّز
حکمِ دعوت ہوا کب اُن کو
موسیٰؑ کے تھے ساتھ وہ مماثل
اور اُسکے سوا بہت ہیں چیزیں
توریت میں بلکہ دوسری جا
گھر سے میرے اک نبیؐ کو آخر
فرماؤنگا حکم اُس کو میں جو
کہ آپ ہی کو خدا کرم سے
حضرتؐ کے سوا رسول دیگر
یہ اس سے مراد ہے مقرّر
اور بولا سنے نہ اُسکی جو بات
حضرتؐ کے سوا حرم سے اصلا
بن سکتی نہیں ہے بات اصلا
مبعوث نہیں ہوے حرم سے
اور حق نے کہا ہے جو بہ توراۃ

اے موسیٰؑ ترے برادروں سے
میں ڈالونگا اُسکے منھ کے درمیاں
اُنہیں جو مطیع اُس کا نہ ہو
بے شبہ رسولؐ ہیں ہمارے
اولاد سے اسرائیل کے تھے
ہیں ایک کے ایک وہ بن العم
حضرتؐ کے سوا ہوا نہ دیگر
اُسکو نہ قبولے کوئی عاقل
اور حامی شرع اُنکے بعد از
موسیٰؑ کے وہ مثل کسطرح ہو
بعدِ موسیٰؑ بوجہِ کامل
موسیٰؑ کے ہیں کفو و مثل اُنہیں
موسیٰؑ سے کہا ہے دیکھ موزا
قائم میں کروں بہ لطفِ وافر
پہنچائیگا وہ رسولؐ اُن کو
مبعوث کیا یقیں حرم سے
مبعوث نہیں ہوا مقرّر
میں وحی کرونگا اُسکے دل پر
ہوویگا ہلاک وہ بہ آفات
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
مصداق نہیں ہوا اسکے عیسیٰؑ
مکہ کے مقامِ محترم سے
کہ وہ اُسکی نہیں قبولے جو بات

دنیا میں ہلاک ہووے وہ شوم
دعوت تو مسیحؑ کی اے بھائی
پس اُس سے مراد کیوں ہو عیسٰی
انچاسواں باب جو ہے اُسکا
یعقوبؑ نبی کا اِک پسر تھا
جاویگی چھڑی نہ مملکت کی
جبتک نہ شیلو آوے جگ میں
ایسا وہ کرے جہاد سُنئے
ایسے ہوں سفید دانت اسکے
یعقوب کا وہ جو یک پسر تھا
شیلو نہ جہاں میں آئے جبتک
اولاد جو اسرائیل کی تھے
اولاد سے اسرائیل کے بھی
شیلو سے مراد ہیں یہ عیسٰی
آنے سے مسیحؑ اے مؤدب
یعنی عیسٰی بھی تھے اے ذیشاں
ظاہر نہ ہوا جہاد اُن سے
دانت اُنکے سفید شیر سے تھے
تشریک کو چھوڑ پائے توحید
ظلمت گئی کفر و شرک کی دور
شیلو سے مراد ہیں ہیں حضرت
تینتیسواں باب ہے جو اسکا
ساعیر سے وہ طلوع ہو کر

سو اُس سے ہوئی یہ بات معلوم
خاص ایک ہی قوم کی طرف تھی
باطل ہے یہ دعوئے نصاریٰ
اُس باب میں ہے یہ قول آیا
نام اُسکا تھا جانئے یہودا
یعنے نگیں اُسکے سلطنت کی
اور جمع ہو اُسکے پاس قومیں
کپڑے ہو لہو میں لال اُس کے
کہ دودھ سے ہوں زیادہ اُجلے
کہ نام تھا اُس کا جو یہودا
شاہی تیری رہیگی تب تک
دولت ہی گئی اُنہیں کی تب سے
ہے بند ہوئی پیمبری بھی
ہم کہتے ہیں زعم ہے یہ اُنکا
اولاد سے اسرائیل کے کب
اولاد سے اسرائیل کے جاں
اور چشم نہیں تھی سرخ اُنکے
اور آنکھیں بھی سرخ تر تھے اُنکے
اسلام کی وہ کئے ہیں تائید
توحید کا جلوہ گر کئے نور
کہ ہیں وہی خاتم الرسالت
اُس باب میں اسطرح ہے لکھا
فاران سے پھر چمک کے انپر

دعوت وہ نبیؐ کی عام ہو گی
وہ قوم تمام اے سخنداں
توریت میں ور اے خوش آئیں
اُس قول کا اب خلاصہ نیک
ارشاد کیا ہے حق تعالےٰ
اور ایسا ہی نسل سے بھی اُسکے
اور شانِ ریاست اُسکی بیشک
اور سرخ ہوں آنکھ اُسکی ایسے
توریت کے قول کا یہ معنیٰ
یعقوبؑ نے اسکو دی بشارت
شیلو سے مراد ہیں محمدؐ
جب آئے ہیں سرورِ دو عالم
اے بھائی عجب ہے از نصاریٰ
بن سکتی نہیں یہ بات اصلا
ہوئی بند نبوت اے برادر
عیسٰی کے بھی پاس چو طرف سے
ہاں بلکہ یہ سب صفات آخر
اقوام بھی آکے چو طرف سے
اور جنگ و جہاد کافروں سے
اور دین متیں وہ شاہِ دیںؐ کا
توریت میں دیکھ دوسری جا
موسٰی نے خبر دیا کہ یہوا
ہے ساتھ مقدسوں کے آیا

نیں خاص ہے ایک قوم پر ہی
اولاد تھی اسرائیل کی جاں
جو آیا ہے ایک سفرِ تکویں
کرتا ہوں یہاں میں نقل تو دیکھ
بے شبہ و گمان از یہودا
پیغامبراں نہ بند ہونگے
جا پہنچیگی آخرِ زمیں تک
کہ سرخ ہوں سرخ تر خمر سے
کرتا ہوں بیان اب ہی دانا
کہ تجھ سے نہ جائیگی ریاست
اوصاف نہیں کسے ہیں یہ امجد
وہ سارے پیمبروں کے خاتم
کیہ کرتے ہیں اسطرح وہ دعوٰی
شیلو سے نہیں مراد عیسٰی
عیسٰی تو نہیں سے تھے مقرر
قومیں نہ ہوئی ہیں جمع آکے
تھے ذاتِ محمدی میں ظاہر
پس جمع ہوئے تھے پاس اُنکے
حضرت کئے حکم سے خدا سے
پس شرق سے غرب تک ہے پہنچا
استثنا کا جو سفر ہیگا
سینا سے بغیرِ شبہ آیا
تعداد الوف ہووے جن کا

زبور

کافروں سے جہاد کرنا نبی کی شریعت میں فرض ہے

اور داہنے ہاتھ اُسکے بیشک / ہووے گی شریعت آتشی یک
ذکرِ سینا و ذکرِ ساعیر / گذرا اور پرتسیپ اے میر
جو ذکر مقدسوں کا آیا / حضرت کے مراد ہیں صحابہؓ
شمشیر کے زور سے وہ سُن تو / سیدھی کئے ٹیڑھی ملتوں کو
مزمورِ زبور میں سنو تم / چالیس ہے جو کہ ہے چہارم
فائض ہوئے تیرے ہر دولت سے / نعمت دنیا و آخرت کے
پس تیری شریعتیں و احکام / باہم پیوستہ ہیں بہ اکرام
یعنے سرِ عجز ہیں جھکاتے / آگے ترے انقیاد لاتے
دولت سے جو آپکے بہ عالم / فائض ہوئی نعمتِ مکرّم
اور وہ جو کیا ہے حکم دادار / کہ کیجے حمائل اپنی تلوار
کہ صاحبِ سیف ہیں وہ سالار / لِلّٰہ کئے جہادِ کفّار
جو معجزے دیکھکے بھی ایمان / لائے نہیں جان و دل سے ایمان
مانے نہ پیمبروں کے احکام / جو لائے تھے حق طرف سے پیغام
تا اُن سے جہاں یہ پاک ہووے / ناپاک وہ زیرِ خاک ہووے
رکھتا نہیں اُس شجر کو مالی / چاہے کہ ہو باغ اُس سے خالی
معلوم ہوئی مثال یہ جب / اِس رمز کو جان لیجئے اب
اللہ کی طاعت و عبادت / نا ہوسکے اُس کے بے پہچانت
پیدا کیا جس لئے انہیں رب / سو فوت ہوا وہ اصلِ مطلب
ایسا ہی وجود کافروں کا / بے نفع ہی جب وہ منکروں کا
پس حکم کیا جہاد کا رب / جنگ اُنسے وہ شاہ دیں کئے تب
کہتے ہیں کہ کس لئے کئے جنگ / کچھ سمجھے نہیں وہ جنگ کا ڈھنگ
اور دوسرے انبیا بھی اے یار / ایسا ہی کئے جہادِ کفّار
اور دوسرے یونہی انبیاؑ بھی / پس یونہی جنابِ مصطفےٰؐ بھی

ساتھ اپنی وہ قوم کے بغایت / اخلاص ہی بس رکھے محبت
فاراں کے جبال کا بھی مذکور / اور یہی ہوا ہے صاف مسطور
بے شبہ وہ آتشی شریعت / حضرت کی ہی ہے اے بانفرت
اور شرعِ محمدی میں سُنیے / اِنذار ہے آتشِ سقر سے
سو اُس میں ہیں خطاب حق تعالیٰ / حضرت کی طرف کیا ہے ایسا
اَب کیجے حمائل اپنی تلوار / اے میرے نبی بلند مقدار
تیریں تری تیز ہیں اے اکرم / گرتے نیچے ترے ہیں عالم
اے بھائی جو آئی یہ بشارت / ہے اِس سے یقیں مراد حضرت
قرآن وہ کلام ہے خدا کا / جو شرفِ نزول اُس پہ پایا
ہوگی یہ مراد اُس سے اظہر / عربی وہ رسولؐ ہیں مقرّر
تلوار کا باندھنا بہ کثرت / ظاہر ہے سدا عرب کی عادت
اللہ کو ایک ہی نہ جانے / معبود بہ حق اُسے نہ مانے
سو ایسے خدا کے منکروں سے / وہ جنگ کیا ہی کافروں سے
بے نفع جو باغ میں شجر ہو / بے برگ ہو اور بلا ثمر ہو
پس قابلِ قطع وہ اُسے جان / کرواتا ہی قطع اُسکو جولاں
پیدا کیا خلق کو خدا نے / طاعت کیلئے ہی محض اپنے
طاعت سے کبھی معرفت سے اُسکے / کفّار جب اپنے منھ کو پھیرے
جیسا کہ وہ جھاڑ بے ثمر ہو / لائق ہے کہ کاٹ دیویں اُسکو
ہے لائق ضرب و قتل ٹھیرا / معدوم ہوتا وجود اُن کا
اِس رمز کو نا سمجھ نصاریٰ / غفلت میں پڑے ہیں آشکارا
بے شبہ وہ جنگ ہے عبادت / ہے جسمیں رضائے ربِّ عزت
موسیٰؑ داؤدؑ اور براہیمؑ / یوشعؑ بھی کئے ہیں جنگ بے بیم
ہاں جنگ نہیں کئے ہیں عیسیٰؑ / کہ اُنکو نہیں تھا حکم حق کا

نمبر ۱۰۱

نصرانی جو لوگ ہیں اے ماہر / جب اصل جہاد کے ہیں منکر
جو ہوویگا ایک نبی کا منکر / منکر سب کا ہوا وہ کافر

بشارات

کہ ویسے کو بھیج یا الٰہی / ظاہر جو کرے سنن کماہی
سو اُس سے مراد ہیں محمدؐ / آئے جو پس از مسیح امجد
داؤدؑ نبی کو حق تعالےٰ / بے شبہ و گماں خبر دیا تھا
داؤدؑ کو ہوتے ہی یہ معلوم / لرزاں ترساں ہوئے ہیں مغموم
تا رد کرے انکا زعم باطل / بندہ کو خدا کہیں جو جاہل
اور آیا ہے یہ بھی ذکر مسعود / اِس طرح خبر دیے ہیں داؤد
کہ راستی و درستی وہ رب / بخشا اُسے قول و فعل میں سب
اور اُسکو خدا نے دی ہے نصرت / اُمّت کو اسی کے دی کرامت
آواز بلند سے وہ تکبیر / بولیں ہو ہاتھ انکے شمشیر
اور ویسوں کے بادشاہ جو ہوویں / اُنکو بھی پکڑ کے قید کردیں
اک تاج مرصّع و مکرّم / محمود مکرّم و معظّم
اور تاج سے بوجہ با کرامت / مطلب ہے ریاست و امامت
محمود بھی اے مبارک انجام / اُس سید مرسلیں کا ہے نام
اور بخشش و جود وہ کرے گا / دریا سے جہاں ہیں تا بہ دریا
اور اہل جزائر اُسکے آگے / بیٹھینگے دو زانو اپنے آگے
منقاد ہو آویں بادشاہاں / اور اُنکے خواص و ہم جلیساں
فرماں پذیر اُس کے ہو کر / گردن کو جھکا دیں اپنی یکسر
پس ویسے ضعیف کو قوی سے / چھڑوا دیگا ظالم غوی سے
مسکین و ضعیف مرداں پر / وہ ہوویگا مہرباں مقرر
اور ذکر یقیں جہاں نہیں اُسکا / جاوید اَبَد تلک رہے گا

منکر ہو جناب مصطفےٰؐ کے / منکر ہوے سارے انبیا کے
مارا شیطان اُسکی ہے راہ / گمرہ ہے وہ اَلعیاذُ باللہ
اور یہ بھی زبور میں ہے سمجھو / داؤد کہے خدا سے رو رو
تا جان لیں لوگ یہ یقیں ہے / بندہ ہے مسیح خدا نہیں ہے
آگے ہی مسیحؑ و مصطفےٰؐ کے / حالت سے یہ ہر دو پیشوا کے
جب لوگ مسیحؑ کو اے بھائی / لاوینگے بدرجۂ خدائی
اور حق سے دعا ہیں کیے تب / کہ بھیج تو مصطفےٰ کو یارب
ظاہر کرے خلق میں یقیں وہ / عیسیٰؑ ہیں بشر خدا نہیں وہ
کہ اپنے کرم سے حق تعالےٰ / احمدؐ کو کیا ہے برگزیدہ
اُمّت کو بھی آپکے وہ مولا / رحمت سے کیا ہے برگزیدہ
تسبیح خدائے پاک کی وے / کرتے رہیں خوابگہ میں اپنے
تا ہر خدا لیں اُن سے بدلہ / طاعت نہ کریں جو آپکی اصلا
اور قول زبور یہ بھی پُر نور / مزمور میں دوسرے ہے مذکور
صیہوں سے کیا خدا نے ظاہر / صیہوں مکہ ہے سن اے ماہر
محمود سے جان اے مجدّد / بے شبہ مراد ہیں محمدؐ
مزمور میں دوسرے ہے لکھا / مالک ہوویگا وہ معلّا
اور آخر ارض تک بلا شک / یعنے یہ زمیں کی انتہا تک
اور ہوینگے دشمنان جو اُسکے / چاٹینگے وہ خاک اپنے منہ سے
سر اپنا زمین پر رکھیں گے / پاس اُسکے فروتنی کرینگے
اور ہوویگا جو کہ شخص مغموم / ظالم کی جفا سے سخت مظلوم
اور ہوویگا جو ضعیف و بے یار / یاری اُسے دیوے ہو مددگار
اور بھیجیں درود لوگ اُس پر / ہر وقت دعائے نیک مضمر
ابن سعد و بن عساکر / یوں نقل کیے ز سعد فاخر

بشارات زبور

کہ ہم بہ زمانِ جاہلیت   نصرانی ہوئے تھے باضلالت
کہ ایک ورق کو دوسرے سے   جوڑا ہے کوئی سریش لگا کے
کوتاہ بہت نہ قد ہے اُس کا   اور یونہی بہت نہیں ہے لمبا
اور مہرِ نبوّتِ مُنوّر   منقوش ہوا اُس کے پشت اوپر
اشتر بھی دراز گوش اور یہ   ہو ویگا سوار وہ پیمبر
پیوند کا پیرہن پُرانا   پہنا بھی کرے گا وہ یگانہ
اولاد سے اسمٰعیل کے وہ   ہووے نسبِ جلیل سے وہ
اتنا جو میں اس ورق میں دیکھا   ایسے میں مرا چچا ہے آیا
میں بولا یہ وصفِ احمدی ہے   ان ورقوں میں خوب تر لکھی ہے

روایت

جارود ہے جو بنِ مُعلا   عالم تھا بڑا وہ در نصاریٰ
حضرت سے ہی عرض اُسنے تب کی   سوگند ہے مجھکو اُس خدا کی
کہ آپکی وصفِ پاک بے قیل   میں دیکھا ہوں جابجا بہ انجیل

روایت

مشہور ہے یوحنا کی انجیل   انجیل میں اُسنے اپنی بے قیل
کہ جا ہونگا باپ سے میں اپنے   یعنے جا ہونگا اپنے رب سے
وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو   بے شبہ وہ روحِ حق ہے سمجھو
اور باپ کے لفظ کا وہ اطلاق   عیسیٰ جو کئے بذاتِ خلّاق
کہ خالق و اوستاد کو تب   بس کہتے تھے باپ جانئے سب
اس معنی سے ہے جنابِ عیسیٰ   اطلاق کئے خدا یہ اُس کا
بن باپ کے جب ہوے وہ پیدا   ٹھہرائے یقیں خدا کا بیٹا
مولیٰ سے کبھی اور مسیح سے کبھی   بس اُنکو ابد تلک سے دوری
اور فارقلیط کا بھی معنیٰ   لکھے اہلِ لغت اے دانا

میں پڑہتا تھا ایک روز انجیل   دیکھا ناگاہ اسمیں بے قیل
میں کھول کے اسکو جلد دیکھا   اسمیں یہ ذکرِ احمدی تھا
اور رنگِ مبارک اس نبی کا   نورانی بہت رہے گا گورا
بیٹھے گا پچنگ باندھکر وہ   صدقہ نہیں لیویگا وہ سمجھو
بکری کا بھی اپنی دودھ سنئے   وہ ہاتھ سے اپنے ہی نچوڑے
ایسے اوصاف جو رکھے گا   وہ کبر سے دور تر رہیگا
اور جانیو اُس کا نامِ نامی   ہووے گا احمدِ گرامی
اور مار کے اُسنے مجھکو بولا   تو دیکھا اس ورق میں ہے کیا
بولا احمدؐ ابھی نہ آئے   بولا یہ چچا مرا حسد سے
اور بیہقی جو ہے پاک نفاس   یوں نقل کیا ز ابنِ عباسؓ
حضرت کے جنابِ پاک میں آ   ایماں سے شرف ہی جبکہ پایا
کہ جس نے پسند آپ کو کر   اِس عصر کا ہے کیا پیمبر
ایسا ہی بشارت آپکی بھی   لوگوں کو یقیں مسیح نے دی
عیسیٰ کے حواریوں سے اک نیک   مشہور ہے جو کہ یوحنا ایک
عیسیٰ سے روایت یوں کیا ہے   عیسیٰ ہمکو خبر دیا ہے
کہ فارقلیط کو وہ بھیجے   الطاف سے واسطے تمہارے
پس جبکہ وہ اِس جہاں میں آوے   ہر چیز یقیں تمہیں سکھاوے
اُس وقت میں اور اُس نے بانیں   تعظیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں
جو پالنے والا آپ کا ہو   سب کہتے تھے باپ اُسکو سمجھو
پر اُن کو وہ تابجاں اے دانا   اُس لفظ کا نا سمجھ کے معنیٰ
ٹھہرائے ہیں اُسکو آل و اولاد   تثلیث کی راہ لئے وہ ناشاد
اور اُنکو عذاب در جہنّم   ہوتا بہ ابد زیاد ہر دم
بیشک ہے وہ چھڑانے والا   حامد بھی ہے معنیٰ مُعلّا

پھر ایک نبی چھڑانے والا   اتباع کو کفر و شر سے ہوگا
آیا ہوں چھڑانے میں کہ لوگو   یعنے زگناہ و کفر سوچو
یا احمدؐ و یا محمدؐ الیا   نہیں لفظ قریب کوئی دُوسرا
معنی اسی اس کا ثابت اظہر   کہ فارقلیط ہے پیمبرؐ
زندہ اسرار وہ کرے گا   ہر چیز کو وہ بدل بھی دیگا
خاطر میں تمہارے چند تمثیل   لے آیا ہوں لاویگا وہ تاویل
کہہ میں جو مبارک اسکے آیات   تاویل کے رکھیں احتمالات
اور بولے مسیحؑ اس طرح سے   کہ آویگا وہ جو بعد میرے
گر کرتے ہو تم قبول مجھکو   اور رکھتے ہو دوست مجھکو لوگو
کہ بھیجے تمہارے خاطر اسکو   اور ساتھ تمہارے وہ سدا ہو
اور بولے مسیحؑ یوں بہ انجیل   کہ جاؤں نہ جبتلک میں بتقبیل
اور خلق ہوں جب خطا کے مصدر   وہ زجر کریگا سخت اُس پر
اور خلق کو وہ بحق سیاست   فرمائے بعونِ ربِ عزت
اور بولے مسیح ذوالکرامات   اپنے نہ کریگا نفس سے بات
یعنی جو ہو وحی حق سے اسپر   بندوں سے وہی کہے وہ سرورؐ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى (سورۂ نجم)

اب دیکھئے یہ صفاتِ والا   کہ جسکا بیان کئے ہیں عیسٰیؑ
یہ بات بھی اور جان لیویں   کہ اگلے سماویہ کتب میں
توریت میں ہے اُحید کر کے   یوں ہی کئے نام اور آئے
اِس معنے سے ہے مسیحؑ بے قیل   تصریح کئے ہیں یوں بہ انجیل
حامِد بھی ہے دوسرا جو معنیٰ   حضرتؐ کا ہی نامؐ وہ اے دانا
اور وہ جو کہے جنابِ عیسٰیؑ   کہ خلق کو میں چھڑانے آیا
اور بولے مسیح جاؤں میں جب   بھیجے گا نبیؐ کو دوسرا رب
اور میرے لئے گواہی دیگا   جس طرح گواہ میں ہوں اسکا
تاویل سے یہ مراد ہے جاں   قرآنِ کریم ہے تو پہچاں
رکھتے ہیں بہت سے وہ معانی   یوں دُوسرے کتب نہ آسمانی
گر مارنا چاہیں خلق بسیار   نا مار سکیں گے اُنکو زنہار
تو میری نگہ رکھو وصیت   میں جا ہوگا جا زِ ربِ عزت
باقی یہ جہاں رہیگی جب تک   یعنے ہو رسالت اُنکی تب تک
وہ فارقلیط حق طرف سے   تم جانو نہ اِس جہاں میں آئے
مسموع کلام جو ہو اُس سے   فرمائے نہ وہ طرف سے اپنے
اور حادثے جو جہاں میں ہووے   دیویگا یقیں خبر وہ اُس سے
بلکہ وہ خدا سے جو سُنے گا   بندوں سے یقیں وہی کہیگا
جیسا کہ کہا ہے ربِ رحمٰن   اُس شاہؐ کی شان میں بہ قرآں
اور بولے ہیں اسطرح سے عیسٰیؑ   وہ فضل مرا بیان کریگا
تھے ذاتِ محمدیؐ میں اظہر   کوئی ویسا ہوا نہ فرد دیگر
حضرتؐ کا ہمارے نام والا   جوں فارقلیط و شیلو آیا

جیسے مَاذ مَاذ حَمْطَايَا اور بزبان سریانی مُنْحَمَنَا منحمنا

تنبیہ اس بیان میں جو یہود و نصاریٰ قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں

اور یہ بھی ہے سب پہ آشکارا   علمائے یہود اور نصاریٰ
معمول ہے اب بھی در نصاریٰ   کہ پادریاں کران کے شورے
معمول قدیم ہے یہ اُن کا   ایسا ہی چلا ہے اُنہیں آیا
تحریف کتب میں کر چکے ہیں   ابتک بھی وہ بلکہ کر رہے ہیں
ہیں اُنمیں گھٹاتے اور بڑھاتے   اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے
چھلنے کا ہوا رواج جب سے   اور ایک کھلا شگوفہ تب سے

که انہیں بڑھا اور گھٹا کے
چھپواتے کئے ہزار نسخے

پھر اسمیں گھٹا بڑھا کے اے یار
چھپواتے ہیں اسکو دوسری بار

اوراق سے اسکے پا فراغت
ہیں پھینکتے پونچکر نجات

پس اُنکے کتب میں خوب دیکھو
اگلے پچھلے چھپے ہیں وہ جو

پاؤ ہیں وہ محمدی بشارات
ہیں اُس سے بھی پائے وجہ اثبات

اب اُنکی کتابیں اور صحیفے
اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے

بشارات

اس چودہویں باب میں مقرر
فقرہ ہے جو سولہواں محرّر

که عرض میں باپ سے کروں گا
که فارقلیط بھیجے دُوسرا

اور فقرہ ہے جو کہ بست و پنجم
اُس میں لکھا ہے یہ سنو تم

پر فارقلیط کے تئیں رب
بھیجے یہاں میرے نام سے جب

جو کچھ میں کہا ہوں تم سے لوگو
سب یاد دلاوے گا وہ تمکو

که جانیو واسطے تمہارے
جانے میں ہی فائدہ ہے میرے

لیکن میں اگر یہاں سے جاؤں
اُسکو میں تمہارے پاس بھیجوں

بھی جانیو راستی سے اُسدم
اور حکم سے بھی کرے گا ملزم

که لوگ نہ لاوے مجھپہ ایماں
سر پر یہ اٹھائے بارِ عصیاں

که جاتا ہوں باپ پاس اپنے
یعنے جاتا ہوں پاس رب کے

اور حکم سے اس لئے سراسر
الزام وہ دیوے گا مقرّر

باتیں تو بہت سی اور بھی ہیں
کہ تم سے بیان وہ کروں میں

سچائی کی راہ سب انکو تر
وہ تمکو دکھاوے گا مقرّر

آئندہ کے دیوے گا وہ اخبار
اور میری ثنا کرے گا اظہار

جو وصف وہ بولے اے مؤدّب
تھے ذاتِ محمدی میں وہ سب

اور کون نبی ہوا ہے دوسرا
کہ جسمیں تھے یہ صفات والا

پھر جاوے گذر جب ایک مدت
دُوسرے شعوے کی پہنچی نوبت

پھر اگلی چھپی ہوئی کتابیں
بیکار جب اُنکے پاس ٹھہریں

یہ اپنے کتب کی قدر ہے آہ
صد آہ صد نعوذ باللہ

آئے کیسے ہیں اختلافات
یہ لائے ہیں کس طرح وہ فقرات

یہ حجت ایزدی ہے جانو
اعجازِ محمدی ہے مانو

موجود ہیں جابجا وہ نسخے
میں نقل کروں یہاں کچھ اُس سے

انجیل میں یوحنا کے درباب
مرقوم ہے جو کہ چودہواں باب

اُس فقرہ میں اس طرح لکھا ہے
اِس طرح مسیح نے کہا ہے

وہ فارقلیط بھیجدے گا
تم ساتھ وہ تا ابد رہے گا

ہوتے ہوئے ساتھ میں تمہارے
باتیں یہ کہا ہوں جانو تم سے

اُس کو روح القدس سمجھیں
سکھلاویگا تم کو ساری چیزیں

اور سولہویں باب میں لکھا ہے
اسطرح مسیح نے کہا ہے

کہ میں نہیں جاؤں گر یہاں سے
تو فارقلیط یاں نہ آوے

تشریف وہ جب جہاں میں لائے
تو جانو جہان کو وہ گنہ سے

الزام گنہ سے دیویگا جو
سو اُس کا یہی سبب ہے سمجھو

ملزم جو کرے گا راستی سے
اُس کا یہ سبب ہے جان لیجے

جاتا ہوں جہاں سے میں اے مردم
دیکھو گے نہ پھر مجھے یہاں تم

که حکم کیا گیا ہے لوگو
سردار یہ اِس جہاں کے سمجھو

لیکن اُسکو نہ تم اٹھا سکو گے
پر جبکہ وہ روحِ صدق آوے

کچھ اپنی طرف سے وہ نہ بولے
جو حق سے سنے وہی سناوے

اب دیکھو مسیحِ ذوالکرامات
کیسے دئے آپکے بشارات

اب پوچھتے ہیں ہم از نصاریٰ
کہ تم ہی کہو زبعد عیسیٰ

اور عزت و شان مسیح کی بھی
ہے کس نے کیا بیاں الٰہی

تم دیکھو یہود ہوکے منکر
جب سیدِ مرسلینؐ آئے
ثابت بھی کئے نبوت انکی
اور حق میں انہوں کے جو نصارا
اھد ور انہوں سے کریہ تہمت
جو ہر دو گروہ میں منصفاں تھے
پر جنکو رہے تعصب ای یار
تحریف جو کرتے ہیں نصارا
احمد جو ہوا عمراق والا
عربی میں ہوے ہیں ترجمہ جو
سو اُن میں نبیؐ کا نامِ والا
جو ہوگئے اشعیا پیمبر
عربی میں جو ترجمہ ہے اُسکا
میں اپنا کلامِ پاک بے ریب
اور اُنکو وصیتیں بھی اکثر
اندھوں کے تئیں کریگا بینا
اور میں جو کرم سے اُنکو دونگا
اور آوے گا از زمینِ بہتر
اور دیکھینگے وہ جہاں بلندی
مغلوب و ضعیف وہ نہوگا
بلکہ جو لوگ ہوویں سچے
بے شبہ وہ نور ہے خدا کا
مضمون کتابِ اشعیا کا

تکذیب کئے تھے انکی یکسر
اور حق سے کتاب ایک لائے
مثلِ موسیٰ فضیلت انکی
مریم کے بھی حق میں آشکارا
ظاہر انکی کئے طہارت
تصدیق میں بھی کئے دے
کس طرح سے وہ کرینگے اقرار
بیشی کمی اُن کی آشکارا
سنہ صد برس آگے یک سالہ
ہے نقل کیا وہ اُنسے سمجھو
تصریح کیساتھ صاف آیا
سو انکا ہے یک صحیفہ اطہر
چالیس پہ جو ہے باب دُسرا
ڈالونگا منہ میں اُسکے از غیب
بے شبہ کرے وہ نیک محضر
بہروں کے تئیں کریگا شنوا
وہ دُسروں ہی بس ہی کہیگا
یعنے مکہ ہے وہ مقرر
توحید کریں وہاں خدا کی
مائل شہوات پہ نہ حاشا
اور ہوویں تواضع کرنیوالے
روشن ہی رہے نہیں بجھیگا
اب جانئے انتہا کو پہنچا

اور کہتے ہیں یہ بھی سب نصارا
رد کرکے یہود کا بہ تحقیق
الزام دئے یہودیوں کو
جو بولتے ہیں نعوذ باللہ
عقلی نقلی دلیل و برہاں
ایمان وہ صدق دلسے لاکے
حق دور کرے تعصب اُنسے
آگے پیچھے کتب چھپے جو
تالیف کیا ہے جو لاے کامل
منقول میں اُنسے جو عبارات
بعد انکے جو ترجمہ کئے ہیں
ہے انجیل دوم جو باب اُسکا
اُس باب میں اس طرح ہی لکھا
وہ عدل میرا اسنو مقرر
باتیں نہ پکار کرے گا
اور مُردہ دلاں بھی ہونگے جو
احمدؐ ہووے گا نام اس کا
اور ہووینگے خوش بیاباں سے
ہر ٹیلے پہ چڑھ وہ نیک کردار
اور سکی چھڑی سے وہ مُعلا
وہ انکے تئیں قوی کرے گا
شاہی کی نشانِ پاک اُسکی
قیتینس تھا ایک ارمنی جو

دارا انکو چڑھائے آشکارا
عیسیٰ کی کئے ہیں آپ تصدیق
اور کردئے لاجواب انہوں کو
انکا بھی کئے ہیں رد اے آگاہ
ثابت بھی وہ اُسپہ کردئے ہاں
قرآں کے ہوئے ہیں تابعوں سے
توفیق بھی نیک انکو دیوے
تغیر اب ان کی دیکھ لیجو
ہے ہمیں کئے کتب سے ناقل
ہیں انمیں محمدی بشارات
نام اُس سے نکال ہی دئے ہیں
نام انمیں یقیں ہے صاف آیا
بندہ مرا مجھکو خوش کریگا
اظہار کرے سب اُمتوں پہ
اور جانیو تم وہ نا ہنسے گا
وہ زندہ کرے گا انکو سمجھو
وہ حق کی ثنا نئی کرے گا
خوش ہووینگے لوگ بھی وہاں کے
تعظیم کرینگے اُسکی اظہار
نیکوں کو ذلیل نا کرے گا
تائید و مدد بھی انکو دیگا
شانے اوپر ہی اُسکے ہوگی
نام اسکا تھا اوسکان سمجھو

لاطِن سے وہ ارمنی زبانمیں
اس سن میں ہی ترجمہ کیا وہ
چھاپہ خانہ میں انتونی کے
اور اُسکی نشان سلطنت کی
اورِ ارمنی لوگ پاس مشہور
سن اٹھہزار وہشت صد او پر (1818)
سو دیکھئے اُسمیں تم نصاری
یعقوب جو ہوگا بندہ میرا
جی اسکو کیا پسند میرا
ہرگز نہ کبھی پکاریگا وہ
ہیں ایسے ہی اور صفات دوسرے
اوصاف وہ پھیرتے ہیں یکسر
سن جبکہ ہزار ہشت صد پر (1822)
بدلانے کے باوجود اُنیک
کئیں نے قبول اُسے کیا ہے
اسلئے واسطے ساری اُمتوں کے
آواز سنے نہ جاوے اسکا
ناخوش نہیں ہودیگا کبھی وہ
اور شرعِ شریف کی ہی اُسکی
بے شبہ وہ کردگار کی ذات
قیوم زمیں کا بھی ہے سب
اور جو کہ ہیں اُسپہ رہنے والے
اور ہاتھ کو تیرے میں نے پکڑا

بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لیں
بعد اُسکے کتاب جو چھپی وہ
مطبوع ہوی ہو دیکھ لیجے
بر پشتِ مبارک اُسکے ہوگی
موجود ہے وہ کتاب مذکور
تھا جبکہ اٹھارواں مقرر
تحریف کئے ہیں آشکارا
میں اسکی یقیں مدد کرونگا
اور روح مری میں اسکو دونگا
ہوگا نہ خفا کبھی وہ سمجھو
پیغمبرِ آخر زماں کے
یعقوب کی جانب ایرا در
بائیسواں عیسوی تھا اشہر
ثابت ہے وہ ذکرِ احمدی دیکھ
وہ میرا پسند کیا گیا ہے
تم جانئے حکم وہ نکالے
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
دیکھے کوئی ترش رو نہ اسکو
کرتے ہیں جزیرے انتظاری
ہے خالق و باسطِ سموات
ثنا خوں کا بھی اُسکے ہو دہی رب
ان سب کو وہی ہے روح بخشے
اور میں نے تجھے نگاہ رکھا

جب اٹھہزار و ششصد او پر (1666)
سن اٹھہزار سات سو او پر (1744)
ہے آمیں کرو خدا کی تسبیح
احمدؐ ہے نام اس کا فاخر
لیکن وہ کتاب دوسرے بار
اس عیسوی سن میں جانیو تم
یعنے جو کئے ہیں اُسمیں تبدیل
اور جانیو تم یقیں سرائیل
تا واسطے اُمتوں کے یکسر
باہر آوے نہ صوت اسکا
نصرانیاں اسکو اے مکمل
کچھ خوفِ خدا یہ اہلِ باطل
پھر چھاپے جو اسکو تیسرے بار
یعنے لکھا ہی اسمیں ایسا
مسرور ہوا دل اُس سے میرا
آواز بلند نا کرے وہ
بتی نہ وہ ہویں کی وہ بجھاوے
تا آنکہ کرے وہ حکم اشہر
ایسا ہی کہا ہے حق تعالیٰ
اور ساری زمیں کو وہ داور
اور ہونگے جو اس زمیں کے ساکن
اور جانیو میں خدا ہوں سب کا
اور میں نے جماعتوں کی خاطر

چھ سٹھ سنِ عیسوی تھا اشہر
تیئس تھا عیسوی مقرر
تسبیح نئی یہ ہے بہ تصریح
مضمون ہوا یہ اُسکا آخر
چھاپے جو گئی ہے اُنکو کابر
چھاپے جو گئی ہے بارِ دوم
اسطرح لکھے ہیں اُسمیں بقیاں
ہوگا مرا برگزیدہ بے قیل
احکام نکالے وہ پیمبر
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
یعقوب کا نام لکھکے اوّل
رکھتے نہیں آہ اپنے در دل
بدلائے ہیں پھر بھی اسمیں اے یار
کہ جانیو ہے وہ بندہ میرا
اور اسکو دیا میں روح اپنا
اور پاس کسی کا نا دہے ہر وہ
انصاف سے حکم وہ نکالے
سب روئے زمیں پر مقرر
معبود جو ہے وہ سب جہاں کا
اور اُسکے نبات کو بھی یکسر
اُنکو وہی دینے والا ہے جاں
انصاف سے میں تجھے بلایا
گردانا ہوں عہد تجھکو ظاہر

زُمروں کی بھی واسطے اُسکے سرور
بے شبہ وہ قیدیاں ہیں ایسے
اپنی نہ بزرگی غیر کو دوں
آئندہ بھی ہوویں گی جو چیزیں
تعریف بھی اُسکی سب کرینگے
اور اے وہ بحار کے جزیرو
اُتریگا گھروں میں وہ نکوکار
اور چڑھ کے پہاڑ پر سمجھ لیں
اور حمد و ثنا سے اُسکے ظاہر
اور لاویگا اضطراب اندر
غالب ہوگا وہ ذوالمفاخر
نام اُسکا تھا صاف احمد اے جان
اس جملۂ پاک کو نکالے
ثابت ہی ابھی ہوا اے نیک
بے شبہ کوئی رسول دوسرا
اور مکّے کی سرحدِ مُعلّا
اور جنگ و قتال میں ہے دانا
حضرت کا تو ہے جہاں میں مشہور
سو لوگ وہاں کے منتظر تھے
فرزند تھے اسمٰعیل کے ایک
اور مکّہ کے جو ہیں پہاڑاں
مکّہ کی زمینِ باصفا بھی
اور صاحبِ جنگ سا سمجھ لے

گردانا ہو نمیں تجھے یقیں نور
ظلمت کے درمیاں ہیں بیٹھے
اپنی نہ ثنا بتوں کو دیوُں
دوں ہونے کے آگے اُنکی خبریں
تم جانیو آخرِ زمیں سے
اور اُسکے تمام رہنے والو
ہے نام یقین جس کا قیذار
آوازِ بلند سے پکاریں
دیوینگے خبر وہ در جزائر
غیرت کو وہ انبیا کا افسر
مضموں وہ یہاں ہوا ہے آخر
پھر دوسرے ترجمہ کے درمیان
اور کم و زیاد کر ہی ڈالے
یہ معجزۂ محمدی دیکھ
نا حکم زمین پر نکالا
جو ہے یہ زمین کا ایک کونا
کفّار اُس سے شکست پانا
یہ بات نہیں کسی سے مستور
تھے آپکی شرع کے مقرر
قیذار تھا اُنکا نام اے نیک
تسبیح نبی خدا کی اے جان
تو دیکھ کہ ہے نشیب میں ہی
دنیا میں بعد اشعیا کے

تا اندھوں کے آنکھ کو تو کھولے
میں رب ہوں یہی ہے نام میرا
جو کچھ کہ ہو ہونہار وہ سب
تسبیح کرو خدا کی لوگو،
اے بحر سوار ہونے والو
وہ ہوویگا نامور بیاباں
اور اے وہ گڑھونگے رہنے والو
مولا کی بزرگی وہ کریں گے
اور صاحبِ جنگ سا وہاں سے
اور جانیو اپنے دشمنوں پر
ہے یہ جو صحیفہ اشعیا کا
بدلائے وہ نام کو نصاریٰ
وہ گرچہ کئے کم و زیادت
کہ واسطے اُمّتوں کے یکسر
ظاہر ہے وہ خاتم الرسالت
نکلے ہیں وہاں سے وہ پیمبر
غیرت سے بھی حملہ اُنپہ کرنا
اور ملکِ عرب ہے اک جزیرہ
اور عہد تمام طائفوں کا
اولاد سے اُنکے ہی محمّد
حضرت ہی کی اُمّت اے برادر
چڑھ اسکے پہاڑوں پر ہیں لوگاں
حضرت کے سوائے اے برادر

اور قیدی کو قید سے نکالے
میں پالنے والا ہوں جہاں کا
بے شبہ تمام ہو چکا اب
تسبیح نبی وہ رب کی سمجھو
اور اُسکے تئیں پھرانے والو
اور شہر بھی اسکے لیوینگے شان
تسبیح مبارک اُسکی کیجو
یعنے تکبیر وہ کہیں گے
یک مردِ جلیل قدر نکلے
آواز کریگا وہ مقرّر
وہ ترجمہ اُس کا تھا جو پہلا
پھر ترجمہ جب کئے ہیں لسترا
بااین وہ رسول کی بشارت
حضرت کے سوائے اے برادر
عالم میں یقیں کئے ریاست
پائے رتبہ بلند و برتر،
کثرت کی نہ پروا اُنکی دہرنا
یک پاک جزیرۂ شہیرہ
گردانا تھا آپ ہی کو مولا
ہیں خاتمِ انبیا محمّد
کرتی ہے تو دیکھ اُنکے اوپر
اللہ کو ہیں پکارتے جاں
نکلا ہی نہیں کوئی پیمبر

درشانِ مسیح یہ بشارات　　پاتے انہیں زینہار اثبات
اور وہ نہ کئے ریاست آیار　　اور جنگ و جہاد بھی ز کفار
قیذار کی نسل سے بھی آ جان　　پیدا نہ ہوئے مسیحِ ذیشان
اور آنے سے اُنکے بر پہاڑاں　　تسبیح نئی ہوئی نہ پیداں
اولاد جو اسمٰعیل کے ہیں　　آیا ہوں انہیں کے واسطے میں
کہ اپنے حواریوں کو عیسیٰ　　اِس طرح سے حکم کر کے بھیجا
ہیں سامری لوگ کے جو مصار　　داخل انہیں نہ ہوؤ زنہار
تم جاؤ انہیں طرف مقرر　　اور آیا پندرہویں باب اندر
سوا اُنکے سوائے دوسروں پر　　بھیجا نہ گیا ہوں میں مقرر
یحییٰ جو تھے درزمانِ عیسیٰ　　لوگوں کو خبر دئے ہیں ایسا
عیسیٰ نہ مراد اس سے ہووے　　کہ دونو بھی ایک عصر میں تھے
حضرت کے سوائے بعد یحییٰ　　دُوسرا نہ کوئی رسول آیا
شعیا کا جو ہے صحیفہ نیک　　حضرتؐ کا یہ ذکر ہمیں ہے دیکھ
کر اب تو نظر یہاں سے اُٹھ کے　　جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے
اُس وقت میں دو سوار دیکھا　　ایک خر کا تھا دوسرا اشتر کا
شیخ ابن قتیبہ اے برادر　　علامہ جو ایک ہوا ہے اشہر
کہتا ہے وہ سوار خر کا　　بیشک ہیں سمجھ جنابِ عیسیٰ
پس اونٹ کا وہ سوار امجد　　ہے سرورِ انبیا محمدؐ
جاری وقتِ خلیل سے بھی　　بابل میں بڑی تھی بت پرستی
عیسیٰ کے نہ ہاتھ سے اے ماہر　　سب لوگ پہ ہے یہ بات ظاہر
شہروں کو بھی جنگلوں کے رکھ دیا　　کر دینگے عمارتوں سے آباد
تسبیح کو اُس کے وہ مقرر　　پھیلائینگے بحر و بر میں شہر
جیسا کیچڑ کھوندنے والے　　مارے کیچڑ میں پاؤں اپنے

کہ واسطے ساری اُمتوں کے　　عیسیٰ انہیں حکم کچھ نکالے
غیرت سے بھی وہ دلیر ہو کر　　حملہ نہ کئے ہیں دشمنوں پر
نکلے نہیں مثلِ مردِ جنگی　　غالب نہ ہوئے بہ دشمناں بھی
انجیل میں بلکہ یہ لکھا ہے　　کہ صاف مسیح نے کہا ہے
مشہور جو ہے متی کی انجیل　　ہے بابِ دہم میں اُسکے بیقیل
کہ جو ہیں عوام لوگ سمجھو　　تم انکی طرف کبھی نہ جاؤ
ہاں گھر سے ہی اسرائیل کے جو　　گم ہو گئیں بکریاں اے لوگو
کہ گھر سے جو اسرائیل کے ہاں　　گم ہو گئے ہونگے گوسپنداں
اور جو ہے متی کا باب پندرا　　سوا اُسکے ہی درمیان لکھا
کہ بعد میرے سنو مقرر　　آویگا خدا کا ایک پیمبر
یحییٰ تو کہے کہ بعد میرے　　جانو وہ رسول حق کا آوے
پس اُس سے مراد مصطفےٰ ہیں　　بیشک وہی ختمِ انبیا ہیں
اُمت کو خبر دئے ہیں شعیا　　کہ مجھکو کیا یہ حکم مولٰے
بس جانیو جلد تر اُٹھا میں　　اور جلد وہیں نظر کیا میں
وہ ایک کہا ہے دوسرے سے　　بابل کے بتاں گرے ہیں سارے
جو جو کہ کتب ہیں آسمانی　　خوب اُنکو وہ جانتا تھا گیانی
ہیں متفق اسپہ آشکارا　　اہلِ اسلام اور نصارا
بابل جو تھا ایک شہر آجاں　　رہتے تھے مدام اُسمیں شاہاں
حضرتؐ کی ہی ہاتھ سے مقرر　　ٹوٹے ہیں بتاں وہاں کے یکسر
شعیا کے صحیفے میں ہے اے یار　　یہ بھی ہے لکھا کہ اہلِ قیذار
تسبیح خدا سدا کریں گے　　بالائے جبل ندا کریں گے
بے شبہ وہ جلد آویں آویں　　پاؤں کو زمیں پہ اپنے ماریں
اِن باتوں کی اب مراد آیار　　لکھا ہوا تو اُس سے ہو خبردار

شعیا کی بشارات

فرزند جو اسمٰعیلؑ کے تھے
اور مکہ کا جو کہ تھا بیاباں
آباد ہوے اُنہیں سے ہے جان
جلد آنا کبھی مار نا قدم کا
مکہ کے وہ چڑھ پہاڑوں اوپر
آہستہ کہیں چلیں اے بھائی
اور جانو خبر دئے ہیں شعیاؑ
جو اُس کا ہو گوشِ مُجدّ
صیہون یقیں ہے آنیک انجام
کھائی ہے بڑی قسم یہ میں نے
کہ روئے زمیں پہ لوگ جو ہیں
ناخوش نہ ترے سے ہوویں زنہار
نعمت ہے میری جو بیکہ فاضل
بے شبہ ز جص و سنگِ فاخر
اور ظلم و جفا سے تو بچیگا
روشن ہو کہ نورِ پاک تیرا
نور اُس کے ظہور کا مُعلّا
وہ اگلے کتب سے اور صُحف سے
وہ دیکھ بشارتیں معظّم
عبد اللہ بن سلام اے یار
دونوں بھی جو دل سے لائے ایماں
تفصیل سے حال دیکھ اُنکا

قیدار ہے نام اُن کا سنئے
آباد ہوا اُنہیں سے پہچان
وہ فتح کئے بہت سے مُلکاں
ہے حج میں اُنہوں کے آشکارا
تکبیر ہیں بولتے مقرّر
اور دوڑتے ہیں کہیں وہ جلدی
اِس طرح کہا ہے حق تعالیٰ
سو اُسمیں لگا ہو حجرِ اسود
جان مکۂ معظّمہ کا ہے نام
پس ذاتِ مقدّسہ پہ اپنے
طوفاں میں اُنہیں ڈبا ہی دونیں
اور تجھکو نہ چھوڑ ڈالوں زنہار
تیرے سے کبھی نہووے زائل
اور تجھکو سنواروں زجواہر
اور ضعف سے خوف کر نہ اصلا
بے شبہ قریب تر ہے پہنچا
رخشاں ہو ترے میں اور مُجلّا
یہ نقل کئے گئے ہیں تھوڑے
اور آپ کے معجزاتِ اکرم
اور دوسرا جو ہے کعبِ احبار
رغبت سے جو ہو گئے مسلماں
اِس نسخہ کے ابتدا میں آیا

اولاد اُنہیں کی سب عرب ہیں
اور ملکِ عرب تمام اے یار
اور اُمّتِ احمدی ہی ہائے نیکیاں
جب ہوتے ہیں تَلبیہ[لہ] سے دمساز
مروہ صفا کوہ دو جو ہونگے
ماریں بھی کہیں قدم کو اپنے
صیہون کے درمیاں گھر اپنا
بوسہ اُسکو دیا کریں گے
مکے کے تئیں خطاب کر کے
جیسا کہ زمانِ نوحؑ اندر
اور تیرے لئے قسم یہ کھایا
سب کوہ جگہ سے اپنے جاویں
آگاہ اِس امر سے بھی ہو تو
موتی سے ترا ہو سقفِ امجد
ہتھیار بنی ہوئی کسی کی
تیرے تئیں اب ہو یہ بشارت
ایسے ہی محمدی بشارات
اب لکھتا ہوں وہ بیان دُسرا
ہیں صدقِ دلی سے لائے ایماں
علمائے یہود میں اے عاقل
اور دُوسرے یہودیاں بھی سمجھو
اور اُنکے سوائے کچھ پہ جمال

قائل اِسکے ہی لوگ سب ہیں
اور اُسکے سوا بہت سے اصنائے
تسبیح کرتی ہے ہر جگہ دیکھ
کرتے ہیں بلند اپنی آواز
ہیں دوڑتے درمیاں وہ اُنکے
اور رَمل و طواف بھی ہیں کرتے
تم جانیو میں بِنا کروں گا
اِکرام اُس کا کیا کرینگے
مولا نے کہا ہے اِس طرح سے
سوگند کھایا تھا میں مقرّر
تجھ سے نارض میں نہو گا
قلعے بھی تمام پست ہوویں
کہ میں جو بِنا کروں گا تجھکو
دروازے بھی تیرے زبرجد
تجھ پر کبھی کارگر نہ ہوگی
کہ ہووے جو خاتم الرّسالت
پائے ہیں بہت کتب سے اثبات
علمائے یہود اور نصارا
حضرت پہ فدا کئے دل و جاں
تھے جو کہ شہیر اور فاضل
قائل حضرت کے ہو گئے جو
اب لکھتا ہوں دوسروں کا احوال

یہود و نصاریٰ کے علماء حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپ کے بشارات اظہار کرنے کا بیان

لہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

مروی ہے ز ابنِ سعدِ ذیشاں
کہ زید جو وہ بنُ العمرو تھا
حق بات کا تھا سدا وہ گویا
اِسواسطے ہی قریش یکسر
جب کوہِ حرا طرف چلا تھا
میرے تئیں اپنے قوم کے ساتھ
ہوں منتظر یک نبی کا اب ہاں
احمدؐ رہے اسکا نامِ والا
لایا ہوں ولے میں اُسپہ ایمان
پس جب وہ نبیؐ سے تو ملیگا
کہ اسکا نہ قد بہت ہوا اونچا
اور آنکھوں میں اُسکے ہووے سرخی
احمدؐ رہے نامِ پاک اس کا
مکّہ سے نکل کے وہ یگانہ
اور جاہلیت کے بیچ پہچان
حضرتؐ نے اُسی لئے یہ اسلام
ہیں اُسکے سوا اور بھی نام
وہ جو اگلے گئے بزرگاں
اور گذرے ہیں جبکہ وہ بزرگاں
کہتا ہی غرض جناب عامر
مدت چھوڑ تو اُس نبیؐ کو ہے
سُنکے علمائے یہود اور نصاریٰ
نکلا ہے تلاش میں تو جسکے

زمانہ جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا

اور شیخ ابو نعیم سے جاں
وہ ابنِ نفیل ذو الوقر تھا
دن رات تھا دینِ حق کا جویا
دشمن اُسکے ہوئے تھے اسِ شہر
تب رہ میں مرے سے ملکے بولا
دہو یا خوشی سے اُنکے میں ہاتھ
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے جاں
جب بھیجیگا اُسکو حق تعالیٰ
تصدیق کیا ہوں از دل و جاں
پہنچا اُسکو سلام میرا
کوتاہ بہت بھی نا رہیگا
سرخی وہ کبھی جدا نہ ہوگی
مکّہ میں بھی ہوویگا وہ پیدا
یثرب کی طرف ہو تب روانہ
تھا نامِ مدینہ یثرب اے جاں
فرمایا ہے منع وہ بُرا نام
لکھے ہیں کتب میں اپنے اعلام
اشعار میں اپنے اے سخنداں
رکھ اُن سے یہ ظنِ خیر ہر آں
پھر مجھکو کہا ہے زید فاخر
ہوا اُسکا میں مطیع جان و دل سے
اور جو تھے مجوس کی بھی فضلا
وہ دین یقیں ہے تیرے پیچھے

کہ ہمکو خبر دیا ہے عامر
تھا جاہلیت کا جو زمانہ
اور چھوڑ دیا تھا بُت پرستی
بس زید بن العمرو اے بھائی
کہتا ہوں تجھسے میں سُن اے عامر
اور ہوگی جو ملتِ براہیمؑ
وہ نسل سے عبدِ مطلبؓ کے
شاید وہ زمانہ پاؤنگا میں
جب عمر تری دراز ہووے
اور اسکے جو ہیں صفات فاخر
اور موئے شریف اُس کے سر کے
دو شانوں کے درمیان اے ماہر
قوم اُس سے کریگی پس عداوت
یثرب میں ترقی اُسکو ہووے
یثرب بحقیقت اے برادر
اور طیبہ و طیبّہ مکرم
وہ جذبِ قلوب میں ہیں مذکور
یثرب ہی لکھے ہیں نام اُسکا
کہ منع کی وہ حدیثِ نبویؐ
لوگو نہی کہیں تو بات سنکے
میں دینِ خلیلؑ کا ہوں جویا
پوچھا میں انہوں سے کر ملاقات
اوصاف بھی اُس نبیؐ کے فاخر

جو ابنِ ربیعہ ہے وہ فاخر
اسوقت کے لوگ میں تھا دانا
چھپتا تھا بلندی چھوڑ پستی
مکہ سے نکل کے اِس لئے ہی
کہ آئی مخالفت سے ظاہر
میں اُسکو لیا بہ عزّ و تکریم
ظاہر دنیا میں جلد آوے
دولت یہ نہ ہاتھ لاؤنگا میں
اُس عصر سے سرفراز ہووے
کرتا ہوں بیاں سُن اے عامر
نا ہووے بہت نہ ہووے تھوڑ
ہو مُہرِ نبوت اُسکے ظاہر
مکّہ سے کریگا تب وہ ہجرت
دین اُسکا جہاں میں وانسے پھیلے
یک بُت کا تھا نامِ زشت شہر
نام اُسکا رکھے شہِ دو عالم
ہیں دوسرے بھی کتب میں مذکور
پر اس کی سند نہ کر تو اصلا
شاید کہ نہیں ہے اُنکو پہنچی
ہشیار کہیں دغا نہ کھاوے
مُلکوں میں بہت پھرا ابھی ہونڈا
کہنے لگے سب کے سب یہی بات
میں تجھ سے کہا ہوں جو اے عامر

اوصاف وہی بیاں کئے وہ　　اسطرح مجھے نشان دئے وہ
اور اسکے سوا سمجھ اے دانا　　باقی نہیں کوئی نبیؐ کا آنا
مبعوث ہوئے ہیں مصطفےؐ جب　　میں جاکے جنابِ پاک میں تب
حضرتؐ ہوئے سنکے شاد و خرم　　اور اسکے اوپر کئے ترحم
کہ کھینچتا کھینچتا اپنا داماں　　گلزارِ جناں میں تھا خراماں
توحید کی وہ لیا تھا ایجاب　　اور لایا تھا مصطفےؐ پہ ایماں
ورقہ کے تئیں بھی یونہی حضرتؐ　　دیکھے ہیں بہ سیرِ باغِ جنت
زیدؓ ابنِ عمرو کا جو پسر تھا　　کہ ہوگا سعیدؓ نام اس کا
موصل کے تئیں وہ جب گیا ہے　　راہب اسی یک وہاں ملا ہے
پوچھا اسے چاہتا تجھے کیا　　بولا طالب ہوں دینِ حق کا
نزدیک ہے چاہتا ہے جو تو　　پاویگا وہی زمیں میں اسکو
کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ　　کہ مصر میں جاکے جب میں پہنچا
میں اس سے ملا تو اس نے پوچھا　　تم پہنچے یہانتک آکے کیسا
میں بولا کہ ہاں ہے بات کا ڈر　　ہمکو بھی یقیں تھا جبکہ اکثر
بولا کہ محمدؐ اب اے لوگو　　دعوت کرتے ہیں دین کی جو
دعوت کو نہ انکی میں نے مانا　　کیا اس کا سبب ہے اسنے پوچھا
آبا کا ہمارے دیں نہیں وہ　　حاکم کا بھی دین یقیں نہیں وہ
پوچھا وہ تمہاری قوم سے ہاں　　کوئی لائے بھلا ہے اسپہ ایماں
عمدہ جو کہ لوگ ہیں عرب کے　　وہ جنگ و جدل کئے ہیں اس سے
وہ بولا کہ دعوت انکی کیا ہے　　میں بولا کہ وہ یہ بولتا ہے
کہ ایک ہے جانو حق تعالیٰ　　اور کوئی نہیں شریک اس کا
گمراہ تمہارے باپ دادا　　کرتے تھے بتوں کی جو کہ پوجا
قائم کرو تم نماز لوگو　　اور مال کا تم زکواۃ دیجیو

کہ عصرِ اخیر کا ہے پیمبر　　بیشک ہے وہی نبی مقرر
راوی نے کہا یہ جب سنا میں　　دلمیں اپنے یقیں کیا میں
زید ابنِ عمرو کا حال سارا　　اور عرض کیا پیام اسکا
فرمائے کہ در بہشت والا　　میں زید کو اس طرح سے دیکھا
کہ جاہلیت میں وہ سراسر　　ظلمت سے وہ شرک کی نکلکر
اس واسطے اسکو حق تعالےٰ　　حضرتؐ کو بہشت میں دکھایا

بشارت

دیتا ہے خبر کہ باپ میرا　　جب دین کے ہی طلب میں نکلا
پوچھا اسے تو کہاں سے آیا　　یوں بولا ز مکۂ معلا
راہب نے کہا یہاں سے پھر جا　　جا اب تو وہاں جہاں سے آیا
اے بھائی یہ واقدیؒ سے مروی　　اور شیخ ابونعیمؒ سے بھی
حاکم تھا وہاں کا اک نصاریٰ　　نام اسکا مقوقس آشکارا
کہ بیچ تمہارے اور ہمارے　　قائل ہیں وہ لوگ مصطفےؐ کے
ہم ساحلِ بحر پر سے ہو کے　　ہیں جلد یہانتک آکے پہنچے
کیا تم بھی قبول لے یا نہ بولو　　تب میں نے دیا جواب اسکو
بولا لائے ہیں اک نیا دین　　کرتے ہیں اسکی سب کو تلقین
آبا کا جو دین ہے ہمارے　　مضبوط ہیں ہم اسی پہ سارے
میں بولا کہ انپہ لائے ایمان　　کم عمر جو لوگ ہیں سے اسلطان
پوچھا غلبہ ہوا ہے کس کو　　بولا کبھی انکو گا ہے ان کو
کہ ایک ہے جانو ربِ عزت　　اور لاؤ بجا اسکی طاعت
بس لاؤ بجا اسی کی طاعت　　اور اسکی روا رکھو نہ شرکت
وہ کفر ہے اسکو چھوڑ دیجیو　　وہ شرک کا تار توڑ دیجو
وہ پوچھا کہ اسکو وقت مقدار　　ٹھہرایا ہے کیا کہا میں ۲ بار

کہ پانچ نماز جو ہیں دن رات — رکعات مقرری ہیں لوقات
کرتا ہے ادا زکوٰۃ اُس کا — کرتا ہے وہ سبکو حکم ایسا
بولا لے زکوٰۃ مال اُن کا — کرتا تقسیم ہے یہ فقرا
اور منع زنا شراب کا یار — اور کرتا ہے منع سُود بسیار
کھاتا وہ نہیں ہے گوشت اُس کا — اور کھانے سے اُسکے منع کرتا
بے شبہ محمدؐ اے برادر — اللہ کا ہے یقیں پیمبر
گر قبطیں یا کہ روم اندر — ہوتا مبعوث وہ پیمبر
ایسا ہی خبر دئے ہیں عیسیٰؑ — آگاہ ہمیں کئے ہیں عیسیٰؑ

روایت از عمر رضی اللہ عنہ

دینوری اور ابنِ عساکر — یہ دونو بھی راویاں ہیں فاخر
کہ جاہلیت کے جب تھے ایام — کی میں نے سفر بجانبِ شام
پھر کام ہوا ایک پیش آیا — اُس شہر میں تب گیا میں تنہا
کھینچا مجھے میں چھڑانے لاگا — غالب آیا مجھے نہ چھوڑا
بولا ہے مجھے اُٹھا یہ مٹی — یوں بول کے وہ گیا اے بھائی
دوپہر کو اس نے آکے دیکھا — غصہ سے ہے میرے سر پہ مارا
وہ مر گیا سر ہے اس کا پھوٹا — اور میں بھی وہاں سے بھاگ نکلا
اور آیا ہے جبکہ روز دُسرا — ایک دیر کے پاس آکے پہنچا
راہب تھا ایک اُسمیں آکے پوچھا — تو کون ہے کیوں یہاں ہے بیٹھا
اور دور پڑا ہوں قافلہ سے — بیٹھا ہوں یہاں اسی سبب سے
پھر غور سے دیکھنے لگا وہ — میرے تئیں اس طرح کہا وہ
میرے سے زیادہ کوئی دُسرا — واقف نہیں اُن کتب سے ہوگا
اور کرنے سواب نظر میں تجھپر — ظاہر ہوتا ہے یوں مقرر
غالب اس ملک پہ جو ہوگا — اور ہمکو سبھی نکال دیگا
پوچھا اُسنے ہے کیا ترا نام — میں بولا کہ ہے عمر مرا نام

اور مال ہو جبکہ بیس مثقال — اور پانچ شتر تو بعد یک سال
وہ پوچھا ہے تب زکوٰۃ لیکر — کیا کرتا ہے بول اے برادر
اور کہتا ہے صلۂ رحم کیجو — اور وعدہ وفا کرو اے لوگو
اور غیرِ خدا کے نام اُوپر — ہو ذبح جو جانور مقرر
یہ جبکہ سنا مقوقس اے جان — بس کہنے لگا ہے ہوکے حیران
اور ساری جہاں طرف بھی مطلق — مبعوث ہے وہ رسولِ برحق
تو لوگ تمام جان و دل سے — بے شبہ مطیع اُسکے ہوتے

بشارت

لائے ہیں روایت یوں عمرؓ سے — کہ اس نے خبر دی ہے سنئے
میں کام سے اپنے با فراغت — مکہ کی طرف کیا ہوں رجعت
بازار میں ایک دن کھڑا تھا — ناگہ بطریق ایک آیا
یک گرجے بیچ مجھکو لا وہ — ایک ٹوکری پھاوڑا دیا وہ
تجویز میں یونہی تھا میں بیٹھا — مٹی ہرگز نہیں اُٹھایا
تب میں نے وہ پھاوڑا اُٹھا کر — ایسا مارا ہوں اُسکے سر پہ
جب رہ سے نہیں تھا آشنا میں — یکروز بھی ایک شب چلا میں
چلنے سے میں جبکہ تھک گیا تھا — اُس دیر کے پاس جاکے بیٹھا
تب میں نے کہا کہ ہوں مسافر — اور راہ میں نہیں ہوں ماہر
تب آب و طعام اُس نے لایا — اور بیٹھ میرے تئیں کھلایا
یہ جو کہ کتب منزلہ ہیں — واقف وہ کتب سے خوب ہوئیں
سب اہلِ کتاب بغیر انکار — اس بات کو جانتے ہیں اے یار
کہ شکل تری یہ اے خردمند — اس شخص کی شکل کے ہے مانند
یہ باتیں میں سُنکے اُس سے بولا — یہ کیا ہے خیال و وہم تیرا
یہ سُنکے کہا قسم وہ کھا کر — واللہ وہی تو ہے مقرر

چھپتا ہوں یہی ہیں اب ترسے　اک خطِ امان مجھکو لکھدے
وہ شخص اگر نہ ہوویگا تو　نقصان نہیں کچھ اس سے تجھکو
کہتے ہیں کہ حضرتِ عمرؓ نے　ایامِ خلافت اندر اپنے
وہ رہتا تھا دیرِ قدس میں جو　اُس راہ میں تھی وہ دیر بیچو
وہ خطِ اماں تھا جو عمرؓ کا　تب اس نے عمرؓ کو لا دکھایا
اس خط کو ملاحظہ کئی جب　بولے حیران ہو یوں عمرؓ تب

بشارت

کہ اُس ذخیرہ دی ہو آیار　بصرے کو گیا تھا میں جو ایکبار
تب نکلا وہ صومعے سی اپنے　دریافت وہیں لگا ہے کرنے
کیا پایا پیمبری ہے احمدؐ　میں پوچھا کہ کون ہو وہ امجد
عبداللہ کا جو ہے پدرِ ذیشان　بے ریب ہے عبدِ مطلب جان
ہجرت بھی کریگا وہ حرم سے　یک خرمے کے بن طرف سمجھ لے
ہیں خاتمِ انبیا وہی جان　تم اسکے ہو تابعدار جولاں
مکہ کو وہاں سی جلد آیا　احوال یہاں کا جبکہ پوچھا
بوبکرؓ بنِ ابی قحافہ　تابع بھی یہاں ہوئے انھکا
پس خدمتِ مصطفےٰؐ میں آیا　ایمان میں صدقِ دل سے لایا
مروی ہو ز ابنِ سعدِ والا　زائل ہی ہے اسے نقل لایا
قیصر کے طرف سے وہ اسالم　عماں کے ملک کا تھا حاکم
قیصر کو کوئی یہ جا سنایا　فردہ کو وہ جلد تر بلایا
قیصر نے کہا کہ باز آ تو　معزول کرونگا ورنہ تجھکو
عیسیٰؑ نے ہو دیکھا بشارت　بیشک یہ نبیؐ کی ہو کرامت
پر دینِ محمدیؐ سے اے یار　میں باز کبھی نہ آؤں زنہار
پر قتل کیا اُسے بسرعت　پایا ہے وہ درجۂ شہادت

آئندہ اگر وہی تو ہوگا　حاصل مقصود ہو ہمارا
پس خطِ امان لکھدیا میں　ٹھہرا ہی بھی اُسپہ تب کیا میں
جب قصد کیا ہے شام جانب　ہے راہ میں آملا وہ راہب
اُس دیر میں راہباں تھے جتنے　بیشک تھا بڑا وہ ان سبھوں سے
بولا وہ جو شرط لکھدئے تب　از راہِ کرم ادا کرو اب
کہ ہمیں نہ دخل ہے عمرؓ کو　اور دخل نہ اسکے پسر کو
ابنِ سعد و بیہقی جہاں　طلحہؓ سے کئی روایت آ جان
بازار میں اُسکے تھا میں ایکروز　راہب جو وہاں تھا ایک فیروز
کیا کوئی یہاں حرم سے آیا　میں بولا کہ ہاں ہوں میں وہ پوچھا
وہ بولا کہ اسکے پدر کا نام　عبداللہ یقیں ہے نیک انجام
احمد اسی ماہ میں مقرر　پاویگا نبوت اے برادر
دو حروں کے درمیاں اے بھائی　اور چوڑی کی وہ زمین ہوگی
طلحہؓ نے کہا یہ اُسکی تقریر　بس جان میں میرے کی ہو تاثیر
لوگوں نے کہا محمدؐ اس جا　کرتے ہیں پیمبری کا دعویٰ
بوبکرؓ کے پاس تب گیا میں　راہب کی انہیں خبر دیا میں

بشارت

زائل ہو بنِ عمر جذامی　فردہ ہے برادر اُس کا نامی
حضرتؐ کو وہ یہ دلسے لاکے ایماں　بھیجا ہی عریضہ ایک جولان
پوچھا جو اُسے وہ صاف بولا　میں دینِ محمدیؐ قبولا
فردہ نے یہ سن اُسے کہا ہے　کہ تو بھی یہ بات جانتا ہے
شاہی جانے کے خوف سے ہاں　پاتا نہیں تو شرف ز ایماں
پس قید کیا ہے اُسکو قیصر　تب بھی نہ پھرا ہے وہ مقرر

بشارت

ازفاطمہ بنتِ قیس ایجان مسلم نے کی ہے نقل پہچان
تب وہ یہ خبر دیا ہے اے یار کہ ہم تھے جہاز اوپر اسوار
پانی کی طلب میں ہم سب اُترے اطراف میں اُسکے ڈھونڈھتے تھے
بال اُسکے تھے سر کے اتنے لمبے کہ تا بہ زمین پہنچ رہے تھے
ہم اُس سے کہے ہیں کیا ترا حال کر صاف بیان ہم سے احوال
تم جاؤ فلاں مقام پر اب معلوم وہ تمکو ہوویگا سب
پوچھا ہمیں کون ہیں وہ اُسدم ہم اُسکو کہے کہ ہیں عرب ہم
تب ہم نے کہا کہ لوگ اکثر تصدیق اُسکی کئے ہیں اس شہر
پھر بارِ دگر وہ ہم سے پوچھا کیا حال ہے چشمۂ زغر کا
پوچھا خرمے کا بن اے لوگو بیسان کے درمیان ہے جو
وہ بولا کہ چند دن گئے پر پھل وہ نہیں دیویگا مقرر
جب مجھکو نکلنے حکم ہوگا میں سارا جہاں تب پھرونگا
احوال یہ اُس سے جب سنے ہم واپس اس جائے سے ہوے ہم
دجّال وہی ہے بد قرینہ طیبہ ہے یقیں یہی مدینہ
دیتا ہے خبر تو سن اے سالم اس طرح جبیرؓ ابنِ مُطعِم
بصرہ کو میں جاکے جبکہ پہنچا میرے سے ملے گئے نصاری
میں انکو دیا جواب ایسا ہاں مکہ کے میں حرم سے آیا
صورت کی پہچانت اسکی ایجاب کیا تجھکو ہے میں نے تب کہا ہاں
اور بولے کہ انہیں دیکھ اے بھائی کیا انمیں ہے صورت اُس نبیؐ کی
تھی دوسری دَیر جو کلاں تر وہ لائے ہیں مجھکو اُسکے اندر
دکھلانے کہے مرے سے ایسا دیکھ انہیں کہ صورت اُسکی ہے کیا
بوبکرؓ کی بھی تھی شکل جانو پکڑا تھا وہ مصطفےؐ کے زانو
میں بولا کہ ہاں ہوی پچھانت بے ریب اُسی کی ہے یہ صورت

کہ آ نکلے جب تمیمؓ داری ایمان لایا یہ فضلِ باری
طوفان میں جہاز وہ ہمارا جا ایک جزیرے بیچ پہونچا
عورت ناگاہ ایک ایسی یکجائے نظر ہے ہم کو آئی
ہم پوچھے تو کون. کیا ترا نام بولی جسّاسہ ہے میرا نام
یہ سنکے جواب ہمکو یوں دی احوال میں اپنا نا کہوں گی
تب ہم اُسی جا گئے ہیں جلدی یک شخص یقیں وہاں تھا قیدی
پوچھا تم سے نبیؐ جو نکلا بولو احوال کیا ہے اُس کا
ہیں دل سے مطیع اُسکے یکسر بولا یہ ہے اُنکے حق میں بہتر
کیا اُنمیں ہے یا نہ بولو پانی بولے پانی ہے اُنمیں باقی
پھل دیتا ہے یا نہ بولو کیا ہے بولے پھل ابھی وہ دے رہا ہے
پھر ہم سے کہا ہے وہ در الحال کہ میں ہوں یقیں مسیح دجّال
پر مکہ و طیبہ درمیانے طاقت نہ رہیگی مجھکو آنے
جب بولا یہ سب تمیمؓ داری فرمائے رسولِ ربِّ باری

بشارت

معبوث ہوئے کے بعد سالار میں شام طرف گیا تھا ایکبار
اور کہنے لگے تو بول ہم سے آیا ہے تو کیا یہاں حرم سے
پوچھے وہاں کوئی آشکارا دعوی جو کرے پیمبری کا
یک دَیر میں تب مجھے وہ لائے تصویریں بہت وہ دَیر میں تھے
میں دیکھ کہا انہیں بہ سرعت انمیں نہیں اُس نبیؐ کی صورت
تصویریں جو پہلے دَیر میں تھیں سو اُس سے بھی تھیں زیادہ اسمیں
میں دیکھا تو انمیں غیرِ تا خیر حضرتؐ کی نظر پڑی ہے تصویر
وہ پوچھا کہ کیا تو اسکو جانا تصویر یہ کسکی ہے پچھانا
اور اُس کے سوا صفاتِ والا حضرتؐ کے نہیں کچھ اُنسے بولا

تا انکی زبان سے سنوں میں　　کیا وصف بھلا وہ جانتے ہیں
میں بولا کہ دیتا ہوں گواہی　　اوصاف یہ اُسکے ہیں کما ہی
میں بولا کہ ہاں میں جانتا ہوں　　اُسکو بھی یقیں پہچانتا ہوں
ہے عینِ حیات یار اُس کا　　بعد اُسکے خلیفہ اُس کا ہوگا
وہ کہنے لگے قسم ہے حق کی　　نا مار سکیں گے اُسکو کوئی
بے شبہ کرم سے اپنے داور　　غالب اُسکو کریگا سب پر
احبارِ یہود سے بہ تحقیق　　عالم جو بڑا تھا ایک مخاریق
بولا ہے یہود سے کہ واللہ　　اِس بات سے تم ہو خوب آگاہ
پس تم یہ سعادت آج پاؤ　　یہ دولتِ دین ہاتھ لاؤ
حضرتؐ کی جناب میں ہے آیا　　ایماں کا شرف ہی جلد پایا
اور آگے کیا تھا یہ وصیت　　جب مجھکو نصیب ہو شہادت
مختار ہے وہ کرے جو چاہے　　مختار ہے دیوے جس کو چاہے
اُس مال کو تھے خرچتے ذرات　　صدقات میں وہ شہِ بریات

بشارت

کہ بعثتِ مصطفیٰؐ کے آگے　　کی میں نے سفر طرف یمن کے
سن اُسکا تھا تین سو کے اوپر (۳۰۰)　　ہشتاد برس کا اے برادر
میں اُس سے ملا وہ مجھکو پوچھا　　کہ لوگ سے تم حرم کے ہیں کیا
میں بولا کہ ہاں کہا وہ آگہ　　کیا تو ہے بنی تمیم سے کہہ
میں بولا کہ کیا سبب ہے اِسکا　　اس طرح مرے سے تب وہ بولا
کہ ایک نبیؐ حق تعالے　　مبعوث یقیں حرم میں ہوگا
اِن دونوں سے ایک کھُل رہیگا　　اور ہووے یقیں جوانی سرا
اور ہو دیگا دفع کرنے والا　　ہر آئینہ سخت مشکلوں کا
اور اُس کا بدن رہے گا لاغر　　یک خال بھی اُسکے ہو شکم پر

بس مجھ سے صفاتِ احمدیؐ تب　　بے شبہ بیاں کئے وہی سب
پھر پوچھے اُسے پہچانے تو کیا　　یہ زانو کو اُسکے ہے جو پکڑا
تب کہنے لگے مرے سے وہ سب　　ہم دیتے ہیں اُسکی شاہدی اب
میں بولا کہ ڈر ہے مجھکو دلمیں　　کہ اُسکو قریش مار ڈالیں
واللہ وہ رسول بے گماں ہے　　پیغمبر آخر زماں ہے

بشارت

اور تھا وہ بڑا ہی صاحبِ حال　　در روزِ اُحد وہ نیک منوال
کہ نصرت و یاری پیمبر　　حق سے لازم ہی تم سمجھو پر
اس طرح سے بول وہ انکو کار　　نکلا وہیں لیکے اپنی ہتھیار
اور جنگ کیا وہ باشجاعت　　اور پایا ہے رتبۂ شہادت
جتنا کہ یہ مال و زر مرا ہے　　سب نذرِ جنابِ مصطفیٰؐ ہے
پس مال و منال جو تھا اُسکا　　حضرتؐ کے حضور میں ہے پہنچا
کیا نیک تھا حال و مال اُسکا　　راضی رہے اُس سے حق تعالیٰ
شیخ ابنِ عساکر اے سخنداں　　صدیق سے نقل یوں کیا جاں
تھا اَزد کا جو وہاں قبیلہ　　عالم تھا بڑا ایک اُنکو آگہ
جتنے کہ کتب ہیں آسمانی　　تھا اُنکو پڑھا ہوا وہ گیانی
میں بولا کہ ہاں وہ اور پوچھا　　کہ بولو تو ہے قریش سے کیا؟
میں بولا کہ ہاں کہا وہ مجھکو　　بتلا تیرا اسم مجھے تو
کہ اُسکا ہی سبب ہے سن لے　　پایا ہوں یہ بات میں کتب سے
دو شخص بھی اس نبیؐ کے اے یار　　ہو وینگے یقیں سدا مددگار
اب جانیے جو جوان ہوگا　　سہنے والا ہو سختیوں کا
اور جانیے جو کہل رہے گا　　رنگ اُسکا یقیں رہیگا گورا
اور اُسکے بائیں ران اوپر　　یک ہوئے نشان بھی مقرر

روایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وہ ساری علامتیں ۱ بر — پاتا ہوں ترے میں میں سراسر
یہ بات مجھے وہ جب سنایا — میں اپنے شکم کو تب دکھایا
واللہ نشان وہ یہی ہے — وہ مرد کہ کل یقیں تو ہی ہے
مروی ہے خرائطی سے یہ بیان — تھا اوس جو ابنِ حارثِ ایجان
جب وقتِ ممات اُسکا آیا — وہ اپنے پسر کو تب بلایا
کہ مکہ میں ہوویگا مقرر — اولادِ لوئی سے یک پیمبر
نصرت میں نہ اسکے ہوؤ قاصر — تائید کرو بسرّ و ظاہر
پر ہووے شکم پہ جو نشانی — میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھی
جب خال سیاہ اُس نے دیکھا — تب کہنے لگا ہے وہ قسم کہا

بشارت

روایتِ کعبِ احبار[1]

احوال ہمارا کچھ اے ذیشاں — کیا دیکھا ہے تو کتب کے درمیاں
اس طرح کہا ہے تب وہ اسکو — کہ قلعۂ آہنی میں ہے تو
تکبیر کہے عمرؓ یہ سنکر — پھر پوچھے ہیں اُسکو اے برادر
تب بولا ہے نیک با صفا وہ — خویشوں کے تئیں بڑھاویگا وہ
پھر پوچھے جو اُس کے بعد ہوگا — کہدیجئے وہ رہے گا کیسا
افسوس کئے یہ سن وہ اے یار — تب انکو کہا ہے کعبِ احبار
اور انکی خلافت اے سخنداں — ان روز و تمیز ہوویگی یقیں جاں
ہیں وہ حضرت علیؓ والا — جو ایسے ہی وقت ہوئے خلیفہ
علمائے یہود اور نصارا — لائے ایمان جو آشکارا
بے شبہ و گماں جو کئے ہیں — حضرت کی خبر جو دئے ہیں
در عہدِ خلافتِ عمرؓ جاں — اکثر ہیں انہوں سے لائے ایماں
ایمان سے بہرہ یاب ہوکے — جو جنگ کئے مخالفوں سے
سو اُسکا بیاں بشرح و تفصیل — لایا ہوں حدیقے[2] بیچ بے قیل
گر اسکا مطالعہ تو خوشحال — معلوم ہو خوب انکا احوال
میں صاف و سلیس وہ بیاں بھی — لایا بہ فوائدِ عزیزی[3]

بشارت

ٹھہرے ہے جو اوس کا قبیلہ — دا ولے وہی وہ اوسیوں کا
مالک اُس کا تھا نام سمجھو — کی یونہی وصیت اُسنے اُس کو
سو اُنکی متابعت کرو تم — نصرت میں بھی اُسکے دل سے ہر دم
کہ اُسمیں تمہاری ہے سعادت — یہ بول کے وہ کیا ہے رحلت
اور بولا ابنِ عساکر اے یار — پوچھے ہیں عمرؓ ز کعبِ احبار
بولا کہ ہے ہاں کتب میں مسطور — پوچھے مری وصف کیا ہے مذکور
یعنے کہ امینِ دین کے ہر دم — ہوویگا بہت ہی سخت محکم
کہ بعد میرے جو ہو خلیفہ — کیسا ہوویگا وہ اے آگہ
یہ سنکے کہا عمرؓ نے اس آں — کہ رحم کرے خدا بہ عثمانؓ
تب اُس نے کہا کہ وہ معلا — لوہے میں گڑا ہوا رہے گا
جلدی نہ کرے امیرِ اُمت — وہ نیک ہے مردِ با شجاعت
کہ لوگوں میں جب چلیگی تلوار — بہیئے جاویں بھی خون بسیار
بالجملہ روایتیں اے مقبول — اِس باب میں ہیں بہت سے منقول
اور بعثتِ احمدی کا اقرار — حضرت کے حضور و غائب اے یار
سو انکی روایتیں ہیں بسیار — مجمل بھی لکھوں تو ہووے طومار
رومی شامی بہت نصاریٰ — رہبان و سلاطین آشکارا
ملک انکا بفضلِ حق تعالیٰ — اسلام کے ہاتھ میں ہے آیا
مبسوط و مطوّل اور منثور — وہ صاف و سلیس ہے پُر نور
جنات بھی جو دئے بشارات — ایماں بھی جو لائے صدق کیسا
منثور ہے وہ بھی نسخہ خوب — دیکھ اُسکو اگر ہے تجھکو مطلوب

[1] مصریوں کی دس ہزار کی فوج مدینہ کو آکے حضرت عثمانؓ کو شہید کی اور اُدھر سے شامیوں کی فوج جنگ پر اُٹھی ۱۲
[2] حضرت مصنف کی ایک مطول کتاب چاروں خلیفوں کے احوال اور انکے جنگ و جہاد میں جسکا نام حدیقۃ الاحباب فی احوال الاصحابؓ ۱۲
[3] حضرت مصنف کے تالیف کردہ ایک رسالہ کا نام ۱۲

فضائلِ اسمائے محمدیؐ

اسمائے رسولِ ربِّ دوراں
ثابت جو ہیں از حدیث و قرآں
مخصوص جو ہیں دو نامِ امجد
یعنے احمدؐ ہے اور محمدؐ

کچھ انکے فضائل و مراتب
کچھ انکے عجائب و غرائب
علوی سفلی ہیں حق تعالی
ظاہر جو کیا بشانِ والا

مروی ہے صحیح جو خبر سے
اور نقلِ ثقاتِ معتبر سے
ایجاز سے اب دریں رسالہ
لکھتا ہوں بفضلِ حق تعالی

اللہ تعالی حضرتؐ کا نام ازل میں ہی محمدؐ مقرر فرمانا اور دنیا میں وہی نام رکھنے کیلئے آپکے جدِّ امجد و والدۂ ماجدہ کے دلمیں الہام کرنا

مولی نے زبانِ انبیاؑ سے
الطاف و کرم سے اور عطا سے
اکثر حضرتؐ کے نامِ فاخر
بے شبہ کیا کتب میں ظاہر

اگلی جو کتب ہیں آسمانی
مذکور ہیں انمیں سب آگیانی
قرآنِ کریم کے بھی درمیاں
اسمائے کثیر آئے ہیں جہاں

کثرت اسما کی اے برادر
ہے دال فضیلت و شرف پر
کس واسطے از صفات و افعال
مشتق اسما ہیں نیک منوال

ہر فعل سے اور ہر صفت سے
ایک ایک اسمِ شریف نکلے
افعال و صفات کی وہ کثرت
ہے دال بہ کثرت فضیلت

اسماء حضرتؐ کے جو ہیں اکثر
انمیں بیقیں اعظم اور اشہر
بے ریب ہے جانئے محمدؐ
مشہور و معظم و ممجد

اسمِ ذاتیِ حق اے آگہ
جیسا کہ ہے ایک اسمِ اللہ
ایسا ہی محمدؐ اسمِ ذاتی
ہیں دوسرے نام سب صفاتی

مولا نے ازل ہی میں بہ اکرام
حضرتؐ کا بیقین یہ رکھا نام
بر جنت و ساقِ عرشِ اعظم
مرقوم ہوا وہ نامِ اکرم

دنیا میں رکھا گیا جو وہ نام
تھا حق کی طرف سے ہی وہ الہام
اور آپکے جو تھے جدّ و مادر
ڈالا ہے انہوں کے دلمیں داور

جب عبدِ مطلب اے برادر
حضرتؐ کا رکھا یہ نامِ انور
لوگوں نے ادائے تہنیت کر
پوچھے انہیں اعرب کے بہتر

آبا میں تیرے تو یہ نہ تھا نام
پس کسلئے انکا یہ رکھا نام
بولا رکھا ہوں میں یہ امید
کہ خلق کریں سب اسکی تحمید

اور نقل ہے عبدِ مطلب نے
یوں دیکھا ہے خواب بیچ اپنے
کہ پشت سے اسکے ایک نکلی
زنجیر عجیب ہے روپہلی

ہے چرخ پہ اسکا ایک جانب
دوسرا ہے بہ مشرق اور مغرب
زنجیر وہ اسکے بعد اے یار
ایک جھاڑ سے ہو گئی نمودار

اور برگ جو اس شجر کے ہیں نیک
ہر برگ پہ اسکے نور ہے ایک
اور لوگ جو شرق و غرب کے ہیں
زنجیر کو وہ پکڑ لئے ہیں

اسوقت کے تھے جو اہلِ تعبیر
تعبیر کہی یہ اسکی اے امیر
کہ صلب سے تیرے اے سخنداں
لڑکا پیدا ہوا ایک ذیشاں

لوگ اسکی متابعت کرینگے
جو شرق سے غرب تک رہینگے
اور لوگ زمین و آسماں کے
سب حمد کرینگے اسکی سنئیے

جب عبدِ مطلب انسے ایسا
مذکور یہ حمد کا سنا تھا
اسواسطے ہے وہ نامِ امجد
حضرتؐ کا بیقیں رکھا محمدؐ

روایت

اور دوسری آئی ہے روایت
کہ جبکہ تھا حمل پاک حضرتؐ

تب خواب میں بی بی آمنہ کے
اِسطرح کہا ہے کوئی آ کے

اب اُس سے ہوئی ہے حاملہ تو
رکھ یاد تو خوب اس سخن کو

اور جانیٔے از زمانِ آدمؑ
تا قربِ ظہورِ عہدِ خاتمؐ

محفوظ رکھا تھا اُسکو رحمٰن
عالم سے رکھا تھا اُسکو پنہاں

یہ قربِ ظہور کا زمانہ
نزدیک ہوا ہے جب اے دانا

کہ ہوویگا عنقریب پیدا
اس عصر کا جو رسُول ہوگا

اپنے بچوں کا بھی وہی نام
رکھے اُمید سے بہ اکرام

روایت

فرمائے رسُولِ ربِّ علام
کہ پانچ ہیں جانیٔے مرے نام[1]

میرے سے کرے ہے محو بے مَین
کفار سے کفر و شرک کا شین

حق دور کیا ہے بُت پرستی
باقی نہ رہیگی وہ کہیں بھی

پیچیدہ زمیں کو کر اے ماہر
حضرتؐ یہ کیا ہے اُسکو ظاہر

سو کفر وہاں تلک ز سرورؐ
بس محو کیا ہے ربِّ داور

سو عصر میں یوں کسی نبی کے
نہ کفر اُٹھا ہے اِس جہاں سے

کہ کوئی بتوں کو پوجتے تھے
اور یونہی ستارگوں کو بعضے

اور کوئی تھے صابئین اے یار
اور کوئی تھے دہریہ تباہ کار

مَبدا و مَعاد کو بھی اے یار
وہ لوگ نہ جانتے تھے زنہار

جو دین ہے پاک انبیاء کا
نہ معتقد اسکے تھے وہ اصلا

غالب کیا دین وہ شاہِ دیںؐ کا
دینوں پہ دیا سب اُسکو غلبہ

اور پرتوِ آفتاب مانند
پہنچا وہ جہاں میں سب اے دلبند

پر دین کے قاعدے کماہی
اور اسکے اوامر و نواہی

اصحابؓ کرام کے زماں میں
اکثر ہوئے منتشر جہاں میں

منصوص عمرؓ کے وقت اے یار
ہاتھ آئے ہیں کتنے ملک و امصار

اِس امتِ باصفا کا اشہر
سردار جو ہووے گا مقرر

پیدا جب ہووے وہ مجدّد
نام اُسکا ضرور رکھ محمدؐ

یہ نام نہ تھا کسی کو معلوم
اِس سے نہ ہوا ہے کوئی موسوم

شرکت نہ ہو اِسمیں تا اے دمساز
حضرتؐ ہی وہ نام سے ہو ممتاز

تھے اہلِ کتاب سے جو علما
دینے لگے یہ خبر بہ ہر جا

اور نام محمدؐ اُسکا ہووے
اِس بات کو بعضے لوگ سُنکے

پر حق نے ازل میں جسکو چاہا
یہ رتبۂ پاک اُسی کو بخشا

راوی ہیں بخاریؒ اور مسلمؒ
بیشک ز جبیرؓ ابنِ مُطعم

کہ میں ہوں محمدؐ اور احمدؐ
اور ماحیؐ ہوں میں کہ ربِّ احد

یعنے مکہ سے جان لیجے
اور سارے جزیرۂ عرب سے

یا وہ جو حدیث میں ہے آیا
کہ حضرتِ خالقِ البرایا

اور وعدہ کیا کہ ملکِ امت
پہنچیگا یہاں تلک بہ نصرت

خود وقت میں شاہِ انس و جاں کے
جوں کفر اُٹھا یقیں جہاں سے

مبعوث ہوئے ہیں جب وہ سالار
سارے اہلِ زمیں تھے کفار

اور آگ کو پوجتے تھے کوئی
اور پوجتے کوئی آب کو بھی

اللہ کو نہیں وہ جانتے تھے
ہرگز نہ اُسے پہچانتے تھے

اور جانیٔے جو فلاسفہ تھے
قائل وہ نہیں تھے انبیا کے

بس کفر کو اُن سبھوں کے مولا
حضرتؐ کے ہی ہاتھ سے مٹایا

وہاں تک پہونچا یہ دینِ فیروز
کہ ہووے جہاں تلک شب و روز

در عینِ حیاتِ شاہِ والا
گرچہ نہیں سب جہاں میں پہنچا

اور فرع و اصول اے برادر
حضرتؐ جو کئے تھے بس مقرر

یہ دینِ متین بہ عہدِ خلفا
بس دور دراز تک ہے پہنچا

کیا فتح و ظفر دیا ہے مولا
یہ دین کہاں تلک ہے پہنچا

[1] له انّ لي خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب ۱۲ متفق عليه

شوکت کیسی دیا ہے داور   پایا نہیں جسکے تئیں سکندر
دیہات و دیار و دشت و مصار   آباد ہوئے ہیں کیسے اے یار
خواہاں تو اگر ہے اسکا اے نیک   لایا ہوں حدیقہؒ میں بھی تو دیکھ
علما فضلا ائمۂ دیں   امرا حکام اور سلاطین
اور لکھتے ہیں محو کا بھی معنی   غلبہ و ظہور ہے اے دانا
برہان و دلیل سے اے بھائی   اور جنگ و جہاد و تیغ سے بھی
کہ مشرق سے غرب تک بہر جا   دینِ اسلام ہی رہے گا
نائب سے جو کام ہوئے ذیشان   واقع میں سبب ہے وہ جناب
ہیں ماحیِ کفر وہ پیمبرؐ   روشن ہے یہ بات اور ظاہر
تخصیص اس اسم کی بہ سرورؐ   غلبہ کے سبب سے ہے مقرر
حضرتؐ کے ہی ہاتھ سے وہ مولا   بے شبہ جہان سے اٹھایا
حاشر ہے یہ میرا نام مشہور   ہوں میرے قدم پہ لوگ محشور
اور آپکے بعد سب اٹھیں گے   پیچھے حضرتؐ کے ہی رہینگے
اور معنیٔ حاشر اے برادر   اس طرح بھی لکھتے ہیں مقرر
آویگا یقیں روزِ محشر   کوئی بعد مرے نہیں پیمبرؐ
یعنے رہیں آپ ہی مقدم   پیچھے رہیں آپکے سب عالم
معنیٔ عاقب کا کیا ہے پہچان   آنیوالا ہے پیچھے اے جان
فرمائے جو وہ حبیبِ علام   کہ پانچ ہیں جانیو مرے نام
یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور   اور اہلِ کتاب میں ہیں مشہور

روایت

کہ پانچ ہیں میرے نامِ اطہر   قرآنِ کریم میں مقرر
اور مدثرؐ و مزملؐ اے یار   جو یاد کیا ہے ربِ دادار
مذکور ہوئے جو پانچ آگے   اور پانچ سوا ہیں نام انکے

عثمانؓ کے وقت بھی بہ نصرت   کیسی ہوئی لشکر نبی کی کثرت
تاریخ کے فن سے جو ہیں ماہر   یہ بات ہے خوب اُن پہ ظاہر
اصحابؓ کے بعد بھی اے سامع   اُس سرورِ دین کے توابع
پہنچائے جہاں میں سب اے بھائی   ہے آج تلک بھی در ترقی
اِس دین کو دیکھ ربِ واہب   سب دینوں پہ کردیا ہے غالب
پورا غلبہ یہ دیں کا آخر   ہوگا مہدیؓ کے وقت ظاہر
نائب حضرتؐ کے ہیں وہ مہدیؓ   سب خلقِ خدا کے ہیں وہ ہادی
اور محو کے گر یہ لیوے معنی   کہ دل سے تمام مومنوں کے
اور قاضی عیاض اے سخنداں   اِس اسم کی شرح میں لکھا جاں
یعنے کفر و گناہ بسیار   بر وجہِ اتم و اکمل اے یار
فرمائے ہیں اور نبیؐ فاخر   یہ جانیو تم کہ میں ہوں حاشر
یعنے حضرتؐ ہی سب کے آگے   بس قبرِ شریف سے اٹھینگے
اور سارے بہ درگہِ الٰہی   لائینگے وسیلہ آپکا ہی
کہ میرے زمانِ سروری میں   میرے عصرِ پیمبریؐ میں
پس عہد میں میرے لوگ یکسر   محشور ہوں سب مرے قدم پر
فرمائے ہیں اور شاہؐ والا   عاقب پنجم ہے نام میرا
یعنے خاتم ہے اے برادر   کہ خاتمِ انبیا ہیں سرورؐ
یہ اس سے مراد ہیں سمجھ لیں   بے ریب سماویہ کتب میں
اور بعضے روایتوں میں کہ جاں   خاتم آیا ہے نام چھٹواں
نقاش سے آئی ہے روایت   فرماتے ہیں خاتم الرسالت
یعنی ہے محمدؐ اور احمدؐ   طٰہٰ یٰسین اے مجدّد
اور بعضے حدیثوں میں سمجھ لیں   دس نام ہیں آئے مصطفےٰ کے
پہلا ہے سمجھ رسولِ راحت   اور دوسرا ہے رسولِ رحمت

بستیرا ہے مُلاحمِ مُعلّا | یعنے ہے جہاد کرنے والا
پنجم قیّم ہے سن اے عاقل | معنیٰ جامع ہے اور کامل
داؤد کہے اے ربِّ اکبر | مبعوث ہمارے واسطے کر
اسمائے شریف اور القاب | قرآں میں بہت ہیں آئے دریاب
حق و برہاں شہید و شاہد | اور حق مبیں امیں اے ماجد
اور آیا عزیز نامِ اطہر | اور آیا حریص اے برادر
اور نام ہے قدمِ صدق بھی جاں | اور رحمتِ عالمین ہے ذیشاں
اور آیا کریم نام نامی | اور آیا یقیں نبیِّ اُمّی
تدریج کے ساتھ ہی سمجھ لیں | اسواسطے ہی روایتوں میں

روایت

اسمائے شریف شاہِ ابرار | قرآن مجید میں ہیں بسیار
یوں لکھا ہے شیخ ابنِ دحیہ | "مستوفی" میں اپنے حق آگہ
قرآن و حدیث میں بھی یکسر | ڈھونڈھیں تو نبی کے نامِ اطہر
جیسا کئے صوفیہ نے لکھے | کہ نام ہزار ہیں خدا کے
اوصاف وہ آپکے ہیں احق | ہر وصف سے نام یک ہے مشتق
تم جانیو وہ صفاتِ ماجد | ہوویں گے ہزار سے بھی زائد
بے شبہ چہار سو سے اکثر | لایا ہے یقیں "مواہب" اندر
وہ ہر دو بجائے اسمِ ذاتی | ہیں دوسرے اسم سب صفاتی
دونوں میں بھی حمد کا ہے معنا | ہوگا بمبالغہ اے دانا
اور معنی اقدس محمدؐ | بھی حمد کیا گیا ہے بیحد
اور حشر میں آپکو ہی مولا | بے شبہ لوائے حمد دے گا
وہ سرورِ دین بھی بہ دنیا | گاہے نہ کئے تھے حمد ویسا
از راہِ کمال و لطف و احساں | فرمائیگا تب وہ ربِّ رحمٰن

جو تھا ہے مقفّا نامِ والا | ہے لطف و کرم کا اسمیں معنیٰ
معنیٰ قیّم کا اور دوسرا | سنت قائم ہے کرنے والا
اُسکو جسے نام ہو محمدؐ | سنت قائم کرے وہ امجد
ہے اُنسے بشیر اور مبشّر | اور نور و نذیر اور منذِر
اور آیا ہے خاتم النبیین | نجمِ ثاقب اے نیک آئیں
اور آیا رؤف نامِ والا | ایسا ہی رحیم بھی ہے آیا
اور آیا ہے نام نعمت اللہ | اور عروۂ وثقیٰ بھی ہے آگاہ
اور لکھتے ہیں مصطفےٰ کی تعیین رب | ناموں سے جو یہ خبر دیا سب
اسمائے شریف کی وہ تعداد | آیا ہے کم و زیاد رکھ یاد
علامۂ وقت قسطلانی | لایا بہ مواہب اللدنی
تا نود و نہ لکھے ہیں بعضے | جوں نود و نہ ہیں نام حق کے
کہ جتنے کتب ہیں آسمانی | ڈھونڈھیں اگر انمیں سب کیگیانی
ستّصد ہووے حساب اُنکا | بعض اُن سے بھی لکھے ہیں زیادہ
اسمائے شریف شاہِ ابرار | ایسا ہی ہیں ایک ہزار آیار
ہر وصف سے شاہِ دو جہاں کے | جب نامِ ہمام ایک نکلے
علامۂ قسطلانی اے یار | اسمائے رسولِ ربِّ دادار
بس اشہر و اعظم اور امجد | اُن سب سے ہیں احمدؐ اور محمدؐ
ہیں اصل میں ایک ہر دو الحق | کہ دونو بھی حمد سے ہیں مشتق
احمد کی تو معنیٰ مُعلّا | ہے حمد زیاد کرنے والا
دنیا میں بھی آخرت کے درمیاں | تعریف کئے گئے ہیں وہ جاں
سکھلاویگا تب وہ حمد ایسا | سکھلایا نہیں کسی کو ویسا
کہ ایسی ادائے حمدِ اعظم | سر سجدے میں رکھکے اپنا اُسدم
لے میرے حبیب میرے محبوب | کیا ہے۔ تو بول اپنا مطلوب

جو چاہتا ہے تو مانگ مجھ سے　　بر لاؤنگا مقصد ابھی ترے کر
یہ کیسی خدا کی ہے عنایت　　کہ جسکو نہیں ہے کچھ نہایت
مختار ہے اپنی مملکت کا　　صاحب ہے یقیں تری سکت کا
خالق ہے وہ سب اُسی کی مخلوق　　رازق ہے وہ سب اُسی کے مرزوق
غالب ہے وہ سب اُسی کے مغلوب　　ہیں خوف سے سب اُسی کے مرعوب
درگاہ میں اپنی باکرامت　　دیتا ہے کرم سے اپنے عزت
اور منزلت و فضیلت و جاہ　　عرفان و شہود و قرب درگاہ
حتیٰ کہ خوشی بھی اپنی داور　　حضرت کی رکھا خوشی میں مضمر
اور اپنی محبت معلّا　　حضرت ہی کی پیروی میں رکھا
وہ پیروی جو کہ چھوڑ ڈالا　　وہ دوستی حق کی توڑ ڈالا
حضرت کو غرض خطاب معبود　　جب ہوویگا در مقام محمود
تب چاہینگے خلق کی وہ راحت　　کھولیں گے وہاں در شفاعت
اُس روز یہ رتبہ معلیٰ　　حضرت کے سوا نہ پائے دوسرا
جب عالم اولین یکسر　　اور عالم آخرین یکسر
نام اِس لئے آپکے مجدّد　　ہیں جانئے احمد و محمد
حضرات کلیم اور عیسیٰ　　احمد ہی لئے ہیں نام والا
لیکن یہی قول حق ہے سمجھو　　بیشک ہیں قدیم نام ہر دو
تفضیل کا ہے بجا صیغہ　　اِس رمز سے ہو تو خوب آگہ
اور آئی روایت آمُود ہے　　کہ نام رکھا یہ آپکا رب
اور ابن عساکر خبر دار　　یوں نقل کیا ز کعب احبار
اے میرے پسر تو میرے بعد از　　میرا ہے خلیفہ معزز
تو یاد کریگا حق کو جس دم　　لے نام محمد معظم
حالانکہ میں روح و طیں میں تھا　　اُس وقت نہیں ہوا تھا پیدا

اور چاہتے ہیں خوشی مری سب　　میں چاہتا ہوں خوشی تری اب
حالانکہ وہ بے نیاز ہوگا　　کچھ اُسکو نہیں کسی کی پروا
ذات اُسکی حمید اور غنی ہے　　لائق اُسے کبر اور منی ہے
حاکم ہے وہ سب اُسی کے محکوم　　عالم ہے وہ سب اُسی کے معلوم
باایں وہ خواص نائبوں کو　　وہ اپنے گئے مقربوں کو
لیکن جو مراتب معظم　　درجات رفیع و شان اعظم
بخشا شہ مرسلیں کو جیسی　　بخشا نہ کسی نبی کو ویسی
اور اپنی اطاعت مطہر　　حضرت کی رکھا اطاعت اندر
پیرو جو ہے آپکی سُنن کا　　ہے دوست خدائے ذوالمنن کا
اللہ نہ رکھے دوست جسکو　　حضرت بھی نہ رکھے دوست اُسکو
جو چاہتا ہے تو اے پیمبر　　کرتا ہوں عطا تجھے مقرر
تب اُنکی عرض ہوگی مقبول　　بر آئیگا آپ کا یہ مامول
اِقدام نہ اُنمیں کوئی کریگا　　نا مرسل و نا فرشتہ حاشا
یہ دیکھیں گے رتبۂ گرامی　　حضرت کو سراہینگے تمامی
بعضے لکھتے ہیں اے مکرم　　احمد سے ہے تسمیہ مقدم
اگلے کتب سماویہ میں　　مذکور یہی ہے نام سمجھیں
تعظیم کثیر پر نظر کر　　احمد کہے اُسکو وہ پیمبر

روایت

خلقت کے ہزار سال آگے　　تخلیق جہاں ہے بعد اُسکے
کہ شیث نبی کو با صفوت　　آدم نے کی ہے یہ وصیت
تقویٰ پہ تو کر ہمیشگی بھی　　لے ہاتھ میں اُستوار رسی
دیکھا ہوں میں نام پاک اسکا　　کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا
بعد اُسکے گیا ہوں میں خوشی سا　　جس وقت طواف میں سموات

دیکھا نہ میں کوئی جائے گاہ ہے
لکھا نہ محمدؐ اُس میں ہو شے

کوئی قصر کوئی در و دریچہ
میں نے نہ بہشت میں ہے دیکھا

حوروں کی جبیں پہ ہے مؤدّب
طوبیٰ کے شجر کے برگ پر سب

آنکھوں پہ فرشتگوں کے زیبا
وہ نامِ شریف ہی لکھا تھا

روایت

معراج کی رات میں بھی خوش ڈھب
افلاک پہ لے گئے مجھے جب

از کلمۂ طیبہ اے گیانی
مرقوم تھا اس پہ جزوِ ثانی

اور آئی ہے دوسری روایت
آدمؑ کہتے تھے دمِ مصیبت

اب میری خطا کو بخش دیجے
توبہ بھی مری قبول کیجے

آدمؑ نے کہا ہے تب خدایا
ہر جائے بہشت میں میں دیکھا

آئی ہے روایت اور دیگر
عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ تھا مقرر

توبہ کے تئیں پس اُنکے مولا
حضرتؐ کے ہی یمن سے قبولا

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ (سورۂ بقرہ)

کہ اُس سے ثبوت کو یہ پہنچا
بے شبہ زمیں پہ بھی کئے جا

یک سنگِ قدیم ایک جا تھا
یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا

اور پائے ہیں ایک سنگ دیگر
عبرانی لکھا تھا خط یہ اُس پر

جب سیر کے تئیں وہ ربِّ عزت
بخشا ہے بہشت میں سکونت

پر نامِ مبارکِ محمدؐ
مرقوم تھا اُس پہ ہے مؤیّد

اور سدرہ کے ہر ورق کے اوپر
اور پردوں کے حاشیوں پہ یکسیر

پس ذکرِ مبارک محمدؐ
لائے ہیں کہ سیر تو کرے یا زید

کہتا ہے ابوہریرہؓ اے یار
ارشاد کیے رسولِ مختار

میں کوئی نہ آسماں پہ گذرا
پر اُسمیں میں اپنا نام دیکھا

بوبکرؓ کا نام بھی میں دیکھا
پیچھے مرے نام کے لکھا تھا

یارب از برکتِ محمدؐ
از عزّت و حرمتِ محمدؐ

اِس طرح کہا ہے حق نے انکو
پہچانا کہاں سے ہے اُسے تو

کہ کلمۂ طیبہ مطہّر
لکھا تھا وہاں بخطِ انور

سمجھا اُسے ہیں غیرِ سوا اس
وہ اکرمِ خلق ہے ترے پاس

اس آیتِ باصفا کی تاویل
بعضوں نے کہی یہی ہے بے قیل

اور قاضی عیاضِ ذو المناصب
لایا بہ شفا کئے عجائب

وہ نامِ معظّم و مطہّر
پائے ہیں لکھا ہوا مقرّر

مُحَمَّدٌ تَقِیٌّ مُصْلِحٌ اَمِیْنٌ

بِاِسْمِكَ اللّٰهُمَّ جَاءَ الْحَقُّ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَتَبَهٗ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ یعنے نام سے تیرے اے پروردگار آیا حق تیرے
رب کی طرف سے زبانِ عربی روشن سے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت لینے کے مگر اللہ محمدؐ رسول ہیں اللہ کے لکھا اسکو موسیٰ بن عمران نے

اور شہر ہے ایک در خراساں
پایا تھا تو لڑکا پسرِ وال

ہے ہند میں پھول اک عجب تر
دیکھے ہیں اسے ثقات اکثر

علامۂ دین یک معظّم
مرزوق کا جو پسر ہے اکرم

ہم ہند کے بحر میں تھے ایکبار
سیّار جہاز ہو کے اسوار

پہنچے وہیں ایک جزیرے اندر
کشتی کو دیے ہیں جلد لنگر

یک پہلو پہ اُس کے اے برادر
تھا کلمۂ طیبہ محرّر

کہ کلمۂ طیبہ ہے مسطور
از خطِ سفید اُسپہ پُر نور

یوں نقل کیا ز ابنِ صوحان
دیتا ہے خبر وہ اسطرح جان

بہنے لگا ایک تند بارا
ہوتا تھا جہاز زیر و بالا

اک سرخ وہاں نظر پڑا گل
خوشبوئی تھی تیز اسکی بالکل

لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی لکھا تھا حضرت کے اسمائے مبارک عجائب غرائب چیزوں پر ہیں

سنگ — سنگ — گل

مرقوم سفید خط سے خوشتر	تھا کلمۂ طیبہ ہی اس پر اور اس پہ بخطِ زرد بے ریب	اور دیکھے میں ایک پھول دوسرا مرقوم تھی یہ عبارت از غیب	رنگ اسکا سفید و خوشنما تھا

بَرَاءَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور ابنِ عزیم کی مقرر کہ ہند میں ہیں جو بعض قریے	تاریخ ہے ایک اے برادر یک پھول بڑا اہم نہیں دیکھے	اور اسمیں علیؔ ہاشمی سے خوشبو تھا سیاہ رنگ اسکا	منقول ہے نقل یہ سمجھ لے تھا اسپہ سفید خط سے لکھا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ

راوی کہتا ہے جب میں دیکھا	خاطر میں مرے یہ شبہ آیا	شاید یہ لکھا ہے کوئی اوپر	اب دیکھوں بھلا یہ پھول دیگر
اس قسم کے پھول کی کلی بھی	یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی	اس پر بھی وہی لکھا ہوا تھا	تب دور ہوا وہ شبہ میرا
ایسے ہی وہاں بہت عجائب	دیکھا ہوں نوادر اور غرائب	اس قریہ کے لوگ تھے سب گمراہ	پتھر ہی کو پوجتے تھے وہ آہ
تا انکو تھی معرفت خدا کی	نا معرفت اس کے انبیا کی	کرتا ہے حکایت ابنِ مالک	عرفان کے راستہ کا سالک
آیا تھا بلادِ ہند میں جب	کرتا تھا میں سیر اسکا خوش ڈھب	یک شہر کا نام تھا لمنیلہ	یا کہتے ہیں اسکے تئیں تمیلہ
اس شہر میں میں نے جاکے دیکھا	کہ ایک شجر وہاں بڑا تھا	میوہ اسکا اے نیک انجام	چھلکے کے تھا ساتھ مثلِ بادام
اس میوہ کو شق کیا تو نکلا	ایک ورقہ سبز تھا لپیٹا	سرخی سے لکھا ہے اسکے اوپر	سب کلمۂ طیبہ منوّر
اور ہند کے لوگ باعقیدت	اس جھاڑ سے ڈھونڈتے ہیں برکت	برسات کی جب کشش ہو بسیار	اور قحط بھی جب کہ ہو نمودار
تو مومن سبھی اس درخت کے تب	برسات وہ مانگتے ہیں از رب	منسک میں ابو البقا کی بھی دیکھ	مذکور ہے یہ حکایت اے نیک
علامۂ یافعیؔ حق بین	ایسا ہی ہے روضۃ الریاحین	کر نقل یہ بعضے عالموں سے	اسطرح لکھا ہے بعد اسکے
تھا ایک شکاری گرامی	یعقوب تھا اس کا نامِ نامی	میں اسکو حکایت یہ سنایا	وہ بھی لگا کہنے مجھسے ایسا
کہ نہر پہ ایک جا کے میں بھی	پکڑا تھا عجیب ایک مچھلی	کلمے کے بقیں دو جزو النور	دو پہلو پہ اسکے تھے محرّر
میں دیکھ کے اسکے دو طرف تب	وہ کلمۂ طیبہ پڑھا سب	پانی میں ہی اس اُسے بہ تکریم	میں دفن کیا زبہرِ تعظیم
بردہ کا جو ہے قصیدۂ نیک	لکھتا ہے اسی کی شرح میں دیکھ	مرزوق کا تھا جو ابنِ والا	اس طرح کہا کہ میں نے دیکھا
یک ماہی کو لائے تھے پکڑ کے	دو نرمۂ گوش پر تھے اسکے	وہ کلمۂ طیبہ کے اکرم	دو جزءِ شریف بس مرقم
کی نقل ہے ایک اور جماعت	سب اہلِ دیانت و صداقت	یک خربزہ عجیب و نادر	یکبار ہیں دیکھے سب وہ فاخر
تھا رنگ وہ خربزہ کا پیلا	اگلے تھے خطوط اس پہ زیبا	اور اس کے خطوط سب منور	مالے ہوئے حلقہ تھے مدوّر

اور سارے خطوط سے نمایاں ۔ یک پہلو پہ اسکے اے سخندان
اللہ کا نام تھا بہ خوبی ۔ منقوش یقیں بہ خطِ عربی
پہلوئے دگر بہ خطِ روشن ۔ احمدؐ کے تھا نام سے مزیّن
ہووے جسے حرف کی پہچانت ۔ پڑھتا تھا وہ خطِ باکرامت
اور نقل ہے جبکہ آنکھو فال ۔ ہجرت سے تھے آٹھ سو پہ نو سال
انگور کا یک عجیب دانہ ۔ از قدرتِ قادرِ یگانہ
یک بیل پہ ہو گیا نمودار ۔ نظارگیاں تھے اسکے بسیار
از خطِ سیاہ اے ممجّد ۔ تھا اسپہ لکھا ہوا محمدؐ
اور جو ہے کتابِ بطن مفہوم ۔ یہ نقل ہے دیکھ اسمیں مرقوم
دیکھے ہیں کہ جھاڑ اک بڑا تھا ۔ یک برگ بڑا اسے لگا تھا
خوشبوئی تھی اس سے اک مہکتی ۔ سبزی تھی وہ برگ سے ٹپکتی
اور اسمیں بہ سرخی و سفیدی ۔ ظاہر تھی یہ تین سطرِ عربی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

معلوم ہوا ازیں روایات ۔ مفہوم ہوا ازیں حکایات
کہ نام امامِ المرسلیںؐ کا ۔ بے شبہ نشان شاہِ دیں کا
اللہ کے نام کے قریں ہے ۔ اور اس سے جدا کہیں نہیں ہے
نام اسکا بہ علوی اور بہ سفلی ۔ ہے عرش سے لیکے فرش تک بھی
حیوان و نبات اور حجر پر ۔ برگ و گل و غنچہ و ثمر پر
ہے قدرتِ کاملہ سے پیدا ۔ ذو العقل نہ اسپہ کیوں ہو شیدا
آثار یہ سارے فی الحقیقت ۔ ہیں اسکے دلائلِ نبوت
اور اس کے سوا دلیلِ روشن ۔ اس سنت کے ہیں معجزات بیّن
اس پر بھی کوئی ضلیل و احمق ۔ سمجھے نہ اسے رسولِ برحق
ہے اسکی شقاوت و ضلالت ۔ یا اسکا تعصّب و عداوت
دوزخ سے نہ رستگار ہے وہ ۔ دو جگ میں ذلیل و خوار ہے وہ
اور لائے جو کوئی اسپہ ایماں ۔ تابع رہے اسکا از دل و جاں
پاوے دو جہاں کی وہ سعادت ۔ ہے اسپہ سدا خدا کی رحمت
یہ کلمۂ طیبہ کے برکات ۔ گھیرینگے دوام اسکو ذرات
ہے نقل امامِ شافعیؒ سے ۔ اللہ کی رحمت اسپہ ہووے
جس وقت میں مکہ کو گیا تھا ۔ نصرانی کو اک وہاں جو دیکھا
اسقف اوگ اسکو بولتے تھے ۔ یعنے تھا یقیں وہ عالموں سے
کعبہ کا طواف کر رہا تھا ۔ دیکھ اسکو میں اسطرح سے پوچھا
نصرانیت اپنی کیوں تو چھوڑا ۔ کہدے کیا سبب ہے اس کا
بولا وہ جہاز پر ہو اسوار ۔ دریا میں چلا تھا میں جو یکبار
دریا کے جو درمیان پہونچا ۔ ناگاہ جہاز میرا ٹوٹا
تختے پہ رہا میں یک سلامت ۔ موجیں لگی مارنے بشدت
پایا ہوں جزیرہ ایک آیار ۔ پھلدار وہاں بہت تھے اشجار
پھل اسکے بھی شہد سے تھے میٹھے ۔ مسکہ سے بھی نرم وہ بہت تھے
یک نہر رواں تھی بس مصفا ۔ پانی تھا بہت ہی اسکا میٹھا
خوش اسکو ہوا ہیں دیکھکر تب ۔ کہ کھاؤنگا پیونگا میں سب یہ
یا مجھکو دکھاوے راہ داور ۔ بس آئی ہے رات، دن گزر کر
ہوئی مجھکو درندوں کی وحشت ۔ یک جھاڑ پہ چڑھ گیا بہ سرعت
یک اسکی پھٹکے شاخ کے تئیں ۔ رکھ اسپہ سر اپنا سو رہا میں
جب گذری ہے نیم شب مقرر ۔ اک جانور آیا آب اوپر
کہتا تھا فصیح جانور تب ۔ یہ کلمۂ طیبہ اے خوش ہے سب

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْغَفَّارُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْمُخْتَارِ

خشکی پر ہے وہ جبکہ آیا / میں غور سے اسکو خوب دیکھا
تھے اونٹ کے چار پاؤں اُسکے / مچھلی کی تھی دُم بھی اُسکے پیچھے
مضطر ہوا بھاگنے کو لاگا / تب مجھکو وہ جانور پکارا
یہ سُنکے وہیں کھڑا رہا میں / آگے نہیں یک قدم بڑھا میں
نصرانیت اپنی اُس سے بولا / وہ زجر میں یوں زبان کو کھولا
جنّات میں مومناں جو ہونگے / سرحد یہ اُنہیں کی ہے سمجھ لے
میں بعد وہ جانور سے پوچھا / اِسلام وہ کیا ہے مجھکو فرما

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یہ چاہتا ہے تو کیا یہاں کا رہنا / یا اہل و عیال پاس جانا
بولا کہ تو ٹھہر کچھ یہاں اب / تا لاؤں ترے لئے میں مرکب
اور مجھکو کیا ہے یہ اشارا / کہ اسمیں تو اب سوار ہو جا
یہ قصہ کہا میں اُنسے ایجہاں / وہ سُنکے ہوئے ہیں سب مسلمان
کہ ہند میں بر مزارِ آدم / ہے ایک عجب درختِ اعظم
ہر گل کو ہیں اس کے تین پتّے / ہر پتّہ پہ قدرتِ خدا سے
اس شہر کا حاکم اے برادر / رکھتا ہے مؤکّلوں کو اُس پر
وہ دیوے خزینہ دار کے ہاتھ / کر اُسکو جتن رکھے وہ دن رات
تب اپنے کرم سے ربِّ عزّت / کرتا ہے شفا اُسے عنایت
اس شخص کے جاوے چشم سے عیب / بینا وہ یقیں تبھی ہووے زیب
جس پتّہ پہ لکھا ہووے کلمہ / جب اسمیں رہے گا یہ کرشمہ
اللہ و رسول کی محبّت / جس قلب میں کی ہو وہ اقامت
کب دور ز فضلِ ایزدی ہے / یہ برکتِ نامِ احمدی ہے
ہو جاتا ہے غیب بالیقیں وہ / آتا نہیں پھر نظر کہیں وہ
طاقت کوئی جانور نہ پاوے / کہ برگِ شریف کو وہ کھاوے

حکایت درخت عجیب

سر اُس کا تھا جانور کے سر سا / اور منہ تھا تمام آدمی کا
تب اپنی میں جان کے خطر سے / اُس جھاڑ سے جلد تر اُتر کے
کہ ٹھہر نہ دوڑ آگے ایسا / ورنہ تو ابھی ہلاک ہوگا
پوچھا مجھے پھر وہ نیک آئیں / کہ بول ترا ہے کونسا دیں
غفلت میں نہ عمر کھوئے نادان / ہو جلد محمّدی مسلماں
ایمان اگر نہ لاوے گا تو / اُنسے نہ امان پاویگا تو
وہ مجھکو کہا کہ بول اس دم / یہ کلمۂ طیّبہ معظّم
یہ کلمۂ پاک میں پڑھا تب / پوچھا مجھے تیرا کیا ہے مطلب
میں اُس سے کہا کہ چاہتا ہوں / کہ اپنے عیال پاس جاؤں
یہ بول کے بحر میں وہ ڈوبا / کشتی ہی وہ ایک جلد لایا
بس میں تبھی چڑھ گیا ہو اُسپر / بار اتھے نصاریٰ اُسکے اندر
لایا یہ "معارج النبوت" / اور نقل کیا ہے یہ حکایت
یک سال کے درمیان دو بار / لایا کرتا ہے وہ شجر بار
سب کلمۂ طیبہ سے مرقوم / وہ ہوتا ہے خوب صاف معلوم
جو گرتے ہیں پھول اُس شجر سے / چن لیوے وہ دقّتِ نظر سے
جب ہوتا ہے کوئی شخص بیمار / کرتے ہیں دوا اُسی سے اے یار
اور برگ کو اُسکے جبکہ رگڑیں / نابینا کے چشم میں لگاویں
اللہ نے یہ رکھی ہے برکت / اُس نامِ شریف میں برحمت
از خامۂ قدرتِ الٰہی / جس دل میں لکھا ہے کماہی
اُس دیدۂ دل کو دیکھو داور / گر نورِ بصیرت اے برادر
اور اُس سے بھی بجا یہ ہے عجب تر / تپتا گرے اُس ہی جو زمیں پر
یا ہوتا ہے گم زمیں کے اندر / لیجاتے ہیں یا ملک سما پر
اُس برگِ شریف کو لگے ہار / آتش بھی جلا سکے نہ زنہار

جس دل میں یہ نام جا کیا ہو
اُس شخص کا بلکہ نورِ ایماں

جس دل میں ولائے مصطفےٰ ہو
جب ہووے صراط پر درخشاں

امید ہی آتش سقر بھی
فریاد کرے گی نار اُس سے

اُس پر نہیں کچھ اثر کرے گی
ہو مضطر و بے قرار اُس سے

جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَی لَهَبِیْ

تو جلد گزر کہ نور تیرا
دیتا ہے بجھا یہ شعلہ میرا

یعنے وہ کہیگی تب اے مومن
اے بندۂ نیک و پاک باطن

در باغ دل و زمین جانہا
جز مہر محمدی نہ کشتم

کیا نام نبیؐ کی ہے فضیلت
کیا لکھی ہے حق نے انہیں برکت

با نور محمدی شکے نیست
کز اہل سعادت و بہشتم

اسرار محبت محمدؐ
بر صفحۂ جان و دل نوشتم

میں لایا ہوں در "ریاض ازہر"
کچھ نام نبیؐ کے خیر و برکات

کچھ اور فضائل و کرامات
گر چاہے تو دیکھ اے برادر

خاتمہ

صد شکر ہوا ہے یہ رسالہ
اب ختم بہ فضل حق تعالیٰ

سن ایکہزار و دو صد او پر
نوّے پہ تھا ایک جب مقرر

اور شہر رجب کی جانیو تم
وہ شب تھی بزرگ بست و ہفتم

اس نسخے کو کر قبول یارب
اسمائے نبیؐ کے یمن سے اب

کر میری روا ہر ایک حاجت
کر خاتمہ میرا بر شہادت

صلوٰۃ و سلام ہم ہر آل
پہنچا بہ رسول و آل و یاران

تتمہ

اسم محمدؐ و احمدؐ سے نام رکھنے کی فضیلت

فضیلت اسم محمدؐ و احمدؐ سے نام رکھنے کی حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے "ریاض الازہر" میں لایا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میدانِ حشر میں دو بندوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ عرض کرینگے۔ یا الٰہی ہم تو ایسا نیک عمل نہیں کئے کہ جنت میں جائیں۔ ارشاد ہوگا کہ میں اپنی ذات پر قسم کیا ہوں کہ جس کا نام محمدؐ یا احمدؐ ہے اسکو دوزخ میں نہ بھیجوں۔ تم ہر دو کا نام محمد و احمد ہے پس جنت میں جاؤ۔ روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیبؐ جو شخص تیرے نام سے موسوم ہوگا۔ اس کو عذاب نہ دوں گا۔ روایت ہے کہ جس کا نام محمدؐ ہے۔ آنحضرتؐ اسکی شفاعت کرکے داخلِ جنت فرمائینگے اور جس کا نام محمدؐ ہو اس کے گھر میں برکت رہے گی۔ حکایت حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک بڑا ہی بدکار تھا جس سے لوگ نفرت رکھتے تھے جب وہ مرگیا تو بنی اسرائیل اُس کو لائقِ دفن و کفن نہ جان کے اُس کے پاؤں کو رسّی باندھ کے کھینچتے ہوئے لیجا کے سنڈاس میں ڈال دیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اسکو وہاں سے نکال کے غسل و کفن دیجئے۔ موسیٰ علیہ السلام عرض کئے۔ الٰہی وہ تو بڑا بدکار تھا۔ اُس کیلئے یہ حکم کیسا۔ حق تعالیٰ فرمایا سچ ہے کہ وہ ایسا ہی بدکار تھا لیکن ایکبار وہ توراۃ پڑھتا تھا اسمیں میرے حبیبؐ کریم کا نام مبارک محمدؐ کو دیکھا۔ بہت شوق و تمنا سے اُس نام مبارک کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ تمام عمر میں یہ ایک ہی نیک کام اُسکا ہمکو پسند آیا۔ پس اسی کی برکت سے ہم اُس کے سب گناہوں کو بخش دئے اور ایسے بھی فضائل اس مبارک نام کے آئے ہیں۔ جو مطولات میں مذکور ہیں۔ ع اس مبارک نام پر کیونکر فدا ہوویں نہ ہم۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق

شمائلِ محمدی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پس از حمد خداوند تعالیٰ
بھی نعت مصطفےٰؐ اُس لا رو والا

مسلمانوں کو سب لازم ہے واللہ
کہ حضرتؐ کے شمائل سے ہوں آگاہ

شمائل اور اوصاف پیمبرؐ
تواتر سے ہوں ثابت جسطرح پر

چنانچہ مصطفےٰؐ کا رنگ والا
جو گورا تھا کہے کوئی اس کو کالا

پس اب سرورؐ کے اوصاف و شمائل
تواتر سے جو ثابت ہووے کامل،

کہ جسدم ذکر آں خیر البشرؐ ہو
تو صورت آپکی پیش نظر ہو

ولے ہمکو کہاں ایسی زباں ہو
کہ جس سے اس شمائل کا بیاں ہو

زبان جبریلؑ کی قاصر جہاں ہے
تو پھر انسانکو امکاں کہاں ہو

یقیں جو حسن صورت حسن سیرت
خدا نے آپکو کی تھی عنایت

کوئی اس شان کا مخلوق والا
نہیں پیدا ہوا ہے اور نہوگا

بہ تعریف جمال شاہ ابرار
صحیح آئے بہت اخبار و آثار

کچھ اک حضرت کے اوصاف و شمائل
میں لکھتا ہوں تو سن از جان و از دل

لکھا ابن حجر فخر افاضل
تو دیکھ اس طرح در شرح شمائل

خلاف اسکے کرے گر کوئی ظاہر
تو ہوگا وہ یقیں بے شبہ کافر

دیا بولے نہیں قرشی تھے حضرتؐ
دیا فرمائے بے ریشی میں رحلت

یہانتک اسکو جانے بالضرورت
مسلمانوں سے ہر اک مرد و عورت

حضور مصطفےٰؐ میں رات اور دن
رہے حاضر سدا از راہ باطن

کہاں ہے خامۂ بیاں کو طاقت
کہ لکھے مصطفےٰؐ کی حسن سیرت

مصوّر سے ہی ہووے وصف تصویر
نہیں زیبا یہاں اوروں کی تقریر

کمال اعتدال ان کو جو بخشا
کسیکو نہ دیا زنہار ویسا

وہی سب خلق میں ہے فردیت
نہیں کوئی نظیر و مثل اس کا

کرونگا شرح انکی ہو مطوّل
بیاں کرتا ہوں کچھ تھوڑا سا مجمل

وہ حدیثیں جو حضرت کی صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہے ابن عازبؓ سے بڑھ کر
تھے خوش خو خوبرو بیشک پیمبرؐ

کہا ہے کعب بن مالکؓ نے سنکر
جبیں میں جب شکن حضرتؐ کے پڑتے

کہا ہے بو ہریرہؓ نے کوئی شے
میں بہتر آپ سے دیکھا نہیں ہے

جبیں ہوتی تھی روشن اسطرح سے
کہ ٹکڑا چاند کا جسطرح چمکے

ابی اسحٰق سے آئی روایت
کہی وہ چہرۂ سالارِ دوراں

حالاتِ شاداں و فرحاں حضرت

کہا ابنِ ابی ہالہ نے اکرم
بھی رہتے تھے دلوں پر مہابت
کہ جب ہوتے رسول اللہ شاداں
تعالیٰ اللہ یہ حسنِ خداداد
روایت ہے علی رضی سے شہ کی آنکھیں

چشمِ مبارک

بھی از خود سرمگیں تھیں چشم والا
کہ حضرت دیکھتے تھے اے برادر
لکھا قاضی عیاضِ باصفا نے

بصارتِ حضرت شریف

نظر اس بادشاہِ انبیاء کی
کبھی سوئے سماں کرتے نظر ہاں
نماز اس شہ کے جو پڑتے تھے پیچھے
رکوع و سجدہ کم کرتے ہیں جو ہاں
کہ جیسا آپکا سب کہنہ احوال
کہ رویت رویت بصری رہے اور
اگر وہ رویتِ بصری رہیگی،
دیا کچھ دیکھنے حضرت کو ذیشاں
اگر وہ رویتِ قلبی ہے سمجھو،
احاطہ درک محسوسات میں بھی
نماز و نہیں ہو یا بروقت دیگر
خدا غیب داں بالذات ہر آں

مژگانِ مبارک

بھی مژگانِ شریفِ شاہِ اکرم
کہ تھی ہمدم آئینہ ایک نیک عورت
تھا بالتحقیق مثلِ بدرِ تاباں
رسول اللہ تھے فخم و مفخم
جلیل المرتبت باعزّ و حرمت
تو ہوتا چہرہ آئینہ سا تاباں
تھا کسند رحم میں دیکھ اے نیک بنیاد
نہایت خوبصورت اور بڑی تھیں
لگا ہووین انکو سرمہ گو یا،
اندھیری رات اور دن میں برابر
یقیں اپنے شفا کے درمیاں نے
سمجھ اکثر زمیں کے ہی طرف تھی
وہ وجہ انتظارِ وحی تھا جاں
سو فرماتے تھے انکو اسطرح سے
ہے ظاہر وہ نہیں ہے مجھ پہ پنہاں
نجانے کوئی غیرِ ربِ متعال
رہے یا رویتِ قلبی وہ سمجھو،
تو ظاہر ہے یہی آنکھوں کے ہوگی
نہ لازم تھا جہت آگے کا ہی جاں
تو بیشک وحی اور الہام سے ہو
حواسِ پاک کو بخشا تھا یونہی
جو جب چاہے یقیں خلاقِ داور
رسل و راد لیا کو اپنے ایجاں
تھے پیوستہ دراز اور تھے کماندار
وہ کی ہے حج بھی میرے ساتھ اکرم
میں آگے آپ کے اور بعد اصلا
کہ یعنے بس حسین خوبصورت
مواہب میں امامِ قسطلانی،
بھی اسمیں عکس تب پڑتا تھا اے یار
کہا یوسف نبیؑ میں حسن ایسا
سفیدی میں رگیں باریک تھیں لال
امامِ دیں بخاری پاک انفاس
بھی شیخ بیہقی فیاض یکتا
ثریا میں جو ہیں گیارہ ستارے
حضور و غایتِ شرم و حیا کا
بھی آگے اور پیچھے اپنے ایجاب
کہ سجدے اور رکوع اندر آمردم
وہ رویت کی حقیقت اے برادر
پہ آوے عقلِ بشیر کم جو بے قیل
نماز و نہیں ہی ہو وے خاص بات
تو ہر ہر جزو تن میں شہ کے مولا
کہ حضرت کو خداوند سبب ساز
بدرک علم معقولات جیسا،
بہ نسبت اس امامِ انبیا کے
کرے مکشوف حضرت پر آگیا نی
کرے مکشوف جب چاہے یہ حالت
مبارک کان تھے دو کانِ اعجاز
میں پوچھا اس سے کچھ وصف پیمبر
نہیں دیکھی ہوں ہرگز مثل ان کا
نظر آتے تھے سب لوگوں کو حضرت
نہایہ سے کیا ہے نقل راوی
در و دیوار ہوتے تھے نمودار
کرشمہ تھا یہ حسنِ احمدی کا
کمالِ حسن پر یہ بات ہے دال
روایت یوں کیا از ابنِ عباس
ہے بی بی عائشہ سے یونہی لایا
رسول اللہ ان کو دیکھتے تھے
بلاشک جانئے اس کا سبب تھا
برابر تھی نظر حضرت کی یکساں
کبھی کے سیر سے جلدی مت کرو تم
خدا ہی خوب جانے ہے مقرر
یہی ہے جا کہ اب اسکی تفصیل
دیا ہو عام سب اوقات و ذرات
ہے قادر قوتِ بصری دیا تھا
دیا تھا اپنی رحمت سے یہ اعجاز
احاطہ قلبِ نبوی کو دیا تھا
بلاشک شش جہت بھی ایکہی دیکھے
نہیں بالذات ہے یہ غیب دانی
یہی ہے اعتقاد اے اہلِ سنت
سماعت میں بھی تھی اک شانِ اعجاز

بہ بیداری و خواب و روز نزدیک
محیطِ آسماں سے میں ہوں ہمراز
کشادہ بھی تھی پیشانی فاخر
لکھیں تقدیر جو در شکم مادر
عجب اس نور کی ہی اک بلندی
بھی شفتینِ مبارک یعنے دو لب
علی کہتے تھے دو آگے کے دندان
بھی باہم تھے کشادہ اے سخندان
لعاب پاک میں حضرت کے اے میر
شفا بخشا اسی ساعت میں اور
وہ کنوئیں سے بھی بے شبہ سمجھو
وہ آبِ شور شیریں ہو گیا ہے
ولے ہنسنے میں اس سرور کے اے یار
وہ قہقہہ ہے بلند ہو جس سے آواز
بھی آئی بوہریرہ سے روایت
تھا مثلِ ضحک رونے کا بھی انداز
تہجد اور تلاوت اور دعا جب
تجلی جلال ربِّ متعال
بزرگ و خوشنما حضرت کا تھا سر
کہا موئے مبارک مصطفےٰ کے
پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک
یہ بھی اختلاف اور انکی تطبیق
وگرنہ کم نظر آتی درازی

سنا کرتے تھے یکساں وہ بنی ٹھیک
سنا کرتا ہوں یعنے اسکی آواز
بھی اک نورانیت تھی اس سے ظاہر
ہے پیشانی پہ ہی وہ بھی مقرر
تھی رخشاں آپکے بالائے بینی
تھے الطف اور حسن اور خوشنما لب
تھے بالتحقیق روشن اور تابان
جو از بس خوشنما آگے کے دندان
شفائے مرض مہلک کی تھی تاثیر
اسی دن جا کئے وہ فتح خیبر
مہکنے کو لگی ہے مشک کی بو
مدینے میں وہی فائق رہا ہے
کبھی قہقہہ نہ تھا زنہار زنہار
وقار اس سے یقین جاوے اے دمساز
کہ کرتے تھے کبھی گر ضحک حضرت
کہ رونے میں نہ تھا حضرت کے آواز
کریں روتے تھے اکثر مصطفےٰ جب
بھی جب ہوتی تو روتے تھے در انحال
نشاں ہے یہ کمالِ عقل اوپر
نہ آویزاں کشیدہ بھی نہیں تھے
ہے دوسرا قول تا دوشِ مبارک
لکھے ہیں اس طرح اربابِ تحقیق
تھے موئے پاک وہ یکحال پر ہی

بھی فرماتے تھے تم سنتے نہیں جو
کہیں اک شبر کی نہیں اسمیں جگہ
کہے ہیں اثر طالع اے سخنداں
بلند اس شہ کی تھی بینی والا
نظر آتا تھا یوں وہ نور اطہر
تھے دندانِ مبارک مصطفےٰ کے
یہ آیا در حدیث ابن عباس رضی
کریں جب بات یوں ہوتا تھا ظاہر
علی کے جب کئی آشوب آنکھیں
بھی بس خوردہ نبی کا آب یکبار
انس کے چاہ میں بھی آب عذب
ہنسی حضرت کی تھا اکثر تبسم
تبسم مسکرانا ہے تو پہچان
بھی دل ہوتا ہے مردہ جان اس سے
تو دیوارین سمجھ ہوتی تھی رخشان
فقط ہوتے تھے غم سے اشک ریزاں
وہ رونا تھا برائے مکرمت
بیاں سن اب تو اعضائے نبی کا
قتادہ نے کہا پوچھا انس سے
میانہ بین تھا دونوں میں اچھائی
روایت ایک آئی ہے اے باہوش
لگاتے تیل اور جب شانہ نہ کرتے
بھی آئی اک روایت اے حق آگاہ

بلا شک میں اسے سکتا ہوں سمجھو
وہاں پر یک ملک ہے سر بسجدہ
پیشانی سے ہی ہوتا ہے نمایاں
تھا تاباں اس سے اک نور مجلّا
کہ گویا سر بسر چڑھتا ہے اوپر
عجب روشن زیادہ موتیوں سے
کشادہ لب تھے اجمل سید الناس
کہ گویا ہے نکلتا اس سے اک نور
لعاب اپنا نبی ڈالے ہیں جس میں
حباب کنوئیں میں ڈالے ہیں اے یار
لعاب پاک حضرت کا پڑا جب
یقین تھا ضحک کمتر جانیو تم
ضحک ہے جس سے دندان ہیں نمایاں
تو دوری سدا ہر آن اس سے
ہو رخشاں جوں ز نور مہر تاباں
بھی ہوتا جوش سینہ دیگ سا جاں
دیا تھا باعث رقت یہ میت
مبارک آپکے سب سے سر تا پا
کہ فرمایا ہے حضرت کے کیسے
بڑی ظاہر تھی ان سے خوشنمائی
درازی انکی تھی تا نرمہ گوش
نظر آتے مبارک بال لیکن
کہ کثرت سے وہ ہوتے تھے کوتاہ

یہ کترانا منڈانا موے سر کا
نہ گاہے حج و عمرہ کے سوا تھا
ہے کہنا بال کا لیس سر میں سنت
سدا اگر ہو سکے انکی حفاظت

لگانا تیل اور کنگھی بھی کرنا
بھی ہونا اہتمام ان کا یہ ہرنا
نہ چھوڑیں اس طرح کر ابتر و خوار
کہ لپٹے جا کے ہو جاویں گرہ دار

کسیکو دیکھتے گر اس طرح پر
بہت مکروہ رکھتے تھے پیمبر
بھی وہ مکروہ ایسا جانتے تھے
زیادہ شغل میں رہنا اسی کے

جسے اکثر ہو شغل علم و طاعت
بھی اکثر غسل کی پڑتی ہو حاجت
تشغل علم و طاعت سے ہے معیوب
خلل ہو اہتمام بال سے جب

منڈا دینا ہے سر کا ان کو اولیٰ
یہی اکثر عمل ہے سالکوں کا
علی رضی کہتے ہیں میں نے جب سے سن تو
بہت رکھتا ہوں دشمن ہے سر کو

سنا میں نے وہ جب شاہ رسالت
کہ ہے ہر بال کی بن میں جنابت

ریش مبارک

مبارک ریش اس سالار دیں کی
تھی انبوہ اور بہت ہی خوشنما بھی
درازی میں مگر کچھ اسکی مقدار
نہیں مذکور در اخبار و آثار

مگر بعضے لکھے اسکی درازی
کہ پیدائش میں چار انگل کی ہی تھی
مخالف ہے مگر یہ بات اسکی
حدیث ترمذی میں جو ہے آئی

کہ عرض و طول سے داڑھی کو اپنے
مبارک بال آنحضرت تھے لیتے
بھی موچھیں ہے کتراتے تھے اکثر
اسی کا حکم بھی کرتے تھے اکثر

کہ موچھیں اپنے کتراتے رہو تم
خلاف اسمیں مجوسوں کا کرو تم
خلاف آیا اماموں کا ہے اسمیں
کہ کترانا ہے کس مقدار موچھیں

یہی اولیٰ ہے اس کی جان مقدار
کہ ظاہر ہو کنارے لب کے ای یار
منڈانا اپنی موچھوں کا ہے بدعت
مگر ہے قول ہی معصوم کے سنت

منڈانے میں بھی سو زیر لب کے
مقرر اختلاف آیا ہے سمجھے
ہے افضل نا منڈانا غیر وسواس
منڈانا دو طرف کا اس کے لاباس

اور اندازے میں داڑھی کے ہی ایجاز
اگرچہ اختلاف آیا ہے یہاں
ولیکن حنفیہ کے پاس ہے یار
چہار انگل رہے داڑھی کی مقدار

کہ یعنے چار انگل سے نہ ہو کم
ولے آئے روایات ای کرم
گر اس مقدار سے زاید رہے ہاں
تو واجب قطع کرنا اسکا یہاں

مشائخ اور اہل علم کیتیں
زیادہ بھی روا اس سے لکھے ہیں
روایت ہے کہ جو ابن عمر رض تھے
وہ مٹھی بھر پکڑ داڑھی کو اپنے

تھے کتراتے جو اس سے زیادہ
ولے تھا یہ عمل در حج و عمرہ
بھی ہے ابن عمر رض سے ہی روایت
کہ فرمائے ہیں یوں شاہ رسالت

کہ موچھیں اپنے زائد کترواؤ
یہ داڑھی اپنی یونہی چھوڑ دیجو
عمر عثمان علی کی ریش والا
مقرر ڈھانپتے تھے سینہ ان کا

مبارک غوث اعظم کی بھی داڑھی
تھی داڑھی یونہی جو تھوڑی اور لمبی
نبی کی ریش میں ہے اہل تقدیر
اٹھارہ بال اجلے یا تھے بیس

مبارک سر میں بھی ایسا ہی سنئے
کہ تھوڑے ہی سو تھے بال اجلے
خضاب ریش میں حضرت کے ایجاب
خلاف آیا ہے اہل علم میں یاں

لکھے اکثر خضاب ریش اکرم
نہیں گاہے کئی سالار عالم
کہ پیری آپکے پہنچی نہ تھی جاں
بسبب عدم خضاب لیسیک عنواں

روایت ہے کہ بروز جمعہ سرور
بھی پنجشنبہ کے دن از قول دیگر
مبارک لب لیا کرتے تھے یہاں
تھے کرواتے قلم ناخن بھی ایجاب

بھی ناخن تراشی کا تھا بس طور
سوا اس کے نہ کچھ ثابت ہوا اور
کہ سیدھے ہاتھ کی اے باسعادت
جو تھی حضرت کی انگشت شہادت

بنا دوشنبہ کرتے تھے اسی سے
انگوٹھے پر اسی کے ختم کرتے
روایت ہے کبھی مسواک و شانہ
جدا کرتے نہ اپنے سے آدانا

مبارک ریش کو بھی شانہ کرتے
ہے اسکی دید آئینہ میں شایاں
خدا کے سانچۂ قدرت میں لے ہیں
تھی سیم خام میں ایسے با فتوت
بھی بعضوں نے لکھا ہے اے خردمند
کسی شے سے بھی تشبیہ آنکو کار
شکم اور سینہ ہر دو بھی تھی ہموار
کہ کاغذ ایک پہ ایک تہ کئے ہیں
سوا اسکے شکم سینہ پہ اے یار
مبارک تھے بغل براق اُجلے
کہا ہے قرطبی اور شیخ طبری
بھی عرق بغل سے حضرتؐ کے بھیو
کہ ہے ڈھالی ہوئی اک لوح سیمیں
دونوں شانوں کے درمیاں با کرامت
بھی لکھا اسمیں تھا کلمہ شہادت

بھی آئینہ میں چہرہ دیکھتے تھے
کہ سر قدرت حق تھا نمایاں
وہ تھی ڈھالی گئی با زینت و زین
کہاں ویسی صفائی اور صفوت
کہ تھی وہ گردن آہو کے مانند
نہیں ہے جانیو اسکو سزاوار
نہ تھی پستی بلندی انہیں زنہار
کہ دیکھا ہوں یقیں سطر جیسے میں
نہیں تھے بال وسمیں جا نمودار
بھی ہرگز بال انہیں کچھ نہیں تھے
کہ حضرتؐ کے خصائص سے ہے یہ بھی
صبا مشک کی سونگھے ہیں خوشبو
نہ لوح سیم بھی (ایسی) خوش آئیں
عجب منقوش تھی مہر نبوت
کہ کہتے ہیں اسے مہر نبوت

اَللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ تَوَجَّه حَیثُ کُنتَ فَإِنَّکَ مَنصُوراً

وہ نقش خاتم پر نور تاباں،
مگر اسکی نبوت کی علامت
کہا کیا خوب مولانا جامیؒ،
دو بازوئے مبارک اور ذراعین
دو بند دست میں تھی کچھ درازی
انس بولا حریر و نرم دیبا،
کہا ہے سعد وہ سالار ابرار

وہ ختم المرسلیں کو خاص تھا جاں
تھے سیدھے ہاتھ اسکے با صداقت
رکھے حق پاس اسکا سر سامی
ز مرفق تا سر انگشت بے ہیں
نشاں تھی یہ بڑی جود و سخا کی
نہیں دست نبی سے نرم تر تھا
عیادت کو مرے آئے تھے یکبار

جمال با صفا اس کا الحق
مبارک تھی جو گردن مصطفٰےؐ کی
بیاں کیا اسکی ہو حسن صفائی
دئے تشبیہ اگرچہ اسکو بعضے
صفوت اسکی سمجھانیکے خاطر
بھی تھا سینہ کشادہ آپکا جاں
کہا ہے ابن جانی شکم والا
مبارک آپکے سینہ سی تا ناف
دونوں بازو دونوں کندھوں کے اوپر
جو تھا رنگ مبارک سب بدن کا
کہ اک ہی رنگ تھا لعل و بدن کا
مبارک پشت تھی ہموار ایسی
ملائم سیم ایسا کب ہو اے یار
کہ تھوڑا گوشت کچھ اُبکا ہوا تھا
لکھا ابن حجر در شرح مشکوٰۃ
ز آیات الٰہی اسے مکرم
وہب ابن منبہ نے کہا ہے
یہ حضرتؐ کی نبوت کی اے فاخر
نبوت را توئی آں نامہ درشت
تھے پر لحمہ و سطر خوب خوشتر
بھی تھے پر گوشت کفین مبارک
وہ دست احمدیؐ کی خیر و برکات
بھی پیشانی پہ پھیر ہاتھ رکھے

تھا جب اک مطلع انوار مطلق
نہایت با صفا اور خوشنما تھی
بھی وہ نورانیت اور خوشنمائی
رو پہلی گردن اک ڈھالی گئی ہے
دئے ہیں ایسی تشبیہات آخر
مسافت تھی دونو شانونکے درمیاں
یقیں کاغذ کے جیسا تھا مصفا
لکیر ایک بال کی باریک تھی صاف
بہت ہی خوشنما تھے موئے انور
مبارک رنگ بغلونکا وہی تھا
نہیں یہ بات ہے اوروں کو حاشا
نہایت صاف پُر انوار ایسی
مگر دیکھا یہ تشبیہ ناچار
نہایت ہی منور اور مصفا
یہ فقرہ اسمیں تھا مرقوم خوشدبات
وہ اک آیت تھی اور تھا سر اعظم
کہ مرسل کوئی نہیں بھیجا گیا ہے
نشاں پشت مبارک پہ تھی ظاہر
کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت
بھی کچھ لنبے تھے انگشتاں اطہر
بھی ریشم سے زیادہ نرم مشک
بہت مروی ہیں اعجاز و کرامات
شکم اور سینہ اوپر یہ پھیرے

گردن شریف کا بیان

سینہ و شکم مبارک

مہر نبوت

بازو و دست مبارک

قامت مبارک

وہ دستِ پاک کی خنکی بلا شک
میں اپنے ہاتھ کو بعد از جو سونگھا
بھی ہر دو ساق اس سرور کے آیا ر
زمیں پر جبکہ چلتے تھے پیمبرؐ
کہوں کیا قامتِ زیبا کی تعریف
نہ کوتاہ نہ دراز اے صاحبِ دل

رنگ مبارک

بھی تن کو آپکے سایہ نہیں تھا
بھی گورے پن میں تھی پوری ملاحت
بھی خوشبو آپکے تھی ایسی تن میں

تن مبارک کی خوشبو

کہا سونگھا نہیں میں کوئی خوشبو
روایت ہے تنِ عتبہ سے آیا ر
سبب پوچھے کہا وہ نیک محضر
کہ کپڑے تو اتارا اپنے بدن سے
ہوئی پیدا یہ بوئے خوش ہے تب سے
مدینہ کے درو دیوار سے ہاں

فضلات شریف

کہ درخاکِ مدینہ خوب سوچو
بلکہ فضلاتِ نبوی میں بھی پہچاں
زمیں ہوتی تھی شق تب جانیو تم
مبارک تن سے نکلے جو کہ فضلہ
سوا ازبہرِ قضا حاجت اک جا
نشاں بول و براز با صفا کا
تو خوشبو ان سے اک آتی تھی خوشتر
چنانچہ ام ایمن سے ہے مروی

جگر میں اپنے میں پایا ہوں اب تک
تو بہتر مشک سے خوشبوئی پایا ر
تھے باریک و ضخیم و صاف و ہموار
تو لگتے تھے قدم پورے زمیں پر
کہ خامے میں نہیں امکان توصیف
درازی کے تھا لیکن ساتھ مائل
کہ تن سب نور کا مایہ یقیں تھا
نمک تھا اس سفیدی میں بغایت
کہ ویسی بو نہیں مشکِ ختن میں
زیادہ آپکی خوشبو سے سمجھو
مہکتی تھی سدا خوشبوئی بسیار
ہوئے تھے آبلے میرے بدن پر
اتارا میں نے کپڑے اپنے تن سے
نہیں ہوتی ہے کم میرے سے گاہے
ابھی پاتے ہیں وہ خوشبو محباں
مقرر خالص اک ایسی ہے خوشبو
تھی خوشبو اک مہکتی ای سخنداں
براز و بول ہوتا اسمیں تب گم
نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی آگہ
ہوئے یکدن نبیؐ تشریف فرما
نظر آیا نہیں کچھ مجھکو اصلا
ہوا ہے مغز میرا بس معطر
جو اس سالارِ دیں کی خادمہ تھی

بھی وائل بن حجر بولائے آگہ
تھی خوشبو یونہی سب حضرتؐ کے تن میں
بھی تھے پر گوشت ایسے ہر دو تلوے
بھی ہر دو ایڑیاں کم گوشت تھیں دلجا
کہ سروِ بوستانِ انس تھا وہ،
مگر جب ساتھ وہ لوگوں کے چلتے
مبارک آپکا تھا رنگ گورا
سفیدی ساتھ سرخی کے تھی مائل
انس جو خاص تھا حضرت کا خادم
نہ تھی وہ بوئے خوش در مشک و عنبر
نہیں حالانکہ عتبہ کوئی خوشبو
کہا میں جاکے حضرتؐ سے یہ حالت
مبارک ہاتھ پر کر اپنے تب دم
کسی رہ سے گزرتے گر پیمبرؐ
شبیلی تھا جو از اربابِ وجداں
کہ کوئی مشک و عنبر میں بھی آیا ر
کہ جب بہرِ قضا حاجت اے یار
بھی اک خوشبوئی پاتے تھے وہاں سے
کہ ہے منقول از بعضے صحابہ
فراغت پا کے جب تشریف لائے
نگہ اس جا پڑے تھے تین ڈھیلے
مگر حضرتؐ کا پیشاب مطہر
کہ حضرتؐ کے پلنگ کے نیچے ہر شب

کہ حضرت سے کیا میں نے مصافحہ
کہ بو ویسی نہیں مشکِ ختن میں
کہ آب ان سے رواں ہو جلد گذرے
لطیف و خوشنما اے نیک عنواں
نہالِ گلستانِ قدس تھا وہ
نظر آتے تھے سب لوگوں میں اونچے
جمال و حسن بھی تھا اسمیں پورا
انہیں بخشا تھا مولا حسن کامل
کہ تھا دس سال حضرت کا ملازم
نہیں تھی اور کوئی خوشبوئی دیگر
لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو
مجھے یوں حکم تب فرمائے حضرتؐ
پھرائے تن پہ میرے دستِ اکرم
وہ رہ ہوتی تھی خوشبو سے معطر
خبر اسطرح سے دیتا ہی وہ جاں
سمجھ ویسی نہیں خوشبوئی زنہار
کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار
مہکتی تھی یقیں جسم اس مکاں سے
کہ تھا میں اک سفر میں شہؐ کے ہمراہ
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جا کے
میں سونگھا ہوں وہ ڈھیلوں کو اٹھا کے
ہیں دیکھے اور دیئے بعضے مطہرؐ
تھے رکھتے قدح اک ہم اے مؤدب

کیے تھے وہاں اک شب اسمیں سرور　کیے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
کہ باہر پھینک دے اب اس کو لیجا　پیشاب اس قدح میں تب کچھ نہیں تھا

کبھی ہیں پانی بس تشنہ تھی میں　جو کچھ اس قدح میں تھا پی گئی میں
تبسم تب کیے سالارِ والا　کہے دردِ شکم تجھکو نہ ہوگا

ولیکن نہ کیے یہ حکم اسکو　اے امِ ایمن اپنے منہ کو دھو تو
طہارت پر وہ فضلاتِ نبی کے　گئے ہیں عالماں اس ہی سبب سے

تھی برکہ نامیہ اک اور عورت　کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت
کی نوش اکبار وہ بھی بولِ اطہر　اسے ارشاد فرمائے پیمبر

طہارت فضلات مبارک

کہ تجھکو صحت دائم ملیگی　کبھی ہرگز نہیں بیمار ہوگی
نہیں بیمار وہ ہرگز ہوئی ہے　مگر اس مرض سے ہی جو مری ہے

بھی اک آئی زوات کے برادر　پیا تھا شخص اک بولِ پیمبر
سو خوشبو تھی مہکتی اسکے تن میں　بھی اسکی نسل میں تا چند پشتیں

بھی یونہی خونِ اطہر کو نبی کے　صحابہ بس تبرک جانتے تھے
لگاکر سنگھیاں حضرت کو اک روز　نکالا خون اک حجام فیروز

بھی باہر گیا اور پی گیا وہ　جب آیا پوچھے حضرت کیا کیا وہ
کہا باہر اسے میں لے گیا ہاں　کہ تا کر دوں زمیں کے بیچ پنہاں

ولیکن آپ کا خونِ مطہر　نہیں چاہا کہیں ڈالوں میں گر
لہذا پی لیا میں اسکو جولاں　کیا اپنے شکم میں اسکو پنہاں

یہ سن فرمائے ہیں تب اسکو حضرت　کیا تو نفس کی اپنے حفاظت
کہ یعنے تو زامراض و بلا یا　مقرر ذات کو اپنے بچایا

احد میں جب ہوئے تو زخمی پیمبر　تو آمالک نے چوسا خونِ اطہر
کہے تو ڈالدے اسکو زمیں پر　لگا کہنے قسم وہ حق کی کھاکر

خون مبارک

رسول اللہ کا خونِ مطہر　نہ میں واللہ ڈالونگا زمیں پر
یہ کہکر پی گیا وہ خونِ اکرم　کئے ارشاد تب سالار عالم

بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے　تو اس مرد کو بے شبہ دیکھے
بھی عبداللہ زبیر ایسا ہی یکبار　پیا ہے جبکہ خونِ شاہِ ابرار

کہے حضرت نہ تجھکو چھوئیگی نار　مگر از مہر آں سوگند جبار
کہ یعنے حق تعالی نے بقرآں　قسم اس بات کی کھایا ہے تو جاں

کہ سارے خلق کو لاؤنگا پل پر　گذر سب کا ہو اسپر روزِ محشر
ہیں ایسے اور بھی آئے روایات　سمجھ ہوتی ہے ثابت اس سے یہ بات

کہ خونِ بول تھا حضرت کا طاہر　بھی ایسا ہی سمجھی فضلات فاخر
کہا یعنی امام بو حنیفہ　بغیر شبہ قائل ہے اسیکا

کہا ابن جبیر نے اسطرح سے　کہ پاکی پر وہ فضلاتِ نبی کے
دلیلیں بے حساب دیے ہیں اے یار　خصائص سے کئے ہیں انکو اخیار

حضرت کے فضلات کی طہارت

بیاں صورت کا حضرت کے مقرر　یہاں آکر ہوا ہے مختصر تر

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان میں آئی ہے

بیانِ سیرتِ نبوی ہے یہاں سے　میں لکھتا ہوں تو سن اب گوش جاں سے
اگرچہ جو ہیں اہلِ مصطفےٰ کے　مطول اک حدیث آئی ہے ان سے

روایت اسکی ہوتی ہے بلا این　مسلسل منتہی آخر بحسنین
بیانِ حلیۂ خیر البریات　بھی بعضے سیرت و اوصاف و عادات

سیرت مبارک

ہیں مذکور اس حدیثِ پاک میں جب　یہاں لکھتا ہوں اسکا ترجمہ اب
حسن نے کہ مرے ماموں سے پوچھا　ابی ہالہ کا بیٹا ہند جو تھا

حسن ماموں کہے ہیں ہند کو جو　سبب اس کا یہی ہے خوب سمجھو
مقرر در زمانِ جاہلیت　کہ بعضے مصطفےٰ کے قبل بعثت

Scanned with CamScanner

نکاح حضرت بی بی خدیجہ رضہ
ابی ہالہ کے ساتھ اوّل ہوا تھا

پسر پہلا ہے ہالہ جب اے ذیشان
ابی ہالہ ہے اسکی کنیت جہاں

ہوی ہے لڑکی اس سے ایک پیدا
مقرر ہند ہی تھا نام اس کا،

غرض وہ ہند ابی ہالہ کا بیٹا
خدیجہ کے شکم سے ہی ہوا تھا

ربیب مصطفےٰ تھا جب وہ ذیشاں
حسن ماموں کہے ہیں اسلئے جاں

پیمبر علیہ السلام کے شمائل اور اوصاف
کہ تھا وہ حلیۂ اقدس کا وصاف

بھی وہ حضرت کے پاک وصاف کہتا
کرو نہیں تا کہ دستاویز دن رات

بصورت اور سیرت با کرامت
بڑی حاصل تھی حضرت سے شباہت

تو اسکو پوچھتے تھے اہل تعبیر
کہ کسی شکل پر دیکھا بہ توقیر

تو اسکو بولتے تعبیر گویاں
حقیقت پہ یہی تو دیکھا ہے اے جاں

نبی صلعم کی صورت و سیرت کا بیاں
کیا تفصیل سے اے نیک عنواں

بیان سیرت والا کیا جو
میں اس کا ترجمہ لکھتا ہوں دیکھو

کہ یعنے گریہ اس شاہ دیں کی
خموشی اور گویائی تھی کیسی

کہ یعنے وجہ اندوہ کا بہ حضرت
خدا کا خوف تھا اور فکر امت

خموشی تھی دراز اس کی اکثر
کہ رہتے تھے خموش اکثر پیمبر صلعم

کہ یعنے لفظ کامل ور پورا
مبارک لب سے حضرت کے نکلتا

ملائم طبع اور خوش خو تھے سالار
نہ سخت و تندخو با تو نہیں تھا

مذمت بھی نہ کرتے تھے کوئی شی کی
نہ کھانے کی بہت کرتے ثنا بھی

تجاوز جو کرے حق خدا سے
تو حضرت صلعم تب بہت غصے میں آتے

بہ حق نفس خاطر اپنے سرور
نہیں لیتے تھے بدلہ اے برادر

اشارہ نہیں فقط انگلی کا کرتے
عجب کے وقت اپنا کف پھراتے

کف چپ پر تھے اپنے مارتے ہاں
یہ عادت آپکی تھی اے سخنداں

مگر ہوویگا اس عادت میں کچھ سر
کہ پانے میں ہے اسکی عقل قاصر

ہوئے تھے اس سے دو فرزند پیدا
تھا ہالہ ایک اور تھا ہند دوسرا

ابی ہالہ وہ جب رحلت کیا ہے
عقیق اس سے نکاح اپنا کیا ہے

مرا ہے جب عقیق اے نیک عنواں
نکاح مصطفےٰ صلعم میں آئی وہ جاں

مسلماں ہو گیا وہ با سعادت
حدیثوں کی بھی کرتا تھا روایت

غرض حضرت حسن کہتے ہیں ایسا
کہ میں ابن ہند ماموں سے ہوں پوچھا

میں امید رکھتا تھا کہ ان سے
صفت میرے ہیں کوئی پائی جائے

امام دیں حسن خود اے برادر
تھے اشبہ بارسول رب اکبر صلعم

یہاں تک خو اب ہیں کوئی با سعادت
اگر پاتا رسول اللہ کی رویت

اگر وہ بولتا شکل حسن رضہ پر
ہوی ہے رویت نبوی میسر

غرض ابن ابی ہالہ اے خوش مذہب
امام دیں حسن سے یہ سنا جب

بذکر صورت شاہ برّیات
کئی آگے تو گذرے ہیں روایات

حسن راوی ہے پھر پوچھے مقرر
سکوت و نطق حضرت کا بیاں کر

تو راوی نے کیا حضرت کا یوں ذکر
کہ تھے اندوہناک و دائم الفکر

نہیں تھا آپکو آرام و راحت
نہ ہرگز بات کرتے غیر حاجت

سخن کی ابتدا اور انتہا ہاں
تھی پوری اور کامل آپکی جاں

بھی رہتے مختصر الفاظ ای یار
معانی رہتی ان لفظوں میں بسیار

بھی کرتے تھے سدا نعمت کا اکرام
اگرچہ کم ہو نعمت اسے نکو کام

کریں جسطرح سے اہل تنعّم
رہیں لذت پسند یعنی ہر دم

نہ لا سکتا تھا کوئی تاب اُس کا
لیا جاتا نہ جبتک اس کا بدلا

اگر کوئی شئے طرف کرتے اشارہ
اشارہ کرتے اپنے کف سے پورا

بھی کرتے تھے سخن وہ شاہ دیں جب
انگوٹھا اپنے سیدھے ہاتھ کا تب

سمجھ حضرت کے سب عادات والا
تھے محبوب خداوند تعالیٰ

بھی جب حضرت کبھی غصہ میں آتے
تو پہلو اور منہ کو پھیرتے تھے،

بھی لذت پاتے گر وہ کوئی شے　　بھی خوش ہوتے تو آنکھیں بند کرتے
صفوت اور لطافت آب و تاب　　بہت ہوتا تھا ظاہر اس سے دریاب
کئی روزوں تلک اس کو چھپایا　　حسین اپنے برادر سے نہ بولا
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ　　تھا پوچھا حیدر کرار سے وہ
نہیں چھوڑتا تھا اسے کوئی شے　　یہاں اسطرح بس کرنے لگا ہے
کہ یعنی گھر میں جب تشریف لاتے　　رسول اللہ کن کاموں میں رہتے
تھا حصہ ایک از بہر عبادت　　بجا لاتے تھے اسمیں حق کی طاعت
کہ اللہ کا ہی حق باز کردہ تھا　　بجا لاتے تھے اس حصہ میں حق عبادت
کہ یعنی اختلاط ان ساتھ کرتے　　رعایت انکی دلجوئی کی کرتے
کہ پاتے اسمیں کچھ آرام و راحت　　بھی کرتے اسمیں خواب استراحت
اسی حصے میں بعض سے اچھائی　　تھے کرتے خلق کی حاجت روائی
مناسب حال استعداد ان کے　　جو فرماتا ہے فرماتے کرم سے
مبارک اپنی مجلس میں وہ آتے　　انھوں نکو خاص کرکے اذن دیتے
جو دینی امر تھے ہیں خوش رہتے　　تو شفقت سے زیادہ انکو چاہتے
بھی اپنے شغل میں لوگوں کے رہتے　　صلاح حال انکا جس میں ہووے
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہیں حاضر　　وہ باتوں کو کر غائب سے حاضر
کہ حاجت اپنی جو بلا شبہ بوسو اہیں　　نہیں پہنچا سکے سلطان تک جو
قیامت میں خداوند تعالیٰ　　یقیں ثابت قدم اسکو رکھے گا
کہ ہووے احتیاج انکا مقرر　　امور دین یا دنیا کے اندر
کبھی بے نفع کوئی بات زباں کر　　نہ پاتی ذکر نزد شاہ ابرار
تو حصہ اپنا اک پاتے تھے وافر　　جب آتے مجلس والا سے باہر
حسین ایسا کہے کہ میں نے پوچھا　　مرے والد سے مخرج مصطفےٰ کا
کہو کیا کام تب کرتے تھے حضرت　　تو فرمانے لگے شاہ ولایت

تبسم کرتے اکثر جب بہر خنداں　　نظر آتے تھے موتی مثل دنداں
امام دیں حسن کہتے ہیں ایسا　　مناسب یہ حدیث از ابن ہالہ
میں جب ظاہر کیا تو اسکو پایا　　کہ آگے ہی مرے اس نے سنا تھا
خروج و دخل حضرت کا مقرر　　مبارک مجلس و شکل مطہر
کہ میں پوچھا مرے والد سے اول　　رسول اللہ کا بے شبہ دخل
علی فرمائے گھر میں جب وہ آتے　　تو کرتے وقت کے وہ تین حصے
کہ اپنے نفس و اہل و خلق کا حق　　نہیں رہتا تھا اسمیں فعل مطلق
ادا کرتے تھے حق اہل و اولاد　　وہ حضرت دوسرے حصہ میں رکھا
بھی کرتے تیسرے حصہ میں سر در　　ادائے حق و نفس اپنا مقرر
وہ حصہ میں نبی بر وجہ ایثار　　تھے واصل دوسروں کو کرتے اے یار
نصیحت خیر خواہی خلق سے کل　　نہ کرتے تھے ذخیرہ شاہ اکوان
بھی تھی یہ سیرت سالار والا　　کہ جو ہوں اہل علم و فضل و تقویٰ
جو رہتے دین میں مخصوص و ممتاز　　عنایت سے انہیں کرتے سرافراز
کمال مہر اور الطاف کے ساتھ　　روا کرتے سدا لوگوں کی حاجات
بھی دیتے تھے اجازت لوگ کتنیں　　کہ پوچھتے آپ ہی جو چاہتے ہیں
بھی کہتے حاجتیں پہنچاؤ انکی　　جو کہہ سکتے نہیں حاجات اپنی
تو سلطاں پاس جا لیسے کی حاجت　　اگر پہنچائے کوئی کر اعانت
نہیں ہوتا تھا حضرت پاس مذکور　　وہ چیزوں کا مگر اے نیک دستور
بھی جس سے ہو سکے اصلاح حاجات　　درستی حال جو انکی جس سے ہو
جو علم خیر و برکت کے ہیں طالب　　جب آتے پاس حضرت کی ہو رغبت
تو ہو علم و ادب میں بس مہذب　　وہ آتا رہنما ہو خلق کا تب
کہ اپنے گھر سے باہر جبکہ آتے　　بھی ساتھ اصحاب کی تشریف رکھتے
کہ حضرت بند رکھتے تھے وہاں کو　　نگاہ رکھتے تھے بس اپنی زباں

نہ ہرگز کھولتے تھے وہ زباں کو
مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو

مبارک دل کا وہ گنج معلا
حقائق اور معارف سے بھرا تھا

وگرنہ بند رکھتے اس کو حضرت
زباں کی تھی بہت کرتے حفاظت

دلوں میں خلق کے وہ رب عزت
نہایت آپکی ڈالا تھا الفت

هُوَ الَّذِیْ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ

بڑا اک قوم کا جو شخص ہوتا
وہ کرتے عزت و اکرام اس کا

نگہباں آپکا تھا رب عالم
کہا ہے جو کہ در قرآن اکرم

کبھی خوشخوئی سے پیش آتے تھے اکثر
کبھی فرماتے تھے لطف و مہر اُن پر

تھی تحسین نیک کی کرتے یہ تصریح
کبھی کرتے تھے بدکی یونہی تقبیح

کبھی جو تھے آپ کے افعال و اطوار
کمال اعتدال میں تھا اے یار

کبھی از تعلیم اور تادیب امت
نہ غافل ہوتے از تادیب امت

کہیں تا لوگ ہوجائیں نہ غافل
کبھی اپنے کام سے تا ہوویں عاطل

کبھی سب کام میں حضرت کے اے بھائی
درستی اور بڑی آمادگی تھی

کہ صادر جانیو جو کام کرتا
درستی اسکی رکھتے تھے مہیا

مقرب آپکی درگہ کے اے یار
تھے بیشک سب کے سب اخیار و ابرار

تو بولے بیٹھتے اٹھتے نہیں تھے
رسول اللہ سوا ذکر خدا کے

نہیں ہوتے تھے وہ بالانشینی
نہ کرتے خاص کوئی جا اپنی

طرف سب اہل مجلس کے کرم سے
توجہ التفات اس طرح کرتے

کبھی ہر ایک کی جو رہتی قابلیت
وہ کرتے اسقدر اس پر عنایت

کبھی کہتے ہیں حسینؓ باکرامت
یہیں پوچھا پدر سے پھر بافضیلت

کبھی کرتا ہمنشینی جو بہ حضرت
کوئی یا اپنی لے آتا تھا حاجت

کبھی سائل کو نہ رد کرتے تھے حضرت
روا البتہ کرتے اس کی حاجت

تھے خوش خو خیر خواہ خلق ایسے
کہ سب کو وہ بجائے پدر کے تھے

زباں حضرت کی اے مرد خردمند
تھی گنج دل پہ اک کنجی کے مانند

ہو جسمیں نفع امت کھولتے تھے
وہ گنج دل کو مفتاح زباں سے

کبھی کرتے لوگ کی تالیف بسیا
تھے وہ سب آپکی الفت میں ملہا

چنانچہ آئی یہ آیت بہ قرآں
کہ وہ فرمایا ہے خلاق اکواں

ضعیف ایماں جو ہوتے تھے اے یار
بہت تالیف انکی کرتے سالار

عدو سے بھی اپنی کرتے تھے حفاظت
یہ تھا محض انکے لئے تعلیم امت

اور اپنے دشمنوں سے بھی کرم سے
کشادہ اپنی پیشانی کو رکھتے

کبھی اکثر پوچھتے لوگوں کا احوال
کبھی فرماتے تھے شفقت انپہ ہر حال

بدی جس سے ہو اس کو خوار کرتے
ہو کیسا ہی نہ پروا اسکی کرتے

نہیں تھی ان میں تفریط اور افراط
تھا عادت آپکے کاموں میں اوسط

سیاست اور تدبیر اے برادر
تھے کرتے انکے کاموں میں بہتر

نہ کرتے التزام سخت طاعت
کہیں تا فرض نا ہووے یہ امت

کہ جیسے جنگ کے جو ہوویں ہتھیار
درست انکو ہی کر کے رکھتے اے یار

تجاوز بھی نہ فرماتے تھے حق سے
کبھی قائم اور ثابت اسکو کرتے

جو ناصح خلق کا اور خیرخواہ ہو
مقرب آپ کا رہتا بڑا وہ

کبھی جب مجلس میں وہ تشریف لاتے
جہاں جائے ملے واں بیٹھ جاتے

کبھی امت کو یہی کا حکم کرتے
کبھی کرتے منع وہ بالاروی سے

کہ ہر سر فرد بھی ایسا سمجھتا
کہ میرے پر ہی ہے شفقت زیادہ

کہ اسنے دیکھ اپنی سرفرازی
بہت ہوتا تھا خوشنود اور راضی

رسول اللہ کی مجلس کے آداب
کہ ہوتے ہمنشیں کیسا بہ اصحاب

وہ جبتک نا اٹھے اپنی خوشی سے
نہ اٹھتے مصطفےٰ اقدام کر کے

اگر بالفرض نا ہو چیز کوئی
تو دلجوئی سے کرتے بات میٹھی

کبھی مجلس اس امام انبیا کی
تھی مجلس علم اور حلم و حیا کی

اقوال و اطوار آنحضرت

مجلس نشینی آنحضرت

بھی تھی وہ مجلس صبر و امانت ادب والی تھی وہ مجلس بنہایت
نہیں شائع کبھی جاتی تھی زلات وہ مجلس میں سمجھ فرضی ہے یہ بات
وہ مجلس والے سب با ایکدیگر محب تھے اور موافق اور برابر
زیادہ جو ہے تقوی میں کامل زیادہ جانتے اسکو ہی فاضل
بھی کرتے تھے بڑوں کی ایسی عزت بھی چھوٹوں پر سدا رحم و شفقت
تعالی اللہ یہ کیا اوصاف و آداب وہ رکھتے تھے شہ عالم کے اصحاب
فضائل انکے کیا لکھنے میں آوے مناقب انکے کیا کہنے میں آوے
یہاں تک اے مسلمانو سنے جب کچھ انکی پیروی حاصل کرو اب
بھی ہو جو پیرو اصحاب حضرت وہ پاوے بالیقیں نور ہدایت
سوا ان سے پیروی جنکی کروگے ہدایت پاؤگے تم فضل حق سے
شمائل کی حدیث اوپر جو گزری علی مرتضی سے جو ہے مروی
بنا اسکا ترجمہ ہی جو لکھا میں اسی پر اکتفا اب یہاں کیا میں
چنانچہ زہد و ایثار و قناعت بھی حلم و علم اور جود و سخاوت
فصاحت کچھ یہاں حضرت کی لکھکر یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اسی پر
کسی انسان کو بھی رب یزداں فصاحت میں نہیں ایسی دیا شاں
حدیثیں آپکی اس پر گواہ ہیں سو تھوڑے ان سے لکھتا ہوں یہاں میں
بیاں کرتا ہوں چالیس انسے مرقوم بھی انکا ترجمہ کچھ صاف منظوم
ثواب و صحت اعمال اے عاقل یقیں موقوف ہے بر نیت دل

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ

سخن اور فعل ایسا چھوڑ دیوے کہ نفع آخرت جس میں نہ ہووے
مسلماں ہے وہی پاکیزہ عنواں کہ اسکے بھائیاں دوسرے مسلماں
زباں دشنام و غیبت سے بچاوے کسی کو ہاتھ سے اپنے نہ مارے
نہیں ایماں کسی کو کوئی لایا نہ جبتک ہووے اسکا حال ایسا

بلند اُس بزم میں ہوتی نہ آواز کوئی بد بات سے ہوتا نہ دمساز
کسی سے یعنی زلت گر ہو صادر نہیں کرتا تھا اسکو دوسرا ظاہر
مخالف ایک دوسرے کے نہیں تھے عزیزاں بھائیاں سب باہم ایکسے
بھی وہ اخیار سب یک دوسرے کے ساتھ تواضع سے ہی پیش آتے تھے دن رات
بھی محتاج جو تھے وہ کرتے تھے ایثار غریبوں کی رعایت اے نکوکار
جب انکی شان اقدس میں سنو تم کہا اللہ رضی اللہ عنہم
غرض کچھ سیرت سالار عالم بھی کچھ اوصاف اصحاب معظم
جو پیرو ہو نبی کا با سعادت رفاقت پاوے حضرت کی بہ جنت
نبی فرمائے ہیں اصحاب میرے ستاروں کے یقیں مانند ہونگے
حدیث اقتدیتم اهتدیتم سنو تم پیروی انکی کرو تم
مبارک سیر ہیں حضرت کی پُرنور ہیں مجمل اسمیں جس سے تو ارشاد ہو
سوا اسکے دگر اوصاف اکرم رسول اللہ کے اخلاق اعظم
ریاض از نہر اندرا اے برادر میں لایا ہوں تو گر چاہے نظر کر
کوئی کیا لکھ سکے ذکر فصاحت یہاں ہے طاق ہر انسانکی طاقت
بڑی تھی آپ میں شیریں بیانی تھے تھوڑے لفظ اور بیحد معانی
معانی ہیں ہے نہایت انکی بسیار کریں گر شرح انکی ہووے طومار

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اگر للہ نیت نا رکھے گا ثواب اسکے عمل کا نا ملے گا
مسلمانی وہی بہتر ہے بیچاں سدا ہر حال میں مرد مسلماں

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِہٖ وَ لِسَانِہٖ

زباں و ہاتھ سے اس کے سلامت رہیں اس سے نہ پاویں کوئی آفت

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

کہ وہ جو چیز چاہے اپنے خاطر وہی چاہے ہر اک مومن کی خاطر

رکھے جس چیز کو اپنے لئے دوست
وہی بھائی لئے اپنے رکھو دوست
سو ردیں نصیحت ہی ہے اے بھائی
نصیحت کی ہے معنی خیر خواہی
سو کل ہے بلا گفتار کے ساتھ
ہیں باتو نہیں ہی آفات و بلیا

الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ

الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

تَرْكُ الشَّرِّ صَدَقَةٌ

الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ

الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا أَكْثَرُ النَّاسِ

فریب ان میں ہیں کھائے لوگ اکثر
غنیمت یعنی ان کے تئیں سمجھکر

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

مسلماں کو نہیں ہرگز سزاوار
فریب و مکر کرنا ہی نکو کار
دکھاوے اچھی اسکی کالے دلبند
سمجھ تو اسکے فاعل کو ہے مانند
کسی شیئی کو تو رکھنا دوست اکثر
کرے ہے کور و کر تجھ کو مقرر

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّهُ

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ أَهْلِكَ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ

سدا ہی کیا اپنے درو کھا کے
سدا نیکی سے اس ہی پیش آوے

مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

الْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

إِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

الدِّينُ النَّصِيحَةُ

الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

خموشی ہے بھلی بس منہ نہ کھولے
سوا اچھے سخن کے کچھ نہ بولے
مقرر مجلسیں ہیں بالامانت
کریں مجلس کی باتوں کی حفاظت
مقرر مشورت کرتے ہیں جس سے
ہے لازم وہ امانتدار ہووے
بدی سے باز آنا یونہی سمجھیں
کہ صدقہ راہ میں اللہ کی دیں
یقیں شرم و حیا ہے نیک عنصر
مقرر سب کے سب خیر ہی جان
فضیلت علم کی جو ہے مقرر
فضیلت سے عبادت کی ہے بہتر
سمجھ لے شبہ صحت اور فراغت
یقیں بندے کی حق میں ہیں دو نعمت
بجا لاتے نہیں ہیں نیک اعمال
فراغت اور صحت بیچ خوشحال
دعا ہمسے کسی کو جو کہ دلوے
نہیں ہے شخص ویسا جانو ہمسے

الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

نہ اویگا نظر اس چیز کا عیب
سنے نا جاویگا وہ عیب ریب
ہے سر اک شخص بلاشک ساتھ اسکے
مقرر جس کو دل سے دوست رکھے
اٹھا لکڑی نہ اپنے اہل سے تو
ہمیشہ رکھ ادب میں خوب انکو
وہی ہے نیک تر تم سے سمجھ لو
کہ اپنے اہل سے نیکی کرے جو
مگر اس سے بہ احکام شریعت
ہو سستی نا کرے اسکی رعایت
عمل میں سست ہووے جو بد انجام
نسب اسکو نہ اسکا آویگا کام
کرا کدت آڑ لوگوں کی زیارت
زیادہ اس سے ہووے گی محبت
بری خصلت عمل کو خوار ایسا
کرے ہے سرکہ شہد کو خوار جیسا
اگے ہے ریشہ سرگیں سے جو سبزی
تم اس سے بالضرور بچو دور ہی
وہی ہے شخص زیرک اور ہشیار
کہ جس نے نفس کو اپنے کیا خوار

عمل ایسا کیا وہ نیک انجام / کہ آوے موت کے بعد از اسے کام
یقیں وہ شخص عاجز ہے اسے سمع / کہ اپنے نفس کا ہی ہو کے تابع

وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَّا يَفْنٰى

اَلْاِقْتِصَادُ فِى النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ

وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ

لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

اَلرِّضَاعُ يُغَيِّرُ الطِّبَاعَ

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهُ

وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ

لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ

مَا جُمِعَ شَيْءٌ اِلٰى شَيْءٍ اَحْسَنُ مِنْ عِلْمٍ اِلٰى عِلْمٍ

اَلْعَفْوُ لَا يَزِيْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا

وَالتَّوَاضُعُ لَا يَزِيْدُ اِلَّا رِفْعَةً

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ

كُنْ فِى الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

عمل ہرگز بجا لاوے نہ اچھا / کرے پر حق سے بخشش کی تمنا
قناعت ایک ایسا ہے خزانہ / کہ وہ فانی نہیں ہوتا ہے دانا
میانہ پن سمجھ نفقے میں خوش تر / یقیں آدھی معیشت ہے مقرر
بھی کرنا دوستی لوگوں سے اے یار / ہے آدھی عقل جانے بے تکرار
سوال اچھا کیا کرنا اے دانا / بغیر شبہ آدھا علم ہے جاں
نہیں ہے عقل جان تدبیر کیسی / نہیں ہے ورع بھی مثل خموشی
حسب بھی نا ہو نیک اخلاق مانند / تو نیک اخلاق سے ہو فائدہ مند
سنو تم دودھ کے پینے کی تاثیر / طبیعت میں یقیں لاتی ہے تغیر
نہیں ایمان ہے اسے اے با صداقت / نہیں کرتا ہے جو حفظ امانت
نہیں ہے دین بھی اسکو اے بھائی / نہیں کرتا ہے جو وعدہ وفائی
نہیں ہے جہل سے افلاس بدتر / نہ بہتر عقل سے ہے مال اور زر
نہ جمع حلم با علم اے برادر / نہیں ہے جمع کوئی دو شئے سے بہتر
خطا کو عفو کر دینا کسی کی / بڑھاوے عزت و شان آدمی کی
تواضع نا بڑھائے پر بلندی / تواضع سے ملے بیشک بزرگی
نہ نقصان مال کا صدقات سے ہو / بڑھاوے صدقہ بلکہ مال و زر کو
تو رہ دنیا میں گویا اک مسافر / یا مثل رہ گزر ہر دم آکے آخر
بھی از اہل قبور اپنے کو ہی جان / کہ گویا جسم سے اپنے گئی جان
حدیثوں کی کتب دیکھے گا تو جب / تجھے پر رنگ یہ مکشوف ہو تب
بھی ایسی ہی چندیں حدیثیں ہیں / کیا چالیس پر اب اکتفا میں
کہ تھوڑی فصاحت اور بلاغت / نہیں رکھتی تھی کچھ حد و نہایت

خاتمہ

بحمد اللہ اب یہ نسخہ پاک / ہوا آخر بہ جاہ شاہ لولاک
تھی تب ہجرت سے گزری ای نکو فال / ہزار و دو صد و نود یہ اک سال
تھی اٹھائیسویں از شہر شعبان / صفر میں ثلث و صنت کا سامان
بطرز رعایت اجمال و ایجاز / لیا رنگ بہار ختم کا ساز
کرے مقبول اس کو حق تعالیٰ / طفیل مصطفےٰ سالار والا
خدا سے مومن عاشق کو اس سے / جمال احمدی کی دید بخشے
ہزاروں ہم سے تسلیم و تحیات / سدا بھیجے بہ سالار بریات
بہ اہل بیت و اصحاب محمد / بھی بر اتباع و احباب محمد

عباداتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر ادا حمد و نعت سے عنواں
کروں طاعات مصطفےٰ کا بیاں

جانیو تم کہ طاعت مولیٰ
ہووے بندہ کو قربت اعلیٰ

ازپئے قرب بارگاہ کریم
اسکی طاعت ہی نردبان عظیم

نور ایمان کا عبادت سے ہے
روح عرفاں کی عبادت سے ہے

اور جو اسلام سے عبادت ہے
حقکی طاعت ہی حقکی طاعت ہے

اور تخلیق جن و انسان کی
محض طاعت کے ہی لئے ہوگی

بلکہ ہر شئی ہے اسکی طاعت میں
ذکر و تسبیح رب عزت میں

از جماد و نبات او رحیواں
ہیں لگے ظاہر نماز کے ارکاں

دیکھلو ہیں قیام میں اشجار
اور بہائم رکوع میں آیار

اور چرندے سجود میں ہیں تمام
اور بیٹھے قعود میں ہیں تمام

گر نہ طاعت ادا ہو انساں سے
تو وہ بدتر ہے سنگ و حیواں سے

قلب و قالب سے اپنے جب انساں
ہووے مشغول طاعت رحمٰن

بسکہ انوار قدس عالم غیب
اسپہ مکشوف ہو دیں تب لاریب

عالم غیب جب کھلے یکسر
اس کو دنیا حقیر آئے نظر

جبکہ دنیا حقیر آوے نظر
ہووے آسان اور سب اسپر

جانا دنیا سے دل کا اور آنا
ہووے سر دو برابر اے دانا

اسکے جانے سے کچھ نہ دہشت ہو
اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو

اور بندے پہ رنج آوے عجب
تب وہ شاغل ہو کر بطاعت رب

رنج و غم تب وہ دور ہو ویگا
اسکے بدلے سرور لیویگا

دیکھ قرآن میں خدائے کریم
کہا فاعبدہ واصطبر اے فہیم

اور کہا دوسری جا میں اے دمساز
استعانت کرو بصبر و نماز

اور قرآن پاک میں مولا
سرور انبیا کو فرمایا

کہ ترا حال جانتے ہیں ہم
بالیقیں اے پیمبر اکرم

کہتے ہیں تیرے حق میں جو اعدا
تنگ ہوتا ہے اس سے سینہ ترا

پس تو تسبیح کر ترے رب کی
اور ہو ساجدین سے اے نبی

اور عبادت تو کر ترے رب کی
موت آئے تلک یقیں تری

آیت پاک میں یہ اے دانا
موت ہی ہے یقین کا معنی

یوں لکھے ہیں مفسران شہیر
گر تو چاہتا ہے دیکھ ہر تفسیر

موت اک امر جب یقینی ہے
پس یقیں جان اسکی معنی ہے

جو ہیں بے شرع ملحد و زندیق
اسکے معنے کو نا سمجھ تحقیق

بولتے ہیں یقین آوے جب
طاعت حق ہو اس سے ساقط تب

رفع تکلیف اس سے ہووے سدا
یہہ تو الحاد و زندقہ ہے بڑا

کیونکہ بندہ بہر زباں ہر آں
درگہ حق کا ہی مسافر جاں

منقطع نا ہو اس کا سیر و سفر
رہے زندہ وہ جب تلک اے پسر

توشۂ رہ کی اسکو تیاری
چاہیئے ہے وہ طاعت باری

قرب خاصوں کو جسقدر ہو زیاد
بندگی اسقدر ہو انکو زیاد

شخص ایک مسجد جنیدؒ میں آ
یک سقوط عمل کی بات کہا

شیخ اس کو کہا یہ بات تری
ہے زنا و شراب سی بھی بری

الغرض انبیائے عالیجاہ
جو بڑے ہیں مقرب درگاہ

انکا صدق و یقیں ہی کامل تر
اور ہے ایمان انکا فاضل تر

اور عین الیقین کا درجہ
اور حق الیقین کا رتبہ

اسکو حاصل تھا اس طرح ایسا
مرتبہ ویسا دوسرے کو کہاں

دیکھو یا این خاصگان خدا
نہیں طاعت سے ایکدم تھے جدا

خاص سالار انبیا اے نیک
طاعت حق میں کسقدر تھی دیکھ

کہ تہجد میں جب ہو طول قیام
ورم کرتے تھے پائے شاہ انام

افضل الانبیا ہے جب وہ ذات
انکی طاعت ہی افضل الطاعات

کچھ بیاں آپکی عبادت کا
اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا

پہلے لکھتا ہوں کچھ وضو کا بیاں
بعد غسل و تیمم اے ذی شاں

اصل مصدر ہے جان لفظ وضو
کہتے ہیں خوبی و طہارت کو

جب وہ کرتا ہے پاک اعضا کو
نام رکھا گیا ہے اس کا وضو

وضو کی معنی اور فضیلت کا بیان

اور وضو کا بھی ہے اجر و ثواب
ہے وہ کفارۂ گنہ دریاب

اور فضیلت میں اس وضو کی صریح
ہیں بہت سے حدیث اے صحیح

یوں روایت ہی بو ہریرہؓ کیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

کہ مسلمان جب کرے گا وضو
دھوئے جس وقت اپنے وہ منھ کو

منھ ہی اسکے ہے جو جرم و خطا
چشم سے جو گنہ طرف دیکھا

بالیقیں اس وضو کے پانی سے
دھو و جاتے ہیں وہ گنہ اس کے

دھووے جب ہاتھ ہاتھ کے بھی خطا
دھوے جاتے ہیں تب بفضل خدا

اور پاؤں کو اپنے دھووے جب
دھو و جاوے گناہ پاؤنکے تب

یعنے ہر عضو جب کہ دھوتا ہے
جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے

یوں روایت کیا ہے ابن عمرؓ
کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر

کہ وضو پر وضو کرے گا جو
لکھے دس نیکیاں خدا اسکو

اور سلماںؓ نے یوں دیا ہے خبر
کہ کہے ہیں رسول جن و بشر

یوں وضو سے گناہ گر جاوے
جسطرح برگ اس شجر سی گرے

آئے اکثر حدیث ایسے جاں
اب وضوئے نبی کا سن بیاں

حضرت کے وضو کا بیان

ہے روایت کہ ہر نماز لیئے
سرور انبیا وضو کرتے

اور بقول صحیح اے صاحب
ہو اکثر میں ہی وضو واجب

دیکھ مسلم نے یوں روایت کی
از بریدہ صحابی نبوی

اور کبھی اک وضو سے اے دمساز
بھی وہ پڑھتے تھے چند فرض نماز

فتح مکے کے دن یہ اے دلبند
یک وضو سے پڑھیں نمازیں چند

کہ وضو ہر نماز کے خاطر
کیا کرتے تھے سرور فاخر

تب عمرؓ نے کہا اے حق کے نبی
آپ ایسا نہیں کرے کبھی

بلکہ ہے یک روایت اے دمساز
کہ پڑھے یک وضو سے پانچ نماز

مسواک کا بیان

ہے عمداً یہ میں نے کام کیا
سب یہ ظاہر ہوتا جواز اس کا

پوچھے تم کس طرح سے کرتے تھے
تب انسؓ نے کہا ہے یوں اُن سے

اسلئے ہی لکھے ہیں اے ماہر
کہ وضو سے نماز کی خاطر

پسر حنظلہ بھی عبداللہ
یوں روایت کیا ہے آگاہ

امر لیکن گراں ہوا یہ جب
حکم مسواک آیا آپ پہ تب

اور مسواک کی فضیلت میں
اسکے اجر و شرف کی کثرت میں

گر نہوتی مشقت اکثر
کرتا واجب میں اپنی امت پر

اور فرمائے سید لولاک
منہ کی پاکی کا ہے سبب مسواک

بیہقی اور شیخ طبرانی
لائے ہیں عائشہؓ سے اگلی بانی

اور امت پہ سنت آئے تمام
وتر و مسواک اور شب کا قیام

بسکہ مسواک ہر وضو میں کرے
کہ وضو ہووے جو نماز لئے

کہ صحیحین میں حدیث صحیح
ہے حذیفہ سے ایک آئی صحیح

حنفیہ کہتے ہیں وہ بیداری
ہاں تہجد کے واسطے ہوگی

اور مسواک جاگتے ہی ز خواب
ایک سنت جدا ہے وہ در باب

اور دولت سرا میں جب آتے
تب بھی مسواک آپ کرتے تھے

اور مسواک مستحب ہیں لکھے
کہ وہ پیلو کی جھاڑی کی ہووے

اور کافی ہے وہ اگر نہ رہے
موٹے کپڑے سے یا کہ انگلی سے

اور یک صاع آب سے در باب
غسل کرتے تھے وہ رفیع جناب

اور لکھتے ہیں یہ بھی رکھ یاد
کہ یہ تعیین ہی نہیں ہے مراد

صاف ہے کہ بھیگے سب اعضا
اور نہ اسراف آب ہو اصلا

لیک پانی کا جب ہو شغل کثیر
اسمیں اسراف عمر ہے اے سیر

کبھی اعضا وضو کے اپنے اے یار
دھوتے یکبار ہی وہ شاہ کبار

فرق ہے ایکبار کا دھونا
نہ وضو ہو جواز اس کے سوا

یوں انس سے کہا نبی حق کے
وضو کرتے تھے ہر نماز لئے

ہم نہ کرتے تھے ہر نماز لئے
بلکہ کرتے تھے جب وضو ٹوٹے

جو تھا واجب بہ سرور کونین
ہے خصوصیت آپکی یہ یقین

کہ وضو کرنا ہر نماز کے لئے
پہلے واجب نبیؐ پہ تھا سُن لے

یعنے باقی اگر وضو ہووے
کرے مسواک ہر نماز لئے

بس احادیث آئے ہیں بسیار
ہے ازانجملہ یہ حدیث اے یار

کہ سدا ہر نماز کی خاطر
کرے مسواک مومن طاہر

اور ہے موجب رضائے خدا
یعنی خوشنود اس سے ہو مولا

کہ رسولؐ خدا نے فرمایا
فرض حق مجھ پہ تین چیز کیا

اور بالاتفاق بر امت
ہے بلاشک وہ گو کہ سنت

اور نزدیک شافعی در باب
کرے مسواک جب اٹھے از خواب

ہوتے جب شب میں خواب سے بیدار
کرتے مسواک سید ابرار

پس وہ مسواک کرنا اے ماہر
ہے وضوئے نماز کے خاطر

اور سونے کے وقت شاہ جہاں
اور کریں جب تلاوت قرآں

لیک ظاہر ہے اس سے اے دمساز
تب بھی کرتے تھے شہ وضوئے نماز

وہی مسواک کرتے سرور دیں
حکم کرتے اسی کا سب کے تئیں

آب وضو کی مقدار

اور وضو دو رطل سے کرتے تھے
منع اسراف سے بھی فرماتے

اس سے کم اور زیادہ سے بھی ہاں
گر ہو غسل و وضو روا ہے پہچاں

اور ہووے اگر بہ آب رواں
گرچہ اسراف آب نہیں ہے وہاں

کرنا ضائع وہ شغل میں اوقات
ہے خطا اس سے بس اٹھا کے ہات

تا کہ امت پہ نہ رہے مخفی
دھونا ہے ایکبار بھی کافی

دھوکے اعضا وضو میں یکبار
ایسا فرماتے احمدِ مختار

یہ وضو ہے کہ جانو اس کے سوا — نہ قبول ہے نماز کو مولا
نور پر نور ہے وضو ایسا — اور ہمیں تو اب ہی دونا
یہ نہایت ہے درجۂ تطہیر — اور حدیثیں اسی میں آئیں کثیر
دیکھو عثمانؓ دیئے ہیں خبر — میں نے دیکھا وضو کئے سرور
کہ یہ میرا وضو ہے جانو اب — اور بھی اگلے انبیاؑ کا سب
کبھی یک آب سے شہِ آفاق — کرتے تھے مضمضہ و استنشاق (کلی کرنا، ناک میں پانی لینا)
کبھی دونوں میں فصل کرتے تھے — یعنی پانی جدا جدا لیتے
لیک ہر دو میں وصل کا دستور — مذہبِ شافعیؒ میں ہے مشہور
یعنی پانی دہان و بینی میں — تین بار ہی جدا جدا لیویں
پانی ہر ہر میں بس جدا لیویں — چونکہ ہر عضو کو جدا دھوویں
یعنے مطلب حدیث کا ہے جو — تا موافق قیاس کے بھی ہو
اور نص کے مقابلہ میں آیا ر — وجہِ تعلیل یہ نہیں زنہار
برخلاف و مقابل اس کے قیاس — نہ کئے حنفیہ اے رمز شناس
اندریں باب حنفیہ کی دلیل — یہ حدیثِ صحیح ہے بے قیل
طلحہؒ ابنِ مصرف اے خوشخو — تابعین کے ثقات سے ہے جو
کہ کئے مصطفےٰ وضو اے یار — مضمضہ اسمیں وہ کئے سہ بار
اور ہر ایک بار آب جدا — میں نے دیکھا لئے رسولِ خدا
جدِ طلحہ کو صحبتِ نبوی — نہیں حدِ ثبوت کو پہنچی
اور یہ طبقاتِ ابنِ سعد جو تھا — جدِ طلحہ سے اِک خبر لایا
پھر یہی لایا ہے شیخ ابنِ ہمام — جو محقق بڑا تھا اور امام
بوحنیفہ کے پاس اے دمساز — بس وہ دونو میں وصل بھی ہے جواز
بلکہ بولا ہے شافعیؒ اشہر — وصل جائز ہے فصل ہی بہتر
در وضو مضمضہ و استنشاق — نزدِ ہر سہ ائمۂ آفاق

اور دھوتے تھے گاہے دو دو بار — اور فرماتے اس طرح سالار
اور دھوتے کبھی شہِ ابرار — اپنے اعضا وضو کے سہ سہ بار
اور اکثر عمل اسی پر تھا — سرورِ دیں کا اور صحابہؓ کا
دھوئے اعضا کو اپنے سہ سہ بار — بعد اس طرح سے کئے اظہار
یک روایت ہے وہ رسولِ کریم — کہے یہ ہے وضوئے ابراہیمؑ
وصل کہتے ہیں اسکو اے بھائی — کرتے تھے تین بار ایسا ہی
اور احادیث مختلف اے میاں — دونوں جانب میں آئی ہیں یکساں
مذہبِ حنفیہ میں اے ذی شاں — فصل دونوں کے درمیاں ہے جاں
کیونکہ منہ اور ناک دو عضوے — وصل میں جب جدا جدا ہونگے
فصل میں آئی جو حدیثِ صحیح — اسکو دیتے ہیں اسطرح ترجیح
چونکہ یہ قاعدہ اے فرخ پے — بس مقرر اصولِ فقہ میں ہے
یعنے دونوں کے وصل میں بقیل — گذری آگے حدیث کی جو دلیل
بلکہ وجہِ قیاس سے بھی جاں — دیتے ترجیح حدیثِ فصل کو جاں
ابوداؤدؒ اور طبرانیؒ — جسکو لائے ہیں اور لکھا شمنیؒ
وہ یقیں اپنے باپ دادا سے — یوں روایت کیا ہے اب سنئے
بعد ازاں تین بار اے گیانی — وہ لئے اپنے ناک میں پانی
شافعیہ یہ بولتے ہیں لیک — اِس خبر کی سند میں ہے ایک ضعف
لیک ثابت ہی بیہقی نے کیا — اُس کی صحبت بہ سرورِ والا
اُس خبر سے ثبوت ہوتا ہے — کہ پیمبرؐ کو اُس نے دیکھا ہے
اور فتاوی جو ہے ظہیریہ — شیخ شمنیؒ نے اسمیں نقل کیا
شافعیؒ کے بھی پاس اے بھائی — فصل دونومیں ہر دو یونہی
پس حقیقت میں کچھ خلاف نہیں — ہر دو ثابت حدیث سے ہی یقیں
فعلِ سنت ہے بوجوہ سواس — فرض ہے پر امامِ احمدؒ پاس

اور پانی نیا ہے حضرتؐ نے
مسح کرتے تھے سر کا پر اے میاں
کہہ سکیں جسکو مسح اے خوشحال
اور امام ابو حنیفہؒ پاس
اور سنت ہی مسح سر کا تمام
تین پانی سے تین بار ایسا
اور ایک آب سے ہی نسبہ کثرت
آئے اِس بات پر کبھی اے دلبر بار۱۲
یہ ہے معمول بعدِ مسحِ سر
پاؤں دھونے میں آئے جو اخبار
اور ہے تین بار کبھی مردی
صورتیں ثبت ہو سکے تحقیق
کہ وضو کرتے جب پیغمبرؐ
اور فرماتے مجھ کو رب میرا
بو حنیفہؒ و شافعیؒ کے پاس
لیک واجب کہے اُسے اے ہمام
اور محمدؒ کے پاس اے ہشیار
ابو داؤد نے ز ابن عمرؓ
انگلیاں زیرِ ریش اپنی لا
بوحنیفہؒ و شافعیؒ کے یہاں
ہاتھ کی انگلیوں کے باب میں ہاں
اور مالکؒ کے پاس اے خوشحال
کہہ گئے ہیں خدا کے پیغمبرؐ

ناک میں دستِ راست سے اپنے
قدرِ واجب میں اختلاف ہی جان
گرچہ یکساں ہووے یا سہ بال
پاؤ سر کا ہے فرض بی وسواس
کہ نہ کرے ایکبار ہی اے ہمام
مسح بدعت ہی یہ ہمارے یہاں
بو حنیفہ کے پاس ہے سنت
بس احادیث اکثر و اشہر
نہ تراوت رہی ہو ہاتھ اندر
انہیں ذکرِ عدد نہیں اے یار
یک روایت بھی آئی ہے ایسی
ایک یک وقت میں ہو ایک طریق
ایک کف بھر کے پانی نہ لیکر
ہے بلاشبہ حکم اِس کا کیا
ہے یہ سنت خلال بے وسواس
مذہبِ حنبلیؒ کے بعض امام
وہ مخیر ہے یعنے خود مختار
اسطرح کی روایت اے دلبر
بعد کرتے خلال داڑھی کا
ہوگا سنت خلالِ انگشتاں
آئی ہیں دو روایتیں آہی جاں
خاص تھے پا کی انگلیوں کا خلال
مسحِ گردن کرے جو ہمرہِ سر

اور چھڑکتے تھے دست جب جاں
شافعیؒ نے کہا ہے کم مقدار
اور مالکؒ کے پاس سر کا تمام
اور دلائل یہ تینوں مذہب کے
دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے ہی
اور سنت ہے شافعیؒ کے یہاں
اور کانوں کا مسح کرتے تھے
یک روایت ہے مسحِ گوش لئے
اہلِ تحقیق اِس طرح توفیق
یک روایت ہے سیدِ ابرارؐ
دھوئے ہیں سیدھے پاؤں کو سہ بار
دربیانِ خلالِ ریشِ نبیؐ
زیرِ ریشِ شریف اپنے بھگا
انگلیاں اپنی زیرِ ریش سے ہلا
اور سنت ہے نیز بر دستور
ریش کا یہ خلال اے فرخ پے
منھ کو دھونے کے وقت پر وہ خلال
جب رسولِ خداؐ وضو کرتے
دست اور پا کی انگلیوں کا خلال
نزدِ احمدؒ خلال اے فرخ پے
یک روایت سے ہے یقیں سنت
مسحِ گردن کے باب میں اک یہ
طوق گردن میں اُس کے روزِ جزا

ہے یہ سنت بغیر شبہ و گماں
قدرِ واجب یہی ہے حسنؒ اے یار
مسح واجب ہے اے نکو انجام
دیکھ ہیں معتبر کتب میں لکھے
پیچھے لیجاوے آگے پھر لاوے
مسح اسطرح ساری سر کا ہاں
اُسی پانی سے مسح کے سر کے
لیکے آبِ جدید مسح کرے
دے سر دو حدیث میں تطبیق
دھوئے پاؤں کو اپنے دو دو بار
بعد سہ بار پا چپ کو اے یار
ہے نہیں ہی حدیث اِک آئی
بعد کرتے خلال داڑھی کا
لاوے اوپر یہی خلال ہی جاں
نزدِ احمدؒ یہ مذہبِ مشہور
منھ کو دھونے کے وقت پر ہی ہے
یا کرے وقتِ مسحِ سر خوشحال
سر و عذار اپنے ملتے تھے
کرتے تھے گاہ گاہ اے فرخ فال
پاؤں کی انگلیوں کا سنت ہے
دوسرے قول سے ہی نہیں سنت
یک حدیث آئی ہے ز ابن عمرؓ
نہ پڑیگی سمجھ مفصل خدا

پاؤں کے مسح میں چاروں اماموں کا مذہب دیگر مذہب حنفی داڑھی کے خلال کا بیان مسح گردن

لیکن

لیک کہتے ہیں اس طرح اکثر ثقات — کہ سند اس حدیث کی ہے ضعیف
اور بعضوں نے اے نکو سیرت — مسح گردن کو بھی لکھا بدعت
اُسکے ہونے پہ مستحب اے ذکی — ترمذی کی حدیث یہ لائی
مسح دو کان پر کئے سہ بار — کئے گردن پہ مسح پھر سالار
کہ کئے ہیں وہ شاہِ موجودات — مسح گردن بھی مسح سر کے ساتھ
شافعیہ سے بھی سمجھ بعضے — بس اسی کو ہی اختیار کئے
ہیں مدد غیر کی وضو اندر — ہے روا اس دلیل سے اے پسر
کچھ نہیں اصل اس کو ان کو مگر — ہے رعایت ادب کی پیشِ نظر
اور بعدِ وضو رسولِ خدا — نہیں کپڑے سے پونچھتے اعضا
بعضے مکروہ رکھے اور کہے — چھوڑ دے یونہی تا کہ خشک ہووے
بعضے مشکوٰۃ کے شرح میں لکھے — نقل ازہار سے کئے اے نیک
اور اذکار میں وضو کے اے یار — جو ہیں وارد حدیث اور آثار
ہاں شروعِ وضو میں بسم اللہ — بولتے تھے یقیں حبیبِ اللہ
اور یونہی درود کا پڑھنا — مستحب بعضے عالموں نے لکھا
کہنا بسم اللہ اے نکو آئیں — ورنہ ہرگز وضو صحیح نہیں
ہے حدیثِ صحیح آئی سنو — پڑھے بعدِ وضو شہادت جو
کہ تو جس در سے چاہے با فرحت — اب ہوے شبہ داخلِ جنت

اور بالاتفاق غیر گمان — مسحِ حلقوم کا ہے بدعت جان
شیخ ابن ہمام پاک نصاب — اُسکا ثابت کیا ہی استحباب
وائل ابن حجر کہا اے یار — کہ کئے مسح سر نبی سہ بار
ابوداؤد کی حدیث دگر — پھر وہ لایا ز کعب ابن عمر
اور گردن کا مسح بے وسواس — مستحب ہوگا حنفیہ کے پاس
کبھی سفر و حضر میں شخص دگر — ڈالتا پانی دستِ حضرت پر
پاؤں دھونے کے وقت پر بعضے — دھوتے برتن جو آپ ہی لیکے
غیر کے ہاتھ سے کہیں پانی — نہ زیادہ ہو خرچ اے گیانی
بعضے اصحاب و تابعین دیاں — دیئے رخصت بھی پونچھنے کی جاں
وجہ نورانیت ہوتا اے جاں — اور ہو میزان عمل کا اُس سے گراں
چھوڑنا مستحب ہے یونہی پہچاں — نہیں مکروہ ہے پونچھنا بھی جاں
سب وہ موضوع ہیں صحیح نہیں — یونہی لکھا محدثوں نے یقیں
اور ہر عضو دھوتے وقت بھی ہاں — مستحب ہے شہادتیں بھی جاں
اور شروعِ وضو میں بے وسواس — ہوگا واجب امام احمد پاس
اور یقیں کلمۂ شہادت بھی — پڑھتے تھے آخرِ وضو میں نبی
آٹھ جنت کے اُس پہ دروازے — کھولینگے اور اُسکو بولینگے
بعد اُس کلمۂ شہادت کے — یہ بھی ماثور دو دعائیں پڑھے

پہلی دعا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ دوسری دعا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ہے حدیث شریف میں آیا — کہ پڑھی جاوے جب دوسری دعا
ایک کاغذ پہ اسکو لکھتے ہیں — بعد ازاں اُس پہ مہر کرتے ہیں
کھولے جاوے کبھی نہ وہ اصلا — اُسکو کھولینگے ہاں بروزِ جزا
سورۂ قدر کا بھی ذکر بجا — ایک اثر ضعیف میں آیا

وضو کے آداب

اور ہدایہ کی شرح میں دریاب — لایا ابن ہمام یہ آداب
اور وضو میں کبھی نہ بات کرے — اور ہمیشہ مدد نہ غیر سے لے
پہلے اسراف آب میں نہ کرے — اور کپڑے سے جائے استنجا
اور نہ پانی بہت ہی کم ہووے — پونچھنا اور خشک کر دینا

بضرورت زبعدِ استنجا
ستر عورت بھی جلد تر کرنا

نامِ حق یا کہ نامِ پیغمبر
ہووے منقوش جس انگوٹھی پر

وہ انگوٹھی بحالِ استنجا
اپنی انگشت سے جدا کرنا

کرنا مٹی کے ظرف سے بھی وضو
رکھنا بائیں طرف سمجھ اسکو

اور تہیا وضو کا اے دمساز
کرنا البتہ پیشِ وقتِ نماز

اور ہر عضو دھووے جب اپنا
کلمہ پڑھنا تب شہادت کا

اور بدلِ نیتِ وضو کرتا
کرنا قبلے طرف ہی منھ اپنا

اور پلکوں میں پانی پہنچے سا
کرے بے شبہ احتیاط بڑا

اور انگوٹھی کے نیچے اے دانا
ہو خبردار آب پہنچانا

اور پانی کو اپنے منھ پہ ای یار
سخت نا مارنا کبھی زنہار

اور دھوئے ہوئے سب اعضا پر
ہاتھ پہنچاوے تا بغل بکسر

اور دھونے میں اپنے اعضا کے
طورِ آہستگی کا ہی لیوے

اور اعضا کو ہاتھ سے ملنا
خاصکر جب ہو موسمِ گرما

ہاتھ منھ اور پاؤں دھونے کے
جو ہیں حد میں وہ خوب تر دھووے

دھوئے جانے پہ اُنکے ای غافل
تاکہ پورا یقین ہو حاصل

اور فارغ وضو سے جبکہ ہوا
پڑھے کلمہ شہادت اور دعا

ہے دعا جو حدیث سے ماثور
یعنی آگے ہوئی ہے جو مذکور

اور جو آبِ وضو بچا ہووے
رو بقبلہ کھڑا ہو پی لیوے

اور پینا ہے بیٹھ کر بھی جواز
پھر دو رکعت ادا کرے بھی نماز

پانی ظرفِ وضو میں ڈال کے پھر
رکھے دُسری نماز کے خاطر

اور پانی کے قطرے گرنے سے
اپنے کپڑوں کو سب بچا رکھے

ناک میں پانی سیدھے ہاتھ سے لے
اور اُسے بائیں ہاتھ سے چھڑکے

اور بالعکس اس کے سر دو ہاتھ
ہے بلا شبہ و شک زمکروہات

اور ہے مکروہ زیادہ از سہ بار
دھونا اعضو نکو اپنے ای ہشیار

جو ہے آداب اور سنن کی خلاف
ہے وہ مکروہ اے نکو اوصاف

مسحِ خفین

اور سفر و حضر میں پیغمبر
مسح کرتے تھے اپنے موزوں پر

مسحِ خف کی حدیث بے انکار
ہے تواتر سے ثابت ای ہشیار

متعدد طرق سے ای بھائی
وہ خبر ہے صحاح میں آئی

اور ہیں اُس کے راویاں بسیار
کہ ہیں ہشتاد سے زیادہ اے یار

خاص عشرِ مبشر اے عاقل
بس انہیں راویوں میں ہیں داخل

سلفِ صالحین عالی شاں
سارے قائل یہ مسح کے ہیں جاں

مالکِ باصفا کے پاس مگر
مسح یہ خاص ہے مسافر پر

نہ برائے مقیم اے اکمل
یعنی مالک کا خاص تھا وہ عمل

لیک فتویٰ امامِ مالک کا
دیکھ اُس کے جواز پر ہے ہوا

ابو ایوبؓ تھا صحابی جو
یونہی منقول اُس سے ہے سمجھو

اُس سے ظاہر سمجھ یہی ہے مراد
کہ اقامت میں اپنے وہ امجاد

مسح کرتے نہ تھے اے نیک انجام
کہ تھا اخذِ عزیمت اُنکا کام

یعنی بے شبہ جو عمل پر ہیں
وہی کرتے تھے اختیار جناں

مسحِ موزہ تو ہے بقیں آساں
اور دھونا ہے پاؤں اس سے گراں

اسلئے اُس پہ تھا عمل اُن کا
پر تھا اُس کے جواز پر فتویٰ

اور امامِ ابو حنیفہؒ کہا
کہ نہیں میں نے جب تلک دیکھا

اس میں ہیں حدیث اور آثار
روشنی سے بھی روز کے بسیار

میں نے لوگوں کو تب تلک ماشا
مسحِ خفین کا نہ حکم کیا

اور بولا امامِ دیں احمد
کہ یقیں از صحابۂ امجد

شخص چالیس سے مسحِ موزوں کی
ہیں روایت کئے بوجہِ قوی

اور کہتا ہے یوں حسن بصری — شخص ستر صحابۂ نبوی
اور ہدایہ میں یوں لکھا ہے یاں — مسحِ خفین کے ہیں جو انکیا
نہ کیا جس نے اعتقاد اس کا — وہ بلا شبہ بدعتی ہوگا
مسح موزہ مقیم کے خاطر — ایک دن ایک رات اے فاخر
بوحنیفہ کے پاس اے دلبر — مسح موزے کا فرض ہے اوپر
مالک شافعی کے پاس آئے یار — مسح اوپر ہے فرض بے انکار
کیا ہی افضل یہ مسح موزے کا — یا کہ افضل ہے پاؤں کا دھونا
کیونکہ دھونا یقیں عزیمت ہے — مسح موزے پہ کرنا رخصت ہے
کیونکہ اظہار ہمیں سنت کا — اور یقیں رد ہے اہلِ بدعت کا
اہلِ تحقیق نے لکھا ایسا — مسحِ موزے پہ پاؤں کا دھونا
اور تھی یہ عادتِ پیمبر رب — کہ کریں قصد خود وضو کا جب
اور اگر پاؤں ہووے در خفین — مسح کرتے تھے آپ ہی بے مین

تیمم کا بیان

دیکھ بیشک ثبوت کو پہنچا — ہے خصیصہ یہ خاص امت کا
ڈھونڈھنے میں تھے لوگ ای دمساز — پہنچا ایسے میں آکے وقتِ نماز
اور ابوبکر ہوکے تب مضطر — غصہ کرنے لگی وہ بی بی پر
بند کردی انہیں دریں عرصا — اور وقتِ نماز آپہنچا
بس تیمم کی آیتِ مقبول — کی رسولِ خدا پہ شرفِ نزول
اے ابوبکر باصفا کی آل — تم پہ رحمت خدا کی ہو ہر حال
کہ ہو تیرے سبب امر پیدا ور — رکھیں مگر وہ جس کو در ظاہر
ایک ساعت کے بعد وہ مالا — ایک بارِ شتر کے نیچے ملا
بس تبھی سے تیمم ای خوشخو — ہوا مشروع جب کہ حاجت ہو
خواہ وہ خاک ہووے یا پتھر — خواہ بالو ہے اے نیک سیر

مسحِ خفین کی نکو آئیں — ہیں روایت کئے بڑی یقین
بسکہ ہیں مستفیض اور مشہور — چاہیئے اس کا اعتقاد ضرور
نقل مسلم نے مرتضیٰ سے کیا — کہ رسولِ خدا نے فرمایا
اور مسافر کے واسطے اے جاں — تین دن تین رات غیر گماں
اور مذہب امام احمد کا — جانیو تم یقین یہی ہیگا
اور سنت ہی پاؤں کے نیچے — اور یہی اختلاف ان میں چلے
اسطرح بعضے عالموں نے کہا — دھونا افضل ہے اپنے پاؤں کا
اور کہی اک جماعت اے اکمل — مسحِ خفین کا ہی ہے افضل
رافضی اور خارجی بدکار — مسحِ موزے کا کرتے ہیں انکار
دونو مشروع اور برابر ہیں — نہیں ترجیح ہے کسی کو تئیں
گرنہ پہنے ہوئے رہیں موزے — تو بلا شبہ پاؤں دھوتے تھے
پس ہے بہتر عمل اب ایسا ہی — تاکہ ہو شاملِ عادتِ نبوی
اور تیمم کتاب و سنت سے — اور اجماعِ خیرِ امت سے
درمیاں اک سفر کے جانو تم — جب ہوا مالا عائشہؓ کا گم
اور پانی نہیں تھا منزل میں — تا وضو کرکے سب نماز پڑھیں
کہ پیمبر کو اور صحابہ کو — رنج و تکلیف آہ دی ہے تو
نہیں پانی ہے تا نماز پڑھیں — انہیں باتوں میں تھے کہ ایسے میں
تب کہا ہے اسید ابنِ حضیر — کیا مبارک ہی اور عجب ہے خیر
اور کہا عائشہؓ نے یوں فرماں — کہ اے بی بی اے مومنوں کی ماں
مگر اس امر میں خدا نے ایک — مومنوں کو دیا کشائش نیک
حکمتِ حق کا تھیں تھا ساماں — کہ نبی سے بھی اسکو دکھایا یاں
ہو روا جس جگہ نماز عیاں — اس پہ کرتے نبی تیمم جاں
مذہبِ شافعی ہیں خاک سوا — نہ تیمم ہے دوسری شے پہ روا

ابو یوسف کے پاس سن آئے ہیں
خاک و بالو سوا درست نہیں
بوحنیفہ کے پاس اے دلبر
خاک اور سنگ اور بالو پر

اور جو چیز ہو ز جنسِ زمیں
ہے تیمم روا یہ سب پہ یقیں
یعنی جو شے گلے نہ آتش سے
اور جلکر نہ خاک ہو جائے

اور ہے سنگِ صاف پر بھی روا
نہ ہے گرد جس پہ کچھ املا
اور تیمم یقیں ہمارے یہاں
حکم رکھتا ہے بس وضو کا جاں

کہ تیمم سے ایک چند نماز
ہے بلاشک و شبہ جانو جواز
دیکھ قرآں حدیث کا ظاہر
ہے موافق اسی کے اے ماہر

اور تیمم یہ شافعیؒ کے پاس
از پئے دفع حرج بے وسواس
ہے ضروری طہارت اے بھائی
جوں طہارت نہیں عذر والے کی

اور بولے ہے شیخ مجد الدیں
میں نہ پایا کوئی حدیث کہیں
کہ ہر اک فرض کیلئے اے سعید
پاک تیمم نبیؐ کئے ہوں جدید

اور تیمم کے فرض ہونگے تین
ایک نیت ہے اور دو ضرب یقیں
ضربِ اول بخاکِ پاک کرے
ہر دو ہاتھوں کو منھ اوپر پھیرے

بعد ازاں دوسرا جو ضرب کرے
کہنیوں تک دو ہاتھ اپنے ملے
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
مالکؒ و شافعیؒ کا بھی مذہب

اور احمدؒ کے بعضے یاروں کا
یہی مختار بالیقیں ہوگا
قولِ ابنِ عمرؓ و قولِ علیؓ
قولِ سفیانؒ و سالمؒ و شعبیؒ

اور قولِ حسن جو ہے بصری
ہے بلاشک و شبہ جانو یہی
بعضے کہتے ہیں یک ہی ضرب کرے
منھ پہ اور سر دو ہاتھ پر پھیرے

آیا بعضے روایتوں میں مگر
پھیرے دو ہاتھ اولاً منھ پر
اور بعضے روایتوں میں ولے
کہ ہے مقدم دو ہاتھ اپنے ملے

لیک ترجیح مذہبِ اول
کر چکے ہیں ائمہ اکمل

غسل کا بیان

غسل کرتے تھے جبکہ سرورِ دیں
کرتے آغاز تب وضو سے یقیں
غسل کے واسطے وضو جو کرے
مسحِ سر میں ہے اختلاف اس کے

کہ ہے افضل وضو کرے ایسا
دوسرے اوقات میں کرے جیسا
اور نزدیک امامِ مالکؒ کے
مسح سر کا نہ اس وضو میں کرے

سر کا دھونا بھی بس ہے اسمیں عیاں
پاؤں دھونے میں بھی خلاف ہے جاں
کہے اکثر کہ مصطفےؐ نے قبل
پاؤں دھونے میں اپنی کرتے ڈھیل

اور ہیں بعضے روایتیں اے فہیم
پاؤں دھونے میں کرتے تھے تقدیم
غسل کا گر مکان پاک رہے
تو وضو میں بھی پاؤں دھوتے تھے

وہ نہ کرتے تھے ڈھیل وہ شہِ دیں
پاؤں دھوتے تھے بعدِ غسل یقیں
غسل میں پہلے جب وضو کرتے
بعد ازاں پانی ہاتھ میں لیکے

موئے سر کا خلال کرتے تھے
اور بھگاتے تھے جڑ کو بالوں کے
اور بعد اس کے تین غرفۂ آب
سر دو ہاتھوں پہ ڈالتے تھے شتاب

بعد اس کے پھر اپنے تن پہ تمام
کرتے پانی رواں وہ شاہِ انام
بعضے کہتے ہیں بال کی تخلیل
نہیں واجب ہے غسل میں اے خلیل

ہاں مگر بال جب ہے لپٹے
اور نہ پانی نہ ان کو پہنچ سکے
ہاتھ سے تن کو ملنا غسل میں ہاں
نہیں واجب سمجھ ہمارے یہاں

مالکیہ و شافعیہ پاس
ملنا واجب ہے تن کا بے وسواس
اور یہ اجماع دو جماع کے بیچ
غسل واجب نہیں یقیں بے پیچ

ہاں وضو مستحب لکھے ہیں یقیں
ابو یوسف کے پاس لیک نہیں
آئی ہے یک حدیث مسلم کی
جس نے کی اپنی زن سے نزدیکی

دوسری بار پھر اگر چاہے
درمیاں دو کے پھر وضو کر لے
جانیئے اس خبر کے ظاہر سے
حمل واجب کا ہیں کئے بعضے

پر لکھا عالموں نے یہی دانا
یہاں لغوی وضو کا ہی معنا

یعنی دھو لیوے شرمگاہ اپنی
ہے وضو سے یہاں مراد یہی

کبھی یک غسل سے ہی آنحضرت
کرتے تھے بی بیوں سے کسب خلوت

غسل کرتے جدا جدا گاہے
انہیں پاکی بہت ہی فرماتے

اور جس وقت پر جنب رہتے
اور سونا اگر وہ تب چہتے

تو وضو کرتے تھے وضوئے نماز
خواب فرماتے تھے پھر اے دمساز

پس کوئی حالت جنابت میں
خواب چاہیں تو پھر وضو کرلیں

اور وضو کی جگہ یہ لائے بجائی
بعضے رکھے روا تیمم بھی

اور روایت کیے ہیں ایک خبر
حضرت عائشہؓ سے دیکھ اس سیر

تھا یہاں تک بیان طہارت کا
حق کی تائید سے تمام ہوا

کروں آغاز فضل حق سے یہاں
کچھ عبادات مصطفے کا بیاں

ان عبادات سے لکھوں اول
اب کتاب الصلوٰۃ کچھ مجمل

کتابُ الصّلوٰۃ

یوں کہے ہیں شفیعِ روزِ نشور
خنکیِ چشم اور فرح و سرور

جانیو تم تمام اور کامل
بس ہے مجھکو نماز میں حاصل

یعنی تنویرِ آن تجلیات
اور قرار ورہ سکون و ثبات

اور ذوق و شہود کی حالت
اور مازاغ کی بھی ایک لذت

جبکہ ہر اک نماز میں کامل
سرورِ انبیا کو تھی حاصل

کہ اشارہ وہ ذوقِ حالت سے
قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃِ کہے

شبِ معراج میں بشانِ علی
قاب قوسین اور مقامِ دنی

سرورِ دین کو جو دیا تھا راز
پاتے تھے ہر نماز میں وہ جب

کئے ارشاد بس نبیؐ یہ راز
کہ ہے معراج مومنوں کی نماز

اور مومن سے اس خبر میں مراد
ذاتِ اقدس نبیؐ کی ہی رکھیو یاد

ہاں رسولِ خدا کی حرمت سے
آپ کی پیروی کی برکت سے

رکھے ہیں مومنِ انکو عنواں
حصہ اک اس مقامِ پاک سے جاں

اسلئے ہی کہے نبیؐ یہ نماز
ہوگی معراجِ مومن آدمساز

اور آئی حدیثِ پیغمبر
کہ ملک ہیں جو آسمانوں پر

جب سے پیدا کیا ہے ان کو خدا
کوئی جماعت قیام میں ہے سدا

اور کوئی رکوع میں ہیں جھکے
اور کوئی سجود میں ہونگے

اور ہونگے قعود میں کوئی
پس ابد تک رہینگے سب یونہی

پس وہ طاعات سب فرشتوں کے
ایک رکعت میں ہیں ہمارے لئے

اور بہت سی عبادتیں اسی میاں
جمع ہیں اس نماز کے درمیاں

رو بقبلہ سکوت و تکبیرات
اور تسبیح اور تحمیدات

اور قیام اور قرأت اور رکوع
سجدہ و قعدہ و خضوع و خشوع

کہ بدونِ نماز کوئی طاعت
نہیں رکھتی ہے ایسی جمعیت

جوں کمالاتِ انبیائے کرام
جمع ہیں ذاتِ احمدی میں تمام

جامعیت میں جانیو یہی نماز
سب عبادات میں ہوئی ممتاز

گل سرسبد طاعتوں کی ہو سب
جامعیت رکھے وہ ایسی جب

اور یاں ہیں حواس اور اعضا
جب ہوں متوجہ سارے سوئے خدا

خاتم المرسلین اس ہی لئے
قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃِ کہے

اور نمازوں کی جان فضیلت میں
سستی کرے کبھی عقوبت میں

بس احادیث آئے ہیں بسیار
یہاں لکھتا ہوں ایک دو ہی یار

ابنِ مسعود یوں دیا ہی خبر
کہ میں سائل ہوا ز پیغمبر

یا رسولِ خدا ہے کونسا کام
دوست تر نزدِ خالقِ علام

کہے حضرت نماز بہر خدا
وقت پر جان اس کو کرنا ادا

میں کہا اور کونسا ہے عمل
کیے ارشاد احمدِ مرسل

فضیلتِ نماز

کرنا نیکی ہے والدین کے ساتھ
اسمیں حاصل ہے خیر اور برکات

مجھکو اِس طرح تب کئے ارشاد
کہ کرے راہ میں خدا کے جہاد

اور زیادہ اگر میں حضرت سے
عرض کرتا مجھے خبر دیتے

کہ یہ پانچوں نماز کو مولا
ہے بلاشبہ تم یہ فرض کیا

اور کامل کریگا اِن کا رکوع
اور بجالاویگا بھی اِنمیں خشوع

نہ کرے جو کوئی اہتمام ایسا
حق تعالیٰ یہ عہد نہ ہوگا

اوقاتِ نمازِ پنجگانہ

شبِ معراج میں جب اے دمساز
فرض پہلے ہوئیں پچاس نماز

حق تعالیٰ نے پانچ فرض کیا
اجر پنجگانہ کا جو اُس میں رکھا

وہ جنان السیر میں دیکھو تم
ہے مقرر رسالۂ تسنیم

کہ مواہب میں از ابنِ اسحٰق
یہ روایت ہے اِک نکو اخلاق

ظہر کے وقت آئے ہیں جبریل
اور حضرت سے یوں کہے بتفصیل

تب نماز شاہِ دین کروائے
سارے اصحاب آکے جمع ہوئے

یعنی خود ہی امام ہو جبریل
اوّلِ وقت میں پڑھے بتفصیل

آپ ہی ہوا امام روحِ امینؑ
پڑھے ہیں عصر کی نماز یقیں

بعد ازاں جب شفق غروب ہوا
کئے یونہی ادا نمازِ عشا

دوسرے دن بھی جبریل آئے
ظہر اُس وقت پر بجالاوے

یعنی جب غیرِ سایۂ اصلی
ہو چکا پورا ایک سایہ ہی

اور غروب آفتاب جبکہ ہوا
کئے مغرب کی تب نماز ادا

ثلث یا النصف شب ہی گزری جب
وہ نمازِ عشا پڑھے ہیں تب

وقت ممتد (دراز) ہوا ہے فجر کا تب
ہیں پڑھے صبح کی نماز وہ جب

بعد جبریلؑ نے نبی سے کہا
کہ ہے یہ وقت اگلے نبیوں کا

پھر تعلیم آکے روحِ امینؑ
کئے دو دن امامت آپ یقیں

وقتِ ظہر کا اختلاف

میں کیا عرض یا رسول اللہ
اور بھی کہا ہے کیجئے آگاہ

کہا راوی نے مجھ کو پیغمبر
اتنی باتوں سے تب دئیے ہیں خبر

اور عبادہؓ ابنِ صامت نے
یوں روایت یہ کی ہے حضرت سے

جو کوئی اِنکا وضو کرے بہتر
اور پڑھے اِنکو اِنکے وقتوں پر

حق تعالیٰ یہ عہد ہے یہ سنو
کہ وہ رحمت سے بخش دے اسکو

بلکہ چاہا تو اُس کو بخشے گا
گر نہ چاہے عذاب دیویگا

پھر تخفیف بعد ازاں کئے بار
جب کئے عرض احمدِ مختار

میں نے اسکا بیان اِک نیک مزاج
لایا ہوں در رسالۂ معراج

پنجگانہ نماز کے اوقات
اب میں لکھتا ہوں اختصار کیساتھ

کہ وہ معراج کی شب فیروز
بالیقیں جب گزر کے آیا روز

کہ کہی جائے اب ندائے (اذان) نماز
جمع تا ہوویں سب برائے نماز

جبکہ پایا ہے آفتاب زوال
تب پڑھے ظہر اے نکو منوال

بعد ازاں غیر سایۂ اصلی
جب ہوا ایک سایہ اے بھائی

اور ہوا جبکہ آفتاب غروب
پڑھے مغرب بھی ہمیں اسلوب

بعد ازاں جبکہ شقِ فجر ہوا
کئے یونہی نمازِ صبح ادا

کہ ہر ایک چیز کا جو ہے سایہ
جب برابر وہ چیز کے آیا

بعد ازاں جب ہوئے ہیں دو سایے
عصر کی تب ادا نماز کئے

جانیو یہ نمازِ مغرب کی
پڑھے دو دن بھی ایک وقت ہی

ثلث یا نصف کا جو لفظ آیا
جانیو تم یہ شک ہے راوی کا

یک روایت ہے فجر کی وہ نماز
وقت اسفار (صبح کی سفیدی ۱۲) میں پڑھے بہ نیاز

یہ دونوں وقت کی جو ہیں مابین
وہی وقتِ نماز ہے بے بین

اور وقتوں کا اوّل و آخر
کئے دو وقت پڑھ کے وہ ظہر

نزدِ ہر سہ ائمۂ امجد
شافعیؒ اور مالکؒ و احمدؒ

اور نزد ثلاثہ اس شہیر
یک روایت ہے بوحنیفہ با کرم
پر دو سائے تلک بھی ہی سطور
جو ہے مروی ابوہریرہ سے
اور روایت ہی صاف اک دوسری
ہے ہدایہ میں اس طرح مذکور
کہ کریں وقت ظہر میں وہ فصل
اور ائمہ میں اختلاف آیا
بلکہ بے شبہ مذہب مختار
کریں وہ سائے بعد عصر ادا
کہ نہو آفتاب متغیر
بلکہ خورشید خوب تاباں ہو
کہ خبر اس نے دی رسول خدا
ابن مسعود کا سمجھ مقصود
کہے بعضے کہ جب ہو پھر ملبد
اور بلا شبہ حنفیہ کے یہاں
اور اثبات کی دلیل صریح
جو کہ جانو غروب کے آگے
چاہیئے باقی رکعتیں بھی پڑھے
کیونکہ دو دن بھی جبرئیل امیں
اور جب تک شفق ہے بہ سما
اور نماز عشا کا وقت اخیر
لیک اکثر عمل پیمبر کا

ابو یوسف محمد اور زفر
وقت آخر ہے وہی ہو سو اس
بو حنیفہ کا مذہب مشہور
کہ رسول کریم فرمائے
کہ اسی ظہر سے کرو ٹھنڈی
سخت گرمی وہ ملک میں مشہور
ویسے موسم میں تا کرے تعجیل
ہر کوئی یک حدیث ہے پایا
علما کا یہی ہے بے انکار
تا کہ بالاتفاق ہووے ادا
ساتھ زردی کرے اسے نکو مخفر
اور بلند و سفید درخشاں ہو
کرتے تھے عصر کی نماز ادا
اس سے تاخیر عصر کی ہی نمود
یک دو تیر سے برابر اسے دل بند
آخر وقت عصر غیر گماں
ہے صحیحین کی حدیث صحیح
ایک رکعت بھی عصر کی پاوے
بس نماز اپنی وہ تمام کرے
ایک ہی وقت پڑھے ہیں یقیں
یہ ہے رشتہ وقت مغرب کا
فجر کے ہی طلوع تلک ہے اخیر
جانیئے ثلث شب تلک ہی تھا

جانیئے وقت ظہر کا آخر
اور بعضوں نے اسطرح لکھا
بو حنیفہ کے اس سخن پہ دلیل
کہ یقیں سخت تر ہو گرمی جب
یعنے پڑھنے میں ظہر کے ای حبیب
رہتی ہے ایک سائے سے بھی زیادہ
الغرض ظہر بو حنیفہ پاس
پس لکھے احتیاط ہی انمیں
کہ کریں تب نماز ظہر ادا
افضل وقت عصر ہے وہ اس
آخر وقت عصر ہے تب تک
ابن مسعود کی حدیث جلیل
رہتا حالانکہ آفتاب سفید
جب تلک نا ہو پھر متغیر
تب تلک وہ نہیں ہو متغیر
رہے باقی یقیں سمجھ تب تک
بوہریرہ نے جو دیا ہے خبر
بس بلا شک وہ عصر کو پایا
اور مغرب کے وقت کو ای نیک
جانیئے جب غروب ہو خورشید
جب کہ غائب شفق سما سے ہوا
لیک تا ثلث شب ہی افضل جان
کہ صحیحین بیچ اسے بھائی

ایک سائے تلک سے ای ناظر
کہ اسی قول پر ہی ہماں فتوی
جانیئے یہ حدیث ہے بے قیل
اسکو ٹھنڈی کرو نماز سے
اول وقت سے کرو تاخیر
ٹھنڈی کرنے سے بس یہی مراد
ہے جب دو سائے تک ای نیک اس
کہ نماز نہ وقت تنگ میں پڑھیں
نہو جب تک تمام یک سایہ
تب تلک ہے ابو حنیفہ پاس
نہ غروب آفتاب ہو جب تک
ہے بلا شک و شبہ اسپہ دلیل
نہیں ہوتا تغیر خورشید
یعنے اسپہ ٹھہر سکے نہ نظر
اور ہوتی ہے خیرہ اسپہ نظر
نہ غروب آفتاب ہو جب تک
کہ یہ فرمائے حق کے پیغمبر
یعنے اسکی ہوئی نماز ادا
دیکھ بالاتفاق ہو گا نیک
وقت اس کا شروع ہوا ہے سعید
ہوا تب سے شروع وقت عشا
یک روایت میں آدھی شب ہے علم
عائشہ کی حدیث یہ آئی

بیان ظہر
بیان عصر
بیان مغرب
بیان عشا

کہ رسول خدا نماز عشا پڑھتے تھے اور صحابہ والا
ابو برزہ نے دی خبر اے حبیب کہ عشا کی نماز کی تاخیر
اور نماز عشا کے آگے خواب رکھتے مکروہ وہ شفیع جناب
ہاں اگر دفع ماندگی کے لئے کبھی سووے کبھی اٹھ نماز پڑھی
پر وہی تھا رسول کا دستور ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور
بعد دولت سرا طرف آتے ماحضر جو ہے نوش فرماتے
حال دریافت انکا فرماتے بے زباں تا کہ نا رہے بھوکے
اسمیں ایک پہر شب گزر جاتی آتے ایسے میں سب صحابہ بھی
پھر نہ باتیں زبان پر لاتے وہیں دولت سرا طرف آتے
اور تسبیح و حمد و تکبیرات پڑھکے سوتے تھے وہ جلیل الذات
لیک اس ملک کی مساجد میں یہی معمول ہے معابد میں
گرچہ با نوکری پڑتی ہے حاجت پر کرے احتیاط بے غایت
اور جابر کی ہے حدیث میں حال کہ صحیحین کے جو ہے دربیاں
اور اگر لوگ کم رہیں اے خلیل کرتے کچھ انکے انتظار میں ڈھیل
کہ کریں پہلے وقت سے تا خیر ہے روا بلکہ مستحب اے سیر
کہ کریں پہلے وقت سے تا خیر تا جماعت کے لوگ ہو دیں کثیر
پر ہو ادھم ہو ایسے جب حاجب جانو تا خیر ہو دیگی واجب
کہ کرو اس نماز میں تاخیر یعنے ہے وہ عشا اے با توقیر
کوئی نست جو تم سے آگے تھی نہ نماز عشا پڑھی ہوگی
اور وقت نماز صبح عیاں صبح صادق ہی ہو شروع پہچان
لیک افضل یقیں ہمارے یہاں وقت اسفار فجر ہے پہچان
رادیا جس کے تین ہیں مسعود دارمی ترمذی ابو داؤد
یعنے تم صبح کی نماز جلیل روشنی میں ادا کرو بے قیل

چرخ سے گم ہوے کہ بعد شفق بالیقین ثلث رات تک الحق
دوست رکھتے تھے سرور عالم یعنے تا ثلث لیل اے اکرم
اور مکروہ رکھتے خیر ورا کرنا باتیں پس از نماز عشا
اور یہ باتیں بھی نیک بعد عشا گر گزر جانے ہے یہ بھی روا
فرض و سنت کے بعد مغرب کے نفل چھ رکعتیں سنت بھی پڑھتے تھے
جانور جو کہ رہتے اے اکرم ناقہ خاص اور اسپ و غنم
ایسے کاموں سے گھر کے فارغ ہو بعد تشریف لاتے مسجد کو
پس جماعت کو اپنے ہمرہ لے وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے
سورۂ ملک و سورۂ سجدہ اور زمر اور مسبحات اسرا
پس ہے سنت یہی کہ بعد عشا نہ کریں بات غیر ذکر خدا
اول وقت پڑھ عشا اے ہمام کرتے ہیں اس کے بعد اکل طعام
کہ کریں نا کلام لا یعنی کریں باتیں ضروری دینی
لوگ حاضر رہیں زیادہ جب کرتے حضرت عشا میں جلدی
پس ہوا اس حدیث سے ظاہر کہ جماعت کثیر کے خاطر
پس امام اور نا لعال اس کے آگے اس بات پر یہی آپ ہی
ورنہ بیشک جو وقت ہے اول ہے یقیں اپنے ذات میں افضل
اور حدیث معاذ میں آیا کہ رسول خدا نے فرمایا
کیونکہ تم اس نماز سے اکرام امتوں پر دئے گئے ہو تمام
یہ حدیث شریف بھی ہے دلیل کہ عشا ڈھیل سے پڑھے بہ قبیل
اور بلا شبہ اس کا وقت اخیر ہے یقیں تا طلوع فجر منیر
اور اس بات کی دلیل قوی ہے سو حدیث رافع کی
کہ کہے اس طرح شہ ابرار تم کرو ساتھ فجر کے اسفار
کیونکہ اسفار فجر اعظم ہے آخر کی رات سے معظم ہے

حضرت کا وظیفہ وقت عشا

وقت نماز صبح

یعنے اسمیں بڑا ہے اجر و ثواب
کہتے ہیں اس ہی وقت کو اسفار
کہ معظم جو صبح کی ہے نماز
یعنے چالیس آیتیں اے یار
گر ہوا ہو وضو وہ غیر جواز
مذہب شافعی میں در تغلیس
اس اندھیری کا نام ہے تغلیس
کہ نماز صبح سے آ جاناں
یعنے کرتے ہیں شروع اندھیری
عورتیں تب نماز پڑھ پھریں
ابوبرزہ نے جو کہا ہے مگر
معرفت عدم معرفت ہر دو
الغرض یہ دونو حدیث جلیل
وہ اندھیری کے دو وقت اوسان
دیکھو حضرت نے بہت مزدلفہ
اور ہے قول مصطفٰے اسفار
اور طحاوی نے یوں کہا کہ کمال
تا ہو ہر دو حدیث میں توفیق
ابتدا اور انتہائے نماز
اور نزدیک شافعی ہے قبیل
بوحنیفہ کے پاس صبح کی تعجیل
اور نماز عشا کے اندر تعجیل
اور جلدی نماز مغرب کی

نہیں اس کے ثواب کو ہی حساب
شرح مشکوٰۃ میں ہے یوں آئے یار
وقت اسفار میں کریں آغاز
یا پڑھے شصت یا کہ صد شمار
پھر وضو کر دھر اسکے وہ نماز
آگے اسفار کے پڑھے آئیں
پڑھے اسمیں نماز با تقدیس
فارغ اس وقت ہوتے شاہ زماں
روشنی میں تمام کرتے تھے
چہرۂ زن کو اپنے ڈھانپے ہیں
ہمنشیں کو پچھانتا تھا بشر
ہو سکے وجہ قرب بعد کا ہو
مذہب شافعی کے ہیں یہ دلیل
صبح کی جو ادا کئے ہیں نماز
تب کئے صبح کی نماز ادا
قول راجح ہے فعل سے آیا یار
اس اندھیری میں ہو کرے آغاز
بس یہ تاویل نیک ہے تحقیق
ہووے اسفار میں ہی یکساں
سب نمازوں کو چاہئے تعجیل
روشنی نشر پائے تک ہے قلیل
ثلث شب تک ہی مستحب ہے قلیل
ہے یہ اجماع مستحب اے ذکی

صبح کی روشنی جو خوب کھلے
اور اسی شرح میں ہے یوں مرقوم
حد اسفار سن یہ لکھتا ہوں
اور یہ ترتیل سے پڑھا جاوے
اور یہ عرصہ کے درمیان یقیں
روشنی پھیلنے سے ہو آگے
شافعیہ کی ہے دلیل یہی
آدمی اپنے ہمنشیں کے تئیں
یہ حدیث عائشہ سے ہے منقول
جانیو صبح کی اندھیری میں
اور بی بی نے جو کہی یہ بات
پس یہ ہر دو حدیث کی تطبیق
اور دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام
کہ کہے لوگ آج حضرت نے
فعل ہے جو روایتیں آئیں
اور اسفار میں تمام کرے
لیک بے شبہ ظاہر مذہب
ہاں مگر اسقدر نہ ہو تاخیر
اور بلا فرق موسم اے اکمل
اور گرمی ہے صبح کی تاخیر
اور ہے تاخیر عصر کی افضل
اور مقرر یہ موسم گرما

منتشر ہووے چو طرف پھیلے
کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
پڑھ سکے جسمیں قرأت مسنون
جبکہ فارغ نماز سے ہووے
نہ طلوع آفتاب ہووے کہیں
ایک تاریکی اور اندھیری رہے
ابوبرزہ نے جو روایت کی
روشنی میں پچھانتا تھا یقیں
صبح کی پڑھتے جب نماز رسول
وہ نہ ہرگز پچھانی جاتی تھیں
کہ پچھانی نہ جاتی تھیں عورات
اس طرح پر ہے جانیو تحقیق
کہ وہ پیغمبر رفیع جناب
کوئی ضرورت کے واسطے اک دم
وقت معمول سے پڑھے آگے
کہ پڑھے صبح وہ اندھیری میں
خوب تر قرأت دراز پڑھے
حنفیہ کا ہے یہ سن لو اب
کہ طلوع آفتاب ہووے دیر
وقت اول ہے مطلقاً اکمل
دھوپ ٹھنڈی ہوئی تلک اے حبیب
تا نہ ہو آفتاب متبدل
مذہب مالکی کے بعض علما

ظہر کی ڈھیل منفرد کے تئیں دیکھ افضل ہے جانتے ہیں یقیں

اور مذہب میں اسکے اے اکمل لیک تقدیم عصر ہے افضل

اور تاخیر میں بھی باک نہیں جمع آنے کو لوگ گر ہو یقیں

عصر کی ڈھیل اسمیں ہو سو اس ہے یہ افضل امام احمد پاس

اور اسفار یک روایت سے جاں افضل لکھے ہیں پاس انکے

انسے لکھتا ہوں میں یہاں بعضے دیکھ اس شرح میں تو ہیں دوسرے

اس بیاں میں یہاں بقدر ضرور مو خر و مختصر ہوئے ہے مذکور

وہ جو کہتے ہیں بعضے جہلا اب ہے خلاف حدیث یہ مذہب

انکو اور ہم کو سب کرم سے رب دلوے انصاف اور علم و ادب

انسے یک دو حدیث اے اکرم دیکھ کرتا ہوں اب یہاں ہی رقم

اول وقت کے نماز میں ہی جانیو ہے خدا کی خشنودی

شرح میں اس حدیث کی سن بات لکھا اسطرح شارح مشکوٰۃ

چونکہ آیا ہے فجر کا اسفار اور تبرید ظہر کی آیا بار

اور دی بی بی عائشہ نے خبر کہ مقدس جناب پیغمبر

یعنے چاہا کسی نے ہو حاضر جانیں تا وقت اول و آخر

وقت اول پڑھے ہیں پہلے روز وقت آخر پڑھے ہیں دوسرے روز

خارج بحث ہے وہ بات اے یار یک روایت میں آیا ہے دو بار

اور انس نے کہا کہ شاہ انام سخت گرمی کے رہتے جب ایام

یہ حدیث شریف نسائی نے دیکھ لایا کتاب میں اپنے

اب میں لکھتا ہوں کچھ اذاں کا بیاں جیسے ہے ثابت حدیث سے اے جاں

تب مدینہ میں اے نکو عنواں ہوئی مشروع قامت اور اذاں

وقت پر لوگ جمع ہونے لئے کیا کریں کام تب کہے بعضے

کہے بعضے بجاوے قرن یقیں مثل قرن یہود دید آئیں

ایک مالک کا مذہب مختار ہے جماعت کو مستحب آئے یار

اور جلدی عشا کی اے اکمل پاس مالک کے ہے سمجھ افضل

اور جو موسم کے درمیاں اے امیں نہ نمودار ہووے ابر یقیں

اور تقدیم صبح اس کے یہاں یک روایت میں ہے یہ افضل جاں

اور دلائل یہ سب کے غیر فصول شرح مشکوٰۃ میں ہیں سب مذکور

اور دلائل ہمارے مذہب کے جو ہیں ثابت صحیح حدیثوں سے

اور ابواب یونہی سب دوسرے ہیں مدلل کتاب و سنت سے

انکی یہ جرأت و جسارت ہے اور جہالت ہے اور غباوت ہے

اور فضیلت میں پہلے وقت کے ہاں جو حدیثیں صحیح آئیں یہاں

یوں روایت کیا ہے ابن عمر کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر

آخر وقت میں ہے عفو خدا یعنے بخشے گا اور نہ پکڑیگا

جن نمازوں کے درمیاں اے امیر مستحب آئی ہے یقیں تاخیر

ایسی تاخیر جبکہ ہے محمود وہ نہیں ہے مخالف مقصود

کوئی نماز وقت آخری نہ پڑھا نہ پڑھے اپنی موت تک دو بار

اسکو بتلانے پانچ وقت اے امیں پڑھے دو دن نماز سرور دیں

ساتھ جبریل کے بوقت اخیر پڑھے اک دن نماز جو اے میر

اس خبر کی روایت اے بھائی دیکھئے از شیخ ترمذی نے کی

کرتے تھے تب نماز ظہر میں ڈھیل اور دوسری میں کرتے تھے تعجیل

اذاں کا بیان

جبکہ ہجرت کیے تھا سال پہلا یک روایت ہے سال تھا دوسرا

یہ سبب اسکا لکھتے ہیں سنئے کہ صحابہ یہ مشورت ہیں کیے

باجیں ناقوس ہم بہر نماز جوں نصاریٰ بجائیں بر انداز

کہے بعضے بلند جائے ہیں آگ سلگاویں تا کہ سب دیکھیں

پھر یہ چیزوں کو نا پسند کیے
ایک ناقوس اس کے ہاتھ میں تھا

کہا لوگوں کو از برائے نماز
پس وہ کہنے لگا ہے تکبیرات

اس نے حضرت کے پاس ہو حاضر
جا کے اب تو بلال کو سکھلا

عمر فاروق جب سے یہ اذاں
میں بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا

یعنی دو خواب یک سے ہے بے ریب
اور لایا امام غزالی

کہے اصحاب چار وہ بعضے
جبکہ پہنچے بہ درگہ مولا

کہے سوگند ہے وہ مولی کی
اس فرشتے نے تب وہاں دوبار

میرے بندے نے سچ کہا یہ سب
شبِ معراج میں وہ شاہِ جہاں

جب تلک مکہ شریف میں تھے
وحی بھی تب خدا سے آئی جاں

کبھی حضرت کہے ہیں یا نہ اذاں
دیکھا وقتِ زوال پہنچے جب

کبھی نعمان بھی بولتا تھا اذاں
کہ جو بہتر ہے تمسے دیوے اذاں
کلمات اذاں بھی اس کے ادا نا

کیا کریں کام اس ہی فکر میں تھے
اسکو عبد اللہ اس طرح پوچھا

میں بلاؤنگا اس کا کر آوازہ
اور اذاں کے کہا ہے سب کلمات

خواب اپنا کیا وہ سب ظاہر
تا اذان وہ کہا کرے ایسا

دوڑتے آئے اس طرح جو لاں
دیکھا عبد اللہ خواب میں جیسا

تو ہے بے شبہ حق ہی ملہم غیب
در کتاب وسیط متعالی

سات انصار تھے یقیں ان سے
یک فرشتہ وہاں ہی تب نکلا

آپکو جس نے ہے رسالت دی
کہا اللہ اکبر اے ہشیار

کہ بلا شبہ میں بڑا ہوں رب
جانے گرچہ یہ سنتے تھے اذاں

لے اذاں ہی نماز پڑھتے تھے
کہ سنے تھے جو آسماں پہ اذاں

اختلاف اسمیں عالموں کا ہی حاں
کہے حضرت اذان و قامت تب

ابو یوسف کو مقتدا گرداں
او زفاری کرے امامت ہاں
کہ جدا اٹھ ٹھہر کے کہنا

دیکھا عبد اللہ ابن زید نے خواب
کیا یہ ناقوس بیچتا ہے تو

کہا اس شخص نے تجھے اے عزیز
اور بولا اقامت ایسا ہی

سن کے فرمائے سیّدِ والا
اسکی آواز ہے بلند اکثر

اپنی چادر کو کھینچتے تھے تب
کہے گر تو بھی یونہی دیکھا ہے

کہے بعضے کہ حضرت صدیق
کہ رسولِ خدا کے دس اصحاب

اور نہ مرتضیٰ علی نے دی
پوچھے جبریل سے شہِ عالم

میں مقرب ہوں گرچہ درگہ کا
نیں پردۂ جلال وہیں

پھر جو باقی اذاں کے تھے کلمات
پر نہ آیا تھا حکم اے دمساز

پس مدینہ کو آئے جب اصحاب
اسکو جاری کرے زمیں پہ بھی

پر روایت کیا ہے یوں عقبہ
اور کئے ظہر کی نماز ادا

پس فضیلت اذاں کی ہے یہ بڑی
اور سو ؤن اذاں کہیگا جب
اور بالعکس اس کے اے بھائی

آیا ایک شخص آسماں سے شتاب
وہ کہا کیا کرے گا تو اسکو

میں سکھاتا ہوں اس سے بہتر چیز
الغرض جبکہ بعد صبح ہوئی

خواب سچا ہے گر یہ چاہے خدا
نرم تر اور بہت ہی شیریں تر

اور کئے عرض مصطفےٰ سے تب
شکر اللہ کا ہم کو کرنا ہے

خواب ایسا ہی دیکھے ہیں تحقیق
دیکھا ایسا ہی خواب صدق نصاب

شبِ معراج میں جناب نبی
کون ہے یہ فرشتہ اکرم

نہ کبھی اس ملک کو میں دیکھا
یہ ندا ئے بزرگ آئی یقیں

وہ کہا ہے تمامی پاک صفات
کہ اذاں لیولے از برائے نماز

جب کئے مشورت وہ دیکھے خواب
تب ہی سنت ہے یہ شروع ہوئی

یک سفر میں مئیں سے کے تھا ہمراہ
ہے تہامہ میں دیکھ یونہی لکھا

دیکھئے یہ حدیث مصطفوی
رکھنا کانوں میں انگلیوں کو تب
کرنا قامت کے درمیاں جلدی

حضرت نے شبِ معراج میں ایک فرشتہ کو اذان کہتے سنا ہے یہ بیان

فضیلت و سنیت اذان کا بیان

سب یہ باتیں بغیر شبہ و گماں
نور ہے مخفی اور پوشیدہ
اور یہ نیت زباں سے در باب
تابعیں اور چار امام سے بھی
آیا فقہا میں اختلاف نے لے
اور بعضوں نے مستحب ہی لکھا
اور ہے ثابت کہ مصطفےٰ یہ نماز
یہ ہے اکثر حدیث کا مطلب
جوں امام طحاوی عالیشاں
یعنے رفع یدین پہلے کرے
اور اسی پر بہت سے ہیں علما
ایسی ہی اک حدیث آئی بھائی
اور اٹھاتے تھے ہاتھ گوش تلک
یک حدیث صحیح مسلم کی
اور مذہب امام احمدؒ کا
بعد ازاں سیدھے ہاتھ کو سر در
نیچے سینے کے ناف کے اوپر
اور مذہب امام احمدؒ کا
اندریں باب ترمذی نے کہا
اور دعائیں سوائے اس کے جاں
ابو یوسف کے پاس آکو بتخو
اور توجیہ نماز کے آگے
بعد کرتے تھے استعاذہ ادا

پس احادیث سے ہے ثابت جاں
کہ ہے دل سے علاقہ نیت کا
نہ تو حضرت کیے ہیں نا اصحاب
اسکے اثبات پر گیا نہ کوئی
کہ ہے بدعت ہی بعض اسکو لکھے
اور اس کا سبب یہی لکھا
کرتے تکبیر سے یقیں آغاز
ابو یوسف کا بھی یہی مذہب
اور اسی پر گیا ہے قاضی خاں
اور تکبیر بعد اس کے کہے
اور ہدایہ اصح اس کو کہا
بیہقی نے سنن میں ہے لائی
اور کبھی اپنے سر دو دوش تلک
سند ان دو امام کی ہے یہی
یک روایت سے بھی یہی ہوگا
اپنے رکھتے تھے دست چپ اوپر
مذہب شافعیؒ میں ہے اشہر
مذہب بو حنیفہ سا ہوگا
کہ ہے وسعت جو کچھ کریں روا
شافعی پاس فرض و نفل میں بھی
آئے توجیہ اور ثنا سر دو
جا بجا لوگ پڑھتے ہیں بعضے
یعنے پڑھتے اعوذ بعد ثنا

حضرت کی نماز کی صفت اور نیت کا بیان

پس مقرر نماز کی نیت
کوئی صحابیؓ سے اسکا استحباب
پس ہے بدعت محدثوں نے کہا
کیونکہ نیت زباں سے ہے مقبول
کہ یقیں پر حضور نیت دل
اور اٹھاتے تھے اپنے سر دو ہاتھ
اور فقہائے حنفیہ سے بھی
اور بعضے حدیث میں ہے آ امیر
یہی مذہب ہے بو حنیفہ کا
اور رفع یدین پر ہے فہیم
یہ تینوں بھی فعل حضرت سے ہے
بو حنیفہ کا مذہب اول
اور مذہب ہے جانیو دوسرا
اور آئیں حدیثیں ایسی بھی
پر اماموں میں اختلاف ہے جان
اور ہے زیر ناف نزد امام
یک روایت میں اختلاف ہی صاف
اور ثنا اس کے بعد پڑھتے تھے
حنفیہ پاس وہ دعائیں سبھی
پر طحاوی نے اختیار لکھا
وہ نہیں ہے موافق سنت
اور بعد اعوذ بسم اللہ

فرض ہے دل سے ہی آپ کی صفت
بھی نہ پہنچا ثبوت کو بصواب
ہے سو اب تیں دیکھ یونہی کہا
نہیں منقول ہے نہ فعل رسول
ایک تائید اس سے ہی حاصل
پہلی تکبیر کے ہی جانیے ساتھ
یک جماعت اسی پہ گئی
آئی تکبیر کے لئے تاخیر
اور محمدؒ کا بھی یہی ہوگا
آئی تکبیر کی بھی ہے تقدیم
مختلف ہیں یہ گاہ گاہ ہوئے
ہے اسی پہ بھی احمدؒ حنبل
شافعیؒ اور امام مالک کا
مختلف یہ بھی ہوگا فعل نبیؐ
کہ رکھیں اپنے سر دو ہاتھ کہا
اور یہی بعضے شافعی کا کلام
باندھے سینہ پہ یا بزیر ناف
بعد وجہت وجہی اس کے
خاص آئے نماز نفل میں بھی
پڑھے توجیہ یا کہ پہلے ثنا
محض لوگو نہیں ہوگئی عادت
پڑھتے تھے وہ رسول عالی جاہ

پڑھنا بسم اللہ لئے کو سورت — جان بالاتفاق ہے سنت
بوحنیفہ و ثوری و احمد — بس یہ تینوں ائمہ امجد
عمر فاروق و حیدر کرار — ابن مسعود اور ہے عمار
اور ہے مروی انس سے اے دمساز — کہ پڑھا ہیں نبی کے ساتھ نماز
جہر بسم اللہ بس کسی سے بھی — نہ سنا ہوں نماز میں میں کبھی
اور یہ سفر سعادت اے اکرم — دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم
اور اپنے کتب میں یوں لکھے — شارحان حدیث سے بعضے
تھا وہ تعلیم کے لئے بھی جاں — چونکہ گاہے نماز ظہر میں جاں
اور اپنی کتاب میں یہ صواب — ترمذی نے کیا ہے عقد دو باب
کہ عمل اہل علم کا اکثر — تھا یہی از صحابۂ سرور
تابعین کرام سے سفیان — جو ہے ثوری سے مشتہر جہاں
سب کہتے ہیں جہر بسم اللہ — نہ کہیں بلکہ پڑھ لیں آہستہ
اسمیں لایا ہے یہ حدیث نبی — ابن عباس نے روایت کی
ترمذی نے مگر کہا رکھ یاد — نہیں قوی اس حدیث کے اسناد
اور ابن عمر و ابن زبیر — اور کئی تابعین ہیں باالخیر
آئے ہیں گے ثبوت جہر میں جو — کہا حاکم صحیح ہیں ہر دو
کہ بلا شبہ شعبی و نخعی — اور قتادہ و شیخ اوزاعی
اعمش و بوعبیدہ بس یہ سب — رکھتے ہیں ترک جہر کا مذہب
مگر اسکی سند میں ہے اشکال — کہے اہل حدیث قال و مقال
جہر میں تسمیہ کے اے بھائی — نہ حدیث صحیح کوئی آئی
ہیں صحیح و کثیر و ارجح سب — بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
کہتے اس کے اخیر میں آمیں — جہر میں جہر سر میں سر آمیں
اور احادیث آئی ہیں کے اتنیک — جہر آمیں بولنے میں دیکھ
لیک پڑھنے میں جہر اور خفا — ہے اماموں میں اختلاف آیا
پنج اصحاب سے سن اے بھائی — وہ روایت کئے ہیں اخفا کی
اور ابن زبیر عالی شاں — یہی پانچوں علیہم الرضوان
اور ابوبکر اور عمر کے ساتھ — اور عثمان ذی الوقر کیساتھ
ہیں یقیں اس حدیث راوی — دار قطنی و احمد و نسائی
کہ کبھی جہر اور کبھی اخفا — پڑھتے تھے تسمیہ رسول خدا
کہ جو مروی ہے وہ حبیب الٰہ — کبھی پڑھتے تھے جہر بسم اللہ
جہر قرأت پڑھے شۂ امت — جان لیں تا پڑھیں فلاں سورت
ایک در ترک جہر بسم اللہ — اور لکھا ہے اسمیں اے آگاہ
ابوبکر و عمر علی عثمان — اور دو سر صحابہ ذی شان
اور ابن مبارک و احمد — اور اسحق سے بھی اے امجد
اور لکھا ہے دوسرا جو باب — ہے وہ اثبات جہر میں در باب
کہ نماز و نہیں وہ رسول خدا — پڑھا کرتے تھے جہر بسم اللہ
لیک قائل ہیں اس کے چند اصحاب — بوہریرہ انہیں میں سے در باب
ابن عباس کی حدیث مگر — بوہریرہ کی بھی حدیث دگر
اور ابن الہمام نے اظہر — لایا ہے یوں ز ابن عبد البر
عمر عبد العزیز نیک نہاد — اور زہری مجاہد و حماد
بعضے حفاظ نے کہا ہے فصیح — کوئی خبر جہر میں نہ آئی صحیح
ابن تیمیہ دار قطنی سے — نقل لایا ہے اس طرح سنئے
اور لکھے ترک جہر میں آیار — آئے ہیں جو حدیث اور آثار
اور حضرت ز بعد بسم اللہ — پڑھتے تھے فاتحہ اے حق آگاہ
قوم بھی کر موافقت یک بار — کہتے آمین جہر سے یکبار
یہی مذہب امام احمد کا — اور ہے شافعی امجد کا

جو ہے مذہب امام مالکؒ کا
ترمذی کی حدیث اے بھائی
کہا صحابہؓ و تابعین کا عمل
کہ امام نماز جو ہو گا ئو
ابن مسعود سے کبھی آئی شاں
ابھی وائل سے اس میں اے بھائی
جہر کرتے نہ تھے کبھی زنہار
وہ حدیثیں یہ جہر اور خفا
ابن مسعود کی حدیث یہ ہاں
جبکہ پڑھتے تھے صبح کی وہ نماز
سورۂ قاف بھی کبھی پڑھتے
در نماز صباح جمعہ کے روز
شافعیہ کا جانئے یکسر
جب ہمارے یہاں ز فعل نبیؐ
اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام
جانیں مکروہ اس کے غیر کو بھی
یا کہ وہ قرأت رسولؐ کو ہاں
اور وہ قرأت شریف رسولؐ
تا نہ سمجھیں عوام یوں اصلا
جمعہ کی شب میں در نماز عشا
جبکہ پڑھتے تھے پڑھتے خیر بشر
پڑھیں ایسا بھی بعصر و عشا
کہ متواتر حدیث اور آثار

ہمیں اس بات کا خلاف آیا
جہر و سر ہر دو باب میں آئی
ہے یہ اکثر اسی پہ اے اکمل
وہ کہے چار چیز آہستہ
ایسی ہی آئی ہے روایت جاں
یہ روایت صحیح ہے آئی
یعنی پڑھتے نہ تھے یہ تینوں پکار
ہے بلاشبہ گرچہ نقل کیا
بے تردد مدار ہے سبھی جاں
قرأت پاک ہمیں کرتے دراز
سورۂ روم پڑھتے تھے گاہے
پڑھتے تھے یہ دو سورۂ فیروز
ہے یہاں تک سدا عمل اسپر
نہیں ثابت مداومت اسکی
نقل کرتا ہے اے نکو انجام
اور اس کے سوا پڑھے نہ کبھی
گر پڑھے صبح میں تبرک جاں
بے تردد ہے مستحب مقبول
کہ نہ جائز ہے قرأت اس کے سوا
بھی وہی آئی قرأت والا
یونہی آئی حدیث ابن عمر
پڑھیں مغرب میں بس قصار یہی
اندریں باب آئے ہیں بسیار

بو حنیفہ کے پاس ہے اخفا
اور ترجیح جہر کو وہ دیا
پہ روایت کئے ہیں اہل صواب
کہ ثنا و تعوذ بسم اللہ
اور سیوطی کی اک کتاب ہما
کہ عمر اور علی اے نیک آئیں
اور ابن الہمام عالی شاں
لیک ایسا کہا ہے اس نے بھول
اور پس از فاتحہ وہ شاہ جہاں
ساٹھ آیت سے تا بصد آیت
کرتے قرأت کی بھی کبھی تخفیف
سورۂ سجدہ پہلی رکعت میں
کہ سوا اس کے دوسرے سورے
کسی سورے کی کوئی وقت یقیں
کہ وہ مکروہ تب ہوئے اسالم
نہیں مکروہ گر نہ ایسا ہو
نہیں مکروہ یہ چاہیئے کہ کبھی
لیک ہے شرط اور بھی سورے
اور دو رکعت میں جمعہ کے اے یار
اور سوا اسکے دوسرے سورے
اور جو ہے فقہ کی کتابوں میں
مصطفےٰ کا یقیں عمل اس پہ
اور قرأت کے بعد کہہ تکبیر

یعنے آمین کہنا آہستہ
اور بخاری سے یونہی نقل کیا
اور جناب عمر بن الخطاب
اور آمین اے خدا آگاہ
جو ہے جمع الجوامع اسکا نام
تسمیہ اور تعوذ اور آمیں
ابی وائل سے اے نکو عنواں
کہ یہ ہر دو حدیث ہیں معلول
کرتے تھے ختم سورۂ قرآں
پڑھتے اکثر وہ شافع امت
اور سفر میں معوذتین شریف
سورۂ در دو سری رکعت میں
نہیں پڑھتے ہیں صبح میں گاہے
ہے یہ مکروہ جانئے تعیین
کہ اسی کو سدا کرے لازم
پڑھے قرآں سے ہو میسر جو
پڑھے البتہ اور سورے بھی
بے تعین کبھی کبھی پڑھتے
پڑھتے دو سورے سید الابرار
ہیں طویل و قصیر قرآں کے
فجر اور ظہر میں طوال پڑھیں
تھے بلا شک شبہ اس ہی پہ
آئے حضرت رکوع میں تکبیر
کیا

کیا یہ تکبیر ہے بہ حالِ قیام
کہ ہدایہ میں دیکھ یوں ہی کہا
احمد و شافعی کے پاس اے امیر
ہر دو جانب حدیث ہیں بے قیل
کہ یہ عادت ہے ترمذی کی سنو
پہلے لکھا ہے بابِ رفعِ یدین
یہ پہلی تکبیر بولتے تھے جب
پھر بہ حالِ رکوع آتے جب
اکثر اصحابؓ و تابعین کا عمل
شافعیؒ اور احمدؒ و اسحاقؒ
دوسرا باب اُس کے بعد لکھا
ہے روایت کہ علقمہ نے کہا
میں بھی ویسی نمازِ بابرکات
اور کہا ترمذیؒ نے الساہی
پھر کہا اہلِ علم سے بسیار
قولِ سفیانِ ثوریؒ والا
کی ہے مالکؒ نے نقل از زہری
سنا والد سے اپنے عبداللہ
پر نہ رفع الیدین ہے اک بار
اور عاصمؒ بن کلیب شہیر
کہ نہ کرتے علیؓ تھے رفعِ یدین
اپنی آنکھوں سے میں کیا ہوں نظر
اور مجاہد کہا پڑھا میں نماز

یا ہے جھکنے کے وقت میں اے ہمام
نقل از جامعِ صغیر کیا
ہے بہ رفعِ یدین یہ تکبیر
لاتے ہیں جانبین انکو دلیل
کہ نہیں اختلاف جس میں ہو
اُسمیں لایا ہے یہ خبر بے مین
وہ اٹھاتے تھے سر دو ہاتھ کو تب
اور اٹھاتے تھے سر رکوع سے تب
تھا مقرر اُسی پہ اے اکمل
کہا عامل اُسی کے تھے بہ وفاق
یہ حدیثیں وہ باب میں لایا
ابنِ مسعودؓ جو صحابی تھا
دیکھو پڑھتا ہوں آ تمہارے ساتھ
ابنِ عازب کی بھی حدیث آئی
از صحابہؓ و تابعینِ کبار
ہے یہی اور اہلِ کوفہ کا
اور زہری نے ہے روایت کی
کہ کہا اس طرح وہ حق آگاہ
پہلی تکبیر کے سوا یک بار
پدر جس کا ز تابعین اے میر
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ پڑھے جب نماز ابنِ عمرؓ
پیچھے ابنِ عمرؓ کے اے دمساز

قولِ اکثر کا ہے یہی اے خبیر
اور اُٹھاتے تھے جب رکوع سے سر
اور احناف کے یہاں بے مین
یہ حدیثیں سبھی بغیرِ قصور
عقد کرتا ہے اس کے وہ دو باب
کہ روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ
تا مبارک وہ سر دو کندھوں کے
تب کبھی حضرتؐ اٹھاتے سر دو ہاتھ
پھر ہوئے ہیں جو مجتہد آگاہ
پھر بہ رجحانِ اس حدیث اے نیک
کہ نہ کرتے تھے جس میں رفعِ یدین
کہا اس طرح اپنے یاروں سے
بس پڑھا اور کیا نہ رفعِ یدین
ابنِ مسعودؓ کی حدیث وہ پن
بے تردّد اِسی کے قائل ہیں
اور امامِ محمدؒ والا
بے تردّد ز سالمِ ذی شان
کہ ہے تکبیر سنت اے دلبر
یہی قولِ امام ہے اشہر
تھا وہ لایا ہے جانئے یہ بات
اور عبدالعزیز ابنِ حکیم
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

کہ یہ جھکتے ہوئے کہے تکبیر
کہے تکبیر تب وہ خیرِ بشرؐ
نہیں بعدِ رکوع رفعِ یدین
ہیں کتب میں حدیث کی مسطور
یوں ہی دو باب یاں لکھا بصواب
میں نے حضرتؐ طرف کیا ہر نظر
ہر دو دستِ شریف ہوتے تھے
بعد اُس کے لکھا ہے وہ یہ باب
مثلِ اوزاعیؒ اور عبداللہ
ترمذیؒ نے کیا اشارہ ایک
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ جو حضرتؐ نماز پڑھتے تھے
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
ہے بلا شبہ و شک حدیثِ حسن
یعنی بیشک اِسی کے عامل ہیں
ہے مؤطا میں اپنی یوں لایا
ابنِ عبداللہ بن عمرؓ اے جاں
جب کہ جھکے اور جب اُٹھائے سر
اِس میں آثار آئے ہیں اکثر
متعدد روایتوں کے ساتھ
نقل لایا ہے اِس طرح اے فہیم
پھر نہیں وہ کئے ہیں رفعِ یدین
میں نے دیکھا کئے نہ رفعِ یدین

[illegible]
مذہب شافعی
اختلاف مذہب
[illegible]

مسئلہ رفع و عدم رفع یدین

اور اسود کہا کہ میں دیکھا
ابنِ مسعودؓ اور علیؓ و عمرؓ
جب ہوا اُن کے خلاف ہیں منقول
ہوا عبداللہ یوں سخن پرداز
پہلی تکبیر کے سوا بے میں
دیکھا وہ مسجدِ حرام میں آ
وہ اُٹھاتا تھا ہاتھ ہر دو بار
بیسے آنحضرت آپ کرتے تھے
ابنِ مسعودؓ نے کہا ہے مین
ابنِ عباسؓ سے بھی ہے مروی
پس ہوا اِس بیان سے اظہر
رفع اور عدمِ رفع ہر دو کبھی
کہا ابنِ الہمام بحرِ کمال
پس نہیں دور ہے یہ امر سنو

رکوع

یعنی زانو پکڑتے قوت سے
اور سجدے میں اُنکو رکھنا ضم
اور دو بازو کہنی اپنے پہلو سے
اور تسبیح بولتے سہ بار
یعنی ہو پانچؔ ساتؔ یا نوبار
نیک تر سب سے منفرد کیلئے
عمر عبدالعزیز باتمیز
کہ نماز اُنکی ہے مشابہ تر
کہ رکوع و سجود کی تسبیح

سجود

گئے حضرت عمرؓ نماز ادا
مشتہر ہیں بہ قربِ پیغمبرؐ
وہ کیا جائے کس طرح سے قبول
کہ بلا شبہ میں پڑھا ہوں نماز
نہ کئے ہیں کوئی بھی رفعِ یدین
شخص واں یک نماز پڑھتا تھا
کہا ابنِ زبیر اُس کو ای یار
بعد ازاں اُسکو چھوڑ ہی ڈالے
گئے جب تک رسولؐ رفعِ یدیں
کہ یقیں عشرۂ مبشر بھی
کہ ہیں طرفین بھی حدیث و اثر
کہ کبھی رفع۔ عدمِ رفع کبھی
قول و فعل ایسے در اوائلِ حال
کہ یہ شئی بھی اُسی قبیل سے ہو
اور رکھتے تھے انگلیاں کو کھلے
یعنی رکھنا ملی ہوی باہم
شاہِ کونین دور رکھتے تھے
یہ ہے ادنیٰ کمال کا مقدار
بعض دسؔ بار بھی کہے ای یار
اور لازم امام کو ہے و لے
جب خلیفہ یہ تھا سعادت انگیز
بالیقیں با نمازِ پیغمبرؐ
پڑھتیں دس بار اور صافتر

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
بعد ابنِ عمرؓ کو بھی دیکھے
لایا ابنِ ہمام لے آگاہ
حضرتِ سیدالبشرؐ کے ساتھ
اور نہایہ میں دیکھئے باخبر
جبکہ جاتا رکوع کے اندر
کر نہ ایسا نماز میں اے عزیز
یعنی بیشک یہ حکم اول تھا
جانو رفع الیدین ہم بھی کئے
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پس کہی جائیگی یہی اب بات
یا اوائل میں فعل رفع کا تھا
بے تردد نماز میں تھے مباح
اور حضرتؐ رکوع جب کرتے
تین حالت ہیں انگلیوں کی جان
حالِ احرام اور تشہد میں
سیدھی رکھتے تھے نشست وہ وتر
اور ہے افضل کہ تین ہی ہے زیادہ
بعضے یہ قدر بھی لکھے ای حبیب
کہ رعایت وہ قوم کی بھی کرے
ساتھ اس کے امامِ دیں مالکؒ
کہ رکوع و سجود کی مقدار
اور نبیؐ جب سجود کرتے تھے

نہ کئے ہیں عمرؓ بھی رفعِ یدین
کہ نہ رفعِ یدین وہ بھی کئے
علقمہ نے سُنا ز عبداللہؓ
اور ابو بکر اور عمرؓ کے ساتھ
یوں روایت کئے ز ابنِ زبیرؓ
اور اُٹھاتا تھا جب رکوع سے سر
کیونکہ ہے یہ بھی ایک ایسی چیز
اور منسوخ بعد اُس کے ہوا
جب وہ چھوڑے ہیں ہم بھی چھوڑ دئے
نہیں کرتے تھے گاہ رفعِ یدین
کہ دو باتیں بھی پائے ہیں اثبات
اور منسوخ اُس کے بعد ہوا
بعد منسوخ ہو گئے بہ فلاح
سخت زانو پہ ہر دو کف دھرتے
کھلے رکھنا رکوع کے درمیان
حالِ اصلی یہ اُنکے اُنکو رکھیں
رکھتے تھے پشت کے برابر سر
لیک وہ طاق ہووے در تعداد
کہ وہ قدرِ تمام کے ہو قریب
کہ ضعیف اور ناتواں بھی رہے
معتقد ہی تھا کہا پس اے سالک
اسکو رہتا تھا اس قدر اے یار
آگے زانو زمیں پہ دھرتے تھے

بعد

بعد رکھتے دو ہاتھ اے گیانی
اور مذہب ابو حنیفہؒ کا
مذہبِ مالکی و اوزاعی
یعنی دو دست و پا بھی دو زانو
اور ہے مکروہ گر اٹھے گا ایک
اسطرح پر کہ دو بغل سے بھی
اور سجدے میں سر کو جب رکھتے
کبھی کرتے نہ تھے اس قدر تا خیر
اے برادر رکوع و سجدے میں
حدِ ادنیٰ یہ اُس کا ہے سن لے
جانیو ہے نماز کی چوری
ہے حذیفہؓ نے ایک دن دیکھا
ہوا فارغ نماز سے وہ جب
گر مریگا تو ایسی حالت پر
شافعیؒ اور امامِ احمدؒ پاس
اور جلسہ بھی دو سجود کے بیچ
قولِ کرخیؒ سے واجب اے گیانی
اور ز بعضے ائمہؒ مذہب
تو اعادہ نماز کا ہی کرے
کہ امامِ محمدؒ اے مقبول
خوف رکھتا ہوں نہیں کہ اُسکی نماز
دُسری رکعت کے واسطے اٹھتے
اُس میں ہے اختلاف فقہا کا

اور بعد اُس کے رکھتے پیشانی
احمدؒ و شافعیؒ والا کا
پہلے رکھنا ہے دونو ہاتھ کو ہی
جبہہ و بینی ہے یک عضو جانو
کہا ابنِ ہمامؒ یوں ہی دیکھ
ہوتی ظاہر سپیدی اے بھائی
درمیاں ہر دو کف کے رکھتے تھے
کہ سمجھتے تھے لوگ تب اے امیر
یونہی قومے میں اور جلسے میں
پُشت کے ہاڑ خوب ہو سیدھے
پوچھے چوری نماز کی کیسی
شخص کوئی نماز پڑھتا تھا
ہے حذیفہؓ بُلا کے پوچھا تب
تو مرا ہو گا غیرِ فطرت پر
ابو یوسفؒ کے پاس بے وسواس
فرض ہیں یہ امور سب بے مین
اور سنت بقولِ جرجانی
نقل شمنی کیا ہے یوں سن اب
یعنی لازم ہے وہ دھرا کے پڑھے
ترکِ تعدیل سے ہو اسکو کل
ٹوٹ جاویگی اور نہ ہوگی جواز
ہاتھ ہر دو زمین پر رکھتے
یعنی اُس بیٹھنے کا حکم ہے کیا

کہے بعضے کہ قبلِ پیشانی
سُن یہی ہے کہ اپنے دو گوڈے
اور کرتے تھے سجدہ شاہِ انامؐ
اور سجدے میں گرد و پاؤں اُٹھے
اور سجدے میں شاہِ موجوداتؐ
دونو بازو بھی شکم کو اپنے
اور رکوع و سجود کے مقدار
اِس نمازِ شریف کو سرورؐ
ڈھیل کرنے کے باب میں اشہر
اور ارشاد یوں کئے سرورؐ
کئے ارشاد وہ رسولِ انامؐ
اور رکوع و سجود کو اصلا
کیا کیسی نماز یہ تو ادا
یعنے دینِ محمدیؐ کے سوا
بس رکوع و سجود میں آرام
بو حنیفہؒ بھی اور محمدؒ پاس
قومہ و جلسہ سنت آئے ڈلے
کہ رکوع و سجود کی تعدیل
اور ایسا ہی سرخسیؒ بھی کہا
جو کہا کوئی نماز کے درمیا
اور ہے مروی جنابِ پیغمبرؐ
بیٹھتے تھوڑا اور کرتے قیام
بعضے سنت کہے ہیں اُسکو جاں

رکھے اپنی زمین پر بینی
آگے ہاتھوں ہی کی زمین پر رکھے
ہفت اندام پر اپنے بیک انجام
تو بلا شک نماز ہی جائے
رکھتے پہلو سے دور ہر دو ہاتھ
اپنے زانو سے دور رکھتے تھے
کرتے قومہ و جلسہ بھی ایسا سے
اب فراموش کر دیے ہیں مگر
ہاں احادیث آئے ہیں اکثر
کہ یقیں چوریوں میں سب بدتر
کہ رکوع و سجود نا ہو تمام
آہ وہ ناتمام کرتا تھا
نہ حقیقت میں تو نماز پڑھا
دوسرے دین پر مرا ہو گا
اور دونوں کے درمیاں بھی قیام
یہاں دو قول ہیں اے رمز شناس
مالکیؒ بھی اسی پہ ہیں بعضے
گر کبھی فوت ہو ویگی بتقلیل
اور ابنِ ہمامؒ نے لایا
گر کبھی چھوڑ دے گا اطمینان
دوسرے سجدے سے جب اٹھانے سر
جلسۂ استراحت اس کا نام
جیسے مذہب ہی شافعیؒ کا عیاں

سجدہ

تعدیلِ ارکان

جلسۂ استراحت

کہ روایت کیا ہے ایسا ہی
مالک ابن حویرث اے بھائی
ہیں اسی پر ثلاثہ امجد
بوحنیفہؒ و مالکؒ و احمدؒ
نقل نعمانؒ کیا ہے اے دلبند
ابی عیاش کا جو ہے فرزند
پہلی رکعت میں از سجود دوم
اور یونہی بہ رکعت سیوم
ابن مسعودؓ سے بھی اے دلبر
اور علیؓ و عمرؓ و ابن عمرؓ
یونہی مروی ہے بالیقیں در باب
ہیں یہ بیشک اکابر اصحاب
جبکہ ان کا عمل رہے ایسا
وہی اکثر عمل ہو حضرت کا
اسطرح بولتے ہیں تینوں امام
کہ اُسے صحبت رسولؐ انام
اور وہ جلسہ استراحت کا
سرور دیں سے اُس نے جو دیکھا
اور اُٹھنے کے وقت ہر دو ہاتھ
رہے زانو پہ ہی اے نیک صفات
کیونکہ اسباب میں سن اے بھائی
ابو وائلؓ سے یک حدیث آئی
اور روایت کیا ہے ابن عمرؓ
کہ کئے منع سب کو پیغمبرؐ
یہ حدیثیں سمجھ اے فرخ پے
ابوداؤد کی کتاب میں ہے
لیک ہاتھوں کو اپنے رکھ کے زمیں
اٹھنا جائز ہے اُن کے پاس یقیں

بعض بولے وہ جلسہ حاجت کا
ضعف و پیری کے عذر ہی سے تھا
کیونکہ دوسری حدیث ہے بتفصیل
ہے یہ تینوں امام کی بھی دلیل
کہ صحابہؓ کو میں بہت دیکھا
جبکہ کرتے تھے وہ نماز ادا
سر اُٹھاتے جو دوسرے سجدے سے
یونہی اُٹھتے تھے بیٹھتے ہی نہ تھے
ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ
چھ یہ اصحاب پاک سے باخیر
اور مقرب تھے مصطفیٰؐ کے سدا
پیروی میں بھی آپ کے یکتا
وہ روایت بن حویرثؓ کی
شافعی کی دلیل جو ہوگی
بیس دن سے نہیں زیادہ تھی
پس ہے نعمانؒ کی حدیث قوی
عذر پیری کے ہی سبب ہوگا
یہ نہیں تھا عمل ہمیشہ کا
یہی سنت ہے بوحنیفہ پاس
پاس احمد کے بھی اکثر ناس
کہ میں دیکھا ہوں شاہ موجودات
اٹھتے زانو پہ رکھ کے دونوں ہاتھ
ہاتھ پر اعتماد کرنے سے
یعنی ہاتھوں کو ٹیک کر نہ اٹھے
اور وہ جلسہ استراحت کا
پاس مالکؒ کے بھی نہیں ہوگا
اور ہمارے یہاں بھی آ کے مساز
جانئے عذر کے لئے ہی جواز

تشہد کا بیان

اور تشہد میں بیٹھتے تھے جب
بائے چپ کے تئیں بچھاتے تب
بیٹھتے در قعود اس پر ہی
اور کھڑا کرتے پاؤں سیدھا بھی
پہلے قعدے میں شافعی کے پاس
بس یہی طور ہے بلا وسواس
دوسرے قعدے میں افتراش نہیں
پر تورک ہی اُن کے پاس یقیں
اسطرح پر زمیں پہ بیٹھے
کہ سرین جائے زمیں سے لگے
شافعی پاس جانو ہمیں بھی
ہے یہ طور تورک اے بھائی
کیفیت ہوگی بوحمیدؓ کی
اُس سے کی ہے روایت ایسی ہی
دوسرے قاعدہ میں جانو گا نہ
بھی تورک ہے پاس احمدؒ کے
دو تشہد ہیں جس نماز میں ہی
دوسرے قعدے میں ہی تورک جا

ہر دو قعدوں کے درمیاں سن اب
بوحنیفہؒ کا ہے یہی مذہب
پاؤں دائیں کو جو بچھاتے ہیں
اُس کے تئیں افتراش کہتے ہیں
اس کو کہتے تورک اے اکرم
سیدھے جانب نکال ہر دو قدم
در نماز صبح اے فاخر
جبکہ ہے یک ہی قعدۂ آخر
اندریں باب شافعی کی دلیل
ساعدیؓ کی حدیث ہے بتفصیل
اور مالکؒ کے پاس اے فرخ پے
ہر دو قعدوں میں بھی تورک ہے
اور محمدؒ کے پاس سن یہ بات
افتراش آیا در ہمہ جلسات
بوحنیفہؒ کی حجت اے بھائی
ہے بلاشک حدیث مسلم کی

اور

اور دُوسرے بھی آئے ہیں اخبار
اور شفقت ہے افتراش ہی ہی
کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا
اور تشہد وہ جبکہ پڑھتے تھے
کونسے لفظ پر اشارہ کریں
کہ شہادت میں لا کہے گا جب
اکثر اصحابؓ تابعینؒ کرام
چاروں مذہب میں سنّیتِ اسکی
علمائے قدیم از احناف
اور حدیثیں صحیح ترہے قیل
شیخِ شمنیؒ محقق والا
بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے سے
اور یونہی کہا ابوجعفرؒ
کہ پیمبرؐ اشارہ کرتے تھے
اور کتابِ محیط میں لکھا
بوحنیفہ امامِ اعظمؒ پاس
اور علامہ شیخ نجم الدیں
کہ اشارہ کریں تشہد میں
بہت اخبار اور بہت آثار
اور احادیث کے کتب میں بھی
وائل ابن حجرؓ صحابی سے
اور بہت سے ہیں اس بحث کی دلیل
اور فارغ ہو جب تشہد سے

مطلقِ افتراش میں اے یار
پس ہے افضل بغیر شبہ وہی
یا دعائیں طویل پڑھنے کا
اپنے زانو پہ ہاتھ دھرتے تھے
جانئے اختلاف ہے اِس میں
اُنگلی کلمے کی ہیں اُٹھاتے تب
فقہا اور محدثین عظام
ہوگی ثابت دلیل سے اے زکی
اُسکی تصریح کرتے ہیں صاف
دیکھ اُس کے ثبوت پر ہیں دلیل
ابو یوسفؒ سے ہے یہ نقل کیا
بعد اُس کے سمجھ تو حلقہ کرے
جو محقق فقیہ ہے اشہر
پس کریں ہم بھی جانو اُس کے لئے
کہ یقیں بعضے عالموں نے کہا
اور محمدؒ کے پاس ہے وسواس
دیکھیے اسطرح کہا ہے یقیں
فعل سنت ہے یہ یقیں سمجھیں
اندریں باب سے ہیں آ یار
ہیں روایات آئے بھائی
متعدد روایتیں لائے
گر لکھوں اُسکو نسخہ ہو وے طویل
سر ڈبو دیں درود پڑھتے تھے

قعدۂ اوّل اور آخر کا
اور تورک میں آئیں جو اخبار
اور عمل وہ رسولِ جن و بشر
ہاتھ سیدھے کئے انگلیوں سمیت بقیر
لیک یہ قول ہے یقیں اشہر
اور جب دم کہے گا اِلّا اللہ
ہیں اشارے و عقد کے قائل
بوحنیفہؒ و صاحبینؒ کے پاس
گرچہ پچھلوں میں کچھ خلاف آیا
عقد کس طرح کیجئے اُس کا
کہ کرے پہلے آئے نکو مختصر
پھر اشارہ کرے یہ سبابہ
اور امامِ محمدؒ فاخر
اور امامِ ابوحنیفہؒ کا
رفعِ سبابہ ہمیں اے یار
ابو یوسفؒ سے بھی بغیر گماں
کہ بلا شک ہمارے مذہب کے
علما کوفے اور مدینے کے
پس ہے اولے عمل اُسی کے پر
ابوداودؒ نسائیؒ والا
کہ شہادت کے پاس حلقہ کرے
اکتفا اب کیا اِسی پہ میں
دارِقطنی نے دیکھ اے بھائی

قید اُن میں تو کچھ نہیں آیا
یہاں احناف کہتے ہیں اے یار
کبھی اِس پر کئے کبھی اُس پہ
کرتے عقد اور اشارہ سر تشہد میں
اور آئے اِسی پہ ہیں اکثر
رکھے اُنگلی کو اپنی اے آگاہ
اِسکو ثابت کئے ہیں اے عاقل
بھی ہے ثابت یہ امر بے وسواس
لیک اکثر کئے ثبوت اُس کا
ہے ائمہ میں اختلاف آیا
قبض بے شبہ خنصر و بنصر
یعنے کلمے کی اُنگلی ہی کو اٹھا
دیکھئے اس طرح کیا ظاہر
بھی یہی قول ہے جو اُس نے کہا
ہے تشہد میں سنتِ سالار
یونہی لائے روایت اے ذیشاں
متفق ہیں روایتیں سارے
بے تردد تمام یونہی کہے
ایسے ہی قول آئے ہیں بکثیر
عبد رزاقؒ اور ابو یعلےؒ
بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے سے
یہ بھی کافی ہے طالبو کو نہیں
ابو مسعودؓ سے روایت کی

کہ یہ فرماتے ہیں رسولِ خدا
جو مسلماں کرے نماز ادا
اور نہ بھیجے گا وہ درود اگر
مجھ پہ اور میرے اہلِ بیت پر

نہ نماز اسکی ہووے گی مقبول
یاد رکھ اِس حدیث کو مت بھول
در قعودِ اخیر اے صاحب
مصطفیٰ پر درود ہے واجب

شافعی پاس ہے یہ واجب جان
اور سنت ہے حنفیہ کے یہاں
اور اکثر درود کے صیغے
ہیں حدیثوں میں مختلف آئے

جو ہے اشہر درودِ ابراہیم
ہے وہ کافی نماز میں اے فہیم
اور بعد از درود پڑھنے کے
شاہِ عالم دعا بھی کرتے تھے

ابنِ عباسؓ نے کہا اے فہیم
اس دعائے شریف کی تعلیم
کرتے تھے اس طرح نبی اے جاں
جونکہ سکھلاویں سورۂ قرآں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
اور یوں مرتضیٰ علیؓ نے کہا
کہ شہِ انبیا حبیبِ خدا

پڑھتے تھے یہ دعا یقیں اکر سلیم
درمیانِ تشہد و تسلیم
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اور دوسری حدیث میں آیا
پڑھے بعد از سلام کے یہ دعا
ہو سکے یہ بھی وہ رسولِ امیں
کہ پڑھے ہو دو جا پہ بھی یقیں

کبھی آگے سلام کے اے ہمام
اور پڑھے ہیں کبھی ز بعدِ سلام
اور تھے حضرتؐ امامِ معصومیں
چاہیے بخشش گنہ کی جو یاں

یا ہے عجز و عبودیت کا شعار
یا ہے تعلیمِ امت اے ہشیار
اور تشہد کے بعد شاہِ انام
دائیں اور بائیں پھیرتے تھے سلام

جونکہ اس دم سفیدیٔ رخسار
خوب آتی نظر یمین و یسار
اور مخاطب سلام میں سن تو
رکھتے تھے قوم اور فرشتوں کو

اور دو جانب جو پھیرتے تھے سلام
سرورِ دیں کا یہ عمل تھا مدام
شخص پندرہؓ ز کُل اصحاب
راوی ہیں اس حدیث کے دریاب

بوحنیفہؒ کا ہے یہی مذہب
احمدؒ و شافعیؒ کا بھی مذہب
اور ہے مالکؒ کے پاس ایک سلام
روبرو اپنے منہ کے ہی اہتمام

یک حدیث عائشہؓ کی جو آئی
مستند ہے امامِ مالکؒ کی
پڑھتے شب میں نماز جب سالار
کرتے اس وقت پر ہیں بیدار

ایک جانب ہی پھیرتے تھے سلام
یہاں کرتے ہیں گفتگو اعلام
اِنہیں ہے ذکرِ یک سلام یقیں
نفی دوسرے سلام کی تو نہیں

بلکہ ساکت ہی ہو سکے یہ بھی
کہ وہ دوسرا سلام تھی کہ نبی
پست کہتے تھے شاید اے مسعود
کہ تھی بیداری اہل کی مقصود

کہا احمدؒ امامِ ذوالاکرام
پھر اعلام تھا وہ ایک سلام
بعد ازاں دوسرا سلام آیا رے
کہتے آہستہ سیدِ ابرار

اور ایسا کہے ہیں بعض اعلام
کہ کریں منہ کے سامنے جو سلام
وجہ اسکی یہی ہے اے دمساز
کرتے قبلہ کی سمت سے آغاز

کہتے پھر التفات ہیں دو طرف
پست آواز کرتے اے اشرف
اور حضرتؐ نماز میں زنہار
نہیں کرتے تھے التفات اے یار

کہتے ہیں التفات توجہ آسے
پھیر گردن اِدھر اُدھر دیکھے
گوشۂ چشم کی نظر اے امیں
داخلِ حکمِ التفات نہیں

اور مکروہ بھی نہیں وہ نظر
ہے ہدایہ میں یہ نہیں اے دلبر
ہے حدیثِ صحیح اے دمساز
جبکہ مومن کھڑا ہے بہ نماز

اپنے وجہِ کریم سے وہ رب
ہوئے متوجہ اسکی جانب تب
جبکہ وہ بندہ التفات کرے
یعنے گر غیر کی طرف دیکھے

Scanned with CamScanner

حق کہے اس کو اے بنِ آدم ‌ ‌ کس طرف دیکھتا ہے تو اِسدم
ہو تو متوجہ مجھ طرف ہی بجا ‌ ‌ یعنی اب تو مری طرف منہ لا
بارِ سیوم جو التفات کرے ‌ ‌ یعنی جب وہ اِدھر اُدھر دیکھے
اور رونے کا طفل کے آواز ‌ ‌ جبکہ سنتے تھے مصطفٰےؐ بہ نماز
اور نماز اسکی ماں جو پڑھتی ہو ‌ ‌ نہ خلل ہو خشوع میں اُس کو
سر فرو دیں اُسے اٹھاتے تھے ‌ ‌ دوشِ اطہر پہ تب بٹھاتے تھے
کرکے اُنکی یقیں رعایتِ حال ‌ ‌ سجدہ کرتے دراز غیرِ ملال
وہی عملِ کثیر ہے سمجھو ‌ ‌ کام عادت میں جو دو ہاتھ سے ہو
یا کرے ایسا کام اے دمساز ‌ ‌ سمجھے جاوے کہ وہ نہیں بہ نماز
اُس سے فاسد نماز ہو بے قیل ‌ ‌ جو ہے کم اُس سے ہی وہ عملِ قلیل
ہاتھ یا سر سے یا کہ اُنگلی سے ‌ ‌ اُسکا ردِّ سلام (جواب) تب کرتے
اور حضرت نماز میں اے یار ‌ ‌ گریہ کرتے تھے درد سے بسیار
حنفیہ پاس کوئی با آواز ‌ ‌ رووے بے شبہ اُسکی جاوے نماز
اور زدرد و مصیبتِ دنیا ‌ ‌ رونا آواز سے نہیں ہے روا
اور بحاجت نماز کے درمیاں ‌ ‌ کبھی حضرت کھنکارتے تھے جاں
اور بلا عذر وہ نہیں ہے جواز ‌ ‌ کہ بلا شبہ اُس سے ٹوٹے نماز
یا ہو بیماری اور مرض کا سبب ‌ ‌ چھینک کے حکم میں وہ ہووے تب
یا کرے مقتدی کہ تا اُس سے ‌ ‌ کہے آگہ امام کو اپنے
کہ یہ ہوگا نماز سے ہمراز ‌ ‌ اِن دو صورت میں بھی نہ ٹوٹے نماز
کہ تنحنح سمجھ وہی ہوگا ‌ ‌ کہ حروف اُس سے صاف ہوں پیدا
بند کرنے سے چشم کو بھی ہاں ‌ ‌ نہ کہیں منع صاف آیا جاں
کہے بعضے کہ حق یہی ہے یقیں ‌ ‌ بند نہ کرنے سے گر کسی کے تئیں
تب نہ مکروہ چشم پوشی ہو ‌ ‌ بلکہ ہووے گا مستحب سمجھو

گیا ہے پھیر سے اور کوئی بہتر ‌ ‌ کہ طرف اُس کے تو کرے جو نظر
جب کرے التفات دوسری بار ‌ ‌ پھر کہے یونہی اُس کو وہ دادار
حق تعالیٰ بھی اپنا وجہِ کریم ‌ ‌ پھیر لیتا ہے اُس سے تب اے فہیم
کرتے تخفیف تب نماز اندر ‌ ‌ طفل کے حال پر شفقت کر
اور بچہ کبھی نماز میں آ ‌ ‌ متعلق وہ شانہ سے ہوتا
کبھی آتے حسنؑ ہو یا کہ حسینؑ ‌ ‌ پشتِ اشرف پہ بیٹھتے ابین
ایسی باتیں جو ہیں اے عاقل ‌ ‌ نہیں عملِ کثیر میں داخل
جیسے دستار باندھنا اے یار ‌ ‌ پہننا پیراہن ہو یا کہ ازار
یا پیالے ہو اُس سے تین افعال ‌ ‌ ہیں یہ عملِ کثیر کے اشغال
اور حالِ نماز میں اے ہمام ‌ ‌ کرنا حضرت کو آکے کوئی سلام
پر تھا یہ در اوائلِ اسلام ‌ ‌ بعد منسوخ ہو گیا اے ہمام
آتی سینے سے آپ کے آواز ‌ ‌ مثلِ آوازِ آسیا (چکی) یہ نماز
اور نہ آواز سے اگر رووے ‌ ‌ اُس سے نقصِ نماز نا ہووے
خوفِ عقبیٰ سے رونا با آواز ‌ ‌ ہے رَوا اُس سے نا ہو نقصِ نماز
بولتے ہیں تنحنح اُس کو مگر ‌ ‌ عذر پر ہے روا نماز اندر
ہے یہی جانو عذر اور حاجت ‌ ‌ کہ نہ تھکنے کی اُس سے ہو طاقت
یا ہو آواز صاف کرنے یقیں ‌ ‌ تب بھی وہ مفسدِ نماز نہیں
یا مصلّی وہ اِس سبب کر کرے ‌ ‌ تاکہ یہ بات جان لیں دوسرے
شیخِ شمنی نے یوں ہی ذکر کیا ‌ ‌ اور ہدایہ میں اِس طرح لایا
اور حضرت نماز میں سنئے ‌ ‌ نہیں آنکھوں کو بند کرتے تھے
ہے کراہت میں اختلاف اُس کے ‌ ‌ اور ہے مکروہ ہمارے پاس والے
تفرقہ ایک ہووے گا حاصل ‌ ‌ اور مشغول اُس کا ہوگا دل
کہ خضوع و خشوع اور حضور ‌ ‌ پاوے اُس سے بھی تفرقہ ہو دور

وہ تو مقصودِ عبادت ہے ｜ اور وہی جانِ روحِ طاعت ہے ｜ اب میں لکھتا ہوں وہ بیاں اے یار ｜ کہ ز بعدِ نماز وہ سالار
جو کہ ذکر دعا پڑھا کرتے ｜ اور صحابہؓ کو حکم فرماتے ｜ اور دعائیں یہ مختلف اوقات ｜ جو پڑھے ہیں امامِ موجودات
اُنکے تبیان ہیں کئے اعلام ｜ از گروہِ محدثینِ کرام ｜ مستقل ہیں کتب لکھے ای خبیر ｜ عربی معتبر طویل و قصیر
جیسے حصنِ حصین جزریؒ کی ｜ اور اذکارِ شیخ نوویؒ کی ｜ اور ہندی کے درمیاں بھی یقیں ｜ لکھا ظفرِ جلیل قطب الدینؒ
اور لکھا ہوں نسخہ یک میں بھی ｜ مختصر تر "سعادتِ ابدی" ｜ اُنہمیں اوقات مختلف کی دعا ｜ دیکھ با ترجمہ کیا املا
وہی لکھتا ہوں اب میں بالایجاز ｜ کہ جو حضرت پڑھے ہیں بعدِ نماز ｜ آئے ہیں جب دعائیں اے ذیشاں ｜ نثر لکھتا ہوں دیکھ صاف یہاں

وہ اذکار و دعوات جو حضرت سیدِ کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے

روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سلام نماز کے بعد نہیں بیٹھے تھے مگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھنے کے مقدار، روایت کی ہے ان ہر دو حدیث کی مسلم نے اور استغفار تین بار اِس لفظ سے آیا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور ترمذی کی حدیث میں مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور امام اہل شام اوزاعی علیہ الرحمۃ سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور امام نوویؒ نے کہا کہ استغفار سب اذکار پر مقدم ہے اُس کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک اسکے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے اور ایک روایت میں معوذتین پڑھنا بھی آیا ہے اور قل ھو اللہ احد ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہے، اور حضرت معاذ ابن جبلؓ کو وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور فرمائے واللہ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو اے معاذؓ　ترک مت کر پڑھنا اِس کا ہر نماز کے بعد اور ورد مشہور نمازِ صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے اور ایک روایت میں نماز عصر کے آگے اور زانو بدلنے کے آگے دس بار کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھنا نامۂ اعمال میں نیکیوں کے لکھانے اور گناہوں کے مٹانے اور درجات کے بلند کرنے میں اثر عظیم رکھتا ہے اور فرائض کے بعد معقبات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے یعنی سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ایکبار اور ایک روایت میں اللہ اکبر چونتیس بار آیا ہے، روایت کی اِسکی مسلم نے اور جامع الاصول میں نسائی نے اور مشکوٰۃ میں امام احمدؒ اور دارمیؒ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب صحابہؓ مامور ہوئے، کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تینتیس بار پڑھا کریں ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک مرد نے کہا کہ

بعدِ نماز پڑھنے کی دعائیں جو حدیث سے ثابت ہیں

آیا تم کو رسول اللہؐ نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیس پر تین بار پڑہیں۔ انصاری نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اگر ہر ایک پچیس بار پڑہیں اور تہلیل کو بھی اسمیں داخل کریں جب صبح ہوی وہ انصاری حضور نبوی میں حاضر ہوا اور اپنا خواب ظاہر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ایسا ہی کیا کرو۔ جیسا اس نے کہا۔ پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو مسنون ہوا۔ اور ایک روایت میں بخاری کے ہر ایک دس دس بار اور ایک روایت میں مسلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملۃً تینتیس بار ہوتے ہیں۔ اور اس ورد کا حکم سونے کے وقت بھی آیا ہے کہ حضرتؐ نے فاطمہ زہراؓ اور علیؓ مرتضیٰ کو اسکی تعلیم کی۔ اور فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑہنا بھی آیا ہے۔ چنانچہ نسائی نے اپنے سنن میں لایا۔ اور طبرانی نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو بھی زیادہ کیا ہے اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اسکی صحت پر گئی ہے **تنبیہ** شیخ ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ حدیثوں میں بعضے دعائیں اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہیں۔ انکا وصل فرض کے ساتھ ہی لازم نہیں۔ بلکہ سنت کے بعد بھی اسکا پڑہنا کافی ہے۔ لاکن سنت کے بعد ان چیزوں سے جو نماز کے تابع نہیں مشغول نہ ہو۔ اور سنن ابی داؤد میں ابی رمثہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرتؐ کے ساتھ جو تکبیر اولیٰ پائی تھی سلام کے بعد کھڑا رہا۔ تا سنت ادا کرے۔ عمر فاروقؓ نے اس کے کندہوں کو پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ بیٹھ۔ کیونکہ ہلاک نہوے اہل کتاب مگر اس واسطے کہ انکی نماز میں فصل نہیں تھا۔ پس حضرتؐ نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ پس بعضے مختصر اذکار ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہے۔ اور جو دعائیں اور اذکار کہ دراز ہوں۔ سنت کے بعد پڑہے۔ اور وہ جو آیا ہے کہ مغرب سنت کیلئے جلدی کرو۔ یہ بات دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَدِيْرٌ تک پڑہنے کے منافی یعنے اسقدر پڑہنا اس جلدی کے برضد نہیں اگر سنت کے بعد پڑہے یہ بھی فرض کے بعد پڑہنے کے منافی نہیں کذا فی المدارج

سجدۂ سہو کا بیان

سہو ونسیان رسول سے ہرگز　　ویسے اقوال میں نہیں جائز
یعنے پہچانے بیچ حکم خدا　　اور دینے میں بھی خبر کے بجا
خواہ غیر نماز یا بہ نماز　　ہے بقولِ صحیح سہو جواز
دیکھو فرمائے میں وہ حقکے نبیؐ　　دئے جاتا ہوں میں فراموشی
سہو سب عمر میں ہوا اے یار　　مصطفےٰؐ سے نماز میں پنج بار
شافعی پاس اے نکو انجام　　سجدۂ سہو ہے گا پیش سلام
وہ حدیث اسکی ہے سند سمجھیں　　آئی ہے جو صحاح ستہ میں
کہ کئے سجدہ سہو کا اے ہمام　　سرور انبیا ز بعدِ سلام

اب میں لکھتا ہوں کچھ بفضل خدا　　سجدۂ سہو کا بیاں تھوڑا
کہ علاقہ رکھے وہ با اخبار　　اور ابلاغ سے بھی اے ہشیار
سہو ونسیان ہے نبیؐ سے محال　　اور ہے اختلاف در افعال
اسمیں ہے حکمت خدا شامل　　اقتدا تا نبیؐ کی ہو حاصل
تا بہ مشروع اسکی جبر و سزا　　ہو وے ٹہراؤں سنت اسکو سدا
کبھی سجدہ سلام کے آگے　　کبھی بعد از سلام کے بھی کئے
اور بعد سلام بے وسواس　　ہے مقرر ابو حنیفہ پاس
کہ روایت کیا ہے اے آگاہ　　ابن مسعود جو ہے عبداللہ
اور بن ماجہ اور ابو داؤد　　عبدرزاق و احمد و مسعود

یوں روایت کئی ہیں ثقات سے
کہ رسولِ کریم فرمائے

یہ بلاشبہ قول سرور ہے
قول تو فعل سے قوی تر ہے

ابن مسعودؓ اور ابن زبیرؓ
ابن عباسؓ باصفا بالخیر

اور بلاشبہ حنفیہ کے یہاں
پانچ ہیں موجبات سہو کے جاں

اور تقدیم رکن کی اے خبیر
اور ایسا ہی رکن کی تاخیر

اور بغلبہ و وجہ استغراق
سہو ہوتا تھا برشہِ آفاق

سہو میں جزم اک طرف ہیگا
جزم اک سو نہ شک میں ہو ایسا

بو ہریرہؓ سے لائے ہیں شیخین
کہ کہے یوں پیمبر ثقلین

اور کسے ڈالتا ہے شک ایسا
کہ کیا کتنی رکعتیں وہ ادا

یہ خصائص ہے انبیا کی یقیں
بات حاصل یہ دوسروں کو نہیں

کہ کسیکو یہ شک پڑے اے یار
کہ پڑھا تین رکعتیں یا چار

کیونکہ سہ رکعتیں پڑھا ہے جو
وہ تو بیشک یقین ہے سمجھو

بوحنیفہ کہا تحرّی کرے
یعنے وہ خوب فکر کر دیکھے

خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اے یار
یعنے رکعت ہو تین یا ہو چہار

یعنے کم رکعتوں کو دیکھے قرار
جو ہیں باقی ادا کرے ناچار

ابن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ کہے خاتم الرسالت ہے

اور اس پر اسے تمام کرے
اور روایت ہے یہ نسائی سے

وہم جسکو نماز میں ہووے
تو تحرّی صواب کی وہ کرے

لایا ہے ترمذی نے بعضوں سے
کہ اگر شک پڑے اعادہ کرے

تو اعادہ نماز کا کرلے
ورنہ بے شبہ وہ تحرّی کرے

تو کمی پر بنا کرے اے ہمام
اور یوں بولتے ہیں تینوں امام

تو بنا وہ یقین پر ہی کرے
یعنے کم کا ہی وہ حساب لکھے

اب بیاں سجدۂ تلاوت کا
دیکھ لکھتا ہوں نہیں یہاں تھوڑا

کہ ہر اک سہو کے لئے جانو
ہیں ز بعد سلام سجدے دو

اور اقوال چند صحابۂ خاص
اور سعدؓ بن ابی وقاص

اور جو یاسر کا ہے پسر عمار
قول ان سب کا ہی ہے اے یار

یعنے واجب کا ترک اور تکرار
اور تکرار رکن بھی اے یار

الغرض جب توجہ اشرف
ہوتی خیر الورٰی کی ایکطرف

لیک شک آپکو نہ ہوتا تھا
کہ میں اب کتنی رکعتیں یہ پڑھا

اور فرماتے شک ہے شیطاں سے
چونکہ آئی حدیث یہ سنئے

جب تمہارے سے کوئی نماز پڑھے
جانو شیطان اسکے پاس آوے

پاک تھی ایسے شک سے وہ سالارؐ
دخل شیطاں نہ تھا وہاں زنہار

پس اسی واسطے وہ خیرِ البشرؐ
حکم فرمائے ہیں یہ امت پر

تو بنا چاہئے یقیں پہ کرے
تین ہی رکعتیں پڑھا سمجھے

گرچہ واقع میں وہ پڑھا ہو چہار
سجدۂ سہو بس کرے اے یار

ظن غالب ہو جس طرف اس کا
پس اسیکی طرف کرے وہ بنا

ظن غالب نہ اکطرف ہو اگر
تو بنا وہ کرے یقین اوپر

یہ صحیحین کی حدیث جلیل
بوحنیفہ کی ہے سند بے قیل

تم سے شک گر کسیکو ہو رہ یاب
تو تحرّی کرے یقیں بصواب

ابن مسعودؓ سے ہے وہ لایا
کہ رسول خدا نے فرمایا

کرے بعدِ فراغ دو سجدے
ابھی حالانکہ بیٹھا ہی ہووے

مذہب بوحنیفہ ہے اے یار
کہ اگر شک وہی ہے پہلے بار

اور تحرّی کے درمیان اسکو
ظن غالب اگر نہو اک سو

ظن غالب وہ اکطرف ہوئے
یا برابر دونو طرف بھی رہے

سجدۂ تلاوت کا بیان

کہ تلاوت کا سجدہ اے صاحب
مذہب حنفیہ میں ہے واجب

Scanned with CamScanner

مالک و شافعی کے مذہب میں
فعل سنت ہے وہ یقیں سمجھیں
فعل اس کا ہے ترک سے افضل
اور نزدیک احمد حنبل

سجدہ واجب ہے وہ درونِ نماز
لیک واجب نہیں برونِ نماز
حنفیہ کی دلیل اے ذیشاں
ہیں وہ آیات اور حدیثیں جاں

کہ مذمت میں اسکے ترک کے جو
اور تاکید میں بھی آئیں سنو
دوسروں کی دلیل اے بھائی
ہے خبر زیدؓ ابن ثابت کی

کہ پڑھا شاہِ انبیا کے پاس
سورہ والنجم کا وہ بے وسواس
نہیں سجدہ کیا گیا درباب
اسکا دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب

تبھی واجب نہیں ہے یہ سجدہ
بعد اسکے مگر کئے ہوں ادا
یا تلاوت سمجھ وہ سورے کی
وقت مکروہ میں ہوئی ہوگی

یا کئے اس لئے یقیں تاخیر
تا ہو ظاہر جواز ایں تاخیر
یا کہ سجدے کہی وہ سورے کے
خاص یہ بات ہے سمجھ لیجئے

اور جو سجدۂ تلاوت ہے
شرط اسکے لئے طہارت ہے
نہ خلاف اسمیں ہے کسی کے تئیں
اور عمل قول شاذ پر تو نہیں

اور سجدے کے قبل و بعد اے میر
مستحب ہی یقیں سمجھ تکبیر
ابن مسعودؓ سے یہ ہے مروی
اور مذہب ہے حنفیہ کا بھی

اور کہ ارادہ کے گر کرے سجدہ
ہے بلاشبہ افضل و اعلےٰ
اور ہے تسبیح ایں سجودی جا
وہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

گر وہ سجدہ نماز میں ہووے
خاص مذہب میں بوحنیفہ کے
کیونکہ در سجدۂ نماز یقیں
حنفیہ کے یہاں دعا تو نہیں

اور تلاوت کا جو کہ ہے سجدہ
اسمیں حضرت پڑھے ہیں بعض دعا
یہ حدیثوں میں ہے آئی یقیں
ہے از انجملہ یہ دعائیں تین

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ (دوسری دعا) إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

(تیسری دعا) سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا

سجدۂ شکر کا بیان

سجدۂ شکر یہ کے باب اندر
آئے اکثر حدیث اور اثر
احمدؒ و ترمذیؒ ابوداؤدؒ
ابی بکرہؓ سے لائے اے مسعود

خوش خبر جب کوئی نبیؐ سنتے
سجدۂ شکر تب بجا لاتے
صحیح اسناد سے اے نیک نہاد
نقل کی بیہقیؒ نے ہو رکھ یاد

کہ عریضہ علیؓ کا جب زمیں
پہنچا در خدمتِ رسولِ زمن
کہ تمامی قبیلۂ ہمدان
ہو گیا ہے مشرف ز ایمان

تب نہایت خوشی سے خیر بشر
سجدہ شکر میں رکھے ہیں سر
بعد دو بار یہ دعا بھی کئے
کہ ہو ہمدان پر سلام کہے

عبد رحمن عوف کا فرزند
یوں روایت کیا ہے اے دلبند
کہ خدا کی طرف سے اے بھائی
یہ بشارت نبیؐ کو جب آئی

جو کہ یکبار بھیجے تجھ پہ درود
بھیجے دس بار اسپہ ربِّ ودود
جو کہ یکبار بھیجے تجھ پہ سلام
بھیجے دس بار اسپہ ربِّ انام

تبھی شکر و سپاس ایں نعمت
ہو بہت خوش ادا کئے حضرت
اور سجدہ کئے دراز ایسا
کہ یہ لوگوں کو سب گمان ہوا

روح اقدس وہ سرورِ دیں کی
ہو جدا تن سے آسماں پہ گئی
اور جب جنگ بدر میں اشہر
ابوجہل لعیں کا لائے سر

سجدہ کر شکر کا کیے حضرت
مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
اور روایت میں ایک یوں آیا
کہ دو رکعت کئے نماز ادا

اور صحابہ بھی آپکے کئی جا
سجدۂ شکر یہ کئے ہیں ادا
اختلاف پر اماموں میں
سجدہ جو خارجِ نماز کریں

سجدۂ شکر وہ بلا وسواس — جان سنت ہے شافعی کے پاس
مالک و بوحنیفہ پاس سنو — نہیں سنت ہے بلکہ مکروہ او
شکر یہ وہ نماز ہے اے ضبیر — کئے اسکو سجود سے تعبیر
کہ بڑی ہو وہ نعمت عظمےٰ — سجدۂ شکر جسپہ لاوے بجا
نہیں ماثور ہے بہر نعمت — پس عمل ہو مطابق سنت
جمعہ کی کچھ نماز کا تبیاں — دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
بہتر ایام سے تمہارے سنو — جمعہ کا دن ہے اے مسلمانو

فضیلت روز جمعہ

جیسے عاشورہ عرفہ او عیدین — جمعہ بھی اک انہیں سے ہے بے مین
کہے ہفتہ میں جمعہ ہے افضل — اور عرفہ ہے سال میں اکمل
کہا اس طرح احمد حنبل — کہ شب جمعہ ہے یقیں افضل
آئی دوسری حدیث شاہِ انام — جمعہ کا دن ہے سیّد الایام
جمعہ کے روز ہی وہ با حرمت — ہوے بے شبہ داخلِ جنت
اور دنیا سے روز جمعہ میں ہی — دارِ باقی طرف ہوے راہی
غرض ایسے بہت بزرگ امور — جمعہ کے روز میں ہیں پائے ظہور
ہیں از انجملہ اسمیں اک ساعت — جسمیں پاوے دعا قبولیت

فضیلت ساعت جمعہ

ساعت باصفا وہ آوے کب — اسمیں دو قول آئے ہیں سن اب
لیلۃ القدر جونکہ در رمضاں — ہے نہاں عشرۂ اخیر میں جاں
اسمیں اقوال آئے متعدد — کہ عدد میں ہیں تیس سے زائد
کہ ہو منبر پہ جب سوار امام — تب سے جب تک کہ ہو نماز تمام
قول ثانی یہی ہے وہ اے فاخر — جمعہ کے دن کی ساعت آخر
اور حدیثِ صحیح با اسناد — ہیں موید اسیکے رکھئے یاد
آخر روز اسکے ہونے میں — نہ مخالف ہوا کوئی سمجھیں
اپنے خادم کو چھوڑتے تھے یقیں — اور کرتے تھے حکم اسکے تئیں

ابو یوسف و احمد و حنبل — بھی اسی پہ گئے ہیں وہ اکمل
کہ وہ کہتے ہیں ز حدیث رسولؐ — سجدۂ شکر یہ جو ہے منقول
پر وہ سجدہ کے جو کہ ہیں قایل — اس طرح بولتے ہیں اے عاقل
وہ بھی ہووے کبھی کبھی نہیں — اور ایسا ہی آیا سنت میں

فضیلت جمعہ و نماز جمعہ کا بیان

اوس بن اوس سے ہے یوں منقول — کہ کہے اس طرح خدا کے رسولؐ
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر — کہ ہیں ایام اور بھی فاخر
اسمیں بھی اختلاف اے اکمل — جمعہ عرفہ میں کون ہے افضل
لیلۃ القدر لیل جمعہ میں بھی — آیا ہے اختلاف ایسا ہی
کیونکہ حمل شریف سرور دیں — پایا اس شب میں ہے قرار یقیں
جمعہ کے روز ہی بہ فضل و کرم — جانو پیدا کئے گئے آدمؑ
جمعہ کے دن ہی دار جنت سے — ہیں وہ روے زمیں پر اترے
اور اسی دن قیامت آئے گی — اور ہو نفخ صور و بیہوشی
اور خصائص ہیں جمعہ کے بسیار — اور فضائل بہت ہیں اسکے ای یار
اسمیں بندہ جو حق سے چاہے گا — اسکو مولا کرم سے دیوے گا
بعضے کہتے ہیں روز جمعہ میں ہی — اس کو مبہم رکھے ہیں اور مخفی
اکثر اعلام یوں کہے ہیں پن — کہ وہ ساعت ہے جسمیں متعین
ان سے دو قول ہیں نکلے ارجح تر — قول پہلا یہی ہے اے دلبر
وقت جو ان دنوں کے ہیں مابین — بس وہ ساعت اسی میں ہے بے مین
اکثر اعلام دین با تصریح — ہیں اسی قول کو دیے ترجیح
نقل ہے اک جماعت اصحاب — بحث اس باب میں کی بصواب
ہے روایت کہ فاطمہؓ زہرا — آخر وقت روز جمعہ کا
کہ ہو ناظر اخیر ساعت پر — جب وہ آوے تو آکے دیوے خبر

Scanned with CamScanner

بس وہ دیتے ہیں آ خبر اسکی
ہوتے ہیں شاغل دعا میں وہ بی بی

اور خصائص سے ہو جمعہ کو ہے درود
مصطفٰی پر پڑھا کریں افزود

اور اس دن نماز سے اے ہمام
محترم از فضائل اسلام

کہ بلا عذر تین جمعے جو
چھوڑ دیویگا ہے بہرے اسکو

غسل جمعہ

جمعہ کا غسل بھی اے فرخ پے
جانئے سنتِ موکد ہے

اور خوشبو لگانا اور مسواک
پہننا اور فاخرہ پوشاک

اور ہفتے کے درمیاں اے سعید
جمعہ کا دن ہے مومنوں کو عید

اور عیدین سے بھی نزد خدا
بس معظم ہے روز جمعے کا

زیارت قبور روز جمعہ

اجر صوم و صلوٰۃ اک سالہ
لطف سے اسکو دیویگا مولے

اور ارواح مومنوں کی ٹھیک
ہوویں اس دن قبور کے نزدیک

اول روز کی پہچانت ہاں
آخر روز سے زیادہ ہے جہاں

اور یہی ہو گی عادتِ حرمین
مستحب تر اسے لکھے ہے مین

سو یہ کہنا عوام کا ہے یقیں
ہے غلط اور اسکو اصل نہیں

جمعہ کے اور شب کی فضیلت

کہے اکثر روز جمعہ ہے عید
روز مکروہ ہے عید کا اے سعید

اور شب جمعہ کے قیام کو بھی
کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی

شب جمعہ بزرگ تر ہو گی
پر ہے مکروہ خصوصیت اسکی

اور چھ لاکھ عاصیوں کے تئیں
شب جمعہ میں بخشدیتے ہیں

خاص خطبے کو درمیاں اے میر
جانو واجب ہے وعظ اور تذکیر

لوگ بہر نماز جو آئیں
انکا اجر و ثواب اسمیں لکھیں

وہ بھی ہوتے ہیں داخلِ مسجد
اور سنتے ہیں خطبہ اے ماجد

جمعہ کے دن دو رکعتیں جو پڑھے
ہے وہ افضل ہزار رکعت سے

اور ایام کو اٹھاوے رب
حشر میں انکے صورتوں سے جب

روشنی انپہ وہ کریگا تب
روشنی میں چلیں اسی کے سبب

اور روایت ہے اک یہی نیک صفت
کہ ہو وقت غروب وہ ساعت

جمعہ کے یہ درود با برکت
پاتے ہیں درجۂ قبولیت

جانو اسکی بڑی فضیلت ہے
چھوڑنے کی بڑی مذمت ہے

نام اسکا منافقوں میں لکھے
اس سے مومن کو حق پنہ دیوے

بلکہ جمعے کا غسل ہے وسواس
جانو واجب ہے اک جماعت پاس

کرنا مسجد کے درمیاں خوشبو
جمعہ کے دن ہے مستحب سمجھو

اور آئی حدیث خیر انام
روز جمعہ ہے سید الایّام

کرنے خاطر نماز جمعہ ادا
جو کہ چلکر پیادہ جاوے گا

اور جمعہ کا دن بہ فضلِ خدا
ہے مکفّر یقیں معاصی کا

اور یہاں ہیں زائرونکے تئیں
دوسرے ایّام سے زیادہ یقیں

اسلئے ہی زیارت اے بھائی
ہے اسی وقت مستحب آئی

بس وہ منع زیارت اے دمساز
جمعہ کے دن نہیں جو قبل نماز

جمعہ کا ایک روزہ رکھنے میں
آیا ہے اختلاف یہ سمجھیں

مالک و بوحنیفہ پاس بجا
روز مکروہ نہیں ہے جمعہ کا

پر اشارہ یہ اسمیں ہے کامل
کہ عبادت میں ہووا سد اشاغل

شب جمعہ میں جسکی رحلت ہو
نہ ہو اس شب عذاب قبر اسکو

اور جمعے کو دن اے با اخلاص
وعظ و تذکیر کیلئے ہے خاص

اور عمل کے صحف فرشتے تھے
بیٹھے ابواب پر مساجد کے

اور منبر پہ جب خطیب چڑھے
تب صحیفے لپیٹتے ہیں وے

اور عمل کا ثواب بھی اے جہاں
جمعہ کے روز ہووے وہ چنداں

ایک تسبیح اسمیں ہے افضل
الف تسبیح سے بھی اے اکمل

جمعہ کے دن کو روشن و تاباں
اہل جمعہ لئے اٹھاوے جہاں

رنگ انکا سفید برف سے ہو
مشک سے انکی ہووے گی خوشبو

Scanned with CamScanner

آویں کی فور کے پہاڑوں پر
جن و انساں کرینگے انپہ نظر

پس وہ آوینگے سارے جنت میں
ساتھ انکے موذناں بھی رہیں

وقتِ دوپہر بھی جمعہ کے روز
نفل مکروہ نہیں ہے اے فیروز

لیک جمعہ کے دن دئے رخصت
اور فرمائے اس طرح حضرتؐ

جب اذاں ہووے جمعہ کی اہتمام
تب خرید و فروخت ہووے حرام

یوں تعجب سے انکو دیکھینگے
کہ نہ اپنے پلک وہ ماریں گے

کہ کہیں ہوں اذاں لئے خدا
کوئی مخالط نہووے انکے سوا

بوقتادہ کہا نماز سبھی
کئے دوپہروں کو منع نبیؐ

جانو سلکلتے ہیں دو وقت سقر
نہیں سلگاتے روز جمعہ مگر

اور نماز و نمیں خاص جمعہ کے روز
یہ ہی مسنون قرأتِ فیروز

سنت ہے کہ جمعہ کے روز فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ دوسرے میں ھل اتی علی الانسان اور جمعہ کی پہلی رکعت میں جمعہ اور دوسرے میں سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ اور مغرب میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ ہو احد اور عشا میں سورۂ جمعہ و منافقون پڑھے شافعیہ اسی قرأت کو التزام کرتے ہیں ہرگز اسکا خلاف نہیں کرتے اور حنفیہ کسی ایک سورہ کی تعین کو مکروہ جانتے ہیں لاکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قرأت کے باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں. کبھی کبھی پڑھا کریں اور مکروہ اس صورت میں ہے کہ اس کے سوا دوسری قرأت کو ناروا سجھیں اور اسی پر مداومت کریں اور صاحب مدارج نے لکھا ہے کہ حضرتؐ کا عمل بھی دائمی نہوگا کہ ہرگز اس کا خلاف نہ کرتے ہوں جیسا کہ آپکی عادت شریف نوافل میں تھی. ہاں اکثر عمل اسپر ہوگا پس حنفیہ کا طریقہ یہ کہ اکثر وہی قرأت پڑھا کریں اور کبھی کبھی دوسرے سورے پڑھیں تا حدیث اور مذہب میں جمع ہو واللہ اعلم اور شب جمعہ اور روز جمعہ میں سورۂ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیگا. قیامت کے دن اسکے واسطے ایک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہوگا اور جو گناہ اس کہ اس سے دو جمعہ کے درمیان ہوے ہوں بخشے جائینگے اس سے مراد صغایر ہیں نہ کبائر۔ واللہ اعلم

خطبۂ جمعہ کا بیان

روبرو آپ کے تب آکے بلالؓ
بولتا تھا اذاں اے فرخ فال

عہد عثمانؓ بیچ خلق میں سب
کثرت و تفرقہ ہوا ہے جب

بعضے کہتے ہیں یہ اذاں اشہر
ہوی آغاز در زمان عمرؓ

اور یہ لفظ این اذاں کے ہمام
تھا بوقتِ عمرؓ فقط اعلام

پہ کبھی جاوے جبکہ وہ پہلے
اسکو پہلی اذاں کتب میں لکھے

اور بعضے بلاد میں سمجھو
سنت الجمعہ بولتے ہیں جو

اور نہ بعدِ صحابۂ نبویؐ
اور نہ اکثر دیار میں اب بھی

اصل اسبات کو نہیں اصلا
ہے مدارج میں دیکھ یوں ہی لکھا

خطبۂ جمعہ کے لئے سالاؓ
ہوتے منبر پہ آکے جبکہ سوار

در زمانِ پیمبرؐ و شیخینؓ
بس یہی ایک تھی اذان بے مین

وہ کئے حکم تا کہ پہلی اذاں
کہے مسجد کے باہر اے ذیشاں

پر ہے قول صحیح یہ بے مین
اس اذاں کا ہے بانی ذوالنورینؓ

اس اذاں کو بھی کہتے ہیں ثانی
کیونکہ عثمان اسکے ہیں بانی

پس یہ اطلاق اول و ثانی
اسکے دونوں پہ ہے بھی اے گیانی

یہ نہ حضرتؐ کے وقت میں تھا جان
اور نہ وقتِ صحابۂ ذیشان

اور معلوم نہ ہوا یہ بھی
کون کب سے کیا بنا اسکی

اور جب خطبہ مصطفےٰؐ پڑھتے
اپنی آواز کو بلند کرتے

خطبہ میں عصا وغیرہ لینا

اور یقین برکمان یا عصا / کرتے خطبہ میں آپ تھے تکیہ
اور اس طرح سے لکھے بعضے / جنگ میں جبکہ خطبہ پڑھتے تھے
اور یہ بعضے حنیفیہ نے لکھا / تکیہ مکروہ ہے برکمان و عصا
کہے بعضے جو شہر فتح ہوا / غلبۂ جنگ سے بھی اے دانا
صلح سے ہاتھ آئی ہے جو جا / وہاں خطبے کیوقت لیویں عصا
شافعیہ حرم میں اے ہشیار / خطبہ پڑھتے ہیں ہاتھ لے تلوار
فتح مکہ یہ صلح پائے کار / مختلف فیہ دونوں ہیں اے یار
اور لسفر سعادت اے اکرم / دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم
بعد منبر کے کوئی چیز یہ بھی / نہیں محفوظ تکیہ اے بھائی
اور سنت سے ہی ثبوت اسکا / چونکہ اوپر یہ قول ہے گزرا
بس دریں اختلاف اسپہ عمل / ہے روا اسمیں کچھ نہیں ہے خلل
اختلاف ائمہ رحمت ہے / اور عامل کو اسمیں وسعت ہے
کیونکہ خطبہ میں غلط و بندہی جالب / بند میں ایک حرف بس تو پہچاں
لفظ تھوڑے تے اور معانی کثیر / اور تھی تا ثیر خارج التحریر
یا ہو بر قدر کلمۂ تحمید / قدر تسبیح یا رہے اے سعید
کہیے الحمد للہ بر منبر / بند ہوے بس کئے اسیکے بر
اور منبر پہ جبکہ ہوتے سوار / تب بھی کرتے سلام دوسر بار
کہ پڑھے خطبہ سید الابرار / تھی سیہ سر پہ آپکے دستار
اسلئے روز جمعہ اے آگاہ / مستحب ہیں لکھے لباس سیاہ
اور بعضو نے یوں لکھا اے یار / کہ نہ حضرت کی تھی سیہ دستار
جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال / ہو گئی تھی سیاہ وہ اے خوشحال
اور فرماتے جسنے کی گفتار / وقت خطبے کے ہے وہ مثل حمار
بلکہ فرمایا جو کہ بات کیا / بلکہ خاموش رہ اسے دوسرا

اور بدست پاک میں اے یار / آپ لیتے تھے نیزہ یا تلوار
کرتے تیغ و کمان پر تکیہ / اور خطبہ میں جمعہ کے بعصا
نہیں مکروہ ہے صحیح یہ بات / کیونکہ سنت سے اسکا ہے اثبات
خطبہ جب اس جگہ پڑھیں اے یار / لیویں تب اپنے ہاتھ میں تلوار
جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا / اور مدینہ بہ صلح ہاتھ آیا
اور بلاشک و شبہ حنفیہ / کرتے ہیں بر سر عصا تکیہ
اور وجوہات اختلاف ضرور / ہیں مواضع میں اپنے سب مذکور
کہ عصا و کمان پر تکیہ / جانو بے شبہ قبل منبر تھا
اندریں باب اے نکو افعال / مختلف ایسے آئے ہیں اقوال
اور مدارج میں کر چکا تصریح / کہ بلاشک وہی ہے قول صحیح
مسئلہ اختلاف کے درمیاں / حزم اک ہی طرف نہیں شایاں
اور بہ نسبت نماز کے اے میر / خطبہ پڑھتے تھے شاہ دین قصیر
خاص کر از زبان پیغمبر / وحی و الہام کے جو تھے مظہر
بو حنیفہ کے پاس اے آگاہ / قدر تہلیل فرض ہے خطبہ
بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جان / کہ روایت ہے ایک دن عثمان
اور مسجد میں جب نبی آتے / حاضروں پر سلام کرتے تھے
اور مسلم نے ہے روایت کی / از عمرو بن حریث اے بھائی
اور چھوڑے تھے دو طرف اسکے / درمیاں اپنے ہر دو کھندوں کے
اور احناف پاس سب اوقات / لکھے ہیں مستحب اے نیک صفات
بلکہ کہتے تھے خود جو سر پر / یعنے لوہے کا ٹوپ جنگ اندر
اور خموشی کا حکم سرور دیں / کرتے خطبہ میں سامعین کے تئیں
کہ یہ تعریض ہے یہود کے ساتھ / وقت خطبے کے کرتے ہیں وہ بات
جو کیا حکم وہ خموشی کا / ہے بلا شبہ وہ بھی لغو کیا

جو کیا لغو اس کو جمعہ نہیں
نہیں جمعے کا اجرا اسکے تئیں

مالک و بوحنیفہ پاس بجا
اور نزدیک اکثر علما

ہے یہ واجب خموشی ہو سو اس
مستحب یہ ہے شافعی کے پاس

اور ہیں احمدؒ کے قول دو مشہر
ایک واجب ہی مستحب دیگر

اس خموشی کے یہ وجوب اوپر
کیا اجماع نقل عبد البر

اور جواب و سلام عطسہ کا
بعض مکروہ بولے بعض روا

اور کوئی تھا نماز میں اے ہمام
اور خطبہ کیا شروع امام

چاہیئے قطع تب کرے وہ نماز
پڑھے دو رکعتیں ہی اے دمساز

ہاں قضا فوائت ہے اے ذیشاں
وقت خطبے کی بھی روا ہے جاں

اور جو شخص جانو دور رہے
کہ نہ خطبہ اُسے سنا جاوے

بھی ہی واجب اُسے سکوت اے یار
ہے یہی قول جانیو مختار

نماز تہجد کا بیان

اب بیان تہجد اے اکرم
دیکھ کرتا ہوں مختصر میں رقم

پہلے حضرتؐ پر اور اُمت پر
فرض تھی یہ نماز اے دلبر

بعد ازاں نفل کر دیا رحمٰں
لیک ہے اختلاف اسمیں جاں

کہ وہ حضرتؐ پہ نیز نفل ہوی
کیا بلا نسخ یونہی فرض رہی

اور کسی حال میں رسولِ خدا
نہ تہجد کو چھوڑتے حاشا

کیا حضر اور سفر میں اے بھائی
بڑی کرتے محافظت اسکی

اور کسی رات میں بہ بیماری
گر تہجد وہ فوت ہو جاتی

انکے بدلے میں دن کو پیش زوال
پڑھتے تھے بارہ رکعتیں ہر حال

یہ بھی ظاہر ہیں انکے متوال
ہے وجوب تہجد اوپر دال

کرتے تھے اسقدر بھی طولِ قیام
ورم کرتے تھے آپکے اقدام

اور قرأت دراز کرتے تھے
یعنے سورے طویل پڑھتے تھے

جیسے پڑھتے تھے سورۂ بقرہ
آلِ عمران کا بھی وہ سورہ

اور کبھی سورۂ نسا اے ہمام
سورۂ مایدہ بھی یا انعام

اور سورے جو دوسرے ہیں طویل
پڑھتے اچھی طرح سے با ترتیل

اور رکوع و سجود و قومہ بھی
طول کرتے تھے اس موافق ہی

کبھی تکرار ایک آیت کی
کرتے اتنی کہ شب گزر جاتی

جیسے اک شب تمام زار و نزار
اسی آیت کی کرتے تھے تکرار

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ۔ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

باقی رہتی تھی تھوڑی قرأت جب
ہوتے استاد پھر پیمبرؐ تب

آخرِ عمر میں رسولِ خدا
بیٹھ کرتے تھے یہ نماز ادا

یا کبھی پوری رکعتِ دیگر
بیٹھ کر پڑھتے یا کھڑے رہکر

اور رکوع و سجود کرتے تھے
دوسری رکعت میں یونہی پڑھتے تھے

ہیں یہ دیکھی کہ وہ خدا کے نبیؐ
نفل بیٹھے ہوے پڑھتے تھے کبھی

نقل حفصہؓ سے ترمذی نے کی
اس طرح بولتی ہے وہ بی بی

بوحنیفہ کے پاس نفل لئے
بس تشہد کے طور پہ بیٹھے

مگر اک سال آگے رحلت کے
ضعف سے بیٹھ نفل پڑھتے تھے

ابویوسف سے احتبا[لہ] اے میاں
اور محمد سے ہے تربع جاں

اور روایت میں ایک اے بھائی
احتبا آیا اور تربع بھی

بیٹھ کر پڑھتے جب نماز نبیؐ
کرتے ترتیل ایسی قرآں کی

اور نشست تشہد اے اکمل
جان بالاتفاق ہے افضل

کہ جو قرأت ہو چھوٹے سورے کی
سورۂ طول سے بھی بڑھ جاتی

لہ زانوں کے اطراف ہاتھوں کو حلقہ کرکے بیٹھنا ۱۲

ہوا معلوم اِس روایت سے
لائے اچھی طرح بجائے ہمام
تنج دوگانہ تہجد اے ذیشان
مذہبِ شافعی ہیں اے بھائی
لوگ پوچھے امامِ احمدؒ سے
میں بلا شبہ اسکا ہوں قایل
وہ احادیث اب لکھوں بتفصیل
حضرتِ عائشہؓ سے اے بھائی
اور بشرطِ بخاری و مسلم
اور امامِ طحاویؒ والا
ہے وہ مثلِ نمازِ شام اے یار
بو حنیفہؒ نے دی خبر ہم کو
کہ کہا دوست میں نہ رکھتا ہوں
ہے اسیواسطے سمجھ لے اب
اور موطاؔ میں ہے اے فرخ پے
اور عباسؓ کی روایت بھی
اور اجماع سلف کا اے بھائی
اور لکھے ہیں وتر اک رکعت
اور لکھتے ہیں وہ حدیثیں جو
یا ہی نو یا ہے یازدہ تک بھی
کرتے بے فصل دو قعود تمام
شرحِ سفر سعادت اندر دیکھ
وہی ارجح ہیں فصل و اکثر

گر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے
تاکہ ہو خیرِ نقصِ ترکِ قیام
وتر کی تین رکعتیں پہچان
ایک رکعت ہی وتر میں آئی
وتر کی کیفیت تو فرمائے
پھر کہے اِس طرح وہ اے عاقل
بو حنیفہؒ کے جو ہیں صاف دلیل
کہ وہ بی بیؓ نے ہی یہ فرمائی
لایا ہے عائشہؓ سے بھی حاکم
یوں ابو العالیہ سے نقل کیا
کہ ہی وہ وترِ شب یہ وترِ نہار
سنا حمادؒ سے وہ اے خوشخو
وتر کی تین رکعتیں چھوڑو لس
ہیں بہت وہ عزیز نزدِ عرب
ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے
جانو بے شبہ ایسی ہی آئی
وتر کے تین رکعتوں پہ ہی
مکتفی ہوتی گر اے پاک صفت
شافعیؒ نے کیا سند جن کو
ہاں بلا شک یہ بات پہلے تھی
تیسری رکعت کی بعد دیتے سلام
یوں لکھا شیخ دہلوی اے نیک
اور اللہ ہی جانے ہے بہتر

تو ہے لازم کہ قرأت اُسکی تب
اور نمازِ تہجد آں حضرتؐ
وتر کی تین رکعتیں سے ہمام
پہلے دو رکعتوں کا پھیر سلام
کہ احادیث اکثر اور قوی
تین رکعت پہ اک سلام پڑھے
کہ کئی نقل نسائیؒ و حاکمؒ
وتر کے پڑھ دو رکعتِ اولے
کہ یقیں وتر تین ہی رکعت
کہ صحابہؓ ہمیں کیے تعلیم
اور امامِ محمدؒ والا ،
اور نخعیؒ سے وہ سنا بصواب
اور ہوں سرخ اشتراں مجھ پاس
ورنہ آگے نماز کے اے عزیز
وتر کی تین رکعتیں ہیں یقین
ابنِ مسعودؓ نے کہا اے یار
افضل التابعین حسنؒ بصری
تو مقرر نمازِ فجر کی بھی
کہ نکلتی ہے جن سے جانو یہ بات
وتر کا بعد ہا یا استقرار
تھا صحابہؓ میں بھی یہی اشہر
وتر کے تین رکعتوں کی دلیل
اور لکھا اسکے بعد وہ آجاں

اور رکوع و سجود ارکان سب
جان پڑھتے تھے سیزدہ رکعت
ہے ہمارے یہاں نہ ایک سلام
ایک رکعت پڑھے اے نیک انجام
آئیں رکعت کے باب میں اک بھی
تو بھی امتِ محمد زباں نہ کرے
یوں بشرطِ بخاریؒ و مسلمؒ
دیتے نہ تھے سلام شاہِ ہدیٰ
پڑھتے تھے اک سلام سے حضرت
وتر کی جو نماز ہے اے فہیم
ہے موطا میں اِس طرح لایا
اور وہ از عمرؓ بن الخطاب
یہاں ذکرِ شتر اے نکتہ شناس
سیم و زر اور اشتراں کیا چیز
جیسے مغرب کی رکعتیں ہیں تین
ایک رکعت نہ کافی ہو زنہار
کی ہے نقلِ صحیح بوجہِ قوی
قصر بیشک سفر میں کیجاتی
ایک رکعت ہی وتر پانچ یا سات
پڑھتے تھے تین رکعتیں سالار
بو حنیفہؒ ہے بس اُسی کے اُپر
جو یہاں تک لکھے گئے بتفصیل
وتر کے وصل و فصل کے درمیاں

ثبوت تین رکعات وتر از حضرت

وتر کی تین رکعت ایک سلام سے

بیانِ قنوت

ہیں احادیث مختلف آئے
تین رکعت ہی پر جواز یقیں
لیک ثابت ہے اُسکے پڑھنے میں
یا مدامی ہے واجبِ مشروع
ابنِ مسعودؓ کا ہے یہ مذہب
احمدؒ و شافعیؒ کے پاس ولے
قولِ مشہورِ احمدِ حنبلؒ
اور مذہب امامِ مالکؒ کا
اور مالکؒ کے پاس ائے بھائی
اور دلائل سے بوحنیفہؒ کے
کر کہا اُسنے وہ شبہ امت
اور ایسا ہی ابنِ کعبؓ سے بھی
کر ابوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ
اور یہ چاروں بھی اقتدا کر کے

اور ائمہ سے بھی اختلاف کئے
اِسمیں کوئی کیا خلاف نہیں
جانئے دو روایتیں آئیں
یا ہے قبلِ رکوع و بعدِ رکوع
اور کئی عالموں کا ائے خوش ڈھب
اِک روایت سے یا ابن مالکؒ کے
دائمی ہے قنوت ائے اکمل
اک روایت سے بھی یہی ہوگا
خاص ہے وہ نمازِ صبح میں ہی
دیکھ لکھتا ہوں اب یہاں تھوڑے
وتر پڑھتے تھے تین ہی رکعت
لائے ہیں ابنِ ماجہؒ و نسائیؒ
اور علیؓ سے سنا ہو تمیں یہ جان
آخرِ وتر میں ہی پڑھتے تھے

لیک وہ اختلاف جو آیا
اور پڑھنا ہے وتر میں جو قنوت
لیک ہے اختلاف اسمیں کہ یہاں
جانو مذہب ہیں بوحنیفہؒ کے
جیسے سفیان محققِ آفاق
ہے بہ نصفِ اخیر در رمضان
قبل و بعدِ رکوع ائے دمساز
احمدؒ و بوحنیفہؒ پاس اے جاں
اور بہ اشبہ شافعیؒ کے پاس
اپنی اوسط میں شیخ طبرانیؒ
اور اسمیں قنوت پڑھتے تھے
اور روایت کیا ہے سُن لیجے
کہ یہی پڑھتے تھے وہ شہرِ دین
بوحنیفہؒ کے اور بھی ہیں دلیل

گفتگو ہے بہ فضلِ والی
پایا بیشک باتفاق ثبوت
کیا پڑھے اسکو خاص در رمضان
دائمی ہے رکوع کے آگے
اور ابنِ مبارکؒ و اسحٰقؒ
پڑھنا بعدِ رکوع ائے ذیشاں
ہے دونو وقت بھی قنوت جواز
خاص ہے وتر میں قنوت یہاں
صبح اور وتر میں ہے یہ سوا اس
لایا ابنِ عمرؓ سے ائے گیانی
جانو بیشک رکوع کے آگے
دارِ قطنی سُویدِ غفلہؓ سے
آخرِ وتر میں قنوت یقیں
یہی کافی ہیں بس یہاں یہ قیل

لفظِ دعائے قنوت کا اختلاف

جاننا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دعا ہے یا کوئی دعا خاص ہے اس باب میں اختلاف ہے امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرتؐ آخرِ وتر میں پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (رواہ اصحاب السنن الاربعہ) شمنی نے حاکم کی روایت سے شرطِ شیخین پر لایا ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو تعلیم کئے کہ یہ کلمات اپنے وتر میں پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ امام شافعیؒ اور احمدؒ کے پاس قنوت اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ الخ ہے اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے پاس اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ الخ ہے اور ابی یوسفؒ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہے اور امام ابو اللیثؒ نے کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین بار کہے۔ اور بعضے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً الخ بھی لائے ہیں اور کہے ہیں جسکو دعائے قنوت یاد نہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا رَبَّنَا اٰتِنَا پر اکتفا درست ہے اور لکھتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ

اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ اگرچہ صحیحین اور سُنن معروفہ میں مذکور نہیں. لاکن ائمہ حنفیہؒ اسکو صحیح طرق قول ابنِ طبرانی وغیرہ کی روایت سے ثابت کئے ہیں اور امام سیوطیؒ نے جو شافعیہ سے ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں رکوع کے بعد بھی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ کچھ الفاظ کے تغیر اور تقدیم و تاخیر کیساتھ لایا ہے اور امام محمدؒ سے نقل کئے ہیں. کہ قنوت میں ایک دعا معین نہیں ہے یعنے دعوات مرویہ سے کبھی کوئی کبھی کوئی دعا پڑھے. کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے میں حضور اور رقّت قلب حاصل نہیں. الحاصل وتر میں قنوت کا پڑھنا احادیثِ صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہے ہاں قبلِ رکوع یا بعد رکوع اور دائمی یا مرباً تخصیص اخیرِ رمضان وغیرہ میں اختلاف ہے واللہ اعلم. اور حضرتؐ نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے. اسی طرح روایت کیا شیخ ابنِ ہمامؒ نے اپنی مسند میں امامِ احمدؒ سے وہ اسودؓ سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے. اور اسی پر ہیں اکثر اہلِ علم صحابہؓ سے اور اُن کے بعد کے بزرگوں سے اور وہ جو بعضے لوگ پہلی رکعت میں سورہ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ پڑھتے ہیں. کسی جگہ ماثور و مروی نہیں. ہاں کہتے ہیں کہ بعضے روایاتِ فقہ میں آیا ہے. اور حضرتؐ جب وتر کا سلام دیتے تینؔ بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور تیسرے بار اس کلمہ کو بآواز بلند اور کشش حروف سے کہتے پھر رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کہتے تھے.

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑھتے تھے جانِ حضرت　　وتر کے بعد نفل دوؔ رکعت
جو ہے مسند امام احمدؒ کی　　ابنِ ماجہؒ کی بھی سُنن آ ذکی

ہے وہ دونوں کتاب کے درمیان　　اُمِ سلمہؓ کی یہ روایت جان
کہ کبھی بعدِ وتر آں حضرتؐ　　پڑھتے تھے بس خفیف دو رکعت

وہ بجا لیکہ بیٹھے ہی رہتے　　یعنے وہ بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے
ترمذی میں بھی یہ حدیثِ شریف　　آئی ہے پر نہیں ہے ذکرِ خفیف

اور احمدؒ بھی بو امامہؓ سے　　بھی روایت کیا ہے یوں سنیئے
وتر کے بعد وہ شہِ اُمت　　پڑھتے تھے بیٹھ کر ہی دوؔ رکعت

پہلی رکعت میں سورۂ زلزال　　پڑھتے دوسری میں کافروں در حال
اور لکھا ہے صاحبِ مشکوٰۃ　　لایا ثوبانؓ سے دارمی یہ بات

کہے حضرتؐ کہ شب کی بیداری　　خواب سے اٹھنا جبکہ ہے بھاری
جب تمہارے کوئی وتر پڑھے　　اور دو رکعت بھی چاہیے پڑھ لے

پھر تہجد کو ہی بھلا گر اٹھیں　　ورنہ کافی وہ رکعتیں ہوویں
بعضے اصحاب شافعیؒ سے بھی　　جانیو نقل اس طرح آئی

اولِ شب میں جو کہ وتر پڑھے　　تو اُسے چاہیے کہ بعد اُسکے
کرکے شب کی قیام کی نیت　　اور پڑھ لیوے نفل دوؔ رکعت

اور صحابہ کی اک جماعت بھی　　یہ دو رکعت کی ہے روایت کی
لیک کہتے ہیں اور بھی یہ بات　　کہ صحیحین کی حدیث کے ساتھ

ہے معارض بظاہر اے بھائی　　وہ صحیحین کی خبر ہے یہی
کہ روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ　　کیے ارشاد حق کے پیغمبرؐ

کہ تمہاری اخیرِ شب کی نماز　　بلکہ ٹھہراؤ وتر کو بہ نیاز
پس دوؔ رکعت یہ گر پڑھیں اے میر　　شفع ہو رات کی نماز اخیر

سلا صحیحین کی حدیث میں آیا ہے کہ تمہاری شب کی آخر نماز وتر ہو. اور اگلے حدیثوں میں وتر کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا آیا ہے اگر دو رکعت پڑھیں شب کی آخر نماز شفع یعنے جفت ہوتی ہے

یہاں سفرِ سعادت اندر دیکھ — اُسکا ماتن نے یوں لکھا آ نیک
وتر کے بعد وہ دو رکعت کی — جو حدیثِ شریف ہے مروی
کیا نہیں یہ خبر صحیح ہو گی — اور کیا شک امامِ احمدؒ بھی
ٹھیک حق بات ہے یہی اے فصیح — کہ یہ ہر دو حدیث بھی ہیں صحیح
اور جمہور اہلِ علم و ہدیٰ — وتر کے بعد وہ رکھتے ہیں روا
وجہ پڑھنے کی اُنکی اے فاخر — تھا بیانِ جواز کی خاطر
خواہ یہ رکعتین ہو الحق — یا نوافل ہوں دوسرے مطلق
سو وہ محمول ہے یہ استحباب — حکمِ واجب نہیں ہے یہ دریاب
وہ دو رکعت کی یہ منافی نہیں — کیونکہ تابع وہ وتر کے ہیں یقیں
یہ دو رکعت ہیں مثلِ سنّت کے — فرض کے بعد ہیں سُنن جیسے
بعد اس فرض کی بھی دو رکعت — جو کہ آئی نماز ہے سنّت
اور نہ واجب ہیں حق وتر کے تئیں — بلکہ سنّت اُسے سمجھتے ہیں
پس دو رکعت یہ نفل اے سامع — جان انہی کے ہیں ملحق و تابع
کیونکہ تشفیع وتر اے دانا — نہیں رکھتا یہ لفظ ہے معنا

جمع و تطبیق ان حدیثوں کی — جب بہت عالموں پہ سخت ہوئی
لاجرم اُس خلاف سے بچنے — کیا انکار اُس کا مالکؒ نے
کہ دو رکعت وہ میں نہ پڑھتا ہوں — اور نہ دوسرے کو منع کرتا ہوں
اِک خبر دوسری کی اے ماہر — ہے مخالف اگرچہ در ظاہر
اور کہتے ہیں وہ نفل دو رکعت — وتر کے بعد جو پڑھے ہے حضرت
تا ہو معلوم یہ کہ نفل نماز — بالیقیں بعد وتر کے ہے جواز
وہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی — کرو آخر نماز تم شب کی
کہے بعضے کہ یہ جو آئی خبر — کریں آخر نماز وتر اُپر
خاص واجب ہے وتر جنکے پاس — پاس اُنکے سمجھ بلا وسواس
خاص مغرب کے فرض اے ہشیار — تین رکعت ہونگے وترِ نہار
وتر کے بعد بھی یہ دو رکعات — ہیں مشابہ سمجھ اُسیکے ساتھ
جب وہ سنت کی ہی بڑی تاکید — حکمِ واجب میں ہی وہ ہے اے سعید
اور نہ تشفیعِ وتر اُس کو کہیں — بلکہ نیّت سے نفل کی پڑھ لیں
شرح سفرِ سعادت اے ذیشاں — جو ہی اُسمیں لکھا ہے سب یہ بیاں

نمازِ اشراق و ضحےٰ کا بیان

اب میں لکھتا ہوں دیکھ کچھ تو یہاں — نفلِ اشراق اور ضحےٰ کا بیاں
وقتِ اشراق کا یہی ہوگا — پھر اک دن چڑھے یہ وقتِ ضحےٰ
ہے حدیثوں سے ثابت اے دمساز — کہ پڑھے ہیں نبی یہ ہر دو نماز
بعضے اشراق کے تئیں اے میاں — کہتے ہیں سنّتِ مؤکّد جاں
اک روایت میں رکعت آئے دو — اک روایت میں چار اے خوشخو
اور پھر اک عدد پہ بھی اے فہیم — دیکھ منقول ہے ثوابِ عظیم
کہ حدیثیں صحیح اور مشہور — ہیں نمازِ ضحےٰ میں آئے وفور
آیا ہے اک حدیث کے درمیاں — کہ وہ داؤد کی نماز ہے جاں

اک دو نیزے برابر اے دلبند — ہو وے جس وقت آفتاب بلند
ہے ضحےٰ نام اسکا عربی میں — چاشت اُسکو ہی فارسی میں کہیں
اور امّت کو بھی دئے ترغیب — یہ نمازیں ہیں مستحب اے لبیب
رکعتوں کے عدد میں اسکے ولیک — مختلف آئے ہیں حدیث اے نیک
اک روایت بھی ہے چھ رکعت کی — آٹھ دس آئے بارہ رکعت بھی
اور مواہب میں یوں لکھا ہے یقیں — کہ کہا شیخِ دین ولی اللہ الدیں
بلکہ طبری کہا کہ پہنچے او — درجۂ معنوی تواتر کو
اور دوسری حدیث ہے آئی — کہ تھے کرتے محافظت اسکی

آدمؑ و نوحؑ اور ابراہیمؑ
کیونکہ بعضے صحابہؓ، تُرّو ر
آور مجاہد سے نقل ہے بالخیر
لوگ پڑھتے تھے تب نمازِ ضحیٰ
وہ کہا یہ بھی ایک بدعت ہے
ایسے ہی جو حدیث اور آثار
کہ نمازِ ضحیٰ یہ حق کے حبیبؐ
کہیں اُمت پہ فرض نا ہووے
اُسکو حالانکہ سنّت دو لکھتے تھے
اور بعضے صحابہؓ حضرتؐ کے
اِس سے لازم نہ آوے یہ آئین
اور ابنِ عمرؓ اے باعزّت
جب پڑھے آشکار بدعت ہو
جب کریں مثلِ فرض ہے بدعت
لوگ ہو جمع پڑھ رہے تھے ضحیٰ
غرض اثر و خبر سے کوئی حاشا
اور کہے بعضے عالماں تحقیق
کیونکہ ابنِ شقیقؒ نے لایا
تب وہ بی بیؓ کبھی نہ پڑھتے تھے
کہ نبیؐ اسقدر ضحیٰ پڑھتے
اور نوافل کے درمیاں اکثر
اور ہے عکرمہؒ سے یوں منقول
اور سفرِ سعادت اندر ہاں

اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ باتکریم
لوگ پوچھے تو یوں دئیے ہیں خبر
کہ کہا میں بھی عروہ ابنِ زبیر
ہم نے ابن عمرؓ سے تب پوچھا
لیک بے شبہ نیک بدعت ہے
مختلف اس بیا نمیں آئے یا
گرچہ اُمت کتئیں دیئے ترغیب
اسلئے پڑھتے گاہ گاہ اُسے
تا کہیں ہمیشہ فرض نا ہووے
نفی جو اِس نماز کی ہیں کئے
کہ کبھی نا پڑھے ہوں سرورِ دیں
جو کہا اِس نماز کو بدعت
کہا ایسا ہی دیکھ لوگوں کو
کیونکہ اخفائے نفل ہے سنّت
اُن پہ انکار کرکے فرمایا
غیرِ مشروع نیں نمازِ ضحیٰ
سب روایات بیچ دے توفیق
جو مشاہیرِ تابعیں سے تھا
مگر اس دن سفر سے جب آتے
ہم سمجھتے تھے پھر نہ چھوڑینگے
یہی عادت تھی آپکی اشہر
ابنِ عباسؓ ابن عمِ رسولؐ
اُسکا ماتن ذیلوں کیا ہے بیاں

بعضے مکروہ بھی لکھے ہیں ایسے
کہ یہ پڑھتے ہوئے نمازِ ضحیٰ
آئے در مسجدِ رسولِ خدا
کیا نماز اب یہ قوم کی سنّت
کوئی بدعت بھی اِس سے افضل ہی
جانئے انکی جمع اور تطبیق
اور پڑھتے تھے آپ بھی سنئے
جونکہ تصریح عائشہؓ نے کی
پس بلاشک ثبوت کو پہنچا
اُنکے رُویت کی ہے وہ نفی ولے
یا ہے اُس سے مراد نفی دوام
اُس سے ہے یہ مراد جانو تم
ورنہ مشروع ہے نمازِ ضحیٰ
نقل کرتا ہے ابنِ بوشیبہؒ
گر یہ پڑھنا نماز چہتے ہو
اُسکا اظہار و اجتماع دوام
مستحب ہے کہ گاہ گاہ پڑہیں
کہ نقیں عائشہؓ سے میں پوچھا
نقل ہے بوسعیدِ خدری سے
اور یہانتک وہ چھوڑدیتے کبھی
اور اصحاب و تابعین کا ہمیں
پڑھتا تھا ایکدن نمازِ ضحیٰ
کیہ یہی ہے صواب اے دلبر

اور بدعت اسے لکھے بعضے
ہمنے حضرتؐ کتئیں نہیں دیکھا
وہاں ابن عمرؓ بھی بیٹھا تھا
ہے بلاشبہ یا کہ ہے بدعت
نہیں پیدا کئے مسلماناں
کی ہے بس عالموں نے یوں تحقیق
لیک اُس پر مداومت نہ کئے
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبیؐ
کہ پڑھے ہیں ضحیٰ رسولِ خدا
بعضے بولے کہ ہم نہیں دیکھے
کہ حضرتؐ پڑھے ہیں اُسکو مدام
کہ مساجد میں جمع ہو مردم
لیک اظہارِ اجتماع اُس کا
ابنِ مسعودؓ ایکدن دیکھا
تو اے لوگو گھروں میں اپنے پڑھو
ہوگا بدعت نہیں ہے اِسمیں کلام
اور بعضے دنوں میں ترک کریں
کہ نبیؐ پڑھتے تھے نمازِ ضحیٰ
کہ خبر اس طرح سے دی اُسنے
کہتے ہم پھر نہیں پڑھینگے کبھی
بھی نوافل میں تھا بریں منوال
اور دس روز چھوڑ دیتا تھا
مستحب ہے مداومت اُس پر

نہ مساجد میں اجتماع ہے بھلا گھر میں پڑھنا ہے منفرد اولیٰ رکعتوں میں ضحیٰ کی بھی ہے ضعیف مختلف آئی ہیں حدیث شریف
اکثر اہل علم و فضل والے چار رکعت ہیں اختیار کئے اور احادیث اس عدد کے تمام ہیں بلا شک صحیح نیک انجام
دوسرے اعداد کی حدیث شریف ہونگی بعضے صحیح بعضے ضعیف

شبِ برات یعنے شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت اور نماز کا بیان

ہے جو پندرھویں رات شعبان کی ہوئی ثابت فضیلت اُسکی بڑی کہ فضیلت میں اُسکی اے ہشیار دیکھ احادیث آئے ہیں بسیار
قدر کی شب کے بعد افضل تر ہے یہی شب بغیر شبہ و خطر ہے حدیثِ صحیح میں آیا سبکو اس شب میں بخشتا ہے خدا
لیک مشرک کو اور مشاحن کو عاق کو اور خمر کے مدمن کو مُسبل و اہل حقد کے بھی تئیں جانو اُس شب میں بخشتا وہ نہیں
ہے مُشاحن وہی یقیں سمجھو دشمنی رکھے مومنوں سے جو عاق ماں باپ کا ہے نافرماں مدمنِ خمر ہے شرابی جاں
ہے وہ مُسبل ازار طول رکھے پاؤں کے ٹخنے جس سے چھپ جاوے صاحبِ حقد کینہ ور ہوگا نہیں ان سب کو بخشتا ہے خدا
اور خبر ہے کہ چار شب اندر جانو رحمت کے کھولتے ہیں در کھلے رہتے ہیں در وہ ایسا ہی جانیو صبح کی اذان تک بھی
شبِ عرفہ شبِ برات بجا اور شبِ عیدِ فطر و عیدِ ضحیٰ اور قیامِ شبِ برات ایجان اور صوم پندرھویں شعبان
پہنچا صحت کو پر مساجد میں جانو بدعت ہے جمع ناہوویں پڑھنا اس شب نماز واحد ہی کہا مکروہ نہیں ہے اوزاعی نے
حضرتِ عائشہ سے ہے مروی کہ میں دیکھی ہوں وہ خدا کے نبی ہوئے طولِ قیام سے دمساز اور ایسا کئے ہیں سجدہ دراز
مجکو ایسا گمان ہوا ہے تب کہ ہوئی قبض روحِ اقدس اب اور شب میں وہ حق کے پیغمبر تن تنہا بقیع میں جا کر
مردگوں کو لئے وہاں کے سب چاہئے ہیں مغفرت بدرگہِ رب پس اُسی شب میں سنت اتنا ہی کہ جو ثابت ہوا ز فعلِ نبی
یعنے طولِ سجود و طولِ قیام اور زیارت قبور کی اے ہمام نیک تنہا کرے زیارت جا اور کرے انکی مغفرت کی دعا
اور اوراد میں مشائخ کے جو نمازیں وہ شب کے ہیں لکھے رکعتوں کا بھی اور سوروں کا بھی تعین جو اسمیں ہے آیا
وہ حدیثیں محدثین کے پاس نہیں صحت کو پہنچے ہیں سو اس اور چراغاں زیادہ سلگانا اور بارود سوزی آدانا
ہے مجوس و ہنود کی رسمیں جو کہ کرتے ہیں وہ دِوالی ہیں ہے یقیں بدعت و حرام بُرا ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا
اب خسوف و کسوف کا بھی بیان دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں

نمازِ خسوف و کسوف کا بیان

چاند کو جو گہن لگے ہے خسوف اور سورج گہن ہے جانو کسوف ابنِ عباس سے ہے یوں منقول کہ یہ فرمائے ہیں خدا کے رسول
کہ ز آیاتِ خالقِ اکبر دو نشاں ہیں یقیں یہ شمس و قمر انکو دیکھو گے پس اگر ایسا کہ ہوا سلب نور ہے انکا
تو کرو ذکرِ پاک مولا کا اور دُسری حدیث میں آیا کہ دعا تب کرو بدرگہِ رب اور تکبیر بھی کہو تم تب

چار رکعتوں کی نماز — اور اوراد مشائخ میں ہے کہ نماز ضحیٰ کے چار رکعت میں یہ سورتیں پڑھیں والشمس واللیل والضحیٰ الم نشرح اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے اللہم اغفرلی وارحمنی وتب علیّ انک انت التواب الغفور الرحیم ۱۲

تنبیہ بر اصلیت رسالہ شہود

اور تب تم کرو نماز ادا
اور صدقہ بھی دیو بہرِ خدا

اور قیام اور رکوع اور سجود
قدر عادت سے ہیں کئی افزود

اور رکوع و سجود اے دلبند
بھی کئے طول اُسکے ہی مانند

اک روایت میں سہ چہار و پنج
بھی رکوع آئے اے سعادت سنج

یونہی سہ چار بار وہ سالارؐ
اُس میں کرتے رکوع کی تکرار

اور احمدؒ کے پاس اے بھائی
قولِ مشہور سے ہے ایسا ہی

اور مقرر حدیثِ ابن عمرؓ
حنفیہ کی دلیل ہے اشہر

کہ رکوع ایک ہی کئے ہیں نبیؐ
اور حدیثِ صحیح بھی گزری

دیکھ اسمیں رکوع کی تکرار
نہیں مذکور ہے اے نیک شعار

پس ہوا شبہ لوگ کو اے یار
کہ ہوئی ہے رکوع کی تکرار

اور وہ بھی خلافِ عادت ہے
نہ کیا اسکی کوئی روایت ہے

لکھوں باختصار اب میں یہاں
طاعتِ سفرِ احمدی کا بیاں

چہار گانہ نماز کی حضرتؐ
قصر پڑھتے تھے جاں دو رکعت

پاس احناف کے سفر میں یقیں
چار رکعت کبھی درست نہیں

تو مسافر کی ہو نماز جواز
ورنہ فاسد ہے وہ نہو وے جواز

مذہبِ شافعیؒ میں ہے رخصت
یعنے جائز بھی چار ہے رکعت

حج کے موسم میں ہاں پڑھے عثمانؓ
در اخیرِ خلافت اپنے جاں

اور سفر میں وہ سرورِ دوراں
اکتفا کرتے فرض پر ہی جاں

ظہر کے بعد کے دو سنت بھی
ہے روایت ادا کئے ہیں نبیؐ

اور ابن عمرؓ کے پڑھنے میں
ہیں روایات مختلف آئیں

لیک سنت اگر کوئی پڑھتا
منع ابن عمرؓ نہ کرتا تھا

بلکہ وہ پُشت پر بھی مرکب کے
بس اشارے کے ساتھ پڑھتے تھے

اور وہ مرکب کسی طرف بھی چلے
وقتِ تحریم قبلہ رو ہوے

عائشہؓ کی حدیث ہے معروف
کہ پڑھے ہے مصطفیٰؐ نمازِ کسوف

اور قرأت بھی طول وہ سالارؐ
سورۂ بقر کے پڑھے مقدار

اور منقول ہے بہ ہر رکعت
کہ کئے دو رکوع آنحضرتؐ

اور رکوعِ دراز کرتے تھے
سر اُٹھا پھر رکوع میں آتے

شافعیؒ پاس یہ نماز عیاں
خطبہ و دو رکوع سے ہے جاں

نزدِ اکثر یقیں ہمارے یہاں
ہے بلا خطبہ اک رکوع سے جاں

اور حدیثیں صحیح ابنِ ہمامؒ
لا کے ثابت کیا اے نیک انجام

کہ کہے مصطفیٰؐ جب ایسا ہو
یعنے لاگے گہن نماز پڑھو

کہے بعضے صفیں ہوئے تھے کثیر
کثرتِ اژدہام سے اے میر

اور اکابر کے سوا وہ کبھی
نہیں واقع ہوا بہ عہدِ نبیؐ

نمازِ قصر کا بیان

اسمیں ہے اک نمازِ قصر کا باب
باب دوسرا ہے جمع کا دریاب

اسپہ ہے اتفاق امت کا
کوئی اسمیں نہیں خلاف کیا

سہو سے چار رکعتیں ہی پڑے
پہلے قعدے میں اُسکے گر بیٹھے

اور مذہب امامِ مالکؒ کا
بولتے ہیں اسی موافق تھا

اور اصحابِ مصطفیٰؐ اسی بھی
چار رکعت نہیں پڑھا ہے کوئی

اسکے ہیں توجیہات اے بھائی
اور مذہب ہے عائشہؓ کا یہی

ہاں نمازِ صباح کی سنت
اور پڑھتے تھے وتر بھی حضرتؐ

اور اصحاب کی جماعت ایک
پڑھتے تھے سنتیں سفر میں لیک

اس سے معلوم جانئے یہ ہوا
کبھی پڑھتا کبھی نہ پڑھتا تھا

اور تہجد سفر میں پیغمبرؐ
نہیں کرتے تھے ترک اے دلبر

پشت پر جانور کے نفل نماز
یوں اشارے سے جانیو ہی جواز

اور حضرت کبھی سفر میں سنو
جمع کرتے تھے دو نماز کو جو

[illegible]

جمع تقدیم و جمع تاخیر

سفر میں دو نمازوں کے ایک وقت میں جمع کرنے کا اختلاف

[illegible]

اُنکی صورت یہی ہے اے خوشخال
ظہر اور عصر جمع کرتے تھے
ظہر کے ساتھ عصر کو گاہے
اور گاہے غروب کے آگے
جب اترتے عشا کے وقت میں جا
اور نکلنے کے آگے شاہِ ہدا
جانتے آئے ہیں حدیثِ صحیح
بعضے تعجیلِ سیر میں ہی صاف
بعضے قایل جواز کے در سیر
سیر میں مصطفےٰ کا تھا معمول
کہے بعضے جواز ہے آسعید
جمعِ تقدیم نیں روا اے زکی
بوحنیفہ کے پاس برا ایں
اور عدمِ جواز کا بھی سبب
پس سے وقتوں کے آگے اور پیچھے
کہ بہ عہدِ خلافت اپنے عمر رض
اور بولا ثقات سے یہ خبر
کہ ہے قطعی تعینِ اوقات
قصر و افطار ہاں سفر میں ولے
کہ کہا میں کبھی نہیں دیکھا
دو نمازیں مگر بہ مزدلفہ کو
یہ سبب حج کے تھا مناسک کا
ہاں کئے غزوۂ تبوک میں ہی

جب نکلتے سفر وہ پیشِ زوال
یعنے اک وقت دونو پڑھتے تھے
کر ادا مصطفےٰ رواں ہوتے
گر شۂ انبیا رواں ہوتے
جمع کرتے تھے مغرب اور عشا
وقت آتا نمازِ مغرب کا
جمع ہیں دو نماز کے اے فصیح
اسلئے عالموں میں آیا خلاف
نہیں حالِ نزول میں باخبر
اور وہ مروی نہیں بحالِ نزول
کہ اگر ہو سفر میں عذرِ شدید
قولِ مالک بھی اک ہی ایسا ہی
مطلقاً جمع ہی جواز نہیں
یہی لکھا گیا ہے سن تو اب
ہوں نمازیں سنو کبائر سے
اپنے حکام کو لکھا یکسر
ہمکو پہنچی بغیرِ شبہ و خطر
اور متواتر اے گرامی ذات
ہوی ثابت ہی نصِّ قرآں سے
سیّد الانبیاء رسولِ خدا
جمع فرمائے مغرب اور عشا
وہ سبب کچھ نہیں سفر کا تھا
نہیں ہر روز ہیں کئی وہ بھی

ڈھیل کرتے نمازِ ظہر میں تب
دو نماز اس طرح جو پڑھتے ہیں
اس طرح جمع کریں اے ہمام
رہ میں ہوتا تھا وقت گر اٹھے
جمعِ تاخیر یہ بھی ہے سمجھیں
پڑھتے مغرب عشا کے ساتھ ایجان
مطلق آئے حدیث بعض اُنسے
بعضے مطلق جواز کے قائل
اور وہ بولتے ہیں اے دمساز
اور یہ تعجیلِ سیر اے سالک
جمعِ تاخیر سیر میں بہ نیاز
اور مشہور مذہب احمد رح
یعنے ایسا کہ کوئی وقتِ نماز
کہ ہیں قطعی نماز کے اوقات
کہ امامِ محمد اُسکی دلیل
دو نماز ایک وقت پر نہ پڑھو
ابنِ عباس سے ہے یہی منقول
پس حدیثِ احاد اے بھائی
اور صحیحین میں حدیثِ صحیح
کہ کئے ہوں ادا نماز کوئی
اور خبر ہے کہ ظہر عصر یقیں
اور یہ جمع اے نکو انجام
ابی داؤد لے زابنِ عمر رض

اور اترتے تھے وقتِ عصر میں جب
جمعِ تاخیر اس کو کہتے ہیں
جمعِ تقدیم ہو گا اس کا نام
کرتے مغرب کے پڑھنے میں تاخیر
عصر کیوقت جونکہ ظہر پڑھیں
جمعِ تقدیم یہ بھی ہی پہچان
اور چلنے کے قید سے بعضے
شافعی ہی انہیں سے ہے اے عاقل
جمع کرنا سفر میں بھی دو نماز
ہوگا مشہور مذہبِ مالک رح
پاس احمد کے ہے روا و جواز
مطلقاً ہے جواز اے ارشد
مل ہی جاوے سو یہ نہیں ہے جواز
اور تواتر سے پائے ہیں اثبات
یہ مؤطا میں ہے لکھا بے قیل
بلکہ اسکو کبیرہ ہے سمجھو
کہ کہا میں سنا ہوں از مکحول رح
متعارض نہو سکے اُسکی
ابنِ مسعود سے ہے آئی صریح
کہیں در غیرِ وقت اُسکے کبھی
جمع عرفات میں کئی شہِ دیں
شاہِ دیں کا نہیں تھا فعلِ دوام
ہے روایت کیا کہ پیغمبر

نہ کئے جمع مغرب اور عشا
کوئی سفر میں بھی ایکبار ہوا

جمع تقدیم کے حدیث مگر
آئے ہونگے صحاح میں کمتر

جمعِ تاخیر کی مگر تاویل
حنفیہ اسلئے کئے بے قیل

جلدی دوسری نماز میں بھی کرے
اوّلِ وقت میں پڑھے اُسکے

ہوتے بعد غروب ہی راہی
ہوتی نزدیک جبکہ تاریکی

اور نمازِ عشا ادا کرتے
بعد ہوتے تھے وہ رواں آگے

اور ابنِ عمرؓ بھی اے بھائی
کبھی کرتا سفر میں ایسا ہی

بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
جمع میں احتیاط سے اقرب

کہا مکروہ مالک اے دمساز
محض فعلِ نبیؐ تھا بہرِ جواز

اور مقیم مریض کے بھی لئے
کہے جائز ہے تابعیں بعضے

اور قایل ہیں بعض اے دمساز
کہ ہو بارش کی عذر پہ بھی جواز

ابنِ عباس سے ہی یوں مروی
کہ کہا اُس نے دو نماز کبھی

تو کیا اُنکے جو ہیں دروازے
اُس نے آیا ہے اُنکے یک در سے

عیدین کی نماز کا بیان

عید کے دو نماز کی خاطر
جاتے حضرت تھے شہر سے باہر

عید کی پس نماز اے اکمل
ہے یہ صحرا کے درمیاں افضل

جاتے بیرونِ شہر آنحضرت
پس بلاشبہ ہے یہی سنت

بعضے پڑھتے ہیں مسجدوں میں جو
ہے بلا شک خلافِ سنّت او

پس مساجد میں عذر سے پڑھنا
کبھی نا ہو خلافِ سنّت کا

کیونکہ بیت خدا حرم ہے وہ
سب مکانوں سے محترم ہے وہ

تا زقربِ حضورِ پیغمبرؐ
پاوے طاعت قبولیت کا ثمر

اور لکھا ہے شیخ ابنِ ہمام
کہ ہے سنّت بھی اے نیک انجام

اور کسی کو خلیفہ ٹھہراوے
ناتوانوں کو تا وہ ہمرہ لے

اور نہ ابنِ عمرؓ بھی کرتا تھا
جمع ہرگز مگر بہ مزدلفہ

پس ائمہ اسی لئے اکثر
نہیں قایل ہیں اسکے اے دلبر

کرے پہلے نماز میں تاخیر
بس یہاںتک کہ پہنچے وقت اخیر

ابوداؤد نے روایت کی
کہ علیؓ نے سفر میں ایسا ہی

پڑھتے تھے تب اُتر نمازِ شام
کرتے بعدِ نماز نوشِ طعام

اور کہتے کہ سرورِ کونین
کرتے ایسا ہی جانئے بے رین

اور کہتا تھا جبکہ ہو تعجیل
کرتے ایسا ہی مصطفےٰ بے قیل

اور کہے بعضے شافعی اکمل
کہ یقیں ترکِ جمع ہے افضل

دو نمازوں کے جمع کا یہ بیان
تھا مسافر کے واسطے پہچان

یوں کہا ترمذی اے نیک اخلاق
کہ نہیں سے ہیں احمد و اسحٰق

شافعی اور احمد و اسحٰق
ہیں نہیں سے ائمہ آفاق

کہ بلا عذر کوئی جمع کرے
یعنے یکوقت دو نماز پڑھے

جمع کرنا بعرفہ اور سفر
بس یہی جمہور کا عمل اسیر

عید کی اب نماز کا بھی بیاں
دیکھ لکھا ہوں مختصر میں یہاں

اور وہ جگہ ز مسجدِ نبویؐ
فاصلہ پر ہزار گز کے تھی

باوجود اُس شرف کے اے بھائی
جو تھا حاصل بہ مسجدِ نبویؐ

اکثر امصار میں بہ عرب و عجم
بس اسی پر عمل ہے اے اکرم

مینہ کے عذر سے مگر اے یار
پڑھے مسجد میں ہیں نبیؐ یکبار

اور عادت ہے مکّے والوں کی
کہ پڑھے مسجد الحرام میں ہی

اور یونہی مدینہ والے بھی
پڑھتے ہیں سب مسجدِ نبویؐ

پس مساجد دونو حرم کے بجا
سب سے ہیں اسلئے ہی مستثنےٰ

کہ جو ہوگا امام یعنے امیر
جاوے صحرا طرف بہ خلقِ کثیر

عید کی اپنے شہر میں ہی نماز
باجماعت ادا کرے بہ نیاز

جمعہ و عیدین میں بہتر لباس پہننا مستحب ہے

کیونکہ بالاتفاق دردوجا — شہر میں ہے نمازِ عید روا
اور پوشاک پہنتے اجمل — عید کے روز احمدِ مرسلؐ
عزتِ دین کیلئے لے مین — پہنتے تھے یہ جمعہ اور عیدین
کہیں بردِیمانی اسکے تئیں — ویسے چادر یمن میں ہوتے ہیں
اور عیدالفطر میں آکے دمساز — سرورِ مسلمین اقبلِ نماز
نوش فرما طعام بھی پہلے — بعد اسکے نماز کو جاتے
غسلِ عیدین و غسل عرفے کا — گرچہ ہے اک حدیث میں آیا
ہر دو عیدین لنبھی ابنِ عمرؓ — غسل کرتا تھا اے نکو محضر
اس سے ہوتا ہے ظاہر اے بھائی — کہ صحیح وہ حدیث ہووےگی
روزِ عید الضحیٰ میں آکے ذیشان — حکم یہ متفق علیہ ہے جان
اور حضرتؐ نمازِ عید لئے — عیدگہ کو پیادہ جاتے تھے

تکبیر راہ میں کہنا

ہاں مگر کوئی عذر ہووے جب — تو ہے جائز سوار ہونا تب
اور مصلا میں پہنچتے ہی نماز — کرتے سالارِ انبیاؐ آغاز
اور کہتے تھے کتنی تکبیریں — ہے ائمہ کا اختلاف اسمیں
پہلی رکعت میں آگے قرأۃ کے — جانو تکبیر تین بار کہے
حنفیہ کہتے ہیں یہ تکبیرات — مختلف آئے جبکہ مرویات
کہ درونِ نماز تکبیرات — اور ہر بار بھی اٹھانا ہاتھ
اور بعدِ نمازِ عید اے شہیر — خطبہ پڑھتے نبیؐ کھڑے رہکر
اور اسی پر تھا مصطفےٰؐ کا عمل — اور شیخینِ باصفا کا عمل

نمازِ عیدین میں خطبہ کی تقدیم اوّل مروان سے ہوئی۔

کہ مدینہ کا جب وہ تھا حاکم — کیا تقدیم خطبہ وہ ظالم
لیک ہر دو کے جانو نیت میں — ہے بڑا فرق وجہ و علت میں
خطبۂ ثانیہ میں وہ ناکام — کرتا تھا سب اہلِ بیتِ کرام
اسلئے وہ شقی بدانداز — خطبہ پڑھنے لگا ہے قبلِ نماز

اور محمدؐ کے پاس تین جگہ — ہے روا اگرچہ نہ خلیفہ کیا
حلۂ فاخرہ تھا وہ اے یار — یعنی یک جفت چادر اور ازار
اور کبھی اوڑھتے تھے یک چادر — سبز یا سرخ تھے خطوط اسپر
عید کے دن تجمل و تزئین — جب ہو شروع مستحب ہو یقین
نوش فرماتے چند عدد خرما — طاق رہتا سمجھ عدد اُن کا
اور عیدالضحیٰ کے دن اے اہتمام — کرتے بعدِ نماز نوشِ طعام
یہ کہیں ہیں ضعیف ہے وہ خبر — ہاں مؤطا میں ایک آئی اثر
اتباعِ سنن میں صبح و مسا — جبکہ حاصل تھی اسکو شانِ علی
اور ابنِ عمرؓ سمجھ اے خبیر — جہر کرتا تھا راہ میں تکبیر
اور یہ عیدالفطر ہمارے یہاں — کہنا آہستہ اے نکو عنواں
پس یہی مستحب ہے اے اکمل — اسپہ اکثر ہے عالموں کا عمل
اور جنازے کیساتھ بھی زنہار — نہیں ہوتے تھے شاہِ دین سوار
بے اذان و بلا اقامت سے — پڑھتے دو رکعتیں جماعت سے
لیک مختار حنفیہ کا اے میر — ہر دو رکعت میں ہیں یہ چھ تکبیر
دوسری رکعت میں بعد قرأت کے — تین تکبیر کہہ رکوع کرے
جس روایت میں ہیں وہ کم آئے — ہم اسی کو ہیں اختیار کئے
جبکہ ہو یہ خلاف عادت کا — پس ہے عملِ قلیل ہی اولے
متفق سب اسی پہ ہیں اے سعید — کہ ہے خطبہ پس از نمازِ عید
کیا تقدیم خطبہ جو ایجاد — ہے وہ مروانِ پُرجفا رکھو یاد
لیک کہتے ہیں بعض اے ذیشان — پہلے تقدیم یہ کیا عثمانؓ
کیا تقدیم خطبہ جو مروان — یہی اسکا سبب لکھے ہیں جان
اسلئے لوگ خطبہ نا سنکے — پڑھ نماز اسی دم نکل جاتے
اور خلافت میں اپنی ذوالنورینؓ — آگے پڑھتے نماز ہی بے مین

بعد لوگوں میں آئی جب سستی
دیر سے آنے لگے اے بھائی
اسلئے آگے خطبہ پڑھنے لگے
تاکہ لوگوں کو سب نماز ملے

فرق دونوں میں اسقدر ہے دیکھ
مختلف علتیں ہیں صورت ایک
وہ بھی عثمانؓ سے کبھی نادر
ایک دو بار ہی ہوا ظاہر

لیک مروان ہوا ہے جب حاکم
کیا اُسپہ مواظبت ظالم
اور بعصرِ شریف پیغمبرؐ
عیدگہ میں بنا نہ تھا منبر

مختلف فیہ یہ امر بھی ہوگا
کہ کیا کس نے پہلے اسکی بنا
کہے بعضے معاویہؓ کے زمان
جب امیرِ مدینہ تھا مروان

اُسنے منبر بنا کیا ہے میں
کہے بعضے بوقتِ ذوالنورینؓ
گل سے ابن الصلت کیا ہے بنا
اُسکا گھر پاس عیدگاہ کے تھا

نقل ہے بوسعیدِ خدریؓ سے
عید کے روز ساتھ مروان کے
میں بھی جب عیدگاہ میں آیا
ایک منبر بنا ہوا دیکھا

دیکھا میں خشت اور گل سے بنا
اُسکو ابن الصلت بنایا تھا
اور مروان نماز کے آگے
چاہا ہے اُسپہ چڑھکے خطبہ پڑھے

مینے کر منع تب اُسے کھینچا
وہ نمان اُسپہ چڑھکے پڑھنے لگا
اور میں بھی پھرا وہاں سے تب
ہے یہ سفر السعادت اندر سب

جانئے بوسعید ہوکے خفا
تب مصلائے عید سے جو پھرا
وجہ اُسکا سمجھ یہی ہے بڑا
کہ مخالف وہ ہوکے سنت کا

خطبہ خوانی کو اِس طرح اے فہیم
کر رہا ہے نماز پر تقدیم
دوسرا یہ سبب ہے اُس سے اشد
کہ وہ کہتا ہے اہلِ بیت کو بد

اِسلئے بوسعید اسے کھینچا
تاکرے پہلے ہی نماز ادا
تاکہ فارغ نماز سے ہوکے
آپ خطبہ نہ سُن چلا جاوے

جب نہ مانا یہ بات وہ بدکار
آپ ہی پھر گیا ہے تب ناچار
زعم کرتے ہیں بعضے اہلِ کمال
پھر امنبر کے ہی سبب سے ہاں

واے کچھ سوچتے نہیں اصلا
کہ سبب کونسا بڑا ہوگا
وہ جو کہتا تھا اہلِ بیت کو بد
کیا ہے منبر کی وجہ اُس سے اشد

ہنر پھرا وہ مگر اُسی کے لئے
تا نہ وہ سبِّ اہلِ بیتؑ سُنے
اور اگرچہ بوقتِ پیغمبرؐ
نہ بنا عیدگہ میں تھا منبر

اور بھی عیدگاہ کی دیوار
نہیں اسوقت تھی بنی اے یار
لیک ثابت ہی یہ کہ وہ سرورؐ
خطبہ پڑھتے کوئی بلندی پر

کہ بلاشبہ وہ بلندی ہی
جانو قائم مقامِ منبر تھی
ہے بخاری میں یہ خبر اے سعید
پہلے حضرتؐ پڑھے نمازِ عید

اور بعدِ نماز خطبہ پڑھے
جبکہ فارغ ہوئے ہیں خطبہ سے
اترے اور بی بیاں طرف آئے
اور اُنہیں وعظ و پند فرمائے

اور درآنحال شاہِ ذوالاجلال
تکیہ فرمائے تھے بدستِ بلالؓ
اس سے ظاہر ہوا کہ خیرِ بشرؐ
پڑھے خطبہ کسی بلندی پر

اور بہ سفرِ سعادت اے اکرم
اُسکے ماتن نے یوں کیا ہے رقم
آئے خطبہ جو پڑھ کے شاہِ جہاں
سو وہ ٹیلہ تھا یا بلند مکاں

یا کوئی اور شئے بلند رہے
کہ ہو قائم مقام منبر کے
اور آیا ہے در حدیثِ دگر
کہ پڑھے خطبہ اپنے اشتر پر

پس وہی ہے بلندی اے امیر
اور منبر کی بس وہی ہے نظیر
اور جس چیز کی نظیر یقیں
ہو بعصرِ شریفِ سرورِ دیں

وہ تو بدعت نہیں بلا وسواس
کریں فقہا سمجھ اسی پہ قیاس
مجتہد کا قیاس تو اے امین
اصل رابع ہی از اصولِ دین

اور منکرِ قیاس کا آخر
ہے سمجھ شطرِ دین کا منکر
یوں ہی لکھا مفخرِ احناف
ایک مکتوب میں مجددؒ صاف

عیدگاہ میں منبر کا بننا

عیدگاہ میں منبر کا ہونا ثابت ہے

Scanned with CamScanner

غرض اکثر اکابرِ فقہا
گر نظر اس نظیر پر ہی بجا

عیدگاہ کے جوازِ منبر پر
آئے ہیں دیکھ اے نکو محضر

کہ فتاوے میں اپنے قاضی خان
دیکھ اس طرح سے کیا ہے بیان

کہ مشائخ ہیں اختلاف کیئے
باب میں عیدگہ کے منبر کے

نہیں مکروہ ہے کہے بعضے
تا نہ یہ احتیاج پیش آوے

عید کے روز شہر سے منبر
عیدگاہ میں رکھے اٹھا لاکر

بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں ہاں
یہ لکھا اختلاف قاضی خان

اور فتاویٰ کہ جو ہے عالمگیر
ہمیں اس طرح سے کیا تحریر

کہ صحیح ہے یہی آگے فرخ پَے
منبرِ عیدگاہ نہ مکروہ ہے

ہے غرایب میں یونہی ہوا اسواس
درِ مختار میں لکھا لاباس

یہاں لکھتا ہی یوں لطحطاوی
لفظ یہ ہی امام سے مروی

نیک علامہ اشہرِ و فاخر
جسکو کہتے ہیں زادۂ خواہر

کہا اب وقت میں ہمارے پَن
منبرِ عیدگاہ ہے احسن

اور بولا یہ لفظ اے بھائی
آوے بیشک مباح پر بھی کبھی

پس یہ سندوں سے اب ثبوت ہوا
کہ ہے منبر بہ عیدگاہ روا

اندریں باب ایک استفتا
آیا تھا اسکا میں جواب لکھا

یہی اسناد اسمیں ہیں مذکور
جب ہو مطبوع وہ ہوا مشہور

منبرِ عیدگاہ کے مانع
نہ اُن اسناد کے ہوئے تابع

بلکہ فتویٰ اپر وہ جرح کیئے
قولِ فقہا نہیں قبول کیئے

خاص وہ قول بوحنیفہؒ کا
جو ہے اُسکا بھی نا کیئے بروا

جبکہ وہ تابعِ امام نہیں
ساتھ انکے ہیں کلام نہیں

گر نیاید بگوشِ رغبتِ کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

عیادتِ بیمار اور نمازِ جنازہ کا بیان

اب بیانِ عیادتِ بیمار
اور بیانِ جنازہ سُن اے یار

از برائے عیادت اے فیروز
نہ معین نبیؐ کو تھا کوئی روز

وہ عیادت کو جاتے سب اوقات
خواہ وہ دن ہو یا کہ ہووے رات

پس کسی روز کی خصوصیت
کرنی نا کرنی ہے یقیں بدعت

آنکھ کے درد پر بھی پیغمبرؐ
جاتے بہرِ عیادت اے دلبر

اور احسان حق میں میت کے
کرتے تھے جانو ایسی چیزوں سے

کہ اُسے قبر اور قیامت میں
فائدہ دیویں فائدہ بخشیں

اور اقارب کے ساتھ میت کے
لطف کی رہ سے تعزیت کرتے

اور کرتے تفقدِ احوال
اور اطعام اے نکو افعال

اور تجہیزِ میت اور تکفین
کرتے تھے لطف سے وہ سرورِ دیں

اور جنازے پہ اُسکے پڑھتے نماز
مع اصحاب اپنے اے دمساز

بعد ازاں اُسکی مغفرت چہتے
بعد اسکی مزار تک جاتے

قبر کے پاس پھر کھڑا رہ کے
اُسکے حق میں دعا یہ کہتے تھے

کہ ثبات اسکو از رہِ احسان
دیوے مولا بہ کلمۂ ایمان

اور منکر نکیر کا بھی جواب
دیوے وہ قبر میں بوجہِ صواب

اور اسے قبر بیچ راحت دے
رحمت و مغفرت نصیب کرے

اور نمازِ جنازہ بیچ عیاں
چار تکبیر بولتے تھے جاں

اور اصحاب کا عمل بھی ہاں
اندریں باب مختلف تھا میاں

چار تکبیر کے ہیں جو قایل
اس طرح بولتے ہیں اے عاقل

کہ نبیؐ جو پڑھے نمازِ اخیر
انہیں بولے ہیں چار ہی تکبیر

اُسپر اکثر حدیث آئے ہیں
بس کیئے اختیار اُسکے تئیں

ابنِ عباس نے روایت کی
جبکہ آدم صفی نے رحلت کی

آملایک پڑھے ہے جو انپہ نماز
چار تکبیر ہی کہے بہ نیاز

تعریف نمازِ جنازہ

اور بولے کہ اے بنی آدم
اور کہو دو سلام اے ماہر
اور کہتے تھے اک سلام کبھی
اور وہ شاہِ دیں بہ ہر تکبیر
یہی مذہب ہے ہر دو امجد کا
ایک تو رفع ہے بہ ہر تکبیر
یہ تھی تیسری روایت والا
اور دریں باب مختلف اخبار
بعدِ تکبیرِ اوّل اے ذیشان
اور طحاوی کہا کہ بعض اصحاب
کہا شمنی ثنا کی نیّت سے
مسلم و ترمذی نسائی نے
اور یہ دل میں آرزو میں کیا
اک شب و روز کے ہیں بعد پڑھے
اور بعضوں نے اس طرح لکھا
اور جنازے کیسا تھا وہ سالار
ہم جنازے کیسا تھے اکبار
کہ خدا کے فرشتگانِ کبار
لائے مرکب بہ نزدِ آں سالار
نہ جنازہ اتارتے جب تک
مستحب پاس بو حنیفہ کے
اور بولا ہے ثوری ذیشان
اس طرح بولتے ہیں اے اکمل

یہ تمہاری ہے سنّتِ اکرم
آتے حضرت نماز سے باہر
اور یہی فعل تھا علی کا بھی
کرتے رفع یدیں بھی اے میر
شافعی اور امامِ احمد کا
دوسری عدمِ رفع سب میں اے میر
ہے یہ مذہب امامِ اعظم کا
جو ہیں وارد صحیح اے ہشیار
قرأتِ فاتحہ بھی آئی جان
فاتحہ جو پڑھے آنیک نصاب
حنفیہ پاس بھی روا ہو وے
لائے ہیں عوف ابن مالک سے
کاش ہوتا جنازہ وہ میرا
اور یکبار بعد ۳ دن کے
کہ خصیصہ ہے یہ پیمبر کا
کبھی ہوتے نہ تھے سوار اے یار
دیکھا بعضوں کو شاہِ دیں نے سوار
اب پیادہ ہوں اور تم ہو سوار
لیک حضرت ہوے نہ اسپ سوار
سرورِ دیں نہ بیٹھتے تب تک
ہے جنازے کے سب رہیں پیچھے
مستحب ہیں دو نو برابر جان
جانا پیشِ جنازہ ہے افضل

لایا حاکم اسے بہ مستدرک
یہی مذہب امامِ اعظم کا
ہے یہ مذہب امامِ احمد کا
عمر فاروق اور ابن عمر
اور مالک سے انکو آئیں
تیسری رفع کرنا پہلے بار
بو حنیفہ کی جان لیجے دلیل
یہ سبب ہے کہ فعل حضرت کا
پر صحابہ میں اور ائمہ میں
وجہ قرأت یہ وہ نہ پڑھتا تھا
اور جنازہ کے مشتہر ہیں دعا
کہ جنازہ پہ یک رسولِ خدا
فوت ہوتی نماز گر گاہے
بلکہ یک ماہ کے بھی بعد پڑھے
ہے کہے بعضے نہ گر پڑھے ہوں نماز
ابو داؤد و ترمذی اے جان
کیا ارشاد اس طرح ان کو
اور یہ بات آئی ہے سمجھیں
دفن موتے اکو جبکہ کرکے پھرے
اور جنازے کے آگے یا پیچھے
ہے اسی پر امامِ اوزاعی
مالک و شافعی دونوں امجد
کیونکہ شفعا ہیں قومِ میّت کے

حلیہ میں بو نعیم بھی بیشک
اور ہے شافعیِ اکرم کا
اور یہی مالکِ مجدّد کا
ابنِ عباس و زید پاک سیر
جانو اسمیں روایتیں ہیں تین
اور باقی ہیں عدمِ رفع اے یار
ترمذی کی حدیث ہے بہ قبیل
کبھی ایسا تھا اور کبھی ویسا
مختلف فیہ بات ہے سمجھیں
بلکہ تھا از رہِ دعا و ثنا
یہ دعا بھی پڑھے ہیں خیرِ وریٰ
جب پڑھے یہ دعا میں یاد کیا
تو نبی اسکی قبر پر پڑھتے
علما اسمیں اختلاف کئے
تب ہی پڑھنا نماز بعدِ دفن جواز
یوں روایت کئی ہیں از ثوبان
کیا نہ رکھتے ہو شرم اے لوگو
ابو داؤد کی روایت میں
ہاں وہ مرکب پہ تب سوار ہوے
جانو چلنے میں اختلاف کئے
ہے تفکر کو دخل اسمیں ہی
اور تیسرا امامِ دیں احمد
پس مقرر شفیع آگے رہے

جنازے کے ساتھ جانے کا طور

ترمذی کی حدیث آئی سنو
کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہر دو

رہتے پیش جنازہ اے بھائی
ہے انسؓ اس حدیث کا راوی

اور منقول ہی یہ حیدرؓ سے
کہ جنازے کے پیچھے وہ رہتے

اور ہے دوسری حدیث میں آیا
کہ رہیں پیچھے جو کہ ہیں اسوار

اور پیادہ ہی جانیو مختار
آگے پیچھے ہو یا یمین و یسار

اور نماز جنازہ آن سرورؐ
نہیں پڑھتے ہر ایک غائب پر

ہاں جنازے اوپر نجاشی کے
غائبانہ نبیؐ نماز پڑھے

اور مدینہ میں معویہؓ لیثی
جب کیا انتقال اے بھائی

تب نماز جنازہ اسپہ نبیؐ
غائبانہ پڑھے تبوک میں ہی

کہا حضرت سے جبرئیلؑ نے آ
دوست رکھتے ہو آپ اسکو کیا

طے کروں آپکے لئے میں زمیں
پڑھیں اسپر نماز آپ یہیں

کہے ہاں جبرئیلؑ مارے پر
گر گئے درمیاں کے کوہ و شجر

درمیاں کے اٹھادئے پردے
اور پیش نظر جنازہ کئے

اور روایت ہے دوسری اے میر
کہ اٹھا کر لے آئے اسکا سریر

اور حضرت کے سامنے رکھے
شاہ دیں اسپہ تب نماز پڑھے

اور ملک کے تھے دو صف اشرف
کہ تھے ستر ہزار در ہر صف

پوچھے جبرئیلؑ سے رسول خدا
پایا وہ کس عمل سے یہ درجہ

کہے وہ سورہ قل ہو اللہ کا
دوست رکھتا تھا دوست رکھتا تھا

اور پڑھتا تھا وہ مدام اسے
آتے جاتے بیٹھتے اٹھتے

اور غائب پہ جو نماز پڑھیں
آیا فقہا کا اختلاف اسمیں

احمدؒ و شافعیؒ کے پاس اشہر
مطلقاً سنت آئی غائب پر

بوحنیفہؒ و مالکؒ ذیشاں
منع کرتے ہیں مطلقاً ایجان

اور نجاشی کے وہ جنازے پر
جو پڑھے ہیں نماز پیغمبرؐ

بولتے ہیں جنازہ اسکا تب
ہوا مکشوف بر پیمبرؐ رب

یا ہوا درمیاں سے رفع حجاب
یا جنازہ ہی لا رکھے شتاب

دیکھتے تھے اسے وہ خیر البشرؐ
اور نہ آیا تھا دوسروں کو نظر

قوم نادیکھے اور دیکھے امام
تو ہے جائز نماز غیر کلام

اور موتہ کے جنگ میں آئے یار
زیدؓ و عبداللہؓ جعفر طیارؓ

جب ہوئے ہیں شہید وہ سرورؐ
در مدینہ پڑھے نماز ان پر

اور کسی قبر کو نبیؐ گاہے
نہیں ہرگز بلند کرواتے

سنگ اور گچ سے اور اینٹوں سے
نہ کسی کی مزار بنواتے

نہ بناتے عمارت اسکے اوپر
ہے یہ مکروہ بدعت اے دلبر

بلکہ گر کوئی قبر اونچی رہے
اسکو تڑوا کے پست کرواتے

اس طرح مرتضیٰ علیؓ بولے
کہ نبیؐ حکم کر مجھے بھیجے

کہ کوئی قبر دیکھے گر اونچی
پست کر دے اسے نچھوڑ کبھی

اور تصویر گر کہیں دیکھے
اسکو مت چھوڑ تو مٹا ہی دے

حکم ہے قبر اسقدر ہو فراز
کہ رہے وہ زمین سے ممتاز

تا نہ انجان ہو کوئی کہندلے
اور کوئی نہ قبر پر بیٹھے

اور قبروں کے تئیں کہندلنے سے
سرور دین منع فرماتے

دیکھے یک شخص کو بگورستان
آیا نعلین پہن کر اے جان

اسکو فرمائے سید کونینؐ
کہ تو کھینچ اپنے پاؤں سے نعلیں

اور کئے نقل جبکہ ابراہیمؓ
پسر حضرت رسول کریمؐ

آب پاشی رسولؐ اسپہ کئے
اور سنگریزے اسپہ چن دئے

اور عثمان ابن مظعونؓ کے
قبر پر پتھر اک بڑا ہیں رکھے

اور فرمائے منع سید ناس
کہ لگاویں چراغ قبر کے پاس

اور لگانا چراغ قبر کے پاس
منع ہے شرع میں بلا وسواس

غائبانہ نماز جنازہ

[illegible]

ہاں مگر احتیاج ہو وے جب / زندگوں کے تئیں روا ہے تب
اور تھی یہ بھی عادتِ نبوی / کہ زیارت کو جاتے قبروں کی
اور فرمائے سرورِ کونین / جمعہ کے دن زیارتِ ابوین
اور لکھا جاوے انکو عنواں / بارِّ والدین غیرِ گماں
اور فرمائے جبکہ گورستان / تم جو دیکھو تو یہ پڑھو اس آن

اور مکروہ نماز ہے اے زکی / قبر کے آگے مقبرے میں بھی
اور کرتے دعا و استغفار / یعنی چاہتے تھے بخشش انکی اے یار
یا وہ دونوں سے ایک کی جو کر / بخشے جائیں گنہ یقیں اُسکے
اور صدقہ و مغفرت خواہی / اُنکے خاطر رکھے بھی حکم یہی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

فاتحہ اور معوذتین[عہ] اے یار / اور اخلاص پڑھنا گیارہ بار
اور معمول تب نہیں یہ تھا / قبر کے پاس یا کہ دوسری جا
لیک مخصوص تیسرے دن میں / جمع ہو جو تکلفات کریں
سخت بدعت ہے اور منع و حرام / ہے مدارج میں یوں کیا ارقام
بیٹھ اطراف قبر کے جو پڑھیں / ہے وہ مکروہ سر بسر سمجھیں
قبر پہ قاریوں کو بٹھلانا / اور قرآن ان سے پڑھوانا

اور پڑھنا بھی آیۃ الکرسی / اور یاسین اور تبارک بھی
دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار / اور صحیح اسمیں آئے ہیں آثار
جمع ہوں لوگ اور پڑھے قرآں / ہاں مگر تعزیت[شہ] ہی سنت جان
اور بغیرِ وصیتِ موتٰے / خرچنا اسمیں حق یتیموں کا
اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس / مختلف فیہ ہے اے رمز شناس
اور ہدایہ کی شرح میں ارقام / کیا اس طرح شیخ ابن ہمام
گرچہ ہے اسمیں اختلاف اے یار / نہیں مکروہ ہے یہی مختار

سننِ رواتب کا بیان

یعنی غیرِ ذوالفِ اشہر / کرتے حضرت مواظبت جسپر
یونہی ابن عمرؓ سے ہے مروی / اور مذہب ہے شافعی کا بھی
اکثر اہلِ علم از اصحابؓ / جو تھے عامل اسی کے تھی در باب
قولِ ابن مبارکؒ و ثوری / اور ہے اسحٰق کا بھی قول یہی
عائشہؓ یوں خبر دئے اے یار / رکعتیں جو ہیں قبل ظہر کے چار
پڑھتے مسجد میں رکعتیں دو مگر / اور گھر میں ہیں چار وہ سرور
یعنی صدیقہؓ اور ابن عمرؓ / جو کئے تھے نظر دئے وہ خبر
اور یہ ساعت کو درمیاں کہتے / کھلتے ہیں آسماں کے دروازے
اور کہتے ہیں یہ نماز اکثر / گھر میں پڑھتے تھے اپنے پیغمبرؐ
ابنِ مسعودؓ پڑھتے بعدِ زوال / آٹھ رکعات اے خجستہ خصال

راتبہ ہے رتوب سے نکلا / جسمیں معنی دوام کا ہوگا
راتبہ اُن کو کہتے ہیں سمجھو / ظہر کے آگے دو ہیں بعد ہیں دو
اور روایت ہے مرتضیٰؓ کی ہاں / چار آگے ہیں دو ہیں بعد پہچان
اور ہوئے اُن کے بعد جو اخیار / تابعینِ کرام سے اے یار
اور مذہب امامِ اعظمؒ کا / جانیو بالیقیں یہی ہوگا
ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبیؐ / ہیں صحیح یہ دونو روایت بھی
یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے / ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے
اور رسولِ کریمؐ بعد زوال / پڑھتے تھے چار رکعتیں خوشحال
چاہتا ہوں میں کہ نیک یہ اعمال / آسماں کے اوپر چڑھے فی الحال
اور اسکو نماز فی زوال / بولتے ہیں سمجھ اے فرخ فال
اور کہتے یہ رکعتیں سنئے / ہیں برابر وہ آٹھ رکعت کے

شہ تعزیت کا مدت تین روز تک ہے اور اسکے بعد مکروہ ہے اور بعض ہمارے علماء تک بھی جائز رکھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ تعزیت میت کی تین روز تک ہے اور غائب کی ایک روز اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نہ کرے ایسا ہی اور روایت کی گئی ہے امام ابو حنیفہ سے ۱۲
عہ یعنی قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کے سورتوں کو کہتے ہیں ۱۲

جو پڑھی جاویں رات کے درمیاں
جانیو وقتِ خیر و برکت ہے
ابنِ عازب کی ہی روایت سے
اور پڑھا مثل اسکے بعدِ عشا
آپ سے فوت وہ نہ ہوتے کبھی
اور حدیث آئی ہے کہ آنحضرتؐ
اور آیا ہے دو نماز اشہر
وہ نمازیں کبھی نہ یہ چھوڑے
اور ہی مکروہ دوسروں کو بھی
تھے دو رکعت یقیں پڑھا کرتے
اور از بعدِ ظہر اے ذیشاں
اُنمیں آئی ہے یہ حدیث آئین
اور ہے مروی علیؓ سے آنحضرتؐ
فصل اُنمیں سلام سے کرتے
اور روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ
احمد و ترمذی ابو داؤد
یعنے ہے اختیار اے ہشیار
اور مغرب کے بعد دو رکعت
سورۂ کافرون اور اخلاص
یعنے قرأت بہت پڑھے ہیں نبیؐ
اور عشا کے بھی راتبہ اے میاں
پڑھتے شش رکعتیں و یا کہ چہار
اہلِ حرمین بھی نہیں پڑھتے

وہ تہجد کی ہی نماز پھماں
سمجھو وقتِ نزولِ رحمت ہے
کہ رسولِ کریم فرمائے
تو شبِ قدر میں پڑھا گویا
نہ حضر اور نا سفر میں بھی
پڑھتے تھے بعدِ عصر دو رکعت
ترک کرتے نہ تھے یہ سفر و حضر
تا کہ وہ اپنے رب سے جا کے ملے
دیکھ آئی حدیث ایسی ہی
لیک دوسروں کو منع فرماتے
چار رکعت بھی آئے ہیں پہچان
ظہر کے آگے اور بعد یقین
پڑھتے تھے پیشِ عصر دو رکعت
دو دوگانے جدا جدا پڑھتے
کہ یہ فرمائے شافعِ محشر
کئے اسکی روایت اے مسعود
کہ دو رکعت ادا کریں یا چار
پڑھتے تھے راتبہ سدا حضرتؐ
پڑھتے اکثر یہ دو نمازیں خاص
ترمذی اس خبر کا ہے راوی
فرض کے بعد ہیں دو رکعت جان
اور دو رکعت بھی آئی ہیں اے یار
حنفیہ مستحب لکھے ہیں ولے

یعنے وقتِ زوال یہ در پرور
لایا ابنِ ہمام اے فرخ پے
چار رکعت جو قبلِ ظہر پڑھا
اور ہمیشہ وہ شافعِ امت
فوت یکبار ہو گئیں تھیں وے
کئے یا تنک مداومت اُسپر
وہ دو رکعت ہیں آگی صبح کی جان
عصر کے بعد وہ دو رکعت ہاں
ابو داؤد نے روایت کی
چونکہ رکھتے تھے آپ صوم وصال
جو ہے مسند امام احمدؒ کی
چار رکعت پڑھے جو نیک انجام
اور روایت انہیں سے ہی اے یار
ہیں یہ ہر دو روایتیں ای نیک
اُسپہ رحمت خدا ے پاک کرے
آیا جب اختلاف آئیں سے امیر
تا کہ ہر دو حدیث پر ہو عمل
فجر کے آگے بعد مغرب کے
ابنِ مسعود نے کہا اے یار
ابنِ عباسؓ سے ہے یہ منقول
حضرتِ عائشہؓ سے ہے مروی
چار رکعت ولے زپیشِ عشا
اور سنت پہ صبح کے اشہر

شب میں وقتِ تہجد اے فیروز
ابنِ منصور کے سُنن سے ہے
پڑھا شب میں تہجد وہ گویا
ظہر کے بعد پڑھتے دو رکعت
تو قضا اُسکی بعدِ عصر کئے
کہ کئے ہیں وہ اِس جہاں سے گذر
اور دو رکعت ز بعدِ عصر پہچان
ہیں خصائص سے مصطفیٰ کی جان
عصر کے بعد وہ خدا کے نبیؐ
کرتے اوروں کو منع اے خوشحال
اور سنن نسائی ترمذی کی بھی
اُسپہ دوزخ کو حق کریگا حرام
رکعتیں پڑھتے پیشِ عصر چہار
ابو داؤد و ترمذی میں دیکھ
چار رکعت جو قبلِ عصر پڑھے ہے
مذہب حنفیہ میں ہے تخییر
لیک بے شبہ چار ہے افضل
دو دو رکعت نبیؐ جو پڑھتے تھے
کر نہ سکتا ہوں میں اب اُسکا شمار
کبھی قرأت کئے ہیں سے طول
پڑھ عشا آئے گھر میں جبکہ نبیؐ
نہ احادیث میں نظر آیا
کرتے اتنی محافظت سرور

کہ

کہ سفر میں بھی اسکو پڑھتے تھے   ترک ہرگز کبھی نہ کرتے تھے
یک روایت ہے ظہر کی سنت   پڑھتے تھے بھی سفر میں دو رکعت
جو دو رکعت ہیں ظہر کی سنت   بعد اسکے بھی نفل دو رکعت
فرض ظہر و عشا کے بعد و لے   چار رکعت بدو سلام آئے
اور چھ رکعتیں رسول خدا   بعد مغرب کے کرتے تھے جو ادا
پس اگر پڑھ لیں چار ہی رکعت   ہووے چھ رکعتیں ہی باسنت
کس میں طاقت ہے وہ لکھے سارا   نہ زبان و قلم کو ہے یارا
بسکہ مصروف تھے نمازیں ہی   اور انواع طاعتوں سے سبھی
پس ہے لازم کہ اس عبادت میں   مومناں پیروی نبی کی کریں
اور نمازوں میں دے حضور دل   اور خضوع و خشوع دے کامل
به محمد و آله الاطهار   به محمد وصحبه الاخیار

زکوٰۃ کا بیان

کہ کرے ہے زکوٰۃ پاک عیاں   اپنے صاحب کو مال کو یہاں
کہ گواہی بھی دیوے در محشر   صاحب مال کے وہ ایماں پر
جبکہ ہجرت سے سال تھا دوسرا   حق تعالیٰ زکوٰۃ فرض کیا
جیسے روپا ہو جب دو سو درہم   جسکے تولے ہوں باون اے اکرم
نقد سکہ ہو یا رہے زیور   یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر
دیوے دو سو درم کو پانچ درم   یہ ہے تعیین بلا زیادت و کم
جو زیادہ ہو اب اے اکرم   خواہ چالیس ہووے یا ہو کم
ان اماموں کی ہے دلیل یہی   کہ ہیں فرماتے یوں خدا کے نبی
اور مذہب میں بو حنیفہ کے   وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے
کہ کہے مصطفیٰ نے معاذ کیساتھ   کہ نہ لیجے کسور سے تو زکات
ویسے کسرات پر زکوٰۃ نہیں   ہے یہ چالیس تک معاف یقیں

سنت راتبہ سوا اس کے   نہیں حضرت سفر میں پڑھتے تھے
اور بعضوں کے پاس اے ذیشاں   سنت فجر بھی ہے واجب جاں
بیٹھ پڑھتے ہیں جو کہ اے ماہر   وجہ اسکی نہیں ہوئی ظاہر
پس یہ دو نفل اور یہ دو سنت   جملہ ہوتے ہیں چار یہ رکعت
یک روایت میں ہے وہ باسنت   یک روایت میں ہے بلاسنت

سنت صبح کی محافظت

اور عبادات نافلہ اے یار   سرور انبیا کے ہیں بسیار
ہوئی معلوم اس بیاں سے یہ بات   کہ وہ سرور کے اکثر اوقات
ہی طاعت بغیر شبہ و خطر   سارے طاعات کی ہے سر دفتر
یا الٰہی نماز میں دن رات   صرف کروا ہمارے سب اوقات
میرے قالب سے جاں مری اے خدا   کر کرم سے نماز ہی میں جدا
ہوا آخر یہاں بیان نماز   کروں ذکر زکوٰۃ اب آغاز
تزکیہ سے زکوٰۃ ہے نکلا   اسکا معنی ہی جان و پاکی کا
اور گواہی کا بھی لئے معنی   لفظ سے تزکیہ کے اے دانا
صدق ایماں کی جب ہے اسکا نشاں   کہیں صدقہ بھی ہے زکوٰۃ کو جاں
مال ہر قسم پر اے نیک نصاب   ہوا مشروع جان ایک نصاب

مقدار نصاب زکوٰۃ

بیس مثقال زر کہ جسکے یہاں   ہوتے ہیں ہفت و نیم تولے جاں
جب رہے ہے یک برس جسکے پاس   فرض ہوگا زکوٰۃ بے وسواس
اور دو سو درم سے ہووے زیاد   دیویں اسکی زکوٰۃ بھی کر یاد
جان مذہب ہے شافعی کا ہی   یہی مذہب ہے صاحبین کا بھی
کہ جو دو سو سے ہو زیادہ نصاب   دیوے اسکی زکوٰۃ کرکے حساب
نہیں واجب زکات اسکی ہے   یہ دلیل انکی ہے اے فرخ پے
یعنی چالیس تک آنیک صفات   جو کہ واقع ہو درمیاں کسرات

زکوٰۃ زیور کا بیان

زیورات کی زکوٰۃ فرض

بیس مثقال زر کا دیوے زکوٰۃ — نیم مثقال بس خلوص کیساتھ
اور زیور کی بھی زکوٰۃ ایجان — یقیں واجب ہے حنفیہ کے یہاں
ابو داؤد اور نسائی بھی — ہیں یقیں اس حدیث کے راوی
کہتے ہیں ہاتھ میں وہ دختر کے — تب دو کنگن ضخیم تھے زر کے
عرض کی اسنے تب نہیں آشاہ — انکو فرمائے تب رسول اللہ
پس وہ کنگن نکال کر اسدم — ڈالدی پیش سرور عالمؐ
اور روایت کیا ابو داؤد — کہ کہی ام سلمہؓ اے مسعود
کیا ہے یہ بھی وہ کنز کیجے بیاں — ذکر آیا ہے جس کا در قرآں
اور دی جائیگی زکوٰۃ اسکی — تو سمجھ لے وہ کنز نا ہوگی
بیہقی نے کہا کہ اصل نہیں — اس خبر کو بھی وہ صحیح نہیں
اور آثار دوسرے اے میاں — بھی معارض پڑے ہیں اسکے جہاں
کہ بہر سال مومنہ عورات — دیویں سب اپنے زیوروں کی زکوٰۃ
ابن مسعودؓ سے بھی آئی خبر — کہ یقیں ہے زکوٰۃ زیور پر
اور عبداللہ جو ہے ابن عمرؓ — بی بی سالم کو یوں لکھا اشہر
دار قطنی سر آمد فضلا — جانیو تم روایت اسکی کیا
سنت اسپر ہے بس ہوئی اجرا — دیتے جاویں زکوٰۃ زیور کا
اور جواہر کنیں زکوٰۃ نہیں — ہاں مرصع جو زر سے ہووے یقیں

زکوٰۃ بہائم کا بیان

جانوروں کی زکوٰۃ

یعنے چالیس گر رہیں بکرے — ایک بکرا زکوٰۃ انکا دے
اور دو سو پہ ایک جب ہوویں — جانیو تین بکریاں دیویں
گائی یا بھینس جبکہ ہو چالیس — دے زکوٰۃ انکا اک تبیعہ اے انیس
اور چالیس جبکہ ہوں پورے — دیویں پاڑا جو دو برس کا ہے
اور ہفتاد جبکہ ہوں ای ٹیک — دیویں یکسالہ یا دو سالہ ایک

سیم و زر سکہ اور زیور سے — حصہ چالیسواں زکات یہ دے
نہیں واجب ہے شافعی کے یہاں — بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جاں
ایک زن آئی نزد پیغمبرؐ — اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر
اس سے پوچھے تھے شاہ موجودات — کیا تو دیتی ہے بول اسکی زکات
کہ ہو آساں تجھے پنہائے خدا — کنگن آتش کے دو بروز جزا
اور بولی یہ ہے برائے خدا — اور برائے رسول شاہ ہدا
کہیں وضاح زر کے پہنی تھی — اور کی عرض اے خدا کے نبیؐ
تب رسول خدا نے فرمایا — کہ جو حد نصاب کو پہنچا
اور جابرؓ سے آئی ہے جو خبر — کہ نہیں ہے زکوٰۃ زیور پر
اور تھوڑے سے جو آئے ہیں آثار — وہ بھی موقوف ہیں سمجھ اے یار
جیسے حضرت عمرؓ بن الخطاب — اشعری کو لکھے ہیں یوں در باب
جانیو تم کہ ابن ابو شیبہ — ہے بلاشک روایت اسکی کیا
بالیقیں اس خبر کی اے بھائی — عبد رزاق نے روایت کی
کہ ترے بیٹیوں کے زیور کا — بضرورت کرے زکوٰۃ ادا
اور روایت کیا ہے شیخ عطا — کہ ہے نخعی نے اس طرح بولا
اور اسکے سوائے بھی اے یار — ایسے ہی آئے ہیں بہت آثار
کر کے انداز اسکے سونے کا — کرے انکا ہی بس زکوٰۃ ادا
اور زکوٰۃ بہائم اے بھائی — فرض ہے مالکوں پہ ایسا ہی
اور جب ہوویں ایکسو اکیس — دیں زکوٰۃ انکا دو غنم اے انیس
چار سو ہو تو چار بکرے دیں — یونہی ہر سو میں ایک لے یاد کریں
یعنے یکسال کا ہے جو بکرا — دیویں پاڑی ہے وہ یا پاڑا
اور جب ساٹھ پورے ہو جاوے — دیویں اک اک برس کے دو پاڑے
اور اشتاد کو وہ جب پہنچے — دیویں دو دو برس کے دو پاڑے

Scanned with CamScanner

اور نود و ہے جبکہ ہوویں یقیں
لیک اک سال کے ہوں دو پاڑے
ایک سو بیس جبکہ ہوں بشمار
پاڑا یکسال کا ہی در ہر بیس
اور کسی پاس پانچ اونٹ اگر ہیں
اور پچیس اونٹ جب ہووے
اور چھتیس اونٹ ہووے جب
اور اکسٹھ وہ اونٹ جب ہوویں
اور نود یہ ایک سے اے یار
پھر اسی طرح جان اے بھائی
اور ہر سی و شش شتر کو انیک
اونٹنی تین تین سال کی چار
جس طرح ڈیڑھ سو عدد کے بعد
اونٹ اور گائی بھینس اور بکرے
نر و مادہ ملے ہوئے گھوڑے
مذہب بوحنیفہ ہو گا یہی
چرنے والا جو ہووے ہر گھوڑا
اور جو گھوڑا جہاد کا ہو گا
گر تجارت کے ہوں تو دیو زکوٰۃ
آب باراں سے اور چشمہ سے
پانی جو ہاتھ سے دیا جاوے
اور یہ تھی عادتِ رسولِ خدا

دیویں تب اک ایک سال کے تیں
اور دو سال کا بھی ایک ہے
پاڑی ایک ایک بس کے دیویں چار
اور دو سال کا بہ ہر چالیس
تو زکوٰۃ اس کا ایک بکری دیں
اونٹنی ایک سال کی دیوے
اونٹنی دو برس کو دیوے تب
اونٹنی چار سال کی دیویں
ایک سو بیس تک ہو جبکہ شمار
دیویں ہر پانچ بیچ اک بکری
اونٹنی دو برس کی دیوے ایک
کریں انکا ادا زکوٰۃ اے یار
دینا مذکور ہو چکا اے سعد
جانو جنگل میں تم اگر وہ چرے
یونہی صحرا کے درمیاں جو چرے
یہ حدیث انکی ہے دلیل قوی
ایک دینار دے زکوٰۃ اس کا
نہیں واجب زکوٰۃ ہے اس کا
ہوی ثابت حدیث سے یہ بات
ہووے غلات اور جو میوے
بیسواں حصہ دیجئے اس سے
شخص کوئی زکوٰۃ جب لاتا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

اور پورے وہ اکسو ہوں جب
اور جب ایک سو اُپر دس ہو
یا کہ دو دو برس کے دیویں تین
بے کم و بیش کرتے جاویں یاد
دس کو دو اور پانزدہ کو تین
سال دیگر ہوا ہے آغاز
اور چھیالیس کو وہ جب پہنچیں
اور چہتر عدد کو جب پہنچے
ناقہ تین تین سالہ دو
پھر اسی طرح سی بہر چالیس
اکسو نود اور شش سے لے
بعد دو سو کے پھر کہ پانچ سی ہی
دیکھ یونہی حدیث میں آیا
تو ہی واجب زکوٰۃ ان کا یقین
تو ہے واجب زکوٰۃ انکا اے یار
کہ روایت کیا ہے یوں جابرؓ
یا زکوٰۃ اسکا دس درم دیوے
نہ تجارت کے جو خر و خچر

گائے بھینس کی زکوٰۃ

تین بچھڑے زکوٰۃ دیویں تب
ایک سالہ دیں ایک دو سالہ دو
بس بلا شبہ ہم بریں آئیں
اور یہ تفصیل خوب رکھیں یاد
بیس کو چار بکریاں ہیں یقیں
بس یہی چھتیس تک یہی انداز
اونٹنی تین سال کی اک دیں
دیویں دو دو برس کے دو ناقے
دیویں اسکا زکوٰۃ اے خوشخو

اونٹوں کی زکوٰۃ

اونٹنی اک برس کی دیں آئیں
پورے دو سو تلک سمجھ لیجے
کریں آغاز دو ہی اے بھائی
یہی مذہب ہے بوحنیفہؒ کا
گھر میں باندھے ہوویں تو نہیں

گھوڑوں کی زکوٰۃ

ایک گھوڑے کو دیوے یک دینار
کہ کہے یوں پیمبر فاخر
نقل کی اسکی دار قطنیؓ نے
نہیں واجب زکوٰۃ ہے اسپر

عشر کا بیان

حصہ اس سی دیا کریں دسواں
پہلے یہ دیکھے بعد مزدوری
تو وہیں اسکے حقیں کرتے دعا
اور ہوتے جو اونٹ صدقے کے

اناج کی زکوٰۃ

عشر کہتے ہیں اسکو اے ذیشاں
دیویں وہ کاٹنے وغیرہ کی
چونکہ قرآن میں یہ حکم آیا
ہاتھ سی اپنے داغ کرتے تھے

داغ دیتے تھے گوش پر اکثر — یہ پہچانت کے واسطے تھا مگر
اور تھی عادت نبی کی اے دمساز — صدقۂ فطر دیتے قبل نماز
اور در مدت قلیل و کثیر — نہ ہمارے یہاں ہے فرق اے میر
کہے بعضے نہ دیویں اے فاخر — فطرہ از بیش عشرۂ آخر
خواہ وہ مرد یا کہ زن ہووے — فطرہ دیکو وہ اپنی جانب سے
اور باندی غلام سے اپنے — بھی ہے واجب کہ آپ فطرہ دے
کہ کہے ہیں رسول با اجلال — نہیں فطرہ مگر بصاحب مال
اور ہے دوسری حدیث وہ پر زور — کہ دے خطبے میں حکم یوں سب پر
گر گیہوں ہو تو دیویں آدھا صاع — یا کہ دیویں کھجور پورا صاع
یہ خبر ثعلبہ سے پائے ہیں — مسندوں بیچ اپنے لائے ہیں
یہ ہے اکی دلیل اب سنئے — کہ طحاوی صحیح سندوں سے
ہے بہر مرد و زن صغیر و کبیر — حر ہو یا عبد یا امیر و فقیر
صاحب مال فطرہ گر دیوے — مال کو فطرہ اسکے پاک کرے
تھا یہ صدقات واجبہ کا بیان — نیک صدقات نافلہ کو ابجان
جسقدر خرچ کرتے در رہ حق — اسکو زاید نہ جانتے مطلق
اور لوگوں پہ منت و انعام — کرتے انواع کے وہ شاہ انام
گر کسی پر ہو اپنا حق یا دین — اس سے کرتے تھے درگزر بے میں
کبھی کوئی چیز مول لیتے تھے — اور دیتے زیادہ قیمت سے
قرض لیتے وقت نا کہہ کر — دینا زاید روا ہے غیر خطر
اور ہدیہ کسی سے لیتے تھے — اور دو چند اسکو دیتے تھے

صدقۂ فطر ہر مالدار و فقیر دینے کا حکم

صدقۂ نفل

کتاب الصوم

روزہ کہتے ہیں اسکو سن اے ہمام — چھوڑ دیویں جماع و آب و طعام
اور احادیث آئے ہیں بعضے — روزہ ٹوٹیگا پانچ چیزوں سے

صدقۂ فطر کا بیان

آگے ہی روز عید فطر کے بھی — اسکا دینا ہی جائز اے بھائی
اور جائز ہے پاس بعضوں کے — ایک دو روز عید کے آگے
فطرہ واجب ہے اے نکو محضر — ہر مسلمان ذی نصاب و پر
چھوٹے بچوں سے اپنے اے فیروز — گرچہ پیدا ہوئے ہیں اسی روز
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب — انکی ہے یہ دلیل سنئے اب
یہ خبر ہے بہ مسند احمد — اور بخاری بھی لایا اے امجد
کہ صغیر و کبیر و حر و غلام — صدقۂ فطر اپنا دیویں تمام
عبد رزاق اور ابوداؤد — دارقطنی یہ تینوں اے مسعود
اور مذہب ہیں شافعی کے یقین — ہونا اہل نصاب شرط نہیں
بوہریرہ سے ہے یہ نقل کیا — کہ بلا شرط فطرہ کا صدقہ
اور دوسری حدیث میں آیا — کہ شہ انبیا نے فرمایا
اور ادا گر کریگا اس کو فقیر — حق اسے پھیر دیوے اس سے کثیر
دوست رکھتے تھے مصطفی اکثر — اور ہوتے تھے اس سے بس خوشتر
کبھی سائل کو رد نہ کرتے تھے — کسی سائل کو لا کبھی نہ کہے
کبھی کوی شے کسی کے تئیں — کو کہ دیتے ہبہ وہ سرور دیں
کبھی کوئی شے خرید کر لیتے — قیمت اس شے کی اسی کو پھر دیتے
قرض کرتے کبھی وہ شاہ ہدا — اور اس سے زیادہ کرتے ادا
گر کریں شرط یہ کہ دیویں زیاد — ہے بلا شبہ سود یہ رکھ یاد
ایسے ہی آپ کے تھے احسانات — بندگان آلہ پر دن رات
اب یہاں سے بیان روزے کا — دیکھ لکھتا ہوں مختصر تھوڑا
روزہ کامل مگر وہی ہوگا — کہ بچاوے گنہ سے سب اعضا
غیبت و کذب تیسری چغلی — جھوٹی سوگند نظر بھی شہوت کی

اور مذہب یہی ہے ثوری کا	ٹوٹے غیبت سے ہاں یقیں روزہ
اور فضیلت میں صوم کی اے خبیر	ہیں حدیثیں صحیح آئے کثیر
کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ	اور دیتا ہوں میں ہی اسکی جزا
لیک روزہ مرے لئے ہوگا	میں جزا اسکی اسکو دیونگا
ہووے دہ چند بلکہ تا ہفت صد	مگر اسکا جو صوم ہے امجد
اور یقیں اسکی کیفیت اصلا	کوئی نہیں جانتا ہے میرے سوا
کہ بلا واسطہ فرشتوں کے	میں جزا دیونگا تلطف سے
واسطے ہی اسکے ہر طاعت	پھر جو روزے کی ہے خصوصیت
اور بخاری کے دو بیان اے فصیح	آئی ہے دیکھ یہ حدیث صحیح
پس اسی واسطے وہ رب عباد	صوم کے باب میں کیا ارشاد
اور بعضے محققوں نے کہا	کھانے پینے سے اصل استغنا
اس عمل کی اضافت اشرف	حقتعالی کیا ہے اپنے طرف
تھا سدا جود مصطفیٰ اکثر	خاص رمضاں میں زیادہ تر
ماہِ رمضان کے تمام اوقات	رکھتے معمور جانیو دن رات
شکر میں اسکے آپ بھی ہر رات	کرتے انواع ذکر اور طاعات
عرض قرآن انپہ سب کرتے	یعنے قرآن انہیں سناتے تھے
ان میں تحصیل صحبت علما	کسب خیرات بھی تھی بس اولا
اور قرآن پاک کی تنزیل	شہر رمضاں میں جو ہوئی بہ قیل
لوح محفوظ سے وہاں کامل	ہوا قرآن باصفا نازل
اور رمضاں کی پہلی شب اے فہیم	ہوئے نازل صحف بر ابرہیم
تیرہویں شب میں جانئے انجیل	پائی عیسےٰ مسیح پر تنزیل
اور تھی عادت رسول کی بہ قیل	کرتے افطار صوم میں تعجیل
اور کرتے تھے سحر میں تاخیر	اور یہی حکم کرتے سب کو امیر

فضیلت روزۂ رمضان

رمضان میں صحف اور چاروں کتابیں نازل ہوئیں

بعض بولے نہ صوم میں ہے فساد	لیک اسکا ثواب ہو برباد
ہے بخاری میں یہ صحیح خبر	کہے حضرت کہ یوں کہا داور
اور کہے حق کہ ہر عمل جو کرے	ابن آدم جو ہے اسی کیلئے
اور موطا میں یہ حدیث آئی	کہ ہر اک نیکی ابن آدم کی
محض میرے ہی واسطے ہوگا	دیونگا میں یقیں اس کی جزا
یا کسیکو بغیر شبہ و خطر	نہیں کرتا ہوں مطلع اسپر
اور مولا نے وہ جو فرمایا	کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ
محض تکریم صوم کے خاطر	آئی ہے اس طرح یہ اے فاخر
کہ مرا بندہ چھوڑے آب و طعام	واسطے میرے شہوت اپنی تمام
کہ ہر روزہ مرے لئے ہے بجا	میں ہی دونگا یقیں اسکی جزا
ہے صفت حق کی اس سے جب بندہ	ڈھونڈھے اسکی تقرب درگہ
الغرض صوم ہے عظیم الشان	خاصکر فرض روزۂ رمضاں
اور ذکر و تلاوت قرآں	اعتکاف و نماز بھی ایجاں
خیر و برکات طرح طرح کے جب	اس مہینے میں بھیجے لطف سے رب
اور ہر شب میں ماہِ رمضاں کے	جبرئیل امیں اسے ملتے تھے
اسمیں تنبیہ ہے یہ اے فیروز	کہ مبارک جب آوے شب یا روز
دوسرا سال جب تھا ہجرت سے	حق کیا فرض روزے رمضاں کے
یعنے جو آسمان ہے پہلا	بیت عزت ہے اسمیں جو یکجا
پھر بتدریج حسب حاجت ہاں	اترا دنیا میں جانب قرآں
اور رمضاں کی ہے چھٹویں رات	اتری موسیٰ کلیم پر تورات
رات چوبیسویں تھی رمضاں کی	ہوئی تنزیل پاک قرآں کی
یعنے جبدم یقین ہووے خوب	کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب
کرتے تھے چند کھجور سے افطار	یا کبھی گھونٹ آب سے سالار

Scanned with CamScanner

وقتِ افطار کرتے تھے یہ دعا
مستحب ہے دعا وہ وقت بجا

اللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ

فحش و غیبت سے اور لڑائی سے
روزہ داروں کو منع فرماتے

اور افطار و صوم کو درمیاں
کرتے دُشمن کو بھی مخیّر جہاں

مالک و بوحنیفہ نیک سیر
اور دوسرے ائمۂ اکثر

روزہ افضل ہے اسکے حق میں بجا
ورنہ افطار ہے سمجھ اولے

اور حجامت بھی دن کو کرواتے
یعنے وہ سنگھیاں لگاتے تھے

منع مسواک و اکتحال اُپر
نہیں رمضان میں ہے آئی خبر

کرتے رمضاں میں گر سفر اے یار
رکھتے روزہ کبھی کبھی افطار

اور ہے اختلاف اس میں یار
روزہ افضل سفر میں یا افطار

بولتے ہیں کہ جسکو طاقت ہو
نہ مشقت ہو اور نہ مضرت ہو

اور رمضاں میں وہ شہِ لولاک
دن کو کرتے تھے جانیو مسواک

ناک ور منہ میں پانی جب لیتے
نہیں ہیں مبالغہ کرتے

بوحنیفہ کے پاس اے دمساز
دن کو رمضاں میں وہ ہوگا جواز

صیام نافلہ کا بیان

روزۂ ایام بیض — روزۂ عرفہ — ستہ شوال — اعتکاف

اور رسول اللہ نافلہ روزے
پے بہ پے اسقدر رکھا کرتے

اور پیلے کبھی وہ سرورِ دین
کرتے افطار اسقدر اے امین

نہ کوئی ماہ نفل روزے سے
نہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے

اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید
صوم ایام بیض پر اے سعید

روز دوشنبہ اور پنجشنبہ
اور رکھتے تھے صوم عاشورہ

لیک پھر تا بسالِ آیندہ
نہیں وہ شاہ دیں رہے زندہ

نہیں ایام اس سے کوئی افضل
کہ ہو افضل انہوں میں نیک عمل

ماہِ شوال میں بھی چھ روزے
سرورِ انبیا رکھا کرتے

ایک رمضاں میں جبکہ فوت ہوا
ماہ شوال میں کئے ہیں قضا

اور کئے اعتکاف اے فاخر
بار سیوم بعشرۂ آخر

آخر عمر تک بھی وہ سرور
کئے بیٹھک سا مواظبت اُس پر

کبھی رکھتے سر پر بھی لا کر
اور بچھاتے تھے فرش بھی اس پر

اور یکبار ہر برس قرآں
شہ سناتے تھے جبرئیل کو جاں

یوں صحابہ گمان کرتے اے یار
کہ نہ حضرت کرینگے پھر افطار

کہ صحابہ گمان کرتے تھے
نہیں حضرت رکھینگے پھر روزے

پس ہے سنت کہ ہر مہینے میں
روزہ رکھیں کبھی خالی نا چھوڑیں

اہتمام انکا اس قدر کرتے
کہ سفر میں بھی آپ رکھتے تھے

اور کہے زندہ گر رہونگا میں
روزہ نویں کا بھی رکھونگا میں

پہلے عشرۂ ماہِ ذوالحج کے
روزہ رکھتے تھے اور فرماتے

روزہ عرفے کا رکھتے وہ سالا
حج میں رہتے تو کرتے تھے افطار

اور حضرت بہر مہِ رمضاں
کرتے مسجد میں اعتکاف عیاں

کئے یکبار پہلے عشرے میں
دوسری بار دوسرے عشرے میں

اور معلوم یہ ہوا ہے جب
اسی عشرے میں ہوگی قدر کی شب

اور حضرت کے اعتکاف لئے
جانو مسجد میں خیمہ دیتے تھے

رہتے ہر سال معتکف دس روز
آخر سال بیس دن فیروز

آخر سال میں مگر اے یار
وہ بنائے ہیں جانئے دو بار

نماز تراویح کا بیان

گرچہ بعضوں نے مستحب ہے کہا
پر ہدایہ میں اس طرح ہے لکھا

اور نماز تراویح اے ذیشاں
ہے یقیں سنت موکد جاں

کہ صحیح ہے یہی اے فرخ پے
وہ یقیں سنتِ موکدہ ہے

بیس رکعت تراویح کی دلیل

کہ روایت کیا ہے یونہی حسنؓ نے
بوحنیفہؒ سے دیکھ اے مومن

کئے اسپر مواظبت یہ ضرور
فعل انکا ہے سنت مشہور

پڑھے مسجد میں یہ نماز کئی رات
مصطفےٰؐ لوگ بھی تھے آپ کے ساتھ

جمع آئے ہیں تیسری شب بھی
پر نہ تشریف لیگئے ہیں نبیؐ

پر نہ آیا میں اسلئے ہے یقیں
کہ نہ ہو جائے فرض تم پہ کہیں

ماہ رمضاں میں ایک شب جاگے
مسجد باصفا میں جب دیکھے

کہے ان سب کو ایک قاری پر
گر کروں جمع میں تو ہے بہتر

اور جب آکے دیکھے دوسری رات
کہ وہ پڑھتے ہیں سب انہیں کیساتھ

اسکے راوی ہیں سب سنن والے
اور کہا ترمذی صحیح اُسے

کہے حضرتؐ کہ آپ پر لازم
کرو سنت کو میرے تم دائم

پس خلیفوں سے جو کہ ثابت ہو
ہے بلا اشتباہ سنت او

ہے صحیحین میں اے نیک خصال
کیا بوسلمہ عائشہؓ سے سوال

کہی اس طرح دوسرے ماہ میں بھی
پڑھتے با وتر گیارہ رکعت ہی

کہ تھے رمضاں میں رسول خدا
بیس رکعات پڑھتے وتر سوا

اور اسکی یہی دلیل لکھا
کہ پیمبرؐ کے جو ہوئے خلفا

اور صحیحین بیچ اے بھائی
یہ حدیث عائشہؓ سے ہے آئی

اور پڑھے دوسری رات بھی جاگے
تو بہت لوگ ساتھ آپ کے تھے

اور صحابہ سے صبح کو یہ کہے
کہ میں جانتا ہوں وہ جو تم ہو کئے

اور ہے فتح القدیر میں اے پسر
کہ خلافت کے بیچ اپنے عمرؓ

بعضے پڑھتے تھے منفرد یہ نماز
بعض دس شخص ساتھ اے دمساز

پس اُبیِ ابن کعبؓ سے بولے
ساتھ لے انکو سب نماز پڑھے

خوش ہوے انکو دیکھ کر ولیا
نِعمتِ البدعۃ، کہے ہذا

بعد اسکے کہا ہے ابن ہمام
انتہی فتح القدیر میں ارقام

اور خلیفوں کی میری سنت کو
لازم اپنے اوپر ہمیشہ کرو

اور تراویح کے رکعتوں میں کئی
آیا ہے اختلاف اے بھائی

کہ نبیؐ در لیالی رمضاں
پڑھتے کیسی نماز کیجے بیاں

اور طبرانی بیہقی بغوی
ابن عباسؓ سے ہیں یوں راوی

گفتگو اس حدیث میں ہے ولے
بعضے اسکے تئیں ضعیف کہے

ف مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتوے میں و دیگر محققین علم حدیث و فقہ نے تحقیق کی ہے کہ بی بی عائشہؓ کی وہ حدیث آٹھ رکعت کی ابن عباسؓ کی حدیث بیس رکعت کی معارض نہیں ہو سکتی کیونکہ بی بیؓ نے شب کی نمازوں سے یعنے صلوٰۃ اللیل سے خبر دی اور عرف شرع میں صلوٰۃ اللیل تہجد کو کہتے ہیں پس حضرتؐ کی جو نماز شب کو رمضان و غیر رمضان میں برابر تھی سو وہ نماز تہجد ہے اور ابن عباسؓ تراویح سے خبر دیتے ہیں جسکو عرف شرع میں قیام رمضان کہتے ہیں یہ اور ہے وہ اور ہے پس ہر دو رکعت میں تعارض نہیں، فافہم اور ابن عباسؓ کی حدیث کا راوی ابن ابوشیبہ ہونے سے بعض محدثین جو ضعیف کہے اسکا ضعف ایسا نہیں کہ اسکی روایت مطروح ہووے پس الحاصل علی الاختلاف حضرتؐ کی سنت سے، اور بالاتفاق خلفائے راشدینؓ و صحابہ کی سنت سے بیس رکعت کی جماعت اہل سنت کے پاس ثبوت کو پہنچی۔ اگر برابر بیس رکعت پڑھیں حضرتؐ کی او خلفا و صحابہ کی ہر دو سنت ادا ہوتی ہیں۔ جو ہر دو سنت ادا کرنیکا ہمکو حدیث میں حکم آیا ہے۔ ۱۲

بولا ابن ہمام اے بھائی
بیس رکعت عمرؓ سے ہیں مروی

کہ بعہد عمر بن الخطابؓ
پڑھتے تیئیس رکعتیں اصحاب

اور موطا میں ابن رومان سے
یہ روایت بھی آئی ہے سنئے

یعنے تھے تین وتر کے اے میاں
اور تراویح بیس رکعت جاں

لایا سائب بن یزید سے بھی
کہ تو لوگوں کو اپنے لیکر ساتھ
اور ابی بن کعب عالی شان
اور حارث بھی لوگ کو لے ساتھ
خلفا جبکہ بیس ہی رکعت
بیس ہی آٹھ رکعتیں سنت
بعد حضرت کے آپکے خلفا
کہ خلیفوں کی چال کو لازم
چار رکعات کے دوگانے پڑہیں
اور سوا ماہ پاک رمضان کے

بیہقی نے حدیث ایسی ہی
پڑھ تراویح بیس اب رکعات
شہر طیبہ میں در مہ رمضان
پڑھا کرتا تھا بیس ہی رکعات
پڑھتے تھے ہے وہ بیگمان سنت
باقی بارا ہیں مستحب رکعت
بیس رکعت ہی جب پڑھے ہیں سدا
کرنے مامور ہم ہیں از خاتم
بیٹھیں مقدار اسکے راحت لیں
نہ پڑھے وتر بھی جماعت سے

اور کہتا ہے ابن ابی شیبہ
اور اک شخص کو علیؓ نے بھی
بیس ہی رکعتیں پڑھا کرتا
وتر بھی تین رکعتیں بخشوع
لیک سنت ہے وہ خلیفوں کی
اسلئے بعض مستحب لکھے
پس عمل اور بلاد عرب و عجم
لکھے فقہا کہ دس سلام کیساتھ
اور ایک ختم درمہ رمضان
ہوا روزے کا یہ بیان آخر
معنی حج لغت میں قصد ہی جان
کہ ہو حج پر زیادہ دمساز
یعنے احرام اور طواف ہے وہ
نہیں عرفات میں کھڑا رہنا
بلکہ جب چاہے تب کرے وہ ادا
جانے آنے کا خرچ اسکا ہے
اور ہے شرط زن پہ اے اکرم
مطلق حکم حج کا ہے آیا
کہ نہ زن حج کے واسطے جاوے
کہ کبھی کوئی زن سفر نہ کرے
فرض ہونے کے بعد حج اے یار
شاہ دیں جبکہ حج کا عزم کئے
ہیں بقول صحیح انکا شمار

کہ عمرؓ نے کسیکو حکم کیا
کیا بے شبہ حکم ایسا ہی
تین رکعت بھی وتر پڑہتا تھا
اور پڑہتا قنوت قبل رکوع
آٹھ رکعت ہی سنت نبوی
اور سنت اسے لکھے بعضے
ہے مقرر اسی پہ اے اکرم
پڑھنا سنت ہی بیس ہی رکعات
پس تراویح میں ہے سنت جان
اب تو حج کے بیان سے ہو ماہر
قصد کعبہ ہے شرع کے درمیاں
فرض پر جوں زیادہ نفل نماز
تیسرا فعل سعی ہے سمجھو
کہ ہو وہ خاص حج میں اے دانا
عمرہ ہے سنت رسول خدا
اور نفقہ عیال کا بھی رہے
ساتھ ہو اس کا مرد یا محرم
نہیں ذکر ہمیں مرد و عورت کا
پر کوئی محرم اسکے ساتھ رہے
لیک ہمراہ اپنے محرم کے
حج کئے شاہ انبیا اکبار
اور اعلام اس کا کروائے
یک لک و بیست و چہار ہزار

کتاب الحج

اور عمرے کا جانئے معنا
شرع میں اسکو کہتے ہیں عمرہ
یعنے درمیان صفا و مروہ کے
اور ایام حج مقرر ہیں
اور جو مومن ہو بالغ و آزاد
اور سواری و امن رہ اے یار
یہ نہیں شرط شافعی کے یہاں
اور بلاشبہ حنفیہ کی دلیل
اور بھی یوں کہے خدا کے نبی
جب تھا ہجرت سے ہی جانو اول سال
اسکو کہتے ہیں حجۃ الاسلام
لوگ اطراف اور جوانب سے

ہی زیادہ لغت میں اے دانا
کہ ہیں افعال چند مخصوصہ
دوڑنا بولتے ہیں سعی اسے
لیک عمرے کے دن مقرر نہیں
مرد و زن تندرست صاحب زاد
فرض حج اسپہ عمر میں یکبار
ہے دلیل اسکی آیت قرآں
یہ حدیث صحیح ہے بے قیل
ابن عباس نے روایت کی
حج کیا فرض قادر متعال
اور حج وداع بھی اے ہمام
ہیں مدینے میں جمع آنے لگے

کہ جو عورت خدا پر ایمان لائی ہو بغیر محرم کے ایک شب بھی سفر نہ کرے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تین میل کا بھی سفر بغیر محرم کے نہ کرے ۱۲

جس طرف ہو جہاں تلک کہ نظر
نظر آتے تھے لوگ ہی اکثر

غسل کر شاہِ دین شاہانہ کیئے
موئے اطہر کو روغن اپنے ملے

اور مدینے میں ظہر پڑھ نکلے
ذوالحلیفہ میں آ کے جب پہنچے

ناقۂ خاص پہ سوار ہوئے
جب اٹھی تلبیہ وہ پھر بھی کہے

تلبیہ کرتے کر بلند آواز
سنتے تھے سب صحابہ نیک انداز

یونہی پیغمبر لیسے آکہے جبریل
کہ کروں حکم یہ تمہیں بے قیل

اور دخولِ جناں بھی چاہتے تھے
اور پنہ مانگتے تھے دوزخ سے

نہ تو شقدف تھا اور نہ محمل تھا
اور نہ ہودج تھا اور نہ تھا محفہ

ہود و صالح یہ ہر دو پیغمبر
اسی وادی میں جبکہ کرتے گذر

اور نشیں عبا ازار اُن کے
اور چادر گلیم کے رہتے

جبکہ پہنچے بوادیٔ ازرق
تب کہے وہ پیمبرِ برحق

اسی وادی سے ہیں رواں نیا
تلبیہ بولتے ہیں با آواز

گویا موسیٰ کو دیکھتا ہوں میں
کہ یہ وادی سے وہ اترتے ہیں

کہ یہ پیغمبرِ جلیل الذات
حج کو آتے تھے جو بحینِ حیات

گویا میں دیکھتا ہوں جو کہے
ہے وہ علم و یقین کامل سے

کہے بعضے کہ انبیائے کرام
جبکہ زندہ قبور میں ہیں تمام

کہے بعضے ہیں زندہ قبر میں
اور جنت میں انکی ہیں روحیں

چونکہ اسریٰ کی شب میں پہلے نبی
دیکھے موسیٰ کو قبر میں ان کی

کیا یہ بیداری کیا بعالم خواب
ایسی بے شبہ دید ہو دریاب

حضرتِ عائشہ کو تب ایمان
وہاں ظاہر ہوا ہے عذرِ زناں

کہے سب غفرانِ آدم پر
حق رکھا ہے یہ حال در دنہ کر

سعد کے جب قریب ہوئے
سرورِ انبیا نے غسل کیے

جبکہ باب السلام پہ پہنچے
دیکھے کعبہ اما یہ پڑھنے لگے

ہے روایت کہ روز شنبہ تھا
اور پچیسویں ز ذی قعدہ

پہنے احرام کا لباس شریف
لائے باہر مکان سے تشریف

عصر پڑھ قصر باندھے ہیں احرام
تلبیہ بھی کہے وہ شاہِ امام

بعد پشتہ پہ آئے جب سالار
پھر کہے تلبیہ ہیں سہ سہ بار

اور کئے حکم یوں صحابہ کو
اپنی آواز اب بلند کرو

اور بھی بعد تلبیہ کے دعا
کرتے اور چاہتے تھے حق کی رضا

تھے سوار اونٹ پر جو شاہِ جہاں
تھا فقط اسپہ کہنہ ایک پالاں

جبکہ پہنچے بوادیٔ عسفاں
اسطرح مصطفےٰ گئے ہیں یہاں

سرخ دو اونٹ پر تھے رستے سوار
لیف خرما سے انکی رہتی مہار

تلبیہ حج کا تب وہ کہتے تھے
یہ ہے مروی امام احمد سے

دیکھا موسیٰ کلیم کو میں نے
رکھکے کانوں میں انگلیاں اپنے

یہ روایت ہے جان تو مسلم کی
اور بخاری میں یوں ہے ای بھائی

اور کرتے ہیں تلبیہ وہ ادا
یہاں کہتے ہیں دیکھئے علماء

حال ہے ان کے وحی حضرت پر
آئی حضرت وٹے ہیں اس سے خبر

کہے بعضے یہ حال ہے بصواب
دیکھے حضرت انہیں بعالم خواب

پس اگر حج کے واسطے آئیں
نہیں مانع ہے شک نہیں اسمیں

متمثل جسد سے پس کر کے
بھیجے مولا انہیں جہاں چاہے

کر انہوں تب نماز پڑھتے تھے
آسماں پر بھی بعد ازاں دیکھے

الغرض جب وہاں سے آگے چلے
جاکے حضرت بسرف میں پہنچے

بی بی رونے لگیں تو پوچھے رسول
سکے ظاہر وہ اپنا حال ملول

سب عمل حاجیوں کے لا تو بجا
پر نہ کیجے طواف کعبہ کا

بعد خورشید جب بلند ہوا
راہِ حجوں سے آئے در مکہ

اللّٰھم زد بیتک ھذا تعظیما وتشریفا وتکریما ومہابۃ

آئے جب مسجد حرام میں ہاں / راست کعبے طرف ہوئے ہیں رواں
جانو سنت ہے یہ طواف قدوم / اور طواف تحیۃ اے مخدوم
بولتے ہیں سمجھ اسکو رَمَل / فتح سے سیم کے ہے اے اکمل
اِضطباع اسکو بولتے ہیں جاں / پہلے اشواط میں ہے یہ بھی پہچاں
حجرِ اسود کے روبرو ہر بار / جبکہ آپہنچتے وہ شاہِ خیار
اور برکنِ یمانی جب پہنچے / ہاتھ یا چوب سے اشارہ کئے
حجرِ اسود کو بوسہ جب دیتے / منہ و لب اپنے اسپہ تب رکھتے
کبھی پیشانی اسپہ رکھتے تھے / حقکو سجدہ اسی پہ تب کرتے
اسکے بوسے سے ذوق پاک کا[1] / حشر تک عاشقوں کو ہو حاصل
تب پڑھے مِن مقام کی آیت[1] / اور ادا وں کئے ہیں دو رکعت
پڑھے مسجد میں کوئی جائے سلیم / پڑھے افضل مقامِ ابراہیم
اور فارغ نماز سے جو ہوے / حجرِ اسود کو آکے بوسہ دئے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر کہی اَبْدَاءُ بِمَا بَدَاءَ اللّٰهُ

اور تکبیر تب کہی بے قیل / اور کہے تین بار یہ تہلیل
بعد کوہِ صفا سے اترے جان / کوہِ مروہ طرف ہوئے ہیں رواں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

اور گزرے ہیں جبکہ وادی سے / تب وہ آہستگی سے چلنے لگے
اور ز مروہ سوئے صفا آئے / اور مروہ پہ ختم سعی کئے
جوکہ کوہِ صفا اُپر میں پڑے ہے / اور پیادہ ہی جانو سعی کئے
اژدہام انکا جب ہوا بسیار / اپنے ناقہ پہ تب ہوئے ہیں سوار
شاہ فارغ ہوئے ہیں سعی سے جب / حکم یوں لوگ کو کئے ہیں سب
بعضے اصحاب پر یہ بات گراں / آپ فرمائے تب وہ شاہِ جہاں
اور علیؓ بھی یمن سے تب آئے / اونٹ اکثر ہدی کے ہیں لائے

کعبۃ اللہ کا طواف کئے / حجرِ اسود پہ آکے بوسہ دئے
پہلے سہ شوط میں کئے تعجیل / پاؤں نزدیک رکھتے تھے میقیل
اپنے سینہ سے بغل کے نیچے سے / چادر اپنی بدوش چپ ڈالے
آخری چار شوط میں اے یار / چلے آہستہ سیدِ ابرار
ہاتھ میں چوب یک جو رکھتے تھے / بوسہ دیتے اشارہ کر اس سے
چوب یا اپنے ہاتھ کو بوسہ / دینا ثابت نہیں ہے اس جاگا
کہتے بوسہ کے وقت بسم اللہ / اور اللہ اکبر اے آگاہ
للہ الحمد وہ مبارک لب / حجرِ اسود اُپر لگے ہوں تب
یا فراغت طواف سے ای فہیم / پہنچے جب پر مقامِ ابراہیم
ہے ز بعدِ طواف واجب جان / یہ دو رکعت یقیں ہمارے یہاں
فاتحہ قل یا[1] پہلی رکعت میں / پڑھے اخلاص دوسری رکعت میں
واں سے کوہِ صفا طرف آئے / اور یہ آیت پڑھے ہیں پاس اسکے
بعد کوہِ صفا اوپر وہ چڑھے / منہ کو کعبے طرف بھی کرکے کھڑے
اور اسدم بہ بارگاہِ خدا / بعد تہلیل کرتے تھے یہ دعا
درمیاں صفا و مروہ کے / جانئے یہ دعا ہی پڑھتے تھے
اور آئے صفا سے جب نیچے / تب رسولِ کریمؐ سعی کئے
اور صفا سے یقیں سوئے مروہ / ہیں گئے سات بار اے آگہ
جبکہ مروہ پہ پہنچتے آکے / وہی اذکار اور دعا پڑھتے
سعی کرنے جو لوگ آئے تھے / اور حضرتؐ کو دیکھنے کیلئے
لوگ کہتے تھے کہ نبیؐ یہ نگاہ / یہ محمدؐ ہے یہ رسول اللہ
ساتھ جنکے ہدی کے اونٹ نہ ہو / اب ز احرام باہر آوے او
گر نہ ہمراہ ہوتے میرے شاہِ ہدیٰ / آتا احرام سے بروں میں بھی
جب نبیؐ لائے اور علیؓ لائے / جملہ وہ اکیسو ہیں اونٹ ہوئے

[1] عہ قل یا ایہا الکافرون

[1] وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۔ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده

پوچھے حضرت نے کیا تری نیت
کہئے جو کچھ ہو آپکی نیت

بس بلا شبہ تو بھی اے سالم
اپنے احرام پر ہی رہ قائم

بعضے اپنے سروں کو منڈوائے
اور بعضے ہیں بال کترائے

اور قدوم شریف حضرت سے
جانئے جبکہ چار دن گذرے

لوگ احرام سے جو نکلے تھے
پھر وہ احرام حج کا تب باندھے

شب گزارے وہیں رسولِ خدا
دوسرے دن پہر جب بلند ہوا

بعضے کہتے تھے تلبیہ اے میر
بعضے اصحاب کہتے تھے تکبیر

قبۂ خاص سرورِ اکواں
حکم سے آپکے ڈٹے تھے وہاں

جب ڈھلا آفتاب شاہِ خیار
مرکب خاص پر ہوے اسوار

اسمیں حضرت قواعدِ اسلام
کئے تاکید سے بیان تمام

سبکو باطل وہ کر گئے یکساں
کوئی تا اسکا پھر نہ ہو خواہاں

سبکو باطل کئے بھی فرمائے
لایا ہیں ان کو پاؤں کے نیچے

اور کئے حق مرد و زن کا بیان
تا بجا لاوے سب زناں مرداں

اور فرمائے اسطرح ای عزیز
کہ تمہارے میں چھوڑا ہوں یکچیز

بعد فرمائے یوں صحابہ سے
حشر میں تم سے گر خدا پوچھے

بولو تم کیا گواہی دوگے جب
تب کئے عرض یوں صحابہ سب

اور حق جو کہ تھا نصیحت کا
اور دعوت کا اور رسالت کا

انسے باتیں سنے ہیں جبتک نبی
اپنی انگشت تب شہادت کی

بعد فرمائے اے مسلمانو!
تین چیزیں یہ ایسی ہیں جانو

اور [illegible] یہ چیز ہے دوسری
خیر خواہی ہے بھائی مومن کی

بعد فرمائے حاضراں جو سنے
جاکے وہ غائبوں کو پہنچاوے

شیر تھا اسمیں لیکے نوش کئے
اسطرح پر کہ لوگ سب دیکھے

گرچہ سنت ہے روزہ عرفے کا
اہلِ عرفہ کو ترک بھی ہے روا

کہے احرام حج میں باندھا ہوں
اور ہدی اپنے ساتھ لایا ہوں

اور ہدی جو نہ لائے تھے آخر
آئے احرام سے وہ سب باہر

حق میں انکے دعا کئے سالار
انکو سہ بار اور انھیں یکبار

روز پنجشنبہ تھا بوقتِ ضحےٰ
آئے سوئے منیٰ شہِ والا

جا منیٰ میں نبی نزول کئے
ظہر اور عصر کی نماز پڑھے

تب منا سے چلے سوئے عرفات
تھے صحابہ بہت سے آپکے ساتھ

اور رہے عرفات کے قریب یکجا
نمرہ نام ہے وہ جاگہ کا

اسمیں اترے ہیں اور پڑھے ہیں وہیں
جمعہ کے دن نماز صبح یقیں

بطن وادی کے درمیاں آئے
اور اک خطبۂ بلیغ پڑھے

مضمون خطبۂ حج وداع

جاہلیت کے خون کا بدلہ
جاہلیت کے سود کا دعوے

اور بنیاد شرک کفر کی شوم
جاہلیت کی عادت اور رسوم

یعنی ان سب کو میں نے خوار کیا
لیکے زیر قدم ہوں میں ٹیکا

اور وصیت کئے کہ با عورات
پیش آویں سلوک نیک کے سات

جنگ گر اسکے ساتھ مار و گے
کبھی گمراہ تم نہ ہووگے

کہ کیا ہیں معاملہ کیا
زندگانی میں تم سے کیسی کیا

شاہدی ہم یہ یوں دینگے احکام
حق کے پہنچائے آپ ہمکو تمام

اور امانت کئے ہیں آپ ادا
اور کئے ہیں جہاد بہر خدا

آسماں کی طرف اٹھائے تیار
کہتے یارب گواہ رہ سہ بار

کریں بے شبہ صاف سینے کو
ایک اخلاص ہے عمل میں سنو

اہلِ اسلام کی جماعت کا
تیسری چیز ہے لزوم بجا

تب جو عرفات میں کھڑے تھے نبی
قدح اُمّ فضل نے بھیجی

سبھے صائم نہ آج ہیں حضرت
جانے وہ عدمِ صوم کی رخصت

کہ کہیں ضعف انکو اے خوشخو
دوسرے کاموں سے نہ مانع ہو

فضیلت روز عرفہ

بعد مرکب سے اترتے ہیں فی الحال
درمیاں آپ دو نمازوں کے
اونٹ پر رو بقبلہ تب ہوکے
کیے حضرت کہ بہترین دعا
اور الیوم آیتِ قرآں
اور احادیث ہیں یہ آئے صحیح
اور بہت کھانے والا غصے کا
کیونکہ اس دن نزول رحمت کا
دیکھ شیطان غصہ کھاتا ہے
کر رہے تھے درست درمیاں
اور فرمائے سر درا کو ان
اور کہتا ہے ان سے رب جلیل
سر برہنہ غبار آلودہ
ان کو آزاد میں سقر سے کیا
نیک اعمال جسمیں ہو بہتر
اور ہر شب کی طاعت اس سے ہاں
اور آئی ہے جانو یہ بھی بات
ایک ساعت بھی جو کہ ہو وے کھڑا
اور بعد غروب ہوکے سوار
ابھی اونٹوں کو نہ بٹھاتے تھے
بعد سامان اتارے وہ سب کا
سوتے پھر صبح کی نماز لیے
اور قبلہ کی طرف منہ کر کے
کہا بانگ و اقامت آکے بلال
دوسرے نفل و سنتیں نہ پڑھے
لگے کرنے دعا تضرع سے
پڑھے اگلے نبی بھی ہیں جو پڑھا
اتری عرفات پر اسی دن جان
روز عرفہ کے فضل بیچ صریح
کھانے والا بھی درد و غم کا بڑا
جو کہ ہووے ز بارگاہِ خدا
اور بڑا بارِ غم اٹھاتا ہے
دیکھتے ہی یہ حال کو شیطاں
کہ وہ عرفہ کے دن خدائے جہاں
دیکھو یہ میرے بندگان بتقیل
اور کرتے ہوئے وہ ذکر مرا
اور ان کو کرم سے بخش دیا
عشر ذوالحجہ سے جانو فاضل تر
قدر کی شب کے دس برابر جان
کہ کھڑا ہووے جو کہ در عرفات
فرضیت اس سے حج کی ہووے ادا
چلے عرفات سے شہِ ابرار
اور سامان نہیں اتارے تھے
با اقامت پڑھے نماز عشا
اٹھے اور وقت اول اسکو پڑھ
لگے کرنے دعا تضرع سے
ایک اذاں اور دو اقامت سے
اور بعد نماز ہوکے سوار
اور اس روز کی دعائیں کثیر
روز عرفے کے وہ دعائے مجید
دین کی تکمیل کی بشارت سے
ہے ازانجملہ یہ حدیث اے جان
نہیں دیکھا گیا ہے کوئی روز
بنی آدم کے بھی گنہ اے فہیم
اور ایسا ہی روز بدر یقیں
ایک بڑا پیچ و تاب کھایا ہے
بنی آدم سے بیگمان و خطر
ترک کر اپنے خانماں کہتیں
میری درگاہ میں یاں اب آئے
اور آئی حدیث خیر ورہی
اس ایکدن کا روزہ ہے بصواب
اور ہے عرفے کا روز کا روزہ
اور سمجھے کہ ہیں نہ بخشا گیا
ایک سنت ہے شام تک بھی قیام
تلبیہ بولتے تھے وہ ذررہ
با اذان و اقامت اے بھائی
فرض مغرب کے اور عشا کے ہیں
بعد ہوکر سوار خیر ورا
اور عرفے کی رات میں حضرت
ظہر اور عصر جمع قصر پڑھے
آئے عرفات پر وہ شاہ خیار
آئے ہیں جو بہت طویل قصیہ
ہے بلا شبہ کلمۂ توحید
وہی اتری اخیر آیت ہے
خوار تر اور حقیر تر شیطاں
جیسے عرفہ کے روز میں پرسوز
بخشتے اس روز جو غفور رحیم
جب صفوف ملک کو روح امیں
اور بار الم اٹھایا ہے
فخر کرتا ہے سب فرشتوں پر
اہل و اولاد کو بھی اپنے یقیں
یعنی یہ میرے گھر کے حج کیلئے
سال میں کوئی دن نہیں لیا
صوم یکسال کا یقیں دریاب
دو برس کے گنہ کا کفارہ
سو وہ بدبخت جانیو ہوگا
کہ کھڑے تا غروب شاہ انام
آکے پہنچے ہیں جب بہ مزدلفہ
پڑھے حضرت نماز مغرب کی
نہ پڑھے اور نماز کوئی بے بین
ہیں کھڑے مشعر الحرام میں آپ
جانتے تھے حق سے بخشش امت

کہا مولا کہ سب کو میں نے بخشا،
لیک ظالم کو میں نہ بخشوں گا
بہر مظلوم اس کو پکڑوں گا
پھر کئے عرض یوں رسولِ خدا

کہ تو قادر ہے اسپہ چاہے اگر
بخشے مظلوم کو بہشت اندر
اور ظالم کو بخشدیوے رب
نہیں اس کا جواب آیا تب

اور کئے صبح جب بمزدلفہ
اور مکرر وہی کئے ہیں دعا
درگہِ حق سے تب جواب آیا
یہ دعا تیری میں قبول کیا

ناگہاں شاہِ دین ہنسنے لگے
ابو بکرؓ و عمرؓ بھی جب دیکھے
یوں کہے آپ پر اے شاہِ ہدا
پدر و مادر ہمارے ہوویں فدا

رکھے خنداں ہمیشہ آپکو رب
کیا ہے فرمائیے ہنسی کا سبب
کہے ابلیسِ دون عدو اللہ
جبکہ اس بات سے ہوا آگاہ

کہ دعا میری احق قبول کیا،
اور امت کو میرے بخشدیا
خاک وہ اپنے سر پہ ہے ڈالا
اور کرنے لگا ہے وا ویلا،

دیکھ جزع و فزع اب اس کا
جانو بے اختیار اب میں ہنسا
اور مدارج میں یہ لکھا رکھو یاد
کہ زیادت وہی ہیں لوگ مراد

تب جو عرفات میں کئے تھے قیام
حقنے بخشا کرم سے انکو تمام،
الغرض پھر رکھے نبیؐ اپنے قیل،
شغلِ تکبیر و ذکر اور تہلیل

اور قریبِ طلوعِ مہر اے جاں
شہ منا کے طرف ہوئے ہیں رواں
اور اسوقت فضل بن عباس
اونٹ پر تھا ردیفِ خیر الناس

اسکو اٹھانے راہ حکم کئے
کہ اٹھا لیوے رہ سے سنگریزے
تا کہ رمیٔ جمار ان سے کرے
اور وہاں سے چلے ہیں اور آگے

بنی خثعم سے ایک زن آئی
وہ بہت خوب رو جمیلہ تھی
اور کہی پدر میرا بوڑھا ہے
اونٹ پر چڑھ نہیں وہ سکتا ہی

اسکی جانب سے یا رسولِ خدا
کیا مناسک کروں میں حج کے ادا
شاہ فرمائے ہاں ادا کیجے
اور وہ پوچھی جب آکے حضرت سے

فضل عباس اور وہ زن آ یار
ایک دوسرے کو دیکھے جب ناچار
فضل بھی تھا جمیل اور گورا
اور خوشرو حسین و خوشخو تھا

فضل کے منہ کے آگے خیرِ ورا
ہاتھ سے اپنے تب کئے پردہ
ایک دوسرے پہ تا نظر نہ کرے
اور شیطاں کے وسوسے سے بچے

پس بزرگونکو یونہی ہووے ضرور
حفظِ اتباع اپنے تا مقدور
اور اسی رہ میں پیرزن دوسری
آ ملی اور یوں سوال ہے کی

ناتواں ہے بہت مری مادر
باندھوں گر اونٹ پہ ہے جا خطر
اسکی جانب سے یا پیمبرِ رب
کہو کیا حج ادا کروں میں اب

کہے حضرت کہ دین گر ہو گا،
ماں پہ اپنے ادا کرے یا نہ
عرض کی وہ کہ ہاں کرونگی ادا
اسکو فرمائے تب رسولِ خدا

اسکی جانب سے کیجے حج بھی ادا
کہ یہ دینِ خدا ہے دینِ خدا
ہے سند یہ حدیث اے دلبر
کہ نیابت روا ہے حج اندر

اور اس مسئلے میں ہے تفصیل
ہے مذکور فقہ میں بے قیل
اور آگے رواں ہوئے سرور
پہنچے جب وادیٔ محسر

جلد گزرے وہاں سے اے ہشیار
کیونکہ اس ہی مقام پہ قہار
کیا اصحابِ فیل کو مقہور
کرتے ایسی جگہ سے جلد عبور

چونکہ سفرِ تبوک میں بھی نبیؐ
گزرے تو بستے ہولکو یونہی
بعد عقبات پھر رسولِ خدا
پہنچے ہیں جبکہ کو وقتِ ضحی

کئے شتاب پر بھی رمیٔ جمار
پس کئے قطع تلبیہ سالار
بعد منزل طرف پھرے ہیں وہیں
مسجدِ خیف کے قریب تھیں

ہے وہ مسجد بڑی منا میں بجاں
صحن میں اسکے ہی نبی کا مکاں
جب وہ منزل میں مصطفےٰ پہنچے
وہاں اک خطبہ بلیغ پڑھے

حج نیابت

تھے ہزاروں سے لوگ پیر و جواں
دور و نزدیک جو سنے یکساں
اور کہے ہے قریب اے مردم
پس رہو ہشیار اور آگاہ
تم کو پہنچا دیا ہوں اب میں نے
اور کہے حاضریں یہ احکام
اور کئے حکم سب کو خیر و رئی
اور فرمائے بعد ازاں سبکو
اور تمہارے جو رب کی ہے جنت
ساٹھ پر تین اونٹ تب اے یار
تب وہ سب اونٹ اے انکو انجام
اونٹ سینتیس ۳۷ دے علیؓ کو تب
ساتھ لیکر علیؓ کو نوش کئے
وہ اجیر و نکے مزد میں مت دے
اور دو گو سفند بھی ذبح کئے
بعد حلاق کو بلا سرورؐ
میں جنان التیسر اے ذیشاں
اور کئے ہیں طواف بیت اللہ
بعد آئے ہیں چاہ زمزم پاس
ان کو فرمائے کھینچتا میں بھی
بعد میرے کریں ہجوم بڑا،
اسلئے میں نہیں یہ کام کیا
اور کئے یہ طواف رہ کے سوار

دور و نزدیک سب سنے یکساں
تھے یہ اعجاز احمدی کے نشاں
اپنے رب سے یقین ہوگے تم
بعد میرے نہ ہو و تم گمراہ
حکم پروردگار کا اپنے
سن کے پہنچا ہیں غائبین کو تمام
کریں سمع و اطاعت امراد
پنجگانہ سدا نماز پڑھو
ہو و داخل تم اسمیں با فرحت
عمر والا کے سال کے مقدار
ایک پر ایک کرتے تھے اقدام
کہے اب نحر کر تو ان کو سب
پھر علیؓ کو یہ حکم فرمائے
مزد اپنے طرف سے ہی دیجے
جبکہ فارغ وہ نحر سے ہیں ہوئے
حلق کروائے اپنے موئے سر
دیکھ تفصیل سے لکھا یہ بیاں
فرض ہے یہ طواف اے آگاہ
دیکھے ہیں اس مقام پر عباس
کرنا تا ئید اس سقایت کی
تا یہ سنت کریں ضرور ادا
ورنہ البتہ میں کیا ہوتا
کیونکہ تب اژدہام تھا بیا

بلکہ خیمو نمیں لوگ جو تھے دور
نحر کے دن کی فضل و زحرمت
در گہ حق میں جب کہ آوگے
اور احکام چند فرما کر
بعد اسکے کہے رسول اللہؐ
سیکھو حج کے مناسک اب یکسر
جبتلک وہ پڑھیں کتاب خدا
اور رمضاں کے رکھو روزے بھی
اور امت کو سب وداع کئے
سرور دیں نے راہ میں حق کے
پاس حضرتؐ کے دوڑتے آئے
اور ہر ہر سے گوشت تھوڑا لے
پوست اور جھول اونٹ کے یکسر
اپنے ازواج کے طرف سے بھی
کر دئے سارے لوگ کو اعلام
اور ناخن کی بھی کرا تقسیم
بعد آگے زوال کے ملے شریف
ہے طواف زیارت اسکا نام
اور اولاد ان کے پاک نصاب
لیک ہو جاوے کام یہ سنت
پس یہ منصب ہے جو سقایت کا
آب یک دو تب وہ پیش کئے
یاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں

سب سنے خوبتر بغیر قصور
اسمیں اعلام کر دئے حضرت
اپنے عملوں سے پوچھے جاؤگے
کہے آگاہ تم رہو یکسر
رہ تواب یا الہی اسپہ گواہ
کہ نہ میں اور حج کو آؤں مگر
نہ مخالف ہوں شرع کے حاشا
اور اطاعت کرو امیرونکی
بعد منحر کے درمیاں آئے
دست اطہر سے اپنے نحر کئے
پہلے تا آپ کو ہی نحر کرے
حکم والا سے جب کہ پکوائے
کیجے تقسیم اب مساکیں پر
گاؤ قرباں کئے ہیں اک نبیؐ
کہ منحر میں منا کی تمام
ناخن و مو کی کر دئے تقسیم
لا کے مکے میں مصطفےؐ تشریف
اور طواف افاضہ بھی اے ہمام
کھینچتے ہیں وہ چاہ پاک سے آب
لوگ تب کر کے میری تبعیت
ہاتھ سے تب تمہارے جاویگا
نوش حضرت کئے کھڑا رہ کے
اور طواف آپ وہ سب یکیں

پس اسی وقت آئے سوے منا
دسویں دن تا زوال پہر میں
آئے ہیں سوے جمرہ اولے
اور کئے اسقدر دراز دعا
دست چپ پر بھی چند گام آگے
اور کعبہ کو دست چپ لیکر
اور منا سے نکلنے بیچ اے یار
اس جگہ سے نکل کے پیغمبر
ظہر اور عصر مغرب و عشا
ہو گئے اسوار شاہ کون و مکاں
واں نماز طواف دو رکعت
عبدرحمٰن ان کے بھائی ساتھ
ابھی باقی تھی شب کہ فارغ ہو
اور وقت وداع شاہ ہدا
چاہ زمزم پہ بعد ازاں آئے
پھر لو وقت وداع وہ گریاں
بعد اس کے برابر کعبہ
اور بعد نماز اے ذیشاں
جو وصایا وہاں کئے ہیں رسول
ذوالحلیفہ میں آکے پہنچے جب
آتے تھے جب سفر سے شاہ ہدا
کیا کامل جو دین کو مولا
اور لایا جو خیریت سے رب

اور کئے ہیں نماز ظہر ادا
کئے میں انتظار سرور دین
اور رمی جمار کر کے ادا
کہ پڑھا جائے سورۂ البقرا
آ کھڑے درمیان وادی کے
اور منا کو بھی دست راست اپر
نہیں جلدی کئی وہ شاہ خیار
آئے ہیں وادی محصب پر
چاروں اسدن وہیں کئے ہیں ادا
شہر مکہ طرف ہوئے ہیں رواں
جانیو تب ادا کئے حضرت
حکم دے بھیجے شاہ موجودات
آئیں وہ وادی محصب کو
کئے در ملتزم کھڑے ہو دعا
آب یک دلو آپ ہی کھینچے
پیچھے ہٹتے ہوئے ہیں آئے جہاں
کئے حضرت نماز صبح ادا
ہوئے حضرت سوے مدینہ رواں
ہوا ہو ہے بیان اس کا طول
سرور دیں ہیں گزارے شب
تو مدینے میں آتے وقت ضحی
اور نعمت بھی جو تمام کیا
شکر کرنے لگے ہیں اسکا تب

[illegible]

اور وہ روز روز نحر کا تھا
جبکہ خورشید کا زوال ہوا
بڑھ کے اس جا سے آگے چند قدم
بعد آئے بجمرۂ وسطےٰ
اور وہاں بھی کئے ہیں طول دعا
اور رمی جمار واں کر کے
بلکہ سہ دن کئے تمام وہاں
خیمۂ خاص واں کئے تھے نصب
تھوڑا اس شب میں سوئے ہیں اے یار
اور طواف وداع لائے بجا
اور اسی شب میں عائشہ اے بسیر
جا بہ تنعیم باندھے وہ احرام
تب ندا شاہ دیں نے کروائے
ہے حدیث شریف میں آیا
تھوڑا آب اس سے نوش فرمائے
یہی وقت وداع سنت ہے
اور پڑھے اس نماز میں پر نور
اور اثنائے راہ شاہ بشیر
اور جبان اسیر میں اے اکرم
اور رہے صبح کو وہاں سے رواں
اور مدینے کو دیکھے جب بالا
اور اسلام کو دیا شوکت
اور پڑھتے ہوئے دفعا ہے

شب گزارے وہیں سو لہذا
ظہر کے آگے تب وہ شاہ ہدا
رو بقبلہ کھڑے تب بے اسدم
اور رمی جمار کر اس جا
آئے پس پیش جمرۂ عقبہ
لے توقف تبھی وہاں سے پھرے
روز چارم جو تیرہواں تھا جاں
کئے حضرت نزول ابطح تب
اور جس وقت یہ ہوئے بیدار
نہیں آمیں رحل کئے اصلا
چاہے عمرہ ادا کریں جا کر
گئے مکہ میں آکے عمرہ تمام
کہ چلیں سب طرف مدینے کے
کہ ہے مقبول ملتزم میں دعا
جو کہ باقی تھا چاہ میں ڈالے
کہ یہ فعل شہ رسالت ہے
سرور دین سورۂ والطور
جبکہ پہنچے ہیں آپ یہ خم غدیر
دیکھو اس کو کیا ہی میں نے رقم
اور تھی عادت شریف یہ جان
کہے تکبیر تین بار اے یار
اور بخشا جو فتح اور نصرت
مصطفیٰ داخل مدینہ ہوئے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ

آداب زیارت شریف مرقد مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بیان

بعد حج کے زیارتِ نبوی ﷺ   رویتِ بارگاہِ مصطفوی
کہ زیارت کی اس فضیلت میں   ترک کرنیکے بھی مذمت میں
کرے مجھ قبر کی زیارت جو   اُسکو واجب مری شفاعت ہو
اور زیارت نہ آکے میری کیا   تو مقرر کیا وہ مجھپہ جفا
یعنے آوے محض اسی کیلئے   نہ طفیل اور کوئی حاجت کے
اور مدینے میں جو کہ آکے رہے   اور اسکی بلا پہ صبر کرے
اور مکے کے یا مدینے کے   درمیاں جو کہ انتقال کرے
شیخ میرا یگانۂ دوراں،   عالم و عارف گرامی شاں
یہی اکثر حدیث پڑہتا تھا،   اور اسطرح سے وہ فرماتا
کہ وہ ہر دو حرم سے یکجا پر   موت مجھکو عطا کرے داور
عمر اسی پہ جب تھی دو سالہ   حجِ ثانی وہ جا کیا ہے ادا
کہ کمالِ کرم سے اسکو نبی ﷺ   بولتے ہیں تعال یا ولدی
جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا   جلد جا داخلِ مدینہ ہوا
جمعہ کے بعد نعش رکھے ہیں،   منبر و روضۂ رسول کے بین
اور مدفون ہوا وہ شیخ زمن   پہلوئے قبۂ امام حسن رض
موت ایسی ملی بکعبہ آخر   قدس اللہ سرہ الفاخر
جب مدینے طرف چلے اے ہمام   رہ میں بھیجے بہت درود و سلام
یا وضو لیک غسل ہے افضل   اور اپنا لباس دیوے بدل
اور وقار و ادب سے اے عاقل   ہو مدینے کے درمیاں داخل

ہے یقیں سنتِ موکد جان   بلکہ واجب ہے اے نکو عنوان
آئے اکثر حدیثِ پیغمبر ﷺ   ہے ازانجملہ یہ صحیح خبر
اور دوسری حدیث لے آگہ،   کر کیا جو کہ حجِ بیت اللہ
اور فرمائے جو کہ اے لوگو،   آوے قصداً مری زیارت کو
تو بلاشبہ وہ بروزِ جزا   میری ہمسائگی میں ہوویگا
تو میں اسکا گواہ ہوؤں گا،   اور اس کا شفیع روز جزا
تو قیامت کے روز اسکو خدا   آمنوں میں یقیں اٹھاوے گا
فخر سادات شیخ محی الدین   قطب و مورد ذکر کشف و یقیں

مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ

حق نے اسکی دعا کیا مقبول،   اسکا بالیا لطف سے مامول
بعد حج ایک شب بعالم خواب   دیکھا سالار انبیا کو جناب
یعنے کہتے ہیں اے مرے فرزند   مرے نزدیک اب تو آ خورسند
گیارہویں تھی مہِ محرم کی   روز پنجشنبہ اس نے رحلت کی
پڑہے اسپر نماز خلق کثیر،   کیا عوام و خواص میر و فقیر
مطلع النور یک رسالۂ نیک   اسکے احوال میں لکھا ہوں ولیکہ
پھیر اس راہ سے قلم کو شتاب   اب زیارت کے کچھ لکھوں آداب
جب قریب مدینہ آپہونچے   چاہئے تب اتر کے غسل کرے
اور میسر اگر ہو بے وسواس   تو ہے افضل یقیں جدید لباس
اور پیادہ چلے زروئے ادب   یہ پڑہے داخل مدینہ ہو جب

بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَارْزُقْنِیْ مِنْ

ذکر مرشد مصنف ۔ اور بین الحرمین سے تاریخ وفات مرشد مصنف ۔ ملقب بقطب الاقطاب ۔ ملقب بقطب الاقطاب

زِیَارَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَائَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

پھر خشوع و خضوع عجز کیساتھ	چلے پڑھتے ہوئے سلام و صلوٰۃ	آئے در مسجد رسول انام	باب جبرئیل یا ز باب سلام
باب جبرئیل ہے مگر افضل	اور سیدھا قدم رکھے اول	با حضور و خشوع اے اکرم	یہ درود و دعا پڑھے اسدم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَہِ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْکَ وَتَقَرَّبَ اِلَیْکَ وَالْحَجُّ دُعَاکَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتِکَ

منبر و مرقد شریف کے بین	ہووے استاد اسطرح بے مین	منبر پاک کے ستون ہے جو	سیدھے کندھے کو وہ برابر ہو
پیش محراب پڑھ لے اے ماجد	یک دوگانہ تحیۃ المسجد	اور جو پایا یہ نعمت عظمےٰ	سجدۂ شکر اسپہ لاوے بجا
آوے پھر نزد مرقد والا	پشت اپنی کرے سوئے قبلہ	کرکے منہ کو بسوئے قبر ہمام	تب پڑھے یہ درود اور سلام
اور کرے بارگاہ حق میں دعا	اسطرح آپکا وسیلہ لا	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَالتَّوَسُّلَ بِکَ	
اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ		اور یہ سمجھے کہ ہیں رسول خدا	اپنی قبر شریف میں زندہ
اور بلا شبہ دیکھتے ہیں مجھے	سن رہے ہیں کلام کو میرے	اور کئے ہیں جو لوگ عرض سلام	اسکو پہنچادے انکا لیکر نام
ہاتھ اک جانب یمین ہٹ کے	قبر صدیق کے کھڑے آگے	بھیجئے ان پر سلام اے بھائی	قبر فاروق پر بھی آ یوں ہی
اور فارغ ہو جب زیارت سے	روضۂ باصفا میں تب آکے	بھیجے اسدم بہت درود و سلام	اور پڑھے تب نماز نفل ہمام
بر مقام ستون حنانہ	پھر کرے آکے یونہی اے دانا	ہے صحیحین میں یہ آئی خبر	کہ خبر یوں دئے ہیں خیر بشر
قبر و منبر کے درمیاں ہے مرے	ایک روضہ ریاض جنت سے	اور دوسری حدیث میں آیا	کہ رسول خدا نے فرمایا
میرے منبر کے گھر کے بھی درمیان	ایک روضہ ہے از ریاض جناں	اور فرمائے یہ مرا منبر	ہے بلا شبہ میرے حوض اوپر
اور منبر پہ ایک دن تھے کھڑے	تب صحابہؓ سے اپنے فرمائے	کہ کیا ہوں قیام اب میں نے	بالیقیں عقر حوض پر اپنے
عقر کہتے ہیں اسکے تئیں دریاب	حوض سے آوے جس جگہ سے آب	ابن فرحونؒ ابن جوزیؒ نے	نقل لائے امام مالکؓ سے
حجرہ و منبر شریف کے بین	موضع محترم جو ہے بے مین	حکم سے حق کے روز محشر میں	اسکو فردوس بیچ نقل کریں
اکثر علماء کی ایک جماعت بھی	اسی معنی پہ اتفاق ہے کی	عسقلانی بھی اور بہت اعلام	دئے ترجیح اسی کو بس وہ ہمام
مالکی عالموں سے ابن حجر	جو بڑا ہے محقق اشہر	بولتا ہے کہ ہو سکے یہ بھی	کہ مقدس وہ روضۂ نبوی
ایک روضہ تھا از ریاض جناں	لائے دنیا میں اسکو اے ذیشاں	حجر اسود کو جسطرح اے فہیم	اور یونہی مقام ابراہیم
لائے جسطرح دار جنت سے	کعبۃ اللہ میں بھی انکو رکھے	پھر وہ چیزوں کو سب قیامت میں	انکے اصلی مقام پر لادیں

Scanned with CamScanner

اور یہ چیزیں بجنت ماویٰ　　یک فضیلت رکھیں بروز جزا
دسکر چیزوں سے خلد کے سمجھو　　ان کو اک امتیاز حاصل ہو
الغرض در مدینۂ اکرم　　جہاں مدفون ہیں سرورؐ عالم
خاص اتنے مقام کی تفصیل　　ہے یہ ثابت بہر مقام جلیل
سارے ارض و سما کے اجزا پر　　کعبۃ اللہ و عرش اعلیٰ پر
کیونکہ یہ سب ہیں حق کے مخلوقات　　اور حضرتؐ کی ذات بابرکات
ہے یہ افضل ز جملہ مخلوقات　　بسکہ ہے متفق علیہ یہ بات
پس جہاں آپ کے ہو تن کا مقر　　سب مکانوں سے ہے وہ افضل تر
ہے بھی مذہب امام مالک کا　　اور اسی پر ہیں اکثر علما
اور حضرت عمر بن الخطابؓ　　اور ابن عمرؓ بھی چند اصحابؓ
مکۂ محترم اپر بے قیل　　پس مدینے کو ہیں دے تفضیل
تو مفصل اگر یہ چاہے بیاں　　دیکھ جاذب القلوب کے درمیاں
پس زیارت کے بعد دوسرے روز　　آوے سوئے بقیع اے فیروز
اکثر اصحاب اہل بیت کرام　　دو ہزاروں سے اولیائے عظام
اس میں مدفون ہیں بغیر گماں　　کرے انکی زیارت آدیشاں
بعد ازاں جاکے سوئے بدر و احد　　کرے ہر دو زیارت امجد
اور مکانات جو معظم ہیں　　اور آثار جو مکرم ہیں
کریں سب کی زیارتیں بضرور　　دیدہ و دل کو اسسے دیوین نور
اور جبتک رہے مدینہ میں　　خیر و برکات کے سفینے میں
کرے ہر دن زیارت نبویؐ　　کرے ایمان اپنا اس سے قوی
اور در مسجد شریف اے یار　　پڑھے اکثر درود اور اذکار
اور فضل و تلاوت قرآن　　رہے مشغول اسمیں ہی ہر آن
شاہؐ عالم کہے ہیں اے دمساز　　کہ یہ مسجد میں میرے ایک نماز
ہے نمازوں سے الف افضل جاں　　یونہی یک جمعہ یونہی یک رمضان
الف رمضان و جمعہ سے اولیٰ　　ہاں مگر مسجد الحرام سوا
اور مسجد میں میرے بالتقدیس　　گر نمازیں پڑھے کوئی چالیس
درمیاں کوئی نماز نہ چھوڑے　　تو لکھے جاوے واسطے اسکے
رستگاری ز آتش نیراں　　وہ جہاں کے عذاب سے بھی اماں
اور دوری لکھے نفاق سے بھی　　اور احادیث آئے ایسے ہی
اور قصد رجوع جبکہ کرے　　تب درود و سلام پڑھتے ہوئے
ہووے رخصت ز مسجد اشرف　　آوے پس مرقد شریف طرف
باکمال ادب و عجز تمام　　بھیجے اس شاہِ انبیاء پہ سلام
اور وسیلہ وہ شاہ دیں کا لا　　بارگاہ خدا سے مانگے دعا
اور تضرع دعا میں ہو بسیار　　اور ہو ہجر نبیؐ سے زار و نزار
یہ زیارت وداع کی ہے جاں　　پڑھے اس وقت یہ دعا گریاں

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور مدینے کے جو ہیں لوگ مقیم　　ہیں وہ ہمسایۂ رسول کریم
اور کرتا ہوا بہت حسرت　　روضۂ باصفا سے ہو رخصت
اور حرمین کے سمجھ کے اہتمام　　جو کہ ہونگے تبرکات عظام
کرے البتہ انکی کچھ خدمت　　حسب طاقت ہے باعث برکت
حق تعالیٰ کرے بہ یمن حبیب　　جلد حج و زیارت ہمکو نصیب
لاکے وہ غائبوں کو پہنچانا　　احسن و مستحب ہے اے دانا
کرے اس مشت خاک کو ریزاں　　بہ زمین مدینۂ ذیشاں

خاتمہ

للہ الحمد یہ رسالۂ پاک
جامعِ مذہب و حدیث رسول
اے خداوندا جملہ موجودات
اور ایسا ہی مومنوں کو سب
انکو دنیا ہی دو نکی رغبت سے
دے سدا نیکیوں کا شوق نہیں
نیک روزی و نیک صحبت دے
دیکے خوف و خشیت و تقوی
اس تمنا میں ہے یہ عمر مری
پر بقدرِ کفاف عزت سے
کیوں ادا اسکا شکر ہو یا رب
تو ہی قادر کہ استطاعت دے
تا رکھوں اپنی عاجزی کا سر
تا یہ پروانۂ دلِ پُر سوز
میں ہوں کیا چیز کون ہوں کیا ہوں
پر تو اپنی کمال رحمت سے
جبکہ تو ہی کیا ہے حکم دعا
میرا اور مومنوں کی حقمیں سب
انکو اور مجھ کو مومنوں کو سبھی
جو پڑھے اور سنا کریں یہ کتاب
ماہ رمضان میں شروع ہوا

گنجِ طاعات صاحبِ لولاک
چاروں مذہب کا فقہ ہی مقبول
جو ہیں تیرے رسول کے طاعات
خاص اولاد کو مرے یا رب
غافلوں عاطلوں کی صحبت سے
دے عبادت میں اپنی ذوق انہیں
نیک سیرت دے نیک نیت دے
خیرِ دارین ان کو کیجے عطا
آہ پنجاہ وہشت کو پہونچی
بلکہ بیشک زیادہ حاجت سے
کہ میں عاجز ہوں تیرے شکر میں اب
جسم اور جانمیں میرے قوت دے
تری رحمت کی آستانے پہ
ہووے سوزاں بہ مرقد فیروز
موت کیسی جگہ کی چہتا ہوں
فضل سے لطف سے عنایت سے
اسلئے میں دعا کیا اے خدا
ہووے مقبول یہ دعا یا رب
بخشدے بخشدے طفیلِ نبیؐ
انکو توفیق دے عمل کی شتاب
روز عرفے کے رنگِ ختم لیا

کہ روایت کا اور درایت کا
لیا رنگِ ختام حسن تمام
پیروی انکی کر عطا مجھ کو
حسبِ سنت تری عبادت کی
اپنے جانب تو کہینچ لے بہ کرم
انکو دے نیک علم و نیک اعمال
انکو دے عشقِ شرع و سنت سے
آہ ابتک مجھے اے میرے خدا
اور ظاہر ہے تجھ پہ اے مولا
رزق دیتا ہے غیب سے بالخیر
اور جو عمر تھوڑی ہے باقی
عافیت سے تو مجھ کو لیجاوے
اور وہاں سے مدینہ لیجاوے
اور وہیں دلوے تو ممات مجھے
یہ گنہگار مشتِ خاک کہاں
جبکہ جو چاہے دلوے ہی اے غنی
مجھ کو امید ہے اجابت کی
اور یہ تالیف کا تو اجر ثواب
اور جو میرے ہیں پیر اور استاد
یہ بھی ہے حسنِ اتفاق بجا
ہووے حق سے سدا درود و سلام

جو ہی جامع یہ دو بہر نعمت کا
کرے مقبول اسکو رب انام
رہ ترے قرب کی بتا مجھ کو
دیجے توفیق انکو طاعت کی
ذکر و طاعت میں اپنی رکھ ہر دم
نیک توفیق اور نیک خصال
انکو نفرت دے سی فسق و بدعت سے
حج نہ گھر کا ترے نصیب ہوا
کہ نہ توشہ یہ رہ کا مجھ کو ملا
نہیں دیتا ہے احتیاج بغیر
اپنے فضل و کرم سے رکھ یونہی
گھر تلک اپنے مجھ کو پہنچا دے
قبر اپنی نبیؐ کی بتلا دے
کلمۂ طیب کے ساتھ مجھے
اور مدینہ کی جائے پاک کہاں
اور فرمایا تو ہی ہے اُدعونی
اور نبیؐ کے ترے شفاعت کی
بخش ماں باپ کو مرے بہ شتاب
اونکو دیوے جزائے خیر زیاد
کہ مبارک یہ نسخہ والا
بہ محمدؐ و آلؓ و صحبؓ کرام

تمت

معجزات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

از تالیف حضرت مولانا مولوی استادی عبد القادر علی صاحب صوفی قادری خلف حضرت مصنف رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لک الحمد یا خالق الکائنات — ویا واھب الانبیا معجزات
حمید مجید سمیع السمات — جلیل عزیز عظیم الصفات
بتمجید لک کل کل اللسان — لتقدیرک لیس یکفی البیان
بشیر نذیر نبی کریم — سراج منیر رؤوف رحیم
باعجازہ سار اعلی العلی — الی قاب قوسین ثم دنی

ولی المحامد وصف جمیل — حری المحامد وشکر جزیل
جزیل العطایا جمیل الثنا — لہ بالعزۃ والمجد والکبریا
وازکی التحیات انمی السلام — علی سید الرسل خیر الانام
اتی بالبراھین بالبینات — وفاق النبیین بالمعجزات
علی الہ مع اصحابہ — ومتادبین باادابہ

ہے حمد وثنا اس خدا کے لئے — جو پیغمبروں کو دئے معجزے
یہ وہ معجزے ہیں جو ہیں باعدد — گنے کون انکو جو ہیں بے عدد
ہیں اقوال و افعال بھی معجزے — ہیں اخلاق و اعمال بھی معجزے
ہے یک معجزہ انکا روح لطیف — سراپا ہی اعجاز جسم شریف
کرشمہ تھا قدرت کا جسم شریف — کثیف اسکے پرتو سے ہووے لطیف
بساطت لطافت ہو یہ جسم میں — تو تعریف پھر روح کی کیا کریں
تبھی تو ہوا قاب قوسین کا — کہ وحدت میں کہتا ہے انی انا
وہ اجزا ہیں اور یہ ہے مانند کل — وہ جان جہان اور اعضا رسل

ہے نعت اس شہ مرسلین پر نثار — کہ ہیں معجزے انکے جو سٹھ ہزار
تھی ذات و صفت انکی خود معجزہ — تھا اعجاز بودہ نمونہ آپ کا
ہیں حرکات و سکنات بھی معجزے — بشارات و ابشارات بھی معجزے
کہ سایہ کا انکے نہیں تھا نشاں — لطافت لطافت کو بھلا یہ کہاں
بساطت عناصر کی ترکیب میں — مقید ہو اطلاق کو زیب دیں
پر اتنا کہیں ہے وہ نور خدا — حدیثوں سے اتنا ہی ثابت ہوا
بھی یک معجزہ ہے وجود آپ کا — سراپا ہے یہ مجموعہ انبیا
جو پائے وہ نہیں پائے انکو سبھی — جو چھوڑے نہیں چھوڑے انکو سبھی

پہل

ہیں دم سے تا دور عیسیٰ نبی
اسی بحر کے چند قطرے ہیں وہ
ہے ہر ایک عالم میں فیض انکا عام
چہ علوی چہ سفلی مرکب بسیط
چہ قبل از ولادت چہ حین حیات
نہ اعجاز حضرت کو اسپر چلیں
ہو لوح و قلم یا کہ عرش عظیم
چہ حیواں چہ انساں چہ نزدیک دور
قلمرو ہیں سب انکے اعجاز کے
عنایت کیا اپنے اگلوں کو کچھ
ہیں امت کو جو اولیا آپ کے
وہ نکلے ہیں جب عالم نور سے
بھی ناسوت میں جب وہ رکھیں قدم
گئے واں ہے برزخ طرف جب خرام
نشاں ہے وہ اک انکے اعجاز کا
ظہور اسکا یک رنگ سے ہو یہاں
کبھی نام تو اسکا ارہاص ہے
سب اہل کرامات و اعجاز بھی
صلوٰۃ و سلام خدائے انام
خصوصاً جو خلفائے راشد ہیں چار
بھی ہو جگر گوشہ مصطفےٰ
ہوئے جن سے ظاہر ائمہ عظام
تتمہ جملہ اقطاب و پیران پیر

رسل جتنے اعجاز ان کے سبھی
اسی باغ کے چند میوے ہیں وہ
نہیں کیسے ہی اعجاز کی دھوم دھام
عناصر وغیرہ محاط و محیط
چہ برزخ کہ روداده بعد ممات
خدا نے یہ تصرف دیا تھا انہیں
ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم
ہو سنگ و شجر یا وحوش و طیور
انہیں کا سبھوں میں ہے سکہ چلے
کیا مرحمت اپنے پچھلوں کو کچھ
ہزاروں کرامت دکھاتے گئے
تو منزل میں پہنچے ہیں ملکوت کے
کئے فیض بخشی کا بر پا علم
ہے اعجاز کا واں بھی یک فیض عام
جو بعد وفات انکے ظاہر ہوا
تو یک دو کے رنگ سے ہو وہاں
بدل نام ہو چیز یک خاص ہے
لب حال سے بولتے تھے یہی
ہو ایسے پیمبر کے اوپر مدام
جو ہیں کعبہ دین کے ارکان چار
مبارک لقب جنکا خیر النسا
بھی غوث و قطب و اولیائے کرام
ہے جیلان محبوبیت کا امیر

ہیں یک جیب میں پاوے بکم و کاست
تصرف تھا اعجاز میں بے قصور
جو ملکوت ہو عالم ارواح کا
چہ غیب و شہادت چہ قلب و مثال
خدا کی خدائی میں ہر ایک شیٔ
زمیں یک کیا بلکہ ہفت آسماں
چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب
چہ باد و چہ آتش چہ آب و چہ خاک
وہ ہی بادشاہ ملک اعجاز کا
چنانچہ دکھائے بہت معجزے
ہیں امت کو جو وارثان ولیا
نبوت رسالت بھی اور معجزے
نہیں چیز یک باقی رکھے کوئی
کرامت جو اہل خوارق سے ہو
غرض معجزہ ہی حقیقت میں ایک
رسل میں کبھی معجزہ ہو رہے
غرض وہ کسی سے بھی ظاہر ہوا

چو صد آمده ہم نود پیش ماست
چہ پیش ظہور و چہ بعد ظہور
جو ناسوت ہو عالم اشباح کا
کہیں جسکو سنیں انفصالی خیال
نہیں پائی جاتی کوئی ایسی ہے
ہو تحت الثریٰ یا کہ ہو لامکاں
چہ تحت و چہ فوق و چہ شرق و غروب
ازیں مرکز خاک تا جائے پاک
ہے انعام و اکرام جس کا بڑا
رسل جو کہ حضرت کے آگے ہوئے
رسل تابعاں ہیں اولیں انبیا
رسولوں کے روح کو سکھلا دئے
خدا کی خدائی دکھائے سبھی
تصرف جو اہل ولایت سے ہو
مظاہر ہیں متنوعہ اسکے لیک
کبھی اولیا میں کرامت بنے
ہمارے پیمبر کا ہے معجزہ

نیا وردم از خزانہ چیزے نخست
بھی ہوا نکے سب اہل و اصحاب بھی
ہے ہر ایک کو انسے شان جلی
ہو اس نبیرِ نبی کے جو ریحانتیں
خصوصاً وہ جو غوث ثقلین ہے
کہ جس کا ہر اک نائب باصفا

تو دادی ہمہ چیز من چیز تست
بھی سب انکے اتباع و احباب بھی
ابوبکر فاروق عثمان علی
امام حسن ہیں امام حسین
جو حسنین کا قرۃ العین ہے
ہے قطب الزماں و ولی خدا

منقبت پیر و استاد تقدس نہاد قدس سرہٗ

کرے گر کسی شئی کی کوئی ثنا
حقیقت میں وہ ہے خدا کی ثنا

ہے مصنوع کی وصف ظاہر میں ہاں
وہ صانع کی ہے وصف واقع میں جاں

بھی ہر چند کہلائے روشن کوئی
حقیقت میں ہے مہر کی روشنی

ہے پس در حقیقت وہ وصف خدا
کہ وہ فیض انکو اسی سے دیا

لقب محی الدین نام عبد اللطیف
سیادت میں طرفین سے تھا شریف

حقایق معارف میں کھولے زباں
سنے خضر بھی آکے از گوش جاں

علوم معارف تو کیا پوچھئے
کہ تھی جسکے در دست بستہ کھڑے

شہ عارفانِ زمن کے جناب
معارف کا فن جب ہوا بار یاب

نہیں علم سے اسکی عزت بڑھی
اسے عزت و شاں خدا داد تھی

ہیں بس محو نظارگی قدسیاں
جو گلگشت کو آئے از لامکاں

اگرچہ ہے یک برج میں آفتاب
پہ آفاق ہے نور سے بار یاب

زمیں سامنے اسکے اہل کمال
تو ہوں پیش خورشید مشعل مثال

سخن اسکا تھا برتر از فہم عام
کلام الملوک ہے ملوک الکلام

بہت علم و فہم اسکے تئیں چاہئے
کہ نغز سخن اسکا پہچانئے

کئے اسکو زخمی ز تیغ زباں
وجود اسکا تھا بس حسینِ زماں

بلا ہیں اسکو کہ ولدی تعال
پیا ہے مدینہ میں جام وصال

تھا وہ اس زمانے کا شیخ کبیر
وہی میرا اور میرے والد کا پیر

بہت اس سے پایا ہے رمز و نکات
بھی فرقے کو تازہ کیا اسکے ہاتھ

رہا شیخ کے پاس بس نہالہا
عزیز و مقرب تھا وہ آپ کا

کہ ہو صحبتِ شیخ سے فیض یاب
صدف صحبت در سے لی آب و تاب

ملا اسکا داماں لڑکپن میں ہی
کہ بسم اللہ خوانی اسی سے ہوئی

لڑکپن ہی میں تا بحدِ شباب
اسی کے توجہ سے تھا فیضیاب

کہ سامان ثنا کا دیا ہے وہی
بھی لائق ثنا کے کیا ہے وہی

بھی نقش و کتابت کی ہو وصف جو
وہ نقاش و کاتب کی ہی صنف ہو

مرے رہنماؤں کے وصف کمال
یہاں اب میں لکھتا ہوں بقیل و قال

سر سرورِ عارفانِ کبار
جو تھا قدوۂ عصر قطب مدار

جسے علم ظاہر میں تحصیل تھی
علومِ لدنی میں تکمیل تھی

مباحث کرتے تھے اسرار غیب
کہ قطب الزماں کا ملا اسکو جیب

حقایق معارف کا ہی لا کلام
تھا دربار اس شہ کا دربار عام

معارف کو جسسے ہوا افتخار
ملی اسکو اک عزت و اعتبار

سلوک و حقایق کا اک گلستاں
کیا جبکہ آراستہ بے خزاں

اگرچہ ہے ویلور اس کا مکاں
پہ چمکا تھا فیض اسکا سارا جہاں

اسی کے تھے سفر کئے سب میہماں
عرب اور عجم اور ہندوستاں

ہو کیسا ہی پختہ وہاں خام تھا
اگر خاص بھی ہو وہاں عام تھا

سخن تک کب اسکے رسائی کرے
جلے بال و پر طائر فہم کے

نہ سمجھے میں جب اسکا مغز سخن
جو ظاہر کہیں قشر یا اہل فن

رسولِ خدا کے ہوا دلیہ داغ
کہ اپنا جگر بند ہے پیش زاغ

لَقَدْ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہٗ
اَفَاضَ اِلَی الْخَلْقِ اَنْوَارَہٗ

کیا میرا والد اسی کے جناب
علوم تصوف کا ہے اکتساب

اسی سے کیا راہِ حق کا سلوک
سُلُوکًا اِلٰی بَابِ مُلْکِ السُّلُوْک

مجھے بھی وساطت سے اسکے خدا
درِ شیخ تک ہے رسائی دیا

عجب اسکی صحبت کی تاثیر ہے
کہ خاک قدم اسکی اکسیر ہے

وہی تخمِ فیضان نشو و نما
لگا پانے از فضلِ حق دائما

پر اتنا نہ تھا حوصلہ تب مجھے
کہ کسب حقائق کروں شیخ سے

لہ جملہ اہالو نسبتے است درست ۔ بر در ہر کہ رفت بر در نشست ۱۲ ؎ جواہر الحقائق و جواہر السلوک یہ دونو کتابیں فارسی میں اعلیحضرت قطب ویلور رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے ہیں۔ یہ تصوف کے شائقین کیلئے بہترین کتابیں ہیں ۱۲

کہاں ذرّہ لے پرتوِ آفتاب　اُسے چاہیئے مایۂ ماہتاب
کہ تحریر اعلیٰ قلم کے لئے　یقیں لوحِ محفوظ ہی چاہیئے

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن　کہ جاہا سپر باید انداختن
وسائل کی جبتک نہ تحصیل ہو　مقاصد کی ہرگز نہ تکمیل ہو

لہذا وسائل جو ہیں آلیہ　نہیں حالیہ بلکہ ہیں قالیہ
کی انکے لئے میں نے یک عمر صرف　کہ ابتک انکے پاؤں مقاصد شگرف

مشاہیر جو انکے استاد تھے　ہدایت نشاں فیض بنیاد تھے
کیا چندے انسے میں کسبِ علوم　جو مشہور ہیں از علوم رسوم

ہوا اپنی قسمت سے پھر باریاب　شہِ عارفانِ زمن کے جناب
اگرچہ وہ پونجی بھی کافی نہ تھی　کہ لیجاؤں خدمت میں اس شیخ کی

حکایت عجوزہ کی پر یاد تھی　کہ لے سوت یوسف کو لینے گئی
مگر وہ سرِ عارفانِ فحول　کیا اپنی خدمت میں مجھکو قبول

فقط سرفرازی تھی یہ شیخ کی　وگرنہ مجھے اتنی طاقت نہ تھی
اگر بادشہ بر درِ پیرزن　بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن

وہ جب مجھکو خدمت میں اپنی لیا　تلامیذ میں اپنے داخل کیا
جواہر سلوک و حقایق کے بھی　کیا دامنِ جاں میں ارزاں سبھی

زباں سے سرایہ کا افشا کیا　کبھی سینے سے سینے میں القا کیا
پلاتا کبھی جوشِ الطاف سے　مئی معرفت جام سے حرف کے

کبھی موجزن کرتا بحرِ زباں　ہو سرِ سخن گوہر گوشِ جاں
ولے ظرف کوئی اُسکا پائے کہاں　کہ کوزے میں دریا سماوے کہاں

ابھی فیض بخشی ہے اسکی بحال　باذنِ الٰہی بروح و مثال
ابھی طالب اس سے ہیں فیضیاب　وہ ہے عالمِ خواب میں فتح باب

کہ روحی توجہ ہے یہ معنوی　کیا ہے اسی باب میں گنجوی
مرا زندہ پندار چوں خویشتن　من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

سببِ تنظیم ایں رسالۂ نافعہ و سلالۂ دافعہ

مرا والد و ماجد و قبلہ گاہ　جو ہے مولوی عبدِ حی دیں پناہ
کثیر التصانیف فیاضِ دیں　نہ ہے واعظ و قدوۃ الواعظین

جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے　زبان و قلم سے بسر انجام ہے
قلم اسکا ہی توسنِ خوش خرام　دیا ہی براقِ جناں تیز گام

زمیں پر اگر وہ قدم ٹیک رکھے　تو دُوسرا قدم آسماں پر دھرے
زباں سے کبھی وہ گہر ریز ہو　تو دامانِ حُضّار لبریز ہو

ہے تصنیف کا شہرہ در خاص و عام　ہے توعیظ و تذکیر کی دھوم دھام
بہت سی کتابیں ہیں تصنیف کیں　بہ نظم و نثر اسنے تالیف کیں

ازانجملہ ہے در حالِ خیر البشرؐ　لکھا ایک کتاب جنان السیّر
بخاری کا بھی ترجمہ ہے کیا　مع شرح اردو میں ہے باصفا

ازانجملہ ہے وہ کتاب کبیر　بہ اردو زباں نثر ہے دلپذیر
ہے تاریخ احوالِ اصحابؓ کی　نہ اردو میں ابتک ہی ایسی بنی

خلیفے جو ہیں چار صاحبِ کمال　ولادت سے تا وفات انکا حال
لکھا ہی بہت بسط و تحقیق سے　چھپی ہے اگر چاہیئے دیکھئے

حدیقہ سی احباب کا جسکا نام　ہوئی ختم ذو الفین میں وہ تمام
فضائل میں بھی آل اطہار کے　حدیقہ بنایا ہے تحقیق سے

بھی در اہلِ بیتِ رسول انام　ہوئے جو مشاہیر بارہ امام
لکھا انکے احوال میں یہ کتاب　کہ ہے روضۂ ابرار اسکا خطاب

امام حسنؓ اور امام حسینؓ　جو شبانِ جنت کے ہیں سیدین
شہادت کا انکے لکھا قصہ یک ہے　کیا زخم اور اسپہ چھڑکا نمک

۱ جسکا نام "فیض الباری" شرح صحیح بخاری ہے۔ چنانچہ تمامی عبادات تالیف و طبع ہوئی ایسے میں حضرت کو ۲ رجب سنہ ۱۳۰۰ھ یہ سفر در پیش آیا سو وہیں وفات ہوئی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ۲ حدیقۃ الاحباب در فضائل اصحاب ۱۲ ۳ حدیقۃ الابرار ۱۲
۴ یعنی شرح سر الشہادتین اردو منظوم ۱۲

بھی احوال ہیں غوث ثقلین کے
فوائد لکھا قدسیہ آپ نے

بھی تاریخ خلفا کئے ترجمہ
کئے تذکرہ اولیاء ترجمہ

ہیں تعداد میں ایک سو سے زیاد
ہے ہر ایک نسخہ ہدایت نہاد

ہے ہنر اس زمانے میں علم و ہنر
ہے ہندی کا بازار ہی گرم تر

عروس تصانیف کے تن پہ سب
سجا ہند کا ہے لباس اس سبب

مصنف کی نیت بھی جب نیک تھی
ہدایت تھی منظور حق خلق کی

کہ دو ثلث تک اُسی چھاپے گئے
بھی اقطاع عالم میں شہرت لئے

خصوصًا جنان السیر کے تئیں
دیا ایسی شہرت خدائے متیں

حرم بیچ مکّے مدینہ کے بھی
پڑھا کرتے ہیں ہندیاں اسکو بھی

مکرر سکرر چھپی ہے ہزار
بھی اس وضع پر ہی چھپی چوتھی بار

ابھی سیر اس سے خلائق نہیں
ہے مشتاق اسکے بہت ہر کہیں

نہ ہو کیونکہ ذکر شہ کائنات
جو ہے نور سے آپکے تا وفات

مضامین لکھے ہیں ایسے عجاب
نہیں دیکھے کہیں ہو کوئی کتاب

مگر ایسی ترتیب اسکی پڑی
تسلسل بھی ایسا پڑا انکے کی

مگر ضمن میں چند آئے کہیں
پر یکجائے ہیں جمع پائے نہیں

یہ وہ اتفاق اب ہولے قصور
کہ دے مضمر دل کو رنگ ظہور

ہے تازہ بہار اسکو ہر ایکبار
چمن پر ہو جوں تازہ فصل بہار

کہ ملحق ہوئے اس ہی نسخے چہار
عجیب و غریب سلامت شعار

کہے حکم مجھکو کہ لیجے قلم
صحیح معجزے چند کیجے رقم

سوا اسکے یہ عاصی عجز کیش
دو سہ نسخہ لکھا تھا گو اسکی پیشتر

نکلتے ہیں قرآں ہی سے جتنے علوم
وہ سب اسمیں مجمل کئے ہیں بہ ہجوم

تھی تصنیف بانی بہ عربی زباں
کیا ترجمہ میں بہ ہندی زباں

امام محدث فقیہ برکلی
بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کی

ہیں دین متین کے ائمہ جو چار
لکھے حال ہیں انکے گلشن چہار

رسائل کئے اور چھوٹے بڑے
سوا انکے لکھے ہدایت بھرے

زمانے کو حاجت تھی جس باب کی
اسی باب میں اس نے تدوین کی

بھی قاصر ہے ہمت میں لوگوں کا حال
نہیں عربی اور فارسی پر خیال

کیا انکو مشہور رب انام
بھی مقبول طبع خواص و عام

سو تصنیف کو انکے آساں کیا
بھی تشہیر کا انکے ساماں کیا

نہیں کوئی شہر اور قریہ کہیں
کہ تصنیف اسکی وہاں پر نہیں

کہ دکن سے لے تا بہ ہندوستاں
ہے ہر شہر و قریہ میں اسکا نشاں

بھی اس ملک کے شہر و دیہات میں
وہی مسجدوں محفلوں بیچ ہیں

یہ قند مکرر کی تکرار ہے
دیا مشک اذفر کی تکرار ہے

ورق گل کے رنگوں سے ہر رنگ ہیں
دیا کاغذ زر کے ہم سنگ ہیں

وہ بس حسن و خوبی سے تحریر کی
ہے شیریں مقالی سے تقریر کی

مہذب ہے بس حسن تہذیب سے
مرتب ہے بس حسن ترتیب سے

کہ نہ معجزات اسمیں مذکور ہے
جداگانہ یکجا نہ مسطور ہے

ارادہ تھا ملحق کریں اسکے ساتھ
جدا ایک رسالہ ہے در معجزات

کہ یعنی جنان السیر اے ذکی
مکرر جو ہر بار چھپتی گئی

یہ دفع چہارم وہ چھپتی ہے جو
ہے کچھ اور ہی اسکا یک رنگ بو

یہ لکھنے لئے نسخہ معجزات
مرے اب جدا ہے یکذات

تھا لازم مجھے امتثال امر کا
سبب تھا بھی وہ خیر و برکات کا

امام غزالی کی وہ یک کتاب
جواہر ہیں قرآن کے جسکا خطاب

بھی تشریح اخلاق میں وہ کتاب
ہے احیا کی گویا کہ لب لباب

وہ ایام تھی طالب العلمی کے
بھی تب عمر کے سال اکیس تھے

یہ بندہ کیا اسکا بھی ترجمہ
بھی تاریخ کا مصر کے ترجمہ

وجود سموات میں اے ہمام — رسالہ لکھا اک ثوابت ہے نام
قرار زمیں گردش آفتاب — کیا اس میں ثابت بوجہ صواب

بھی مُلّا بدیع شیخ اکبر کا بھی — کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی
سیر میں رسولؐ خدا کے مگر — نہ لکھا رسالہ کوئی خوب تر

بھی تا توشۂ حشر ہو اپنے ساتھ — عمل جب نہ ہو خیر جز سئیات
زبان و قلم سے ہو ذکرِ نبیؐ — اگرچہ ہو کم پر ہے نیکی بڑی

غنیمت میں سمجھا ہوں یہ اتفاق — بھی مکنونِ خاطر تھا یہ اشتیاق
کیا جمع پس معجزے چند میں — خصائص بھی حضرت کے جو کچھ کہیں

جو ہوں مستند معتبر مشتہر — یہاں نظم کرتا ہوں بس مختصر

تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت

سنو معجزہ کس کو کہتے ہیں اب — اگر اسکی تعریف کی ہو طلب
وہ اک فعل ہے خرقِ عادت کا — کسی برگزیدہ سے ظاہر ہوا

وہ فعلِ خدا ہے حقیقت میں ایک — کرشمہ اسی کی ہے قدرت کا ایک
مگر بے وساطت نہ پائے ظہور — مقرب کا ایک واسطہ ہے ضرور

وہ ایسا مقرب ہو اللہ کا — کہ جو آلہ حق ہو اور جارحہ
ہے قربِ نوافل اسی کا مقام — بھی توحیدِ فعالی ہے اسکا نام

جو قربِ نوافل میں کامل ہوا — وہی حق کا ہو آلہ اور جارحہ
بھی توحیدِ ذاتِ صفاتِ خدا — وہی ہے بہ اجمال ظاہر کیا

ولایت ولی کی رُسل کی ہو یا — یہی ہے مقام اسکے آغاز کا
بس اس قرب میں حق ہی فاعل رہے — یہ ظاہر اُسے آلہ حق کرے

حقیقت میں جوں پا کرتا ہے جاں — تو کرتی ہے ظاہر اسے یہ زباں
کہ ہے جان کی جارحہ یہ زباں — نکلتا زباں سے جو کہتا ہے جاں

بھی قرآں کو ہم سب اسی واسطے — یقیناً کلامِ خدا جانتے
ہے حالانکہ ظاہر نبیؐ کا کلام — نبیؐ کی زباں سے سُنے ہیں تمام

نہ سمجھے جو اس کو کلامِ خدا — حقیقت میں پس وہ تو کافر ہوا
جو ہے دیکھتا آلہ چشم سے — جو سنتا ہے آلہ سے اس گوش کے

کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے — یہی جان ہے جان ہے جانئے
ہے مُردے کو بھی گو کہ چشم و زباں — نہ دیکھے نہ بولے نہیں کیونکہ جاں

غرض اسطرح خرقِ عادت کا کام — حقیقت میں کرتا ہے ربِّ انام
یہ ظاہر کرے اس کو وہ جارحہ — رسالت کا جس نے کہ دعویٰ کیا

اسی واسطے نسبت اس کام کی — طرف جارحہ کے ہی ہوتی رہی
کہیں یہ پیمبر کا ہے معجزہ — کرامت کہیں گر ولی نے کیا

یہ نسبت مجازی ہے اور ظاہری — حقیقت میں فاعل ہے اللہ ہی
طریق شریعت بھی ہے یہ ہی — شریعت ہی وابستہ ظاہر سے ہی

شریعت میں ظاہر یہ ہی حکم ہو — یہی حکم ہے قاضی شرع کو
سنے گرچہ دیکھے حقیقت میں جاں — کہے شرع دیکھے سنے آنکھ کان

نہ لے چور کی جاں اسی واسطے — مگر ہاتھ ہی کاٹ دیں شرع سے
غرض شرع کی راہ سے معجزہ — ہے فعلِ نبیؐ گو ہے فعلِ خدا

حقایق اگر پوچھیں کچھ اور ہے — طریقت کا کچھ اور ہی طور ہے
حقیقت پہ یہ ہی حکم چلتا ہے واں — مجازی کا واں کب ہے نام و نشاں

حقیقت ہر اک چیز کی واں کھلے — نہ کچھ اعتبارِ ظواہر رہے
یہ اہلِ حقایق ہیں کہتے تمام — کہ عادت کا یا خرقِ عادت کا کام

کرامت ولی کی ہو یا معجزہ — ہے عالم کا ہر فعل فعلِ خدا
اگرچہ کہ افعال ظاہر ہوں لک — خدا ہی حقیقت میں فاعل ہے اک

یہ اک بات ہے بسکہ اسرار کی ۔ شریعت میں اس سے خموشی بھلی
طریقت میں سالک قدم جب رکھے ۔ بھی قرب نوافل جب اسپر کھلے
یہ اسرار بتلاویں اپنا جمال ۔ کریں صاحبِ حال سے قیل و قال
یہ قرب نوافل کا سب فہم و بوجھ ۔ ہو پہلے سفر میں کریں جب عروج
بھی پورا عروج و شہود و فنا ۔ بلا جمال اسی میں کوئی پاویگا
بھی قرب فرائض کا ہوئے حصول ۔ ہو جب سفر چارم میں پورا نزول
سوا اسکے دو قرب جملہ چہار ۔ عروجی نزولی سفر ہیں جو چار
یہ سبکا بیاں شرح تحقیق سے ۔ کتب میں لکھا اپنے تدقیق سے
مرا پیر استاد قطب زماں ۔ حقائق پناہ و کرامت نشاں
ہم اس راہ سے کرتے ہیں عطفِ عناں ۔ پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زباں
چلے توسن خامہ اس راہ پر ۔ جو ہے معجزوں کا بیانِ سیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے

بڑا معجزہ معجزوں میں سبھی ۔ جو ظاہر ہوئے ہیں ز دست نبیؐ
ہے قرآنِ اکرم عظیم و جلیل ۔ جو برہان قاطع ہے روشن دلیل
کسی معجزہ کو نہ یہ شان ہے ۔ ہے ہر معجزہ جسم یہ جان ہے
کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا ۔ تمام وہ اسی وقت میں ہو چکا
پر ایسا ہی یہ معجزہ دیکھئے ۔ قیامت تلک بھی جو باقی رہے
نہ اسمیں تغیّر تبدل کچھ آئے ۔ نہ تحریف و تصحیف کو اسمیں جا ہے
کہ محفوظ اس کو رکھا ہے خدا ۔ رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا
اگرچہ کہ گذرے ہیں صدہا برس ۔ نہ دشمن بھی کچھ کر سکے کم سرس
نہ الحاق بھی اسمیں کچھ کر سکے ۔ نکالے نہ اک حرف کو جا سے
یہ توریت وانجیل میں دیکھئے ۔ کہ تحریف خود دوستاں ہی کئے
امام مبیں اور کتاب مبیں ۔ خدا نے کہا ہے یہ حبل متیں
صحیفے کتابیں خدا کے سبھی ۔ ہوئے درج اس ایک قرآں میں ہی
ہیں قرآں کے جتنے مضامیں تمام ۔ وہ ہیں مندرج فاتحہ میں تمام
جو مضموں ہے در سورۂ فاتحہ ۔ وہ سب رکھے بسم اللہ کا حرف با
علومِ ہمہ اولیں آخریں ۔ علوم ہمہ انبیا مرسلیںؑ
ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم ۔ ہیں قرآں میں ہی کئے سب ہجوم
سراسر ہدایت نصیحت ہی وہ ۔ شریعت طریقت حقیقت ہی وہ
کیا ہی سب اگلی شریعت کو مسخ ۔ سب اگلے کتب پر کھنچا خطِ نسخ
شہیر و قوی معجزہ ہے وہی ۔ وہی تبصرہ تذکرہ ہے وہی
وہ ظاہر ہیں گرچہ ہی اک معجزہ ۔ بہت معجزوں کو ہے شامل ہوا
جو ہے اِنَّا اَعْطَیْنَا سورہ قصیر ۔ وہ خود ایک ہے معجزہ بس کبیر
نبیؐ بولے فصحائے کفار کو ۔ تم اس سورہ سا اک بنا لاؤ تو
تو وہ سب کے سب اس سے عاجز رہے ۔ نہ کوئی آیت ایسی بنا لا سکے
ہوا ہم کو معلوم اس بات سے ۔ کہ قرآن میں ہیں بہت معجزے
کہ اس چھوٹے سورے کے مقدار میں ۔ ہیں قرآں میں جتنی بھر آیتیں
ہی آیت ہر اک انسے ایک معجزہ ۔ ہے قرآن اک پر ہے اک معجزہ
بھی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح ۔ جو مردوں کو زندہ کئے بس صریح
اڑھائے پرندے بنا خاک کے ۔ بھی کوڑھی جسرامی کو اچھا کئے
وہ اعجاز قرآں کا لاے امیں ۔ ہیں ان معجزوں سے بھی بڑھکر کہیں
کہ عیسیٰ کے وہ جو کہ تھے معجزے ۔ نہیں دخل کچھ ایک انمیں کسے
مگر یہ جو قرآں ہے عربی زباں ۔ تھا عربی ہی ان کافرونکی زباں
لغات اسکے تھے وہ سبھی جانتے ۔ بھی ہر لفظ و معنی کو پہچانتے

فصاحت بلاغت خطابت وغیر
تھی گویا کسب انکا اور پیشہ خیر
وہی انکا لہجہ تھا اور بول چال
وہی انکا آپس میں تھا قیل و قال

سو وہ باوجود اسکے عاجز رہے
اک آیت نہ ایسی بنا لا سکے
کہے متفق ہوکے وہ سب مگر
یقیں لَیْسَ هٰذَا کَلَامُ الْبَشَر

ہوا ثابت اب یہ کلام مبیں
ہے اعجاز عیسیٰ سے زائد کہیں
جو مثل اپنا لانے سے عاجز کیا
یہ اک وجہ مجمل ہے اعجاز کا

اگر طور تفصیل سے دیکھئے
بہت ہیں وجوہ اسکے اعجاز کے
علوم شریعت میں فاضل جو ہیں
حقائق معارف میں کامل جو ہیں

وہ جب دیکھتے ہیں رہِ علم سے
تو پاتے ہیں اسمیں بہت معجزے
چنانچہ ہے ہر لفظ قرآن میں
فصاحت بلاغت کی سب صورتیں

معانی بہت لفظ ایجاز ہے
ظواہر میں باطن کا در باز ہے
ہی اک اسکو ظاہر تو باطن ہیں دس
ہر اک علم بارز تو کامن ہیں سات

جو ظاہر کے علما ہیں وہ کچھ لیے
جو باطن کے عرفا ہیں وہ کچھ لیے
قناعت کسی نے ہی کی پوست پر
کوئی مغز بھی ہاتھ لایا مگر

رسائی کو کوئی خاص بندہ کرے
تو بطن سوم کے نہ اوپر بڑھے
یقیں بطن چارم کو حق کے سوا
ملک اور مرسل بھی نہ پاسکا

جو باطن کو ہی کیوں حق کو چھوڑ
وہ زندیق و ملحد ہے اور دین کا چور
بہ انکار باطن جو ظاہر ہی لے
معبر ہے وہ ظاہر او پوست سے

محقق ہے ہر دو میں کامل ہے جو
وہی عالم و عارف نیک جو

۲- معجزہ معراج شریف

ہے معراج جو معجزہ دوسرا
عجیب و غریب اور معجز بڑا
اخص خصائص ہے وہ شاہ کا
نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا

اولوالعزم یا کوئی نبی کیتیں
خدا نے فضیلت دیا ہی نہیں
کہ براق اوپر وہ ہوکر سوار
جو جنت سے بھیجا ہے پروردگار

حرم سے گئے مسجد اقصیٰ تلک
وہاں سے بھی ساتوں سموات تک
بھی جنت کے دیکھے ہیں نعمات سب
جہنم کے دیکھے ہیں درکات سب

وہاں سے سر عرش پر تھا قدم
وہاں سے چلے تا بہ لوح و قلم
وہاں سے گئے لامکاں میں گذر
خدا کے تئیں دیکھے از چشم تر

بنے قاب قوسین کے درمیاں
دنیٰ کا وہیں پایا راز نہاں
وہاں سے لے رخصت مکاں آئے جب
تو تھا فرش خاص آپکا گرم تب

مکاں سے ہوا سیر تا لامکاں
ہر اک طرفۃ العین کے درمیاں
یہاں عقل انساں کی حیران ہے
یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا شان ہے

کہاں موسیٰ جو رب اَرِنی کہا
الٰہی جمال اپنا مجھ کو دکھا
دیا ہے جواب ان کو اللہ نے
ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے

تری چشم سر کو کہاں یہ مجال
کہ دیکھے ہمارا جلال و جمال
غرض اک تجلی کو بر کوہ طور
جو چمکایا از عالم قدس نور

کلیم اللہ بے ہوش ہوکر پڑا
بھی وہ طورِ سینین ہے جل گیا
ہمارے پیمبر کا ہے رتبہ کیا
ملاقات کے واسطے خود خدا

سواری ہے بلوایا اپنے حضور
زمیں سے لے تا عالم قدس و نور
فرشتے بھی لے نور کی مشعلیں
مبارک سواری کے آگے چلیں

ہزاروں فرشتے کمر باندھ کے
شہانہ جلو میں چلے آپکے
مقرب ملک جو ہیں جبرئیل سے
سرافیل ہے اور میکائیل سے

رکاب و لگام آپکی تھام لے
چلیں طَرِّقُوا طَرِّقُوا بولتے
اسی طرح منزل ہر اک طے ہوئی
یہ ناسوت کی اور ملکوت کی

جہاں پہنچا سو ملکوت کی انتہا
اسے کہتے ہیں سدرۃ المنتہیٰ
جب اس سے بھی چاہے کہ آگے بڑھیں
قدم عالم نور میں تا رکھیں

Scanned with CamScanner

نہ ہمراہی حضرت کی کوئی کرسکا
مقرب فرشتوں کو یارا نہ تھا

نہ روح الامیں سا فرشتہ جلیل
بلائے تو حضرت کہا جبرئیل

اگر یکسر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

چلے واں سے جب حق کے ہی اُنس پر
تو پہنچے ہیں آ عالم قدس پر

ملاقات اس چشم سر سے ہوئی
اٹھا پردہ از روئے سر خفی

کہ حضرت ادب گہ میں جاکر کھڑے
معبر ہے جا قاب قوسین سے

خطاب ایسا درگہ سے آنے لگا
کہ اے میرے محبوب نزدیک آ

اے محبوب میرے اے میرے حبیب
ابھی آیئے پاس میرے قریب

خطاب ایسے آنے لگے دمبدم
تو حضرت بڑھاتے تھے اک اک قدم

چلے چھوڑ کثرت شیونات کی
ملی منزل احدیت ذات کی

یہاں اُدْنُ مِنِّیْ کی آواز ہے
دنیٰ اور تدلیٰ کا ہی راز ہے

نہیں قرب اور وصل میں فصل ہے
نہ وحدت میں کثرت کو کچھ دخل ہے

کہاں موسیٰ اور یہ مدارج کہاں
شہ انبیا کے معارج کہاں

مرے والد و ماجد و قبلہ گاہ
جو ہیں مولوی عبدالحی دیں پناہ

یہ تفصیل احوال معراج کے
بہار نبوت میں سب لکھ چکے

اسی واسطے میں نے کی اختیار
یہاں ذکر معراج میں اختصار

۲۔ معجزہ شق القمر

معظم ہے یہ معجزہ تیسرا
کہ حضرت سے شق القمر جو ہوا

تصرف ہے حضرت کے اعجاز کا
کہ جو عالم علوی اوپر چلا

نہ کوئی پیمبر سے واقع ہوا
نہ کوئی نبی ایسا ظاہر ہوا

صحابہ سے حضرت کے جمع کثیر
سنو تابعین سے بھی جم غفیر

روایت یہ کی ہے کہ کفار نے
کیا معجزہ یہ طلب شاہ سے

رسالت کے دعوی میں گر راست ہو
تو دو ٹکڑے اس چاند کو کیجیو

اشارہ بس انگلی سے کی آپ نے
وہیں چاند کے ٹکڑے دو ہوگئے

سو اک ٹکڑا لوگوں کو آیا نظر
ہے مکے میں کوہ حرا کے اوپر

تھا ٹکڑا اور اسکے نیچے عیاں
پہاڑ اُن دو ٹکڑوں کے تھا درمیاں

کیا حکم حضرت نے اے حاضرو
گواہ اس نشانی پہ تم سب ہو

روایت ہے یہ مستند معتبر
کتب سے حدیثوں کے اے باخبر

روایت تواتر کو پہنچی ہے یہ
گواہ نص قرآں کو رکھتی ہے یہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

صحیحین دوسری کتابوں میں سب
صحیحہ طریقوں سے مروی ہے جب

بھی متقدمین اور متاخریں
ہوئے متفق اس پہ سب اہل دیں

پس اب شک کو گنجائش اس میں نہیں
یہ بعض اہل بدعت نہ لاوے یقیں

وہ کرتے ہیں کفار کی پیروی
جو کفار گمراہ ہیں فلسفی

جو زندیق ہیں بعضے اور ملحدین
نہیں لاتے ہیں وہ بھی اس پر یقیں

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
نہ پوشیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا

کہ کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کوئی
بل از چشم خود دیکھے کفار بھی

ابوجہل تھا جو سر اشقیا
اسے دیکھ کر هٰذا سِحْرٌ کہا

کہا بعضے لوگوں کو وہ بےحیا
محمد تمہارے پہ جادو کیا

جواب اس کو بعضے دیئے یوں پکار
کہ اے کافر بےحیا نابکار

اگر ہوئے جادو سو اک جا ہی
نہ سارے جہاں پر چلے گا کبھی

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
علانیہ عالم پہ ظاہر ہوا

مسافر جو تب دور سے آئے تھے
کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند کے

بہت سے نجومی بھی دیکھے ہیں تب
بھی اپنے کتابوں میں لکھے ہیں سب

بھی اس وقت راجہ جو تھا بھوج کا
نظر کر کے حیرت ہے کرنے لگا

بھی اور اور ملکوں میں یہ واقعہ
نظر آیا سب لوگ کو برملا

کسی شہر کے لوگ کو ہاں اگر
نہ یہ واقعہ آیا ہو گا نظر
سوا اسکے حضرت نے یہ معجزہ
یقیں اک ہی لحظہ میں واقع کیا

۴۔ معجزہ۔ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع ہوا

کہ سورج جو ڈوبا تھا زیر زمیں
کئے حکم حضرت پھر آیا وہیں
خدا وحی نازل کیا شاہ پر
علیؑ کے تھا تب گود میں شہ کا سر
نماز عصر کی نہ پڑھتے تھے علیؑ
گیا وقت تو پھر قضا ہو چکی
کہے اس سے تب سید المرسلیں
نماز عصر کی تم پڑھے یا نہیں
کہے حضرت اے رب یہ بندہ ترا
نماز عصر کی نہ ادا کر سکا
الٰہی پھرا دیجئے آفتاب
علی تا کہ پڑھ لے نماز اب شتاب
نکل آئی ہے دھوپ تب خوب تر
میں دیکھی پہاڑ اور زمیں کے اپر

تو شاید کہ یہ خواب غفلت میں تھے
دیا ابر تھا دیکھنے نہ اس لئے
نہ لازم ہے اس ایک لحظہ میں ہی
نظر کر لیں عالم جہاں کے سبھی
عجب کیا کہ دو ٹکڑے ہوا ماہتاب
ہوا حکم حضرت سے رد آفتاب
ہے مروی ز اسماء بنت عمیس
کہ خیبر کے غزوے کو وقت آ انیس
سو لیٹے تھے یونہی وہ عالی جناب
یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب
گئی خود سے جب حالت بے خودی
ہیں دیکھے کہ بیٹھے ہیں یونہی علیؓ
علی بولے نہ یا رسول خدا
کہ تھا گود میں میرے سر آپ کا
کہ مشغول وہ تیری طاعت میں تھا
کہ تیرے نبیؐ کی اطاعت میں تھا
کہی اسماء بس میں نے دیکھی ہوں خوب
کیا ہے طلوع پھر بعد غروب
علی پڑھ لئے تب نماز عصر کی
یہ کیا شان تھی حضرت کے اعجاز کی

۵۔ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں

بڑا یہ بھی مشہور ہے معجزہ
جو حضرت سے ظاہر ہوا بارہا
بہت راویوں نے روایت ہے کی
تواتر کو پہنچی ہے وہ معنوی
نہ اعجاز ایسا دکھایا کوئی
جو گذرے ہیں آگے رسول و نبی
میں دیکھا کہ اک وقت پانی نہ تھا
بھی وقت نماز دگر ہو چکا
مگر خاص حضرت کے ہی واسطے
ملا تھوڑا پانی وضو کے لئے
انس بولتا ہے کہ بے ارتیاب
لگا جوش کرنے کو اس قدر آب
کئے حکم لوگوں کو کیجے وضو
کئے تین سو شخص اس سے وضو
حدیث ایک صحیحین میں آئی ہے
روایت یہ جابر نے سنوائی ہے
تھا اک بدنی پانی جو حضرت کے پاس
لگے شاہ کے آنے لوگ اس پاس
کہے سب کہ اک قطرہ پانی نہیں
وضو کرنے پینے کو اے شاہ دیں
رکھے ہاتھ بدنی میں اپنا نبیؐ
لگا مارنے جوش پانی تبھی
سوال یہ کیا کوئی جابر سے جب
کہو کہ کتنے تھے تم لوگ سب

طریق اس روایت کے ہیں بیشتر
ہیں بس مستند معتبر مشتہر
کہ پانی کی نہریں کئی ہیں رواں
مبارک جو حضرت کی تھیں انگلیاں
صحیحین میں یہ حدیث آئی ہے
انس نے روایت یہ سنوائی ہے
اگرچہ کہ لوگوں نے کی جستجو
نہ پایا ہے پانی کہ کر لیں وضو
لے پانی کی بدنی شہ کائنات
رکھے ہیں تب اس میں آپ اپنا ہاتھ
کہ گویا وہ اک چشمہ پانی کا تھا
جو انگلیوں سے حضرت کے جاری ہوا

۶۔ معجزہ۔ ایضاً

کہ روز حدیبیہ ہم لوگ سب
ہوئے تشنگی سے ہیں بیتاب جب
کہے شاہ اے لوگو کیوں آئے ہو
تمہارا ہے کیا حال سنوائیو
نہیں ہے سوا اس قدر آب کے
جو اک بدنی نزدیک ہے آپ کے
کرے چشمہ پانی کا جس طرح جوش
کئے لوگ اس سے وضو اور نوش
کہا لاکھ بھی ہوتے ہم لوگ اگر
سبھوں کو بس آتا تھا وہ آب تر

Scanned with CamScanner

مگر پانزدہ سو ہی اسوقت تھے ۔ جو سیراب اس آب سے ہو چکے
بھی جنگ بواط اندرای بانیک ۔ ہوا ظاہر اعجاز ایسا ہی ایک
ہوا ظاہر ایسا ہی اک معجزہ ۔ یہ جنگ تبوک از رسولِ خدا
یہ فاروق نے یوں روایت ہی کی ۔ کہ لشکر میں تب تنگی پانی کی تھی
نچوڑا انکے پوٹھونکا پانی سبھی ۔ پیا کرتے تا دفع ہو تشنگی
مبارک دو ہاتھوں کو اپنے نبیؐ ۔ اٹھائے ہیں درگاہ حق میں تبھی
کہ سیراب سب اہل لشکر ہوئے ۔ بھی مشک اور باسن سبھو نکے بھرے
روایت ہے، در موضع ذی المجاز ۔ بچا کے تھے ہمراہ شہ سرفراز
پس آپ اونٹ پر سے اتر کر وہیں ۔ مبارک قدم مارے تب بر زمیں
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں ۔ کہ جو معتبر راویاں لائے ہیں
عجب کیا کہ یاں چشمے جاری کریں ۔ ہی کوثر بھی تو آپ کے ہاتھ میں
ہوں جب گرمی حشر سے تشنہ کام ۔ پلاویں انہیں پانی خیر الانامؐ
یہاں چشمہ رحمت کا جاری کئے ۔ شفاعت کا واں چشمہ ظاہر کری
جو جنت میں بہتی ہیں نہریں چار

۷۔ معجزہ

روایت یہ جابر سے مسلم نے کی ۔ بھی یونہی امام احمد و بیہقی،
انس سے روایت ہی یہ جانیئے ۔ حدیث ابن شاہیں کی دیکھئے
یہانتک وہ مردم پیاسے ہوئے ۔ کہ اونٹوں کو نحر اپنے کرنے لگے
کی حضرت سی تب عرض ابوبکر نے ۔ کہ حق پاس حضرت دعا کیجئے
ابھی ہاتھ حضرت کے اوپر ہی تھے ۔ برسنے لگا بارش اس زور سے

۸۔ معجزہ

لگے کہنے بوطالب اس شاہ سے ۔ کہ شدت سے اب تشنگی ہے مجھے
تو پانی کا فوارہ اُڑنے لگا ۔ کہے نوش جاں کیجئے اے چچا
تعالی اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے ۔ کہ اعجاز کا حسن انداز ہے
قیامت میں سب اولیں آخریں ۔ لے آدم سے عیسیٰ تلک مرسلیں
وہ اک حوض کوثر پہ کیا انحصار ۔ نکلوائے انگلیوں سے چشمے ہزار
کٹے انگلیوں سے جو نہریں رواں ۔ اسی کے ہے پانی کا کوثر وہاں
سو انکے ہی نکلی ہیں انگلیوں سے چار

وہ معجزے جو کھانے میں کثرت و برکت ہوی ۹۔ معجزہ

ہے از جملۂ معجزات نبیؐ ۔ جو کھانے میں بیحد زیادت ہوی
روایت ہی جابر سے اس نیکخو ۔ بخاری و مسلم میں آئی ہی جو
بھی رو مبارک پہ اس شاہ کے ۔ بہت بھوک کے ظاہر آثار تھے
وہ دیکھی تو کچھ چیز حاضر نہیں ۔ یہ تھوڑی سی جو تھی لے آئی وہیں
سو میں گوشت کو دیگ میں ڈالکر ۔ کیا عرض جا نزد خیر البشرؐ
یہ حاضر ہے تشریف لے آئیے ۔ تناول مع چند تن کیجئے
کئے حکم پر مجھ کو شاہ خیار ۔ میں آئے تلک تم کرو انتظار
سو تشریف لائے ہیں شاہ خیار ۔ لے آئے صحابہ کو ساتھ ایکہزار
وہ کھانے سے جو تھا خوراک ایک کا ۔ نبیؐ نے سوؤں کو کھلانے لگا
کہ میں جنگ خندق کے ایام میں ۔ نظر کی تو لوگوں پہ ہیں گرسنیں
میں تب اپنی عورت سے پوچھا ہوں جا ۔ ہی کھانے کی کچھ چیز تو جلد لا
وہ تیار کی پیس کر اسکے تئیں ۔ کیا ذبح بکری کے بچے کو میں
کہ اک صاع جو گھر میں حاضر جو تھی ۔ لحم ایک بزغالہ کا لے نبیؐ
کہے سب صحابہ کو خیر البشرؐ ۔ سب آؤ کہ دعوت ہے جابر کے گھر
اتارو نہ دیگ اور پکاؤ نہ نان ۔ میں کہہ چھوڑا اسطرح اپنے یہاں
خمیر اور بھی گوشت کی دیگ کو ۔ لیجا کر رکھا شہ کے میں روبرو

مبارک لعاب اسمیں کچھ ڈال کے / کی برکت کے خاطر دعا شاہ نے
پس ایسا ہی تیار ہم نے کیا / کہ جس طرح فرمائے شاہ ہدا
ہوئی روٹیاں اس سے اتنی تیار / کہ سیری سے کھائے ہیں لوگ یکہزار

۱۰۔ معجزہ ایضاً

تھا لوگوں پہ صدمہ بڑا بھوک کا / کہ الجوع کا ہر جا آواز تھا
جو کچھ توشہ باقی ہے لوگوں کے پاس / دعا کیجے منگوا کے اے شاہِ ناس
ہوا حکم صادر سبھی لوگ کو / کہ جو کچھ ہے تم پاس لے آئیو
کوئی مٹھی رالا لے آیا وہاں / کسی نے لے آیا ہے اک ٹکڑا نان
کی حضرت نے برکت کے خاطر دعا / ظہور اس میں برکت کا اتنا ہوا
سبھی اہل لشکر تناول کئے / فراغت سے سیری سے سب کھا چکے
کہ حاضر تھے اسوقت جو غازیاں / سو تھے جملہ ستر ہزار اے میاں
نہیں کوئی معبود حق کے سوا / بھی تحقیق ہوں میں رسولِ خدا

۱۱۔ معجزہ ایضاً

کہا شاہ نے کیا ہے کچھ تیرے پاس / کہا میں ذرا خرما ہے میرے پاس
میں وہ توشہ داں لا کے حاضر کیا / لے اک مٹھی اس سے رسول خدا
کہ بولے بلا لائیے لوگ کو / کہ وہ لوگ دس دس سے زائد نہ ہو
کئے حکم پھر میرے تئیں بعد ازاں / رکھا بوہریرہ ترا توشہ داں
پہ خالی نہ کر تو کسی وقت اسے / کبھی اس کو مت گن کے تو دیکھئے
اسی طرح سے گذرے ہیں سالہا / تھے جبتک کہ زندہ رسول خدا
خلافت کئے حضرت عثمان بھی / شہادت بھی عثمان کی ہو چکی
کھجور اس سے کتنے وسق لیکے ہیں / دیا راہِ حق میں فقیروں کے تئیں
وسق کہتے ہیں ساٹھ ہی صاع کو / بڑے سیر سے ایک سو تیس ہو
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں / ظہور ایسے جو معجزے پائے ہیں

کئے حکم دیکھے نہ کوئی دیگ میں / کریں نان تیار دو عورتیں
پکاتے رہے روٹیاں پے بہ پے / نہ آٹے میں ہرگز کمی آئی ہے
ابھی دیگ میں گوشت باقی رہا / اور آٹا بھی باقی رہا نان کا
روایت ہے کی بوہریرہ نے ایک / کہ جنگ تبوک اندر ای یار نیک
عمر نے کی عرض اے رسولِ خدا / برا حال ہے بھوک سے لوگ کا
کہ تا اسمیں برکت کا ہووے نزول / کئے عرض کو انکے حضرت قبول
پس اک سفرۂ عام چنا گیا / کھجور ایک صاع کوئی لا کر رکھا
بس اسقدر یہ تین ہی چیز تھیں / جو لوگوں نے سفری پہ لا کر رکھیں
کہ لشکر میں پاس تھے جتنے تمام / بھرے سب ز اعجاز خیر الانام
ابھی اس سے کچھ توشہ باقی رہا / صحیح اک روایت سے ثابت ہوا
نظر کر کے حضرت نے یہ معجزہ / شہادت میں اپنی زباں کی ہے وا
کئے اسمیں برکت اس گواہی سے جو / نہ زنہار جنت سے وہ دور ہو
روایت کیا بوہریرہ ہمام / تھے اک جنگ میں لوگ بھوکے تمام
جو خرمے کی دانے تھے اسمیں سبھی / تھے اکیس ۲۱ یا نو ۹ و بیس ۲۰ ہی
کئے اسمیں برکت کے خاطر دعا / خدا اسمیں برکت تب ایسی دیا
سو دس دس ہی شخص آ کے کھانے لگے / یونہی لوگ لشکر کے کھا چکے
لیا کر اسی توشہ داں سے ترے / تجھے جبکہ جس قدر حاجت پڑے
پس اس سے میں ہر روز کھانے لگا / بھی لوگوں کو دس سے کھلاتا رہا
بھی صدیق اکبر خلافت کئے / بھی حضرت عمر بھی خلیفہ بنے
یہ مدت تلک توشہ داں وہ مرا / تھا میں اس سے یونہی خرچتا رہا
یہاں تک کیا خرچ اس سے یقیں / پر اسمیں کمی کچھ بھی آئی نہیں
ہے یا نام اک اونٹ کے بوجھ کا / دیا ایسے کتنے وسق بارہا
کئے بار ایسے ہی واقع ہوئے / مطوّل کتابوں میں ہے دیکھئے

کہ برکت کے خاطر دعا شہ نے کی / تو کھانے کی قلت میں کثرت ہوئی
مسیح مائدہ لائے جو ایک بار / فدا کیجئے ایسے یاں صد ہزار
جہاں کیا ملک اور سب انس و جاں

تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزہ / ہمارے جو حضرت سے ظاہر ہوا
سرائیل کے ہی لئے تھا وہ خوان / تھی اس خوان کی مہمان ساری جہان
ہیں اس خوان کے ہی غوثی مہمان

وہ معجزے جو حیوانات حضرتؐ سے کلام کیے ۔ ۱۲ معجزہ

بھی از جملۂ معجزات نبیؐ / سنا چاہئے ہے یہ اعجاز بھی
مطیع و مسخر ہو ہوں آدمی / بہ امر شریعت و دین نبیؐ
اسی طرح حیوان بھی لا کلام / اطاعت کریں شہ کی اور لا کلام
عشا کی نہ پڑھکر نماز اے نبیؐ / فلاں لوگ سوتے ہیں ہر شب سبھی
پس اس قوم کو شاہ بلوائے ہیں / اور اس خواب سے منع فرماتے ہیں
کہ دنیا کے کاموں میں اور نیند میں / نہ کھوؤ تم اللہ کی طاعتیں
تم آخر یقیں نوع انسان ہو / نہ حیوان سے بھی گذر جائیو
رکھے بے نمازی سے نفرت ہی کیا / بھی کرتا ہے اسکی مذمت ہی کیا
عبادت میں سنگ و شجر بھی تمام / کئے ہیں ادب سے قعود و قیام
جو انسان ہو کر نہ طاعت کیا / وہ یا کاہلی سے قضا کر دیا

۱۳۔ معجزہ ایضاً

وہ چاہے ہیں جب ذبح کرنے اسے / شکایت کیا انکی آ شاہ سے
ہے دوسری روایت کہ انصاریاں / شکایت کئے نزد شاہ جہاں
نہ پانی وغیرہ کا بوجھا اٹھائے / زراعت ہماری کہیں سوکھ جائے
پکڑ بال کو اسکی پیشانی کے / کئے کام کا حکم حضرت اسے

۱۴۔ معجزہ ایضاً

گئے باغ کو تھا جو انصاری کا / تھا اک بکرا واں شہ کو سجدہ کیا
روایت ہے اک بو ہریرہ کیا / کہ اکبار یہ واقعہ رو دیا
کہا اسکے تئیں بھیڑیا لے فلاں / خدا سے ذرا خوف کر اس زماں

کریں چار پائے نبیؐ سے کلام / رہیں زیر فرمان خیر الانام
سعادت کا قرعہ پڑھے جسکے نام / ہو جسطرح منقاد خیر الانام
چنانچہ روایت ہے اک ونٹ تلے / شکایت کی حضرت کے پاس آن کے
مجھے خوف اس بات کا ہے یقیں / کہ انپر عذاب آوے حق سے کہیں
یہاں لیجو عبرت اے مومنو / نمازوں کی اپنے حفاظت کرو
عبادت اگر چھوٹے اک وقت کی / عذابوں کی آفت تمہیں آئیگی
کہ ترک عبادت سے اللہ کے / وہ حیوان ڈرتا ہے کیا دیکھئے
نہ اسقدر انساں کو گر پاس ہو / وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہو
رکوع عبادت میں شام و سحر / جھکائے ہیں سر اپنے سب جانور
تو کیا کہئے اس کو خدا کی پناہ / عبادت کی توفیق دیوے الٰہ
نسائی انس سے روایت کیا / چند انصاریوں پاس اک اونٹ تھا
نبیؐ اسکے حق میں سفارش کئے / دیا چھوڑ دیتے ہیں آپ ہی مول لے
ہمارا جو ایک ونٹ بھاگے نبیؐ / ہے کرتا ہمارے سے اب سرکشی
گئے باغ کو ان کے نیر اور بھی / وہ اونٹ آکے حضرت کو سجدہ کیا
پس اسوقت ہی اونٹ وہ آ خیر / لگا کام کرنے ہو فرماں پذیر
انس سے ہے مروی کہ حضرت نبیؐ / جناب ابو بکرؓ و فاروقؓ بھی

۱۵۔ معجزہ ایضاً

لیا داب بکری کو اک بھیڑیا / تو بکری کو راعی چھڑانے لگا
دیا رزق رزاق نے جو مجھے / نہ تو اس کو مجھ سے چھڑا لیجئے

عجب کر کے راعی کہا اس مقام
کرے بھیڑیا آدمی سا کلام

کہا بھیڑیا یہ عجب کچھ نہیں
زیادہ عجب اس سے یہ ہی یقیں

کہ پیغمبرؐ حق کو تو چھوڑ کے
کھڑا ہے یہ بکری کے ہی واسطے

نہ مبعوث حق کی طرف سے ہوا
کوئی ایسا رسولؐ و نبیؐ دوسرا

کوئی حق کے پاس اس سے برتر نہیں
کوئی ایسا معظم پیمبرؐ نہیں

کھلے اس پہ جنت کے ابواب ہیں
بھی اہل بہشت اسکے اصحاب ہیں

ملک حور و جنت کے غلماں تمام
کریں انتظار انکا بس صبح و شام

کہ راہِ خدا میں وہ دے اپنا جاں
خراماں چلے سوئے باغ جناں

وہ پیغامبر ہے ترے درمیاں
نہیں کوئی حائل ہے جز اے فلاں

مگر یہ چھوٹا سا اس کوہ کا
تو بس اسکی خدمت میں اب جلد جا

ہو لشکر میں داخل جا اللہ کے
کہ ایمان و اسلام لے آئیے

کہا راعی جاؤں ابھی یاں سے میں
چراتا رہا کون بکروں کے تئیں

کہا بھیڑیا میں چراتا رہوں
تو آئے تلک میں حفاظت کروں

مدینہ طرف راعی پھر چل دیا
کہا جاکے حضرت سے سب ماجرا

اذاں کا ہوا حکم بولے اذاں
فراہم ہوئے لوگ سب اس زماں

کئے حکم راعی کو خیر البشرؐ
جو دیکھا سنا ہے سب اظہار کر

جو کچھ قصہ گذرا تھا بولا سبھی
یہودی تھا وہ لایا ایماں تبھی

ہے جنگل طرف جاکے کیا دیکھتا
کہ وہ بھیڑیا ہے چراتا چرا

یہ دیکھا سو راعی بہت خوش ہوا
پکڑ بکری یک بھیڑئے کو دیا

بحمد اللہ کیسا ہے یہ معجزہ
چرایا جو بکروں کو ہے بھیڑیا

شہادت رسالت پہ شہ کی دیا
تھا حیوان کیا بات انسان سا

۱۶۔ معجزہ

بھی ابن عساکر روایت کیا
کئے فتح خیبر جو خیر الوریٰ

کیا خچر یک آکے حضرت سے بات
تو نام اس کا پوچھے شہ کائنات

کہا یا نبیؐ ہوں میں ابن شہاب
یزید اسم میرا اے عالیجناب

کہا ساٹھ خچر تلک اے نبیؐ
ہوے نسل سے میرے دادا کے ہی

کسی نے خدا کے پیمبرؐ سوا
نہیں پیٹھ پر انکے ہرگز چڑھا

میرے جد کے اولاد سے اب کہیں
سوا میرے کوئی اور باقی نہیں

پیمبرؐ بھی اے سید المرسلیںؐ
سوا آپ کے اب تو کوئی نہیں

میں امید رکھتا تھا اور انتظار
میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار

میں تھا اسکے آگے یہودی کے پاس
ہوا شوق جب اپنا اے خیر ناس

میں عمداً یہی کام کرنے لگا
سواری میں اسکی لنگڑنے لگا

مجھے بھوکا رکھ چھوڑا اس وہ یہود
میں پس اپنی خدمت میں آیا ہوں زود

کہے شہ اب رہ تو بے درد و غم
ترا نام یعفور رکھتے ہیں ہم

پھر اس شاہ کے پاس رہنے لگا
ہمیشہ سواری میں حضرت کی تھا

اثر اس پہ حضرت کے اعجاز کا
لکھے کیا کہے کیا کہ کس قدر تھا

کبھی اسکو فرماتے خیر الوریٰ
فلاں شخص کو جا بلا لے کے آ

تو ہوتے ہی حکم شہِ انبیا
وہاں جاکے سر سے ہی در ٹھوکتا

وہ شخص آتا کرتا اشارہ اسے
کہ فرمائے ہیں یاد حضرت تجھے

سمجھتا غرض ایسا شہ کا کلام
یہ اعجاز حضرت کا تھا لا کلام

وصال اس شہنشاہ کا جب ہوا
تو یعفور غم سے تڑپنے لگا

جدائی نہ حضرت کی جب سہہ سکا
گرا آپ کو باؤڑی میں موا

کسی آدمی کو نہ ہوا اس قدر
یہ عشق و محبت نبیؐ سے اگر

وہ انساں نہیں بلکہ حیوان ہے
کہ حیواں سے بدتر انسان ہے

نہ یعفور سا جب وہ حیران ہے
نہ حیواں کی بھی اسے شان ہے

وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہے
نہ حیواں کی بھی اس میں بو باس ہے

الٰہی بہ عشقِ شہِ انبیا
ہمارے دل و جاں کو کیجے فدا

۱۷- معجزہ ایضاً

وہ ہرنی کا قصہ بھی منقول ہے
جو مشہور ہے اور مقبول ہے

نکل آئی یک ہرنی حضرت کے پاس
پہ بچڑے ہیں وہ اسکا خود خیر ناس

بہت معجزے ایسے ظاہر ہوئے
وہ ختم الرسل سید الناس تھے

روایت بہت ایسے پائے ثبات
کہ حیوان حضرت سے کرتے تھے بات

بھی حیواں پر شاہ کے معجزے
ہزاروں ہزاروں جو واقع ہوئے

روایت ہے لشکر میں اک دن بھی
کہ لوگوں میں ازبسکہ تھی تشنگی

ہوا اس سے سیراب لشکر تمام
تھے سب تین سو شخص وہ نیکنام

عجب کیا کہ حیوان باتیں کریں
نبات اسکی تسخیر میں جب رہیں

وہ معجزے جو جماد و نبات یعنے سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی۔ ۱۸- معجزہ

روایت کی اسطرح سے ترمذیؒ
علیؓ نے کہا ہے کہ میں اور نبیؐ

ہو بیروں مکہ چلے ایک وقت
جو ملتا ہمیں رہ میں سنگ و درخت

سو حضرت کو وہ کہتا میں نے سنا
سلام علیک اے رسولِ خدا

اور یہ وحی کی ابتدا میں ہی تھا
دیا دوسرے وقت میں بھی ہوا

بہت سے روایات یہاں آئے ہیں
کہ جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

زمیں چیر کے اور جڑوں کو اکھاڑ
رسولؐ خدا پاس آتے تھے جھاڑ

سلام اور گواہی رسالت پہ دے
چلا جاتے گر حکم حضرت کئے

روایت بریدہ سے کی اسلمی
بھی اربابِ تحقیق نے نقل کی

اس اعرابی کو بولے حضرت رسولؐ
فلاں جھاڑ کے پاس تو جا کے بول

اکھیڑا زمیں سے جڑوں کیتئیں
چلا کھینچتا چیرتا یہ زمیں

کیا عرض اعرابی اس شاہ سے
چلا جائے پھر اس کو فرمائیے

لگا کہنے اعرابی حیران ہو
ہو گر حکم سجدہ کروں آپ کو

اجازت نہ پایا کہ سجدہ کروں
مگر ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دوں

ہوا یاں سے معلوم اک مسئلہ
کہ جائز قدمبوس کرنا ہوا

۱۹- معجزہ ایضاً

نکل آیا اعرابی اک با ادب
کیا شاہ سے معجزہ اک طلب

رسولؐ خدا نے بلایا تجھے
یہ سنتے ہی حکم نبیؐ جھاڑ نے

کھڑا شہ کی خدمت میں جا اور کہا
سلام علیک اے رسولؐ خدا

کئے حکم حضرت چلا وہ گیا
جڑاں وہاں گئیں اور برابر کھڑا

اجازت نہ سجدے کی حضرت نے دی
کیا عرض اعرابی پھر اے نبیؐ

اجازت بس اتنی تو بھی دیجئے
پس اس امر کی شہ اجازت دئے

بزرگوں کے پس ہاتھ اور پاؤں کو
ہے لاباس گر بوسہ دیویں کبھو

پھر ابن عمرؓ یوں روایت کیا
سفر میں میں اک تھا حضرت کے تھا

کہا اس کو یہ جھاڑ ہوگا گواہ
پس اس جھاڑ کے تئیں بلایا ہیں شاہ

سو وہ تین بار یہ گواہی دیا
محمدؐ ہیں بے شک رسولِ خدا

بہت معجزے ایسے ہی آئے ہیں
جو جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

کیا شہ سے پتھر کلام و سلام
کئے ہاتھ میں سنگریزے کلام

نہ بالو پہ ہوتا تھا نقش قدم
حجر پر ہوا کرتا نقشِ قدم

۲۰- معجزہ

پس اعرابی شہ پاس آیا ہے ایک
گواہی رسالت پہ چاہا ہے ایک

وہیں جلد بادہ زمیں چیر کے
گواہی طلب اس سے کی شاہ نے

گواہی سے فارغ ہوا جب شجر
چلا اس طرح اپنی پھر جائے پر

عجب کیا نباتات باتیں کریں
مسخر رہیں شاہ کے حکم میں

لگا سنگ کو ہاتھ جب شاہ کا
ہوا سخت پتھر بھی موم سا

Scanned with CamScanner

وہ معجزے جو جمادات یعنے پتھر کنکر وغیرہ نے حضرت کے معجزے سے کلام کیا۔ ٢١ معجزہ

تھی مکے میں یکبار رفاق الحجر　لگا ایک دیوار میں تھا حجر
گزرتے تھے جب وہ سے خیر الورا　وہ کہتا سلام ای رسول خدا
دلائل میں اپنے کہا بیہقی　روایت بھی یوں ابن ماجہ کی
کہ عباس اور انکے لڑکوں کو سب　کیا جمع یکجا یہ حضرت نے تب
ازاں ان پہ چادر دعا حق سے کی　الہی یہ ہیں اہل بیت نبی
چھپایا انہیں میں نے چادر سے جوں　چھپا تو بھی بس انکو دوزخ سے یوں
بہ درگاہ خلاق ارض وسما　دعا جب کرتے تھے خیر الورا
تو دیوار و دروازہ دہلیز سے　ہے آواز آمین کے کہنے لگے

٢٢۔ معجزہ

عقیل ابن بوطالب اس شہ کے تھا　سفر میں تھا ایکبار ای نیک ذات
ہوی غالب اسکے تئیں تشنگی　پہاڑ اوپر اک اسکو بھیجے نبی
کہے جاکے اس کوہ کو بولئے　ہے حکم نبی پانی کچھ دیجئے
کہا کوہ جا عرض کر از رسول　اس آیت کا جب سے ہوا ہے نزول

اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

یہاں تک میں رویا ز خوف خدا　کہ نہریں بہیں چشمہ ظاہر ہوا
اب اک قطرہ بھی مجھ میں باقی نہیں　کہاں سے میں دوں پانی اے آشنا
اس آیت کے معنی یہ ہیں جانیے　کہ لوگوں کو فرمایا اللہ نے
اس آتش سے اے لوگو ڈرتے رہو　بچاؤ تم اس آگ سے آپ کو
کہ انسان و پتھر بھی اس آگ سے　قیامت کے دن لکڑیاں ہوینگے
ہوا ثابت اکثر روایات سے　کہ حضرت پہاڑوں سے باتیں کیے
پہاڑ ایک مکہ میں جو ہے ثبیر　گئے اس پہ حضرت بشیر و نذیر
کمال خوشی سے وہ ہلنے لگے　ہوا اس کو تب ولولہ شوق کا
نہیں تب سے او پر مگر یک نبی　شہید دو اور ایک صدیق بھی
انہوں نے کہا ایسا ہی واقعہ　ہے کوہ احد سے بھی ظاہر ہوا
کہا بوہریرہ کہ کوہ حرا　بھی حرکت کیا اور ساکن ہوا
روایت ابوذر نے اسطرح کی　کیا نقل جسکے تئیں بیہقی
اکیلے ہی بیٹھے تھے خیر الورا　نہ کوئی شخص نزدیک حضرت کے تھا
لیے ہاتھ میں سنگریزے نبی　عدد میں تھے وہ نو دیا سات ہی
شہد کی ہو مکھی کی آواز جوں　تھی ان سنگریزوں کی آواز یوں
لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے　تو کنکر وہ خاموش ہی رہ گئے
دیے دست عثمان میں پھر انکو جب　وہ تسبیح کرنے لگے واں بھی تب

٢٣۔ معجزہ

ازاں جملہ عثمان نے نقل کی　لکھا ہی بخاری نے اور ترمذی
تھے ہمراہ صدیق و فاروق بھی　تھے ساتھ آپ کے اور عثمان غنی
قدم اپنا مارا اس پہ خیر البشر　کہے اے جبل کچھ تو حرکت نہ کر
یہ سنکر ٹھہر ہی گیا وہ جبل　نہیں کچھ بھی حرکت کیا سر کے بل

٢٤۔ معجزہ

٢٥۔ معجزہ

کہ یکبار میں پاس شہ کے گیا　مقرر تھا وہ وقت دوپہر کا
سو ایسے میں صدیق آئے وہاں　عمر آئے بعد آئے عثمان بھی جاں
نبی انکے تئیں ہاتھ میں لیتے ہی　لگے کرنے تسبیح کنکر سبھی
دیے ہاتھ میں ان کو صدیق کے　وہاں بھی وہ تسبیح کرنے لگے
عمر کے دیے ہاتھ میں پھر نبی　کیے واں بھی تسبیح کنکر سبھی
لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے　تو خاموش کنکر وہ سب ہوگئے

Scanned with CamScanner

۲۶۔ معجزہ ایضاً

یہ آیت مبارک زباں سے پڑھے ثنا ذاتِ جبار کی بھی کئے
بھی فرمائے کہتا ہے ربِ قدیر کہ جبار متعال ہوں میں کبیر
یہ سنتے ہی منبر وہ ہلنے لگا بھی ہیبت سے یاں تک لرزنے لگا

۲۷۔ معجزہ ایضاً

بٹھائے تھے اطراف کعبہ کے جا بتاں تین سو ساٹھ وہ کافراں
تھی اسوقت اک چوب حضرت کے ہا اشارہ وہ لکڑی سے کرتے کے ساتھ

۲۸۔ معجزہ ایضاً

کہ یکبار ہم سب ای نیکو صفات تناول کئے کھانا حضرت کے ساتھ

۲۹۔ معجزہ ایضاً

طبق ایک بھیجا ہے پروردگار کہ تھے جسمیں جنت کے انگور انار
اُٹھاتے اسے جب شہ کائنات تو تسبیح کرتا وہ حضرت کے ہاتھ
معیقیب دیتا ہے یہ اطلاع کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع
یمامہ کے لوگوں سے یک شخص اے نیک لے آیا ہے شہ پاس بچے کو ایک
کہے یعنے میں کون ہوں اے فلاں وہ بچہ اسی وقت کھولا زباں
دعا شاہ دیں حق میں اسکے کئے اسے بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ کہے

۳۰۔ معجزہ ایضاً

جماعت صحابہ کی اک نقل کی طریقے ہیں اسکے بہت آ اخی
بڑا معجزہ یہ بھی حضرت کا ہے نشاں انکی سچی رسالت کا ہے
کھڑے ہو کے خرمے کی اک پیڑ پر پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر ﷺ
مبارک قدم سے جو حضرت کے دور ہوئی پیڑ خرمے کی وہ بے قصور
دیا اونٹ جس طرح رویا کرے فغاں اسکا یہ حاضریں سب نے
یہ عشق اس کا جب دیکھے خیر الورا بلائے تب اس کو کہ نزدیک آ

روایت کیا ہے یہ ابن عمر کہ منبر پہ اک روز خیر البشر ﷺ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
اَنَا الْجَبَّارُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ

کہ گرنے کا وہ ہم کو اندیشہ تھا قدم شاہ کا لیک ثابت رہا
بھی عباس سے یوں روایت کیا کئے فتح مکہ جو خیر الورا
کئے تھے وہ مضبوط بھی شیش سے کہ کوئی بت نہ اپنی جگہ سے ہلے
لگا گرنے ہر بت زمیں پر وہیں نہیں چھوتے تھے گر اُسے شاہ دیں
روایت بخاری میں اک آئی ہے کہ یوں ابن مسعود نے لائی ہے
سنا ہم نے در دستِ شاہ انام کہ تسبیحِ حق کر رہا ہے طعام
بھی منقول ہے زینِ عباد سے کہ بیماری کے جو وقت حضرت ہوئے
لے آئیں ہیں جبرئیل از آسماں تناول کئے اس کو شاہِ جہاں

۳۱۔ معجزہ ایضاً

تو مکے میں اک گھر کو دیکھا ہوں میں کہ حضرت وہاں رکھتے تشریف ہیں
کہ جو تھا اسی روز پیدا ہوا نبیؐ اس سے پوچھے کہ کہہ مَنْ اَنَا
لگا کہنے اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ کہ ہیں آپ حق کے محمد رسول
زباں بند پھر اسکی حق کر دیا جوانی تلک بات وہ نہ کیا
روایت عجب اور اک آئی ہے بخاری و مسلم نے جو لائی ہے
کہ خرمے کی اک پیڑ رونے لگی قدم سے نبیؐ کے جدا جب ہوئی
کہ در مسجدِ سرورِ انبیا نہ منبر کی جبتک ہوئی ہی بنا
بنا جبکہ منبر تو حضرت نبیؐ لگے پڑھنے خطبہ وہ منبر پہ ہی
تو حسرت سے اس طرح رونے لگی جوں ہک ہک کے روتا ہے بچہ کبھی
زمیں پر تڑپتی تھی روتی ہوئی لگے رونے دیکھ اسکو اصحاب بھی
زمیں چیرتی آئی وہ شہ کے پاس لئے گود میں اس کو پھر خیرِ ناس

لی

کہے اس کو سمجھا کے شاہ جہاں / کہ مت کر تو اسقدر شور و فغاں
توجس باغ میں تھی اسی باغ میں / تو گر چاہتی ہے تو ہم پھیر دیں
تو سرسبز ہو ویگی اور باردار / خدا تجھ پہ پیدا کرے برگ و بار
دیا چاہتی ہے تو کہہ دیجیے / زمیں بیچ جنت کے پیڑں تجھے
بہشتی خدا کے ہیں جو دوستاں / ہوں محظوظ میوی سے تیرے وہاں
وہ کرنے لگی عرض اس شاہ سے / زمیں میں ہی جنت کے پیڑ مجھے
کہ جو خاص ہیں دوستان خدا / تناول کریں ہو جو میوہ مرا
ہمیشہ میں جنت میں پاؤں بقا / نہ ہوؤں پرانی نہ دیکھوں فنا
وہ دنیائے فانی نہ چاہی ہے جب / لگی کرنے دار بقا ہی طلب
تو منبر کے نیچے رسولؐ خدا / کئے دفن اس کو بہ لطف و عطا
کئے نیچے منبر کے دفن اس لئے / کہ فرمایا ہے اس طرح شاہ نے

مَابَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

کہ یک روضہ ہے از ریاض جناں / میرے منبر و قبر کے درمیاں
تو ما تحت منبر بھی اس شاہ کا / ہوا بالیقیں ایک جنت کی جا
اگر تحت منبر کریں دفن اسے / تو فی الواقعی جنت میں ہی بوئے
عجب اور نادر ہے یہ واقعہ / رسولؐ خدا کا ہے کیا معجزہ
مسیحا جو مردے کو زندہ کیا / یہ اعجاز اس سے کہیں ہے بڑا
بھی فرمائے ہیں سید الانبیا / نہ لے گود میں اسکو میں چھوڑتا
قیامت تلک روتی رہتی تھی وہ / بھی یونہی لرزتی تڑپتی بھی وہ
چلے جبکہ اعجاز خیر البشر / جماد و نبات اور حیوان پر
عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام / چلے آدمی پر بہ وجہ تمام
عجب کیا کہ مردہ بھی جی کر اٹھے / گواہی بھی شہ کی رسالت پہ دے
عجب کیا کہ اندھے کو بینا کرے / بھی بیمار کو فوراً اچھا کرے
بھی گونگے کو یک پل میں گویا کرے / بھی بہرے کو یک پل میں شنوا کرے

بیماروں کو اچھے کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے معجزے۔ ۳۲ معجزہ

یک عورت قبیلے بنی خشعم کے آئی / ہی نقل ایک لڑکے کو شہ پاس لائی
وہ لڑکا تھا گونگا نہ کرتا تھا بات / منگائے ہیں پانی شہ کائنات
کئی ہیں وہ پانی سے تب مضمضہ / بھی اور سر ہاتھ اس سے دھوئے ہیں شہ
پلائے وہی پانی اس کو ذرا / وہ لڑکا تبھی بات کرنے لگا
بڑا ہی اسی وقت عاقل ہوا / عقول جہاں پر ہی کامل ہوا

۳۳۔ معجزہ

روایت ہے جنگ احد درمیاں / جو آتی تھی تیریں بہ شاہ جہاں
قتادہ صحابی جو نزدیک تھا / جو تھا جاں فدا بر رسولؐ خدا
نہیں لگنے دیتا تھا حضرت کو تیر / بنایا سپر آپ کو وہ خبیر
کہ جو تیر آتی طرف شاہ کے / وہ لیتا وہی اپنے منہ پر اسے
سو ایسے ہی یک تیر اس کو لگی / کہ جس سے یک آنکھ اسکی ضائع ہوئی
پس اس آنکھ کو ہاتھ میں لے وہیں / گیا نزد آں سید المرسلیںؐ
یہ حالت نظر کی ہے جب شاہ نے / ہوئے غمگیں آنسو بہے آنکھ سے
کئے عرض حق سے اے بار خدا / قتادہ جو ہے نیک بندہ ترا
بچایا ہے جب وہ نبیؐ کو ترے / درست آنکھ اسکی تو ہی کیجیے
پس اس آنکھ کو لیکے شاہؐ عرب / رکھے حدقہ چشم میں اسکے تب
قتادہ کی اس آنکھ کو نیک ذات / مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہات
زیادہ ہوئی روشنی آگے سے بھی / بہت خوشنما اور زیبا ہوئی
یہ حضرت کے ہی ہاتھ کا معجزہ / ید بیضا موسیٰ کا قرباں ہوا
کرشمہ ید اللہ کا ہے ہاتھ میں / نہ تخلیق کیوں از سر نو کریں

۳۴۔ معجزہ ایضاً

چنانچہ ہے مروی کہ یک شخص تھا
گئے ہر دو آنکھ اسکے اندھا ہوا

نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کوئی چیز
سفید و سیاہ میں نہ کرتا تمیز

کیا اسکی آنکھوں پہ حضرت نے دم
ہوئیں روشن اسقدر وہ اسی دم

کہ سوزن میں تاگا پرونے لگا
اگرچیکہ اسی برس کا وہ تھا

سوا اسکے حضرت جو اعجاز سے
بہت سے مریضوں کو اچھا کئے

روایت بہت ایسے مشہور ہیں
مطول کتابوں میں مذکور ہیں

عجب کیا کہ بیمار اچھا بنے
کہ مردہ بھی یکدم میں زندہ بنے

وہ معجزے جو حضرتؐ نے مُردوں کو زندہ کیا۔ ۳۵۔ معجزہ ایضاً

چنانچہ محدّث بڑا بیہقی
دلائل میں اسطرح سے نقل کی

کہ یکبار یک شخص کو شاہ نے
بلایا طرف دینِ اسلام کے

وہ بولا ہے دختر مری یک مری
گر آپ اس کو زندہ کریں اے نبیؐ

تو لاونگا ایمان میں آپ پر
کہونگا کہ سچے ہیں پیغامبرؐ

رسولِ خدا اس کو فرمائے تب
کہا وہ مری ہے دکھا مجھ کو اب

بلا لے گیا وہ دکھایا مقام
پکارے ہیں حضرت لی لڑکی کا نام

یہ سنتے ہی وہ لڑکی دی ہے جواب
کہ لَبَّیکَ وَسَعْدَیکَ بولی شتاب

ہیں پوچھے اسے تب جنابِ نبیؐ
تو گر چاہے دنیا میں لاؤں ابھی

وہ کی عرض اے سید المرسلینؐ
میں دنیا آنے کو چہتی نہیں

کہ دنیا سے بھی آخرت خوب ہے
خدا کی حضوری ہیں مطلوب ہے

۳۶۔ معجزہ ایضاً

روایت کیا بو نعیم اے پسر
کہ جابر نے بکری کو یک ذبح کر

یکا ازشکنہ[۱] لایا حضرتؐ کے پاس
تناول کریں اسکو تا خیر ناس

سو آپ اور صحابہ تناول کئے
تناول کے وقت انکو حضرتؐ کہے

اے لوگو فقط گوشت تم کھائیو
مگر ہڈی کو اسکے مت توڑیو

کئے جمع پس اسکے ہڈی کو سب
رکھے اس پہ دستِ مبارک کو تب

پس وہ بکری لگتے ہی دستِ نبیؐ
اٹھی کان اپنے جھٹکتی ہوئی

علاوہ یہ اس پر ہوا آہمام
لگی بکری حضرتؐ سے کرنے کلام

بھی اور ایک قصہ وہ مشہور ہے
کہ چوتھے رسالے میں مذکور ہے

۳۷۔ معجزہ ایضاً

کہ جابر کے تئیں دو جگر بند تھے
ضیافت کے دن شہ کے ہر دو موئے

دعا جب کئے شاہ ان کے لئے
وہیں ہر دو وہ مرد زندہ ہوئے

لے ساتھ انکو کھائے ہیں حضرت طعام
یہ اعجاز سب دیکھی ہیں خاص و عام

۳۸۔ معجزہ ایضاً

احادیث میں یہ بھی مذکور ہے
بھی اہل سیر بیچ مشہور ہے

کہ ماں باپ کے قبر کے پاس جا
کئے زندہ ان کو رسولِ خدا

وہ ایمان حضرت پہ تب لائے ہیں
ہو خیر الامم میں شرف پائے ہیں

یہ قصہ کی صحت میں اے نیکخو
ہیں اگلے محدث کئے گفتگو

محدث مگر جو ہیں متاخرین
ہیں پہنچائے صحت کو انکے تئیں

غرض معجزے ایسے ثابت ہوئے
کہ حضرت جو مُردوں کو زندہ کئے

ابوالاجساد تھا گو کہ آدم صفی
ابوالارواح تھے پر ہمارے نبیؐ

کہ حضرت کا تھا روح تو عقلِ کل
تھا اور آپکا نفس بھی نفسِ کل

کہ جزوی عقول و نفوس اے پسر
ہیں اجزا انہیں دو کل کے کثیر

یہ ملکوت تقسیم ارواح کی
ہوئی ہو وساطت سے جب آپکی

یہاں بھی اگر روح بخشی کریں
بھی تقسیم ارواح جاری کریں

عجب کیا کہ قاسم ہے نام آپکا
اَنَا القَاسِمُ اللهُ مُعطی کہا

[۱] بشکنہ اس کو کہتے ہیں کہ گوشت کے ٹکڑے میں زہر دیں تاکہ جلد اثر کرے ۱۲

تو مفہوم گر عام اس قول کا — ہو ہر وجہ سے اس کے معنی بجا
ہے لوح و قلم نفس کل عقل کل — جو ہے نفس اور روح شاہ رسل
مسیحا جو مردے کو زندہ کیا

بھی جنات و کوثر کے ہیں وہ قسیم — قسیم جحیم نسیم و نعیم
کریں زندہ مردہ کو گر چاہتے — قلم لوح پر اس کو زندہ رکھے
انہیں سے ازل میں اجازت لیا

وہ معجزے جو حضرت کی دعائیں فوراً قبول ہوتی تھیں۔ ۳۹۔ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبی — دعا جو قبول انکی ہوتی رہی
الٹ جائے گو عرش سے فرش تک — ہو زیر و زبر تخت ارض و فلک
تھا محبوب حق نازنیں بس وہی — خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تھی
روایت ہے اک اونٹنی شاہ کی — قضارا جب اکبار گم ہوگئی
دعا کرکے پھر سید المرسلیں — پکارے ہیں اس اونٹنی کے تئیں
کہ وہ اونٹنی ہانک لایا تبھی — وہیں پاس حضرت کے آکر کھڑی
علی ولی شیر حق مرتضی — کئے انکے حق میں بھی حضرت دعا
اسی دم دعائے شہ انبیا — ہے پائی اجابت بہ نزد خدا
نہ کچھ گرمی سردی سے ہوتا ضرر — سو حضرت کے تھا وہ دعا کا اثر
دعا کی ہے زہرا کے حق میں نبی — الٰہی یہ بھوک کی نہ ہووے کبھی

۴۳ معجزہ

سنو عکرمہ نقل کرتا ہے بس — خدا پر قسم کھا کے بولا انس
ہیں اولاد سو سے بھی زائد مجھے — طفیل نبی جو خدا نے دیئے

۴۴ معجزہ

کیا جبکہ ہجرت پیمبر کے ساتھ — نہ رکھتا تھا دام و درم اپنے ہاتھ
پس ابواب رزق اس پہ کھولا خدا — اور اس قدر روزی میں برکت دیا
کہ ملجاوے زر اسکے نیچے مجھے — اگر مٹی لیوں تو سونا بنے
سوا اسکے ہر روز وہ لے انیس — تھا آزاد کرتا غلاموں کو نفیس
میں دیکھا بن عوف کو طفل سا — ہے خلد بریں میں خراماں چلا

جو چاہتے بر آتا تھا اللہ سے — خدا اس کا ساماں مہیا کرے
زمیں آسماں کا بھی ٹوٹے نظام — یہ مطلب نبی کا نہ ہوتا تمام

۴۰ معجزہ

دعا کی ہے حضرت نے اللہ سے — الٰہی مری اونٹنی بھیجدے
بلاتے ہی بس اسکو وہ شاہ نیک — خدا غیب سے بھیجا بارے کو ایک

۴۱ معجزہ

کہ سردی و گرمی کے صدمات سے — الٰہی علی کو بچا دیجئے
سو جاڑے کے کپڑے علی اس لئے — تھے گرمی کے ایام میں پہنتے

۴۲ معجزہ

سو بعد دعا فاطمہ کو کبھی — نہیں بھوک سے بیقراری ہوئی
انس کیلئے بھی کئے تھے دعا — اسے مال و اولاد یارب بڑھا
کہ حضرت کی ہے یہ دعا کا اثر — کہ مال اپنے نزدیک ہے بیشتر
بھی کہتے ہیں نخلستاں اسکا لے یار — برومند ہوتا برس میں دو بار
بن عوف جو عبد رحمٰن تھا — فقیری کی حالت میں تھا مبتلا
دعا اسکے حق میں کئے ہیں نبی — کہ روزی میں ہو اسکے برکت بڑی
وہ خود بولتا تھا کہ پتھر کو بھی — اٹھاؤں تو ہے یہ امید قوی
یہ صدقات و خیرات لے نیکو سیر — بہت خرچ کرتا تھا وہ مال و زر
روایت یہ آئی ہے از عائشہ — کہ یکبار حضرت ملے اس کو کہا
بشارت بن عوف جب یہ سنا — سو شکر ایسی نعمت کا کرنے ادا

تجارت کا تھا اسکے جو قافلہ
وہ سب راہِ حق میں تصدق کیا

ہزاروں سے تھی قیمت اس مال کی
کہ تھی قیمتی جنس اُن پر لدی

لٹایا سبھی وہ براہِ خدا
کہ نعمت کا وہ شکر ہووے ادا

تو تقسیم ترکے کی اسکے ہوئی
کہ ورثا کو حق انکا پہنچے سبھی

وہ یک حصہ ان عورتوں کو چہار
کئے جبکہ تقسیم اے نیک کار

وصیت بھی کی تھی وہ نیکو شعار
کہ خیرات کردیویں پنجاہ ہزار

تھی کیا پاک دنیا ابن عوف کی
کہ جنت کے رستے کو سیدھی چلی

بھی سعد ابن وقاص کے حق میں بھی
کئے ہیں دعا یہ جناب نبیؐ

روایت ہی اسد ان سے سعدِ ہمام
جو جیتا بدرگاہ ربّ الانام

۴۶۔ معجزہ

کہ غالب ہوئی لوگ پر تشنگی
تب اسطرح فاروق نے عرض کی

وہیں ابر پیدا ہوا غیب سے
سو سیراب سب غازیاں ہوگئے

صحابی تھا اک نابغہ جس کا نام
تھا قدمائے شعرا سے مرد ہمام

روایت ہی منہ اس کا بگڑا نہیں
کبھی دانت اس کا ٹوٹا نہیں

صد و بست سال وہ اگرچہ جیا
لکھے بعضے اس سے بھی زائد رہا

تو پھر جائے میں اسکے دنداں دگر
تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوبتر

بھی عبداللہ بن جعفر نیک نام
بھی مقداد تھا یک جو مرد ہمام

کہ روزی میں ہو انکی برکت زیاد
دیا ایسی برکات رب العباد

بھی مقداد ایسا ہوا مالدار
کہ مال و متاع ہوگیا بے شمار

کہ یکدن میں ملتے ز روئے شمار
درم منفعت میں تھے چالیس ہزار

۴۹۔ معجزہ

مجھے اک نشانی عطا کیجئو
کہ بتلاؤں لیجا کے تا قوم کو

تبھی ایک نور اس کو حق نے دیا
دو آنکھوں کے درمیاں چمکنے لگا

تھا وہ کارواں سات سو اونٹ کا
ہر اک قسم کا جن پہ ساماں لدا

وہ اونٹ اور مالاں کجاوے بھی سب
بھی وہ مال جو انپہ حاضر تھا تب

تھے عورت چہار اسکو نیکو خصال
ہوا عبدالرحمن کا جب انتقال

ثمن نکلا عورات کے نام سے
ثمن آٹھویں حصہ کو بولتے

ملا جو ہر اک کو ز روئے شمار
درم لاکھ تھے یا کہ اسّی ہزار

یہ جو مال میں اسکے برکت ہوئی
تھی اثر دعائے جناب نبیؐ

۴۵۔ معجزہ

کہ بار خدا اسعد کی یہ دعا
اجابت کیا کر ز لطف و عطا

سو مقبول ہوتی خدا کی جناب
دعا اسکی کرتا تھا حق مستجاب

بھی غزوات میں بعض اے باادب
ہوئی تشنگی پانی کی اسقدر جب

دعا کیجئے یا رسولؐ خدا
اٹھائے ہیں حضرت نے دستِ دعا

۴۷۔ معجزہ

دعا حق میں فرمائے اسکے نبیؐ
کہ ہرگز نہ بگڑے ترا منہ کبھی

تھی سلک اس کے دانتوں کی بس خوبتر
کہ گویا تھے دانت اسکے سلک گہر

یہ ٹوٹا نہیں دانت اس کا کوئی
دیا گرتا دانت اس کا کوئی کبھی

۴۸۔ معجزہ

بھی عروہ جو بیٹا تھا ابوالجعد کا
کئے انکے حق میں ہمیشہ دعا

کہ بیوپار میں ابن جعفر کہیں
بجز نفع نقصان پایا نہیں

بھی کہتا ہے عروہ مجھے فائدہ
تجارت میں اس قدر ملنے لگا

بخاری کہا اس کا یہ حال تھا
کہ مٹی میں بھی دیکھتا فائدہ

جو ابن عمر تھا طفیل اس کا نام
گیا آکے حضرت سے عرض کلام

کئے پس اسی وقت حضرت دعا
کہ نور اسکو دے یک اے بارِ خدا

یہ دیکھ اس نے بولا اے شاہ ہدا
مجھے خوف اس بات کا ہے بڑا

Scanned with CamScanner

سفیدی کو یہ لوگ دیکھیں اگر — کریں گے گماں برص کا ہی مگر
کہ اندھیاری شب میں بھی وہ روشنی — ستارے سی رہتی چمکتی ہوی
بحکم حکم سے شاہ کے تب وہ نور — کیا اُس کی قمچی میں آکر ظہور
یہی تھا سبب اسکا اے باصفا — لقب اسکو ذوالنور کا جو ملا

۵۰۔ معجزہ

مضر کا قبیلہ عرب میں جو تھا — جو پہنچا یا تھا رنج شہ کو بڑا
خدا قحط اک اس میں بھیجا وہیں — ہوئے مبتلا اسمیں وہ بدتریں
ترحم سے حضرتؐ نے کی اک دُعا — وہیں قحط وہ اُن سے جاتا رہا
روایت ہے جسوقت اس شاہ نے — کئے بادشاہوں کے نامے لکھے
یہ کسریٰ جو فارس کا تھا بادشاہ — تھا اک سخت کافر شقاوت پناہ
کہے سُن کے یہ بات چیرا لُورا — کرے ملک کو اسکے پرزے خدا
گیا ملک فارس کا جب ایک لخت — الٹ ہی گیا تاج و دولت کا تخت
بھی عتبہ بن بولہب کے تئیں — کیا تھا جو بے ادبی از شاہِ دیںؐ
ہو تھوڑے سے عرصہ میں اک بھیڑیا — پکڑ اس کو چاک اس کا سینہ کیا
محلم کہ ابن جثامہ تھا جو — بڑا سخت کافر تھا وہ زشت خو
وہ جب مر گیا اس کا ناپاک تن — کئے ہیں زمیں میں لیجا کر دفن
پس آخر لیجا پھینک ڈالے اسے — طرف میں دو کوہ و بیابان کے
غرض معجزے جو ہیں اسطرح کے — بہت ہیں دعائے نبیؐ سے ہوئے

کئے بد دُعا آکے حق میں نبیؐ — سو مقبول اسوقت وہ ہوگئی
قریشوں نے آکر سبھی باادب — کئے واسطے انکے بخشش طلب

۵۱۔ معجزہ

تھی اسلام کی دعوت اسمیں رقم — کیا دیکھ شاہوں نے سر اپنا خم
گیا نام سے اسکے منشور جب — وہیں کر دیا چاک وہ بے ادب
نہ گزری تھی تھوڑی سی مدت مگر — ریاست ہوی اسکی زیر و زبر

۵۲۔ معجزہ

دعا کی نبیؐ نے کہ یارب مرے — یہ ظالم یہ کتے کو اک سونپ دے

۵۳۔ معجزہ

ہیں فرمائے جب وہ شہِ مرسلیںؐ — نہ جثے کو اسکے قبولے زمیں
زمیں پھینکدیتی قبولی نہیں — کئے بار کرتے تھے زیر زمیں
یہ قصہ ہے تفصیل و تطویل سے — جنان السیر میں لکھا دیکھئے
کریں ہم رقم ان سبھوں کو اگر — تو طومار ہوویگا یہ مختصر

وہ معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرتؐ کے واقع ہوئے

تنِ پاکِ آں سرورِ انبیا — سراپا تھا سرمایہ اعجاز کا
مصفا تھا آئینۂ حق نما — و یا قدس کے باغ کا سرو تھا
کسی شے سے وہ منتقل گر ہوا — تو اٹھتا نہ نقش اس پہ اعجاز کا
روایت بخاری میں یہ آئی ہے — کہ اسما نے اسطرح سنوائی ہے
اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی — پلانے اسے اسکو دھو کے تبھی
تھا اک کاسۂ آب حضرتؐ کا جو — پلاتے تھے آب اس کا بیمار کو

۵۴۔ معجزہ

کہ حضرتؐ کا اک جبہ خاص تھا — مبارک تن پاک جس کو لگا
تو فوراً وہ بیمار پایا شفا — طفیلِ نبیؐ و بفضلِ خدا
شفا پاتا بیمار اس وقت ہی — کہ دفع بلائے مرض ہو تبھی
بھی موئے شریف آپکے اے سعید — رکھا تاج میں خالد ابن ولید

۵۵۔ معجزہ

Scanned with CamScanner

وہ موئے مبارک کا تھا یہ اثر   بہ ہر جنگ پاتا وہ فتح و ظفر

وضو کرکے باقی جو پانی رہا   نبیؐ اسکو ڈالے بہ چاہِ قُبا

۵۷۔ معجزہ

وہیں پانی سب اسکا شیریں ہوا   مدینہ میں شیریں تر اس سے نہ تھا

بھی پانی یہ اک گذری خیر الورا   ہیں لوگوں سے پوچھے کہ نام اسکا کیا

کہا مصطفٰےؐ نے یہ بیساں نہیں   مگر نام نعماں ہے اس کا یقیں

اسی وقت وہ آب جو شور تھا   یقیں شیر و شکر سا میٹھا ہوا

لے آئے ہیں زمزم کا یک ڈولِ آب   جب اس سرورِ انبیاؐ کے جناب

۶۰۔ معجزہ

تھا اسلام کے آگے وہ نیکنام   بہ نزدِ یہوداں مکاتب غلام

کہ سلمان آزاد ہووے تبھی   غلامی کے ذمّہ سے نکلے تبھی

بھی ہووے وہ خرمیکابن بارور   لگے دینے ہر نخل اس کا ثمر

گیا روتا سلماں حضرتؐ کے پاس   لگا عرض کرنے کہ اے خیر ناس

ہو کب مجھ سے تیار خرمیکا بن   بھی پھل دینے وہ چاہئے کتنے سِن

علاوہ چہل اوقیٔ زر کے بھی   کہاں سے میں لے آؤنگا اے نبیؐ

لگا دیؤنگا میں مرے ہاتھ سے   وہ سب نخل خرما ترے واسطے

تھا دستِ مبارک کا شہ کے اثر   کہ خرمے کا وہ بن اے نیکو سیر

بھی مقدار یک بیضۂ مرغ کے   لب اپنا لگا اس کو سونا دئے

چہل اوقیہ زر وہیں تول کے   یہوداں کو سلمان نے دیدئے

پھر آزاد ہو سلماں ایمان لا   لگا رہنے صحبت میں حضرتؐ کے آ

تھی پاس امّ معبد کے جو ایک شاۃ   لگا کاس کو اسکے حضرت کا ہاتھ

یہ برکت رہی سنا لہا تک یقیں   کمی دودہ میں اسکے آئی نہیں

جو بکری تھی اک ابن مسعودؓ کی   انس کی بھی بکری جو تھی اے اخی

۵۶۔ معجزہ

نہ سوکھی کبھی باوڑی وہ ذرا   نہیں پانی اس کا کبھی کم ہوا

انس کے کنوئیں کا جو تھا شور آب   پڑا اس میں شاہ کا مبارک لعاب

۵۸۔ معجزہ

کہے اسکو کہتے ہیں بیساں یقیں   کہ آب اس کا ہے شور اے شاہ دیںؐ

کہ یعنے ہی آب اسکا شیریں تریں   یہ کہتے ہی وہ سید المرسلیںؐ

۵۹۔ معجزہ

لعاب اپنا تب اسمیں ڈالے نبیؐ   ہوا مشک سے خوشبو زاید تبھی

روایت ہے سلماں جو تھا فارسی   سبب اس کے اسلام کا ہے یہی

یہی شرط سلمان کیواسطے   یہوداں و تحریر تھے کر دئے

کہ خرمیکا بن تین سو جھاڑ کا   لگاوے وہ اور جھاڑ ہووے بڑا

چہل اوقیٔ زر کے بھی دیوے لا   پس آزاد سلماں تبھی ہوویگا

یہوددں نے ایسی کتابت ہے کی   میری شرط آزادی ایسی لکھی

مری عمر ہو جاوے آخر اگر   نہوویگا آزاد بندہ مگر

کہے حال زار اُس کا سنکر نبیؐ   نکر فکر زنہار سلماں فری

سو ہر ایک نہال آپ اسی طرح سے   لے دستِ مبارک میں خود بو دئے

ہوا ایک ہی سال میں بارور   بلند اور بالا ہوا ہر شجر

دیا برکت اسقدر اس میں خدا   چہل اوقیے سے زیادہ ہوا

بھی پاس اسکے سونا وہ باقی رہا   نبیؐ اسکو جتنا کئے تھے عطا

۶۱۔ معجزہ

تو اس ایک بکری کے ہی دودھ سے   ظروف اور باسن سبھی بھر گئے

یہ قصے کی تفصیل اگر چاہئے   جنان النسیر میں ہے بس دیکھئے

بھی مقداد کے پاس جو شاۃ تھی   حلیمہ کی بھی لاغر ایک اونٹنی

سواں سے بھی اس شاہ کا معجزہ
بکرّات و مرّات ظاہر ہوا

پہ چند اصحاب کو شاہ عالیجناب
دیئے توشہ یکبار اک مشک آب

صحابہ کئے کوچ وہ مشک لے
بوقتِ نماز ایک جا ٹھہر کے

وہ دودھ ایسا شیریں تھا جیسے شکر
تہا کف تیرتا اسکے بالائے سر

عمر بن سعد ایک تھا نیک ذات
رکھے اسکے سر پر نبیؐ اپنا ہاتھ

ہے مروی وہ اسّی برس تک جیا
پر اس عمر تک بھی نہ بوڑھا ہوا

روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں
جو تصحیح اس باب میں پائے ہیں

چنانچہ ہے مروی شہِ کائنات
پھرائے کسی کے تھے جب منہ پہ ہاتھ

۶۵۔ معجزہ

لگائے تھے دستِ شریف ایکبار
چمکنے لگا وہ وہیں شعلہ وار

۶۶۔ معجزہ

بہت پست قد تھا وہ اک فرزمند
نہ تھا باپ سا اپنے قامت بلند

نبیؐ اسکے سر ہاتھ اپنا رکھے
بھی برکت کی خاطر دعا ہیں کئے

بھی پایا ہی ایسا وہ حسن و جمال
نہیں جسکا کوئی نظیر و مثال

تھی زینب ربیبہ جو بنتِ نبیؐ
کہ دختر جو وہ ام سلمہ کی تھی

لے دست مبارک میں پانی ذرا
ہیں جب چھینکے زینب کے منہ پر پڑا

یہ حسن و جمال اس پہ پیدا ہوا
کہ مہتاب سا منہ چمکنے لگا

تمسخر میں ہو شہ کا یہ معجزہ
تو بالعزم کیا کیا نہ بتلائیگا

سرِ حنظلہ پر وہ شاہ جہاں
تھے دست مبارک رکھے یکبار

کہ منہ پر کسی کے گر آماس ہو
دیا سوجھا بکری کا بھی کاس ہو

تو فی الفور وہ ورم ہوتا تھا دور
تھی تاثیر کیا معجزے میں وفور

روایت بہت ایسے بھی آئے ہیں
مریضوں کو شہ پاس جب لائے ہیں

خصوصاً جسے ہووے دیوانگی
دیا ہو جو اسے آسیب جن و پری

۶۲۔ معجزہ

بھی مضبوط منہ باندھکر مشک کا
دعا کچھ کئے سرورِ انبیاءؑ

ہیں کیا دیکھتے مشک کو کھولکر
کہ پانی بنا دودھ ہے خوبتر

۶۳۔ معجزہ

کئے حق میں پھر اسکے حضرت دعا
کہ دے عمر میں اسکے برکت خدا

جواں ہی رہا اور جواں ہی مرا
دعائے نبیؐ کا ہی یہ اثر تھا،

۶۴۔ معجزہ

تو نور اسکے منہ پر چمکنے لگا
ہمیشہ قمر سا دمکتا رہا

قتادہ جو تھا ابن ملحاں کا نام
سو چہرہ پہ اسکے بھی خیر الانام

ہوا صاف شفاف آئینہ سا
کہ دوسرے کا منہ اسمیں دسنے لگا

جو زید ابن خطاب تھا اے ہمام
تھا ابن اسکا ایک عبدِ رحمٰن نام

وہ جب جسم میں اپنے معیوب تھا
قد و قامت اسکا نہیں خوب تھا

وہیں وہ بلند اور بالا ہوا
کہ سرو سہی جوں چمن میں کھڑا

۶۷۔ معجزہ

بہت رکھتے تھے اس پہ حضرت پیار
سو خوش طبعی کی راہ سے ایکبار

پڑا ہاتھ سے شاہ کے جب وہ آب
ملا رُخِ زینب کو اک آب و تاب

تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی
نہ پہچانی جاتی تھی عورت کوئی

۶۸۔ معجزہ

بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا
وہ رکھتا تھا حضرت کا یہ معجزا

لگاتے سرِ حنظلہ پر اُسے
جہاں سرورِ انبیا تھے چھوئے

۶۹۔ معجزہ

لگاتے انہیں ہاتھ اپنا نبیؐ
وہ بیماری لیتی تھی دوری تبھی

تو سینے پہ اس کے رسولِ کریمؐ
تھے یک ضرب کرتے بہ لطفِ عمیم

وہ دیوانہ ہوتا تبھی ہوشیار
بھی جن چھوڑ کر اسکو تا ہو فرار

بھی عتبہ بن فرقد یک شخص تھا
کئی عورتیں اسکو تھیں خوش لقا

یہ عتبہ کے تن میں جو خوشبوئی تھی
نہ اسکے برابر تھی خوشبو کوئی

سبب یہ کہ وہ عتبہؓ باصفا
ہوا مرض نملہ سے بیمار تھا

زتاثیر دستِ شریف نبیؐ
ہوا تھا وہ مرض اس سے زائل تبھی

نہ اسکے برابر تھی خوشبو دگر
نہ ہوتی تھی غالب کوئی اسکے اپر

۷۱۔ معجزہ

تھے غلبہ مسلمانوں پر کر گئے
تزلزل تھا لشکر میں اسلام کے

وہ نکلی ہے جب دستِ اعجاز سے
کہ دستِ مبارک سے اس شاہ کی

تھی جتنی کہ وہ فوج کفار کی
ہر اک شخص کی آنکھ میں جا پڑی

مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی
ظفر پائے سب اور غنیمت ملی

ہوا سست گھوڑا تھا بوطلحہ کا
اٹھا کر قدم رکھ نہ سکتا ہی تھا

ہوا شہ کی برکت سے یوں تیز گام
کہ کرتا ہوا پر تھا گویا خرام

۷۳۔ معجزہ

جو لکڑی تھی تب ہاتھ میں آپکے
سو اس سے اسے ایک حرکت دئے

۷۴۔ معجزہ

بہت اسقدر سست و ماندہ ہوا
نہ طاقت تھی رکھے قدم کو اٹھا

ہوا تیز رفتار ایسا وہیں
کہ گھوڑے سے بھی تیز رو تھا کہیں

۷۵۔ معجزہ

کئے ضرب سینے میں اسکے نبیؐ
سو وہ قوت از غیب پایا تبھی

۷۶۔ معجزہ

جہاں تک کیا بدر میں کارزار
کہ تیغ اسکی ٹوٹی جو تھی آبدار

نبیؐ خالی ہاتھ اس کو دیکھے ہیں جب
دئے ایک بیخ درخت اس کو تب

۷۰۔ معجزہ

تعصب سے سوکن کے ہر ایک زن
ملا کرتی خوشبو بھی مشکِ ختن

ہزاروں سے خوشبوئیاں گر ملے
نہ خوشبوئی پر اسکے غالب رہے

تو عتبہ کے پشت اور شکم کے اپر
پھرائے تھے ہاتھ اپنا خیر البشرؐ

یہ خوشبوئی اس شاہ کے ہاتھ کی
تھی عتبہ کے تن میں اثر کر گئی

بڑا معجزہ یہ ہے اس شاہ کا
جو دستِ مبارک سے ظاہر ہوا

روایت ہے در روز جنگ حنین
کہ کفار و اشرار پر شر و شین

لے تب مٹی یک مٹھی خیر البشر
دئے پھینک ان کافروں کے اپر

اگرچہ کہ ذرّی تھی وہ مشت خاک
مگر یہ تھی تاثیر اعجاز پاک

ہزیمت ہو لشکر میں کفار کے
وہ کفار سب پیچھے ہٹنے لگے

۷۲۔ معجزہ

یہ حال اسکا جب دیکھے شاہ خیارؐ
ہوئے خود ہی اس اسپ اوپر سوار

قدم بر قدم اسکے گھوڑا کوئی
نہ ہمراہی کر سکتا اس کی کبھی

ہوا سست جب اونٹ جابر کا بھی
نظر کر کے حال اسکا حضرت تبھی

سوفی الفور وہ یوں ہوا تیز گام
نہ سکتا تھا کوئی اسکی تھامے زمام

تھا سعد ابن عبادہ جو مرد نیک
روایت ہے اسکا جو خچر تھا ایک

نبیؐ اسکے اوپر سواری کئے
قدم کی ہی برکت سی پس آپکے

کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بھی
نہ چل سکتا اسکے برابر کبھی

تھا عبداللہ بجلی جو نہ کو سپر
نہیں بیٹھ سکتا تھا گھوڑے اپر

ہوا ایسا وہ شہسوار عرب
عرب دیکھ اسکو تھے کرتے عجب

عکاشہ جو تھا مرد جنگی بڑا
تھا شمشیر زن اور جنگ آزما

نہ تھی تیغ جب اس پہلوان کے ہاتھ
کھڑا ہو گیا وہ فقط عجز ساتھ

عکاشہ لیا جب ز دستِ نبیؐ
وہیں بیخ وہ تیغ یک ہو گئی

لگا کر لئے اس سے ہی بس کارزار / کیا اس سے کفار کو خوار و زار
اسی سے ہر اک جنگ میں وہ مدام / تھا کفار کا کام کرتا تمام
بہت جنگ اس سے عکاشہ کیا / ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا
کبھی تیغ وہ نہ خمیدہ ہوئی / مگر اس کو غالب ہی کرتی رہی
مگر مرتدوں سے ہوا جبکہ جنگ / شہادت سے پایا عکاشہ نے رنگ
یہ حضرت کے تھا ہاتھ کا معجزہ / سنو نام اس تیغ کا عون تھا

۷۷۔ معجزہ

بھی عبداللہ ابن جحش کے تئیں / بروز احد سید المرسلیں
اٹھا کر دئے شاخ خرما کی ایک / وہیں ہوگئی وہ بھی شمشیر نیک

۷۸۔ معجزہ

روایت کی اسطرح سے بونعیمؒ / قتادہ جو تھا ایک مرد کریم
نماز عشا اس نے حضرت کے ساتھ / گزاری ہے مسجد میں آ ایک رات
اندھیرا تھا اس قدر اس رات کا / بھی ابر اور بارش کیا تھا گھٹا
قتادہ تردد میں ڈوبا رہا / کہ کسطرح میں پہنچوں گھر اپنے جا
پس ایسے میں سرورِ انبیا / کئے شاخ خرما ایک اس کو عطا
بھی فرمائے لیجا قتادہ اسے / یہ تیرے لئے راہ میں مشعل بنے
ترے آگے اور پیچھے دس گز تلک / کرے راستہ روشن اپنی چمک
بھی فرمائے جب گھر کو پہنچیگا تو / وہاں کالا ایک سانپ دیکھیگا تو
تو اس شاخ سے مار اس کے تئیں / نہیں وہ مگر ایک دیو لعین
قتادہ لے وہ شاخ جب چلدیا / تو دس گز تلک رستہ روشن رہا
بھی ویسا ہی یک سنپ پایا وہاں / تو مارا اسے ہوگیا وہ رواں

۷۹۔ معجزہ

روایت ہی یہ بوہریرہ ہمام / شکایت کیا پیش خیر الانام
خلل ہے بہت حافظہ میں مرے / حدیثیں نہیں یاد رہتی مجھے
رسولِ خدا اس کو فرمائے تب / کہ چادر کو اپنے بچھا دیجے اب
کیا یونہی پھر وہ شہ کائنات / بھرائے وہ چادر پہ تب اپنا ہاتھ
پھر فرمائے اسکو لپیٹ دیجئے / کیا بوہریرہ اسی طرح سے
ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑھنا / ملا اسکو یک شمہ برکات کا
سو برکت سی ہی ہاتھ کی شاہ کے / علوم اس کو محفوظ رہنے لگے

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دیے گئے تھے۔ ویسے ہی ہمارے حضرت کو دئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھکر

اگرچہ کہ آدم کو رب ودود / کیا دست قدرت سے اپنے نمود
کیا نفخ روح جسم میں خاک سے / ملا اس کا تن عالمِ پاک سے
مگر نور سے اپنے ربِ غفور / نکالا ہمارے پیمبر کا نور
اسی کو کہیں صوفیہ عقلِ کل / اسی کو کہیں روحِ شاہِ رسل
قلم بھی وہی ہے چنانچہ نبیؐ / کہے صاف اپنے حدیثوں میں بھی
بھی اس روح کل میں نبی کے خدا / ہے ایمان و حکمت کو ہی بھر دیا
فرشتے جو آدم کو سجدے کئے / وہ تھا نور حضرت کے ہی واسطے
جو تھا اسکی پیشانی پر جلوہ گر / کیا جو ہر روح میں بھی اثر
جو تعلیم اسماء کی آدم کو تھی / روایت کیا جانیئے دیلمی
نبی بولے مجھ کو دکھایا ہے رب / تماثیل کو میری امت کے سب
تھی حالانکہ وہ ما و طین بیچ ہی / اور اسما بھی سب انکی تعلیم کی
یہاں دیکھیے غور کرکے ذرا / صفی کو فقط علم اسما کا تھا

Scanned with CamScanner

پہ حضرت کو اس علم اسما کے ساتھ
اور ادریس کو حق جو رفعت دیا
کہ کوئی نبیؑ یا فرشتے کو بھی
پہ حضرت کے بس ایک فرمان پر
ہے مروی کنارے پہ یک نہر کہ
تو پتھر یہ پانی پہ بلوا اٹھو
ٹہر رو برو جا کے حضرت کے پاس
براہیم کو حق جو خلت دیا
براہیمؑ پر آگ نمرود کی
بھی آتش بجھی شرک اور کفر کی
کہ معراج کی شب کیئے جب گذر
بھی اسطرح نسائی روایت کیا
جلا پوست تن کا تو والد مرے
اسی وقت پائی تھی میں نے شفا
بتاں تھے جو کعبے میں کفار کے
تو یک یک اشارے سے حضرت وہیں
جو موسیٰ کو حق نے دیا تھا عصا
سو ویسا ہی اک بلکہ اس سے بڑا
جدائی سے حضرت کے اقدام کی
لکھا اپنی تفسیر میں فخرؔ دیں
نظر آئے تب اسکو واژدھے
ید بیضا تھا گرچہ موسیٰ کا ہاتھ
کہ پشتوں نہیں باپوں کے آدم سے لے

زیادہ دیا حق نے علمِ ذوات
رفعنا مکاناً علیاً کہا
وہاں پر گذرنے کو طاقت نہ تھی
ہے پانی پہ پتھر چلا تیر کر
رسولِ خدا رکھے تشریف تھے
چلے تیر کر اور نا غرق ہو
گواہی رسالت پہ دیکے ہر اس
سو حضرت کو اپنی محبت دیا
جو اللہ نے فضل سے سرد کی
یہ آتش ہے اک آتش باطنی
ہوا تھا گزر کرتہ نار پر
محمد جو تھا ابن حاطب کہا
مجھے پاس حضرت کے تب لیگئے
نہ کچھ اثر آتش کا باقی رہا
کئے انکو مضبوط تھے شیش سے
لگا ٹوٹنے سرنگوں بر زمیں
کہ ڈالے زمیں پر تو ہوا اژدہا
دکھائے ہمارے نبیؐ معجزا
وہ بس شور و فریاد کرنے لگی
کہ یکدن ابوجہل مردِ لعیں
دو بازوئے حضرت پہ بیٹھے ہوے
وہ اک نور تھا جو رہا انکے ساتھ
شکم میں بھی ماؤں کے سب آپ کے

مسمیٰ ہی مقصود ہے اسم سے
پہ حضرت کو حق وہ بلندی دیا
اگرچہ کہ کشتی جو تھی نوحؑ کی
عجب یہ زیادہ ہے اس سے کہیں
تھا واں عکرمہ بن ابوجہل بھی
اشارات کی اک اس کو جب شاہ نے
اشارہ کئے جب نبیؐ دوسرا
کیا آپ کو یعنے محبوبِ خاص
سو حضرت پہ بھی سرد آتش ہوئی
کئے یہ آتشِ ظاہری کو بھی سرد
ہوئی سرد وہ آپکے واسطے
کہ یک دیگ جو جوش تھی کر رہی
لعاب شریف اپنا تب آپنے
براہیم تیشہ سے توڑے بتاں
سو لکڑی تھی حضر نکلے اک ہاتھ میں
تعالیٰ اللہ کیسا ہے یہ معجزا
اگرچہ کہ ہے وہ بڑا معجزہ
چنانچہ وہ لکڑی کہ جسکے اُپر
بھی حضرت سے وہ صاف کرتی تھی بات
کیا قصد حضرت پہ پھینکے پتھر
لگا دیکھکر دوڑنے وہ وہیں
پہ حضرت ہمارے زسر تا قدم
وہی نور آیا ہے یاں نقل کر

والّا فقط اسم سے کیا ملے
کہ معراج میں اس مکاں لے گیا
نہیں ڈوبی ہرگز رہی تیرتی
کہ پانی میں لکڑی تو ڈوبی نہیں
کہا یوں مگر آپ سچے نبیؐ
اکھڑ اپنی جا سے لگا تب لیے
چلا تیرتا یونہی پھر اپنی جا
مقامِ شفاعت کا بھی اختصاص
بجھی آتشِ جنگ کفار کی
ہوی آپ سے وہ سلام اور برد
نہ تھا کچھ اثر اس کا اسی لئے
قضارا لڑکپن میں مجھ پر پڑی
جلا تھا جو تن میرا اسپر ملے
اشارے سے لکڑی کے ٹوٹے بتاں
اشارہ اسی سے کئے ہیں انہیں
یداللہ میں قوت ہے ربانیہ
پہ وہ جانور بات کرتا نہ تھا
پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر
یہ ذکر آگے گزرا ہے در معجزات
لگے زخم تا آپ کے جسم پر
کریں تا نہ وہ لقمہ اسکے تئیں
تھے اللہ کے نور سے تا قدم
ہوا پدر و مادر سے بس جلوہ گر

کمی کیا یہاں نور کی بے قصور
شب تار میں سید کائنات
صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو
تو یک نور اس جا چمکنے لگا
وہ حضرت سے جب لے کے رخصت گئے
تو اسکے لئے رہ میں اس کا عصا
جو دریا کو چیرے ہیں موسیٰ کلیم
روایت بھی اس طرح آگئی ہے
جو دریا زمیں پر بہت ہے بڑا
جو موسیٰ نے اعجاز سے بید رنگ
حجر یکطرف بلکہ شاہ جہاں
عجب تر ہے یہ راہ سے عقل کے
بھی موسیٰ نبی سے خدائے انام
تھا معراج موسیٰ سر طور پر
فصاحت جو رکھتے تھے ہاروں نبیؑ
احادیث کو آپ کی دیکھئے
تہا اعجاز یوسف جو حسن و جمال
صباحت تھا یوسف کا حسن و جمال
اندھیری میں تشریف لائیں اگر
تبسم کئے چمکی اک روشنی
لگا دیوے یک لکڑی سوکھی اگر
کہ وہاں لوہا لیتا تھا نرمی اگر
تھا منہ اسکا چھوٹا نجاتا تھا سر

چمکتے ہیں ہیں ہزاروں سے نور
دیئے شاخ خرمہ قتادہ کے ہاتھ
کہ دعوت کرے جاکے یک قوم کو
یہ قصہ تو آگے بھی لکھا گیا
وہ ہر دو کے بھی ہاتھ میں تھے عصے
اسی طرح مشعل سا روشن ہوا
تو چیرے قمر کو رسولؐ کریم
کہ راوی نے صحت کو پہنچائی ہے
سو ہے سامنے اسکے یک قطرہ سا
نکالے ہیں پانی کہ چشمے ز سنگ
کئے انگلیوں سے ہیں نہریں رواں
ہو نہریں رواں گوشت اور پوست سے
سر طور پر جو کیا تھا کلام
ہے معراج حضرت سر نور پر
سو وہ جانو عبری زبانیں ہی تھی
فصاحت بلاغت کو قانون سے
بوجہ تمام و بوجہ کمال
ملاحت تھی حضرت کا حسن و جمال
تو مہتاب نکلے سا آویں نظر
ملی سوزن اس جا جو تھی گم ہوگی
تو سر سبز ہوتی وہ اور بارور
تو پتھر یہاں ہوتا تھا نرم تر
کیا حق وہ پتھر کو پھر نرم تر

نہ تعمیم اس ہاتھ میں نور کی
سو وہ رہ میں مشعل سی روشن ہوئی
نشانی وہ یک چاہا تب شاہ نے
بخاری میں مذکور ہے جانئے
عصا ایک کا رہ میں روشن ہوا
روایات ایسے بہت آئے ہیں
تصرف ہوا وہ زمیں پر عیاں
کہ ہے درمیان زمیں آسماں
فلک پر گئے جب رسولؐ کریم
ہمارے پیمبرؐ نے بھی سنگ سے
اگر پانی پتھر سے جاری کئے
روایت جو اسباب میں آئے ہیں
کیا بات حضرت سے بر آسماں
بہار نبوت میں ہے دیکھئے
ہیں حضرت بھی عربی زبانیں فصیح
تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ
شمائل کو حضرت کے دیکھیں اگر
تھا حضرت کے چہرے پہ وہ آفتاب
اندھیرے مکاں بیچ خیر البشرؐ
جو داؤد رکھتے تھے یہ معجزہ
سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزے
چنانچہ روایت کیا یہ نعیم
با آساں نبیؐ آ میں داخل ہوئے

ہے تقسیم اس طرح تھی میں نور کی
روایت یہ اوپر بھی لکھی گئی
میان دو چشم اسکے انگلی رکھے
کہ دو شخص حضرتؐ کے پاس آئے تھے
جب ایک دوسرے سے جدا ہو چلا
جو تقسیم نور آپ فرمائے ہیں
مگر یہ نصف ہے بر آسماں
بڑا ایک دریائے مکفوف جاں
سو چیری گئی تب وہ بحر عظیم
نکالے ہیں پانی کے چشمے کئے
عجب کیا ہی وہ جنس ہے ارض کے
سو چند انسے ہم آگے ہی لائے ہیں
پرے عرش کے عالم لامکاں
جو باتیں ہوئیں راز کی آپ سے
نہ رکھے کوئی ایسی فصاحت صریح
فصاحت تھی کیا اور بلاغت تھی وہ
ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر
کہ تیرہ نظر آتا تھا آفتاب
ہیں تشریف لے آئے یکوقت پر
لگا ہاتھ تو نرم لوہا ہوا
بل افضل تر اس سے بھی ظاہر ہوئے
گئے غار کو جب رسولؐ کریم
رکھے سر سنگ استراحت کئے

Scanned with CamScanner

نشاں آپکے بازوئے پاک کا ۔ تھا اس سنگ پر خوب ظاہر ہوا
بھی بیت مقدس کا ایک سنگ بھی ۔ ہوا نرم جیسے خمیر اے زکی

سواری کا جو خاص تھا جانور ۔ ہیں باندھے اسی سے وہ خیر البشرؐ
روایت ہی پتھر پہ نقش قدم ۔ تھا اٹھتا نہ بالو پہ اے محترم

تلے جھاڑ کے بیٹھے جو خشک تھا ۔ سو سرسبز فی الفور وہ ہو گیا
بھی پیڑ زمیں میں وہ جب کو ئیلا ۔ تو اس سے وہیں جھاڑ پیدا ہوا

تھی لاغر نزار ام معبد کی شات (بکری) ۔ بھی سوکھا تھا کاہن اسکا ای نیکذات
لگا اسکو جب دست شاہ جہاں ۔ ہوئیں دودھ کی نہریں اس سے رواں

بلا شبہ اعجاز داؤد سے ۔ کہیں غلبہ رکھتے ہیں یہ معجزے (تفصیل)
سلیمان کا تھا جو یہ معجزہ ۔ پرندے کلام ان سے کرتے تھے آ

یہ حضرت سے آکر کئے ہیں کلام ۔ پرندے چرندے بہ عجز تمام
عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام ۔ ہوا جبکہ سنگ و شجر سے کلام

کہ تسبیح کئے کنکر اس شاہ کے ہاتھ ۔ شتر اور ہرنی بھی کی اس سے بات
ہے مروی پرندہ بھی اک آن کر ۔ لگا پھرنے حضرت کے اطراف سر

کیا عرض کچھ سن کے بولے نبیؐ ۔ کہ ایذا دیا اس کو تم سے کوئی
کہ بچوں کو اسکے کسی نے لیا ۔ اگر پھیر دیں اسکو تو ہے بھلا

روایت بہت ایسی مشہور ہیں ۔ کتابوں میں منقول و مذکور ہیں
تھا بار آصف سلیمان کا ۔ کہ لیجاتا تھا تخت انکا اڑا

یہ حضرت کو جو حق دیا تھا براق ۔ جو کرتی تھی وہ سیر لیلی و رات
تگ و تاز اور اسکی تھی جو گریز ۔ تھی باد سے بھی بلکہ بجلی سے تیز

گئی لیکے حضرتکو زیں فرش خاک ۔ بیک طرفۃ العین تا عرش پاک
مسخر تھے شیطاں سلیمان کے ۔ کی تسخیر شیطاں بھی اس شاہ نے

روایت ہی اس شاہ کے روبرو ۔ بوقت نماز آیا شیطان جو
دیا اس پہ قدرت نبیؐ کو خدا ۔ سو حضرت نے اسکو مسخر کیا

بندھائے ہیں مسجد کے اک کھام سے ۔ تا اطفال آ اس سے بازی کرے
سلیمان جنوں سے خدمت لئے ۔ یہ حضرت مسلمان انکو کئے

تھا جنوں کا لشکر سلیماں کا ۔ پر حضرتکا لشکر فرشتوں کا تھا
سلیماں کو شاہی دیا تھا خدا ۔ یہ حضرت کو اسمیں مخیر کیا

کریں شاہی یا زہد کو اختیار ۔ خوشی سے لئے زہد شاہ انبیاؐ
بھی عیسیٰ جو مردوں کو زندہ کئے ۔ بھی کوڑھی جذامی کو اچھے کئے

سو حضرت سے اس قسم کے معجزات ۔ بہت سے ہوے واقع ای نیکذات
چنانچہ بیاں اسکا آگے ہوا ۔ بہت سے روایت کا املا ہوا

یہ چرخ چہارم جو عیسےٰ گئے ۔ تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے
غرض انبیا میں سبھی جو کہ تھے ۔ فضائل کمالات اور معجزے

تھے حضرتکی یکذات میں وہ تمام ۔ بلکہ ان سے بھی بڑھکر علیہ السلام

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کوئی ان سبھوں کو کہاں تک لکھے ۔ کہ خارج ہیں امکان تحریر سے
یہ یک شمہ ہے میں نے جو یاں لکھا ۔ یہ بس ایک قطرہ ہی اس بحر کا

حضرت کے خاص ایسے معجزات جن کو خصائص کہتے ہیں کسی نبی کو ان میں شرکت نہیں۔

کئی نعمتیں جبکہ رب العلا ۔ دیا تھا جو حضرتکو اور دیوےگا
دیا یعنے دنیا میں جو نعمتیں ۔ بھی دیگا قیامت میں جو کچھ نہیں

ہے بیرون عقل و قیاس و گماں ۔ نہ اسکو احاطہ کرے ہی بیاں
مگر اسکا کچھ مختصر کر بیاں ۔ ذرا اسنئے تحریر کرتا ہوں یاں

پر اک بات معلوم یہ کیجئے ۔ کہ محبوب کوئی کسی کو رکھے
تو ممتاز کرتا ہے سب میں اسے ۔ بہت اس پہ الطاف اپنے رکھے

کرے اکثر اشیا میں بس اسکو خاص
یقیناً ہیں جب سرور انبیاؐ
ہو عالم میں تا اختصاص آپ کو
ہیں قسم اول کے خصائص وہی
خصائص جو ہیں دوسری قسم کے
یہ ذاتِ مبارک پہ حضرت کی ہی
اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتے
لعابِ مبارک بھی اس شاہ کا
تو وہ سیر رہتا تھا اسدن تمام
جو تھے اہل بیتِ رسولِ خدا
کہ طفلی کی حالت میں شبیرؑ کو
جو اطفال ہوتے تھے تشنہ دہاں
تھے حضرت کی بغلیں سفید اور صاف
تھا آوازمیں شہ کے یہ معجزا
اگرچیکہ سوتی تھی آنکھ آپکی
طہارت تھی یہ باطنی ظاہری
کسی رہ سے وہ سید المرسلینؐ
اسی سے سمجھتے تھے سب خاص و عام
نگلتی زمیں شق ہو اس کو تبھی
عمارات آتیں نظر شام کی
بھی جھولے میں آ چاند حضرت کیساتھ
اگر دھوپ میں جاتے حضرت کہیں
بھی مرکب پہ رہتے تھے جبتک سوار

عنایت کرے اسکو اک اختصاص
حبیب اور محبوبِ ربّ العلا
کیا اس لیئے سب سے خاص آپ کو
ہو دخل انمیں دوسرے رسولوں کو بھی
وہی ہیں جو حضرتکو حق نے دیئے
ہیں مخصوص تر وہ خصائص سبھی
نہ دیوار و دوری کا پردہ رہے
یقیں کھارے پانی کو میٹھا کیا
نہیں دودھ چاہتا تھا وہ تا بہ شام
گرفتار در صدمۂ کربلا
لعاب اپنا حضرت چکھاتے تھے جو
چوساتے حسینؑ انکو اپنی زباں
تھے شفاف آئینہ سا بے خلاف
کہ اسقدر وہ دور جا پہنچتا
پہ بیدار رہتا تھا قلب نبیؐ
ہوا احتلام آپ کو نہ کبھی
اگر ہوتے تشریف فرما کہیں
کہ گزرے ہیں اس رہ سے خیر الانام
مہکتی وہاں بوئے خوش مشک کی
یقیں آپ کی والدہ کو تبھی
روایت سے ثابت ہی کرتا تھا بات
تو ابر آن کر سایہ کرتا وہیں
نہ کرتا وہ پیشاب و لید آشکار

کہ ظاہر ہوتا اسکی محبوبیت
خدا ان کو از راہِ لطف و عطا
خصائص وہ دو قسم ہیں جانیئے
پر ان سے جو ہوں زائد و خوب تر
مگر کوئی رسولؐ و نبیؑ کے تئیں
چنانچہ روایت ہے اس شاہ کو
بھی کرتے نظر جونکہ در روشنی
لعابِ مبارک میں تھا یہ اثر
نہ بھوکا پیاسا بھی ہوتا تھا وہ
سو بچوں سے بس انکے اسباطؑ کا
وہ تاثیر باقی تھی تا سالہا
تو بچوں کو تسکیں ہوتی تبھی
نہ تھا بال کا انمیں نام و نشاں
یقیں دسویں حصے تلک اسکے بھی
جمائی بھی حضرت کو آئی نہیں
تھا عرقِ بدن رشکِ عطر و گلاب
مہکتی تھی اس راستے میں تمام
براز آپ کا بھی کوئی آدمی
ہوئے جبکہ پیدا شہِ انس و جاں
زمیں پر فلک سے ملک آئے ہیں
بھی حضرت اشارے تھے کرتے جدھر
لباسِ مبارک پہ بھی آپ کے
بھی روح شریفِ نبیؐ الورا

بھی لوگوں کی ہو اس سے اک معرفت
خصائص بہت سی عنایت کیا
دئے تھے جو حضرت کو اللہ نے
کیا تھا عنایت بہ خیر البشرؐ
یقیں انمیں کچھ دخل و شرکت نہیں
نظر آتا جس طرح سے روبرو
نظر کرتے یونہی اندھیرے میں بھی
چکھاتے اسے چھوٹے بچے کو گر
نہیں تشنگی سے تڑپتا تھا وہ
یقیں بارہا تجربہ ہو چکا
کہ واقع ہوا صدمۂ کربلا
نہ ہوتے تھے وہ مضطر از تشنگی
بھی خوشبو مہکتی تھی ان سے عیاں
کسی کو نہ آواز پہنچے کبھی
کبھی عمر میں آپ کے بالیقیں
کہ تھے مشک و عنبر بھی رو در حجاب
وہ خوشبو معطر ہو جس سے مشام
نہ دیکھا ہی روئے زمیں پہ کبھی
درخشاں ہوا ایک نور ایسا واں
جھلاتے ہیں حضرت کی جھولے کتیں
وہ ماہِ منور تھا جھکتا ادھر
نہ مکھی نہ مچھر کبھی بیٹھتے
کیا پیدا آگے سبھوں کے خدا

ندائے الست آپ سے ہی خدا
کیا پہلے از راہ لطف و عطا

جواب اس ندا کا یہ لفظ بلیٰ
دئے سب سے پہلے شہؐ انبیا

بھی وہ رتبۂ عالی معراج کا
خدا خاص بس آپ کو ہی دیا

کہ ساتوں سموات کا سیر دور
پرے عرش کے بھی گذرنا بغور

سواری بھی بر پشت یکراں براق
جو لے گذری بر چرخ نیلی رواق

کریں قاب قوسین تک بھی خرام
دنیٰ اور تدلیٰ کا پاویں مقام

یہ سب خاص ہیں ذات سے آپ کی
نہ دخل اسمیں رکھتا ہے کوئی نبیؐ

ملائک لئے شمشیر و تیر و تبر
سوار ابلق اسپوں کے ہو پشت پر

فلک سے زمیں پر جو نازل ہوئے
بھی لشکر میں حضرت کے داخل ہوئے

کئے فوج کفار سے کارزار
ہے مخصوص یہ بھی بشاہ خیار

اشارہ کئے شاہ انگلی سے جب
فلک پر دو ٹکڑے ہوا چاند تب

دعا سے بھی شہؐ کے علانیہ خوب
کیا ہے طلوع مہر بعد غروب

اور ایسے عجائب کئے معجزے
ہیں مخصوص حضرت کے ہی ذات سے

وہ فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو فردائے قیامت میں ملینگی۔

بھی دیویگا اللہ جو نعمتیں
رسولؐ خدا کے تئیں حشر میں

نہ پاویگا اس قدر کوئی نبیؐ
نہ ہوگا مقرب بھی ایسا کوئی

کہ اول اٹھیں قبر سے آپ ہی
اول ہوش میں آئینگے آپ ہی

براق اوپر اسوار کروا انہیں
لے آوینگے جب عرصۂ حشر میں

فرشتے جو باندھے رہیں گے قطار
جلو میں ہیں ان کے ستر ہزار

لے آئے کو اس عزت و شان سے
بہ توقیر کرسی پہ بٹھلائیں گے

وہ کرسی رہیگی کہاں جانئے
کہ سیدھے طرف کو ہی عرش کے

مقام اک جو محمود ہے اسکا نام
سو حضرت کو ہی دیگا رب الانام

کریگا خدا آپ کو ہی عطا
بمیدان محشر لوا احمد کا

کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب
کھڑیں اسکے سایہ میں ہی آکے تب

سبھی انبیا اپنی لے امتیں
ادب ساتھ حضرتؐ کے پیچھے چلیں

یہ حضرت ہی لے اپنی امت کا کام
سبھوں کے چلیں آگے با احترام

بھی دیدار پُر نور اللہ کا
شروع آپ سے ہی وہاں ہوویگا

شفاعت کا در آپ ہی کھولدیں
تو اسدم شفاعت کی دہومیں مچیں

بھی حضرت ہی اس دن پل کے اوپر
کریں برق سا سب سے آگے گذر

جگر پارہ اور نور عین رسولؐ
جو خیر النسا ہیں جناب رسولؐ

کریں پل کے اوپر گذر آپ جب
کریگا خدا حکم لوگوں کو تب

کرو بند آنکھ اپنے تم خوب تر
کریں فاطمہؓ تا کہ پل سے گذر

یہ سنتے ہی حکم خدا لوگ سب
کرینگے وہیں بند آنکھوں کو تب

بھی پہلے وہی سید المرسلینؐ
کھلا دیویں باب جنت بریں

وسیلہ کا درجہ جو ہوگا بڑا
ملے خاص حضرتؐ کو روز جزا

وہ ہے درجہ ایسا بلند اور قوی
سوا انکے پاوے نہ دوسرے نبیؐ

وسیلہ کسے کہتے ہیں جان لیں
کہ حضرت کا یہ رتبہ ہو حشر میں

کہ حضرت کو قرب خدائے قدیر
ہوا ایسا کہ دنیا میں شاہ و وزیر

شریعت میں بھی آپکی چند چیز
جو رکھتے ہیں تخصیص اے باتمیز

کریں ذکر انکا تو ہووے طویل
یہاں انکا کرتا ہوں ذکر قلیل

کہ حضرت کے خاطر غنیمت کا مال
خدائے تعالیٰ کیا ہے حلال

بھی حضرت کے خاطر اے فرخندہ پے
لی ساری زمیں حکم مسجد کا ہے

کہ تا امتی انکا جا ہے جہاں
بلا شک نمازیں گذاریں وہاں

تیمم لئے ہر زمیں کی بھی خاک
ہوئی انکی امت کے خاطر ہے پاک

وضو بھی اسی طرح اے باںیاز | اسیطرح بھی پنجگانہ نماز
اذاں اور اقامت بھی اے باصفا | بھی آمین اور سورۂ فاتحہ
بھی جمعے کا جو روز فیروز ہے | اجابت کی ساعت جو اس روز ہے
بھی رمضاں میں جو قدر کی رات ہے | اور اس رات نازل جو برکات ہے
یہ سب خاص حضرت کے ہیں واسطے | سوا انکے ہیں اور خصائص کئے
یہ تھوڑے خصائص ہیں جو ظاہری | جو مجمل یہاں میں نے تعداد کی
خصائص مگر باطنی بے شمار | جو ہیں حسب درجات شاہِ خیار
تجلی ازاں جملہ انوار کی | ترقی بھی معراج اسرار کی
عروج و نزول و شہود و فنا | فناء الفنا اور بقا ذات کا
ہیں حضرت کے امت میں جو کاملیں | رہِ حق کے ہیں سالک و واصلیں
جو ماریں سلوک طریقت میں دم | چلیں آپ کے ہی قدم بر قدم
کئے اتباعِ سنن اس قدر | چلے انکا نقشِ قدم دیکھکر
سو حضرت سے ہی اسکے لائے ہیں لاتہ | بلند تر مقامات اور واردات
سو یہ بھی خصائص ہے حضرت کے ہے | نہ اور امتوں کو ملی ایسی شئے
علوم اولین آخریں کے تمام | معارف لدنی جو ہیں لا کلام
دیا آپ کو جو خدا نے ہمتیں | سو کچھ ان کو حد و نہایت نہیں
خصائص کا شہ کے بیاں یہ سبھی | عزیزیہ تفسیر سے نقل کی
کہ تا عقل کامل ہے یہ سوچئے | کہ ذاتِ نبیؐ میں خصائص جو تھے
دلائل یہ انکی رسالت کے ہیں | براہین یہ انکی نبوت کے ہیں
کریں غور مخصوص اہل کتاب | خصوص انہیں میں ہیں جو کہ نصفت مآب
ذرا علم اور عقل سے دیکھئے | نگر زیں پر انصاف کی راہ سے
کہ غیر پیمبرؐ کو کب دینگے ہاتھ | خصائص جو ہیں ایسے اور معجزات
محمدؐ تھے بے شک رسول خدا | رسولؐ خدا سب سے ورا انبیا
تبھی تو دئے ہاتھ یہ معجزے | خصائص جو دیگر نبیؑ میں تھے
وہ بسیار ہیں انکو گر سب لکھے | تو یک دفتر اس کو جدا چاہئے
بطور نمونہ مگر ہیں یہاں | یہ تھوڑے خصائص کیا ہوں بیاں
کہ خالی نباشد جنان السیر | ز حالاتِ اعجازِ خیر البشر

خاتمہ در تضرع و ابتہال بہ بارگاہِ ایزد متعال جلت قدرتہٗ

بحمد اللہ یہ نسخۂ معجزات | جو ہیں معجزات شہ کائنات
بہ اعجاز آں خاتم الانبیاء | ہوا ثبت ختم اس پہ اب ختم کا
الٰہی اسے فضل سے کر قبول | بھی مقبول درگاہ حضرت رسولؐ
یہی توشہ یک بس ہے عاصی کیلئا | عمل جب نہو خیر جز سیئات
میں جب ابتغاء وسیلہ کیا | کہ لاؤں ترے پاس روز جزا
نہ پایا جز اسکے وسیلہ کوئی | جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی
نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا | نہ سرمایہ شغل عبادات کا
بضاعت نہ کچھ رکھے یہ بے ہنر | کہ ہے بے سر و پا و بے بال و پر
مگر دل میں رکھتا ہی یک تیرا نام | بھی تیرے معظم پیمبرؐ کا نام
نہیں پاس میرے مگر تیری آس | تو ہی دیوے ہر اک نراسی کی آس
خبر تو نے ہی دی ہے اے رب ناس | میں رہتا ہوں دل شکستہ کے پاس
میرا شیشۂ دل تو ہے چور چور | ولے معصیت کے سبب سے ہوں دور
غفوری کو کام اپنے فرمائیے | جمال اپنی رحمت کا بتلائیے
گناہوں سے گو بندہ آلندہ ہے | پہ آلودۂ عرق شرمندہ ہے
خطا پر نہ میری نظر کیجئے | پہ رحمت پہ اپنی نظر کیجئے
گنہ گرچہ میرا کہیں ہے بڑا | پہ رحمت سے تیرے نہیں ہے بڑا

کشادہ ہے عاصی کا دستِ دعا   پسارا ہے ہاتھ اپنے اوپر اٹھا
اجابت کی دے کامیابی مجھے   مقاصد کی دے فتح یابی مجھے
اجابت کا دیجے دعا میں اثر   مرا جام مقصود لبریز کر
تری ذات ہی بادشاہ وغنی   ہے تجھ پاس انعام کی کیا کمی
تو چاہے کرے کوہ یک کاہ کو   تو چاہے تو یک ذرہ خورشید ہو
تو ہے دستگیر فرو ماندگاں   تو ہے چارۂ جملہ بیچارگاں
سوا تیری درگہ کے جاؤں کہاں   میں روئے نیاز اپنا لاؤں کہاں
دے توفیق مجھ کو عبادات کی   عبادت میں لذت مناجات کی
ہو ہر نفل قربِ نوافل مری   ہو قربِ فرائض فرائض سبھی
فنا ہو وہاں فعل و ذات و صفات   یہاں باقی فعل و صفات و ذات
ہو جب نفی کے بعد ایسا ثبات   میسر ہو تب جاودانی حیات
مرے قال کو حال سے کر بدل   سلوکِ مقامات کا دے عمل
دے مجھ کو حیات اندر ایسی ممات   کہ وہ موت ہو جاودانی حیات
نہ وہ موت لیجاوے جو گور میں   یہ وہ موت لیجاوے جو نور میں
ہو اس موت کا خاتمہ بھی بخیر   کہ قربِ فرائض پہ ہو ختم سیر
صلوٰۃ و سلام خدائے انام   ہمارے پیمبر پہ ہووے مدام
عروجی نزولی جو ہیں قرب چار   ہوئے جسکے خاطر ہیں دار و دیار
بھی سب آپکے آلؓ و اصحابؓ پر   ہو نازل خدا سے یہ شام و سحر

تاریخ اختتام رسالہ معجزات خیر الانامؐ

چمن معجزات حضرت کا   حضرت خاتم الرسالتؐ کا
باغ دایم بہار ہے کیا ہے   رنگ رکھتا ہے کس نضارت کا
نسخۂ معجزات یہ اپنا   شمۂ یک معجزات حضرت کا
ایک گلدستہ اس گلستاں کا   ایک قطرہ اس ابرِ رحمت کا
رنگ و بوئے ختام مسک لیا   شکر بے حد ہے ربِ عزت کا
حق کی قدرت کا جب شمہ ہے   معجزہ صاحب النبوت کا
بالبدیہہ اسکا سال بلبل دل   بولا صوفی کرشمہ قدرت کا

قصیدہ متضمن التجا بہ درگاہ سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا

یا رسولِ خدا کرم کرنا   رحم کو بھی کرم سے ضم کرنا
عینِ رحمت ہے خاص ذات تری   رحم و لطف و کرم اعم کرنا
تا ہو یہ ناتمام مرد تمام   فضل اے مظہرِ اتم کرنا
دولتِ علم وحدت و کثرت   کر عطا مجھ کو محتشم کرنا
جہل کی ظلمتوں سے کر باہر   علم حق میں مجھے علم کرنا
سیر دو دور رہ عروجی میں   رہنما آپ کا قدم کرنا
در عبادت بہ شکل دال سجود   الف قد کو میرے خم کرنا
دل ہے میرا جو کلبۂ احزاں   اس کو جوں گلشن ارم کرنا
لب رشکِ مسیح سے اپنے   دل مردہ پہ میرے دم کرنا
سفرۂ فیض سرمدی سے ترے   بذل یک فضلۂ نعم کرنا
دل پریشاں ہے تفرقہ میں مرا   جمع سے اسکو منتظم کرنا
کرے اثنینیت کا جو اقرار   ایسی جھوٹی زباں قلم کرنا
جمع اضداد کا دے علم مجھے   عینیت غیریت بہم کرنا
تا بوحدت شہود کثرت ہو   دل صوفی کو جام جم کرنا
کہ مرے لوح دل سے جہل کو حک   حرف علم اللدن رقم کرنا
صفحۂ دل سے حرف شرک وجود   محو ایسا کہ کالعدم کرنا

ثبت توحید فی وجود اللہ
کر کے فانی مجھے خدا ہیں ہی

نقش کی طرح مرتسم کرنا
بے خودی کی بنا ہدم کرنا
حشر میں ہو مجھے الم سے نجات

حجبِ کثرت کیانی کا
اپنی تریاق سے شفاعت کے
داخلِ جنتِ ارم کرنا

مرتفع مند فع ظلم کرنا
اثمِ صوفی کا دفع سم کرنا

قصیدہ نعتیہ از حضرت مولانا صوفی قدس سرہ

تجھ سا حبیبِ خالقِ داور نہیں کہیں — تیری صفات و ذات میں ہمسر نہیں کہیں
تیرا نظیر ارض و سما پر نہیں کہیں — تجھ سا محیطِ نور کا گوہر نہیں کہیں
دیکھا ہے ہم نے عالمِ تقدیر پر سیر کر — بے عکس شخص تجھ سا مقدر نہیں کہیں
چمکے ستارگانِ نبوت ہزار ہا — لیکن ترے سا ماہِ منور نہیں کہیں
والشمس تیرے مصحفِ رخ کا ہے نقطہ ایک — ایسا جہاں میں روئے منور نہیں کہیں
تشبیہ تیرے رخ کی صباحت کی والضحیٰ — ایسا رخ مبارک و انور نہیں کہیں
مانند تیرے گیسو کے واللیل سے شبیہ — گیسوئے عنبرین و معطر نہیں کہیں
تیرے ہی نورِ حسن کا یوسف تھا جلوہ ایک — ایسا جمال معجز و دلبر نہیں کہیں
ہفت آسمان و کرسی و عرشِ بریں کے فوق — سیار تجھ سا روئے زمیں پر نہیں کہیں
پہنچے وہاں کہ روح قدس کو نہ ہو گزر — قالب سا تیرے جسمِ مطہر نہیں کہیں
آدم سے تا مسیح رسل جس کے ہیں ثمر — ایسا شجر جہاں میں مثمر نہیں کہیں
تعبیر تیرے ید کی یدُ اللہ سے ہوئی — یوں دستِ حق سے دست معبر نہیں کہیں
مظہر وجودِ حق کا ہے مظہر ترے خلق کا — مانند تیرے مظہر مظہر نہیں کہیں
وادیٔ قدس دائرہ قوسِ احد ہے طور — تجھ سا کلیم خالق اکبر نہیں کہیں
منبر ہے قوسِ قاب عصا خطبۂ انا — ایسا خطیب و خطبہ و منبر نہیں کہیں
اسفارِ اربعہ کے عروج و نزول میں — تیرے قدم کے نقش سا رہبر نہیں کہیں
اجزا ہیں تیرے سارے رسل اور تو ہے کُل — یک شکل میں ہزاروں پیمبر نہیں کہیں
نعلین تیرے عرش کیا اپنے سر کا تاج — ایسے نعال عرش کے افسر نہیں کہیں
رحمت شفاعت اور کمالات و علم سے — لبریز تیرے چشمے سا کوثر نہیں کہیں
محبوبِ کبریا کا کرے وصف جو تمام — ایسا بشر جہاں میں سخنور نہیں کہیں
کیجے کرم سے بندۂ صوفی کے دل کو صاف — اے شاہ۔ مانند اسکے مکدر نہیں کہیں

آثارِ نبوت

١٣٥٦ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پس از حمدِ حق اور نعت پیمبرؐ
بہ نزد اہلِ حق و عقل انصاف
مبارک ذات میں حضرت کے اے یار
پہ متعصب تھے یا بے عقل جو شوم
کئے اہل کتاب ایسے ہی بدخواہ
فریب و مکر سے دیتے ہیں دھوکا
سیرِ حضرت کا جانیں اور شمائل
فضائل سے رہیں حضرت کے آگاہ
جو حضرت کی سیر سے بے خبر ہے
مَعَاذَ اللہ مَعَاذَ اللہ مِنْہَا
تھا جب حضرت کا حمل باکرامت
ہے کفر و شرک کی جبیں حقارت
بھی دی کفار پر کیا فتح و نصرت

سنو اے مومنو اب گوش دھر کر
مسلّم ہیں مسلّم ہیں وہ اوصاف
نبوت کے وہ دیکھ اوصاف و آثار
رہے وہ دولت ایماں سے محروم
ہیں نکلے اس زمانے بیچ گمراہ
خصوصاً سادہ دل لوگوں کو ہر جا
علامات نبوت اور فضائل،
سیرِ حضرت کی دیکھیں گاہ و بیگاہ
تو اسکے حق میں جانو یہ خطر ہے
پہنچے اس سے ہر مومن کو مولا
بھی جب پائے ہیں مکے میں ولایت
ظہور دین حق کی ہے بشارت
خدا نے آپ کو بعد نبوت

کہ حضرت کی نبوت کے علامات
جو تھے اہل کتاب انصاف آئیں
بلاشبہ و تعصب لائے ایماں
بھی نادانوں کو شبہے ڈال بسیار
کہ در تکذیب قرآن و رسالت
ہے لازم پس مسلمانوں کو اے یار
خصوص اس عصر میں اے نیک عنواں
زیادہ اس سے ہوتا نور ایماں
کہ در دامِ فریب و مکرِ کفار
ز آثارِ نبوت تم سنو سب
نظر آتے ہیں ارہاصات ایسے
سدا ہوتے رہے ظاہر جہاں میں
تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال

جو عقل و نقل سے پائے ہیں اثبات
بھی عالم اور عاقل اور حق ہیں
نجات اخروی کے پائے ساماں
ہوئے ہیں نارِ دوزخ کے سزاوار
رسائل چھاپ کر دیتے ہیں شہرت
رہیں احباب میں ہشیار ہشیار
محض از بہرِ حفظِ دین و ایماں
کریں ردّ دشمن دیں کا بہ اعلان
کہیں آ جاوے دھوکا کھا کے یکبار
دلائل تھوڑے کرتا ہوں بیاں اب
کہ تمہیدات ہیں پیغمبری کے
زمین و آسماں کون و مکاں میں
نہ تھی شاہی نہ دولت ملک و اقبال

کہ کی ہو اس سے تا تالیف عالم / ہوئے ہوں اس سے لوگ آ کر فراہم
بتوں کی ہے پرستش پر یقیں تب / عرب تھے متفق پیر و جواں سب
تعصب اور نفاق اور حمیت / فساد و فسق اور بغض و عداوت
ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر / نہ خوف آخرت تھا انکے دل پر
سوا ایسوں کو وہ پیغمبر خدا کے / ہیں راہ راست پر کس طرح لائے
جو لایا حق طرف سے آپ نے دیں / اسی کے نشر میں باعز و تمکیں
تھی گر مقصود ان کو بادشاہی / تو رکھتے تھے یقیں اسباب شاہی
تھی دعوت نفس و شہوت توڑنے کی / بھی دنیا کی محبت چھوڑنے کی
ہوئے سب دل سے اس سرور کے منقاد / ہو سب متفق آپس میں دل شاد
انہیں کی نصرت و یاری میں ہر آں / فدا اپنا کئے ہیں مال اور جاں
اٹھایا ہے انہوں نے رنج کیسا / خدا کی رہ میں خوں اپنا بہایا
نہ بر امید طمع مال اور زر / کہ بخشے ان کو آئندہ وہ سرور
ہمیشہ بلکہ وہ سالار کونین / تصرف انہیں کرتے خود تھے بے مین
بھی ادنی اور اعلی کو وہ سرور / تھے رکھتے اپنی مجلس میں برابر
نہ حاصل ہووے از اسباب عقلی / نہ بن آوینگے از تدبیر فکری
تھی حضرت کو یتیمی اور اسیری / بھی تنہائی ضعیفی اور فقیری
یہ ہے واللہ فیض آسمانی / یہ ہے امر الہی کی نشانی
نہیں یہ قوت بشری کا ڈھب ہے / نہیں کوئی بھی اس پہ قادر غیر رب ہے

سلاطیں سے نہ کوئی تھا مددگار / نہ لشکر اور نہ فوجیں اور نہ ہتھیار
بھی بکھیر جاہلیت کے ہی عادات / بھرے تھے زشت انہیں بے نہایات
بھی امر خیر پر نا اتفاقی / بھی خونریزی دگر عادات باقی
بھی بکھیر خیر و شر سے بے خبر تھے / نہایت اہل شر اور بدگہر تھے
بھی کی کسطرح دین حق کی دعوت / ہوئے سب تابع احکام ملت
کیا کفار اور اشرار سے جنگ / نہیں اس سے ہوئے زنہار دل تنگ
نہ کرتے دور خود سے ناز و نعمت / نہ رکھتے فقر اور فاقہ کی رغبت
بھی فرماتے کرو طاعت خدا کی / صحابہ با این تکلیفات شرعی
دل ایسے آپ کی الفت میں جوڑے / کہ اولاد و وطن گھر بار چھوڑے
سنان و سیف اور تیر و تبر کر / مقابل سینہ و سر اپنا کر کے
نہ یہ تحصیل دنیا کا سبب تھا / کہ بخشتے ہوں انہوں کو شاہ والا
دیا کچھ اس جہاں میں جاہ و عزت / ملے ان کو دیا ملک و ریاست
تو نگر حکم پر تو آپ کے مال / تصرف کر کے لینا فقر کا حال
اگر عاقل کرے غور و تامل / تو سمجھے گا کہ ایسے کام بالکل
نہ مکر و فکر سے نہ زور و زر سے / نہ ملک و سلطنت کے کر و فر سے
خدا ہی تھا مددگار اور یاور / ہوا کام آپ کا بس سب سے برتر
نہ عادت بلکہ ہے یہ خرق عادت / بڑا یہ معجزہ ہے فی الحقیقت

الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین

معجزات عقلیہ

پس اس ہی طرح حضرت سے ہمارے / ہوئے ہیں معجزے ظاہر بہت سے
وہ تھا حق جو دیا اگلے انبیا کو / سو تھے وہ معجزے سب ایک یا دو
تھے سب نو معجزے موسی نبی کو / نہیں اس سے زیادہ تھی کسی کو
کہ ہر ہر جنس میں کون و مکاں ہیں / ہوئے ظاہر زمین و آسماں میں

نبوت پر دلائل ہر نبی کے / علانیہ انہیں کے معجزے تھے
تو لازم ان پہ ہے ایمان لاویں / بھی ہاتھ اپنا تعصب سے اٹھاویں
کوئی رکھتے تھے تین اعجاز کوئی چار / بھی کوئی پانچ چھ سات آٹھای یا ک
پیمبر کو ہمارے رب العزت / دیا ہے معجزات بے نہایت
اگر اہل کتاب انصاف رکھیں / ذرہ یہ کثرت اعجاز دیکھیں

نجات اُخروی کے گر ہیں خواہاں ۔ محمد مصطفیٰ پر لاویں ایماں
کہ اس سے ہوویگا بروجہ کامل ۔ بلاشک قوتِ ایمان حاصل
وہ اول معجزاتِ عقلیہ ہیں ۔ بھی دوم معجزاتِ حسیہ ہیں
اگر عاقل تامل انمیں لاوے ۔ تو بیشک معجزہ ہر اک میں پاوے
ہیں سرورؐ کی نبوت پر مقرر ۔ دلیلیں عقلیہ وہ سب سراسر
وجودِ پاک جب حضرت کا دیکھیں ۔ تو دانشمند لوگ یہ بات سمجھیں
وجودِ پاک حضرت کا یقیں جان ۔ ہدایت کا ہوا شمعِ فروزاں
چہل سالہ مبارک عمرِ عالی ۔ یقیں ایسی ہی حالت بیچ گذری
زباں پر گر کبھی کوئی شعر لاتے ۔ تو ہوتے بیش و پس الفاظ اسکے
ہو ایامِ گذشتہ سے خبردار ۔ گزشتہ لوگ کے جانے ہو اخبار
کہ ہووے عالم و تورات و انجیل ۔ کریں تا علم انکا اس سے تحصیل
سو ایسے وقت میں اسکے مضامیں ۔ بیاں اسطرح کرتے سرورِ دیں
وہ سن حضرت سے بس حیرت میں آتے ۔ کتب سے اپنے ہی الزام پاتے
بغیر از سیکھنے کے علم حضرت ۔ ہے کس درجہ کو پہنچائے نہایت
انھوں نے آپکی جب پائی صحبت ۔ فقط حضرت کی صحبت کی بدولت
تھے کس پستی میں پائی کیا بلندی ۔ بھی لی کیا پاس حق کے ارجمندی
ملے ان کو بلا کسب و ریاضت ۔ فقط از پرتوِ فیضانِ صحبت
جو کرتے حکم وہ سالارِ ابرار ۔ دیا کرتے بھی جن باتوں سے اخبار
ہو جسکو عقل کی پوری رسائی ۔ وہ جانے ہے یہ تعلیمِ الٰہی
وہ ہے توحید اور طاعاتِ اخلاق ۔ بھی ہے تادیب اور تہذیبِ اخلاق
نہیں ہے اتباعِ نفس و شہوات ۔ نہیں تن پروری کی اسمیں حاجات
یہ ہی صدقِ نبوت کی علامت ۔ یہ سچا دین ہے بحرِ سعادت
کبھی ایسے مسائل اور اخبار ۔ نہیں لائے زباں پر اپنے زنہار

مسلمانو بصدقِ دل پڑھو تم ۔ نبی کے معجزے اکثر سنو تم
رسول اللہ کے اعجازِ انور ۔ لکھے ہیں عالماں دو قسم اوپر
کہ جو ہیں آپکے حالاتِ انور ۔ بھی سب اقوال و افعالِ فاخر
علاقہ عقل سے رکھتے ہیں وہ جب ۔ ہوئے اعجازِ عقلی سے ملقب
لکھے ہیں انکے چھے انواعِ اکمل ۔ یہی ہے جان لیجے نوعِ اول
کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت ۔ جہاں تھی ظلمت آباد و جہالت
تھی امیونمیں حضرت کی اقامت ۔ نہ اہلِ علم کی حاصل تھی صحبت
نہ پڑھتے تھے کتابیں شاہِ ابرارؐ ۔ پڑھی جاتے نہ تھے موزوں اشعار
بھی آپ ایسی ہوئی بستی میں پیدا ۔ کہ کوئی عالم وہاں ایسا نہیں تھا
نہ دیگر شہر کو بھی جا کے حضرت ۔ نہ رکھی تھی کسی عالم سے صحبت
خود انکا علم ہی جاتا رہا تھا ۔ ہزاروں میں کوئی یک جانتا تھا
یہودوں اور نصارا کے جو عالم ۔ تھے موجود اندنوں ای ذوالمکارم
یہی پہلی ہے برہانِ نبوت ۔ بڑی ظاہر ہے یہ شانِ نبوت
عرب کے لوگ تھے بے علم اکثر ۔ پڑے تھے شرک و فسق و جہل اندر
عمل اور علم میں حق کے کرم سے ۔ تعالی اللہ کس درجہ کو پہنچے
ولایت قطبیت ابدالیت کے ۔ مناصب عالیہ صدیقیت کے
صحابیت کا درجہ سب سے اعلیٰ ۔ نصیب اُنکے کیا ہے حق تعالےٰ
بلاشک تھا وہ واقع کے مطابق ۔ بھی عقل و نقل کے رہتا موافق
جو حضرت لائے ہیں دین و شریعت ۔ بھی کی ہے جسطرف لوگونکو دعوت
بھی اصلاحِ معاش اسمیں ہے حاصل ۔ بھی اصلاحِ معاد اسمیں ہے کامل
نہیں ناز و تنعم اور تجمل ۔ ہے بلکہ زہد و ایثار و تبذل
یہ ہے نوعِ دوم اب جان لیجے ۔ کہ حضرت خلعتِ بعثت سے آگے
کبھی یک لفظ بھی پیغمبری کا ۔ زباں پر آپکے ہرگز نہ گزرا

Scanned with CamScanner

اگر اس کا کبھی مذکور آتا
مخالف کو مجالِ دخل ہوتا

دلائل عقلیہ سے نوع سیوم
یہی ہے بے تردد جانیو تم

تھے دشمن آپکے بیگانہ و خویش
بھی بلکہ یک جہاں جانو بد اندیش

ولے ابلاغ احکامِ رسالت
نہ چھوڑا آپنے ہے با ملالت

ہزاروں سے تھے کافر یکطرف جاں
تھے تنہا یکطرف وہ شاہ دوراں

خدا ہی آپکا تھا یار و یاور
کیا غالب یقیں آخر سبھوں پر

ز مشرق تا بمغرب جن و انساں
ہوئے ہیں آپکے محکوم از جاں

علم کو آپ کی پیغمبری کے
جہانیں کر دیا برپا انہوں نے

سخاوت کی دی داد ایسی بہ عالم
کیے خیرات ایکدن لاکھ درہم

نہ اپنے حالِ اصلی سے پھرے ہیں
نہ متجاوز بھی اک ذرہ ہوئے ہیں

وہی صبر و قناعت اور توکل
وہی ایثار و بخشش اور تحمل

جو فرشِ خاص تھا یک تازہ آیار
روا رکھے نہیں دو تا زنہار

دیا جب آپکو غلبہ وہ دادار
نہ اعدا کو دیے کچھ رنج و آزار

پہ حضرت نے نہیں بدلہ لیا ہے
خطا کو بخش ہی ان کے دیا ہے

تو وہ علم الیقیں سے جان لیں گے
بغیر شبہ و شک پہچان لیں گے

نہیں یہ کام شاہی و بشری کے
ہیں بلکہ کام یہ پیغمبری کے

غرض اوصاف یہ اس شاہ دیں کے
یہ پاک اطوار ختم المرسلیں کے

چہارم ہے یہی اے باسعادت
کہ وہ شاہِ امم اپنی رسالت

نبوت کے بہت اپنے دلائل
بھی اپنے ذکر و اوصاف و شمائل

وہ علمائے یہوداں و نصاریٰ
سنے ہیں وہ سبھی جب آشکارا

یہی ہے نوع پنجم اسکو مت بھول
کہ ہوتی تھی دعا حضرت کی مقبول

کتابیں جو سیر کے ہیں مطوّل
لکھے ہیں دیکھیے اسمیں مفصل

دلائل عقلیہ سے نوع ششم
یہی ہے بالیقیں اب جانیو تم

کہ کہتا عمر سب اسمیں گزارا
کیا پس اب یہ دعوی آشکارا

کہ حضرت نے یہ تبلیغ رسالت
اٹھائے ہیں بہت رنج و مصیبت

دکھائے آپکو طمعِ زر و مال
بھی امیدِ سریر و ملک و اقبال

نہ رغبت کی ہے مال و جاہ کی تھی
نہ خواہش راحت و آرام کی کی

نہ کچھ خوف انکا اور پروا کیے ہیں
نہ انکے جنگ سے یکسو ہوئے ہیں

جو لایا آپنے دینِ معظم
لیا ترویج در اقطارِ عالم

ہوئے شاہ و گدا منقاد از دل
ہوئے ہیں تابع ارشاد از دل

بھی جب مولا نے دی نصرتکو وسعت
بہت آنے لگا مالِ غنیمت

وہ سرور باوجود ایں صلابت
باین وسعت باین نصرت و شوکت

نہیں توڑے وہ آئینِ قدیمی
نہیں چھوڑے وہ اخلاق کریمی

وہی زہد و تواضع اور فقیری
دمِ آخر تلک رکھے ہیں جاری

مساکیں اور فقرا میں ہی دن رات
وہ رہتے تھے کمالِ حلم کیساتھ

انہوں گرچہ کی کیا کیا جفائیں
بھی کیا کیا لائے تھے رنج و بلائیں

جنہیں عقلِ سلیم و راہ انصاف
رہے سینہ تعصب سے بھی ہو صاف

کہ یہ حالات اور اخلاق عالی
نہیں تائیدِ ربانی سے خالی

سلاطیں سے نہیں ہوتے ہیں یہ کام
کہ ہے مقصود انکا عیش و آرام

ہے بیشک آپکا اعجاز عقلی
نبوت کی ہے یہ برہانِ عالی

سماویہ کتب سے کر کے ثابت
کیا اعدا کو ملزم اور ساکت

دکھائے انکو از انجیل و تورات
ہے ثابت دیکھ تو قرآں سے یہ بات

تھے حضرت کے معاند گرچہ بسیار
نہیں جھٹلا سکے پر اسکو زنہار

نہیں تفصیل کی ہے اسکے طاقت
کہ ہے مانع یہاں خوف طوالت

غرض حضرت کی سب ایسی دعائیں
ہیں داخل معجزاتِ عقلیہ میں

کہ حضرت نے ز الہامِ الٰہی
سنائی غیب کی خبریں کماہی

Scanned with CamScanner

ازاں جملہ کہیں نبیوں کے قصے	کہ قصے گزشتہ امتوں کے	بھی اصحاب رقیم و کہف کا حال	بھی ذوالقرنین اور لقمان کا احوال
تھے مشہور یہ لوگوں میں قصے	کتابی لوگ بھی کب جانتے تھے	خبر دی جبکہ ان باتوں سے تحقیق	کتابیہ نے کی ان سبکی تصدیق
کوئی اسکو نہیں جھٹلا سکا ہے	مخالف کوئی نہیں اسکا ہوا ہے	جو ہیں اخبار آئندہ بہ قرآں	ازانجملہ ہے غلبہ روم کا حال
کہ رومی فارسی پر ہو مظفر	ہوا ویسا ہی ظاہر اے برادر	بشارت فتح مکہ کی بھی خوشتر	بھی ایسی ہی بہت خبریں مقرر
خصوصاً غلبۂ این دین اسلام	تمام ادیان پر از فضل علام	یہ باتیں سبکی سب پائی ہیں اظہار	نہیں کوئی بات جھوٹی انسے زنہار
تفاصیل اسکی یک پہتی ہے طومار	کتابوں میں سیر کے ہیں وہ بسیار	جسے کچھ عقل سے اک حصہ ہووے	تو وہ ان معجزات عقلیہ سے
	کریگا بالیقیں تصدیق و اقرار	کہ ہیں پیغمبر برحق وہ سالار	

نوع دوم جو معجزات حسیہ ہیں

سو وہ یہ ہیں کہ سراپائے جسم شریف خود ایک معجزۂ اعظم تھا اور وہ معجزات جو حضرت کے اتصالِ جسم و جسمانیات سے ظاہر ہوئے جن کا بیان رسالۂ معجزات اور رسالۂ شمائل محمدی میں ہوچکا ہے

خدا ہر اک کو دیوے نیک توفیق	بھی بتلائے کرم سے راہ تحقیق	آمین

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ یہ کتاب جنان السیر فی احوال سید البشر اس طبع ثانی میں بنہایت صحت و اہتمام اور جلی قلم عمدہ طباعت کے ساتھ اختتام پائی ہے جس کے مطالعہ سے آپ بہت خوش ہونگے کیونکہ اگلے سارے نقص و عیوب سے بالکل صاف اس کے طبع کرنے میں مزید اہتمام اور صحت کا زیادہ خیال اور سابقہ نظم کی غلطیوں کے علاوہ آیاتِ قرآنی کی غلطیوں کا بھی ازالہ کیا گیا۔ مگر اب الحمد للہ وہ بات نہیں رہی ۔ یہ کتاب طبع سابقہ سے انشاء اللہ اب بالکل صحیح ہے ۔

ہمدرد بکڈپو سٹی مارکٹ بنگلور

Scanned with CamScanner

چمن دہم

اطوارِ نبوّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کے لائق ہے خلّاقِ کریم
کہ دیا احمدؐ کو اخلاقِ عظیم

یہ سبق کا ابن معلّم ہے وہی
خُلقِ اعظم کا متمّم ہے وہی

گلشنِ اخلاق سے اسکے ہے گل
حسبِ استعداد جو نے سب رسلؑ

جامعیت اسمیں ہر دو نور کی
کی ظہور اس بدر کی اور سور کی

ہے وہ سب عالم میں فرد بے عدیل
خلق میں اسکا نہیں ہے کوئی مثیل

چونکہ حمد حق کو غایت ہی نہیں
نعتِ احمدؐ کو نہایت ہی نہیں

یا الہی جوں کیا تو سرفراز
ایسی نعمت سے ہمیں با امتیاز

طاعت و اخلاق اور افعال میں
عادت و اقوال و احوال میں

صد ہزاراں ہم سے صلوٰۃ و سلام
دمبدم پہنچا تو اسپر بالبد دوام

تھا تخلُق اسکو با اخلاقِ حق
ماسوا پر اسمیں تھا اسکو سبق

ہے ادیب اوستاد اسکا خدا
اسکے ہیں شاگرد یکسر انبیاء

کوئی ہوا ہے مطلعِ مہرِ جلال
اور کوئی مظہرِ ماہِ جلال

ہے ظہورِ جملہ اسما با کمال
اسکی ذاتِ پاک میں با اعتدال

ہے نبوت کا اسی پر اختتام
ہے اسی کا خاص یہ عالی مقام

شکر اس نعمت کا ہو کیونکر ادا
ہتی ایسے کے حق ہم کو کیا

یونہی ہم سبکو تو بر وجہِ قوی
کر عنایت بس اسی کی پیروی

نورِ اخلاقِ نبیؐ سے اے خدا
رکھ منور دل ہمارے تو سدا

اور اسکی آل اور اصحاب پر
جنمیں تھی اخلاقِ نبوی جلوہ گر

بہراکرمنوالا ۱۲

مقدمہ

شاہ کے اخلاق ہی فرخندہ ہے
جب اتم و اعظم اخلاق ہے

اور سرچشمہ سے اسکے تو ہی جاں
نہرِ علم و معرفت کی ہو رواں

اور اس کا علم ہا شانِ علا
اعظمِ جملہ علومِ انبیاء

کہ سوا اس شاہِ عالم کے تئیں
کوئی اس رتبہ کو پہنچا ہی نہیں

اور منشا اسکا بیشک عقل ہے
عقل ہی اخلاق کا سب اصل ہے

پس عقولِ خلق ہیں عقلِ رسولؐ
کیوں نہ ہووے اعظمِ جملہ عقول

شانِ علم و عقل میں پورا اسکا
اسکے تئیں بخشا تھا ایسا ذوالجلال

دیکھے اسکے جو کوئی احوالِ پاک
اسکے کچھ اقوال و افعالِ پاک

اس کے کچھ حسن شمائل اور سیر — ہو دئیے جس شخص کے پیش نظر
اور سیاست سکی عالم پر عیاں — اور کیا وہ جو شرائع کا بیاں

اور آداب جلیلہ کی بنا — اور قوانین جمیلہ کی بنا
جو کیا مضبوط و محکم بالیقیں — احسن ترتیب سے وہ شاہ دیں

اور جتنے آسمانی ہیں کتاب — جو تھا انکے علم سے انکو نصاب
ماضیہ ایام کا احوال سب — اور اگلی امتوں کا حال سب

اور اُس سے حسن تدبیر عرب — جو ہوئی ظاہر بہ ترتیب عجب
تھے عرب حالانکہ بس وحشی خصال — جہل اور ظلم و جفا میں بےمثال

وہ کیا صبر و تحمل کس قدر — ان کے جور و ظلم پہ شام و سحر
بس وہی لوگ علم اور اعمال میں — نیک اخلاق اور نیک افعال میں

فیض سے اس کے بہ ایام قلیل — پائے ہیں شان جلیل بے عدیل
بس محبت میں اُسی کے آشکار — مال و جاں اپنا کئے ایسا نثار

اور اسکے عشق میں چھٹے وطن — ہاتھ لائے ملک جنات عدن
ایسے باتوں سے جو ہوگا باخبر — دیکھ سرور کے احادیث و سیر

جائیگا بے شبہ و بیشک وہ فہیم — عقل اور اخلاق تھی اسکے عظیم
اور یہ سرور کے اخلاق عظیم — اور یہ حکمت اور یہ عقل سلیم

بے تعلم استادوں کے یقیں — بے مطالعہ بھی کتابوں کے یقیں
اور اُسے صحبت نتھی حکما کیساتھ — یا کتابیں بھی علما کے ساتھ

بس حقیقی اس کا حق استاد تھا — باطنی ہر دم اسے ارشاد تھا
مورد مالم تکن تعلم تھا وہ — عقل و علم و خلق میں اعظم تھا وہ

تھا وہب جو از کبار تابعیں — اور علامہ بڑا تھا وہ امیں
تھا سماویہ کتب سے بھی خبیر — اس طرح کہتا ہے وہ فرد شہیر

کہ کتب قدما کی تا ہفتاد و یک — میں نے دیکھے ہیں یقیں بے شبہ و شک
سب کتابوں سے یہی پایا بجا — کہ تمام عالم کو خلاق ورا

جو ز آغاز جہاں تا انتہا — عقل و دانش اور فراست ہے دیا
سب وہ پیش عقل ختم المرسلیں — نسبت ایسی رکھے ہے اے پیش بیں

جیسا اک بالو کا ذرہ ہو عیاں — پیش ریگستان صحرائے جہاں
اور شیخ سہروردی باصفا — نقل عرفا سے عوارف میں کیا

عقل کے مولانے سو حصے کئے — شاہ کو نود پر نو اس سے دئے
ایک حصہ ہی مسلمانوں کو سب — مرد و عورت اہل ایمانوں کو سب

کافروں میں جو کہ ہیں اہل کتاب — شاہ کے دشمن ہیں گرچہ بد انصاب
باوجود اس دشمنی کے وہ تمام — قائل اسکی عقل کے ہیں لاکلام

اس لئے کہتا ہے پیر شام و روم — مثنوی میں قیصر روم علوم
عقل احمد از کسے پنہاں نشد — روح وحیش مدرک ہر جاں نشد

اور اخلاق عظیم اس شاہ کے — دیکھکر کفار بھی حیران تھے
بعضے کافر خلق وہ دیکھے ہیں جب — لائے ایماں معجزہ نا کر طلب

ذکر پاک بعض اخلاق شریف — دیکھ میں لکھتا ہوں بروجہ لطیف
اولاً معنی اخلاق عظیم — کیا ہے اس سے ہو تو آگہ اے فہیم

معنی خلق عظیم کے

عائشہ سے کوئی پوچھا اے میاں — کیا تھا خلق مصطفےٰ کیجے بیاں
وہ کہے اس شاہ کا خلق عظیم — تھا سراسر صاف قرآن کریم

یعنے قرآں میں خدائے ارجمند — جانئے چیزیں جو فرمایا پسند
بالطبع وہ شہ سے پاتے تھے ظہور — ناپسند چیزوں سے تھا اسکو نفور

یوں دلیل لائے ہیں بعضے عالماں — ہیں یہی خلق عظیم اسکے عیاں
کہ جو اس آیت میں خلاق عزیز — حکم فرمایا نبیؐ کو تین چیز

(قولہ تعالیٰ) خُذِ العَفوَ وَأمُر بِالعُرفِ وَاعرِض عَنِ الجَاهِلِينَ

یعنے کر تو تقصیر بندوں کی معاف — نیکیوں کا حکم کر عالم کو صاف
جاہلوں سے روز و شب اعراض کر — انکی گستاخی سے بس اغماض کر

جو کرے دعوت الی اللہ اے بشیر — ہاں یہ باتیں اسپہ ہونگی سخت تر
پس ہے لازم واعظوں کو بالضرور — تا یہ خلقِ احمدی ہیوے نور

اور العفو کہا ہے اے سلیم — کہ تھی یہ اس شہ کی اخلاقِ عظیم
خلق سے ظاہر میں رکھتا اختلاط — جس سے تھا باطن کو اسکا احتیاط

جذب تھا ہردم اسے سرّ و علن — تھی اسے خلوت یقیں در انجمن
حال و قال ایسا نہیں آسان ہے — ہاں بلاشک یہ اسیکی شان ہے

اور فرمایا ہے شاہِ دوسرا — میں اسی کے واسطے بھیجا گیا
تا کہ اخلاقِ ہمہ پیغمبراں — میں کروں تمام در سر و عیاں

جو صفوت ہے صفی اللہ کی — فہم ادریس پیمبر اے زکی
جود و بخشش ہود کی اور شکرِ نوح — طاعت صالح نبی اے با فتوح

خُلت ابراہیم کی عزم کلیم — زہد عیسیٰ صبر ایوب سقیم
یونہی اخلاقِ جمیع انبیا — جمع تھے اس شاہ میں اے باصفا

پس اسی کے واسطے رب کریم — وصف کی ہے آپکی با خُلقِ عظیم
کیونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جاں — مجمع اخلاق کل پیغمبراں

اور حدیث آئی ہے دوسری اے اخی — آیتِ مذکور جب نازل ہوئی
آپکی تفسیرِ مبارک اے امیں — پوچھا جبریل امیں سے شاہ دیں

وہ کہا یہ آیت اے شاہ کریم — تجھکو سکھلاتی ہے اخلاقِ عظیم
پس از انجملہ یہی ہیں تین بات — تجھسے جو توڑے تو جوڑ اسکے ساتھ

جو کرے محروم تجھکو اے رسول — تو کرے اسکو عطا نہ ہو ملول
بھی کرے تیرے پہ جو ظلم و جفا — عفو تو اس سے کرے اے مصطفیٰ

پس وہ سرور اس مراتب کو بجا — درجۂ غائت کو یوں پہونچا دیا
کہ نہیں فوق اسکے مقدورِ بشر — ہے گواہ قصۂ احد کا اس اوپر

آہ انکا عمِ بزرگوار جب — یعنے حمزہ سیّد اخیار جب
اور ستّر اسکے اصحابِ کرام — پائے ہیں اس دن شہادت اے ہمام

اس شہید راہِ مولا کا جگر — یعنے حمزہ شاہِ شہدا کا جگر
کاٹکر چلے ہیں کفارِ لعیں — بھی ہوا زخمی امامِ مرسلیں

بھی مبارک دانت انکا اے رشید — ہوگیا ہے جب یہ غزوہ میں شہید
بھی مبارک خون انکا اے میاں — منہ سے اور سر سے ہوا اسکے رواں

دیکھے ہیں اصحاب جب اس حال کو — اس جفا اس ظلم اس جنجال کو
تب کئی سب عرض ای شاہِ ہدا — حق میں ان کفار کے کر بد دعا

شاہ نے فرمایا رب العالمیں — بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہیں
وہ مجھے بھیجا ہے رحمت کیلئے — وہ مجھے بھیجا ہدایت کیلئے

یوں دعا کرنے لگا پس با نیاز — اے خداوندِ کریم کارساز
بخش میرے قوم کے جرم خطا — اور انکے تئیں ہدایت کر عطا

وہ کئے ہیں کام یہ ناجانکر — قہر و آفت بھیج مت انکے اپر
آپ جن اخلاق سے تھے بہرہ مند — دوسروں کو بھی وہی کہتے تھے پند

اخلاق نیک کی وصیت جو آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ اپنے صحابہ کرام کو فرمائے

بولتا ہے یوں انس اے باشرف — کہہ ہر اک اچھی نصیحت کیطرف
سرورِ عالم نے دعوت کیا — اور ہر بد کام سے نفرت دیا

جس کا سب مطلب خداوند جہاں — دیکھ اس آیت میں فرمایا عیاں

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ

اور کہا ہے معاذ باصفا / کہ کیا مجھکو وصیت مصطفےٰ
کیجے لازم آپ پر تقویٰ کو تو / راست گوئی اور وفائے عہد کو

اور ادا کیجے امانت صبح وشام / اور کر ترک خیانت بالدوام
اور نگہبانی پڑوسی کی تو کر / اور ترحم کر یتیموں کے اوپر

بھی کلام نرم اور حسن عمل / اور قطع رشتۂ طول امل
اور ثابت رہ سدا ایمان پر / اور رہ واقف معنئے قرآن پر

آخرت سے دل لگا صبح ومسا / اور حساب آخرت سے ڈر سدا
عاجزی اور حلم دائم کیجیے / اور حکیموں کو کبھی گالی نہ دے

اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھی / مت مچا فتنہ کبھی دنیا میں بھی
اور نہ ظالم کی اطاعت کیجیے / اور نہ عادل سے بغاوت کیجیے

اور کرتا ہوں وصیت تجھکو اب / ڈھیلے پتھر پاس بھی رکھ خوف رب
یعنی ان کے پاس بھی مت کر گناہ / تا نہ ہوں تیرے گناہوں پر گواہ

ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور / بخشدیوے تا گناہ تیرے غفور
گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہاں / گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیاں

سرور دیں حسن اخلاق ادب / یونہی سکھلاتا تھا بندوں کو سب
پند سے اسکے ہوا جو مستفید / صبر وحلم اندر ہوا فرد وحید

حضرت رسول رب الجلیل کے صبر جمیل اور حلم (بردباری) بے عدیل کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی / اور طبرانی وغیرہ اے تقی
اسطرح لائے روایت معتبر / زید بن تعنہ سے اے نیکو سیر

وہ یہودوں میں تھا عالم نامور / یوں روایت ہے وہ دیتا ہے خبر
کہ جو ہیں سب پیغمبر آخر زماں / اسکے سب اوصاف و آثار نشاں

میں نے جو دیکھا کتابوں میں تمام / مصطفےٰ میں سب وہ پائے لاکلام
دو صفت لیکن نہیں پایا تھا میں / یعنی وہ دونو صفت یہ ہیں یقیں

حلم اس کا اس کے غصہ کے اوپر / ہووے غالب صف اول اے پسر
اور دوسرا اس سے کوئی سخت بات / گر کریں تو وہ کرے نرمی کیساتھ

چاہتا تھا تا کروں میں امتحاں / یہ دو صفتاں در شہ پیغمبراں
منتظر قابو کا تھا میں باوفاق / ناگہاں ایسا ہوا اک اتفاق

ایکدن وہ بادشاہ انبیاء / قرض میرے سے بہت فرمالیا
اسکی قیمت مجھکو پہنچانیکے تیئں / وعدہ کئی دن کا کیا وہ شاہ دیں

آگے اس وعدے کے دو یا تین روز / جا کے سرور پاس میں اے دلفروز
جب تقاضا آپ سے کرنے لگا / پر نہیں غصہ میں آیا وہ ذرا

بلکہ اتنا بھی نہ فرمایا نبی / کہ نہیں وعدہ ہوا آخر ابھی
دیکھکر یہ حلم قصدا اے امیں / زشت گوئی میں لگا کرنے وہیں

شاہ کی مجلس میں اصحاب کرام / تھے بہت بیٹھے ہوئے ذوالاحترام
پھر لگا کرنے میں سختی سے بات / اس تصور سے کہ شاہ کائنات

غیرت مجلس سے کچھ غصہ میں آ / تا کہے کچھ حرف مجھکو ناسزا
لیک وہ دریائے حلم و افتخار / تب نہیں غصہ میں آیا زینہار

پھر ہوا تنک میں کہا سختی سے تب / خاندان کا ہے ترے شاید یہ ڈھب
کہ ادائے قرض جلدی نہ کریں / قرضخواہوں کو بہت تکلیف دیں

حرف یہ میرے سے سنتے ہی عمرؓ / سخت برہم ہو گیا ہے جلد تر
میں نے تب اٹھ شاہ کے نزدیک جا / چادر اشرف پکڑ کر یوں کہا

قرض میرا اب ادا کر دے ابھی / سن اٹھایا یہ سرور عالم تبھی
دیکھ یہ حالت عمرؓ عالی وقار / ہو گیا بے تاب طاقت ایکبار

کھینچکر تلوار میرے سر پر آ ۔ مجھکو غصے سے بُرا کہنے لگا
تب تھمے ہیں مسکرا نے شاہ دیں ۔ اور فرمایا عمرؓ سے تب وہیں
بلکہ لازم تھا تجھے مجھکو کہے ۔ بامدارا فرض اسکا دیجیے
تب کہا فاروقؓ آسالار دیں ۔ زائد اس سے صبر کی طاقت نہیں
جا ادا کر اسکا حق اے باصواب ۔ بس صلاح فرمادے زائد از حساب
جب سنا میں شاہ سے اسباب کو ۔ دینِ باطل سے اٹھایا ہاتھ کو

روایت

راہ میں آیک جنگلی بے تمیز ۔ شاہ کی چادر کو کھینچا آ عزیز
کیا غرض کھتا ہی کہ تو اے جوان ۔ وہ کیا عرض اے امام انس و جان
کیونکہ جو ہے مال اے شاہِ ہدا ۔ پاس تیرے ہے وہ سب مال خدا
سچ کہا تو یہ نہیں میرا ہے مال ۔ بالیقیں یہ سب ہے مالِ ذوالجلال
وہ لگا اسطرح سے کہنے کیئں ۔ اسکا بدلہ بھی اب دیونگا میں
پس بلا ایک شخص کو بولا ضرور ۔ ایک شتر پر جو بھی دوسرے پر کھجور
بھائیو سالارِ دیں کا صبر و حلم ۔ رحمۃ اللعالمین کا صبر و حلم
تم بھی تا مقدور اپنے مومنو ۔ پیروی کے گل یہ گلشن سے چنو

اے عدو اللہ چادر چھوڑ دے ۔ ورنہ سر کو کاٹتا ہوں تجھے
یہ نہ تھی امید مجھکو اے عمرؓ ۔ کہ تو یوں سختی کرے اسکے اُپر
اور کرے اسکو نصیحت تو مگر ۔ قرضخواہی میں تو یوں سختی نہ کر
حکم ہو تو میں ادا کرتا ہوں قرض ۔ شاہ نے فرمایا اسکی سن کے عرض
تو جو سختی سے کیا ہی اس سے بات ۔ تا یہ بدلہ اسکا ہوئے نیکذات
شاہ پریشاں تھی لایا ہو نہیں ۔ دولتِ دارین کو پایا ہو نہیں
بولتا ہے یوں زبیرہ باصفا ۔ ہم تھے ایکدن ہمرہ شاہِ ہدا
گردنِ اشرف ہوئی سرخی کی لال ۔ تب کہا اسکو رسولِ ذوالجلال
دونوں اونٹوں پر یہ میرے کچھ اناج ۔ بھر کے دلوا لا دکھ ہے احتیاج
وہ نہیں کچھ مال تیرا مجھکو دے ۔ مسکراتے شاہِ دیں بولے اُسے
پر جو کھینچا تو مجھے حق ہے مرا ۔ اس کا بدلہ میں ترے سے لیونگا
شاہ ہنستے تھے بہت فرحت سے جب ۔ گزری یکساعت اسی حالتمیں تب
بوجھ پورا بھر کے دے اسکو نمیر ۔ لیگیا خوش ہو کے وہ صحرا نشیر
دیکھ کسدرجہ کو پہنچا تھا یقیں ۔ کہ زیادہ اس سے متصور نہیں
حلم کا ضد خشم ہے بے ارتیاب ۔ تم کرو اس سے نہایت اجتناب

حضرت رسول کریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تواضع کا بیان

یوں روایت آئی ہی فرخندہ پے ۔ کہ لکھا تاریخ طبرانی میں ہے
عرض یاروں نے کئے ورسی تب ۔ کہ ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب
دوسرا بولا کہ میں چھیلتا ہوں پوست ۔ تیسرا بولا کاٹتا ہوں اسکا گوشت
کام میں اصحاب تھے باہمدگر ۔ اُٹھ وہاں سے چلدئے خیر البشر
ہم ہی سب خدام کرتے ہیں یہ کام ۔ کیوں کئے تکلیف ای شاہ انام
بیٹھے ہی ممتاز ہو یاروں میں وہ ۔ ناشریک ہوا انکے کچھ کام میں وہ
عائشہ کہتی ہیں اے نیکو نہاد ۔ کوئی نہ تھا خوش خلق سرور سے زیاد

ایک سفر میں بولا یاروں سے نبی ۔ ذبح کر بکرے کو اک بھونو بھی
ایک صحابی نے کہا اے نیکنام ۔ ذبح کرنا اسکو اب میرا ہے کام
اور پکاتا ہوں کہا جو تھا اسے ۔ یوں ہی ساری خدمتیں حصہ کئے
جمع کر کچھ لکڑیاں لائے ہیں تب ۔ دیکھ یاروں نے کئے ہیں عرض سب
یوں جواب انکو دئے شاہِ ہدی ۔ اپنے بندے سے رکھو مکروہ خدا

روایت

تازہ رو خوش خلق تھے اور نرم گو ۔ اور سختی کی نہیں تھی ان میں خو

اور عیب و فحش گوئی تو کبھی / ہوئی نہ اس سے قصداً یا بے قصد بھی
اور کسی خادم کو جھڑکاتا نہ تھا / اور نہ کہتا کیوں کیا یا نا کیا
خبر دیتا ہے روایت سے انسؓ / میں کیا خدمت نبیؐ کی دس برس

روایت

ہاں ہوا جب حکمِ خلاقِ عباد / وہ کیا ہے راہِ مولا میں جہاد
اسکے اہلِ بیت یا اصحاب سے / گر اُسے کوئی یا رسول اللہ کہے
اور تالیف انکی کرتا تھا سدا / اور نہ نفرت انکی رکھتا تھا روا
اور صحابہ اس سے جب ملتے تھے آ / آپ ہی کرتا مصافحہ اولاً
اور تفقد کرتا تھا اصحابؓ پر / سارے خاص و عام شیخ و شاب پر
اور سمجھتا تھا یہی ہر ہمنشیں / کوئی عزیز اس پاس میرے سا نہیں
نا کرے وہ جبتلک قطع کلام / قطع کرتا ہی نہ تھا شاہِ انام
سر نہ اس سے پھیرتا تھا وہ کبھی / جبتلک پھیرے نہ سر وہ آپ ہی
خود بخود وہ چھوڑتا تھا ہاتھ جب / چھوڑتا تھا ہاتھ اپنا شاہؐ تب
تا بچھاوے اپنی چادر کو بچھا / اُسپہ بٹھلاتا تھا اسکو مصطفےٰ
تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسولؐ / پھر بجد ہو بلکہ کرواتا قبول
اسکی حاجت سے فراغت ہووے جب / پھر نماز آغاز وہ کرتا تھا تب
جائے مجلس میں رہے خالی جہاں / بے تکلف بیٹھ جاتا تھا وہاں
ایکدن یاراں کہیں ہیں التماس / کہ تو بیٹھے اسطرح اے شاہِ ناس
تب صحابہؓ نے بنایا جلد تر / ایک مٹی کا چبوترہ اے پسر
اور مساکیں کی عیادت کے بدل / شاہؐ جاتا تھا کرم سے اپنے چل
کہ جلا مسکیں مجھے مسکین مار / اور مساکیں میں اٹھائے کردگار
بادشاہوں سے نہ رکھتا تھا ہراس / انکی دولت کے سبب وہ شاہِ ناس
اور اہلِ علم و اہلِ فضل کی / دائماً تکریم کرتا تھا نبیؐ

جوں مہرباں تھا وہ با اہل و عیال / کوئی عالم میں نہ تھا اسکے مثال

روایت

پس کبھی مجکو نہ پوچھا شاہِ دیںؐ / کام تو کیوں کیا کیوں یہ نہیں
اور وہ کبھی ہے شاہِ مرسلیںؐ / ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہیں
اور نہ کرتا تھا وہ شاہؐ سرفراز / پائے اشرف اپنے مجلس میں دراز
تو اُسے لبیک سے دیتا جواب / ملتفت اسکے طرف ہوتا شتاب
اور اول حضرت خیر الانامؐ / آپ ہی ہر اک کو کرتا تھا سلام
اور کریمِ قوم کو خیر البشرؐ / سروری دیتا تھا اسکی قوم پر
اور اپنے ہمنشینوں کو تمام / حصہ دیتا تھا با لطاف تمام
اور آسرور سے جو کرتا تھا بات / وہ طرف اسکے ہی رکھتا التفات
اس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر / شاہ سنتا بات اسکی کان دھر
اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ / کھینچتا اسکو نہ تھا وہ پاکذات
نقل ہے آتا تھا جو اسکے حضور / اسکا وہ اکرام کرتا تھا ضرور
گرچہ نا ہوں اسکے تئیں با شاہِ دیںؐ / رشتۂ خویشی یا رضاعت کا یقیں
اور کبھی تخفیف کرتا در نماز / آنے والے کیلئے وہ سرفراز
رہتا یوں یاروں میں مل شاہؐ ہدا / اجنبی پہچان ہی سکتا نہ تھا
بھی نہ تھی قالین و بالیں کا خاص / صدر مسند سے نہیں تھا اختصاص
کہ تجھے پہچان لیوے اجنبی / پس ہوئی یہ عرض مقبول نبیؐ
بیٹھتا تھا اُسپہ وہ بدرِ ہدا / گرد سب یاراں نجومِ اہتدا
اور مساکیں میں ہی رہتا تھا سدا / اور مولا سے یہ کرتا تھا دعا
اور نہ کوئی مسکیں کو گنتا تھا حقیر / اسکی غربت کے سبب وہ اے خبیر
شاہ مفلس کو بلاتا تھا عیاں / حق تعالیٰ کیطرف وہ ایکساں
حقِ خویشاں یعنی ادا کرتا تھا او / کہ زیادہ ادنیٰ پہ اعلیٰ کو نہو

عہ روایت ۔ عائشہؓ سے یہ ہوا ایکدن سوال ۔ گھر میں کیوں رہتے تھے شاہؐ باکمال ۔ وہ کہیں گھر میں نبیؐ آتے تھے جب ۔ مسکراتے خندہ رو آتے تھے تب ۔ جبتلک گھر میں رہا کرتے تھے آپ ۔ غایت اخلاق سے رہتے تھے آپ ۱۲

عذر خواہ کی معذرت کرتا قبول　　پھر نہ ہرگز اس سے رہتا تھا ملول
اور کرتا تھا قبول آنیکنا م　　دعوتِ آزاد باندی و غلام

روایت

کہ کبھی مجھکو نہ دیکھا شاہ دیں　　مسکرایا ہے مگر وہ تب یقیں
اور تواضع سے وہ کرتا تھا ردیف　　دوسرے کو بر سواری شریف
بیٹھ تھوڑا وقت از لطف و عطا　　چاہا جب جانے سوئے دولت سرا
اور سوار اس شخص کو کروایا شتاب　　بولا مجھ کو جا تو ہمراہِ رکاب
پھر کیا ارشاد تو اسوار ہو　　بلکہ آگے میرے بیشک بیٹھیو

روایت

اور دیکھا راہ میں حضرت کو جب　　جلد مرکب سے اتر وہ باادب

روایت

آہ ایک رسی کی تھی اسکو لگام　　پوست سی خرمے کی زین آنیکنا م
اونٹ پر پالان کہنہ تھا کسا　　ہو کے راکب وہ اسی پر حج کیا
آہ قیمت اسکی تھی درہم چہار　　تھا اسے حالانکہ پورا اقتدار
اور سو اشتر کیا قربان وہ　　فتح مکہ جب کیا باشان وہ
با تواضع بہر شکر کردگار　　خم یہاں تک سر کیا با انکسار
برخلافِ عادتِ مستکبراں　　خسروانِ سرکش و جاہ پروراں

روایت

زہر بکرے کے بھر اندر ملا　　شاہ کے نزدیک لائی کر دغا
جب نبی پوچھے بتا اسکا سبب　　اُسنے کی یہ عرض اے شاہ عرب
رب مرا مجھ پر نہ سونپے گا تجھے　　شہ سے یاراں عرض یوں کرنے لگے
میں کیا تقصیر کو اسکے معاف　　تم بھی اسکو چھوڑ دو اے سینہ صاف
اور اک ملعون یہودی بھیجا　　سحر اس سالارِ عالم پر کیا

اپنی باندی اور غلام اوپر نبیؐ　　کھانے کپڑے میں نہ تھا فائق کبھی
اور ہدیہ انکا کرتا تھا قبول　　اور کرتا بدلہ بہتر رسولؐ
اور عبد اللہ کا بیٹا جریرؓ　　بولتا ہے اسطرح سے اے خبیر

روایت

قیس کرتا ہے روایت ایک روز　　شہ ہمارے گھر ہوئے رونق فروز
پدر میرا سعدؓ نے تب جلد جا　　ایک مرکب حاضرِ خدمت کیا
شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار　　میں کیا حفظِ ادب سے اعتذار
صاحبِ مرکب ہی اولیٰ اے سپہر　　آگے بیٹھے اپنے مرکب کے اوپر
اور ہے منقول یونہی ایکبار　　اک صحابی جبکہ آتا تھا سوار
ہو گیا اسوار اسپر شاہ دیں　　اپنے آگے اسکو بٹھلایا وہیں
اور جب قوم قریظہ پر گیا　　ایک مرکب کے اُپر اسوار تھا

روایت

ایک قطیفہ کہنہ اوڑھا تھا عیاں　　یعنے اک چادر پرانی اے میاں
ہاتھ آئے تھے بہت امصار تب　　باوجود اسکے تواضع تھا یہ سب
اور اس دن وہ بافواجِ عظیم　　جب ہوا مکہ میں داخل اے فہیم
کہ سرِ اشرف تھا پہنچا اُسکا آ　　اونٹ کے پالان تلک اے باصفا
کہ بوقتِ فتح کبر و افتخار　　سربلندی اپنی کرتے آشکار
بولتا ہے یوں انسؓ ای اہلِ جود　　ایک عورت زشت از قوم یہود
حق دیا شہ کو خبر اس بات سے　　پس صحابہؓ واں پکڑ لائے اُسے
مارنا چاہی تھی ہیں تیرے تئیں　　تب کیا ارشاد اسکو شاہ دیں
حکم کیجے ہمکو اس کے قتل کا　　یوں کہا تب انکے تئیں وہ ذوالعطا

روایت

تب ہوئے بیمار کئی دن شاہ دیں　　پس دیا آ خبر جبریلؑ امیں

یوں روایت لائے ہیں اہلِ نیک خو ریشِ اطہر کا نبیؐ کے ایک مو
آہ تب وہ بادشاہِ انبیا کہتے ہیں بیمار چھ مہ تک رہا
جاکے لافاروقؓ فی اس چاہ سے بال وہ نزدیک تھا شاہؐ کے
صحت کامل ہوئی اس شہؐ کو تب خدشہ لاتے ہیں یہانتک سن تو اب
کیوں ہوا شہؐ پر اثر دیجے جواب سن یہ خدشہ کا جوابِ باصواب
سیدِ عالم کو کفارِ عرب بولتے تھے آہ جادوگر ہے سب
کہ اثر جادو کا ہو شہؐ پر عیاں تاکہ نادم ہوویں یکسر کافراں
شاہؐ جادوگر کبھی ہوتا اگر اُن پہ جادو کا نہیں ہوتا اثر

روایت

آئی خدمت میں وہ اک دن شاہؐ کے اور کہی حاجت ہے تیرے پیس مجھے
بالیقیں بیٹھوں گا تیرے ساتھ میں اور قضا تیری کروں حاجت کیتیں
اپنی حاجت سے وہ فارغ ہوکے جب ہوئی رواں سرور اٹھا وانسے تب
ہے بخاری کی روایت میں تو جان کہ مدینہ کی تھیں آتی باندیاں
یہ تواضع شاہؐ کا اے اہلِ دیں دیکھ کس درجہ کو پہنچا تھا یقیں

روایت

سربراہی انکی دینے اے انیس تب کھڑا وہ شاہؐ بانفسِ نفیس
بولا جب یاراں مرے ہجرت کئے اور حبش میں جاکے جب داخل ہوئے
دوست پس رکھتا ہوں میں اے اہلِ دیں اسکا تا بدلہ کروں میں ہی یقیں
بھی روایت ہے وہ سالارِ جہاں اپنا کپڑا آپ سیتا تھا یہاں
اور اپنے گوسفندوں سے بجا دودھ لیتا تھا نچوڑے باصفا
اور شریک ہو لطف سے خادم کیتا آپ آٹا گوندھتے وہ پاک ذات
پر مواہب میں کہا ہے گاہ گاہ کام شاید یہ کیا وہ دیں پناہ
گاہ کرتا تھا وہ بانفسِ نفیس اور کبھی کرتا شراکت وہ رئیس

دے گرہ جادو کے گیارہ اس لعین چہ میں یک رکھے یہودانِ لعین
پس خبر اس سے دیا سرور کو حق اور بھیجا سورۂ ناس و فلق
پڑھکے وہ سورتیں گیارہ آیتیں کھولے وہ گیارہ گرہ اے بھائی جن
شاہؐ کی امت جو ہیں اولیا نہ اثر ہوتا ہے اُن پر سحر کا
قاعدہ یہ ہی مقرر اے پسر کہ نہیں ساحر پہ جادو کا اثر
اس لئے ہے حکمتِ ربُّ العلا اس طرح اس امر میں کی مقتضا
کیونکہ انکے قاعدہ سے ہی یقیں سحر کی تاثیر ساحر پر نہیں
جب سنینگے ہمسے یہ نغز جواب ہووینگے بے دست و پا اہلِ کتاب
نقل ہے عورت تھی اک باشعور عقل میں تھا اسکے نقصان و فتور
لطف سے شہؐ اسکو فرمایا ہے تب بیٹھ جس گلی میں تو چہتی ہے اب
پس وہ زن بیٹھی تلک بھی اسکے شا آپ بھی بیٹھا ہی شاہِ کائنات

روایت

اور پکڑتیں دستِ سالارِ بشر پس رواں ہوتا لیجاتیں تھیں جدھر
اور مقصود نہیں اس پر زیاد ہیں بہت ایسی روایات اے رشاد
اور نجاشی کیطرف سے ایک بار آئے تھے کئی ایلچی اے ہوشیار
عرضِ خدمت یوں صحابہؓ نے کئے ہم کرینگے انکی خدمت حکم دے
خدمت و تکریم انکی آشکار یہ بجالائے بہت سرورِ جہار

روایت

ٹوٹے گر نعلین کی اپنے دوال آپ ہی کرتا درست وہ باکمال
باندھتے تھے خود ہی اشتر کو نبیؐ اور چارہ ڈالتے تھے آپ ہی
اور مدد کرتے تھے وہ خدام کی تا ہو آسانی انہو کے کام کی
کیونکہ متعین تھی اسکو دس غلام گاہ فرماتا تھا وہ انکو ہے کام
چیز اپنی آپ ہی لیتا اٹھا وہ اٹھانے غیر کو دیتا نہ تھا

حضرت کی وعدہ وفائی کا بیان

روایت

پس سرِ اول اک خرید اشاہِ دیں — اور اٹھایا آپ ہی وہ اے امیں
کہ اٹھانے اپنی چیز اے ہوشیار — اسکا مالک ہی بہت تھے سازوار
پہننے میں اسکے ہی ہیں اختلاف — پر کہا ابن قیمِ جوزی یہ صاف
حضرتِ عثمانؓ ہوا جندن شہید — پہنا تھا شلوار اُسدن وہ رشید
اور حاجت اسکے کرتا تھا قضا — اپنے وعدہ کو وہ کرتا تھا وفا
قبلِ بعثت میں خریدا ایک چیز — مول کچھ باقی تھا اسکا اے عزیز
کرکے یہ اقرار آیا جبکہ گھر — آیا یہ وعدہ کو بھولا بے خطر
دیکھا کیا ہوں کہ وہ سالارِ دیں — منتظر تشریف رکھا ہے وہیں
تین دن سے تھا ترا ہی انتظار — ہیں کیا تب شہ نے ہی عجز و انکسار
اور اسمٰعیلؑ پیغمبر سے بھی — آئی ہے ایسی حکایت اے اخی
سنتِ نبوی کے بھی تابعال — بھی وہ ایسے ہو گئے ذی عز و شاں
جیسے سیدِ عبدِ قادرؓ باصفا — غوثِ اعظمؓ پیشوائے اولیا

بو ہریرہؓ نے کہا اے نیکذات — آیا میں بازار کو سرور کیساتھ
آگے میں آیا اٹھاؤں تا اُسے — وہ شہِ کونین فرمایا مجھے
مول لینا شاہِ دیں شلوار کا — اک حدیثِ پاک سے ظاہر ہوا
کہ ہے ظاہر یہ سخن کرنا خرید — واسطے ہی پہننے کے اے سعید
بیوہ یا مسکین کے جانے ساتھ بھی — ننگ کچھ رکھتا نہ تھا حقکا نبیؐ
اس طرح مروی ہے عبداللہ سے — کہ شہِ عالم رسول اللہ سے
پس کیا میں عرض اے شاہِ عرب — ٹھیرئے اس جائے ہی لاتا ہوں اب
تین دن کے بعد آیا یاد جب — پس وہیں دوڑا نہ کر کچھ دیر تب
دیکھکر مجھکو یہ فرمایا ہے بس — کہ مجھے تو رنج میں ڈالا ہے بس
ہے تواضع کا یہ بیشک منتہی — اور صبر و صدق و وعدہ کا وفا
حق نے فرمایا ہے جسکی شانمیں — صادق الوعدہ یقیں قرآنمیں
انسے بھی آئے ہیں اکثر در وجود — بالیقیں ایسی ہی ایفائے عہود
خضرؑ کو وعدے پہ اے فرخندہ فال — منتظر بیٹھا رہا تھا ایک سال

حضرتؐ کی خوش طبعی کا بیان

اور خوش طبعی بھی سالارِ انام — گاہ گہہ کرتا تھا باصحبِ کرامؓ
اصل میں مقصود دلجوئی کا تھا — مدعا یاروں سے خوش خوئی کا تھا
کہ معطل جس سے ہوں دینی امور — آوے حقکے ذکر و طاعت میں فتور
اور اگر مقصود ہووے اسمیں خوب — اہلِ دیں کی فرح تالیفِ قلوب
فی الحقیقت وہ شہِ عالی صفات — گر نہ رہتا اسطرح لوگونکو ساتھ
کس بشر کو تھی یہ طاقت یہ مجال — کہ کرے اس شاہ سے قال و مقال
خواب میں رہتی تھیں وہ بی بی اگر — لیٹتے تھے تھوڑا اپنے فرش پر
گر نہ رہتے اس طرح شاہِ ہدا — کوئی اسکو دیکھ ہی سکتا نہ تھا
اور وہ سرور دمِ مناجات و دعا — جو کلامِ حق کو سنتا تھا بجا

پر وہ خوش طبعی تھی ایسی اے امیں — جسمیں تھا مضمون سچا بالیقیں
جو حدیثیں منع میں منقول ہیں — کثرت و افراط پر محمول ہیں
ایسے باتوں سے جو سالم ہو مزاج — ہے شریعت میں وہ جائز اور مباح
جیسے تھا فعلِ رسولِ انس و جاں — مستحب ہو جاویگا تب بیگماں
یہ تواضع اور دلجوئی مدام — گر نہ کرتا خلق سے وہ صبح و شام
فجر کی سنت کی بعد از وہ مدام — عائشہؓ کے ساتھ کرتا تھا کلام
باہر آتے بعد وہ شاہِ ہدا — پھر نمازِ فرض وہ کرتے ادا
جو ہمیشہ شب کو کرتے تھے قیام — اور تلاوت ذکرِ خلاقِ انام
اس لئے نورِ مہابت اور جلال — اس سے اک ہوتا تھا ظاہر باکمال

Scanned with CamScanner

پس انہوں کو بھی رکھا تھا انکاں اے ہمام
کہ کرے اس سے ملاقات و کلام

خلقتِ ارضی و سفلی سے اُسے
اُنس تا حاصل ہو صلی سے اُسے

بعد جو آتا تھا باہر اے میاں
یہ تھا رفق و مہربانی کا نشاں

شیخ ابن الحاج سے اے باصفا
نقل یہ نکتہ مواہب میں لکھا

نقل ہے اکبار زینبؓ اے امیں
اُمِّ سلمہ کی جو بیٹی تھی یقیں

غسل جب کرتے تھے وہ عالیجناب
منہ پہ زینبؓ کے وہیں پھینکا ہے آب

چہرہ متغیر ہوا وہ زینہار
تاکہ وہ بوڑھی ہوئی آبا وقار

اور صحابی صغیر ابن ربیع
نام ہے محمود جس کا اے رفیع

تھا کنواں یک اسکے گھر اے باصواب
تھا وہاں اک ڈول تھا کچھ اس میں آب

وجہ خوش طبعی سے وہ پانی کو تب
چہرہ محمودؓ پر مارا ہے سب

حافظہ کا اسکے شہرہ تھا بڑا
قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا

اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے
جو بخاری میں یقیں مذکور ہے

تھی یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات
ویسی حالت میں بھی صدیقہ کیساتھ

اور تنزل ز علوِ آں مقام
اسکے تئیں ناسوت میں ہو والسلام

وہ گروہِ مومنیں پر تھا رحیم
کہ گواہ ہے اس پہ قرآنِ کریم

اور رکھا تھا خداوندِ قدیر
اسکی خوش طبعی میں برکاتِ کثیر

وہ ربیبہ تھی رسول اللہ کی
خدمتِ عالی میں اسکے آئی تھی

یُمن سے اسکے تھی اے باصفا
چہرہ پاک اس کا نورانی ہوا

تھی جوانی کی وہی رونق بحال
کچھ نہیں پایا کمی حسن و جمال

پنجسالہ تھی مبارک اسکی سن
شاہؐ اسکے گھر کو آئے ایک دن

شاہِ عالمؐ اس سے کچھ پانی پیا
اور پانی منہ میں جو باقی رہا

پس برکت سے اسکی بالیقیں
حافظہ اسکو ہوا حاصل وہیں

اس سبب سے ہیں گنے اسکے تئیں
طبقہ اصحابؓ میں اہلِ یقیں

حضرت جناب رسالت علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے جود و سخاوت کا بیان

کیا لکھوں جود و سخائے احمدی
بخششِ بے انتہائے احمدی

جود کہتے ہیں اسی کو اے فنا
بے غرض اور بے عوض ہووے عطا

نعمتیں ظاہر و باطن کی تمام
حسی و عقلی کمالاتِ ہمام

بعد حق کے حقتعالی کا رسولؐ
اجودِ ابنائے آدم ہے نہ بھول

کہ وہ نشرِ علم کرتے ہیں سدا
بے عوض اور بے غرض بہرِ خدا

جود و بخشش کا مقدس حق کے نور
ذات میں جسکے کیا تھا بس ظہور

یہ صفت تو حقتعالی کی ہے خاص
ذات سے اسکے ہے رکھے اختصاص

بے غرض اور بے عوض عالم کتئیں
خاص وہ بخشا بنی آدم کتئیں

اور بعد آں امام المرسلیں
اسکی اُمّت کی ہیں سب علمائے دیں

یک حدیث آئی ہے ایسی ہی صحیح
بس یہی اسکا ہے مضمون صریح

اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ (الحدیث)

ہاں غرض دنیا کی جو رکھے یقیں
دین کے علما میں وہ داخل نہیں

کہ دُر و مرجان سے اسکے ای حبیب
کوئی نہیں ہرگز ہوا ہے بے نصیب

جو کہ مانگا سو دیا ہے بے ملال
بلکہ بخشا ہے زیادہ از سوال

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ
لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاءَهٗ نَعَمٗ

بحرِ فیض جودِ سالار یقیں
موجزن ایسی تھا ہر آن و زماں

اور جواب نذرِ کسی سائل کے جہاں
لا نہیں لایا وہ ہرگز بر زباں

نعت میں اس شاہ کے ای باصفا
ہے فرزدقؔ[ع] نے یہ کیا بہتر کہا

نرفت لا بزبانِ مبارکش ہرگز
مگر بہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

[ع] عرب کا ایک مشہور شاعر ہے

لا نہ گزرا شہ کی ہرگز لب اُپر
یک شہادت کی ہی کلمہ میں مگر

گر نہ حاضر ہووے فرضاً کوئی چیز
شاہ تب خاموش رہتا اے عزیز

پر صریح اُسکو نہ کہتا شاہ دیں
کہ نہیں مجھ پاس یا دیتا نہیں

کہ کبھی سرور بقصدِ اعتذار
لا نہ لایا ہوں زباں پر زینہار

دہ کہا اب مرکبان حاضر نہیں
تا سوار اُن پر کروں تمکو یقیں

اور زبادِ رجا میں ایسا ہی کلام
جو ہوا ظاہر رسالا آرا انام

نفی لا کی خبر کی تعمیم سے
بعض جا ایسی ہی مستثنی رہے

لا نہ فرمانیسے مطلب ہے یہی
جود و بخشش سے نہ قاصر تھا کبھی

بخل جس دربار سے بس دور تھا
گنج اس کا جود سے معمور تھا

جیسے بعض اشخاص بقال و مقال
جب کئے اس سے حکومت کا سوال

تا مسلمانوں کے کا مومنیں سبھی
اور صلاحِ حال ہیں سائل کے سبھی

روایت

شاہ فرمایا اُسے تو ہے ضعیف
آرزو مت کر عمل کی اے عفیف

تا زیانہ بھی گرے گا بر زمیں
مانگ مت وہ بھی کسی سے اے امیں

دے زکوٰۃِ مال بھی مال آ اہتمام
اسکے مذہب میں ہے رکھنا ہی حرام

ہے روایت اک جماعت کے تئیں
کچھ عطا کرتا تھا شاہِ مرسلیں

یا نبی یہ شخص مومن ہے بجا
جانتا ہوں اسکے تئیں میں ہے مرا

بار سوم بھی جب ایسا ہی کہا
تب عمرؓ سے شاہ نے فرما دیا

اور ویسے لوگ کو دیتا نہیں
کہ اسی میں ہے صلاح انکی یقین

کہ رکھے جب بندگو کو دوست رب
اور نہ دنیا دیوے انکو بر طلب

کوئی سائل کو غرض آ با خرد
سرورِ عالم نہیں کرتا تھا رد

قرض کر جب مجھکو دیویگا خدا
قرض وہ تیرا کرونگا میں ادا

ترمذی لایا روایت ایکبار
آئے تھے درہم یقیں نود ہزار

گر نہ ہوتی یہ شہادت اے امیں
لا وہ سرور کی نعم ہوتا یقیں

اور دلجوئی وہ سائل کی تمام
عذر سے کرتا تھا از شیریں کلام

لا نہیں کہتا تھا کہنے سی مگر
یہ نہیں آتا ہے لازم اے پسر

جبکہ اک غزوہ میں جانے اے میاں
شخص بعضے اس سے مانگے مرکباں

تب یہ کہنا ہی تھا سرور کو ضرور
حق میں انکے حکم یہ پایا صدور

اختصاص اس جائے کا ہے از تبیاں
بالیقیں جیتا تھا ایسا ہی جواب

کہ امامِ قسطلانی با صفا
دیکھ ایسا ہی مواہب میں لکھا

جون بخیلاں بخل سی کہتے ہیں لا
وہ کبھی ہرگز نہیں ایسا کہا

ہاں اگر سائل نہ رکھتا اہلیت
اور نہ دینے میں بھی رہتی مصلحت

انہیں استعداد اس کی بالیقیں
جب نہ پائی شاہ نی بخشی نہیں

اس حکومت سے نباوے کچھ خلل
اسلئے بخشا نہیں انکو عمل

ہے روایت آ ابو ذرؓ ایکبار
اس سے مانگی ہی حکومت آشکار

اور کوئی چیز کا بھی بے ملال
تو کسی سی بھی نہ کر ہرگز سوال

اے برادر یہ ابو ذرؓ با صفا
زاہدوں سے تھا صحابہؓ کو بڑا

روایت

مستحق اک شخص کی تئیں جانکر
یوں کیا اسکی سفارش آ عمرؓ

جب کہا دو بار یوں وہ پانچو
شہ نی فرمایا کہ ہاں مومن ہے او

کہ بہت اشخاص ایسے نیک ہیں
دوست رکھتا ہوں مقرر انکو میں

گر نہ یوں بعضونکو فرماوے عطا
یہ تخلق ہے بہ اخلاقِ خدا

اور کسی کو دوست نا رکھے مگر
دیوے اسکو مالِ دنیا بیشتر

گر نہ رہتی پاس اسکے کوئی چیز
حکم یوں کرتا تھا اسکو اے عزیز

روایت

شاہ وہ مبلغ کو رکھکر بر حصیر
کر دیا تقسیم آغاز اے خبیر

ـه مطلب ان تمام ابیات کا یہ ہے. کہ رسول پاک صلعم کبھی لفظ لا نہ فرماتے تھے بلکہ ہر ایک سائل کا بقدر احتیاج و اہلیت سوال ادا کرتے تھے.

ایک درہم بھی نہیں باقی رہا
آکے ایسے میں کوئی سائل ہوا

اسکو فرمانے لگے خیر البشر
ہوگیا اب صرف سارا مال و زر

اب ضرورت ہووے گر لاحق تجھے
جاکے تو بازار میں اب قرض لے

جب مجھے کچھ بھیج دیویگا خدا
قرض تیرا میں ادا کر دیونگا

عرض کی فاروق ذی شاں نے شاہِ دیں
دیکھ لکئے بار تو اس کو یقیں

اب نہیں جو چیز قدرت میں ترے
حق نہیں تکلیف دی اسکی تجھے

عرض سرور کو نہ یہ آئی پسند
تب کہا انصار سے اک ارجمند

یا رسول اللہ ہر دم خرچ کر
اور کسی کا کچھ نہ کر خوف و خطر

عرش کا مالک جو ہے پروردگار
مال و زر دیویگا تجھکو بے شمار

جب سنا اس بات کو شاہِ جہاں
مسکرانے کو لگا ہو شادماں

اسکے چہرے سے علامات سرور
ہوگئے ظاہر کراماتِ سرور

پس وہ فرمایا ہے انصاری کو تئیں
کہ اسی کا ہوں یقیں مامور میں

روایت

اور جو تھی بیٹی معوذ کی یقیں
یوں روایت لائی ہے اپنے پیش میں

کہ رسولِ ربِ عالم کے حضور
لیگئی میں اک طبق تازہ کھجور

اپنی مٹھی بھر کے شاہ انبیاء
زیور و سونا تبھی مجھ کو دیا

بولتا ہے یوں انس اے باصفا
جزیہ جبکہ آیا تھا بحرین کا

حکم فرمایا رسول اللہ تب
گوشۂ مسجد میں ڈالو اسکو اب

کہتے ہیں اتنا کبھی مالِ وفور
شاہِ عالم کے نہ آیا تھا حضور

لایا جب تشریف از بہر نماز
اسکو دیکھا ہی نہیں وہ سرفراز

جب نمازِ وقت سے فارغ ہوا
مال و زر ہر شخص کو دینے لگا

حضرت عباس اس سرور کا عم
یوں کیا ہے عرض اے شاہ امم

بدر کے غزوہ میں اے شاہِ جلیل
میں بھی اور میرا بھتیجا اک عقیل

ہوگئے ہیں ہم دونو جب اسیر
فدیہ دینے میں لگا مبلغ کثیر

پس بہت مبلغ مجھے کیجے عطا
اسکو فرمایا ہے تب خیر الوریٰ

جتنی طاقت ہے اٹھانیکی تجھے
اس قدر اس مال سے اب لیجیے

پس بچھا چادر وہ اپنی جلد تر
آمیں باندھا ہے بہت سا مال و زر

جب اسے چاہا اٹھانے نہ سکا
عرض پھر یوں شاہِ عالم سے کیا

یا نبی اسکو اٹھانے کیلئے
اور کسی کو حکم اب فرمائیے

شاہ فرمایا نہیں تو ہی لیجا
اسکی قطعِ طمع خاطر یوں کہا

تب وہ بستہ کھولکر کچھ کر کے کم
لیگیا کندھے پہ پھر آیا بہم

عرض کر دیا ہے سرور کے بار بھی
لیگیا ہے بلکہ تیسرے بار بھی

اور دوسرونکو بھی شاہ البشر
مال و زر بخشا ہے اسدن سقدر

مجلسِ اشرف سے جب اپنے اٹھا
ایک درہم بھی نہیں باقی رہا

ہے روایت لاکھ درہم تھے وہ سب
صرف اسدن ہی کیا شاہِ عرب

الغرض سرور کی وہ جود و سخا
جان اسدرجہ کو پہونچی تھی بجا

منع فرمایا بہت دینے سے حق
دے اسے اوسط کو درجے کا سبق

روایت

ہے روایت ایکدن سرور کے پاس
ایک لڑکے نے کیا آ التماس

ماں مری کی عرض اے شاہِ زمن
پہننے مجھکو نہیں ہے پیرہن

کیجیے اک پیرہن مجھ کو عطا
شاہ بولے بعد اک ساعت کے آ

پس گیا اور جلد آیا ہے تبھی
پھر کہا ماں عرض کرتی ہے ابھی

پیرہن جو ہے تنِ اطہر اوپر
دیکھیے مجھکو وہی اے نامور

حجرۂ اشرف میں جاکے بے ملال
پیرہن اپنا دیا اسکو نکال

تن برہنہ گھر میں بیٹھا رسول
تھے صحابہ منتظر باہر ملول

تنگدل ہوکر گئے آخر وہ سب
آیتِ اشرف ہوئی نازل یہ تب

Scanned with CamScanner

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

یعنے فرمایا ہے حق اے مصطفےٰ
اسقدر مت کر فراخی با صفا

جس سے بیٹھے گھر میں تو ہو بے لباس
اور صحابہ کو جاویں تیری ہوا داس

استفادہ دین کا انسے کہیں
ہو تری خدمت سے موقوف آئیں

روایت

ہے بخاری میں روایت اے اخی
کہ کوئی بی بی بہ درگاہِ نبی

ایک چادر سی کے بہترے ہمام
کی روانہ اور یہ بھیجی پیام

یا رسول اللہ یہ چادر میں نے سی
ہے خوشی میری کہ اوڑھیں آپ ہی

عرض کو اسکے قبولا شاہِ دیں
حاجتِ چادر بھی تھی ان کتئیں

اوڑھکر بیٹھا تھا سرور وہ رِدا
کوئی آکر عرض ایسے میں کیا

چادر اشرف یہ کیا بہتر ہے اب
حاشیہ اسپر یہ کیا خوشتر ہے اب

یا نبیؐ چادر یہ مجھ کو دیجئے
شہ بہت خوش ہو کے دیڈالے اُسے

جب اٹھا مجلس سے سالار انام
تب وہیں سائل کو اصحاب کرام

یوں لگے کرنے ملامت پر ملال
کہ بہت بیجا کیا تو یہ سوال

کہ شہؐ والا بہ شوق و احتیاج
چادر اقدس کو یہ اوڑھا تھا آج

مانگنا تیرا ہوا بس ناصواب
اس طرح سائل دیا انکو جواب

اوڑھنے اپنے نہ مانگا اسکے تئیں
بلکہ میرے کفن کو مانگا ہوں میں

کہ یہ چادر اسکی جب مرغوب ہے
کفن کے خاطر مرے بس خوب ہے

تا کہ اسکے کفن سے بے ارتیاب
حق تعالیٰ مجھکو نا دیوے عذاب

یا الٰہی ہمکو توفیق سخا
کر عنایت اور بخالت سے بچا

حضرت سیدِ انس و جاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیاں

جوں سخاوت میں تھے سرور بے مثال
تھا شجاعت میں اسی پورا کمال

کوئی شجاعت میں نہ اسکا مثل تھا
تھا یقیں وہ اشجعِ خلقِ خدا

سخت جنگوں میں دلیرانِ کبار
جبکہ پاتے تھے نہایت اضطرار

شاہ دیں رہتا تھا تب ثابت قدم
جبکہ خود ہی پیش ہوتے دمبدم

چو طرف سے مشرکاں پر شور و شیں
تیر باراں جب ہوئے روز حنین

ہو گئے ہیں منتشر سب غازیاں
فوج میں آیا تزلزل بیکراں

سرورِ عالم نہ جاگہہ سے ہلا
یک قدم ہرگز نہیں پیچھے ہٹا

تھے ملازم تھوڑے ہی صحب کبار
شاہ تھا تب ایک خچر پر سوار

حضرتِ عباسؓ پکڑا تھا رکاب
اور ابوسفیانؓ لگام اے باصواب

یہ ابوسفیاںؓ تھا اسکا ابنِ عم
یعنے حارث کا پسر عالی ہمم

شاہ خچر کو اٹھاتا تھا وہیں
تا کرے حملہ بہ کفارِ لعیں

پر ابوسفیانؓ حارث نیکنام
چھوڑتا ہرگز نہ تھا اسکی لگام

شاہ کہتا تھا نبی ہوں لا کذب
اور میں ہوں ابن عبد المطلب

اور وہ تب لیکے یکمشت کنکر
پھینک ڈالا لشکرِ کفار پر

کوئی نہ تھا کفار میں ایسا بشر
آنکھ میں جسکے پڑے ہوں نا کنکر

فتح و نصرت چاہا از پروردگار
ہو گئے کفار تب یکسر فرار

ذکر بالتفصیل اس غزوے کا سب
کر تو اخبار نبوت سے طلب

حضرت کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت بے نہایت کا بیاں

کیا لکھوں اسکی شفقت کا بیاں
رافت و الطاف و رحمت کا بیاں

حق کیا جسکو قرآں میں خطاب
رحمۃ للعالمین بے ارتیاب

سورۂ توبہ کی آخر اے فہیم
جسکو فرمایا رؤف و ہم رحیم

ہے یقیں دریائے رحمت اسکا عام
خلق اور عالم کو گھیرا ہے تمام

Scanned with CamScanner

اسکی مقدم کی برکت سے خدا / دور دنیا سے کیا قہر و بلا
شرع کے احکام کی تخفیف جو / اپنی سب اُمت پہ کروایا ہے وہ
چھوڑتا تھا اور کتنے افعال او / تاکہیں اُمت اُپر نا فرض ہو
ترک تاخیرِ عشا بے قیل و قال / اور یونہی نہی از صوم وصال
رونا کوئی بچہ کا وہ سنتا تھا جب / اور پڑہتا تھا نماز وہ شاہ تب
تو سبک کرتا نماز وہ شاہ دیں / کر شفقت اسکے بچہ پر یقیں
کافراں تکذیب جب اسکی کئے / اور انکو رنج اور ایذا دئے
اک فرشتہ کو تئیں اس شاہ دیں / جو مؤکل ہے پہاڑوں پر یقیں
یا رسول اللہ جو کچھ حکم ہو / جان و دل سے میں بجا لاؤں کہو
میں وہ لا دونوں کو ٹکراؤں شتاب / کافراں مکہ کے مرجاوینگے سب
بلکہ یہ امید ہے حق سے مجھے / کہ خدا اولاد انکو ایسی دے

روایت

برجبال و برزمین و آسماں / تاکریں تیری اطاعت یکساں
شاہ نے فرمایا یہ سنکر اسکے تئیں / دوست رکھتا ہو سو کرتا نصیحت میں
ابن مسعود معظم یوں کہا / گاہ گاہ ہم پر امام الانبیا
تا نہ آوے ہم پہ تنگی اور ملال

مومنونکو خاص ہے سنت و عیاں / اسکے ہیں ممنون سب خرد و کلاں
تھا یہ اُمت پر شفقت کا سبب / غایتِ الطاف و رحمت کا سبب
حکم جوں مسواک کا اے باںیاز / وہ نہ فرمایا برائے ہر نماز
اور بہت افعال ایسے ہی یقیں / طول ہے تفصیل جنکی آئے امیں
اور اس بچہ کی ماں اے باںیاز / تب جماعت ساتھ رہتی در نماز

روایت

عرض خدمت یوں کیا آ جبرئیل / یہ کیا ہے حکم یوں رب الجلیل
تو جو فرماوے سو وہ لاوے بجا / وہ فرشتہ عرض آکر یوں کیا
دو طرف مکہ کی جو ہیں اخشبین / دو پہاڑاں وہ بڑے ذی ریب و مین
تب کہا یوں رحمۃ للعالمیں / کہ ہلاکت انکی ہیں چہتا نہیں
وہ بجا لاویں عبادت حقکی ٹہیک / اور کسی کو نا کریں اسکا شریک
اور کہا اکبار آ روح الامیں / کہ کیا ہے حکم رب العالمیں
تو جو فرماوے بجا لاوے ابھی / مار ڈالیں تیرے اعدا کو سبھی
اور کروں تاخیر اُمت سے عذاب / ہوویں وہ توبہ سے شاید کامیاب
وعظ اور ارشاد کرتا تھا کلام / پر نہ فرماتا تھا ہر صبح و شام
اسکو تھا ایسا شفقت میں کمال

حضرت کی صدق و عدالت اور عفت و امانت کا بیان

شاہ کی صدق و عدالت کا بیاں / اور عفت اور امانت کا بیاں
اعدل و اصدق تھا شاہ انبیا / اور سب میں وہ عفیف الناس تھا
شاہ کو قبل نبوت بالیقیں / سب کے سب کہتے تھے اسکو تئیں امیں
حکم جو فرماتا تھا انکو رسول / جان و دلسے اسکو کرتے تھے قبول
بولتا ہے یوں علی مرتضیٰ / کہ ابوجہل لعیں شہ سے کہا
پر جو لایا ہے نیا تو ایک دیں / ہاں قبول اسکے تئیں کرتے نہیں

ہے فزوں از قدرتِ تحریر سے / اور باہر طاقت تقریر سے
اسکے صدق و عدل و عفت کو مدام / معترف تھے اسکے اعدا بھی تمام
اور قضایا میں قریش اے محترم / سب اسی سرور کو کرتے تھے حکم
کہا قسم حقکی کہا ہے وہ عیاں / میں امیں ہوں در زمین و آسماں
ہم نہیں تکذیب کرتے ہیں تری / جانتے کاذب نہیں تجھکو کبھی
واہ کیا بیہودہ لایا یہ کلام / لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بِالدَّوَام

اسکے کہنے میں تناقض ہے صریح
کیا ہی نامعقول یہ قول قبیح

اس لعین کی پھر یہ کیسی احمقی
تھا ازل کا اور ابد کا وہ شقی

جبکہ جانیں اسکو صادق بیقصور
جو کہے تصدیق اسکی ہے ضرور

پس یہ آیت پائی ہے شرف نزول
اس سے تا ہووے تسلی رسول

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝

یوں لکھے تفسیر اُسکی عالماں
کہ یہ فرمایا ہے خلاق جہاں

اے محمد[1] یہ گروہ ظالمیں
فی الحقیقت تجھ کو جھٹلاتے نہیں

بلکہ وہ انکار آیات خدا
گمرہی سے اپنے کرتے ہیں سدا

رہ تو فارغ اور انکا کھا نہ غم
بالیقیں انکی سزا دینگے ہم

بدر کے دن از ابوجہل لعیں
پوچھا اخنس بن شرق ایسا نہیں

کہ یہاں اب تیرے اور میرے سوا
شخص کوئی حاضر نہیں ہے تیسرا

اب تو سچائی سے اس عقدہ کو کھول
مصطفےٰ صادق ہے یا کاذب بول

بولا وہ واللہ سچا ہے نبی
جھوٹ ہرگز وہ نہیں بولا کبھی

پوچھا ہرقل جب ابوسفیان سے
بعض اوصاف اس شہ اکوان کے

یہ بھی بولا آگے نبوت کے کہیں
کیا کہا تھا جھوٹ وہ سالار دیں

تب ابوسفیاں کھا حق کی قسم
بات جھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم

بولا ہرقل خلق سے جب یوں کہے
بات جھوٹی وہ خدا پر کیوں کہے

اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش
جو تھا مکہ میں رؤسائے قریش

بارہا قرآں کو سنتا تھا وہ
اور روتا تھا کبھی یوں کہتا تھا وہ

کہ بلاشک جانتا ہوں میں یقیں
یہ کلام ہرگز بشر کا تو نہیں

یہ کلام پاک ہے جیسا لذیذ
کوئی کلام ہرگز نہیں ایسا لذیذ

اور حارث ابن عامر اے میاں
روبرو لوگوں کے جھٹلاتا تھا واں

کرتا خلوت اپنے جب لوگوں کے ساتھ
کھا قسم وہ حق کی یہ کہتا تھا بات

کہ محمد کذب گو ہوں سے نہیں
وہ بہت سچا ہے بیشک ور امیں

اور ابوجہل لعیں یک روز آ
شاہ عالم سے مصافحہ ہے کیا

مشرکاں پوچھے ہیں اس گمراہ سے
کیا تو کرتا ہے مصافحہ شاہ سے

یوں دیا بوجہل نے انکا جواب
کہ یقیں میں جانتا ہوں با صواب

ہے محمد حق کا پیغمبر یقیں
لیک تابع اسکا میں ہوتا نہیں

تھا یہ حال مشرکاں بے ارتیاب
اور مقر تھے یونہی سب اہل کتاب

بلکہ اُنسے جانتے تھے وہ زیاد
پر نہ ایمان لائے از وجہ عناد

اور دیا توفیق جنکے تئیں خدا
پائے وہ عز و شرف ایمان کا

اسکی عفت کا بیان محترم
کیوں لکھوں لرزاں و ترساں ہے قلم

اپنے ازواج و کنیزاں کے سوا
کوئی عورت کو نہیں ہرگز چھوا

بیعت عورات وہ لیتا تھا جب
ہاتھ میں ہاتھ انکے نہ دیتا تھا تب

عہد لیتا تھا فقط عورات سے
اور حیا رکھتا تھا مکروہات سے

عائشہ کہتی ہے مولا کی قسم
اجنبی زن کو نہ چھیڑا کوئی دم

اور حیا رکھتا تھا اتنی شاہ دیں
منہ کسی کا گھور کر دیکھا نہیں

غیر عورت کو نہ چھوا اے میاں
عرف میں ہے ایک عفت کا نشاں

عرف و عادت کے مطابق یہ مثال
اسکی عفت میں لکھے بیقیل و قال

ورنہ عفت شہ کی ہے مثل جبال
مثل اسکا ہو نہ سکتا ہے بیاں

کیا لکھوں اسکی عدالت کا بیاں
عقل سب عقلا کی حیراں ہے یہاں

مال وہ کرتا تھا قسمت ایکبار
اک کبھی شخص یوں بولا پکار

یا رسول اللہ اس میں عدل کر
اسکو فرمایا ہے شاہ بحر و بر

وائے تجھ پر نا کروں گر عدل میں
پھر کریگا عدل کون اب کہہ یقیں

شاہ کی صدق و امانت کے بدل
اور اُسکی عدل و عفت کے بدل

[1] سو وہ تجھکو نہیں جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے حکموں سے منکر ہو جاتے ہیں ۱۲

ہمکو ان اوصاف میں سب اے خدا	اپنے پیغمبر کی دیجے اقتدا	کذب و غیبت سے ہمیں محفوظ رکھ	اپنے مرضیات پر محفوظ رکھ

دروغ کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہے

مصطفے نے فرما دیا اے باوفاق	جھوٹ ہے بے شبہ یک باب نفاق	اور کہا ہے جھوٹ کہنے سے یقیں	رزق بھی ہوتا ہے کم ای اہل دیں
اور کیا ارشاد وہ خیر البشر	کہ بہت افسوس ہے اس شخص پر	کہ وہ لوگوں کے ہنسانے کیلئے	آہ کوئی بات یک جھوٹی کہے
روایت		ابن عامر نے کہا اے باصفا	ایک لڑکا کھیلنے جاتا تھا
میں بلایا کچھ تجھے دیوں گا آ	تھا مرے گھر میں سو پوچھا مصطفے	کیا تو دیگا اسکو میں بولا کھجور	تب کہا وہ شافع یوم نشور
گر نہ دیتا کچھ اسے تو چپ بلا	جھوٹ کی تجھپر نک لکھتے بلا	**حدیث**	
اور فرمایا ہے شاہِ کائنات	کوئی بندہ جھوٹ جب کہتا ہے بات	اسکی بدبو سے فرشتہ اے امیں	کوس تک یک بھاگتا ہے بالیقیں
اور کہا کوئی کسی کے جھوٹ کا	ہووے راوی تو بھی اک جھوٹا ہے پا	ہاں روایت ہے کہ شاہِ انبیا	جھوٹ کی رخصت دیا ہے تین جا
اولا اپنا ارادہ جنگ میں	اپنے دشمن سے نہ ظاہر کریں	صلح دو شخصوں میں جب دوسرا کرے	بات ہر اک کی طرف سے جو کہے
تو کہے بے شبہ وہ اچھی ہے بات	گرچہ نا بولا ہو وہ ایسے کلمات	اور کسی کو عورتیں گر ہووے دو	تو بہت پیاری کہے ہر اک کو او
اور لکھا غزالی والا جناب	کیمیا احیا میں یوں اے باصواب	گر کسی ظالم سے مومن ہو فرار	اسکا پتہ بولنا نہ سازوار
بلکہ ایسے ہی مقام اندر یقیں	جھوٹ کا کہنا ہے جائز اے امیں	اور کسی کا بھید کوئی پوچھے اگر	ہے روا اس کا چھپانا اے پسر
	یا الٰہی جھوٹ سے رکھ ہمکو دور	اور غیبت سے بھی یا رب بالضرور	

غیبت کی برائی

سرورِ عالم دیا ہے یوں خبر	کہ شب معراج میں میرا گذر	آہ ایسی اک جماعت پر ہوا	میں تامل سے نظر اُن پر کیا
ناخنوں سے اپنے ہی وہ آہ تب	گوشت منہ کا توڑتے تھے اپنے سب	پوچھا میں جبریل سے یہ کون ہیں	بولا ہے غیبت گراں بے غوں ہیں
ہے خبر غیبت سے کیجو اجتناب	کیونکہ غیبت ہے زنا سے بھی خراب	ابن جابر عرض کی یوں شاہ سے	چیز ایسی یا نبی سکھلائیے
کہ وہ میرے ہووے بیشک دستگیر	تب کیا ارشاد سالار بشیر	کہ تو کارِ خیر کو مت ترک کر	گرچہ وہ تھوڑا بھی ہووے اسقدر
کہ تو کوزے میں کسی کے باصواب	ڈالے اپنے ڈول سے تھوڑا بھی آب	اور مسلماں بھائیوں سے بالدوام	رہ تو پیشانی کشادہ والسلام
اور ترے نزدیک سے وہ جائیں جب	انکی غیبت میں نہ ہرگز کھول لب	**روایت**	
وحی یوں موسیٰ کو ہے بھیجا خدا	کہ جو توبہ کرکے غیبت سے مرا	سب سے اول اسکو جنت ہے مقر	سب سے اول غیر تائب کو سقر
روایت		بولتا ہے یوں قتادہ باصواب	قبر کے سب تین حصے میں عذاب

بلکہ

Scanned with CamScanner

ایک غیبت کے سبب سے اے پسر	اور غمازی کے باعث ہے دگر	تیسرا پاکی نہ ہو پیشاب کی	یعنے نہ لینے سے ڈھیلا اے ذکی

غیبت کا معنیٰ

کسکو غیبت بولتے ہیں جانئے جھوٹ گر بولا تو وہ بہتان ہے جان در لباس و جانور یا در نسب شاہ فرمایا کہ تو غیبت کئی	کہ کسی کا ذکر تو ایسا کرے الاماں غیبت سے یارب الاماں تو کبھی غیبت نہ کر اے با ادب تھوک دے جلدی تو میں تھوکی تبھی مومنو توبہ کرو توبہ کرو	وہ سنا تو ہوویگا تجھ سے خفا پس کسی جسم یا اقوال میں عائشہ کہتی ہے اک عورت کتیں آہ جب تھوکی بہ حکم مصطفےٰ تم بچو غیبت سے اور حق سے ڈرو	گرچہ سچ ہو تب وہ اے باصفا خلق یا اعمال یا افعال میں پست قد ہے کرکے بولی آہ میں ٹکڑا تب کالے لہو کا اک گرا

غیبت کا علاج علمی

دو ہیں غیبت کے علاج آ با خبر انمیں پس غور و تامل کیجئے تجھکو غیبت اسطرح کردے ہلاک تو یہ غیبت سے سقر میں جاؤں گا	ایک علمی اور عملی ہے دگر خوف حق کا دل میں ہر دم کیجئے جسطرح آتش کرے لکڑی کو راکھ جاؤنگا بیحد عذاباں پاؤں گا	ہے یہ علمی جو حدیثیں آئیں جسکی تو غیبت کریگا اے میاں بوجھ ہی نیکیاں سب جائینگے یہ تصور کرکے غیبت چھوڑ دے	آئی غیبت کی برائی میں یقیں اسکے تئیں جاوینگی تیری نیکیاں در عوض اسکے گنہ سب آوینگے ایسی بدکاری کا شیشہ پھوڑ دے

غیبت کا علاج عملی

دوسرا ہے یہ فقط عملی علاج پاک ہو سکتا نہیں میں جسطرح	دیکھ اپنا عیب تو اے خوش مزاج وہ بھی ہے معذور بیشک اسطرح	اور سمجھ میں عیب سے جوں بچا فی الحقیقت تو نہ گر معیوب تھے	وہ بھی ہے معیوب ایسا ہی بجا عیب کیا غیبت کا لینا خوب تھے

فائدہ

تین شخصوں کی شکایت بالیقیں یوں لکھا غزالی والا گہر بدعتی یا چور یا سر زور ہو اس غلام و زن میں جو عیب ہیں	شاہ فرمایا کہ ہاں غیبت نہیں شر سے جب اشرار کے چاہیے حذر بولدیں تا لوگ اس سے دور ہو بولدیں انکے طلبگاروں کے تئیں	بدعتی ہے اور ظالم بادشاہ عیب انکا خلق سے کہنا ضرور یا کسی عورت کا خواہاں کوئی ہو گر طلبگاروں سے نا بولے یہ بات	اور علانیہ جو کرتا ہو گناہ خلق انسے تا بچیں اے باشعور یا خریدار غلام زشت خو ہو دغابازی مسلمانوں کے ساتھ

غیبت کا کفّارہ

اور غیبت کا کفارہ ہے یہی اور کیا ہو جسکی غیبت سر بسر	اولاً کھینچے پشیمانی بڑی چاہیے جا اس سے معافی جلد تر	رووے پچکلے بہت حق سے ڈرے اور بولے میں نے کی تیری خطا	جان و دل سے جلد تر توبہ کرے جھوٹ بولا بخش دے میری خطا

Scanned with CamScanner

گر نہ بخشے عاجزی درکار ہے — تب بھی نہ بخشے تو وہ مختار ہے
عفو کرنا عفو کا چہنا مگر — اس جہاں میں ہے بہت ہی نیک تر
آبرو یا مال میں اسکے اگر — تو معافی اس سے چاہے جلد تر
پر وہاں ظالم کی جو ہیں نیکیاں — دیوینگے مظلوم کو اے بھائیجاں
ہے روایت عائشہؓ اے سرفراز — بولی اک عورت کو ہے منہ کی دراز
اور فرمایا ہے یوں خیر الوراؐ — کہ کسی کی گر کوئی غیبت کیا
مغفرت چاہیں اگر جیتا نہ ہو — ورنہ چہنا عفو لازم جانیو

پر مدارا عاجزی یہ حشر میں — در عوض گر چاہیے مولا اسکو دیں
یوں کیا ارشاد سالار امم — کہ کسی پر کوئی کیا ہووے ستم
آگے ایسے روز کے اے محترم — جس میں نا دینار ہووے نا درم
نیکیاں ظالم کو گرنا ہووین آہ — اپنے سر مظلوم کے لیوے گناہ
شاہ فرمایا کہ تو غیبت کری — تو معافی کر طلب اس سے ابھی
تو غیبت کے عوض ای نیک ڈھب — مغفرت اسکی کرے حق سے طلب
اے خدا غیبت سے ہے ہمکو پاک کر — زہد اور ایثار میں چالاک کر

حضرت سید الابرار کے زہد و ایثار کا بیان

زہد سرور کا کروں میں کیا رقم — عجز کا سر اب جھکاتا ہے قلم
پے بہ پے ہونے لگے فتح بلاد — اور غنائم ساتھ آتے تھے زیاد
زہد اور ایثار کا بحر عظیم — اسکی نہیں موجزن تھی اے فہیم
اس کا بکتر اک یہودی کے یہاں — تا وفات اسکے گرو میں تھا میاں
یوں روایت عائشہؓ سے آئی ہے — کہ وہ بی بی اسطرح فرمائی ہے
آہ سیری سے کبھی کھائی نہیں — اسقدر راحت کبھی پائی نہیں
ایکدن میں کوئی غذا دو طرح کی — بس فراغت سے نہیں کھایا کبھی

روایت

بالیقیں چولہا سلگتا ہی نہ تھا — آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا
بولتا ہی یوں انسؓ اے باخبر — کہ کیا ارشاد سالار بشر
نا ڈرایا جائے گا کوئی اسقدر — اسقدر نا پائیگا خوف و خطر
تھا مرے ہمراہ بلالؓ نیک ڈھب — ایسی سختی وہ دئے ہیں مجھکو تب
اس قدر کھانا نہ ملتا تھا اسے — کہ وہ بس آوے کسی کی جان کے

روایت

پھیر کر اسکو نکالا ہے تبھی — اور فرمایا کہ بیچا کر ابھی

باوجود آنکہ خلاق قدیر — وسعت گئی اسے بخشا اخیر
تھا وہ بااین چہ صباح و چہ مسا — زہد اور ایثار کا کشور کشا
لاکھ ہا درہم کیا خیرات وہ — اور فاقہ ہی میں تھا دن رات وہ

روایت

جبتلک جیتا تھا شاہ انس و جن — بالتواتر نان گندم تین دن
اور وہی بی بی یہ دیتی ہے خبر — کہ جیئے تک اپنے شاہ بحر و بر
کھاوے خرما گر تو نان جو نہیں — نان جو ہے تو نہ تھا خرما یقیں
اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر — ایک اک مہینے تک شام و سحر

روایت

دین حق کر نہیں ظاہر ہیگیاں — جسقدر مجھکو ڈرائے کافراں
دین میں جسطرح پایا ہوں میں رنج — کوئی نبی پایا نہیں اسطرح رنج
ہمیشہ گزرے تیس دن اور تیس رات — آہ اس تنگی کے اس سختی کیساتھ
ہاں کبھی اتنا ملا ہم کو اقل — کہ بلالؓ اسکو چھپا دے در بغل
ایک بوٹے دار کپڑا شاہ پاس — ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس
دیکھئے اسکو بدست بوجہیمؓ — مجھ کو لا دیجو فلاں اسکی گلیم

کیونکہ اس کپڑے کے بوٹے جا بجائے
اپنے جانب میرے تئیں مائل کئے

نقل ہے تازی ڈوالی ایکبار
ڈالے دو نعلین سالارِ خیار

کہ نظر میری بہ اثنائے نماز
آہ اسپر پڑ گئی اے بانیاز

روایت

کیونکہ ناگہ پڑ گئی اسپر نظر
بس لگا ارشاد کرنے جلد تر

اور اس سرو قد کی خاطر اے رشید
لائے تھے کیا نعلینِ جدید

پہلے جو آیا فقیر اسکو نظر
اسکو دید لاؤ وہ نعلین آ پسر

اسلئے ہیں عجز کا سجدہ کیا
شکرِ حق اب مستحق اس کا لیا

کہ اگر جہتی ہے تو فردائے حشر
پہلے آ مجھ سے ملا اٹھ کر ز قبر

اور اپنے پیرہن کو کر نہ دور
جب تلک پیوند نا لاگے ضرور

شاہ فرمانے لگا دیکھ اسکو آہ
کہ مری جب اسپہ پڑتی ہے نگاہ

جب سنو یہ بات ام المومنینؓ
بھیجی اسکے پاس وہ پردہ وہیں

سعدؓ جو ابنِ ابی وقاص تھا
لجۂ تسلیم کا غواص تھا

حضرتِ ربِ الورا کی ہے قسم
خالقِ ارض و سما کی ہے قسم

وہ جماعت تھی صحابہؓ کی تمام
تب ہمارا حال یہ تھا اے ہمام

اور کانٹے دار جھاڑوں کے ثمر
تھی یہی ہمکو غذا شام و سحر

مینگنی ہی اونٹ اور بکری کی تب
ہم کو ہوتا تھا براز اے باادب

یوں خبر دیتا ہے نوفلؓ اہل دل
عبدِ رحمان اور ہم اک روز مل

غسل کر وہ اپنے گھر میں جلد تر
اک کابی گوشت روٹی اسمیں بھر

یک بیک ہی درد سے رونے لگا
منہ کو اپنے اشک سے دہونے لگا

وہ کہا جبتک امام المرسلین
آہ اس دنیا میں زندہ تھا یقیں

جب ہمیں ایسی یہاں وسعت ملی
یہ فراغت اور یہ راحت ملی

کیونکہ خوبی اسمیں گر ہوتی بحق
تو رسول اللہ تھا اس مستحق

روایت

شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال
لادہی ڈالو پرانی ہے دوال

اسلئے میں اس سے دل افگار ہوں
اس سے اب بیزار ہوں بیزار ہوں

بر سرِ منبر حبیبِ ذوالجلال
پھر اپنی ایکدن ڈالا نکال

اک نظر اسپر نظر دوسری یقیں
تم پہ اے یارو کبھی لائق نہیں

درگہِ حق میں بجا لایا سجود
آیا باہر پہنکر وہ بحرِ جود

بولا وہ مجھ کو پسند آئی تھی اب
میں ڈرا ناخوش کہیں نہووے رب

اور جنابِ عائشہؓ کو شاہ دیں
یوں کیا ارشاد اکدن آ یہیں

تو یہ دنیا سے توزادِ راہ پر
کر قناعت کر قناعت سر بسر

اور کہتے ہیں کہ اس بی بیؓ کے گھر
پردہ اک باندھے تھا ایکدن خوب تر

مجھکو دنیا یاد آتی ہے تبھی
یہ فلاں درویش کو بھیجو ابھی

روایت

بولا میں کفار پر بہرِ خدا
سب سے اول تیر اندازی کیا

کافروں سے میں کیا کرتا جہاد
ساتھ لے یک زمرۂ نیکو نہاد

آہ کچھ ملتی نتھی ہمکو غذا
جھاڑ کے پتوں کے یک لقمہ سوا

جسکے کھانے سے گلے زخمی ہوئے
جلتے جب ہم پائخانے کیلئے

روایت

آئے اسکے گھر کے تئیں آ باصفا
عبدِ رحمانؓ اپنے تب گھر میں گیا

آیا ہی باہر وہ اپنے ہاتھ لے
اور ہمارے پاس رکھا ہے اسے

میں کہا اے بو محمد کس لئے
اسقدر روتا ہے اب فرمائیے

وہ نہیں آرام پایا کوئی دم
پیٹ بھر کھانا نہ کھایا کوئی دم

پس مقرر جانتے ہیں ہم یقیں
اسمیں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں

جبکہ وہ محبوب تھا حق کا بڑا
یہ فراغت اسکے تئیں دیتا خدا

Scanned with CamScanner

روایت

حق تعالیٰ نے تجھے بولا سلام / اور فرمایا یقیں ایسا پیام
اور رہیگا در جہاں تو نیکذات / وہ پہاڑاں بھی رہیں تیری ہی ساتھ
کہ یہ دنیا گھر اسی کا ہے یقیں / فی الحقیقت جسکے تئیں گھر ہی نہیں
جمع کرتا ہی وہی اسکے تئیں / کہ نہیں ہے عقل کچھ اسکے تئیں

روایت

بھوکے ہی رہتے تھے کئی شب آں امام / آہ پاتے ہی نتھے شب کا طعام
اور شکایت بھی کسی سے نہ کیا / اسکو فاقہ ہی غنا سے دوست تھا
باوجود اس شب کے فاقہ کے نبیؐ / ترک روزہ بھی نہ کرتا تھا کبھی
جو خزانے ہیں یقیں زیر زمیں / اور میوہ یہ زمیں کے بھی یقیں
دیکھ میں احوال اسکا بار بار / تہر سے روتی تھی اسپر زار زار
یا رسول اللہ تیرے پر خدا / آہ میری روح کر دیوے فدا
کہتا تھا کیا ہے مجھے دنیا سی کام / کیا کروں دنیا کو میں اے نیکنام
جو تھے اس سے بھی مصائب سخت تر / صبر اسپر کر گئے شام و سحر
حق معظم انکی رجعت کو کیا / اور ثواب انکو زیادہ بھی دیا
اور ان سبھی میں ہو جاؤں جدا / درد ہے اس بات کا مجھکو سدا
عائشہؓ کہتی ہے بعد ایں کلام / اک مہینہ ہے جیا شاہؐ انام

ایکدن حاضر ہو جبریل امیںؑ / یوں کیا ہے عرض اے سالار دیں
کیا تو اسکو دوست رکھتا ہی بھلا / یہ پہاڑوں کو بنا دیوں طلا
ایک ساعت سر جھکایا شاہؐ دیں / یوں کہا بعد اسکے ای روح الامیں
اور یہ دنیا ہی بیشک اسکا مال / کہ نہیں جسکے تئیں مال و منال
پس کہا جبریلؑ اے سرور تجھے / قولِ ثابت پر خدا ثابت رکھے
ابن عباسؓ یوں کہا ہے با ادب / شاہؐ دیں اور اسکے اہلِ بیت سب
عائشہؓ کہتی ہے وہ سالار دیں / پیٹ بھر ہرگز کبھی کھایا نہیں
بھوک کی شدت سے وہ شاہؐ انام / پیٹ اپنا باندھتا تھا شب تمام
اور وہ گر چہتا زِ درگاہِ خدا / حق تعالیٰ اسکے تئیں کرتا عطا
اور فراخِ زندگانی سے سدا / شاد و خرم اسکے تئیں رکھتا خدا
اور مبارک پیٹ پر رکھ اسکے ہاتھ / کہتی تھی اسطرح سے رقت کیساتھ
کاش یہ دنیا سے لیتا تو اگر / قوت کے مقدار ہی تھا خوب تر
تھے مرے بھائی جو والا اقتدار / از الوالعزم و رسل عالی وقار
سب کے سب گزرے ہیں اس دنیا سے وہ / اور ملے ہیں اپنے جا مولا سے وہ
شرم ہے اس بات سے بس میرے تئیں / کہ تن آسانی کروں دنیا میں میں
دوست تر مجھ پاس اس سے کچھ نہیں / کہ ملوں جا اپنے بھائیوں سے یقیں
اک مہینہ بعد پائی ہے وفات / اسپہ حق سے ہو تحیات و صلوٰۃ

آنحضرتؐ کی خوف و خشیت اور سختی طاعات اور شدت عبادت کا بیان

خوف و خشیت سختیاں طاعات میں / تھیں نہایت مصطفےؐ کی ذات میں
علم اور عرفان ہو زائد جسقدر / خوف و خشیت بھی ہو زائد اسقدر
فی الحقیقت خوف و خشیت کا مدار / ہوگا علم و معرفت پر بے بچار
بات یہ ثابت ہی پس قرآن سے / دیکھئے یہ آیت فرقان سے

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا[۱]

بحرِ علم سرورِ عالی وقار / کرتا تامل ہووے کیسی بے کنار
یوں دیا ہے بو ہریرہؓ نے خبر / کہ یہ فرمایا تھا سالارِ بشر
خوف و خشیت بس وہ سرور کے یقیں / ہووے ایسی ہی زیادہ آئیں
میں جو جانتا ہوں اگر جانو گے تم / کم ہنسو گے اور بہت رؤ گے تم

[۱] اللہ تعالیٰ سے اسکے بندوں میں سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں ۱۲

ہے روایت دوسری اے محترم — کہ کہا سرورِ خدا کی ہے قسم
کم ہنسو گے اور بہت تم روؤگے — اور نہ لذت عورتوں سے لیوؤ گے
نالہ و فریاد کرتے جاؤ گے — اور رجوع تم خلقکی جانب لاؤ گے

روایت

دوست میں رکھتا ہوں تا ہوتا شجر — کٹ کے جاتا اور نہ رہتا کچھ خطر
اک روایت آئی ہے اے باصواب — کہ صحابہ نے کئے عرضِ جناب
سرورِ عالم نے فرمایا کہ میں — دیکھتا ہوں جنت و دوزخ کتیں

روایت

ویسی طاقت کون رکھے تم سے اب — جیسے طاقت اسکے تئیں بخشا تھا رب
غرضِ حالِ امت کا ہی مقصود تھا

تم اگر وہ چیز جانو گے یقیں — جانتا ہوں جسکو میں اے مومنیں
اور کرینگے دشت فی راہو نمیں گذر — اور چڑھو گے تم پہاڑوں کے اوپر
اور بلند آواز سے نزدِ خدا — تم کروگے عجز و زاری سے دعا
بوتا ہے بوہریرہؓ باصفا — جو ہے راوی اس حدیثِ پاک کا

روایت

یا رسول اللہ ہمیں آگاہ کر — کیا نظر کرتا ہے تو شام و سحر
پس ہوا معلوم تھا وہ شاہِ دیں — جامع علم الیقیں عین الیقیں
عائشہؓ سے ہے روایت اے ہمام — جو عمل اس شاہ کا تھا بالدوام
اس ہی اک آیت پہ سالار ہمام — گاہے کرتا تھا تمامی شب قیام
مغفرت خواہی بھی انکی از خدا

[۱] اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵

اور یوں شب خیر کہتا ہے یقیں — آیا میں اک روز نزدِ شاہِ دیں
دیگ کو جس طرح سے آتا ہے جوش — سینۂ اشرف سے تھا ویسا خروش
ابن مسعودِ معظم نے کہا — ایک دن مجھکو کہا خیر الورا
میں کیا تب عرض اے خلقکے رسول — حق کیا قرآں ترے پر ہی نزول
شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے — کہ میں چہتا ہوں سنوں اب غیر سے

آپ تھے اس وقت مشغولِ نماز — اسقدر گریاں تھے باسوز و گداز

روایت

پڑھیے کچھ آیاتِ قرآنی ضرور — کہ مجھے شوقِ تمنا ہے وفور
آیا میں تجھ پہ پڑھوں قرآن اب — روبرو تیرے ہو کیا امکان اب
پس کیا آغاز میں سورہ نسا — پہونچا اس آیت پہ جب اے باصفا

[۲] فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ۵

آہ یہ سنتے ہی شاہِ باوقار — ہو گیا ہے خوفِ حق سے زار زار
اور تھا ابن عمرِ عالی وقار — کہ لگا سورج گہن تھا ایکبار
لوگ سب سمجھے نہ کریگا اب رکوع — اور رکوع ایسا کیا ہے باخشوع
اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی دراز — بھی لگا رونے کو باسوز و گداز

اس قدر رویا ہے از خوفِ خدا — کہہ نہ کچھ تاب و تواں باقی رہا
شاہ دیکھ اسکو لگا پڑھنے نماز — اور قیام ایسا کیا ہیں دراز
کہ نہ تھا لوگونکو تو مرنے کا گماں — اور نہ تھا قومہ میں سجدہ کا گماں
اسکو ہی پڑھنے لگے تب بار بار — کرتے تھے تکرار اسکی زار زار

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِىْٓ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ اے پروردگار میرے کیا تو نہیں وعدہ کیا تھا میرے سے کہ نہ عذاب کرونگا انکو جس وقت کہ میں ان میں ہوں اور وہ مغفرت مانگیں اور میں بھی مغفرت مانگوں تیرے سے

[۱] ترجمہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہیں تو اگر معاف انکو کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا ۱۲

[۲] ترجمہ پھر کیا حال ہوگا جب لائیں گے ہم ہر امتیں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجکو ان لوگوں پر احوال بتانے والا ۱۲

یا الٰہی از طفیل آں رسولؐ
التجا احقر کی یہ کیجے قبول

دے اُسے اپنے عذابوں سے پناہ
اسکے کر مغفور سب جرم و گناہ

خوف و خشیت اپنی دے اسکو سدا
اسکو دے خلقِ نبیؐ کی اقتدا

خاتمہ

صد ہزاراں شکرِ خلّاقِ انام
یہ رسالہ پایا حسنِ اختتام

شب تھی ستائیسویں رمضان کی
قدر کی حرمت کی عز و شان کی

خلقِ مصطفویؐ کا یہ گلزار رہے
باغِ اطوارِ شہِؐ ابرار ہے

اسکے سب ابیات اے عالی مقام
ہیں ہزار و ششصد[۱۶۱۱] و گیارہ اتمام

یا الٰہی بیمنِ اخلاقِ رسولؐ
دیجے اس گلزار کو رنگِ قبول

تا قیامت اسکے تئیں شاداب رکھ
اسکو مقبولِ اُلوا الالباب رکھ

اس گلستاں کے نسائم سے مدام
کر معطر اہلِ ایماں کے مشام

ان کو اس گلزار کے سیّار کو
اس سے بس انکے خنک انظار کو

اور توفیقِ عمل کیجے عطا
اس رسالہ پر انہیں صبح و مسا

عفو کر احقر کے سب جرم و گناہ
دے اسے تعذیبِ دوزخ سے پناہ

اور اسکو اے کریم کارساز
کیجے ان چاروں صفت سے سرفراز

صدق و عدل و حلم و علمِ منجلی
بہرِ صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

تمّت

للمصنّف

اے مطلعِ جریدۂ دیوانِ انبیا
تجھ ذات پر ہی ختم ہے ازمانِ انبیا

مقدم کی تیری نور بشارت سے روز و شب
انہار بحرِ علم و بستانِ انبیا

سر چشمۂ فیوض سے ہیں تیرے رشحہ ایک
لبریز ہوگئے سبھی دامانِ انبیا

بارانِ قدسِ فیضِ توسّل سے ہی ترے
مشتاق و مضطرب تھے دل و جانِ انبیا

کرنے قبول دل سے یہ دینِ متین کے
روزِ الست حق لیا پیمانِ انبیا

اے مقطعِ قصیدۂ برہانِ انبیا
اس واسطے تو آیا پسِ فوجِ انبیا

تھے نور بار صفحۂ تبیانِ انبیا
گوہر ہے ایک مخزنِ عرفاں سے ترے

سر و عیاں رواں نمِ فیضانِ انبیا
فردائے حشر تیری گواہی اے شاہِ دیں

سرسبز تھا مدام گلستانِ انبیا
تیری کتاب پاک ہوی ناسخ کتب

صادر ہوا امم کو بھی فرمانِ انبیا
ادراکِ فضل میں ترے عاجز ہیں بالیقیں

تیری ہی ذات سے ہے نبوت کا فتح باب
وہ نائبان ہیں تیرے تو سلطانِ انبیا

اک قطرہ تیرے علم کا دریا ہے بیقیں
گنجینۂ جواہرِ عرفانِ انبیا

اور بحرِ واسطہ کے جواہر سے ہی ترے
ہے حق کے پاس حجت و برہانِ انبیا

اور آرزو میں تیرے لقائے شریف کے
ہے دین تیرا ناسخِ ادیانِ انبیا

ایمان و اتباع و اعانت اُپر ترے
آدم سے تا مسیحؑ سب اذہانِ انبیا

بس رتبۂ معیّتِ حق دیکھ کر ترا
حیراں ہیں آئینہ سے سب اذہانِ انبیا

احقر تو نعتِ پاک کا تیرے ہو کیا مجال
قاصر جہاں ہے خامۂ امکانِ انبیا

تمام شد

لہ تیرے لقائے کے آرزو میں سبھی واسطے ۔
۲ دل سے قبول کرنے کو اس دین پاک کے ۔

Scanned with CamScanner